هو الله الاول والآخر المستعان الموفق والاحسان

کتاب اخبار تم

سنہ ۱۲۸۵ ہجری

جسنی مطبع حسینی مین واقع امیٹھو کی صفحہ نور پر چھپ کر مطبوع کیا

هو الله الأول والآخر المستعان والموفق في الاحسان

ذلك الكتاب

لا ريب فيه بين يدي المفسر المحدث

الفقيه المؤيد على البكاء والالم المسمى باخبار ماتم

مجمع احوال المولد والمعجزات والمصائب والوقائعات رسول

الكبرياء نور الثقلين وبتول الزهراء ام السبطين وآية الله

مولى الكونين ومقتل امامين السبطين الحسن والحسين

عليهم الاف التحية والسلام ما دام الليالي والايام من

تاليف عبده الراجي محمد حسين بن محمد علي

غفر الله له ولوالديه وعفا عنه ذنبه

الخفي والجلي

جسنی مطبع حسینی مین واقع رامپور کی صفحہ نور ظہور پر مطبوع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست اخبار ماتم کا عنوان خالق عالم کی سپاس و حمد سی
زینت ہی جسکی ثبت واضحات بریات کو لوح و قلم آلات صنع بجا
گئی اور صفحہ مدار غم کا ہر خط پیچان اوس ناطق اعلم کی ستایش و
ثنا سی مشغف کہ جسم و جان کو ضبط سوانحات پر مادۂ رسم و ہیولای سواد
بیاض ہی کتاب کُنتُ کنزاً مخفیاً فاحببتُ ان اُعرف
اوسکی بلاشرکت غیر تصنیف ہی اور نظم و نثر قدر و قضا رجمہ
کُن فکان اوسی صاحب توصیف کی تالیف ہی اجزای کل بنات
کو بطرز جدید عبارت صدق و صفا مین خالق دید بنایا و انشای کلمات
کو نسخ اسانید اوراق ہستی پر امر ابقای لایق شنید فرمایا
وہ ماہر دانا کر انواع ترکیب حروف و الفاظ کی قالب مین رنگین
معانی ڈھالی اور قادر توانا جو اوضاع جنج سی صنوف احجار پر نقش
مطبوع کی عکس ڈالی سُبحانَ ما اَعظمَ شانَہُ وَعَزَّ وَ جَلَّ بُرہانُہُ
بعدہ خلاصہ فقرات درود و سلام نام نامی خاصہ معبود پر جسکی ذکر
سے قرطاس زبان کو قیمت اعلی و نمود عذوبت ملی و زبدہ صلوٰۃ
و تحیات مالا کلام خدا ایہ انام جنکی واقعہ فضیلت و کربت سے مردم
جہان کو چشم بصیرت کہلی دیباچہ عرش سی خاتمہ فرش تک اوسکا جلیہ
شمایل چہپا ہی اور سطور نور مین سطحۂ قدس پر چہرہ لکہا کہ اعمی سی بہی
نہین چہپا ہی رمز باب قرب خدا سہر دفتر فصول اعلا حضرت محمد
مصطفی و علی مرتضی و لولاد طاہرہ مجتبی و شہدا علیہم السلام
ہین جنکی واسطہ سعمرت یکا جنانہ دہر بالطبع بنایا اور
سرمایۂ مقصود شد بن او نجایا اندا وسیلہ خاص و عام ہین
دعا کہ ان فقرات کو جو لسان عربی و ہندی مین پڑہی اوسکا
با حسنات مستر جزا بر محفل سعادت سندی مین جز سے
اما بعد بہ جدول تفصیل سے رباعیات و مثنوی و تمہید
بکا و حدیث و روایات مدحت و مصیبت و نوحہ

و ملحقات کتاب کی جو بعد عدد و ہندسہ ہر صفحہ علامت نشانی کی گئی ہے
لاجواب کی وَمَا تَوفیقی اِلّا بِاللّٰہِ العَلیِ العَظیم
وَختَم بِاسمِہِ الکَریمِ
العَلیم

عبارت متن

مجلس پہلی حالات سرور کائنات

مجلس بائیسوین ۲۲ حسین کی واسطی میوہ جات جنت کا آنا و امام کو زین سی گرانا

رباعی جہان کو جمل دیدۂ تر سی پایا رباعی کیا شاہ وار ہر گاہ
ہو رہینی رباعی حاصل دین روئی کا غرا ہوگا رباعی
زہرا جو صدا آہ و فغان سینی مین
شہید بکا سو ہم برسات کا سما خزان گلزار آل عبا

۲۷ ، روایت غزوۂ خیبر و اسیری صفیہ بنت حیی بن اخطب کی دختر

۲۹ ، روایت غزوۂ موتہ و شہادت جعفر و عبد اللہ داد کی برادر و مادر کو تعزیت و دلداری پیغمبر

۴۰ ، روایت غزوۂ احد و شہادت حمزہ پر نوحہ و شیون عورات ہاشمیہ و صفیہ

۴۱ ، روایت اسیری بنت حاتم و رعایت رسول مکرم

۴۲ ، روایت گرفتاری ہمشیرۂ رضاعی سید عباد قوم کی رہائی و بیعت پیغمبر دنیا
ترغیب نالہ و فغان و ذکر شاہ شہیدان
نظم المولفہ بزم عزا مین نالہ و فغان یاد چاہیئی

۴۴ ، مصیبت بیداد ساربان و نزول ملایکہ و نبی و علی و حسن و سیدۂ نسا
بیان مصایب غریب کربلا و شور و فغان اہل ولا

۵۲ ، مرثیہ یا شیعۃ المولی ابی الحسن
نظم المولفہ آگ ہوی ہی لال قلم کی زبان حال

۳۰

۵۴ ، مجلس تیسوین زیارت ناحیہ و حال دفن شہدا
رباعی وارد سجادہ مین جس آن ہوی رباعی عابد کہتی تہی
دم اوکہرتی دیکہا رباعی جو مرگئی فی الفور وہ سب دفن ہوی
رباعی مرقد ہی شہیدوں کی بنائی نہ گئی

۵۵ ، شہید بکا مرثیہ ہلموا انبکی اصحاب العبا

۵۶ ، اسناد زیارت ناحیہ و خروج و تعدیل معارضہ عبارت زیارت جامعہ

۷۰ ، روایت شیخ مفید ذکر دفن مجاہدان شہید

۷۱ ، روایت پشت امام حسین علیہ السلام پر اثر جراحت حمل صدقات کا

۷۲ ، روایت قول امام رضا علیہ السلام دفن کرنا امام کو دوسری امام کا
نظم المولفہ ای دریغا آل احمد نور دیدۂ رنج و بلا

۷۳ ، مصیبت روایت بنی اسد شہر کا مقتلین کا شور نالہ و نوحہ جمایا ابن سعد کا

جانا اور قوم بادیہ نشین کا قدم بڑہانا قرار شہدا اپنانا و عباس علیہ السلام کو جدا دفنانا
نظم المولفہ ہی ہی شہ لب تشنہ و مظلوم حسین

۳۱

۸۰ ، مجلس اکتیسوین شہید بکا و خواب امام رضا و سانحہ ابنای جعفر کا
رباعی اعدا کی تصرف مین جو آیا پانی رباعی شہ کہتی تہی
اللہ کا پیارا مین ہون رباعی کس پہ ستم قاضی ناقاف ہوا
رباعی جو فاطمہ کی شریک ماتم ہونگی
بیان تحریص نالہ و فغان پانی پلانا ذریعہ شادابی کہانا کہلانا کا بیان

۸۲ ، روایت سہل بن ذبیان و امام کا خواب و قصیدۂ حمیری پر اجر بی پایان
نظم المولفہ امیو سنو شبیر کا جو مدح سرا ہی

۸۶ ، مصیبت شہادت محمد و ابراہیم و حارث کا ظلم عظیم
نظم المولفہ کیا اگی کہون ناظم احوال مصیبت کو

۳۲

۹۳ ، مجلس بتیسوین شہید بکا و تقسیم سرہای شہدا و کوفہ مین حرم کا داخلہ
رباعی کعبہ ہی وہان تعزیہ خانہ یہ ہی رباعی ہر شب غم شبیر مین
روتی ہی بتول رباعی سرسبز جو نخل باغبان نی کاٹی رباعی
زہرا غم سرور مین سدا ہی دلگیر

۹۵ ، خطبہ و فضایل بکا حدیث من ذکر الحسین عندہ و حدیث خلقت
مومنین فاضل طینت سی ائمہ طاہرین کی
مرثیہ فواللہ لا انسی الحسین و رہطہ
نظم المولفہ ای ہو داران سبط مصطفی شیون کرو

۹۹ ، مصیبت قبایل سپاہ کو تقسیم سرہای شہدا و کوفہ مین داخلہ اسیران کربلا
رقت رجال و نسا و عورت کا لا کی لباس پہننا روایت جدیلہ ام کلثوم
سی ہاجر ابو چہنا اونکا نظارہ سر برادر سی فرق ٹکرانا اشعار مرثیہ پڑہنا
نظم المولفہ اگی زیادہ کیا کہون رقت کا جوش ہی

۳۳

مجلس تینتیسوین سوختہ کو خواب مین دیکہنا ابن عباس کا داخلہ کوفہ ہوران ناس کا
رباعی گردش مین نہ کیون چرخ ستمگار ہری رباعی دریا پہ گہٹا چہائی
تہی بی سرو کی رباعی کوفہ مین خیمہ دیو کی دیدہ ہوبلی

مجلس چوبیسون دربار ابن زیاد مین حرم کا جانا

مجلس پچیسون [illegible]

مجموع آیات و حدیث و روایات مذکور متن کتاب و ملحقات	مجموع آیات و حدیث و روایات مذکور حاشیہ مع ملحقات
۸۲۰	۱۲۹۹

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صادق ترجمانانِ احادیثِ غم کہ اخبارِ ماتم کو زبانِ حال مین واقعۂ محرم کہتی ہین بسط قال مین ہردم خطبۂ حمد و ثناسی مؤلفِ کتابِ حدوث و قدم کی ہم رہتی ہین، اور واثق بیانانِ آیاتِ الم جو سانحۂ عالم پرآوانِ اہمال مین سرگشتہ قدم گذرتی ہین، صفحۂ خیال مین مقدم دیباچۂ شکر و سپاس کو لوح و قلم کی رقم کرتی ہین، جسنی اہتمامِ رسالت سی بابِ ہدایت پر جلوہ مساکنَ طیبۃً فی جنّاتِ عدنٍ ذٰلکَ الفوزُ العظیمُ کی سبیلِ نجات رکھی، اور فرمانِ طاعت کی عنوان پر طغرای نبّئ عبادی انّی انا الغفور الرحیم سی کائنات کو سندِ حسنات لکھی

خطبۂ حمد پروردگار

۳

دنیا مین بحکم اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ کی نیلگون شامیانۂ آسمان کو
بی ستون برپا فرمایا + اور امین شور و نوا کی دایرہ کو ذکر وَسَارِعُوْا
اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ سی ملاءِ اعلی مین بڑھایا + تخمِ عدم سی گلہ
توفیقِ مصفا مین نشانِ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا
ہنجۂ مہر پر چمکایا + اور صحنِ سرای بکا مین قنادیل آہ و انجم کو مصباحِ نور سی
روشن کر کی اوجِ سپہر پر لٹکایا + اگر سوزِ وجود و اسطی مجمرہ گردانی تصرخان کی
عہدہ لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی مین عقلِ فعال کو دیا + اور گلاب
پاشِ چشم جہر گُنی کو رخسارِ اہلِ رقت کی عطیہ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
لَا تُحْصُوْهَا سی حوالہ مردم کیا + بیت الاحزان سینہ مین بی دم کی ضریح
دلکو تربتِ درد و اندوہ کا حظیرہ بنایا + اور علمِ نالہ کو جریدۂ آہ اور شدۂ
فغانکی ساتھ روضۂ جگر مین قدسیونکی اوٹھایا + ایوانِ بدن مین بساطِ حیات
جن و بشر کی مجلسِ اعضا و جوارح کو جمایا + اور منبرِ کام و زبان پر ذاکرِ ناطقہ کو
سامعہ افروز کلام کا مقامِ ترنم بتایا + مرثیۂ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا کشورِ ایجاد مین رواجِ قبول سی لاجواب کہا + اور نوحۂ
وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا پر داغِ عبودیت کو صدورِ شیخ و شاب نی

مجلس دوسری واقعات سیدہ نساء

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل و عزم سیدالشہدا امد بیکسرو ح کا ورود اظہار ادم و حوسلام اللہ علیہما عرش پر آل عبا

صفِ مناجات مین اٹھائی کی ہاتھ بڑہائی یہ کلمات دعا کی لب تمنا پر لائی خداوندا جو ان کو
جو تو نی عزیز و مکرم پیدا کیا ہی یہ بیابی کو دور کر دی ہماری فراغت اور تسلی کی لیی فخلق اللہ
تعالیٰ دُرّۃً فحاق فلقہا باخری ایزد باری نی دعا وزاری ملائکہ قبول کی ایک خوشبو دانہ
پیدا کی اور دوسری سی ملا دی فخلق منہا نوراً ثم اضاءت الروح منہا الزہراء
اوسمین سی ایک نور تابندہ جہان افروز نکالا کہ سب عرصۂ تیرہ مین اوسکی روشنی کا دامان پھیلا
فاضاءت منہا المشارق والمغارب اوس چمک نی مشرق و مغرب کی آفاق
تابانی بخشی ساری ملک اور فلک سی لمعۂ برکت کی ہوای طلانی جاتی رہی فمن ذٰلک
سُمِّیت الزہراء زہراء وجہ مذکور سی بینی ابی بی فاطمہ کا لقب زہرا مشہور کیا جو خاتونی
سپہر آفرینش کو اوسکی آفتاب وجود سی نور دیا ای مشتاقانِ جمالِ فضائل اور سنو اپنی عقیدہ کی شرف
نی خمائل کو تا اعتقاد کامل سی دیدہ و دل مین نور معرفت داخل ہو ع عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ لعلی بن ابیطالب کتاب علل الشرائع مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت
کی ہی کہ رسول خدا نی علی مرتضیٰ علیہ السلام سی یہ حدیث کہی ہی لما خلق اللہ عز و جل ذریۃ
آدم و نفخ فیہ من روحہ واسجد لہ ملائکتہ و زوجہ حواء منہ
واسکنہ الجنۃ جب رب علا جل شانہ نی طینت مکرم سی حضرت آدم کی قالب کو بنایا
اپنی روح معظم کو اوسکی جسد طیب مین دم فرمایا فرشتہ ہای قدس نی سجدۂ تعظیم کو خاک نیاز پر
سر جھکایا جناب حوا کو حبالۂ عقد مین رتبۂ زوجیت پر لایا دونو کو جوار غایت مین تنعیم باغ جنت کیا
اور خلیفۃ اللہ کی خطاب سی ناز و نعیم فراغت دیا فرفع طرفہ نحو العرش فاذا ھو
بخمسۃ سطور مکتوبۃ ہر جانب وہ عجائب قدرت کی سیر کرتی مراتب اور مناصب
مخلوقات کو دیکھتی پھرتی ناگاہ ساق عرش پر ابو البشر کی نظر پڑی خط جلی مین پانچ سطرین ایسا لکھی کہ

خطبه

وہ داورِ بناہی خیر کہ انبیا کی صفِ مُوالات پر جلوس کو ندای یُبَشِّرُہُمْ رَبُّہُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْہُ

وَرِضْوَانٍ سی غرفہ عالیہ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَہُمُ الْأَبْوَابُ مین جا دیتا ہی

اور مامورِ حرم و دیر کہ حالِ اوصیا کی رونی رولانی پر صلای اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ

تُحْبَرُونَ سی دعوت مین نعماتِ مُتَّكِئِينَ فِيہَا يَدْعُونَ فِيہَا بِفَاكِہَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ

وعدہ وفا لیتا ہی + قادرِ توانا کہ جائزہ اِنشا اور تدوینِ مناقب مین سرفرازانِ بارگاہ کی

خوانِ بذل و نوال پر مائدہ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَہُونَ سی طریقہ کامیابی جتایا + قاہرِ دانا

کہ سعادتمنداملا اور تمکین مصائب مین محرمانِ حضور کی منبعِ عَيْنًا فِيہَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا

سی شربتِ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ کو ذریعہ سیرابی بتایا + خوشامد بر الہام کنت

كَنْزًا مَخْفِيًّا سی روایاتِ معرفت کی حامل کو دولتِ آفرینش اور جاگیرِ تمکین دی + جبذا

مُبَشِّرِ انعام فَسَوْفَ نُؤْتِيہِ أَجْرًا عَظِيمًا کہ حکایاتِ مثوبات کی قائل کو قسمت آمرزش مین

روزی خلدِ برین کی + اوسکی صفتِ ذات کا بیان ہر شیخوانِ کتابِ ایمان کو دلیل سی مَنْ جَاءَ

بِالْحَسَنَةِ فَلَہُ عَشْرُ أَمْثَالِہَا مستوجبِ نعم کرتا ہی + اور فقراتِ قدرت کا اعلان زمرہ معانی

برہان سی وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَہْلِہِ مَسْرُورًا کی مورثِ فوزِ عظیم رہتا ہی + وہ احد کہ اوسکی نور

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا سی ہر شہریبِ انجمنِ محبت معرکہ شوقِ لقا کا شہید ہی + اللہ الصمد

کہ شہید أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى مین طالبانِ حقیقت کا نقدِ جان بعیانہ

ایسا معبود جسکی بندگی اخلاص مین قیام و قعود والی محرابِ تیغ کی بصفای نیت لہو سی ضوکی

اینہ موجود کہ اوسکی پرستشِ خاص کی راکعِ مصلّای طاعت پر گردن جھکائی کوی رضا مین سری

گذرتی ہین + اوسکی عاشقانِ جمال روزِ معہودِ وصال مین خطاب يَا أَيُّہَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا

أَنْصَارَ اللَّہِ سی جامہ طرحِ جراحات کو زیبِ تنِ ارغوانی پوش بناتی ہین + جانبازانِ

ذکر تالیف کتاب

ذو الجلال شب تو ب لایزال مین پیام یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ کی بشارت پر عالم
اہل و عیال کی بار سی سبک دوش رہجاتی ہین وہی حکیم بی نیاز کہ مادۂ امکان مین
بلا کشان خیر الوریٰ محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کو سب دردمندون کا قبلہ نما بنایا
نہی رحیم کارساز کہ قدم علیِ ولی اور اولادِ ابرار علیہم السلام کو بارہ تمام سی تسلیم و رضا کی پایۂ
درجۂ اقصیٰ کو پہنچایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی خَاتِمِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْاَصْفِیَاءِ
رحمۃ لِّلْعَالَمِیْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَاَهْلِ بَیْتِهِ الْمَظْلُوْمِیْنَ وَسَجِّلْ
کَرَمَکَ وَرِضْوَانَکَ لِاَصْحَابِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ * اما بعد
راقم سطور آثم مُعترف بقصور محتاج غفرانِ لم یزلی محمد حسین ابن محمد علی ابن حاجی محمد بیگ ابن آقا علی
نقی کہ لقب کہاجی سی زبان زدِ اہلِ روزگار ہی ورقِ یادگارِ دہر اور خاطر محبین پر حسن
احلان سی خلاصہ نگار ہی کہ والد میری قوم ترک قبیلۂ افشار شہر ارومیہ کی رہنی والی نوجوان
آذربائجان سی ہندوستان کو آئی شوقِ روضہ خوانی مین اساتذۂ کامل دانا حاجی ابو طالب
اور شاہ حسین رضوان مکانان کی خدمت بجالائی مجھی بہی بدو فطرت سی یہ فنِ سعادت مآل
وراثت مین ملا سامانِ رونق رولانی کو جمع آوری کتب سی بہت مستعد کیا بعض مین
جو تحریفِ نامقبول خدا و رسول دیدۂ تحقیق سی دیکہی کتاب مجالس الاخبار حاوی
اصول و فروعِ ماتم فارسی زبان مین لکہی جب متولد اور مسکن لکہنؤ سی نوکری سرکار
پادشاہی چہوڑ کی چلا ذریعۂ قدردانی اور طلب سی رئیس جنت آرامگاہ کی بلدۂ مین
ملازم رہا ناگاہ ایام عزا مین ایک دن اونکی خلفِ غفران مآب نی بلایا محفل عورات
اور محلِ مخدرات مین پس پردہ خوانندگی کا امر فرمایا حقیر نی بنظرِ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ
عبارتِ اردو مین مصائب کو مختصر پڑہا نالۂ مرد و زن اور سلسلۂ شیون مشترا زمشتیر پڑہا

اسباب تالیف کتاب

نواب صاحب نی اوس جلسۂ خواتین مین بیانِ مذکور پر ستایش کی، و اسطی تحریر ترجمہ حدیث و روایت
لسانِ ہندی مین مجہ پر فرمایش کی، باوجودِ عدمِ شعور حسب الارشاد عمل مین لایا، صاف کیکی آخر اوکو
حضورِ پر نور مین پہنچایا، کسبِ ثواب کو مجمعِ مستورات مین تحت اللفظ خوان رہی، تاکہ دنیا سی گذرگی
ملقب فردوس مکان ہوی، بعد از انتقالِ فرمان روا جو انصرام سی خدمات سرکار کی ہنوز مجالِ
فرصت نپائی اوس چرچی کی فکرِ تحریر اور تقریر اقدام تساہل سی طبیعتِ قاصر مین نہ آئی، اکثر اوقات
مبتلای امراض رہا، درد و غم و الم کو خاطرِ ناشاد مین بہا، دستِ دہر نی وہ صفحاتِ درخشان شاملِ
حواسِ راقم پریشان کیی، بعض محبانِ قدرشناس نی تقاضی سی عہد و پیمان لیی، کہ اس آغازِ قلیل کی
صورتِ انجام پر بہی جمیل سی متوجہ تکمیل رہو، اور تعمیلِ ثواب کی باب مین ملکِ جلیل کا انعامِ جزیل مدام تحصیل کرو
کیونکہ جو محدثین عن عن لکہتی آی کمتر مفید بکار پایا ہی، مرثیہ ہندیہ مین روایاتِ جعلی سی انواعِ بہتان کا
دفتر بنایا ہی، مجالسِ عزا مین جانا بہنیا طاعتِ معنوی اور صوری، تقریرِ ذاکر کو رغبت سی گوش
کرنا ضروری، مضامین و اشعارِ ہتکِ حرمتِ آلِ عبا خلافِ عصمتِ انبیا و اوصیا مین رونا ہی سود
بلکہ اوسکا منع در صورتِ قدرت مقصود اور خوانندۂ بی ادب کی ملامت محمود، اکثر طالبانِ رقت
وہیں افترا پردازونکو بلاتی اور عذر لاتی ہین، کیا کرین جو عبارتِ اردو پسند آیۂ ہدی مورثِ
جزای خدا نہین پاتی ہین، علما بہی اس عام بلوی ہین دم کہا رہی، اجتہاد کی قدم بندای جہاد مین آگی
نہ بڑہی، مجکو رفیقِ توفیق نی امدادِ ہمت اور اعانت پہنچائی، چشمِ دل کو اقتضاءِ شفیق نی راہِ قدر و
منزلت دکہائی، خصوص نقاوۂ خاندانِ خیر الانام سندِ شرافت خفی و جلی سید حیدر علی خلفِ
میر باقر علی زاد مجدہ کا اہتمام ہوا، خلوصِ زمرۂ عرفانِ ذریتِ کرام علیہم السلام کا مقامِ ارشاد مین
پرا بندہا، ہر چند اپنی طاقتِ استعداد سی احتمالِ بارِ مہام کو دشوار پایا، لاکن طلاقت کا کہول وکا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم نی بخوبی سرانجام کار فرمایا، ہماری نواب نامدار بہت بڑی شاعر

طرزِ تالیفِ کتاب

اور صاحبِ دیوانِ غزل تھی۔ علمِ نظریات کی شایق ذی استعدادِ اجل تھی۔ خادم فی جوابیاتِ خمسگا
اور تضمینِ دعا کو بیشتر اونکی تخلصِ ناظم پر تحریر کیا۔ بقای نامِ ولی نعمت کی لیی اوس انتظام کو
قدیم سی تغیر نہین دیا۔ تاکہ موجدِ خیر کی روح نتیجہ حسنات سی جایزۂ نیکنامی پائی۔ حدیقۂ عمل کا پہل
روضۂ جنات مین ہاتھ آئی۔ جسکی زبانِ فہم طرزِ جدید کی لذت اوٹھائی درگاہِ خدا مین دعائی
مغفرت کو دستِ مواظبت بڑہائی۔ سابق ایامِ عشرۂ محرم کی پڑہنی کو شرایعِ مشروع سی دو مجلسین
مشہور تہین۔ بابِ الم ذلک الکتاب مین شان و نزولِ محکم سی متشابہ آیاتِ صواب وہ متون مین
مسطور کین۔ جو ہر واحد کا عبارتِ تمہید مین تحریصِ نالہ و فغان پر جدا جدا عنوانِ گفتار سے
مناسبِ وقت ایک سی دوسری کو بدلنی کا خوانندہ کی ہاتھ مین اختیار ہی۔ خلاصہ التزام اس اقلِ
انام کو مبدا فیاض نی طورِ انسجام کا یون الہام فرمایا۔ کہ آغاز مین رباعیاتِ کلامِ شعرا کو عددِ دعوے
توجہ خاص و عام کیواسطی مختلف اقسام لایا۔ بعد ازان براعتِ استہلال پر شور و شین کی روایات
فضیلت اور مصیبت کا متن شارحِ بوستانِ احزان بنایا۔ سرگذشت کو زبانِ حال مین قرینۂ
مقام سی مقتضای واقعات پر بقدرِ وسعتِ بیان بڑہایا۔ ترجمہ مین حاصلِ مضمون کی رعایت
رکھی۔ جو بات منافی عصمت اور طہارت تہی وہ نہین لکھی۔ کسی عبارتِ فارسی اور ہندی کو
جامۂ عربی نہین پہنایا۔ رقت اور شہرت کی طلب کو اقتباسِ حدیث کا فقرہ لوحِ دل سی مٹایا
قرب و جوار مین تکرارِ الفاظ سی دوری کا ملاحظہ موجود ہی۔ بقدرِ امکان ایک جنس کی دو حرف مین
فاصلہ مقصود ہی۔ موزونی طبع نی یہان تک صفائی تمغے پائی۔ وجودِ فقرات کو زیورِ سجع کی لباسِ
مرصع پہنائی۔ اس دستور العملِ خیرات کو تالیف کیا اور مقدمہ واحد اور تینتالیس مجلس کی بناسے
خاتمہ حاملِ تصنیف ہوا ہی۔ آدابِ زیارات اور حیات و ممات کی ضروریاتِ اہلِ ولا سے
جب اقلامِ حق ارتسام نی آثارِ مناقب اور نوائبِ آلِ سیدِ انام کو حلیۂ اتمام دیا۔ تب اہتمام

نام و تاریخ تالیف

خاطر قدیر رسائی ارشاد غیب سی اخبار ماتم نام کیا + پس یہی تاریخ ہی فقرا ہمی گنجینہ غم کی جو مہ
آفتاب افق طبع فلک خرام سی چمکی قطعہ ملؤلفہ سند سی کتابونکی ناظم نی لکہا + روایات مح
مصائب کو باہم + غم و درد شیون بہری ایسی مضمون + خدا کی مدد سی کئی ہین فراہم + ہر اک لفظ
مفتاح قفل نگاہی + ہر سطر کی سلک گوہر سی توام + ضیابخش مصداق نور علی نور + عروج
معانی کو نہ پایہ سلم + قلم کی زبان پر نہی ہین جو انداز + جواروی قرطاس اسکو نسی پرنم + نظر
جو انصاف کی اونکو دیکہین + تو شاید ثناخوان ہون باہم عالم + حقیقت مین اوستاد روح
القدس ہی + کہ اثبات پر قول صادق ہی محکم + یہ ذکر حسین علی کی ہی بخشش + کہ جسکا عزاخانہ
عرش اعظم + حبیب خدا کا وہ پیارا کہ دایم + محبت کا دم اوسکا بہرتی ہین آدم + رہ دین و
عرفان سی جو راست جائی + درود و سلام اونپہ بہیجی مقدم + خرد سی جو تاریخ تالیف پوچہی +
ندا دی یہ اوسنی کہ اخبار ماتم + جالسان انجمن بیت الحزن کو سچا سخن سنہ ہی کہ در
۱۲۸۵
حدیث معتبر اور حسن جو اس سند از نالہ و شیون مین ہی ، ادن مین بسبب اختلاف مضامین سرکہ
دیکہا جاتا ، لاکن مؤلف سب کو اپنی علمای موثق کی تحریر سی مستند کرتا لاتا ، فکر صحیح کی عور
وجہ اضداد اور نقض یون عقل و نقل مین آئی + کہ واقعات مصائب مین راویان بادیانت کی جانی
رسائی حضوری کہان پائی + اعدا ظلم کرنیوالی ساری جہان کی فاسق اور فاجر بیدین تہے
ناظرین دور و نزدیک یہود و نصاری خواہ نا مسلمان بہی خفای کمین تہی + دو سو تیس برس تک
انہین اشخاص کی مشاہدہ اور سماعت پر سب ماجرا گذرا + جنکی زبانی جملہ قصص مشہور ہین او
سلسلہ بیان منتہی ہوا + بعض نی حکایت مین غلبہ نسیان سی تفاوت کیا + وہ تصرف بنا ہا
حسینی بتقریر ناقل کو قصور فہم سی نہ سمجہا + مگر اپنی طرف سی جو پایا ویسا لکہا + پہر چار سو برس
بلکہ زیادہ شدت اخفا مین یہ افسانی درمیان خلایق لسانی مذکور ہوتی آئی + تاکہ شیعہ اور سنی

مجلس سولہوین شہادت اقربای مظلوم کربلا

مجلس سترہوین شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

مجلس اٹھارہوین شہادت عباس بن علی علیہ السلام

ذکرِ اختلافِ حدیث و روایت

فضلائی ہر گوشہ و کنار سے اقوالِ مردم کو سنکی ثبت کتاب فرمائی ہیں چشہ در ان مین جمع شدید
اخبار اور حصولِ نام و نمود کی راہ و اصل فرقۂ طالب جاہ کہی سخن ساز و نکتہ پرداز کی
مجال خاطر خواہ ملی فریقین کی واقعہ نویس نی اوسمین تقسیم ستۂ حدیث کو عدم امکان سے
اسبابِ ترجیح مانا ذکرِ ہر ایک سانحہ کو یاد حضرات کی لیئی جو بلایا مین صبر کیا مورثِ فضیلت او
متعین بکا جانا بہت مدت مین آثارِ مناقب اور مصائب کو قیدِ نگارش مین لائی فاصلہ وسطے
جو صدہا سال گذری فتورِ منافات ایک دوسری کی حافظہ پر ظہور مین آئی لہذا مین لوازم
توفیق اور توثیقِ عباراتِ مندرجہ سی ناچار ہون جو سانحہ دفترِ سلف مین لکہا پایا اور خارج
عصمت نظر نہ آیا اوس مین پابندِ رشتۂ اظہار ہون از انجملہ فاطمہ بنت امام ابرار کا مدینہ مین
رہنا مرضِ فراق کی ابتلا سی عراق مین پدرِ بزرگوار کو نامہ رقم کرنا روایتِ ثانی واقعہ کربلا مین
اہلحرم کی ساتہہ تاراجی کا درد و الم سہنا بازارِ کوفہ و شام کی رہگذار مین خلق کو سخنِ ملامت کہنا
لاکن شادی قاسم جو اول بیاضِ فخری مین ذکر آیا وہی ماخذِ روضۃ الشہدا ہی انہین دو کتاب
عربی اور فارسی کی سند سی بساطِ عزا پر ہنگامۂ نشاط کو سب نی پہیلایا ہی عدمِ تدبر مین برا ہو گا
عقل و نقل کی رو سی کہا گیا خبرِ معتبر مین فاطمہ کا بیاہ حسنِ مثنی کی ہمراہ قبل از سفرِ کربلا ظہور پایا
دوسری وہ ضغطۂ جدال اور محاصرۂ اعدا مین ایسی تقریب کی مہلت اور ضرورت کہان تہی
عبارتِ اعلام الوریٰ سی معلوم ہوا کہ بازگشتِ خیمہ تک بہی مجالِ امان ہرگز نہ ملی تیسری سن و
سالِ قاسم روزِ شہادت مین والد کی تین برس کا پایا جاتا ہی لہذا غیر بالغ ہونا شاہزادہ کا
تحریرِ وصیت نامہ اور قبالۂ نکاح کو مٹاتا ہی وقوعِ زفاف غلط کہ فقدان آب سی دو فرزند
امام جنب رہین معاذ اللہ اسمین فکرِ صحیح کو دخل نہ دینا رہی پیروی ضلالت پناہ زارع
بنی اسد کا مشاہدہ صورتِ شیر مین ولیِ خدا کو جو عقل سی آتا تہا ہی ایمان کی خلاف

9

تعریف کتاب

مہانداری شیرین پہاڑ پرور ودسواری ہندہ خرابۂ زندانین ملا محمد خطا کی بنائی ہتیان صاف الاوخانت سکینہ
خاتون شہر دمشق مین حکایت ہی مشہور پھراونکا عقد مین جانا شوہر کی اور مدتِ دراز تک جینا ہی سطور
دو نو حادثون مین کچہہ قباحت نہین جو پڑہی اوسکو ہرگز مخافت نہین اما در بابِ سر سرور دین اخبار مختلف
دفن ہونی کا شام او بصرہ و کربلا و نجف اور مدینہ مین جو نظر آیا واقعی اوسکی حقیقت حال کو معلوم نہین کس وجہ سے
ناقلینِ آثار نی متغیر فرمایا۔ خلاصۂ تقریر مختصر کرون دفعِ اعتراض کی بیان کو ایسا بہت ہی مقام شبہ اونمین
تردیۂ اغماض لازم جانلو عاصی نی ہر مصیبت پر سیرتِ انبیا و اولیا کا دہیان لگایا مجالس الاخبار کی
سرچشمۂ صدق و صفا سی دو سرا دریای عرفان بہایا اوسی روضۂ خلد آیین کی چمن سطور سی گلہای الفاظ
رنگین کو سبدِ تالیف پر چہایا وہی عمان کی صدفِ ادراق سی لآلی حروف پر معانی کو سلکِ تحریر مین لا با
منجمع فقراتِ آبدار اشکبار کو طرۂ دستارِ صفحات رکہا مجمع فارسی زبان کو تبدیل جا و مقام سی کہا
جسکی حلاوتِ تعریف پر نخلِ ماتم کی ثمر طبقِ اعلان مین رطب اللسان گرتی ہین بشارتِ توصیف سی بحر الصاب کی
دُر و گوہر دامانِ بیان مین غلطان او پیچان پہرتی ہین چشم بداندیش دور یہ مسودۂ پسندیدہ ضیاء الابصار کا
نور افزا کحل الجواہر ہی دلِ نیک نہاد مسرور کہ عجالۂ گزیدہ خلاصۃ المصائب کا سرمایہ زر خار ہی سواد کا
ڈہنگ تیلیون پر حورانِ جنت کی چشمک زن بیاض کا رنگ طباشیر صبح عید کو جلوۂ پیرہن فصاحت مین
طوطی سدرہ اور عندلیبان طوبی ثناخوان بلاغت سی علم بیان اور معانی کا سلسلہ عیان سلاست مین
کلام کی روانی سلسبیل اور موجہ کوثر پانی بہری رشاقتِ الفاظ مین باہمہ زبان دانی روح الامین
سماعت پر کان دہری فقرات نثر کو عقد ثریا کی ساتہہ قدر و قیمت کا دعوی ہی ابیات کی نظم سے
پروین او سنبلہ نی عروض خجلت کو پایا ہی یہ دفینۂ مناقب او مصائب شاہ لولاک
لما خلقت الافلاک ہی خزینۂ رحمت اور کرامتِ ایزد پاک بلکہ عرش علا کا زیور تابناک ہی
جسکی ایک در بیر شک سی رونی والی کو قصر یاقوت اور ایوانِ زمردی صرف درہم سی الم او ٹہانی پر

اسناد و ماخذ کتاب

گنجِ آمرزش نقدِ رضوان ہاتھ لگی اس حدیقہ جنات الخلود نی بحار الانوارِ مجلسی کی مجاری سے
نزاہت میں آبیاری پائی اور جریدہ صفحات کو پرچم اعلام الوری سے طبرسی کی زینت پرستکوہ
سالاری آئی و صحاح زبدہ شش جہات کو منتخبِ فخری سے وہ انتساب ہے جو کتاب و سنت کی
مطابقِ انواعِ گزیدہ کی وجات میں فوادحِ حسنیہ کا لبّ لباب ہے کہ اسباب مصیبت شایق، عمان مواج
جذر و مد پر ذنوب کی عین البکا سے جدولِ آمرزش ہے بہ برہان و نتاج کو اصول و فروع میں دلایل الشہدا کے
ساتھ مجمل سازش ہے اس نسخہ کیمیا کو اوزانِ فریاد و فغان میں اجزای کنز العبادات سے ملون
اجساد بنایا، اور نصایح سودمند سے گوش الم فراموش میں تنبیہ الغافلین کی اوراد کو سنایا
مسلکِ طاعات میں شہید ستان بی مایہ کو زاد المعاد سے توشۂ کارآمد مہیا کیا، اور بیکر حیات و
ممات میں صاحبانِ بلند پایہ کو ضروریاتِ حلیۃ المتقین سے پیرایۂ زیبا دیا، و آفتانِ بابِ دار السلام
تحفۃ الزائر سے آداب کی راہ دکھائی، مسبحانِ صلوۃ و صیام کو مفتاح الفلاح کی نوادر سے صفِ صناعِ ابلغ
بچھائی، عبارات میں جوشش عبرات سے وہ روانی ہے کہ سحبان وائل قائل ہو جائے، حکایات میں
کوششِ ترصیعات پر ایسی خوش بیانی ہے جو فردوس کی عنادل کو شاغل فرمائے، جرعہ نوشانِ صہبای غم کو راح ارغوان
جو خمخانہ سعی میں ولای ساقی کوثر کی وہ شراب طہور کا لی جسکا خمار نشہ ابد تک قہوۂ تلخ ملامت سے نہ ٹوٹے
گلچینانِ بہارِ الم کو غنچہ دل خنداں ہو جو چمن سخن میں وہ لالہ و ریحانِ حقایق کا دستہ باندھا جسکا رنگ شادابی
باغچہ عمر کی خزاں سے نہ چھوٹے، طفلانِ دبستانِ بلاغت کو جو فنِ قرآن شریف سے آیات خدا کی شان میں تفسیر غلط پڑھتے
دستِ ارشاد کا تازیانۂ بصیرت لگایا، عریان پیکرانِ ہدایت کو جو آستین و گریبانِ افادت میں پیوند بہتان
وصل کرتے دنیای مطرزِ اعتماد کا حلۂ قبولیت پہنایا، خشک دماغانِ سودای غفلت کیواسطے روغن بنفشہ یادِ ام یتکلا
کہ انکھوں میں تراوت رہی، مرحلہ پیمایانِ زوایای جہالت کی لیے سوز و گدازِ حسرت کا چراغ جلایا کہ نظر میں منتِ الاخرین
صداقت چڑھی، مجنونِ لیلی مضمون کو جو بلا قیدِ صحتِ دیوانہ وار واسوخت کہتا سلسلہ تحریر سے زنجیرِ نصیحت پہنائی

مجلس چوبیسون ...

مجلس پچیسوین تاریخ ...

مجلس چھبیسوین ...

فوائدِ کتاب

اور مضمون عذرای شہرت کو جو شہر بندِ سخن سازی مین در بدر پھرتا، غلغلہ تحدید سی عروسِ حقیقت سمجھائی، آب ورنگِ حدیث و روایت سی وہ قواعدِ صوت اور معنی بتائی کہ صفحۂ سینہ پر نقشِ ماتم کھینچی، آدویۂ مطیبِ تعزیت کی ایسی عطر گلزار بنائی تا جامۂ شکین سوگوارین شمیم الم پہنچی، بلکہ عشقبازانِ بساطِ ایمان جو کعبتینِ اندوہ و ملال سی کھیلتی ہین داوِ حریفِ شیطان کی مُہرۂ عمل کو نہ مارین، اور سر و دسرایانِ بزمِ عزاخان جو نغمۂ خیال مین تان اور اوپچکی لیتی ہین حالِ وجد سی قولِ دخل بر ہاتہ پھیر نہ مارین، انقباضِ طبایعِ قاسیہ اس حبِ ایارج سی کیفیتِ ملال پر ملایم رہی، اور سکتۂ نفوسِ خاطیہ کو نخلخۂ روح افزا شور و ابتہال سی تشاجم کری، حاذقِ طب قلق اور سوگواری ماہر ہی کہ کتبِ مخرقۂ عصیان کو اس تدبیر سی یہ چکیدۂ دیدۂ تبرید معتدل ہی، اور شایقِ گنجِ آہ و زاری پر ظاہر کہ مفلسی مین روزِ حساب کی خریدِ جنسِ غفران کو یہ بدرۂ شور و شین سرمایۂ کامل ہی، فاقہ کشانِ زمرۂ اہلبیت کو جو ہر ناکس کی جھوٹی لقمہ پر فکرِ معاش مین منہ پھیلانی کُل جدیدٍ لذیذ فرماتی، صدقِ مقال سی آذوقۂ حلال کا انبار ہی، اور عابدو شانِ صومعۂ ریا کو جو دیرِ ترسا و مجوس مین شبہۂ حرم پر جاتی، ذکرِ نجات مین ناقوس بجاتی اصلاحِ حال سی حسنِ اعمال کا وظایفِ زحشا رہی، رجا کہ سبق پڑہنی والی بہری شرایعِ سموم کی مکتبِ دارین مین روبروی عالمِ اسرار آموختۂ الزام و قبولِ انعام بی سواد ہین، اور کاتبِ حروف کو مقطعاتِ انجام پر مع آب و جذرونی رولانی ہین جب فضیلت پائین، دعای مغفرت سی یاد کرین، امید کہ یہ ذخیرۂ مثوباتِ دارین جو دامنِ آرایش مین بھراہی، اور پیرایۂ حسناتِ ثقلین کہ معیارِ استعدادی کفِ نمایش پر دہراہی بنظرِ قبول نذرِ حضورِ مصدرِ جلال ہو، اور یہ مختصر ماٰمولِ نتیجۂ حصولِ قدر سی مشتہر لازوال ہو

مقدمة الكتاب

ارباب دانش جانتی ہین کہ ایزد باری ساری مخلوق پر ارشاد ہی وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ وَ

حَمَلْنٰاهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰاهُمْ مِنَ الطَّیِّبٰاتِ وَفَضَّلْنٰاهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقْنٰا

تَفْضِیْلاً ایسا مہربان ہی، اصحاب نگارش پہچانتی ہین کہ ذات کردگاری منطوق بیخا

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُتْرَکُوْا اَنْ یَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ سب کا طالب امتحان

ہی، اگرچہ سعید اور شقی کا ازل سی شناسا ہی ناجی اور ناری کا آگاہ ہی، لیکن بنا بر اتمام

حجت جسد ابرار و اشرار کو نایرہ تکلیف مین گداز کرتا ہی، زر خالص اور ناسرہ کو بازار شہود

زبان مین محک امتیاز پر کستا ہی، قال مین چاشنی حال کو بنظر خاص دیکھتا ہی، رفاہ اور خلاف

قدر و قیمت کو سکہ اخلاص کی پرکہتا ہی، اس بات کا مؤید ہی خلاصہ مطلب البلاء للولاء کا

للذہب مگر آزمایش کی مختلف اقسام ہین، اسکی وجہ تفاوت مین قاصر اوہام ہین، عسرت و

ناداری، ملالت و بیماری، شرف بزرگی مین اہانت خواری، تسلط اعدا، غم فوت اقربا،

نقصان مال اور تلف ہونا عیال کا، زوال جاہ اور نہ رہنا جلال کا، فلاکت اور ذلت نسوان

ہلاکت اور فنای جان، خواہ برعکس نظایر مذکور، دولت و نعمت کا وفور، افزونی حشمت

وحکومت، موزونی ملک و سلطنت از آدم تا خاتم عالم ابتلا سب کا جدا ہی، مصلحت و مناسبت سے

واقف خدا ہی، ابو البشر دوری جنت و فراق حوا سی نالان، نوح تا مدت دراز نوحہ خوان کشتیبان

ورطہ طوفان، ابراہیم خلیل کا نار نمرود مین گزار، اسماعیل کا خنجر زیر خنجر آبدار، یعقوب ناصبوری

فرزند مین مبتلا، یوسف الم زندان سی مقید سلسلہ صبر و رضا، موسی زحمت فرعون و آفت

تیہ سی پرخطر، داود و سلیمان بادشاہت کی افسر سی بہرہ ور، ایوب آزردہ جان عداوت

شیطانی، یونس کو شکم ماہی مین حوالات ظلمانی، عیسی دار محنت پر مصلوب، زکریا و یحیی ہلاکت سے

مقدمة الکتاب

منسوب خضر والیاس زندہ جاوید رہین، احمد مختار جفای صنادید بہین، توضیح اس عبارتِ مجمل کی ضمنِ معانی احادیث وروایات مین بیان کرونگا، تشریح ان آیاتِ مشکل کی آسانی سی صفحاتِ اعلان مین لکھونگا مع رُوِیَ عَنِ ابْنِ رِبَابٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ کتابِ معانی الاخبار مین ابن رباب سی ذکر کیا راوی نی کہا مینی امام جعفرِ صادق علیہ السلام سی اس قول خدای عزوجل کا ترجمہ پوچہا وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ یعنی مبتلا نہین ہوتی تم لوگ مصیبت مین الاوہ کہ جنبی کسب کیا اپنی ہاتہون سی اور بخش دیتا ہی بہت کو امرزگار عاصی بندون سی اَرَأَيْتَ مَا اَصَابَ عَلِيًّا وَاَهْلَبَيْتِهِ هُوَ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيهِمْ وَهُمْ اَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ ایا ہو سکتا ہی جو تمنی دیکہا کہ مصیبت کا صدمہ علی علیہ السّلام پر گذرا، خواہ اونکی اہلبیت نی بارِ تصدیع کو اوٹہایا، ساری محنت کو اپنی دست افعال سی پایا، دران حالی کہ وہ سادات ہین خانوادہ طہارتکی برگزیدہ خدا ہین اہل عصمت کے فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ يَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ فرمایا بتحقیق کہ رسولخدا علیہ الصّلوۃ وآلہ درگاہ الہی مین تائب ہتی بی صدورِ گناہ دنرات مین سو مرتبہ استغفار کرتی، اِنَّ اللّٰهَ يَخُصُّ اَوْلِيَائَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْجُرَهُمْ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ بدرستی کہ اللہ تعالی نی اپنی دوستونکو خصوصیت دی کہ بارِ مشقت اوٹہائین، تاکہ اسکی عوض مین بدون معصیت درجہ رفعت وکرامت پائین، جیساکہ توبہ کرنا بیشتر خلایق کو باعث محو گناہان ہی، واسطی انبیا اوراوصیا کی سبب علوّ شان زیادتی قربِ یزدان ہی، یہی حال ہی کربت اور ابتلای رحمت کا، جو نتیجہ ہی عفو جرایم بلکہ ذریعہ نزولِ رحمت کا، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ اَعْظَمُ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ

مقدمۃ الکتاب

الاوصیاء ثم الامثل فالامثل فرمایا خیر الوریٰ نے تمام اہل دنیا سے زیادہ اندوہ او
بلا ہے پہلی انبیا کی پہر اوصیا اور اونکے بعد احبا اور سائر خاصان خدا کی لــ ج ب
محمد بن ابراھیم بن اسحاق الطالقانی قال کنت عند الشیخ ابی القاسم
الحسین بن روح مع جماعۃ فیھم علی بن عیسی القصری کتاب اکمال الدین میں
محمد ابن ابراہیم سے روایت کی ہے جو اونسے اپنی حکایت پر سند دی ہے میں ایک جماعت کے
ہمراہ جو اوسمیں علی ابن عیسی قصری بہی تہا شیخ ابو القاسم حسین ابن روح کی پاس بیٹہا تہا
فقام الیہ رجل فقال لہ ارید ان اسألک عن شیء فقال لہ سل
عما بدا لک ناگاہ ایک ادمی کہڑا ہو کی اونسے بولا میں چاہتا ہوں تجہسے کچہہ پوچہنا جواب دیا
جو تیرا دل چاہی وہ سوال اپنا کرلے فقال لہ الرجل اخبرنی عن الحسین بن علی
اھو ولی اللہ قال نعم اوس مرد نے کہا خبر دے مجہے یا شیخ اس بات کی بہلا حسین ابن علی علیہما
السلام دوست خدا تہے فرمایا بہت بڑے محبوب کبریا گذرے قال اخبرنی عن قاتلہ اھو
عدو اللہ قال نعم عرض کی بتا او نکا قاتل دشمن الہی تہا یا نہیں سمجہایا وہ شقی لعین ہی او
عدو رب العالمین قال لہ الرجل فھل یجوز ان یسلط اللہ عدوہ علی ولیہ
اوس شخص سائل نے اعتراض کیا جائز ہے کہ قادر توانا نے دشمن کو دوست پر تسلط دیا فقال
لہ ابو القاسم افھم عنی ما اقول لک ابو القاسم نے کہا میں جو ابدون اوسکو
بوجہ لے تہا کہ اس دغدغہ میں تجکو اعتقاد صحیح ملے اعلم ان اللہ عز وجل لا یخاطب الناس
بشھادۃ العیان ولا یشافھھم بالکلام اے نادان جان اور میری رمز کو پہچان
اللہ تعالی کسی کی روبرو چشم ظاہر میں دکہائی نہیں پڑتا ہے اور نہ اونسے بے حجاب مقابلہ میں
کلام کرتا ہے ولکنہ عز وجل بعث الیھم رسولا من اجناسھم واصنافھم

19

صفحہ فہرست حاشیہ بعد کتاب کے

مقدمة الكتاب

بشرا مثلهم لاکن واجب الوجود نی آفریدگان ممکنات کی ہدایت کو پیغمبر بہیجی اونکی صنف
بشر اور جنس خلق سی مبعوث کیی۔ فلو بعث الیہم رسلا من غیر صنفہم وصورہم
لنفروا عنہم ولم یقبلوا منہم اگر اونکی صورت و سیرت سی رسول نہین بہیجا۔ تو ہر آئینہ
لوگونکا دل ہرگز نہ مانتا۔ قول نبی کو قبول نکرتی۔ امر تکلیف سی بیگانہ رہتی۔ فلما جاؤہم
وکانوا رسلا من جنسہم یاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق پس وہ
رہنما جب اوسی قسم اور نوع کی آئی۔ مثال مردم کہانا کہاتی کوچہ اور بازار مین پہرتی پائی
قالوا لہم انتم مثلنا فلا نقبل منکم حتی تاتونا بشیء نعجز ان ناتی بمثلہ
اونسی کہا عبادنی تم ہماری صوت کی ہو تمہاری بات نہین مانتی جبتک وہ کام نکرو جو اوسی
ہم نہین جانتی فنعلم انکم مخصوصون دوننا بما لا نقدر علیہ جسپر ہم قادر نہین
وہ ظاہر کرو۔ تو جانین کہ شرف اور کرامت پر تم مخصوص ہو۔ فجعل اللہ عز وجل
لہم المعجزات التی یعجز الخلق عنہا پس اللہ تعالی نی اپنی پیغمبرونکو معجزات ایسی قوتین
عطا کین۔ کہ طاقت بشری سی نہو سکین۔ وہ باعث عجز خلایق ہوئین۔ فمنہم من جاء
بالطوفان بعد الانذار والاعذار فغرق جمیع من طغی وتمرد ایک اون نبی
ڈرانی اور سمجہانی کی بعد جلال مین آیا۔ اہل انکار پر بلای طوفان کو لایا۔ جن لوگونکا تمرد اور
طغیان دیکہا تہا اون سبکو موج قہر مین ڈبو دیا۔ ومنہم من القی فی النار فکانت
علیہ بردا وسلاما دوسری نبی شعلہ نار نمرودی مین ڈالی گئی۔ کہ وہ آتش سوزان
سرد اور سلامت رکہنی والی رہی جو تپ نادی نہوی۔ ومنہم من اخرج من الحجر الصلد
ناقۃ واجری فی ضرعہا لبنا اونمین ایک وہ تہا جنی خارا پتہر کی اندر سی اونٹنی
نکالی کہ جاتو نسی دودہ بہتا قوم نی دیکہی بہائی۔ ومنہم من فلق لہ البحر وفجر لہ

مِنَ الحجرِ العیونُ وَجُعِلَ لَهُ العصاءُ الیابِسَةُ ثعبانًا فَتلقف ما یافکون

ایک نبی کی واسطی دریا شگافتہ ہوا رستہ چلنی کو پانی دیوار بنا کہڑا رہا پتہر سخت کی آب رواں کا

چشمہ نکلا، سوکہی لکڑی کا عصا اژدہا بنا، ساحروں کی شعبدونکو سب نگل گیا، فرعون اور اوسکی

تابعین کو ڈرادیا و مِنہُم مَن اَبرءَ الاکمَہَ وَالاَبرَصَ وَاَحیَی المَوتیٰ بِاِذنِ اللّٰہِ

عَزَّوَجَلَّ وَاَنبَاءَهُم بِمَا یَاکُلُونَ وَمَا یَدَّخِرُونَ فِی بُیُوتِہِم اونمین سی ایک مادرزاد

اندہونکو روشنی چشم دیتی بیماری برص اور جذام کو اچہا کرلیتی باذن خدا پاتی تو مردونکو جلاتی

لوگ جو اپنی گہر مین کہاتی خواہ چہپا کی رکہتی اونکی خبر مفصل فرماتی ہر چیز کا نام اور پتا بتاتی

وَمِنہُم مَنِ انشَقَّ لَہُ القَمَرُ وَکَلَّمَہُ البَہَائِمُ مِثلَ البَعِیرِ وَالذِّئبِ وَغَیرِ

ذٰلِکَ اور اونمین ایک وہ سید البشر تہی جسکی اشارہ انگشت سی چاند دو ٹکری ہوا جیوانات

مانند اونٹ اور گرگ وغیرہ نی صاف کلام کیا فَلَمَّا اَتَوا بِمِثلِ ہٰذِہِ المُعجِزَاتِ وَعَجَزَ

الخَلقُ مِن اُمَمِہِم عَن اَن یَاتُوا بِمِثلِہِ جب یہ خرقِ عادت سامنی لائی مرسلان خدا نی

بڑی معجزی دکہائی تو اونکی امت مین لوگ شرمائی کہ ویسا کرنی سی عاجز آئی کَانَ مِن

تَقدِیرِ اللّٰہِ وَلُطفِہِ بِعِبَادِہِ وَحِکمَتِہِ یہ صورت تقدیر الٰہی کی حکمت سی ظاہر ہوئی

چشم لطف وعنایت خدا ناظر حال بربندوں کی رہی اَن جَعَلَ اَنبِیَائَہُ مَعَ ہٰذِہِ المُعجِزَاتِ

فِی حَالٍ غَالِبِینَ وَفِی اُخرٰی مَغلُوبِینَ وَفِی حَالٍ قَاہِرِینَ وَفِی حَالٍ مَقہُورِینَ

اپنی پیغمبرونکو رب ودود نی آزمایا، باوجود ہونی ان معجزات کی ایسا کیا جو کبہی غالب اور دوسری

وقت ضعف رہا، کاہی زبردست زمان ثانی زیردست کا رتبہ دیا وَلَو جَعَلَہُم فِی جَمِیعِ

اَحوَالِہِم غَالِبِینَ وَقَاہِرِینَ وَلَم یَبتَلِہِم وَلَم یَمتَحِنہُم لَاتَّخَذَہُمُ النَّاسُ

اٰلِہَۃً مِن دُونِ اللّٰہِ اگر ایزد قدیر سب حال مین اونکو غالب رکہتا عجز بشریت مین

مقدمۂ کتاب

امتحان اور ابتلا کرتا۔ ہر آینہ ساری بندی حضرت اُنکو بہول جاتی اُونکی صورت کی عبادت سب لاتی
وَلَمَّا عَرَفَ فَضْلَ صَبْرِهِمْ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمِحَنِ وَالْاِخْتِبَارِ پس اُونکی شرف کو تمام
عالم مین اور بلا و محنت کی پہچانا کہ اختیار تہا وہ قبول کرین یا چہوڑدین اذیت اوٹہانا۔ وگرنہ
درجہ فضل خلایق پر جیار رہتا۔ مرتبہ تحمل اقتدار مین اور بلاکی ہرگز نہ کہلتا تو لٰكِنَّهٗ تَعَالٰى
جَعَلَ اَحْوَالَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ كَاَحْوَالِ غَيْرِهِمْ لِيَكُوْنُوْا فِيْ حَالِ الْمِحْنَةِ وَالْبَلْوٰى صَابِرِيْنَ
وَفِيْ حَالِ الْعَافِيَةِ وَالظُّهُوْرِ عَلَى الْاَعْدَاءِ شَاكِرِيْنَ لاکن خالق نی اونکو جامۂ انسانی
پہنایا گذران معاش مین شامل اور آدمیونکی بنایا تاکہ ابتلای محنت اور ایذای اہل عداوت مین ہم
جب آرام و چین اور صحت پائین دشمنون پر ظفر ہو تو شکر کرین وَيَكُوْنُوْا فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ
مُتَوَاضِعِيْنَ غَيْرَ شَامِخِيْنَ وَلَا مُتَجَبِّرِيْنَ وہ بزرگوار ہر حال مین قوت و ضعف کی
عباد اللہ سی متواضع رہی تکبر اور نخوت کی ہرگز مرتکب نہین ہوئی وَلِيَعْلَمَ الْعِبَادُ اَنَّ لَهُمْ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِلٰهًا هُوَ خَالِقُهُمْ وَمُدَبِّرُهُمْ فَيَعْبُدُوْهُ وَيُطِيْعُوْا رُسُلَهٗ تاکہ خلایق
جانین اوس امر کا جان آفرین مدبر امور اور پالنی والا ہی پیغمبر حضرت اُکی طاعت اور عبادت
پروردگار کو پہچانین واجب الادا ہی وَيَكُوْنَ رُسُلُهٗ حُجَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَابِتَةً عَلٰى مَنْ
تَجَاوَزَ الْحَدَّ فِيْهِمْ وَادَّعٰى لَهُمُ الرُّبُوْبِيَّةَ ہر آینہ اوسکی انبیا و رسول حجت واثق ہین
اوسپر جو حد الٰہی سی نکل جائی اللہ کو بہول کی ان سادات پر شان خدائی کا شبہ لائی
اَوْ عَانَدَ وَخَالَفَ وَعَصٰى وَجَحَدَ بِمَا اَتَتْ بِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ یا جو مرتکب ہو
مخالفت اور سرکشی اور عصیان کا۔ بالائی ہوئی احکام انبیا و مرسلین سی جسنی انکار کیا
وَلِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ پس اگر ایسی دلیل اور برہان
عیان کو نہ دیکھا وہ فتنہ تباہ اور ہلاک ہوا جو اوس طریق کا مطیع اور پیرو بنا البتہ آمرزیدہ

مقدمۃ الکتاب

داریں زندہ جاوید رہا۔ قَالَ اِنَّ الثَّوَابَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی ذِکْرُہٗ عَلٰی ضَرْبَیْنِ اِسْتِحْقَاقٍ وَّاخْتِصَاصٍ کتاب خصال میں قول معصوم سے کہا ہے ثواب اللہ تعالی کو دو قسم ارشاد کیا ہے ایک استحقاق کہ طاعت سے ملتا ہے دوسرے اختصاص جو فضل و کرم سے عطا کرتا ہے وَلِئَلَّا یُحَقِّرُوا ضُعَفَاءَ الضُّعَفَاءِ وَلَا فَقِیْرَ الْفُقَرَاءِ وَلَا مَرِیْضَ الْمَرْضٰی لاکن ہر شخص پر اوسکا بھید نہیں کھلتا ہے کہ کس لیے خالق ابتلا میں کرتا ہے اسواسطے نہیں چاہیے کہ ضعیف کو اوسکی سلب طاقت میں حقیر سمجھو یا فقیر کو بسبب ناداری کی خواہ مریض کو بسبب بیماری کی ناچیز دیکھو وَلِیَعْلَمُوْا اَنَّہٗ یُسْقِمُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَشْفِیْ مَنْ یَّشَآءُ مَتٰی شَآءَ کَیْفَ شَآءَ بِاَیِّ سَبَبٍ شَآءَ تقین جانو کہ وہی حکیم بے نیاز بیمار کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور صحت دیتا ہے جسکو مناسب جانتا ہے جب چاہے جس طور چاہے جس علت سے چاہے وَیَجْعَلُ ذٰلِکَ عِبْرَۃً لِّمَنْ شَآءَ وَشَقَاوَۃً لِّمَنْ شَآءَ وَسَعَادَۃً لِّمَنْ شَآءَ اور جسکی واسطے چاہتا شقاوت یا سعادت نصیب کرتا ہے وَھُوَ عَزَّوَجَلَّ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ عَدْلٌ فِیْ قَضَآئِہٖ حَکِیْمٌ فِیْ اَفْعَالِہٖ لَا یَفْعَلُ بِعِبَادِہٖ اِلَّا الْاَصْلَحَ لَھُمْ وَلَا قُوَّۃَ لَھُمْ اِلَّا بِہٖ باوجود اسکی وہ پاک پروردگار ان ساری امور میں عادل قضا یا ہے اور اپنی افعال میں منصف اور حکیم و دانا ہے بندونسے کوئی فعل بدون اونکی صلاح اور ضرورت نہیں ظہور میں لاتا ہے اور کسی کو زور و طاقت بے امداد الہی نہیں آتا ہے رُوِیَ فِی الْمُنْتَخَبِ اَنَّ مُوْسٰی لَمَّا تَوَجَّہَ مُنَاجَاتَ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ اَعْرَضَہٗ رَجُلٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کتاب منتخب فخری میں روایت کی ہے یہ بات سند سے کہی ہے ایک دن حضرت موسی نے مناجات الہی کیواسطے ارادہ کیا ناگاہ بندگان خدا سے مرد صالح راہ میں ملا فَقَالَ لَہٗ یَا مُوْسٰی اَبْلِغْ رَبَّکَ اَنِّیْ اُحِبُّہٗ وَاَنَا مُطِیْعٌ لَّہٗ کہا یا موسی اپنی رب کو میرا پیام پہنچا ناد میں اوسے بہت

مقدمۃ الکتاب

چاہتا اور طاعت بجا لاتا ہون فَلَمَّا فَرَغَ مُوْسٰی مِنْ مُنَاجَاتِ رَبِّہٖ نُوْدِیَ یَا مُوْسٰی
اَلَا تُبَلِّغُنِیْ رِسَالَۃَ عَبْدِیْ جب موسی نی باتون سی خدا کی فراغت پائی ندا غیب
آئی کہ تمنی کیون ہماری بندی کی رسالت پہنچائی فَقَالَ یَا اِلٰھِیْ اَنْتَ الْعَلِیْمُ بِمَا
قَالَ عَبْدُکَ موسی نی عرض کی خداوندا تو بینا اور دانا ہی جو سخن تیری عبد صالح نی کہا
خوب جانتا ہی فَقَالَ لَہٗ ذُو الْجَلَالِ یَا مُوْسٰی وَاَنَا اَیْضًا اُحِبُّہٗ خالق انام نی فرمایا
ای موسی اوسکی نیت پر نظر کرتی ہین اور مدام ہم بہی اوسی دوست رکہتی ہین فَازْدَادَ ذٰلِکَ
الرَّجُلُ فِیْ یَقِیْنِ مُوْسٰی اِنَّہٗ عَبْدٌ صَالِحٌ اوس آدمی کی قدر و منزلت کا یقین دل کلیم اللہ مین
زیادہ ہوا کہ وہ خاص اور نیک بندون مین ہی خدا کا فَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰی مِنْ مُنَاجَاتِ
رَبِّہٖ جَعَلَ یَتَفَقَّدُ ذٰلِکَ الرَّجُلَ فِیْ مَکَانِہٖ جبکہ موسی مناجات رب سی پہر کی تشریف
لائی نوازش کرنی کو ازراہ مہربانی اوس مرد کی گہر قدم رنجہ کیا فَاِذَا ھُوَ بِالْاَسَدِ قَدِ
افْتَرَسَہٗ فَتَعَجَّبَ مُوْسٰی وَحَزِنَ عَلَیْہِ موسی کو اوس محبوب الہی کا حال دریافت ہوا
کہ ناگاہ شیر آیا گردن توڑ کی مار ڈالا مندیم رب العالمین مرد باخدا کی مصیبت پر غمگین ہی
حیرت اور تعجب کی عالم سی ہوش گم کئی فَقَالَ یَا اِلٰھِیْ رَجُلٌ صَالِحٌ یُحِبُّہٗ وَیُحِبُّکَ
تَسَلَّطَ عَلَیْہِ کَلْبًا مِنْ کِلَابِکَ یَفْتَرِسُہٗ درگاہ صمدیت مین عرض کی ای رحیم
یہ کیا مصلحت ہی تیری ایک بندہ شایستہ جو تجہی دوست رکہی تو بہی اوسکی محبت کا اقرار
کری او سپہ دنیا کی کتون سی تیر اسکاری تازی دوڑی بجان ماری استخوان توڑی اور کہائی
فَنَادَاہُ النِّدَاءُ نَعَمْ یَا مُوْسٰی ھٰکَذَا اَفْعَلُ بِاَحِبَّائِیْ وَاَوْلِیَائِیْ اَبْتَلِیْھِمْ فِیْ دَارِ
الْھَوَانِ وَاُسْکِنُھُمْ عِنْدِیْ فِیْ غُرُفَاتِ الْجِنَانِ اوسدم واقعہ عجیب کا منادی غیب
مجیب ہوا ہان ای موسی اپنی اولیا سی یہ معاملہ یونہین گذرتا ہی ابتدا سی انتہا تک یہ سلوک

۲۴

رہتا ہی، اونکو دنیای خوار مین مبتلای زحمت رکہتا ہون، وار ناپایدار سی بچاکی آخرت مین معمورِ عنایت
قصرِ جنت کا مکین کرتا ہون، ایضاً رُوِیَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوَقَفَ بَیْنَ یَدَیہِ
جلد بحار مین اس روایت کو ذکر کیا کہ عہد نبی مین ایک شخص رسول خدا کی پاس ٹہرا ہوا فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدَّ لِلْبَلَاءِ کہا ای سید انبیا
مین بہت دوست ہون ایزد باری تعالی کا فرمایا پس آمادہ رہنا ابتلای درد اور ایذای دنیا کا
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدَّ لِلْفَقْرِ عرض کی ای خیر الوری مین
تمہارا چاہنی والا ہون ارشاد کیا ہمیارہ نادار کو فقر و فاقہ مین بحال زبون، فَقَالَ لَہٗ وَاِنِّیْ
اَیْضاً اُحِبُّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ فَقَالَ لَہٗ اِسْتَعِدَّ لِکَثْرَۃِ الْاَعْدَاءِ پہر گذارش کی
اوسنی ای رسول مقبول مین کہتا ہون کہ علی ابن ابیطالب سی بہی محبت کا دم بہرتا ہون، اوس حجت
جل و علا نی جواب دیا کہ ای مرد انتظار سین مہیا غلبہ اعداء و فور ایذای دنیا کا زیادتی دشمنان پر دغا کی
جور و جفا کا، وَلَمَّا کَانَ الْاِمَامُ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَبِیْبَ الْمَلِکِ الدَّیَّانِ وَابْنَ
وَلِیِّ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ یونہین تہی امام حسین علیہ السلام دوست اور پیاری
حضرت رحمان کی بیٹی ولی اور خلیفہ ایزد منان کی، امام و پیشوای خلق خدا تہی جہان مین، ہادی اور
برگزیدہ جن انس و جان مین، لَاجَرَمَ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ بِاَھْلِ الْعِنَادِ اس لیئی رب داور نی فرزند
پیغمبر کو آفات مین مبتلا کیا، اور شر اعدا کا طغیان بی انتہا گذرا، وَھَلْ اَصَابَتْہُ تِلْکَ السِّہَامُ
وَالْمِحَنُ الْعِظَامُ مِنْ قَوْسِ الَّذِیْ وُتِرَ عَلٰی اَبِیْہِ وَاَخِیْہِ سخت محنت اور مصیبت کی تیر
پی در پی چلی اوس جناب پر کہ دگار رہا ایسی کمان کینہ سی جسنی اونکی باپ اور بہائی کو نشان
آزار پایا رُوِیَ فِیْ کِتَابِ النَّوَادِرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِیَادِ الْعَطَّارِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا
عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کتاب نوادر مین حسن ابن زیاد عطار سی روایت ہی جناب

مقدمۃ الکتاب

کی ہی جو اوسنی کہا یعنی حضرتِ صادق سی ارشاد ہی کی تفسیر پوچھی ہی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَھُمْ

کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ یعنی آیا نہین دیکھتی طرف مخاطب الیہ کی جو

کہا گیا اونکو کہ زبان روک لو اور ہاتھہ کو تہام رکھو قیامِ نماز کو برپا کرو مال سی زکوۃ کو پہنچا دو

قَالَ نَزَلَتْ فِی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اَمَرَہُ اللہُ بِالْکَفِّ مخبرِ صادق نی فرمایا اس آیت پر امام

حسن ابنِ علی علیہما السلام کو اشارت ہی اونکو سکوت اور گوشہ نشینی کی امرِ خدا سی بشارت ہے

قَالَ قُلْتُ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْہِمُ الْقِتَالُ راوی ناقل ہی امامِ برحق سی مینی عرض کی اس آیت مین

کیا مراد علامِ الغیوب تہی یعنی جب لکہا اونپر اقدام لڑائی کا اعدای دین اور منکرین پر الحکام الٰہی کا

قَالَ نَزَلَتْ فِی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ کَتَبَ اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اَھْلِ الْاَرْضِ اَنْ یُّقَاتِلُوْا

مَعَہٗ جعفر ابنِ محمد علیہما السلام نی فرمایا کہ یہ قول باریتعالی شان مین امام حسین علیہ السلام کی آیا

خالق بی ہمتانی اونکو جہاد کا اذن دیا حکمتِ بالغہ سی قتال کو ارشاد کیا جاری عالم پر واجب گردانا

ساتھہ جناب کی مخالفون سی لڑنیکو جانا تمام اہلِ زمین پر قبلۂ امام کی طاعت اور مددگاری

لازم ہری منافرہ مانی اور انحراف سی مالک العلام کی معصیت ٹہری جسنی جان بازی اور قربانی مین

سبقت کی وہ ناجی ہی جو عداوت اور طغیانی پر آمادہ ہوا ناری ہی فی الحقیقت اندنون بہی وہ

شاخص رحمت ہی جنابِ اکبر کا وسیلۂ عبادت اور مغفرت ہی جہان مین حضرتِ داور کا اونکی

واسطی ایامِ عزا مین مصروفِ نالہ و فغان ہونا ذکرِ مصیبت اظہارِ سرگذشت مین ہوش کہونا گوش

رغبت سی بیانِ مناقب اور نوائب کو سننا چشمِ الفت سی دو آنسو رونا خواہ شبیہ سوگوار بنا

کہنا ابتلا و واقعہ جانگزا پر دوسرونکو رولانا ذاکر اور اہلِ شور و نوا کو پلانا کہلانا تہوڑا بہت نذر

آقا مین فائدہ پہنچانا راہِ ولایت سی زیارتِ مشاہد کو قدم بڑہانا جو خدمت ہو سکی موافقِ مقدور

بجا لانا دل و جان و مال و عیال کو شہید ابنانا ہر ایک امر موجبِ وصولِ جنتِ رضوان ہی ترک

مجلس اول

خواہ سنانا اس رسم کا سبب عقوبت یزدان ہی ان افعال حسن پر جو کسی محب حسین علیہ السلام کو شامل
وہ انفعال اور ندامت اپنی چلن کی حضور خدا و رسول مین روز قیام پاوی شعر بن انچہ شہر و بلا
باتو میکویم + تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

مجلس پہلی کیفیات ولادت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور معجزات اور وفات

رباعی آدم کو یہ تحفہ یہ ہدایا نہ ملا + ایسا تو کسی بشر کو پایہ نہ ملا + اللہ ری لطافت تن پاک رسول
ڈھونڈھا کیا آفتاب سایہ نہ ملا + رباعی جوین گل جنت لیی داما نون مین + ہین گرد ضریح
فاتحہ خوانون مین + فانوس کی پردی مین زمین بوس ہی عرش + حاضر ملک قدس ہین
پروانون مین + رباعی روضہ مین جو بار یاب ہو جاتا ہی + وہ رتبہ مین لاجواب ہو جاتا ہی +
شب جلتا ہی جو کہ قبر احمد پہ چراغ + وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا ہی + رباعی کس طرح نہو جان
فدای احمد + ہی سرمہ چشم خاکپای احمد + آیات سی ہی ثبوت اسکا نادر + واجب ہی ہر ایک پر
ولای احمد + تمہید بکا محامد خاتم انبیا علیہ التحیۃ والثنا اصول مصیبت دنیا
بنی الوری کا ماجرای فرقت ہی اور مقبول کبریا احباسی معمول رقت ہی قانون محنت اور ابتلا
واقعہ انتقال سید اصفیا جانو شجرہ کرب و بلا کی اصل حادثہ وفات جد ائمہ ہدیٰ پہچانو اثبت
مرحومہ کا فراہم ہونا واسطی ذکر خیر البشر کی تقاضای آب و گل ہی در خلقت مین سرور عالم کی
ہر دم رونا جلای دیدہ و دل ہی اخبار ماتم کا خطبہ شفیع امم کی ہجر انسی حزن افزا کہنا اشتہار کا
ہر فقرہ ساری پیمبرونکی نام سورش غوغا لکہا گیا ہی آدم غم اولاد سی قابیل آہ و فریاد کی
جہان شور و نوا مین پہیلائی نوح الم ہجران داران عم اکو دریای سکوت مین کشتی طوفان
بکار بنہائی خلیل ملال سوز سینہ کی گل داغ سوگوار گوشال گلزار ابراہیم کہلائی اسماعیل جان
شای تنا مین رتبہ ذبح عظیم کی سی فغان کو تیغ تبابی پر رہائی یعقوب شوق کنعان مخل ہین یوسف

مجلس اول

یوسفِ اشک دامنِ شیون پر آنکھونسی دکہائی۔ داؤدِ خوشس الحانِ نالہ زمزمۂ واحسرتاسی خاطر

جالسی کو بزم بنائی۔ سلیمانِ اخلاص ملکِ مجلس مین جن و انس کو بساطِ نوحہ پر امرِ سینہ زنی فرمائی

ادریسِ توفیق آبائی ولا کو دیبای فرح سی جامۂ بی صبری پہنائی خضرِ مقال سر چشمۂ زاری پر

لب تشنگانِ وادی ملال کو پہنچائی الیاسِ ابتہال منزلِ عبرہ اری مین خستگانِ بادیۂ اہمال کو

لائی۔ موسیِ دریا شگافِ اندوہ طورِ ترقی پر یدِ بیضای جزع کو صدای ارنی سی چمکائی عیسیِ مسیحا دمِ

عشق احیای نفسِ قلق کو دلِ پژمردہ سی نعرۂ قم باذنِ ربی سنائی کشاکشِ سی اَرۂ تاسف کی زکریای

تحمل کا جسم دو پارہ ہوا بُرشِ خنجرِ تلہف سی گردنِ یحییِ شکیب حوالۂ آہ و نالہ ہوا اس ابتدای

روزِ عاشورا اور زمانی یومِ نشور مین اشکارہی کہ بیتُ المعمور مین ذکرِ احمدِ مختار سی زبانِ قدسیون پے

تکرار ہی۔ صوامعِ لاہوت مین صفِ ملائکہ غلغلۂ وامحمداسی برہم مجامعِ ناسوت بہی وفاتِ زبدۂ دنیا و

مافیہاسی درہم رہین اور ساری زمانی مین صدای خروش کا جوش ہی سماوات رنگِ انقلاب سی

نیلی پوش ہی دریا چشمِ حباب سی قطرہای سرشک بہاتی ہین کوہ او صحرا خاکِ اندوہ سر پر اوڑاتی ہین

اسوا سطی کہ فاطمۂ زہرا کی اعضا و پہلو فگار ہین علیِ مرتضی کی آنکہین خونبار ہین حسنِ مجتبی کا دل و جگر

صد پارہ حسینِ بینوا کا سر و سینہ خون کا فوارہ زینب اور امِ کلثوم مو پریشان ہین زوجاتِ طاہرہ

آشفتہ و نالان گہر مین اہلبیت کی رقت سی کہرام صحابہ کا فقدانِ پیغمبر سی کام تمام مہاجر و انصار

بیاب منبر اور محراب مسجد خراب نزولِ وحی اور برکاتِ الہ کا سلسلہ قطع ہوتا ہی بہشت و پناہ عالم

جاتا کہ اور مدینہ روتا ہی منہ انجمنِ شیون مین سخنِ مدحت کرتا ہون کہ رقتِ شوق آئی مردم

زن کو چمنِ عدن وصفِ رسالت کا دکہاتا ہون جو حالتِ ذوق بڑہائی شمائلِ نبیِ عربی جو مذکور

آیات و آثار مین وہ فضایلِ نبی اور جنکی تحمید و ثنا رہین کیا کہنا منقبت کا اوسکی جو صدر طرازِ بزم

لامکان ہی۔ چاہیی درود پڑہنا اوس سرکہ سر فرازِ بساطِ قربِ یزدان ہی جسکا پایۂ عبورِ عرش کرسی کی

۲۸

مجلس اول

فرازسی درگذرا انسا راز مانه مجتو نورقدسی کی پرتوسی پیدا ہوا مرتبہ رفعت مین ادنا مقام احمدی شب
معراج ہی زمرہ امت سی کمینہ غلام آپکا صاحب تخت و تاج ہی جسکی رایحہ دامان سی دماغ روحانیان
معطر خاکِ نعلین سی دیدہ افلاک اور کروبیان منور جامہ خانہ ہستی مین خلعت خلافت سی کرد کار کی
بہرہ اندوز کارنامہ حق پرستی مین منصب رسالت سی دادار کی بہرہ افروز خلقت مین کائنات کی
مقدم خلوت مین رموزات الہی کی محرم شہسوار براق در فرق سیارو تاق عرش شرف بار آب
حجاب ربّ الارباب خطاب ہی الرحمۃ سی کامیاب آفرینش عالم کی سبب آمرزش کی واسطہ
علت السّیّد البہیّ السّراج المضیّ صاحب الوقار وسند الابرار الاطہار
الاحمد حبیب اله العالمین المؤیّد بنصر الله فی السّماء والارضین ابو القاسم
محمّد صلّی الله علیہ واٰلہ وسلّم روی فی الاعلام الورٰی ولد رسول الله علیہ
التّحیّۃ والسّلام یوم الجمعۃ عند طلوع الشّمس السّابع عشر من شہر ربیع الاوّل
عام الفیل وکنیتہ ابو القاسم واسمہ محمّد بن عبد الله بن عبد المطّلب بن
ہاشم کتاب اعلام الورٰی مین مولانا طبرسی نی ارشاد کیا جب مشیت ازلی نی منشور ختم رسالت کو
جلوہ ظہور دیا شہریار اقلیم نبوت کی ولادت باسعادت روز جمعہ ہنگام طلوع آفتاب ہوئی کہ وہ سترہوین
ماہ ربیع الاول سال فیل کی تھی کنیت حضرت ابو القاسم نام نامی ہمام کرام محمد ابن عبد الله ابن عبد
المطلب ہی کہ ذکر لقب اور اسم اقدس پرسلین کو درود پڑھنا مناسب ہی وامّہ اٰمنۃ بنت
وھب بن عبد مناف وارضعتہ حتّٰی شبّ حلیمۃ بنت الحرث بن شجنۃ السّعدیّۃ
من بنی سعد بن بکر بن ھوازن وکانت ثویبۃ مولاۃ ابی لھب بن عبد المطّلب
ارضعتہ ایضًا والدہ کریمہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف تھین کہ ابتدا مین دودہ اپنا پلایا
جب اونکا شیر خشک ہوا تو حلیمہ بنت حرث دائی رہی اور پرورش مین جوان کیا تا قلانِ ثقہ کی

۳۹

مجلس اول

زبان پر یہ روایت آئی ہی کہ ثویبہ کنیز ابی لہب نی بہی سعادتِ رضاعت پائی ہی جدّتہُ اُمّ ابیہ
عَبدِ اللهِ فہی فاطمۃُ بنتُ عمرِ بنِ عائذِ بنِ عمرانَ بنِ مخزُوم وامُّ عبدِ المطّلبِ
سَلمٰی بنتُ عمرو من بنی النّجّار وامّ ہاشمٍ عاتکۃُ بنتُ مُرّۃَ بنِ ہلالٍ من بنی
سُلیم دادی حضرت کی فاطمہ بنت عمر ابن عائذ ابن عمران جو مادر عبد اللہ تہین اور عبد المطلب کے
والدہ سلمٰی بنت عمرو بنی نجار سی اور ماں ہاشم کی عاتکہ بنت مرہ بنی سلیم ذیجاہ تہین وبُعِثَ
بالرّسالۃِ یومَ السّابعِ والعشرین من رجبٍ ولہ یومئذٍ اربعونَ سنۃً ومدّۃُ
حیاتِہِ علیہِ والِہِ السّلامُ ثلاثًا وستّینَ سنۃً ہر گاہ چالیس برس کا سنِ شریف گذرا
ستائیسوین ماہ رجب مین درجۂ نبوت کو پایا جناب کی مدتِ حیات ساٹہہ اور تین سال ہوئی
جسمین انواع ایذا دعوتِ است رہی منہا مع ابیہ سنتین واربعۃ اشہرٍ ومع جدّہ
عبدِ المطّلبِ ثمانین سنین ثمّ کفلہ عمّہ ابو طالبٍ بعد وفاۃِ عبدِ المطّلبِ
فکان یکرمہ ویحمیہ وینصرہ ایّامَ حیاتِہِ اوس مین دو سال اور چار مہینی والد بزرگوار کے
زیرِ سایہ پلی آٹہہ برس دادا کی آغوشِ ناز مین بڑی ہوئی پہر ابو طالب چچا نی جان سی زیادہ
پرورش کیا عمر بہر عزت اور حرمت مین یاری و نصرت کا ساتہہ دیا وتزوّج بخدیجۃ
بنتِ خویلدٍ وہو ابنُ خمسٍ وعشرینَ سنۃً وتوفّی عمّہ ابو طالبٍ ولہ ستٌّ
واربعونَ سنۃً وثمانیۃُ اشہرٍ وعشرینَ یومًا وتوفّیت خدیجۃُ بعدہ بثلاثۃِ
ایّامٍ بی بی خدیجہ کی ساتہہ شادی جب ٹہری تو حضرت کی عمرِ شریف پچیس برس گذری تہی جو گا
عمِ کرام محتشم ابو طالب کا دنیا سی انتقال ہوا تو سنِ مبارک چالیس اور چہہ سال آٹہہ مہینی بیس روز کا تہا
تین دن بعد ازان خدیجہ کا بہی واقعۂ رحلت سامنی آیا رسولخدا نی مصیبتِ پی در پی کا بہت صدمہ اٹہایا
وسمّی رسولُ اللهِ صلّی اللهُ علیہِ والِہِ ذٰلکَ العامَ عامَ الحزنِ خیر الوریٰ نی اوس برس کو

مجالس اول

زبان پر یہ روایت آئی ہی کہ ثویبہ کنیز ابی لہب نی بہی سعادت رضاعت پائی ہی جدّتہٗ اُمّ ابیہ
عَبْدِ اللّٰهِ فَهِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ عَائِذِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَخْزُومٍ وَاُمُّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
سَلْمٰى بِنْتُ عَمْرٍو مِنْ بَنِي النَّجَّارِ وَاُمُّ هَاشِمٍ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ بْنِ هِلَالٍ مِنْ بَنِي
سُلَيْمٍ دادی حضرت کی فاطمہ بنت عمر ابن عائذ ابن عمران جو مادر عبد اللہ تہین اور عبد المطلب کے
والدہ سلمیٰ بنت عمرو بنی نجار سی اور مان ہاشم کی عاتکہ بنت مرہ بنی سلیم ذیجاہ تہین وَبُعِثَ
بِالرِّسَالَةِ يَوْمَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَمُدَّةُ
حَيَاتِهٖ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ سَنَةً ہر گاہ چالیس برس کا سن شریف گذرا
ستائیسوین ماہ رجب مین درجۂ نبوت کو پایا جناب کی مدت حیات ساٹھہ اور تین سال ہوی
جسمین انواع ایذا دعوت است پر ہی مِنْهَا مَعَ اَبِيْهِ سَنَتَيْنِ وَاَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَمَعَ جَدِّهٖ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثَمَانِيْنَ سِنِيْنَ ثُمَّ كَفَلَهٗ عَمُّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ بَعْدَ وَفَاةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَكَانَ يُكْرِمُهٗ وَيَحْمِيْهِ وَيَنْصُرُهٗ اَيَّامَ حَيَاتِهٖ اوس مین دو سال اور چار مہینی والد بزرگوار کی
زیر سایہ پلی آٹھہ برس دادا کی آغوش ناز مین بڑی ہوی پھر ابو طالب چچانی جان سی زیادہ
پرورش کیا عمر بھر عزت اور حرمت مین یاری و نصرت کا ساتھہ دیا وَتَزَوَّجَ بِخَدِيْجَةَ
بِنْتِ خُوَيْلِدٍ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَتُوُفِّيَ عَمُّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَلَهٗ سِتٌّ
وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَثَمَانِيَةُ اَشْهُرٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا وَتُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ بَعْدَهٗ بِثَلَاثَةِ
اَيَّامٍ بی بی خدیجہ کی ساتھہ شادی جب ٹہری تو حضرت کی عمر شریف پچیس برس گذری تہی جب
عم کرام محتشم ابو طالب کا دنیا سی انتقال ہوا تو سن مبارک چالیس اور چھہ سال آٹھہ مہینی بیس روز کا تہا
تین دن بعد ازان خدیجہ کا بہی واقعہ رحلت سامنی آیا رسول خدا نی مصیبت پی در پی کا بہت صدمہ پایا
وَسَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذٰلِكَ الْعَامَ عَامَ الْحُزْنِ خیر الوری نی اوس برس کو

فَاِذَا وَقَعَ فَسَمِّیهِ مُحَمَّدًا فَاِنَّ اِسْمَهُ فِی التَّوْرٰیةِ اَحْمَدُ یَحْمَدُهُ اَهْلُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِسْمُهُ فِی الْقُرْاٰنِ مُحَمَّدٌ پس ہرگاہ وہ رسالت پناہ پیدا ہون تو اونکا نام محمد رکہنا بدرستی کہ اسم مبارک توریت مین احمد لکہا اہل اسمان اور زمین نی اسپر ستایش کی ہی نام خیر الانام سی زینت قران مین ثبت ہوی قَالَتْ فَسَمَّیْتُهُ بِذٰلِكَ آمنہ فرماتی ہین جو کہا تہا مینی ویساہی کیا اپنی فرزند کا اسم گرامی محمد رکہا مِنْهَا مَا رَوَاهُ اَبُوْسَعِیْدٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ مَخْزُوْمِ بْنِ هَانِیْ فَقَالَ لَمَّا كَانَتِ اللَّیْلَةُ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِرْتَجَسَ اِیْوَانُ كِسْرٰی فَسَقَطَتْ مِنْهُ اَرْبَعَةَ عَشَرَ شُرْفَةً ابو سعید عبد الملک ابن عثمان خرگوشی نی اپنی سند مین مخزوم ابن ہانی سی روایت کی ہی جس رات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ولادت ہوی ہی ایوان کسری بادشاہ ایران مین بڑا شور مچا زلزلہ آیا کہ چودہ کنگرہ کو فراز قصر سی گرادیا وَخَمَدَتْ نِیْرَانُ فَارِسَ وَلَمْ تَخْمَدْ قَبْلَ ذٰلِكَ بِاَلْفِ عَامٍ وَغَاضَتْ بُحَیْرَةُ سَاوَةَ اٰتَشخانہ فارس خموش ہوگیا جو ہزار سال سی جل رہا کبہی بجہا نہتا بحیرہ ساوہ مین پانی نرہا علامات غریبہ کو پی درپی کاہنون سی کہا وَرَاَی الْمُوْبَذَانُ اِبِلًا صِعَابًا تَقُوْدُ خَیْلًا عِرَابًا قَدْ قَطَعَتْ دِجْلَةَ فَانْتَشَرَتْ فِیْ بِلَادِهَا سلطان موبدان فرمانروای عجم نی خواب دیکہا جو گہبرایا ہوا نیند سی چونکا شتران قوی ہیکل پر لشکر عرب سوار آیا ہی دریای دجلہ سی پار ہوکے ملک ایران مین پہیلا ہی وَفِیْ تَعْبِیْرِهَا قَالَ سَطِیْحٌ یَا عَبْدَ الْمَسِیْحِ اِذَا كَثُرَتِ التِّلَاوَةُ وَظَهَرَ صَاحِبُ الْهِرَاوَةِ وَفَاضَ وَادِی السَّمَاوَةِ وَغَاضَ بُحَیْرَةُ السَّاوَةِ وَخَمَدَتْ نَارُ فَارِسَ فَلَیْسَ الشَّامُ لِسَطِیْحٍ شَامًا حسب الحکم بادشاہ اوسکی تعبیر مین سطیح کاہن شامی سی عبد المسیح نی جاکی پوچہا تو حالت احتضار مرگ مین اوسنی جواب یون کہا ہرگاہ

مجلس اول

کثرت ہو قران کی تلاوت مین اور ظہور کری صاحب عصا رسالت مین کہل جای ہبید اور نازل ہو کلام آسمانکا
سو کہی بحیرہ ساوہ کاشان کا، آتشخانہ فارس ہر گاہ بجہیکا پس سام اور سطیح اوسمین باقی نرہیے گا
یَمْلِکُ مِنْہُمْ مُلُوکٌ وَمَلِکَاتٌ عَلٰی عَدَدِ الشُّرُفَاتِ وَکُلُّ مَا ھُوَ اٰتٍ اٰتٍ
خاندانِ سلطنت مین ملک اور ملکہ جو دہ شخص کنگرہ شکستہ کی عددسی بادشاہت کرینگی پہر جو بات
ہونی والی ہی تک اور رعیت مین اوسکا ظہور دیکہینگی فَمَلَکَ مِنْہُمْ عَشَرَۃٌ فِیْ اَرْبَعِ سِنِیْنَ
وَالْبَاقُوْنَ اِلٰی اِمَارَۃِ عُثْمَانَ ۔ خبر جو کسری نی سنی تو اپنی دلسی تجویز کی اتنی سلاطین کو
عرصہ بعیہ حکمرانی کرنی گذریگا بعد ازان معلوم نہین کیا انقلاب جلوہ کریگا مگر چار برس مین دس
پادشاہ ماری گئی باقی عہدِ خلافت مین عثمان ابن عفان کی پوری ہوی اِمنہا عَنْ عِکْرِمَۃَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ یُوْضَعُ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِرَاشٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ لَا یَجْلِسُ
عَلَیْہِ اَحَدٌ اِجْلَالًا وَکَانَ بَنُوْہُ یَجْلِسُوْنَ حَوْلَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ عکرمہ نی
ابنِ عباس کی زبانی کہا سایہ کعبہ مین واسطی عبد المطلب کی مدام فرش بچہتا تعظیم مقام اور حرمت کے
سبب اوسپر کوئی نہین بیٹہتا بساط کی چارون طرف حلقہ فرزند و نگاہبند ہا کرتا جبکہ عبد المطلب
گہرسی باہر تشریف لاتی بصدرِ عزت اور جلال پر تکیہ لگاتی فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ یَخْرُجُ مَعَہٗ وَھُوَ غُلَامٌ فَیَمْشِیْ حَتّٰی یَجْلِسَ عَلَی الْفِرَاشِ رسولِ خدا جو طفل خردسال تہی
ہمراہ اونکی آتی دادا کی ساتہہ قدم بڑہاتی پہلو مین جلوس فرماتی فَیَعْظُمُ ذٰلِکَ اَعْمَامَہٗ
وَیَاْخُذُوْنَہٗ لِیُؤَخِّرُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَھُمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِذَا رَاٰی ذٰلِکَ مِنْہُمْ دَعُوْا
اِبْنِیْ فَوَاللّٰہِ اِنَّ لَہٗ لَشَاْنًا عَظِیْمًا یہ مرتبہ تو قیر ناگوار ہوتا سب اعمام خیر الانام کو ہاتہ پکڑکے
نیچی اوتارتی کہ فرش پر سے علاحدہ بٹہو ہر گاہ عبد المطلب اونکی بی ادبی دیکہتی تو کہتی تمہارا کیا
ضرر ہی میری فرزند کو پاس رہنی دو بخدا شان اوسکی عظیم و برتر ہی اِنِّیْ اَرٰی اَنَّہٗ سَیَاْتِیْ

۳۳

مجلس اول

عَلَیکُم نُوراً وَهُوَ سَیِّدٌ کَرِیمٌ اِنّی اَرٰی عِزَّتَهُ تَسُودُ النّاسَ مین دیکھتا ہون عنقریب
یہ سرور تیرا افسر ہوگا اسیری دھیان مین ہی کہ رتبہ عزت اوسکا ساری مخلوق سی بڑھکر ہوگا
ثُمَّ یَحمِلُهُ فَیَجلِسُهُ مَعَهُ وَیَمسَحُ ظَهرَهُ وَیُقَبِّلُهُ وَیَقُولُ مَا رَأَیتُ قُبلَةً
اَطیَبَ مِنهُ وَلَا اَطهَرَ قَطُّ پھر ہوتی کو اوٹھا کی لاتی پہلوی نازمین بٹھاتی پشت مبارک پر
دستِ شفقت پھراتی محبت سی منہ چومتی خوش ہوکی بولتی ہرگز کوئی گلِ تر اسی معطر اور پاکیزہ
بہتر عمر بھر نہین سونگھا نہ مشک وعنبر مین ایسا رایحہ جان پرور دماغ آرزونی دیکھا ثُمَّ یَلتَفِتُ
اِلَی اَبِی طَالِبٍ وَذٰلِکَ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ وَعَبدَ اللهِ لِاُمٍّ وَاحِدٍ فَیَقُولُ یَا اَبَا طَالِبٍ
اِنَّ لِهٰذَا الغُلَامِ لَشَاناً عَظِیماً فَاحفَظهُ وَاستَمسِک بِهٖ فَاِنَّهُ فَردٌ وَحِیدٌ
وَکُن لَهُ کَالاُمِّ یُوصِلُ اِلَیهِ بِشَیءٍ یَکرَهُهُ پس ابوطالب کو خطاب کرتی اسواسطی کہ
وہ اور عبداللہ ایک مان سی تھی فرماتی ای فرزند بتحقیق کہ اس بچہ کی بڑی شان و رفعت
پاتا ہون آثارِ تائیدِ الٰہی مین پیشوای جہان ہواوسکی ناصیہ تابان سی پہچانتا ہون ای برادر اسکی
بہت حفاظت ونگہبانی کرنا وہ یتیم وتنہا ہی مادرِ مہربان سی زیادہ سرپرست رہنا راحت و
عزت کو پرورش مین بڑھانا ہر خیر کا سرانجام آرام دی سامنی لانا ثُمَّ یَحمِلُهُ عَلٰی عُنُقِهٖ
فَیَطُوفُ بِهٖ اُسبُوعاً وَکَانَ عَبدُ المُطَّلِبِ قَد عَلِمَ اَنَّهُ عَلَیهِ وَآلِهِ السَّلَامُ یَکرَهُ
اللّاتَ وَالعُزّٰی فَلَا یُدخِلُهُ عَلَیهِمَا پس وہ شہسوارِ براق ورفرف کو اپنی دوش پر حرمِ پاک
حرم کی طوف مین وِرد پڑھتی ہوی پھراتی جاتی تھی کہ حضرت لات وعزی سی برا مانتی تو اصنام کی
روبرو اونکو ہرگز نہ لیجاتی فَلَمَّا تَمَّت لَهُ سِتُّ سِنِینَ مَاتَت اُمُّهُ آمِنَةُ بِالاَبوَاءِ بَینَ
مَکَّةَ وَمَدِینَةَ جب چھ برسکی عمرِ شریف پوری ہوی تو والدہ مکرمہ آمنہ نی وادی ابوا مین درمیان
مکہ ومدینہ قضا کی فَبَقِیَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ یَتِیماً لَا اَبَ لَهُ وَلَا اُمَّ فَازدَادَ

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَهُ رِقَّةً وَحِفْظًا بس جابر آیا دنیا مین ایسی یتیم و بیکس ہوی کہ باپ اور
مان سی کوئی سر پر باقی نرہی اوسوقت عبد المطلب کی رقت و الفت حضرت پر زیادہ تر ہے
اور لوازم حفاظت و پاس داری مین ذرات اوقات گذری وَكَانَتْ هٰذِهٖ حَالَهٗ حَتّٰى
اَدْرَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةَ ایسا ہی عبد المطلب داغطی ہوتی کی ہردم روتی تہی اور
غربي و ناچاری سی اونکی مدام جان کہوتی تہی تا کہ وقتِ رحلت اونکا بہی نزدیک آیا اور موت کو
اپنی سر پر آمادہ پایا فَبَعَثَ اِلٰی اَبِیْ طَالِبٍ فَجَاءَهٗ وَمُحَمَّدٌ عَلٰی صَدْرِهٖ وَهُوَ فِیْ غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ جب حال اپنا غیر پایا، تو ابی طالب کو پاس بلایا، وہ جلد سی آئی، تو سامانِ مرگ پدر نظر آئی
لاکن دیکہا کہ رسو لخدا سینہ پر دادا کی بیٹہی ہین، اور سکرات مین بہی عبد المطلب اونکو جان کی برابر
لیی ہین فَصَارَ یَبْکِیْ وَ یَلْتَفِتُ اِلٰی اَبِیْ طَالِبٍ وَیَقُوْلُ یَا اَبَا طَالِبٍ اُنْظُرْ اَنْ تَكُوْنَ
حَافِظًا لِهٰذَا الْوَحِیْدِ الَّذِیْ لَمْ یَشُمَّ رَائِحَةَ اَبِیْهِ وَلَا ذَاقَ شَفَقَةَ اُمِّهٖ اوس حالمین
بہت روکی جانبِ ابو طالب دیکہا، اور خیر الوری کی سفارش کو وصیت مین کہا ای جان پدر اس
طفلِ ناز پرور کی طرف نگران رہو، حفاظت و خاطر و مدارات مین غریب وحید کی سعی کرو کہ معصوم نے
باپ کی بوی الفت نہین سونگہی، اور مان کی بہی لذت شفقت نہین چکہی افسوس کہ خردسالی مین
یتیم و بینوا ہوا کوئی مونس و غمخوار دنیا مین جیتا نہ بچا اُنْظُرْ یَا اَبَا طَالِبٍ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ
جَسَدِكَ بِمَنْزِلَةِ كَبِدِكَ فَاِنِّیْ تَرَكْتُ بَنِیَّ كُلَّهُمْ وَوَصَّیْتُكَ بِهٖ لِاَنَّكَ مِنْ
اُمِّ اَبِیْهِ خبردار ای اباطالب دیکہو اسکو اپنی جگر کی برابر سمجہو کسی وقت پرستاری سی غافل
نرہو، ہرچند مینی بہت فرزند چہوڑی ہین لاکن علاقۂ محبت سبکی تہوڑی ہین ابن عبد اللہ کی سفارش
خاص تمکو اسلیئی کی ہی جو تمہاری والدہ اوسکی حقیقی دادی ہی یَا اَبَا طَالِبٍ اِنْ اَدْرَكْتَ
اَیَّامَهٗ فَاعْلَمْ اِنِّیْ كُنْتُ مِنْ اَبْصَرِ النَّاسِ بِهٖ وَمِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِهٖ ای اباطالب ہر گاہ

تم اوسکی ایامِ ظہورِ جاہ وجلال کو پاؤ گی تو میری قول وفعل کی قدر ومنزلت کا مزہ اوٹہاؤ گی وَاِنِ
اسْتَطَعْتَ اَنْ تَتْبَعَهُ فَافْعَلْ وَانْصُرْهُ بِلِسَانِكَ وَيَدِكَ وَمَالِكَ جانو کی مین
سب خلق سی اوسکی حق کا پہچاننا سا تہا اور ساری لوگونسی بہت رُموزِ امور کو پہچانتا تہا
اگر تمسی ہو سکی طاعت وپیروی اوسکی تو ضرور کرنا ہمگر طریقہ یاری اور مددگاری زبان و ہاتہ و
مال سی اپنی ملحوظ رہنا فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ سَيَسُوْدُ وَيَمْلِكُ مَا لَمْ يَمْلِكْ اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ اٰبَائِيْ
تحقیق کہ واللہ عنقریب یہ فرزند سردار وپیشوای عبید واحرار ہوگا ایسا مرتبہ پای جو ہماری
قبائل مین کسی کو ملا ہوگا فَاحْفَظْ لِوَحْدَتِهٖ هَلْ قَبِلْتَ وَصِيَّتِيْ قَالَ نَعَمْ قَدْ قَبِلْتُ
وَاللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ شَاهِدٌ بس اوسکی تنہائی پر رحم کرنا اور حفاظت مین سرگرم رہنا ابا و صیت
میری سکی تمنی مانی عرض کی خدا شاہد ہی جان ودل سی واجب جانی قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
فَمُدَّ اِلَيَّ يَدَكَ فَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهِ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى يَدِهٖ عبد المطلب نی کہا تو اپنا ہاتہ
میری آگی لانا جب بڑہایا تو دستِ حق پرست اوسپر مار کی عہد وپیمان کو مضبوط کیا ثُمَّ قَالَ
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اَلْاٰنَ خَفَّفَ عَلَيَّ الْمَوْتُ اوسوقت عبد المطلب بولی اب موت مجہی گوارا
ہوئی اور فکر وتشویش حمین کوئی باقی نرہی ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُقَبِّلُهُ وَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّيْ
لَمْ اُقَبِّلْ اَحَدًا مِنْ وُلْدِيْ اَطْيَبَ رِيْحًا مِنْكَ وَلَا اَحْسَنَ وَجْهًا مِنْكَ پس رسول اللہ کو
چہاتی سی لگایا سر وصورت چوم کی فرمایا اللہ جانتا ہی ای نورِ نظر پارہ جگر تجہسی بہتر خوشبو کوئی
اپنا فرزند نہین پایا فَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وہی حالِ ملال اور ابتہال کی
تہا کہ عبد المطلب نی انتقال کیا سید انبیا کی سات برس کی عمر تہی جو اونکی دادانی جہانِ فانی سی
رحلت کی فَضَمَّهُ اَبُوْ طَالِبٍ اِلٰى نَفْسِهٖ لَا يُفَارِقُهُ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ وَكَانَ
يَنَامُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ لَا يَأْتَمِنُ عَلَيْهِ اَحَدًا بعد ازان ابو طالب نی پسرِ برادر کو آغوشِ رحمت مین

مجلس اول

پالا وذات جان سی زیادہ اپنی ساتھہ راحت مین رکھا دم بھر نظر سی جدا کرتی پہلو مین سلاتی
ہر جا ہمراہ لینی پہرتی تا کہ ایام وہنگام جوانی قوت شباب آیا وہ مرتبہ نبوت کے خدائی کرامت سے
پہنچایا جو کوئی نپای کا وَاَمَّا مَاظَهَرَ مِنْهُ صَلَوَاةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَقِيْبَ الْبَعْثِ
وَاِظْهَارِ النُّبُوَّةِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَكَثِيْرَةٌ فِىْ كِتَابِ
شِفَا رَوَاهُ الْوَاقِدِىُّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَمَّا وَجَّهَ رُسُلَهٗ اِلَى الْمُلُوْكِ
فَخَرَجَ سِتَّةُ نَفَرٍ مِنْهُمْ فِىْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَاَصْبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ
الْقَوْمِ الَّذِىْ بَعَثَهٗ اِلَيْهِمْ کتاب شفا قاضی عیاض مین واقدی سی روایت کی ہی جب واسطے
ارسال ہدایت نامہ شیت حضرت ٹہری ہی چہہ اشخاص کو صحابہ سی چنا اس خدمت پر مامور کیا
بقدرت خدا و اعجاز خیر الوری ہر ایک جو صبح کو اوٹھا زبان سی اپنی مکتوب الیہ کی ماہر اور گویا
تہا اَيْضًا وَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَنَاقَةٌ بَارِكَةٌ فِى الدَّارِ
فَلَمَّا مَرَّ بِهَا قَالَتْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْقِيَامَةِ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
قَالَ فَالْتَفَتَ النَّبِىُّ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنِّىْ كُنْتُ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهٗ اَعْضَبُ فَهَرَبْتُ مِنْهُ فَوَقَفْتُ فِىْ مَغَارَةٍ
فَكَانَ اِذْ غَشِيَنِى اللَّيْلُ اِحْتَرَسَنِى السِّبَاعُ وَنَادَتْ بَعْضُهَا بَعْضًا لَا تُؤْذُوْهَا
فَاِنَّهَا مَرْكَبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِذَا اَصْبَحْتُ وَاَرَدْتُ اَنْ اَرْتَعَ نَادَتْنِىْ
كُلُّ شَجَرَةٍ اِلَىَّ اِلَىَّ فَاِنَّكِ مَرْكَبُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ حَتّٰى وَقَعْتُ هٰهُنَا
قَالَ فَسَمَّاهَا عَضْبَاءَ شُقَّ لَهَا اِسْمًا مِنِ اسْمِ صَاحِبِهَا ثُمَّ قَالَتِ النَّاقَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ لِىْ اِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ وَمَا هِىَ قَالَتْ تَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِىْ مِنْ مَرْكَبِكَ فِى
الْجَنَّةِ كَمَا جَعَلَنِىْ فِى الدُّنْيَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَضَيْتُ اَيْضًا وَقَدْ رُوِىَ

مجلس اول

فِی قِصَّةِ الْعَضْبَاءِ وَکَلَامِهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَتَعْرِیْفِهَا لَهٗ بِنَفْسِهَا وَمُبَادِرَاتِ الْعُشْبِ اِلَیْهَا فِی الرَّعْیِ وَتَجَنُّبِ الْوُحُوْشِ عَنْهَا وَنِدَائِهِمْ لَهَا اِنَّکِ لِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ ای حاضرانِ بزمِ عزا تمنی سنا جو مذکور ہوا قصہ ناقۂ عضبا کا اوسکی باتین کرنا سیّد انبیا سی اور تعریف اپنی دوا دوش مین شوق لقا سی وقتِ چرنے کے ہر درخت و سبزۂ مرغزار کا بلانا دعوت مین جانورانِ دشت کا باہم کلام مخالطت مین خاطر داری ایسی پیش آنا اسلئے کہ تو مرکبِ رسول ہی تیری عزت و حرمت اوس نسبتِ حضرت سی ہمارے ہو انصاف کرو نباتات اور اشیای بی شعور یا بین خیر البشر کرین طایفۂ امت دشتِ کربلا مین لحمۂ قرابتِ پیغمبر کی حافظ نہین حدیثِ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ کو بھلائین پیاسی گلی پر نواسی کی خنجرِ آبدار پھرائین فرزندِ نبی کی لاش بی سر کو سمِ ستور سی روندین گھر لوٹین بہن اور بیٹی کو اسیر قیدی بنائی دربدر کھینچین قَالَ الرَّاوِیْ وَاِنَّهَا لَمْ تَاْکُلْ وَلَمْ تَشْرَبْ بَعْدَ مَوْتِهٖ حَتّٰی مَاتَتْ راوی کہتا ہی اوس ناقۂ بی زبان کو بعدِ رحلتِ نبی ایسا غم ہوا جو آب و علف پینا کھانا یکدم سی چھوڑ دیا یہان تک فراقِ پیغمبر مین بیچین رہا کہ شدتِ رنج سی تڑپ کی مر گیا اَیْضًا وَمَا رُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ حَمَّادٍ بِسَنَدِهٖ مِنْ کَلَامِ الْحِمَارِ الَّذِیْ اَصَابَهٗ بِخَیْبَرَ وَقَالَ لَهٗ اِسْمِیْ یَزِیْدُ بْنُ شِهَابٍ فَسَمَّاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَعْفُوْرًا سند سی اپنی ابراہیم ابنِ حماد نی روایت کی ہی نقل ایک حمار کی جو غزوۂ خیبر مین اوسی خدمتِ سواری ملی ہی حیوانِ درازگوش بولا مجھی زید ابن شہاب کہتی ہین ای مولا رسول جب نبی اوسکا یعفور نام رکھا وَاِنَّهٗ کَانَ یُوَجِّهُهٗ اِلٰی دُوْرِ الصَّحَابَةِ فَیَضْرِبُ عَلَیْهِمُ الْبَابَ رَاْسَهٗ وَیَسْتَدْعِیْهِمْ جب کبھی حضرت امر فرماتی واسطی طلبِ صحابہ اونکی مکان مین بھیجواتی وہ جا کی سر اپنا دروازی پر مارتا حاضر ہونی کو خدمتِ رسول مین پکارتا

مجلس اول

وَاِنَّ النَّبِیَّ لَمَّا مَاتَ تَرَدَّی الْجِمَارُ فِی بِئْرٍ جَزَعًا وَحُزْنًا فَمَاتَ ہرگاہ نبی اللہ کا واقعۂ رحلت ہوا عالم کو داغ مصیبت دیا وہ مرکب فرطِ حزن واندوہ سی جا کی چاہ مین گرا تڑپتا رہا تا مر گیا بہت مشابہت ہی اس مرکب کی حال کو ساتہہ اسپ سید الشہدا کی جو روایتہوا بعد قتل مولا روتا در خیمہ پر پکار اچلا کی یہان تک سر کو زمین پر پٹکا کہ اخنہ کو بیدم ہو کی مر اخا کہ گرا مِنْهَا خُرُوْجُ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَهٗ فِی سَفَرٍ فَشَكَوْا اَنْ لَا مَاءَ مَعَهُمْ اور جو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والہ سی اُمور بعد از بعثت کی ظہور مین آئی وہ معجزات وخارقِ عادات سوای قرآن کی بہت سی جمہور کو دکہائی اوسمین جاری ہونا انگشتِ شریف کی پانی کا جو ثقاتِ صحابہ سی علمانی پایا ثبتِ تالیف کیا کہ ایک سفر خیر البشر مین جمعیت لشکر ہمراہ تہی منزلِ قرار گاہ مین رفقا شاکی ہوی جو بوند پانی کی باقی نرہی وَاَنَّهُمْ بِعَرَضِ التَّلَفِ وَسَبِيْلِ الْعَطَبِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّی عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وہ سب لوگ پیاس کی شدت سی قریبِ ہلاکت پہنچی جب گھبرائی تو اُکی حضرت سی ملتجی ہوی جناب نی ساری اصحاب کو جواب دلاسا دیا کہ میری ساتہہ فضلِ خدا ہی اوسپر مجہی ہمیشہ بخیہ توکل رہا ثُمَّ دَعَا بِرَكْوَةٍ فَصُبَّ فِيْهَا مَاءٌ مَا كَانَ لِيُرْوِیَ رَجُلًا ضَعِيْفًا وَجَعَلَ يَدَهٗ فِيْهِ فَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ پس ایک ڈول منگا کی روبرو رکہا اتنا پانی جو مردِ ضعیف کو سیراب کری اوسمین ڈالا دستِ معجز نما کو اندر ظرف کی داخل کیا درمیانِ انگشتان حضرت سی پانی اوبلنا شروع ہوا وَصِيْحَ فِی النَّاسِ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا حَتّٰى نَهِلُوْا وَعَلُّوْا وَهُمْ اُلُوْفٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا خلایق کو واسطی سقایت کی پکارا سبنی جو ہزارون تہی اکی پیادہ دواب کو بہی پلایا یہان تک کہ ساری شک وچہاگل بہری ہرچند وہ صرف کرتی ویساہی بہرا پاتی تہی اوسوقت ناطقِ بحق نی پکار کی فرمایا کہ گواہی دیتا ہون

مجلس اول

کر زمین سو نخدا ہون ہدایت کو آیا منہا حنین الجذع الذی کان یخطب عندہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ و ذلک انہ کان فی مسجدہ بالمدینۃ
یستند الی جذع فیخطب الناس اور یہی رونا سوکہی درخت خرما کا جو مسجد مدینہ مین
قدری زمین سی اونچا رکہا گیا تہا جب سرور انبیا کہڑی ہو کی خطبہ پڑہتی او سپر تکیہ کرتے
صحابہ سی موعظہ اور حدیث کہتی فلما کثر الناس اتخذ والہ منبرا فلما صعدہ حن
الجذع حنین الناقۃ فقدت ولدہا ہر گاہ حاضرین بزم رسالت کا مجمع زیادہ ہوا
واسطی عروج قدم بابرکت کی منبر بنا کی رکہا جب صدر آرای بساط قرب الہی نی اوسپر جلوہ فرمایا
چوب خشک نخل نی مثال ناقہ کی جسکا بچہ گم ہوجای آہ و نالہ کا شور مچایا فنزل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ حتی جاء فوضع یدہ علیہ فضمہ الیہ فکان یان انین الصبی الذی
یسکت وہ معدن رحم و کرم سنکی بیچین ہوی منبر سی اوترکی بیخ درخت کی پاس تشریف لیگئے
اوسی تسکین و تسلی مین اپنی گلی سی لگایا، یہانتک کہ جوش رقت مین اوس بیقرار کی آرام آیا جیسی روتا ہوا
لڑکا دلاسی مین چپ ہوجای، ویسا ہی حضرت کی پیارنی سوکہی لکڑی کو لوازم راحت پہنچائی سبحان اللہ
رسالت پناہ زاری وآہ چوب خشک پر دلداری کو دوڑی باوجود مرتبہ خلافت و بادشاہی لگر یکو
چہاتی سی لگاتی کہ اوسی چین پڑی تعجب ہی اونکی اولاد کو ستایا، شیون و پکار امت نی ترس نکہایا
گلا کاٹا، اسباب لوٹا، گہر جلایا، عورات و اطفال کو عوض دلاسا مار کی رولایا ایک رحم دل نہ تہا اوس
کر سکینہ دختر یتیم کی رقت کو بہلائی، کوئی مسلمان نہتا جو زینب خاتون کی شیون مین پرسا دیتی کو
قریب آتی عزیزونکی سر لہو بہری نیزون پر سامنی لیجاتی جو حرم محترم اشک بہاتی ظالم بی رحم
ڈراتی کعب نیزہ اور تازیانہ لگاتی، وہ بی پدر بچونکا افغان ستمگر اعدا کا طغیان منہا حدیث
الغار وانہ علیہ والہ السلام لما اوی الی الغار بقرب مکۃ یعتورہ النزال

مجلس اول

ویاوی الیہ الرعاۃ متوجہۃ الی الجحر انضا مثل حدیث غار ہی جو شتم روزگار ہی ہرگاہ معاندین قریش نی کثرت آزار مین تدبیر قتل صفوۃ اللہ کی سید ابرار نی قرب مکہ زاویہ کوہ مین پناہ لی جہان آیندو روند بچاو کو طپش آفتاب سی ٹہرتی کہ یہ ہی چرپایہ کی تہکی ماندی اوترا کرتی جزم ہجرت سید البشر اوسکی اندر پوشیدہ رہی ساماں سفر جب پایا صدمات غربت سہی فخرج القوم فی طلبہ فعمی اللہ اثرہ وھو نصب اعینھم وصدھم عنہ واخذ بابصارھم دونہ وھم دھاۃ العرب نقش قدم سرور پر مناقین تلاش مین باہر آئی خدانی اثر نعلین شریف سازمین پراونکی پیش نظر سی چہپائی پردہ حیرت اور سرگردانی حائل کیا آنکہون سی اونہیں امن و امان مین رکہا وہ روسای قوم عرب جنی ہوی عیار تہی جو قیاس و مظنہ سی غار تک جا پہنچی وبعث سبحانہ وتعالی العنکبوت فنسجت فی وجہ النبی فسترتہ وآیسھم ذلک من الطلب فیہ سبحانہ وتعالی نی عنکبوت کو مامور کیا جو در غار پر اوسنی فوراً جالا تنا مکڑی کی تار سی روبروی رسالت مآب حجاب ہوا کہ اعدا کو اوس مزاحمت نی جستجو اور طلب سی حضرت کی نا امید رکہا وبعث اللہ حمامتین وحشیتین فوقعتا بفم الغار دو کبوتر صحرائی کو رب داور نی خدمت سرور مین بہیجا کہ منہ پر شکاف کوہ کی وہ جوڑا بیٹہا فاقبل فتیان قریش من کل بطن رجل بعصیھم وھراواھم وسیوفھم حتی اذا کانوا من النبی بقدر اربعین ذراعاً ہر قبیلۂ قریش سی چالاک و ہوشیار آدمی لاٹہی اور تلوار لئی ہہی دوڑی تا کہ در میان خیر المرسلین تہوڑا فاصلہ رہا وہان تک بڑہی تعجل رجل منھم لینظر من فی الغار فرجع الی اصحابہ ایک شخص سبقت کرکی بیشتر سب سی گیا جو غار مین دیکہی کون ہی جا کی جلدی پہر کر رفقا کو پکارا یہان کچہہ نہین پہر چلو عبث اپنی اوقات ضایع نکرو فقالوا لہ مالک الا تنظر فی الغار اشقیا نی کہا تجہی کیا ہوا کہ بیچ پاس آتا اور ہمین روکتا ہی جو اکی نہ بڑہین تا معلوم ہوتا

۴۱

کوہ مین کیا ہی فَقَالَ رَاَیْتُ حَمَامَتَیْنِ بِفَمِ الْغَارِ فَعَلِمْتُ اَنْ لَیْسَ فِیْہِ اَحَدٌ
جواب دیا جوڑا کبوترانِ وحشی کا غار پر آشیان لگائی بیٹھی ہین اس علامت سی مین جانا یہان کوئی
نہین ہی وَسَمِعَ النَّبِیُّ مَا قَالَ وَدَعَا لَهُنَّ النَّبِیُّ وَفَرَضَ جَزَاؤُهُنَّ فَانْحَدَرْنَ فِی
الْحَرَمِ حضرت نبی اونکی سب باتین جو آپسمین ہوئین سماعت کین کبوترونکو دعا مین خیر و سلامتی
اور برکت کی دین اونکا ستانا اور ساری کبوترِ حرم کا مارنا حرام فرمایا اوسدن سی کبوتر کی جوڑی نی
خانہ خدا مین آشیان رہنی کو بنایا مِنْهَا اِنَّ اَصْحَابَہٗ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَرْمَلُوْا وَ
ضَاقَتْ بِهِمُ الْحَالُ وَصَارُوْا بِعَرَضِ الْهَلَاکِ لِفَنَاءِ الْاَزْوَادِ فِیْ یَوْمِ الْاَحْزَابِ
اور غزوہ احزاب مین اصحاب رسالت مآب پر فقر اور بینوائی کی شدت ہوئی تمام آذوقہ خورش مین
نوبتِ ہلاکت پہنچی فَدَعَاہُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ اِلٰی طَعَامِہٖ فَاَجْفَلَ الْقَوْمُ مَعَہٗ فَدَخَلَ
وَلَیْسَ عِنْدَ الْقَوْمِ الْاَقُوْتُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَوْ رَجُلَیْنِ ایک خیرخواہِ فدائی کو قدری طعام
میسر آیا ضیافت کی واسطی رسول اللہ کو بلایا سارا مجمع قوم کا رفاقتِ حضرت مین ساتھ چلا
جب وارد ہوئی تو دیکھا میزبان کی پاس بقدرِ خوراکِ ایک آدمی یا دو سی زیادہ نتہا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ غَطُّوْا اِنَاءَکُمْ ثُمَّ بَارَکَ عَلَیْہِ وَقَدَّمَہٗ سرورِ عالم نے
فرمایا کہانی کی ظرف پر چادر ڈھانک دین پھر قدرت خدا سی اعجاز نبی کا تماشا دیکھین خیرخواہ نے
اپنا دستِ حق پرست واسطی برکت کی اوسپر پھرایا نکال کی دیا اور کہلانا شروع کیا تا سب
لشکر کو پہنچایا وَالْقَوْمُ اُلُوْفٌ فَاَکَلُوْا وَصَدَرُوْا وَکَانَ لَمْ یَعْبَؤُا قَطُّ شِبَاعًا رِوَاءً
وَالطَّعَامُ بِحَالِہٖ لَمْ یَفْقِدْ وَمِنْہُ شَیْئًا وہ گروہ ہزارون آدمی تہی جو آتی نوش کرتی
سیر ہو کی پھر جاتی کوئی باقی نرہا چھوٹا بڑا جسکا پیٹ مانند کرم سی نہ بھرا لاکن وہ برتن کو خورش سی
ویسا ہی لبریز باقی ہو سنین تحایف درود اور شکرِ معبود بجا لاتی مِنْهَا اِنَّہٗ اَجْتَمَعَ اِلَیْہِ

مجلس اول

فقراء قومه واصحابه فی غزوة تبوک فشکوا الجوع روایت ہی غزوۂ تبوک مین فقرای
سپاہ اور اصحاب رسول اللہ اونکی خدمت مین فراہم ہوی بہوک اور فقدان طعام سی الجوع کی نالہ
اونکو کیئی فدعا بفضل زادلهم فلم یوجد الا بضع عشرة تمرة فطرحت بین
یدیه حضرت نی توشہ پس ماندہ اونکا منگایا ہرچند ساری لشکر مین ڈہونڈہا پندرہ سولہ دانہ خرما کی
سوا کچہہ نملا وہ خورش قلیل نوباوہ خلیل کو لاکی دی خلیفۃ اللہ نی اپنی روبرو رکہی فانجفل القوم
فوضع یده علیها وقال کلوا بسم اللہ قوم طالب غذا کا جوش وخروش ہوا ابو القاسم نی اپنا
ہاتہہ اوسپر دہا لوگونکو دیا اور کہلانا شروع کیا فرمایا تم سب آو بسم اللہ کہو نعمت سناو
عطای رسول نوش کرو فاکل القوم حتی شبعوا وهی بحالها یرونها عیانا پس جملہ ہم اہیان
رکاب سعادت مآب کا وہ خورش سی پیٹ بہرا پہر دیکہا تو اطعمہ ویسا ہی برقرار اور موجود رکہا
ایسا معجزہ باہرہ آشکارا نظر سی گذرا مومنین کو سرور منافقین کا رو سیاہ رہا ومنها ان ظبیة
کلمته حین وقعت فی شبکة فقالت له یا رسول اللہ ان لی طفلا یحتاج
الی لبن منقول ہی مادہ ہرن نبی ذو المنن سی ہم سخن ہوی جب صیاد کی جال مین پہنسی کہبراتی تہی
عرض کی ای حاجت روای کونین میرا بچہ چہوٹا ہی جنگل مین بہوکا دود کو ترپتا ہی وانی قد وقعت
فی هذه الشبکة فخلنی حتی ارضعه مین پہندی مین گرفتار بلا ہون اگر چہرا دو تو دی جاکی
شیر پلاون فقال صلی اللہ علیه واله کیف اخلیک وصاحب الشبکة غائب
فرمایا کیونکر تجہی رہا کرون صیاد مالک دام غائب ہی اوسکا جواب کیا دون قالت فانی
ارجع فخلاها وجلس حتی رجعت الظبیة وجاء صاحبها فتشفع رسول اللہ صلی
اللہ علیه واله حتی خلی سبیلها مادہ آہو نی کہا مین وعدہ کرتی ہون خلاف نہوگا اپنی بچہ کی
پاس جلدی جاونگی دود پلاکی اوسی پہر اونگی پس مشکلکشای عالم نی اوسی چہوڑ دیا اور آپ اوس جگہ بیٹہی

مجلس اول

دہان ہرنی کی بدلی توقف کیا تہوڑی دیر مین وہ غزال دوڑتی آئی اور حضور مین مالکِ جال کی سعادتِ قدم بوسی پائی شافعِ عبید واحرار نی اوسکی لئی رہائی مانگی شکاری صاحب جال نی خاطرِ حضرت سی ہرنی چہوڑ دی فَاتَّخَذَ الْقَوْمُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مَسْجِدًا اہلِ اسلام نی اوس جا کی حرمت اور شرافت بڑہانی کو واسطی خدا کی برکتِ رسول سی مسجد بنائی مِنْهَا حَدِيثُ الْاِسْتِسْقَاءِ وَاِنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مُطِرُوْا حَتّٰى اَشْفَقُوْا مِنْ خَرَابِ دُوْرِهَا وَانْهِدَامِ بُنْيَانِهَا ایضاً روایت ہی نزولِ باران کی جو کرامت ہی رسولِ یزدان کی ایک دفعہ اہالی شہرِ مدینہ پر زور شور سی مینہ برسا اسقدر کثرت سی جو اندیشہ ہوا مکانات کی انہدام کا پس فریاد رس ہر درماندہ و بیکس کی قرین صحابہ ضبط آئی خرابی مسکن اور تلفِ جان و تن کا شکوہ زبان پر لائی فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ وَاَطَافَ حَوْلَهَا مُسْتَدِيْرًا كَالْاِكْلِيْلِ حضرت نی درگاہِ خدا مین راز و نیاز سی دعا کی کلماتِ فرج مین رحمت سی رہائی رحمت چاہی فوراً بادل فوقِ شہر سی ہٹا اور ہٹ گیا اطرافِ مدینہ مین حلقہ کئی مانند تاج کہڑا ہاؤ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ وَالْمَطَرُ يَهْطِلُ عَلٰى مَا حَوْلَهَا گہرون کی در و دیوار پر آفتاب چمکتا تہا چارون جانب آبادی کی پانی پڑتا تہا ذٰلِكَ ظَاهِرًا مُؤْمِنُهُمْ وَكَافِرُهُمْ وَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ مومنین اور کافرین ظاہر اور باہر معجزہ دیکہتی تہی سید المرسلین ہنستی اسقدر کہ دردندان نظر پڑتی تہی وَقَالَ لِلّٰهِ دَرُّ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ حَيًّا قَرَّتْ عَيْنَاهُ مَنْ يُنْشِدُنَا فرمایا خدا بخشی اگر اسوقت چچا ابوطالب زندہ اور سلامت ہوتی تو مزیدِ سرورِ دل روشنی دیدہ مین اشعار انکی پڑہ کی ہوش کہوتی فَقَامَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ اَرَدْتَ قَوْلَهٗ علی ابن ابی طالب نی سنکی وہ بروہ کہڑی ہو کی کہا یا رسول اللہ گویا اس نظم کا

مجلس اول

انکو دہیان آیا جو میری والد ماجد نی موزون کیاہی آنکی مدح مین گو ہر مضمون باندہاہی **بلیت**

وَأَبيضَ يُستَسقى الغَمامُ بِوَجهِهِ ثِمالُ اليَتامى عِصمَةٌ لِلأَرامِلِ يَطُوفُ بِهِ

الهُلّاكُ مِن آلِ هاشِمٍ فَهُم عِندَهُ في نِعمَةٍ وَفَواضِلِ منها شَكوى البَعيرِ اِلَيهِ

عِندَ رُجُوعِهِ اِلَى المَدِينَةِ مِن غَزوَةِ بَنِي ثَعلَبَةَ مکارم اخلاق و مروت سی اوس معدن

رحمت کی بیان کیاہی کہ جب غزوۂ بنی ثعلبہ سی مدینہ کو پہری تو ایک بوڑہا اونٹ دیکہا روبرو

حضرت فریاد کرتاہی فَقالَ اَتَدرُونَ ما يَقُولُ هٰذَا البَعِيرُ قالَ جابِرٌ قُلنا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

اَعلَمُ جناب نی اصحاب کیطرف خطاب فرمایا تم جانتی ہو یہ حیوان مجہسی کیا کہتی ہو آیا جابر ابن عبد اللہ نی

عرض کی خدا و رسول اعلم ہین کیا غرض ہی اسکی قالَ اِنَّهُ يُخبِرُنِي اَنَّ صاحِبَهُ عَمِلَ عَلَيهِ

حَتّٰى اِذا اَكبَرَهُ وَاَدبَرَهُ وَاَهزَلَهُ اَرادَ نَحرَهُ وَبَيعَهُ لحمه مخبر صادق بولی یہ مجہی اپنا دکہ

سناتاہی کہ مالک نی مدت جوانی مین بوجہہ لادکی بہرایاہی سواریکا ارام پایاہی اب ناتوان دیکہا

تو گوشت بیچنی کو نحر کیا چاہتاہی يا جابِرُ اِذهَب مَعَهُ اِلٰى صاحِبِهِ فَاْتِنِي بِهِ قالَ قُلتُ

وَاللّٰهِ ما اَعرِفُ صاحِبَهُ قالَ عَلَيهِ وَآلِهِ السَّلامُ هُوَ يَدُلُّكَ ارشاد کیا ای جابر اسکی

ساتہہ مالک پاس جاؤ اور میری حضور مین بلاکی لاؤ راوی نی کہا مینی عرض کیا یا رسول اللہ مین اوسی

نہین پہچانتا فرمایا اونٹ خود بتا دیگا جہان ہوگا قالَ فَخَرَجتُ حَتّٰى اِنتَهَيتُ اِلٰى بَنِي حَنظَلَةَ

اَو بَنِي واقِفٍ جابر ناقل ہین شتر کی پیچہی چلا تا کہ محلہ بنی حنظلہ مین مجہی لیگیا وہان جاکی کہڑا ہوا

دیکہا بڑا مجمع بیٹہا تہا فَقُلتُ اَيُّكُم صاحِبُ هٰذَا البَعِيرِ فَقالَ بَعضُهُم اَنا قُلتُ اَجِب

رَسُولَ اللّٰهِ مینی پکارا کون تمہاری غول مین اسکا صاحب ہی ایک بولا مین ہون تو حسن کا طالب

مینی کہا اوٹہو جلدی چلو رسو خدا نی بلایا حاضر ہو فَجِئتُ اَنا وَهُوَ البَعِيرُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ پس وہ اونٹ اور مالک نی قدم بڑہائی میری ہمراہ نبی اللہ کی پاس آئی

مجلس اول

فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ بِعْنِيكَ هٰذَا الْبَعِيْرَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت نے اوسکو ارشاد فرمایا اے مرد تیرا اجمازہ جیسی ایسا اظہار کرتا ہے
اوسنے عرض کی یا خیر الورے یونہین ہے جیسا کہتا ہے فَقَالَ بِعْنِيْهِ قَالَ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ
بِعْنِيْهِ رحمۃ العالمین مخزن رحم وکرم نے زبانِ فیض ترجمان سے کہا اپنی اونٹ کو میری ہاتھہ
فروخت کر بشرطِ رضا عرض کی یونہین اپکی نذر ہے تمہاری اختیار مین مال وجانِ ہر شہ ہے فرمایا
یہ نہین ہو سکتا بلکہ بیدال تو لونگا فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ صَرَفَ عَلٰى صَفْحَتِهِ
فَتَرَكَهُ يَرْعٰى فِيْ ضَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ پس صاحبِ شتر نے جو قیمت مانگی پہر و رشافعِ محشر نے
فوراً عطا کی اونٹ کی پشت پر دستِ شفقت پہیرا خوشی خواہ رسول اللہ نے چھوڑ دیا کہ اطراف
مدینہ مین سبزہ چرتا پہرتا رہا بندِ اندوہ اور ہلاک سے ازاد زنج جاوید ہوا فَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا
إِذَا أَرَادَ الرَّوْحَةَ وَالْغَدْوَةَ وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِقُرْبِ إِلَيْهِ
جابر کہتی ہین ہر شخص ہماری گروہ صحابہ سے واسطی رضاے سیدِ انبیا اوس اونٹ کو پانی اور چارہ
دیا کرتا صبح اور شام اوسکا راتب جابجا سے ملتا رہتا قَالَ جَابِرٌ فَرَأَيْتُهُ وَقَدْ ذَهَبَتْ
دَبَرَتُهُ وَرَجَعَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ راوی نے ذکر کیا دیکھا مینے تھوڑی دن مین اوسکا ضعف
اور نشانِ زخم جاتا رہا فربہ اور توانا ہو گیا بہت رنگ و روپ لایا اللہ اکبر کیا فیضِ وجود ہے
اوس بحرِ عطا کی کہ زحمت وتکلیف حیوان بہی گوارا نہی ہرن کو دامِ صیاد اور تیغِ جلاد سے بچایا
شتر کو بندِ ہلاک جورِ بیداد سے چھڑایا افسوس کہ اوکی عترتِ طاہرہ اسیر ہون کوئی ترس نہ کہائی
اولاد بہوکی پیاسی ماری جای کسی کو رحم نہ اے زین العابدین کو قید مین بہی ایذا دین زینب و
ام کلثوم کی بازو مین رسی باندہین کھینچی پھرین یتیم بچون کی سینہ پر بجای تسلی سیلی اور طمانچی لگائین
سرہای آلِ نبی نازپرور بتول در بدر لاکی دروازون پر لٹکائین فِيْ ذِكْرِ مَبْدَءِ الْمَبْعَثِ

مجلس اول

ذکرَ علیّ بن ابراهیم بن هاشم وهو من اجلّ رواة اصحابنا فی کتابه انما یثبت اطراد

وساده رسالت مین ذکر کیا ہی علی بن ابراہیم نی جو ہماری بڑی اصحاب حدیث تہی اپنی کتاب مین لکہا ہی

اِنَّ النَّبیَّ لَمّا اتی لَهُ سَبعٌ وثلاثونَ سَنَةً کانَ یَریٰ فی نَومِهِ کَاَنَّ آتیاً اَتاهُ

صفوة الله کا سنِ شریف تیس اور سات برس کو پہنچا تو خواب مین ایسا دیکہتی کوئی شخص انکی سامنی کہڑا ہوا

فیقولُ یا رسولَ اللهِ فینکرُ ذلکَ وہ بشارت سی خطاب کرتا ہی ای رسول خدا مگر یہ کلام حضرت کی

دل سی کوارا نہوتا فلمّا طالَ علیهِ الامرُ وکانَ بینَ الجبالِ یرعیٰ غنماً لابی طالبٍ

جب مدتکا زمانہ اسپر گذرا تو ایک دن ابی طالب کی دنبی چرانی کو پہاڑ مین عبور ہوا فنظرَ الی شخصٍ

یقولُ لهُ یا رسولَ اللهِ فقالَ لهُ مَن انتَ فقالَ انا جبرئیلُ ارسلنی اللهُ

الیکَ لیتخذکَ رسولاً ناگاه مرد نورانی صورت دکہائی دیا اور اونسی ادب سی عرض کی

ای رسول خدا پوچہا تو کون ہی جو یہان آیا ہی کہا مین جبرئیل ہون کہ الله نی تمہاری پاس بہیجا ہی

تا خلعتِ نبوت اپکو پہنائی اور دعوتِ خلق پر واسطی ہدایت مبعوث فرمائی فاخبرَ رسولُ اللهِ

خدیجةَ بذلکَ وکانت خدیجةُ قد انتهیٰ الیها خبرُ الیهودیِّ وخبرُ بحیرا وحدّثت

بهِ آمنةُ امُّهُ پس مخبرِ صادق نی یہ ماجرا خدیجہ سی دہرایا کہ اونکو بیانِ یہود اور قول بحیرا و حدیث

آمنہ والدہ حضرت سی گوش زد ہوا تہا فقالت یا محمّدُ انّی لارجو ان تکونَ کذلکَ وکانَ رسولُ

اللهِ یکتمُ خدیجہ بولین کہ یا محمد ایسہ ہی یونہین اپکی واسطی ظہور مین آئی گا لاکن خیر البشر نی بہت دن تک

یہ راز اغیار سی چہپائی رکہا فنزلَ جبرئیلُ وانزلَ علیهِ ماءً من السماءِ فقالَ یا محمّدُ

قم فتوضّأ للصلوةِ پس ایک روز جبرئیل امین آئی تہو اپانی آسمان سی لائی کہا ای محمد اٹہو

نماز کی لیئی وضو کرو فعلّمهُ جبرئیلُ الوضوءَ علی الوجهِ والیدینِ من المرفقِ ومسحِ

الرأسِ والرجلینِ من الکعبینِ جبرئیل نی منہ دہونا کہنی تک ہاتہون پر پانی ڈالنا بتایا

اور سر و پا کا مسح کعبین تک سکہایا وَعَلَّمَهُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ اداے صلوۃ مین قیام وقعود کی
ترکیب بتہائی. عبد و معبود کی راہِ سلوک و رضاجوئی حبیب دکہائی فَلَمَّا تَمَّ لَهُ اَرْبَعُوْنَ
سَنَةً اَمَرَهُ بِالصَّلٰوةِ وَعَلَّمَهُ حُدُوْدَهَا فَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ اَوْقَاتُهَا ہرگاہ چالیس برس
عمر مبارک کی گذری پہر جبرئیل حاضر خدمت والا ہوئی نماز پڑہنی کو امر کیا تاکہ بجا لائیں اور اوسکی
ارکان وحدود حضرت کو بتائی لاکن وقت سی خبر نہ دی اور عددِ رکعات سی بہی کمی رہی فَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ پس پیشواے کائنات
عبادت مین کہڑی رہتی، ہر وقت مین دو رکعت نماز ادا کرتی وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَاْلَفُهُ وَيَكُوْنُ مَعَهُ فِيْ مَجِيْئِهٖ وَذِهَابِهٖ لَا يُفَارِقُهُ فَدَخَلَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ علی بن ابیطالب علیہ السلام جو خیر الانام سی
الفت زیادہ رکہتی تہی ہر دم انی جانی مین رفاقت سی جدا نہ ہتی تہی جب رسول مقبول نماز مین
مشغول تہی ناگاہ شاہِ ولایت پناہ وارد ہوئی فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ يُصَلِّيْ قَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ
مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَمَرَنِيَ اللّٰهُ بِهَا ہرگاہ سرور اولیا نی سید انبیا کو مصروف
صلوۃ رکوع اور سجود مین دیکہا، عرض کی ای ابو القاسم یہ کیا فعل ہی کہا نماز جسکو مجہی خدا نی امر کیا
وَدَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ وَصَلّٰى مَعَهٗ ہادی امت نی شاہِ نجف کو دعوتِ اسلام اور شعار
ملت کی ولی اللہ نی فوراً مسلمان ہو کی ساتہہ نماز پڑہی وَاَسْلَمَتْ خَدِيْجَةُ وَكَانَتْ لَا تُصَلِّيْ
اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلِيٌّ وَخَدِيْجَةُ خَلْفَهُ پس خدیجہ نی بہی مذہب
اسلام رغبت سی قبول کیا. خیر الوری کی پیچہی نماز پڑہنی والا کوئی نتہا سواے خدیجہ اور علی مرتضی
فَلَمَّا اَتٰى لِذٰلِكَ اَيَّامٌ دَخَلَ اَبُوْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَعَهٗ جَعْفَرٌ ہرگاہ یونہین چند روز گذری ایک دن ابو طالب رضی اللہ عنہ

مجلس اول

کہر مین پیغمبر کی وارد ہوی اونکی ساتہہ جعفر بہی آئی رسم تحیت اور سلام بجالائی فنظر الی رسول اللہ

وعلی علیہما السلام بجنبہ یصلیان فقال لجعفر صل جناح ابن عمک خلیفہ بنی

دیکہا مصروف نماز ہین اور علی علیہ السلام اونکی برابر کہڑی ہوی وستا رہین ابو طالب اپنی فرزند

جعفر سی بولی جاکی بہی بہائی عم زاد کی مقتدی ہوئی فوقف جعفر بن ابی طالب من

جانب الاخ فلما وقف جعفر علی یسارہ بدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ من بینہما وتقدم وانشد ابو طالب فی ذلک یقول پس جعفر انکی بائین

پہلو مین مامومہ ٹہری جب بائین طرف شاہ نجف کی وہ ذی شرف تقیم ہوئی تو رسول اللہ اونکی بیچ سے

آگی بڑہی او سدم بدح امام اور مولای انام واکابر اسلام پر ابو طالب نی اپنی شعر پڑہی روی

عن عباد بن عبد اللہ عن علی علیہ وآلہ السلام قال کنا بمکۃ مع رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ فخرج فی بعض نواحیہا عباد بن عبد اللہ نی علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے

روایت کی ہی فرمایا کہ ہم رسولخدا کی ساتہہ مکہ مین رہتی تہی ناگاہ ایک سفر کو سید البشر چلے

ہم بہی اونکی ہمراہ قدم بیما ہوی فما استقبلہ شجر ولا جبل الا قال لہ السلام

علیک یا رسول اللہ پس راہ مین کوئی درخت اور پہاڑ اور سنگ نہین ملا کہ جسنی فروتنی اور

ادب سی السلام علیک یا رسول اللہ نہ کہا وفی حدیث ابی ذر عنہ علیہ السلام

ان الانبیاء مائۃ الف واربعۃ وعشرون الف نبی وذکر ان الرسل منہم

ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر اولہم آدم ابی ذر نی اوس جناب سی نقل کی جو فرمایا

بدرستی کہ خدای تعالی نی ایک لاکہہ چوبیس ہزار بزرگوار کو نبی بنایا اور یہی راوی نی ذکر کیا

کہ اون ہین تین سو تیرہ کو درجہ رسالت دیا پہلی سب سی آدم ابو البشر ہین آخر ہین محمد مصطفی

علیہ السلام پیغمبر داور ہین روی عن واثلۃ بن الاسقع قال قال علیہ السلام ان اللہ

مجلس اول فضایل نبوی مین

اصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی
ہاشم والمراد ان آنسنع نے کہا کہ مخبر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہوا خدا نے اولاد ابراہیم سے
اسماعیل کو چنا اور اوس مین بنی کنانہ اور اون مین قریش اور اونسے بنی ہاشم کو منتخب کیا مجھے بھی
برگزیدہ آل ہاشم بنایا کہ میری حسب ونسب سے سبکو فخر آیا وروی عنہ ابوذر وابن
عباس وجابر بن عبد اللہ وابن عمر وابو ہریرۃ انہ قال اعطیت خمسا وفی
بعضہا ستا لم یعطہن نبی قبلی صحابہ مذکور نے متفق حدیثین نقل کین حضرت نے فرمایا
مجھے عطا ہوین پانچ کرامتین اور دوسری روایت مین چھ شرافتین جو کسی نبی کو پہلے نہین ملین نصرت
بالرعب مسیرۃ شہر وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا فایما رجل من
امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل نصرت پائی مینے اللہ سے کہ ایک ماہ راہ تک رعب میرا پہلیا ہے
اور ساری زمین میری مسجد بنائی جو کوئی اس امت سے وقت نماز مین چاہے ہر جا پڑھ سکتا ہے
واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی وبعثت الی الناس کافۃ واعطیت
الشفاعۃ اموال مشرکین وعیال کفار سے غنیمت حلال کی جو پیشتر کسیکی واسطے اس عنایت پر
مجال نہتی مبعوث کیا مجھے ساری دنیا کی ہدایت کو جو روز قیامت تک یہ شریعت باطل نہو
تاج شفاعت سے خلایق کی سرفراز کیا وسیلہ آمرزش بنایا او سپر لوای حمد اور حوض کوثر دیا ایضا
وقال علیہ السلام ان بنی اسرائیل افترقوا علی اثنین وسبعین فرقۃ
وان امتی تفترق علی ثلاث وسبعین کلہا فی النار الا واحدۃ قالوا ومن ہم
یا رسول اللہ قال الذی انا علیہ الیوم واصحابی ارشاد کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
صحابہ سے جو بیٹھے تھے بدرستیکہ قوم بنی اسرائیل بعد موسی کے بہتر فرقہ ہوے میری امت سے ستر اور تین گروہ
بنین گے سوای جماعت واحدہ کے سب دوزخ مین جلین گے پوچھا وہ کون لوگ ہین جنکی رتبے عظیم ہین فرمایا

مجلس اول

پابند اس راہ کی جسپر آج ہم اور صحابہ مستقیم ہین ای سلیمین مبین مدح و منقبت کو تمسی سنا خوش ہو نیکو اب حاضرین شرح مصیبت گوش کرو رونیکو مروی فی کتابِ کاملِ الزیارت بسندہٖ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ کتاب کامل الزیارت مین اپنی سند سے روایت کی ہے کہ ابی عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام فی یہ حدیث کہی ہی جب سرور کائنات کو معراج میں رتبہ قابَ قوسَینِ اَوْ اَدْنیٰ کی سیر دکہائی اور بساطِ قرب الٰہی پر اوس صدر نشین کو مین کی تشریف پہنچائی قِیْلَ لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ مُخْبِرُکَ بِثَلَاثٍ لِیَنْظُرَ کَیْفَ صَبْرُکَ اونسی کہا اللہ تعالیٰ تین امر مین تمہین مختار کرتا ہے کہ دیکھی اونمین صبر اور تحمل کا مقام کیا ثابت رہتا ہی قَالَ اُسَلِّمُ لِاَمْرِکَ یَا رَبِّ وَلَا قُوَّۃَ لِیْ عَلَی الصَّبْرِ اِلَّا بِکَ عرض کی ای خدا مین اوس امر کی تسلیم کرونگا اور سوای تیری مدد کی قوت صبر نہین پاونگا فَمَا ہُنَّ قِیْلَ اَوَّلُہُنَّ الْجُوْعُ وَالْاَثَرَۃُ عَلٰی نَفْسِکَ وَعَلٰی اَہْلِکَ لِاَہْلِ الْحَاجَۃِ نبیِ الوری نی پوچہا وہ کیا ہین اونکا بیان تا فرمایا گیا پہلی اونمین فقر اور فاقہ کی ابتلا تمہاری ذات تک بہوکا رہنا اور اہل و عیال پر بہی وہ صدمہ ہونا و اسطی حاجت والونکی ایثار کرنا اپنی اوپر اونکو مقدم کرنا قَالَ قَبِلْتُ یَا رَبِّ وَرَضِیْتُ وَسَلَّمْتُ وَمِنْکَ التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ خیر البشر نی کہا ای داور مینی قبول کیا رضا و تسلیم پر تجہسی توفیقِ صبر کو چاہا وَاَمَّا الثَّانِیَۃُ فَالتَّکْذِیْبُ وَالْخَوْفُ الشَّدِیْدُ وَبَذْلُکَ مُہْجَتَکَ فِیْ مُحَارَبَۃِ اَہْلِ الْکُفْرِ بِمَالِکَ وَنَفْسِکَ دوسری ایذا تکذیب اور خوف شدید کی بلا اوٹہانا اپنی تئین اہلِ کفر کی جہاد پر ہلاکت مین ڈالنا مال اور جان کو اونمین بیدریغ بہونا اور بذل و جہد مین و نزات مصروف ہونا وَالصَّبْرُ عَلٰی مَا یُصِیْبُکَ مِنْہُمْ مِنَ الْاَذٰی مِنْ اَہْلِ النِّفَاقِ وَالْاَلَمِ فِی الْحَرْبِ وَالْجِرَاحِ اس مین جو مصیبت پہنچی وہ اذیت پر صبر کرنا اور حالات مین سب کرب و بلا کی راضی رہنا منافقونکی آزار اور الم پر تاب لانا جراحاتِ بدن کا جنگ مین رنج و غم اوٹہانا قَالَ یَا رَبِّ قَبِلْتُ وَرَضِیْتُ وَسَلَّمْتُ وَمِنْکَ التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ سید انبیا نی کہا ای مولا مینی یہ بہی قبول کیا

مجلس اول

اوسپر تہ دل سی راضی ہوا گردن طاعت کو راہِ رضا مین جھکایا اور تیری توفیقِ طاعت و صبر پر
تکیہ لگایا وَاَمَّا الثَّالِثَۃُ فَمَا یَلْقٰی اَھْلُ بَیْتِکَ مِنْ بَعْدِکَ مِنَ الْقَتْلِ امر تیسرا وہ ہی جسمین
مبتلا ہونگی اہلبیت بعد از تمہاری سب ماری جائینگی جور اور جفا سی وہ بیچاری اَمَّا اَخُوْکَ عَلِیٌّ فَیَلْقٰی
مِنْ اُمَّتِکَ الشَّتْمَ وَالتَّعْنِیْفَ وَالتَّوْبِیْخَ وَالْحِرْمَانَ وَالْجَھْدَ وَالظُّلْمَ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ الْقَتْلُ پس
بہائی تمہاری علی امت کی ہاتہ سی گرفتارِ ستم رہینگی برا کہینگی ذلت اور مذمت مین سرزنش کرینگی
اپنی حق سی محروم اور ناکام ہونگی زندگی بہر بسترِ اذیت پر سوئینگی انکارِ شرف اور بزرگی سی انواعِ ظلم مین
ستائینگی آخر کوان بلیات کی درجہ شہادت پائینگی فَقَالَ یَا رَبِّ قَبِلْتُ وَسَلَّمْتُ وَرَضِیْتُ وَمِنْکَ
التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ رسولِ مجیدنی جواب دیا یعنی تسلیم و رضا مین یہ قبول کیا اور تجہسی ای خدا توفیقِ صبر کا آسرا
لگایا وَاَمَّا ابْنَتُکَ فَتُظْلَمُ وَتُحْرَمُ وَیُؤْخَذُ حَقُّھَا غَصْبًا الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لَھَا اور بیٹی تمہاری
پس اوسپر ظلم کی آری چلینگی جو حق تمنی دیا ہوگا وہ غصب سی چہین لینگی وَتُضْرَبُ وَھِیَ حَامِلَۃٌ وَ
یُدْخَلُ عَلٰی حَرِیْمِھَا وَمَنْزِلِھَا بِغَیْرِ اِذْنٍ جس حال مین وہ حاملہ ہوگی دشمن دین مارینگی بی اذن اوسکی محل مین
داخل ہونیکو قدم دہرینگی ثُمَّ یَمَسُّھَا ھَوَانٌ وَذُلٌّ ثُمَّ لَا تَجِدُ مَانِعًا پہر اوسی بہت اذیت او
ذلت کی شدت پہنچی گی حامی اور مددگار مانعِ آزار کوئی نہین دیکہی گی وَتَطْرَحُ مَا فِیْ بَطْنِھَا مِنَ الضَّرْبِ
وَتَمُوْتُ مِنْ ذٰلِکَ الضَّرْبِ پیٹ کا بچہ اوس ضرب کی صدمہ سی گرجائیگا یہ غمخصہ اوس مظلومہ کی جان گنوا بیٹہیگا
فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قَبِلْتُ یَا رَبِّ وَسَلَّمْتُ وَمِنْکَ التَّوْفِیْقُ وَالصَّبْرُ
پیغمبرِ خدا فرماتی ہین کہ مینی حضورِ باری مین استرجاع کیا جملہ رضا و کلمہ تسلیم اور طلبِ صبر و توفیق کو سنا دیا
وَیَکُوْنُ لَھَا مِنْ اَخِیْکَ ابْنَانِ فَیُقْتَلُ اَحَدُھُمَا غَدْرًا وَیُسْلَبُ وَیُطْعَنُ تَفْعَلُ ذٰلِکَ بِہٖ
اُمَّتُکَ اوس بیٹی کی تمہاری بہائی سی دو فرزند پیدا ہونگی فریب اور مکر سی زہر دیکی ایک کو مارینگی
ہنگامہ بلوا مین اسباب لوٹ لیجائینگی دستِ جفا سی خنجر کا وار لگائینگی یہ آزار اور ستم تمہاری امت کے ادبار انکی

مجلس اول

جانی ہی پر ہی تیر ہیدا و بعد شہادت بر سنیکی قَالَ فَقُلْتُ یَا رَبِّ وَسَلَّمْتُ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عرض کی رسالت پناہی نی کہ الٰہی یہی بہی منظور ہی اور دل و زبان پر تسلیم و رضا ہی
صبر و شکر سو نو ہی وَاَمَّا اِبْنُہَا الْاٰخَرُ فَتَدْعُوْہُ اُمَّتُکَ اِلَی الْجِہَادِ ثُمَّ یَقْتُلُوْنَہٗ صَبْرًا
وَیَقْتُلُوْنَ وَلَدَہٗ وَمَنْ مَعَہٗ مِنْ اَہْلِ بَیْتِہٖ دوسرا بیٹا اوس دختر کا امت کی لوگ نامی
بہوائنگی پردیسمین جہاد کی واسطی غریب مظلوم کو بلاینگی بحالت صبر او کیسی اور پیاس مین قتل کرینگے
اوسکی فرزند اور ساری اقربا جو ساتھ ہونگی سبکو مارینگی ثُمَّ یَسْلُبُوْنَ حَرَمَہٗ پھر عورات اہلحرم کا اسباب
زیور لوٹینگی وہ بی وارث نالہ و کاسی چہاتی کوٹینگی فَیَسْتَعِیْنُ بِیْ وَقَدْ مَضَی الْقَضَآءُ مِنِّیْ
فِیْہِ بِالشَّہَادَۃِ لَہٗ وَلِمَنْ مَعَہٗ وہ ستمزدہ مجھسی امداد مانگیگا اپنی حال زار پر اعانت چاہیگا
بتحقیق کہ میری قضا و قدر مین اوسکی شہادت کا امر ہو چکا اور جو رفقا و عزیز ہمراہی مین ہونگی اونکا بہی
لکہہ گیا وَیَکُوْنُ قَتْلُہٗ حُجَّۃً عَلٰی مَا بَیْنَ قُطْرَیْہَا اوسکی قتل کا حادثہ جہان پر دست آویز اور حجت ہوگا
عذاب اور ثواب کا نتیجہ ناری او ناجی کو ملیگا فَیَبْکِیْہِ اَہْلُ السَّمٰوٰتِ وَاَہْلُ الْاَرْضِیْنَ
جَزَعًا عَلَیْہِ اوسکی شہادت میں ساری اہل آسمان و زمین نوحہ و بیقراری کرینگی با چشم پر نم اور دل حزین
وَتَبْکِیْہِ مَلٰٓئِکَۃٌ لَمْ یُدْرِکُوْا نُصْرَتَہٗ مدام رقت مین آنسو بہائینگی سب مہمان فدائی اور وہ
فرشتی جنہون نی اوسکی سعادت نصرت نہین پائی ثُمَّ اُخْرِجُ مِنْ صُلْبِہٖ ذَکَرًا بِہٖ اَنْصُرُکَ اوسکی
صلب اطہر اور نسل بہتر و برتر سی ایک فرزند رشید پیدا کرونگا اوسکی برکت وجود سی تیری دین اور ملت کو خوب
رونق دونگا وَاِنَّ شَبَحَہٗ عِنْدِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ بِالْعَدْلِ وَیُطْبِقُہَا
بِالْقِسْطِ یَسِیْرُ مَعَہُ الرُّعْبُ یَقْتُلُ حَتّٰی یُشَکَّ فِیْہِ وہ صورت نورانی کی شبیہ میری تحت
عرش زینت افزا ہی اوسکی ہاتھونسی روی زمین پر مجہی عدل اور برکت کو بہرنا ہی لشکر ہیبت اور اقبال و
ظفر وہ سرور کی ہمراہ رہیگا کافر اور ناپاک انسان و حیوان کو قتل کریگا یہان تک جو دفور مقاتلہ سے

مجلس اول

شکایت کہینگی صدق و صفاسی اسلام اور ایمان کا دم بہرینگی فقلت اِنّا للهِ وَاِنّا اِلَیهِ رَاجِعُونَ کہا
فَقیلَ لِی اِرفَع رَاسَکَ فَرَفَعتُ رَاسِی فَنَظَرتُ اِلیٰ رَجُلٍ مِن اَحسَنِ النّاسِ صُورَۃً
وَاَطیَبِہِم رِیحًا پس منادی نی آواز دی مجہی کہ ذرا سر اوٹہا کر و عرصہ رحمت مین قدرت خدا کا
تماشا دیکہو جب مینی منہ کو اوٹہایا تو ایک جوان رعنا نظر آیا کہ ساری جہان کی خلق نیکو سی خوشرو تہا
اور لطافت مین رائحہ کی عطر غالیہ اور عنبر سی زیادہ شگفتہ تہا وَالنُّورُ یَسطَعُ مِن بَینِ عَینَیہِ وَ
مِن فَوقِہِ وَمِن تَحتِہِ لمعان نور اوسکی پیشانی اور سراپا سی چمکتا تہا کہ انکہون مین پرتو روشنائی
اوسکو سرور پہنچاتا فَدَعَوتُہُ فَاَقبَلَ اِلَیَّ وَعَلَیہِ ثِیَابُ النُّورِ وَسِیمَا کُلِّ خَیرٍ پس مینی اوسکو
اپنی پاس بلایا تو میری نزدیک آیا لباس نور پہنی ساری نیکی کا حسن دلربا دکہائی دیا حَتّیٰ قَبَّلَ
مَا بَینَ عَینَیَّ مجہسی بہت محبت اور پیار سی ملا تا کہ میری درمیان چشم اور پیشانی کا بوسہ لیا وَنَظَرتُ
اِلیٰ مَلَائِکَۃٍ حَفُّوا بِہٖ لَا یُحصیٰ عَدَدَہُم اِلّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فرشتونکو نظر کی مینی جو اوسی چاروں طرف
گہیری تہی کہ اونکی تعداد سوای خدا کوئی حساب نہین کر سکی فَقُلتُ یَا رَبِّ تَغضَبُ بِهٰذَا المِنَّ
اَعدیٰ ہٰؤُلَاءِ رسول خدا کہتی ہین مینی عرض کی بار الہا جو عداوت رکہی میری عترت سی اسکی ہاتہون
اونپر غضب نازل کرتا ہی وَقَد وَعَدتَنِی النَّصرَ فِیہِم فَاَنَا اَنتَظِرُہٗ مِنکَ بتحقیق کہ تونی حق
اہلبیت مین وعدہ کیا ہی نصرت اور یاریکا پس منتظر ہون وفای اقرار اور ظہور مددگاری کا وَہٰؤُلَاءِ
اَہلِی وَاَہلُ بَیتِی وَقَد اَخبَرتَنِی بِمَا یَلقَونَ مِن بَعدِی پروردگارا یہ لوگ جان اور جگر
اہل و عیال ہین میری جو مصائب مین مبتلا ہونگی تونی سب خبر دی مجہی وَلَو شِئتَ لَاَعطَیتَہُمُ
النَّصرَ فِیہِم عَلیٰ مَن بَغیٰ عَلَیہِم اگر تو چاہتا اور مصلحت جانتا تو اونکی نصرت اور امداد کرتا دشمنون پر
جو بغاوت کرین اونکو ظفر دیتا کہ عداوت کا نام کوئی شقی نہ لیتا وَقَد سَلَّمتُ وَقَبِلتُ وَرَضِیتُ
وَمِنکَ التَّوفِیقُ وَالرِّضَا وَالعَونُ عَلَی الصَّبرِ بدرستیکہ مینی تیری مشیت پر تسلیم ارادہ تقدیر کی

مجلس اول

مرضی رب قبول ہوئی توفیق طاعت کو مجلس بپا ہا اور ورد صبر کا طلب گار رہا فقیل بے

اَنَا اَخُوكَ فَجَزَاؤُهُ عِنْدِی جَنَّةُ الْمَاْوٰی نُزُلًا لِصَبْرِهِ مخبر صادق فرماتے ہین پس

ندای غیب آئی اور مجہی بشارتِ دلنواز سنائی یا محمد وہ بہائی تمہارا جو علی مرتضیٰ ہی اوسکی اذا جزا

صبر کی عوض جنت الماوی ہی اَفْلَجَ حُجَّتُهُ عَلَى الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْبَعْثِ روز قیامت اوسکی حجت

اور بزرگی خلایق پر کہلی گی اوس شرف بحساب کا زبانِ دوست اور دشمن اقرار کرینگی وَاُوَلِّيهِ

حَوْضَكَ يَسْقِي مِنْهُ اَوْلِيَاءَكُمْ وَيَمْنَعُ مِنْهُ اَعْدَاءَكُمْ تمہاری حوضِ کوثر کا اوسی

اہتمامِ سقایت دونگا جمخانہ کرم اور عفو کا پیمانہ بخش نام کرونگا کہ تمہاری ساری محبون کو آب سرد

پلائی اور اعدا کو پیاسا مار کی دور تر ہیگائی وَاجْعَلُ عَلَيْهِ جَهَنَّمَ بَرْدًا وَسَلَامًا يَدْخُلُهَا

فَيُخْرِجُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مَوَدَّةً زبانۂ آتش اوسپر جہنم کا سرد اور سلامت

ہو جاےگا تا اوسمین داخل ہوکی دوستونکو عذاب سی چہڑا لیگا جسکی دل مین ذرہ برابر اپنی محبت پائیگا

نکال کی بہشت مین عزت سی پہنچا دیگا وَاَمَّا ابْنَاكَ الْمَقْتُولُ الْمَخْذُولُ وَابْنُكَ الْمَغْرُورُ

الْمَقْتُولُ صَبْرًا فَاِنَّهُمَا مِمَّا اُزَيِّنُ بِهِمَا عَرْشِي اور تمہارا اپیارا پایمالِ جفا شہید زہر دغا

اور دوسرا فرزند جگرپارہ تیغ ستم کا مارا وہ مقتول عمامہ اور جامہ بدن سی عریان ذبیح خاک اور خون

مین غلطان صبر کرنیوالا محنتِ شہادت کا مبتلای مصیبت ایذای امت کا اون دونون سی اپنی عرش کی

زینت بڑہاؤنگا قائمۂ جلال کی پاس منبرِ نور پر بٹہاؤنگا تا کہ خلق اونکی رتبۂ شرف اور عزت کو پہچانین

اور بلا کا عوض آلِ عبا پائین وَلَهُمَا مِنَ الْكَرَامَةِ سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا لَا يَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

لِمَا اَصَابَهُمَا مِنَ الْبَلَاءِ واسطی اونکی اور فضل و کرم اسقدر ہی کہ وہ کسی بشر کی خیال مین ہرگز

نہین گذری بسبب اوس امتحان جور و جفا کی جو اونپر پڑیگی اوس شدتِ اذیت مین صبر اور شکر

میری درگاہ مین کرینگی فَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ پس تو مجہپر توکل اور تکیہ اعتماد کرنا اور چشم امید رحمت کی

مجلس اول

وصول ہین رہنا و لِكُلِّ مَنْ اَتَى قَبْرَهُ مِنَ الْخَلْقِ مِنَ الْكَرَامَةِ لِاَنَّ زُوَّارَهُ زُوَّارُكَ

وَزُوَّارُكَ زُوَّارِىْ وَعَلَىَّ كَرَامَةُ زَائِرِىْ خلایق سی جو اونکی تربت پر زیارت کو

اَینگا وہ کرامت اور ثواب عظیم دنیا و آخرت کا پایگا بدرستی کہ اونکا زایر تمہارا زوار ہی اور تمہارا

زیارت کرنیوالا میرا زوار ہی مجہپر لازم ہی اپنی زوار کی توقیر بجا لانی واجب گردانا نعمات عالیہ کثیر

سُبْحَانِىْ وَاَنَا اُعْطِيْهِ مَا سَاَلَ وَاَجْزِيْهِ جَزَاءً يَغْبِطُهُ مَنْ نَظَرَ اِلَى عَظَمَتِىْ اِيَّاهُ

وَاَرَدْتُ لَهُ مِنْ كَرَامَتِىْ وہ لوگ جس امر کی طالب ہون عطا کرونگا ایسی مغفرت اور عنایت

نیک جزا دونگا کہ جو دیکہی اوسی غبطہ آئی کسی وہم و خیال ہین وہ مرتبہ نہ سمای سیری شیت نی

اونکی واسطی کرامت کا قصد کیا اور عاملان قضا و قدر کو نفاذ کا حکم دیا وَاَمَّا ابْنَتُكَ فَاطِمَةُ

فَاِنِّىْ اُوْقِفُهَا عِنْدَ عَرْشِىْ دختر نیک اختر تمہاری فاطمہ پس اوسکو بلاونگا روز محشر سایہ مین

اپنی عرش کی ٹہراونگا فَيُقَالُ لَهَا اِنَّ اللهَ قَدْ حَكَّمَكِ فِىْ خَلْقِهِ پس خطاب ہوگا کہ اللہ نی تجہی

آج کی دن حاکم عرصات کیا ساری بندون کی جزای نیک اور سزای بد کا اختیار دیا فَمَنْ ظَلَمَكِ

وَظَلَمَ وَلَدَكِ فَاحْكُمِىْ فِيْهِ بِمَا اَحْبَبْتِ ای فاطمہ جسنی تجہپر ظلم روا رکہا خواہ تیری اولاد کا دل

اوسکی ہاتہہ سی دکہا اپنی دشمن کی حق مین جو چاہو پاداش عقوبت عذاب کی تجویز کرو فَاِنِّىْ اُجِيْزُ

حُكُوْمَتَكِ فِيْهِمْ تحقیق کہ مین اونکی باب مین تیری حکم کو منظور کرونگا اور ویسی ہی سلوک سی پیش

اونگا فَتَشْهَدُ الْعَرْصَةَ فَاِذَا اُوْقِفَ مَنْ ظَلَمَهَا اَمَرَتْ بِهِ اِلَى النَّارِ تو ل عذرا شور

نشور مین بہرینگی جسکو اپنی حق کا غاصب اور ظالم دیکہین گی اوس بدکار کو گرفتاریکا امر کرینگی آتش

جہنم مین لیجانی کا فرمان دینگی پس ای اہل ولا اپنی ہادی اور پیشوا کا ماجرا تمنی سنا اذیت ذات اور

اولاد کی محنت کا رتبہ صبر و شکیبا دیکہا کہ پیغمبر آخر الزمان ہماری اوپر کسقدر مہربان تہی جو اپنی عزیز اور

اقربا محبوبون پر قربان کئی روز ازل سی چاہا کہ راہ خدا مین فرزند ہلاک ہوجائین مگر قیامت مین ذریعہ

مجلس اول وفات سرور کائنات

شفاعت سے عاصیان است نجات پائین ایسی غربا پرور کی واقعۂ ہجرت مین رونا مین ثواب جہاد
عزای سید البشر مین اہلبیت کی شراکت کو فرض شیخ و شاب پہچانو روزِ وفات مین سرورِ کائنات کے
محدثین فریقین اختلاف رکہتے ہین مگر اہل ایران اٹھائیسوین شہر صفر کو رسم عزا مین کار دنیا نہین کرتے ہین
رحلت کا سبب بیماری تپ عارضۂ دردِ سر جو شدت سے ہوا لکہا ہی اور دوسری روایت مین زن
یہودیہ کی فریب خفا سے شہادت پانا لکہا ہی حضرت کو عداوت سے دعوت مین اپنی گہر بلایا گوشت
حلوان مین زہرِ قاتل ملایا خوانسالارِ فیض ربانی کو وہ طعام کہلایا اوسکی اثر نی مرضِ بخار جسمِ اقدس مین
پہیلایا نظم لمولفہ سو سو وقتِ فغان آیا مقامِ داد ہی + زینتِ بزمِ مصیبت نالہ و فریاد ہی +
محرمِ اسرارِ حق دنیا سے کرتا ہی سفر + فاطمہ صاحب عزا کی چاہیئی امداد ہی + بیتِ احزان مین علی و مجتبیٰ
اندوہناک + بیقراری کی سبب جانِ حسین برباد ہی + مثل ابر نوبہار اس غم سے جور و تا رہی + خلد کی انعام
وہ روزِ محشر شاد ہی + یہ زبان حال مین اشعار ناظم نی کہی + فروِ تحسین کی مولائی لکھا صاد ہی + یہی سند
مصرع جسے ارشاد کرتے ہین ضمیر + اجتماعِ خاص ہو جس پر وہی اوستاد ہے +

ماجرای بیماری اور وفات و دفن رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ جو کتاب جلاء العیون سے نقل ہوا

محرمانِ کعبۂ وصال روحانی و مہاجرانِ مدینۂ حیاتِ جسمانی مصلیانِ محرابِ عزا و مصیبت و خطیبانِ منبرِ بکا و
رقت بازماندگانِ اہلبیتِ شیون و نالہ سرایانِ اصحابِ اندوہ و محن صفحاتِ روایاتِ حزن و الم سے رحلت
سید کائنات کی اخبارِ ماتم کو بیان کرتے یون روتی ہین کہ جب دعوتِ حق کا پیامِ شوق جنابِ خیر الانام کو
آیا اور وقتِ خرامِ قدمِ احمدی و عیدگاہِ قرب مین جانب دار السلام نزدیک پہنچا روزِ آسایش اور آرام
علی مرتضیٰ کا شامِ غم سے مبدل ہوا شبِ راحت انجام فاطمہ زہرا نی صبحِ الم سے تدارک اجل کیا سامان یتیمی کیا
حسن اور حسین کا دکہائی دیا باب دربدری او غریبی زینب و ام کلثوم کہلا راوی نی کہا وارثِ مقام

رضا و رضوان

مجلس اول وفات سرور کائنات

ابراہیم فی حجۃ الوداع سے مدینہ میں رجعت کی ہر خطبہ میں صحابہ کو اپنی وفات کی خبر مصیبت دی ولما
حس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ بالمرض الذی اعتراہ وذلک یوم السبت او یوم
الاحد للیال بقین من صفر بیماری خیر الوری اوس مرض میں کہ عارض حال رہا بالیقین نجوری
سر منت رہا وہ آخر مہینا شہر صفر کا بیان کیا کہ ہفتہ خواہ اتوار کا دن تہا اخذ بید علی علیہ
السلام وتبعہ جماعۃ من اصحابہ وتوجہ الی البقیع نہایت ضعف سے علی مرتضی کا
ہاتہ تہام کی بقیع میں گئی اونکی ہمی بہت صحابہ محزون اور مغموم جا پہنچی اہل قبور مومنین سی کلام محبت کیے
ارواح شہدا کو ہدایای رحمت دیئے ثم قال ان جبرئیل کان یعرض علی القرآن کل سنۃ
مرۃ وقد عرضہ علی العام مرتین یہہ کہا کہ جبرئیل ہر سال مجھی الجبار قران سناتا اکی برس میں
دو مرتبہ عرض کیا ولا اراہ الا لحضور اجلی اسکا باعث کچہ نہیں دیکھتا مگر یہہ کہ حضور خدا میں جانا
اور زمانہ اجل کا قریب پہنچا ثم قال یا علی انی خیرت بین خزائن الدنیا والخلود فیہا
او الجنۃ فاخترت لقاء ربی والجنۃ پہر خطاب کیا یا علی مجہی اختیار دیا دنیا کی ساری خزانی
اور ہمیشہ زندہ رہنی کا یا شربت موت پینا جنت الماوا میں جانا پس مینی لقای پروردگار کو مانگا اور
داخل ہونا فردوس کا چاہا ثم عاد الی منزلہ فمکث ثلاثۃ ایام موعوکا پہر مبتلای
پہرتی تین روز شدت میں تپ لرزی کی مبتلا رہی ثم خرج الی المسجد یوم الاربعا
معصوب الراس متکیا علی علی بیمنی یدیہ وعلی الفضل بن عباس بالید الاخری
روز چہارشنبہ دہنی ہاتہ سی دوش پر علی ابن ابی طالب کی تکیہ لگائی اور دست چپ شانی پر فضل ابن
عباس کی رکہی مسجد میں تشریف لائی تسکین درد سر کو عصابہ باندہی تہی ضعف ونقاہت سی قدم
تہراتی تہی فجلس علی المنبر فحمد اللہ واثنی ثم قال اما بعد ایہا الناس انہ قد
حان منی خفوق من بین اظہرکم عرشہ منبر پر اجلاس فرمایا حمد اور ثنای خدا کو ادا کیا حاضرین

مجلس اول وفات سرورکائنات

صحابہ کو پیام فراق سنایا کہا ای گروہ خلایق میری رحلت کا وقت آیا ہین عنقریب سفر آخرت کرنا
فَمَنْ کَانَتْ لَهُ عِنْدِیْ عِدَةٌ فَلْیَاتِنِیْ اُعْطِهِ اِیَّاهَا وَمَنْ کَانَ لَهُ عَلَیَّ دَیْنٌ فَلْیُخْبِرْنِیْ
بِهٖ جسکی واسطی میرا کوئی طرح کا وعدہ ہو بیان کری اوسی دیا جائی اور جو کسی کا میری اوپر کچھہ قرض ہو
مانگی تا اسکو ادا کرون تا اسدم ادا کروں آباحق بائی فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِیْ عِنْدَکَ عِدَةٌ اِنِّیْ
تَزَوَّجْتُ فَوَعَدْتَنِیْ اَنْ تُعْطِیَنِیْ ثَلَاثَةَ اَوَاقٍ ایک شخص نی حضرت کی روبرو اوٹھہ کی کہا
ای سید انبیا تمہارا میری ساتھہ اقرار ہوا تہا جب مینی شادی کی تو آپنی وعدہ کیا مجھی تین اوقیہ عطا
کرنی کا فَقَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَنْحِلْهَا اِیَّاهُ یَا فَضْلُ فرمایا ای فضل خزانہ کرم سی لا دو
اور سایل کا مدعا پورا کرو ثُمَّ نَزَلَ فَلَبِثَ الْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ بعد ادای پند و نصایح
نیچی اوتری روز چہارشنبہ اور پنجشنبہ غلبہ مرض مین مبتلا رہی وَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ جَلَسَ عَلَی
الْمِنْبَرِ فَخَطَبَ جمعہ کی دن مسجد مین قدم رکہا منبر پر جا کی خطبہ پڑہا ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ
لَیْسَ بَیْنَ اللّٰهِ وَبَیْنَ اَحَدٍ شَیْءٌ یُعْطِیْهِ بِهٖ خَیْرًا اَوْ یَصْرِفُ بِهٖ عَنْهُ شَرًّا اِلَّا الْعَمَلُ
پھر پکار کی کہا ای گروہ خلایق یقین جانو درمیان بندی اور خدا کی واسطہ قرابت نہ مانو جسکی سبب سے
اپنی نیکی دی اور برائی کو عبادسی دور کری سوای عمل خیر کی جو اوسمین سطیع اور سرگرم ہی لَمْ یَدَّعِ
مُدَّعٍ وَلَا یَتَمَنَّ مُتَمَنٍّ اس دعوی باطل پر کوئی قدم نہ بڑہائی اور تمناسی بیہودہ مین سنہ کی نہ کہائی
وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَا یُنْجِیْ اِلَّا عَمَلٌ مَعَ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَوْ عَصَیْتُ لَهَوَیْتُ
قسم ہی اوسکی جسنی مجھی برحق نبی کیا کہ نجات دینی والا میرا کوئی نہین مگر عمل خیر کا وہ بہی جب رحمت
الہی شامل رہی اور اگر مین گناہ کرون تو ہلاکت سی جان نہ بچی اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
خداوندا مینی تیرا حکم پہنچایا پس میرا گواہ بلاغت رہنا اس کلام کو تین بار تکرار کیا اور منافقین کو بہت
ڈرا دیا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ دَخَلَ بَیْتَهٗ وَکَانَ اِذْ ذَاکَ بَیْتَ اُمِّ سَلَمَةَ

مجلس اول وفات سرور کائنات

فاقام بہ یوما او یومین پس مقتدای انام نی نزول فرماکی ہمراہ صحابہ نماز پڑہی اور ناتوانی
کرتی پڑتی حجرۂ طیبہ کی راہ لی اس حال سی گہر مین ام سلمہ کی کئی ایک دن خواہ دو روز وہان
بسر ہوی فَجَاءَتْ عَائِشَةُ تَسْاَلُهٗ اَنْ يَنْقِلَ اِلٰى بَيْتِهَا لِتَتَوَلّٰى تَعْلِيْلَهٗ فَاَذِنَ لَهَا
وہان بی بی عایشہ عیادت کو آئین اپنی مکان مین اونہا لیجانی کو چاہا کہ بیماری کا اچہا علاج ہو
حضرت نی بہی منظور کیا فَانْتَقَلَ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ اَسْكَنَتْهُ عَائِشَةُ فَاسْتَمَرَّ بِهٖ
فِيْهِ اَيَّامًا وَثَقُلَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ حبیب خدانی اوس کاشانی مین نقل مکان فرمائی
دو دن جو وہان رہی بیماری نی شدت دکہائی ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ مِنَ التَّعَبِ الَّذِيْ لَحِقَهٗ
فَمَكَثَ هُنَيْئَةً پہر طغیانی آزار کی سبب غش آیا تہوڑی دیر تک وہی حال رہا وَبَكَى الْمُسْلِمُوْنَ
وَارْتَفَعَ النَّحِيْبُ مِنْ اَزْوَاجِهٖ وَوُلْدِهٖ وَمَنْ حَضَرَهٗ اس محنت اور ملال مین سب
مسلمین آواز بلند سی چلائی نالہ و شیون مین ازواج طاہرات اور اولاد نی سرشک بہائی جو آیا
خاتم انبیا کا صدمۂ مرض دیکہا بیتاب ہوکی رونی لگا صبر جاتا رہا فَاَفَاقَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ
فَقَالَ وَلٰكِنْ اِحْفَظُوْنِيْ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ پس فریاد و زاری سنکی خیر البشر چونکی حاضرین سی [illegible]
اتمام حجت مین کوئی لاکن میری اہلبیت پر نظرِ عنایت رکہنا قرابتِ رسول کی باعث عزت اور حرمت
کرنا وَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِ الذِّمَّةِ خَيْرًا وَاَطْعِمُوا الْمَسَاكِيْنَ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ میری سفارش پاسداری مین کمی اہل ذمہ کی نہ ہو تو بہو کی مساکین کو طعام کہلاؤ اگر کچہہ
تمہاری پاس حاضر ہو تو خدا سی اونکی واسطی دعا مانگو لونڈی غلام پر مہربان رہو بندگان الٰہی کو بی رحم
نہ مارو فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَعْرَضَ بِوَجْهِهٖ عَنِ الْقَوْمِ فَنَهَضُوْا بار بار ایسا ہی کلام
فرماتی رہی جب منہ اودہر سی پہیرا تو سب لوگ چلی گئی وَبَقِيَ عِنْدَهُ الْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَعَلِيٌّ
وَاَهْلُ بَيْتِهٖ خَاصَّةً فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ جب حضور غیر سی غیر سب دور ہوئی عباس اور فضل

مجلس اول وفات سرور کائنات

اور علی علیہ السلام باقی رہے تو عباس بولے یا رَسُولَ اللّٰہِ اِن یَکُنْ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْنَا مُسْتَقِرًّا

مِنْ بَعْدِكَ فَبَشِّرْنَا وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّا نُغْلَبُ عَلَيْهِ فَاَوْصِ بِنَا اے رسول خدا اگر وہ

یہ امر خلافت بعد تمہارے ہمکو ملے تو بشارت دو اور اگر جانتے ہو کہ ہم دبائے جائینگے صدمات اوٹھائینگے

تو ہمیں وصیت کرو فَقَالَ اَنْتُمُ الْمُسْتَضْعَفُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَصْمَتَ جواب دیا کہ میرے

پیچھے تم عاجز اور پھر دم بخود ہوگئے یہ فرما کے حضرت خاموش ہوئے وَنَهَضَ الْقَوْمُ وَهُمْ يَبْكُوْنَ وہ سب

لوگ اوٹھ کے چلے اور فراق و مصیبت میں روتے تھے فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ رُدُّوْا اِلَيَّ

اَخِيْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَمِّيْ فَحَضَرَا فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِهِمَا الْمَجْلِسُ جب سارے حاضرین گھر سے

باہر نکلے تو سید المرسلین خادموں سے بولے میرے بھائی علی اور چچا عباس کو پکارو کہہ کہا ہے سامنے بلالو

وہ دونو بزرگوار پھر دولت سرا میں پھرے خدمت اقدس میں روبرو بیٹھے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا

عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَقْبَلُ وَصِيَّتِيْ وَتُنْجِزُ عِدَتِيْ وَتَقْضِيْ دَيْنِيْ فرمایا

اے عم کرام خیر الانام کی میری وصیت گوش قبول میں سنو اور وعدونکو وفا قرض کو ادا کرو فَقَالَ

الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَمُّكَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ ذُوْ عِيَالٍ كَثِيْرٍ وَاَنْتَ تُبَارِي الرِّيْحَ سَخَاءً

وَكَرَمًا وَعَلَيْكَ وَعْدٌ لَا يَنْهَضُ بِهٖ عَمُّكَ عباس نے جواب دیا کہ اے حبیب خدا تمہارا چچا بہت

بوڑھا اور بال بچوں والا ہے تم سخاوکرم میں طوفان وعدہ عطا وجود بے پایان اوسے عم غریب

وفا نہیں کرسکتا فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ يَا اَخِيْ تَقْبَلُ وَصِيَّتِيْ وَتُنْجِزُ عِدَتِيْ وَتَقْضِيْ

دَيْنِيْ فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پس امیر المومنین علی کی جانب خطاب کیا فرمایا اے بھائی میرے

وصیت یاد رکھنا جو وعدہ کیا ہے وفا اور جتنا قرض ہے وہ سب ادا کرنا عرض کی بہت اچھا

اے رسول خدا فَقَالَ لَهٗ اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَا مِنْهُ فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ وَنَزَعَ خَاتَمَهٗ مِنْ يَدِهٖ

فَقَالَ لَهٗ خُذْهَا فَضَعْهُ فِيْ يَدِكَ یہ جواب سنکے رسالت مآب نے اونکو پاس بلایا جب نزدیک آئے

مجلس اول وفات سرور کائنات

تو سینہ سی لگایا، دریای نبوت اور امامت کو جوشِ الفت مین ملایا ابواب علوم اور فتوح کی رموز کا
طریقہ سنایا انگشتری مہر دستِ مبارک سی اوتاری اور تاجدار ہل اتی کو عطا کی، فرمایا یہ نشانی ہماری
لو اپنی انگشتِ مبارک شامین پہنو وَدَعَا بِسَيْفِهِ وَدِرْعِهِ وَجَمِيعِ لَامَتِهِ فَدَفَعَ ذَلِكَ
اِلَيْهِ پس نبی اللہ نی شمشیر خاص اور جوشن زرہ اور سارا سامان منگایا، ہر گاہ وہ جمع ہوا شاہ اولیا کو
عنایت کیا وَالْتَمَسَ عِصَابَةً كَانَ يَشُدُّهَا عَلٰی بَطْنِهِ اِذَا لَبِسَ دِرْعَهُ سرور اوصیا نی
وہ پٹکا مانگا جو زرہ پہننی کمر مبارک مین باندھا جاتا اَنَّ جَبْرَئِيلَ نَزَلَ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ فَجِيءَ بِهَا اِلَيْهِ
فَدَفَعَهَا اِلٰی اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مدت تھی کہ جبرئیل امین ایک روز آئی تھی وہ کمربند آسمان سی ہدیہ لائی تھی
رسول مجید نی وہ بھی طلب کیا جب آیا تو آپنی پشت و پناہ امیر المومنین کو دیا وَقَالَ لَهُ اِقْبِضْ
هٰذَا فِي حَيَاتِي فرمایا ای جان پاک میری حیات مین اس مال پر قبضہ کرو پھر مال مین دیکھا جاہی کیا
کیا انقلاب ہو وَدَفَعَ اِلَيْهِ بَغْلَتَهُ وَسَرْجَهَا وَقَالَ امْضِ عَلٰی اسْمِ اللّٰهِ اِلٰی مَنْزِلِكَ
اپنا مرکب سواری اور ساز و زین منگایا، شاہ دین کو سونپکی کہا اپنی گھر لیجاؤ با مانِ خدا وَكَانَ
مِنَ الْغَدِ حُجِبَ النَّاسُ عَنْهُ وَثَقُلَ فِي مَرَضِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ جب دوسرا
دن ہوا خلق نی آنا جانا کم کیا، مرض کی زیادتی سی ضعف بڑھا جان کو صدمہ دیا وَكَانَ عَلِيٌّ
لَا يُفَارِقُهُ اِلَّا لِضَرُورَةٍ فَقَامَ فِي بَعْضِ شُؤُونِهِ اوس حال مین حیدر صفدر دم بھر جدا
نہین ہوتی تھی ایک دفعہ رفع ضرورت کو باہر گئی تھی فَاَفَاقَ اِفَاقَةً فَافْتَقَدَ عَلِيًّا رسول خدا کو
جو تھوڑا سا ہوش آیا، تو علی مرتضی کو اپنی بالین پر نہ پایا فَقَالَ ادْعُوا اِلَیَّ اَخِي وَصَاحِبِي وَ
عَاوَدَهُ الضَّعْفُ فَاَصْمَتَ کہا بلاؤ میری بھائی اور مصاحب اور مونسِ جان کو پھر صدمۂ
مرض مین غش آیا، سکتہ ہوا زبان کو کسی نی کسی کو آدمی بھیجا اور دوسری نی کسی کا نام لیا فَدَخَلَ
فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ اَعْرَضَ عَنْهُ بِوَجْهِهِ جو آیا وہ سامنی گیا حضرت نی دیکھا اور اپنا منہ پھیر لیا

مجلس اول وفات سرور کائنات

ثم قال ادعوا الی اخی وصاحبی پھر فرمایا میری بھائی اور یاور کو لاو جسی دل اور جان سے
دہونڈہتا ہون بلاو فقالت ام سلمة ادعوا له علیاً فانه لا یرید غیره ام سلمہ نے
سمجہایا کہ پکارو اونکی واسطی علی مرتضی کو بتحقیق کہ نہین چاہتی اونکی سوا غیر کو فدعی امیر
المؤمنین فلما دنی منه اومی الیه فاکب علیه پس شاہ ولایت کو حاضر کیا ہر گاہ جناب
رسالت مآب کا سامنا ہوا محبت کی اشارہ سی نزدیک بلایا امام کبار نی اپنا سر پیمبر کی سینہ پر جھکایا
فناجاه رسول الله طویلاً ثم قام فجلس ناحیة حتی اغفی رسول الله دیر تک
رسول دوسرانی علی ولی خدا کو چہاتی سی لگا کی راز و نیاز کئی اوسکی بعد سید اوصیا اونکی علاحدہ
بیٹہی کہ خیر الوری سو رہی ثم ثقل رسول الله وحضر الموت فلما قرب خروج نفسه
قال له ضع راسی یا علی فی حجرک پھر خاتم انبیا پر غلبہ مرض کی صدمات بڑہی موت کا وقت
آیا مفارقت روح کی سامان بندہی کہا یا علی بالین کی پاس رہو میرا سر اپنی گود مین رکھو فقد
جاء امر الله عز وجل بہ تحقیق کہ پیام اجل آیا ہی منکام رحلت دکھائی دیا ہی فاذا فاضت
نفسی فتناولها بیدک وامسح بها وجهک جب دم میری سانس اوکھڑتی پانا اپنا ہاتھ
بڑہا کی برابر وہان ہی لانا اوسکو اپنی منہ پر پھرانا انکشاف رموز نظر بد سی بچانا ثم وجهنی الی
القبلة وتول امری وصل علی اول الناس ولا تفارقنی حتی تواریني
فی رمسی واستعن بالله عز وجل مجھی قبلہ رو لٹانا نہلانا کفن پہنانا جنازہ کیواوٹھانا
سب سی پہلی نماز میت پڑہنا ایک دم سرہانی سی جدا نہ ہونا جبتک مجھی قبر مین رکھنا اور خدا سے
طالب امداد ہوا کرنا واخذ علی راسه فوضعه فی حجره فاغمی علیه وصی مصطفی نی
پیغمبر کا سر اوٹھایا آغوش مین لیا تو سید البشر کو غش آیا واکبت فاطمة تنظر فی وجهه
وتندبه وتبکی وتقول فاطمہ زہرا بیتاب ہو کی نزدیک بالین پدر آئین پدر کی سینہ پر

مجلس اول

سر پہکا کی شدت بکا مین انکہین سوجا ئین روی مبارک اندوہ و یاس مین دیکہتین نوحہ و زاری مین

مین جگر خراش کرتین وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

حیف یہ چہرہ سفید نورانی جسکی ز ابرو ابر پانی بہرتا ہی وہ فریاد رس یتیمان اور پناہ بیوہ زنان

دنیا سی گذر کرتا ہی فَفَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَیْنَیْهِ وَقَالَ بِصَوْتٍ ضَئِیْلٍ یَا بُنَیَّةُ

هٰذَا قَوْلُ عَمِّكِ اَبِیْ طَالِبٍ لَا تَقُوْلِیْهِ وَلٰكِنْ قُوْلِیْ رسو لخدا نی انکہین کہولکی نظر

تاسف مین دیکہا آواز نقاہت اور ضعف سی فاطمہ کو خطاب کیا ای فرزند یہ قول تمہاری چچا

ابیطالب کا ہی اسی نہ کہو بلکہ یہ کلام حق بہت اچہا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ فَبَكَتْ طَوِیْلًا

اس بیان حسرت ترجمان کو سنکی بتول عذرا بی قرار ہوگئین زندگانی پدر سی نا امید ہوکی زار زار

روئین فَاَوْمَی اِلَیْهَا بِالدُّنُوِّ مِنْهُ فَدَنَتْ فَاَسَرَّ اِلَیْهَا شَیْئًا تَهَلَّلَ لَهٗ وَجْهُهَا

پس اشارہ سی اوس نالان و حزین کو آگی بلایا جب پاس آئین تو چہاتی سی لگایا اونکی کان مین

آہستہ کچہہ کہا جو چہرہ کا رنگ خوشی مین چاند سا چمکا ثُرُوِیَ قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ

جَاءَ جَبْرَئِیْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا اٰخِرُ نُزُوْلِیْ اِلَی الدُّنْیَا

اِنَّمَا كُنْتَ اَنْتَ حَاجَتِیْ مِنْهَا کتاب اعلام الوری مین لکہا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام

فرمایا ہی حالت سکرات مین نبی کی جبرئیل نازل ہوئی ر و رو کی حسرت مین سید المرسلین سی بولی

یا محمد یہ آخری آنا ہی دنیا مین اسو اسطی کہ مقصد اور مراد تم تہی اوسمین جب آپکو زندہ نہ پاؤنگا

تو پہر کر زمین پر نہین آؤنگا ثُمَّ قَضٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَیَدُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْیُمْنٰی

تَحْتَ حَنَكِهٖ فَفَاضَتْ نَفْسُهٗ فَرَفَعَهَا اِلٰی وَجْهِهٖ فَمَسَحَهٗ بِهَا اوسوقت آثار

انتقال صوت پر احمد مختار کی نمودار ہوئی امیر المومنین اپنا داہنا ہاتہ ٹہوڑی کی نیچی رکہی تہی جو نفس مبارک

مجلس اول وفاتِ سرورِ کائنات

دم والپسین نکلی روحِ شریف نی خلدِ برین کی راہ لی یداللہ نی اپنا دستِ حق پرست پیمبر کی رخساری پھرایا
وس ہاتھہ سی اپنی منہ کو مسح کیا ثمّ وجّهه وغمّضه ومدّ علیه ازاره واشتغل بالنظر
فی امرہ شاہ اولیانی سید انبیا کو قبلہ رو لٹایا آنکھونکو رومال سی باندھا جسدِ مطہر پر بالاپوش اوڑھایا
اوس حال مین شیون اور بکا سی اہتمام کیا قال وصاحت فاطمة علیها السلام وصاح
المسلمون ویضعون التراب علی رؤسهم اوسوقت فاطمہ زہرا غم بدر سی چلائین سینہ
اور سرپیٹ کی پچھاڑین کھائین وا محمداہ واسیداہ واابتاہ کہتین زبانِ حال مین جگرخراش نوحہ کرتین
ہای یہ طلعتِ مہر وحبت کہان پاونگی اندوہ وبلا مین دردِ جگر کسکو سناونگی حسنین کی نازکون اوٹھائیگا
فقر اور فاقہ مین نعمتِ راحت کون پہنچائیگا ساری مسلمین بیتاب ہوکی آنسو بہاتی سینہ چاک اپنی سرپر
خاکِ مصیبت اوڑاتی علیِ مرتضی ماتم سی نالان سبطِ مصطفی نانا کی لئی محوِ فغان زینب اور ام کلثوم دارِ
مار کی روتین زوجات نبی شیون اور فریاد مین جان کھوتین ومات علیه واله السلام للیلتین
بقیتا من صفر سنة عشر من هجریة سالِ دہم ہجرت مین حضرت کی رحلت ہوئی جو ماہ
صفر کی دوراتین تاریخ آخر سی باقی تہین وروی ایضا الاثنتی عشرة لیلة من شهر ربیع
الاول یوم الاثنین اور دوسری روایت مین بارہوین ربیع الاول کو ذکر کیا کہ وہ دوشنبہ کا روز تہا
قال ابان بن تغلب وحدثنی ابومریم عن ابی جعفر علیه السلام قال قال الناس
کیف الصلوة علیه ابان ابنِ تغلب یہ روایت کو ابومریم سی لایا کہ اوسنی کہا حضرت باقر
علیہ السلام نی فرمایا بعداز وفاتِ پیغمبر صحابہ نی چرچا کیا آپسمین کہ جنازہ رسول پر کیونکر نمازِ میت پڑہین
فقال علی ان رسول الله امامنا حیا ومیتا فدخلوا علیه عشرة عشرة امام متقی نی
کہا خیر الوری موت اور حیات مین تہی ہماری پیشوا الاش مصطفی کی برابر دس دس آدمی کہڑی ہوکی نماز
کرو اداؔ فصلوا علیه یوم الاثنین ولیلة الثلثا حتی الصبح ویوم الثلثا

مجلس اول وفات سرورِ کائنات

خلائق نے روزِ دوشنبہ سے صلوٰۃ بے شروع کی شب سہ شنبہ اور منگل کے دن بھی بارہ پہر تک وہی رسم جاری رہی حتی صلّی علیہ صغیرھم وکبیرھم وذکرھم وانثاھم وضواحی المدینۃ بغیر امام یعنی کل ساری چھوٹی اور بڑی مرد و عورت آئی اور باری باری طریقہ نماز کو بجالائی وخاض المسلمون فی موضع دفنہ فقال علی ان اللہ سبحانہ لم یقبض نبیا فی مکان الا ارتضاہ لرمسہ فیہ پس گروہ مسلمین نے باہم چرچا کیا کہ وہ فخر آسمان و زمین کہاں دفن کیا جائیگا ابوتراب نے کہا بدرستیکہ خدا قبض روح نہیں کرتا نبی کی کسی جا ہی مگر یہہ کہ اوسکا مدفن وہی قرار دیتا وانی دافنہ فی حجرتہ التی قبض فیھا ورضی المسلمون بذلک سرورِ عالم کو اونکی حجرے میں جہاں دنیا سے گذرے دفن کرونگا اس تجویزِ امام کو سب اہلِ اسلام نے بہی اتفاق سے قبول کیا فلما صلّی المسلمون علیہ انفذ العباس رجلا الی عبیدۃ بن الجراح وکان یحفر لاھل مکۃ ویضرح وانفذ الی زید بن سھل بن ابی طلحۃ وکان یحفر لاھل المدینۃ ویلحد فاستدعاھما جب ساری خلقت نے جنازہ پر سرورِ کائنات کی سلام بہیجا تو عباس نے ابوعبیدہ کو جو اہلِ مکہ کی قبر کھودتا تہا بلایا اور دوسرا زید بن سہل جو مردمِ مدینہ کا گورکن تہا اوسی بہی طلب کیا وقال اللھم خر لنبیک فوجد ابوطلحۃ فقیل لہ احفر لرسول اللہ فحفر لہ لحدا دعا مانگی خداوندا پیغمبر کیواسطی بہم پہنچا تربت کا بنانی والا پس ابوطلحہ آیا اوس سے جو کہا تو لحد کو طیار کیا ودخل امیر المومنین علی والعباس والفضل والاسامۃ بن زید لیتولوا دفن رسول اللہ پس علی اور عباس اور فضل و اسامہ آگی بڑہے سب بزرگوار متوجہ دفنِ احمد مختار ہوی + فنادت الانصار من وراء البیت یا علی انا نذکر اللہ حقنا الیوم من رسول اللہ ان تذھب ادخل منا رجلا یکون لنا بہ حظ من مواراۃ رسول اللہ پس زمرۂ انصار عقب در سے سیّدِ ابرار کی پکاری یا علی ہم اللہ سے عرض کرتے ہیں خدماتِ رسول کو روبرو تمہارے جو ہمکو

مجلس اول وفاتِ سرورِ کائنات

شرفِ تجہیز سے غیر کی محروم رکھو ایک آدمی ہمارا بھی اپنے ساتھ شریک بلالو فَقَالَ لِیَدْخُل اَوس
بنُ خَوْلِی رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَوْفِ بنِ الخَزرَجِ وَکَانَ بَدْرِیًّا فَدَخَلَ البَیْتَ وَقَالَ لَہُ عَلِیٌّ
اِنْزِلِ القَبْرَ فَنَزَلَ حسب تمنا اوس بن خولی مقرر ہوا کہ وہ صحابی غازیان بدر سے تہا گہر میں
آیا تو شاہِ اولیا نے فرمایا قبر کے اندر جا پس وہ بھی اوترا و وَضَعَ عَلِیٌّ رَسُولَ اللّٰہِ عَلٰی یَدَیْہِ
ثُمَّ وَلّاہُ فِی حُفْرَتِہٖ ثُمَّ قَالَ لَہُ اُخْرُجْ فَخَرَجَ وَنَزَلَ عَلِیٌّ حیدرِ صفدر نے سرورِ کائنات کو
ہاتھوں پر اوٹھایا قبرِ مطہر میں جنازہ پہنچایا اوس انصاری سے کہا کہ باہر آیا تو خیبر کشا نے اپنا قدم اندر
بڑہایا فَکَشَفَ عَنْ وَجْہِ رَسُولِ اللّٰہِ وَوَضَعَ خَدَّہٗ عَلَی الاَرْضِ مُوَجِّھًا اِلَی القِبْلَۃِ
عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ وَضَعَ عَلَیْہِ اللَّبِنَ وَھَالَ عَلَیْہِ التُّرَابَ پس منہ چادرِ کفن سے کہولا رخسارہ
تابناک سطحِ خاک پر رکہا رو بقبلہ دہنی کروٹ سے لٹایا در لحد خشتِ خام لگا کے مٹی کو ملا آہ اہلِ عزا
یہ سانحہ جانگزا وفاتِ خیر الوریٰ کا تہی سنا کہ جب چراغِ حیاتِ نبی گل ہوا عالمِ امکان میں غم کا اندہیرا
چہایا کائنات میں یوں سے زلزلہ آیا لاکن خاتمِ انبیا جو اپنا عالی تبار خویش اور عزیزوں نے اہتمام پر سایہ دیا
قبلہ رو ہاتہہ پیر کو برابر پہیلایا تحت الحنک اور آنکہوں میں رومال کو باندہا آبِ طیب سے بادب
جسمِ مطہر نہلایا جامہ بہرہ اور برد یمانی سے کفن پہنایا کافورِ جنت ہدیہ جبرئیل سے حنوط کیا اور باری
صحابہ نے نماز کو پڑہا حجرۂ مقدس میں مزار بنایا جسدِ پاکیزہ قبرِ پر انوار میں لٹایا اہلِ حرم میں رسمِ ماتم
برپا ہوئی چند روز و شب تربت پر فریاد و زاری بہم رہی اس بیان میں بسری دہیان میں گذرا
اوس مظلوم کا جنازہ جسے ان اسباب سے کچہہ میسر نہو الاش صد پاش کو صدرِ زین سے زمین پر گرایا
سینہ کو زانو کی تلے قاتل نے دبایا پیاس کی شدت میں بوند پانی کی نہ دی خنجر کی رگڑوں سے غش میں گردن
کاٹی بدن کا لہو خاک پر بہایا سر کو خونچکان نیزے پر چڑہایا جنازے کو بے غسل و بے دفن چہوڑ گیا گہوڑے
گہوڑوں کی استخوان پہلو کو توڑا جسد بے سر خاک اور خون بہرا دہوپ میں پڑا رہا اولادِ مجروح کو

غرا مین رونا نظم ملولفہ زبانِ خامہ کو اگی ہنین مجالِ مقال + سحاب سینہ مین جان ہی دل تزلزل بہ حال + فلک پہ پہنچا ہی اسدم یہ شورِ شیون و شین + صفِ عزا مین ملک ہین فسردہ حال کمال + جنابِ روحِ امین کو قلق مین ہوش نہین + فرازِ عرش پہ پھیلی بساطِ رنج و ملال + زمانہ ماتمِ احمد مین ہی تہ و بالا + ہجومِ نار سی برہم ہی بارگاہِ جلال + خموش ناظمِ پرغم زیادہ حدِ ادب + کہ ممکنات سی اور خیالِ فرضِ محال +

مجلس دوسری اخبارِ ولادت اور فضیلتِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور مصیبت و رحلتِ بتول عذرا

رباعی افزون ہی حساب سی ثنائی زہرا + ہی سرمہ چشم خاکِ پائی زہرا + ہو دیکا وہ جنتی بلاشبہ و شک + جو اشک فشان ہوا برائی زہرا + رباعی خالی جو ہوئی جہان مین جائی زہرا + ہر سمت کو غل ہی ہائی ہائی زہرا + تنہا یہ بشر نہین ہین غمسی نالان + روتی ہین ملک بھی انبرائی زہرا + رباعی کیا قامتِ زہرا و علی زیبا ہین + ایمان کی گو یا دو الف یکجا ہین + ان دونو نکے فرزند ہین گیارہ معصوم + جیسی دو الف سی یازدہ پیدا ہین + رباعی دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا + کس کس کا نہ یہان ہمنی زمانہ دیکھا + رہتا تھا سر و نہ جنکی چترِ زرین + تربت پہ اونکی شامیانہ دیکھا + تمہید بکا فضائل و مناقبِ حضرت فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا انجمنِ اہل ولا سخنِ مدحت سی خیر النساکی رشکِ نگارخانۂ ختن + اور بزمِ صدق و صفا کامِ فضیلت سی ام الائمۃ النجبا کی غیرتِ گلشن آبیاری بیان سی مناقبِ زہرا کی صفحہ مجالس نہالِ کمال گہرباری سرشکِ اعیان سی مصائب بتول عذرا کی دامن محفل مالامال + وہ محبوبۂ کبریا کہ جسکی سایۂ چادرِ طاہر سی لمعانِ نورِ طاہر وہ صدیقۂ کبرا کہ اوسکی محلِ مفاخرت کی خدمت کو رضوان و حور حاضر + ناظر نام وہ اسم اعظم ہی کہ عقدۂ ان سلسلۂ مصیبت کو بندِ عقبات سی چھڑائی + مقام وہ رتبۂ مکرم ہی کہ محبانِ عترت کو درجۂ

حسنات مین پہنچایئے گہر وہ بیت الشرف کہ جسکی پاس ادب سی ملائکہ مقرب بی اذن اندر نہ آئین
پدر وہ پیشوای سلف کہ اونکی علمای امت مثل انبیای بنی اسرائیل پر سبقت لیجائین شوہر ایسا جو شفیع
اوس مظہر اسرار کی دیکہنی سی بندون نی خدا کہا فرزند وہ اولاد نامور کہ جسکی تعزیت پر عقدہ آخر تک
دست رحمت سی کہلا بیٹیان ایسی گرامی نصیب جو اسیری مین بہ رنج رضا و تسلیم کو اوڑہتی بچہرین
لونڈیان تحمل وحرمت کی زینب جو بنات انبیا اونکی تعظیم کرتی رہین ای حاضران سوگوار جبا
منقبت سیدہ ابرار کو سنو تو لازم ہی دل نیک نہاد سی شادمانی کرو اور آثار مصیبت جو دیدہ
بصیرت مین دیکہو تو واجب ہی کہ چشم اعتقاد کی دریای سرشک سی کنار نوحہ خوانی بہر دو ہر کلمہ
مدحت پر شور صل علی برپا ہو ہر فقرہ حسرت ومحنت پر جوش نالہ وبکا ہو قیل ولدت فاطمہ
بمکۃ بعد النبوۃ بخمس سنین کتاب مناقب ابن شہر آشوب مین روایت کی ہی او
ظہور نور سیدہ نسا کی بشارت مومنین کو دی ہی کہ شہر مکہ مین بعثت خیر الانبیا سی جب پانچ برس گذری
تو اہل بصیرت نی سرور عالم کی گہر مین فاطمہ زہرا کی قدم دیکہی و بعد الاسراء بثلاث
سنین رسول مقبول بعد تین سال شب معراج کی روز ولادت سی بتول کی مسرور ہوی و
فی العشرین من جمادی الآخرۃ جمادی الثانی کی بیسوین تاریخ تہی جو ماہ وہر پر ضیاء وجہ
خیر النسا چمکی واقامت مع ابیہا بمکۃ ثمانی سنین ثم ہاجرت معہ الی المدینۃ
والد بزرگوار کی پاس مکہ مین سات برس رہین پہر اونکی ہمراہ مدینہ کو مہاجرہ ہوئین فزوجہا
من علی بعد مقدمہا المدینۃ بسنتین اول یوم من ذی الحجۃ پس شادی کردی
اونکی علی مرتضی علیہ السلام سی اول ماہ ذی الحجہ کو جو دو برس ورود مدینہ مین بسر ہوی وقبض
النبی ولہا یومئذ ثمانی عشر سنۃ وسبعۃ اشہر و ولدت الحسن ولہا
اثنتی عشرۃ سنۃ جب شفیعہ محشر کی عمر بارہ برس گذری تو امام حسن علیہ السلام کی تولد کا دن تہا

دوسری مجلس فضائل بتول علیہا السلام

اور سرورِ عالم کی وفات مین اٹھارہ سال چھ مہینے کا سن تھا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنَّ فَاطِمَۃَ خُلِقَتْ حُوْرِیَّۃً فِیْ صُوْرَۃٍ اِنْسِیَّۃٍ جناب سوخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی صفتِ زہرا مین فرمایا ہے درستی کہ بتولِ عذرا کی خلقت حوریہ ہی جو صورتِ انسان مین اوسنی جلوہ پایا ہے واقعی ہماری پروردگار نی اوس شمائلِ قابل پر ایسی فضائل کا جامہ پہنایا کہ بدوِ ایجاد سی آدمی زاد مین کوئی بندہ کامل کو نہین پہنایا امالی مع عَنِ ابْنِ الْمُتَوَکِّلِ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کتاب امالی مین شیخ مفید اور جامع ترمذی مین ابن متوکل سی یہ روایت آئی ہی کہ اوسنی کہا حضرت ابو عبد اللہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نی بشارت فرمائی ہی لِفَاطِمَۃَ تِسْعَۃُ اَسْمَاءٍ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ واسطی فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کی نو نام خدا تعالی نی رکھی کہ وہ اسمای مقدسہ کسی خاتونِ برگزیدہ کو نہ ملی تھی فَاطِمَۃُ وَالصِّدِّیْقَۃُ وَالْمُبَارَکَۃُ وَالطَّاہِرَۃُ وَالزَّکِیَّۃُ وَالرَّاضِیَۃُ وَالْمُحَدَّثَۃُ وَالزَّہْرَاءُ وَالْمَرْضِیَّۃُ ان القاب سی وہ جناب زمین وآسمان مین مشہور اور ساری عالم کی صفحہ زبان پر فخر و مباہات سی مسطور مَرْوِیٌّ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ فَاطِمَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ذکر کیا علی مرتضی علیہ السلام نی بتولِ عذرا سی کہ وہ صدیقہ کہتی ہین رسولخدا نی فرمایا مجھسی یَا فَاطِمَۃُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاَلْحَقَہٗ بِیْ حَیْثُ کُنْتُ مِنَ الْجَنَّۃِ ای فاطمہ جو اہلِ اسلام تحیت و درود بھیجی تیری نام اوسکی گناہ بخشدیگا ملکِ علام اور زیدہ محشور کریگا روزِ قیام میری ساتھ بہشت مین تباہی کار ہنی کا مقام مَرْوِیٌّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ مُعَنْعَنًا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ محمد ابن قسم نی حضرتِ صادق سی یہ کلام سنا کہ اوس جناب نی اپنی صحابہ سی فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اَللَّیْلَۃُ فَاطِمَۃُ وَالْقَدْرُ اللّٰہُ تَعَالٰی خدا نی قران مین پردہ شب کے اندر

خبر دی ہے اور یہ آیت شان میں بضعۂ احمد کی بہیجی مراد لیل سے فاطمہ زہرا ہیں اور اللہ کی قدر مین اشارا
مرتبہ بتول کا کہلا ہی فَمَنْ عَرَفَ فَاطِمَةَ حَقَّ مَعْرِفَتِهَا فَقَدْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ جسنی قدر
اور منزلت اونکی پہچانی ہے اوسنی پائی شرافت اور فضیلت شبِ قدر کی وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ
الْخَلْقَ فُطِمُوا عَنْ مَعْرِفَتِهَا یہی وجہ ہی نام رکہا گیا اوس طاہرہ کا فاطمہ کہ خلایق کو اونکی محبت اور
معرفت چہڑا یکی عقاب اور حساب سے روز جزا کے ابْنُ مَقْبَرَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ قَالَ رَاَيْتُ اُمِّي فَاطِمَةَ قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا لَيْلَةَ جُمُعَتِهَا کتاب جرایح مین ابن
مقبرہ کہ اوسنی جعفر صادق اور حضرت نے اپنی والد آخر مین حسن بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہی
فرمایا کہ مینی دیکہا اپنی والدہ فاطمہ زہرا کو ہر شبِ جمعہ محرابِ عبادت مین مناجات کرتی گذری ہی
فَلَمْ تَزَلْ رَاكِعَةً سَاجِدَةً حَتّٰى اتَّضَحَ عَمُودُ الصُّبْحِ ساری رات اونکی رکوع اور سجود مین توجہ
رہتی تا کہ سفیدی صبح کی جلوہ گر تی وَسَمِعْتُهَا تَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَتُسَمِّيهِمْ
وَتُكْثِرُ الدُّعَاءَ لَهُمْ وَلَا تَدْعُو لِنَفْسِهَا بِشَيْءٍ اوسی مینی سنا ہا کہ زن و مرد مومنین کو واسطی
دعا مانگتین اور تضرع سے ہر ایک نام کو زبان پر لاتین اپنی حاجت ذکر نفرماتین درگاہ خدا سے
لوگونکا مقصد چاہتین فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّاهُ لِمَا تَدْعُوا لِنَفْسِكِ كَمَا تَدْعُوا لِغَيْرِكِ فَقَالَتْ
يَا بُنَيَّ اَلْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ مینی عرض کی ای مادرِ گرامی کیون تم اپنی لیئی کچھہ استدعا نہین کرتی ہو
جیسا کہ غیرونکی خاطر حصولِ دعا چاہتی ہو جواب دیا ای فرزند دلبند پہلی ہمسایہ کو فیض پہنچانا ہمارا کام
پھر گہر والونکو نعمت خدا کا دلانا اکرام ہی رُوِيَ اَنَّ جَبْرَئِيلَ اَتٰى بِحُلَّةٍ قِيمَتُهَا الدُّنْيَا
کتاب بحار مین آخوند مولف نی سندِ معتبر سے روایت کی ہی حضرت زہرا نی ایک تقریبِ شادی مین
جانی کی عزیمت کی قسم سے لباس نمایش کی بر مین تہی بلکہ زہد و تقوی سے خلعتِ فقر و فاقہ مین گذر

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

ہوئی تہی ناگاہ جبرئیل خداوند جلیل کی طرف سی آئی اور خلہ پر نور کہ ساری دنیا کی برابر اوسکی قیمت تہی
لائی فَلَمَّا لَبِسَتْهَا تَحَيَّرَتْ نِسْوَةُ قُرَيْشٍ مِنْهَا وَقُلْنَ مِنْ اَيْنَ لَكِ هٰذَا قَالَتْ هٰذَا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جب وہ جامہ وزیور گرانبہا زیب قامت رعنا فرماکی جمع قریش مین تشریف لیگئین
وہان کی عورات کمال حیرت سی بولین ای بی بی بندہ آزاد کی یہ کپڑی فاخر کہان سی آئی اوس خاتون
معظمہ نی ارشاد کیا خدائی ہدیہ مین بہوائی قب وَرَهَنَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ كِسْوَةً لَهَا عِنْدَ
اِمْرَاَةِ زَيْدِ الْيَهُوْدِيِّ فِي الْمَدِيْنَةِ وَاسْتَقْرَضَتِ الشَّعِيْرَ کتاب مناقب مین سند
معتبر سی یہ روایت درج فرمائی اتفاقات سی اوس حاجت روای خلق کو ضرورت پیش آئی
زید یہودی کی جورو کو اپنا برقع بطور گرو دیا شہر مدینہ مین اوس سی تہوڑا غلہ جو کا قرض لیا فَلَمَّا
دَخَلَ زَيْدٌ دَارَهُ قَالَ مَا هٰذِهِ الْاَنْوَارُ فِيْ دَارِنَا قَالَتْ لِكِسْوَةِ فَاطِمَةَ ہرگاہ زید
صاحب خانہ اپنی گہر مین آیا تو حجرہ کو مثال برج قمر کی روشن پایا پوچہا یہ نور ہماری مکان مین
کہان سی چمکا اوسکی بی بی بولی پرتو سی چادر فاطمہ زہرا کی نکلا فَاَسْلَمَ فِي الْحَالِ وَاَسْلَمَتْ
اِمْرَاَتُهُ وَجِيْرَانُهُ حَتّٰى اَسْلَمَ ثَمَانُوْنَ نَفْسًا فورا وہ یہودی اسلام لایا اوسکی زوجہ نی بہی
شرف ایمان پایا ہمسایہ اور قبیلہ کی ستر آدمی نی کلمہ طیبہ پڑہا اوس خلہ کرامت کی آستین ہدایت سی
جامہ دین کا دامن بڑہا وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ يَزِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءَ کتاب بحار مین روایت کی ہی حسن ابن یزید نی کہا مینی ابی عبد اللہ
جعفر صادق علیہ السلام سی پوچہا یا ابن رسول اللہ کس وجہ سی لقب کیا خیر الوری نی اپنی دختر کا
فاطمہ زہرا قَالَ لِاَنَّ لَهَا فِي الْجَنَّةِ قُبَّةً مِنْ يَاقُوْتٍ حَمْرَاءَ اِرْتِفَاعُهَا فِي الْهَوَاءِ
مَسِيْرَةَ سَنَةٍ مُعَلَّقَةٍ بِقُدْرَةِ الْجَبَّارِ مجہی جواب دیا اس وجہ سی کہ اوس بانو کا باغ بہشت مین
ایک قبہ یعنی محل سرخ یاقوت کا ہی بلندی مین سال بہر کی راہ ہوا پر قدرت خدا سی برپا ہی

لا علاقۃ لہا من فوقہا فتمسکہا و لا دعامۃ لہا من تحتہا فتلزمہا یعنی اوسمین
کوئی لگاوٹ جو پکڑی ہو اور نہ تلی ستون کا کچہ سہارا ہی کر اوسپر بوجہ دہری ولہا مائۃ
باب علی کل باب الف من الملائکۃ اوس قصر والاشان کی سو ہزار دروازی ہین
ہر باب پر ہزار فرشتی مجاور خالق کی نوازی ہین یراہا اہل الجنۃ کما یری احدکم
الکوکب الدری الزاہر فی افق السماء فیقولون ہذہ الزہراء لفاطمۃ
اوس بیت الشرف کو مانند برج قمر یا فرج کو ہر اہل جنت چمکتا نظر کرینگی جیسی روشن درتابان
ستارہ فلک پر ہو دیکہکی کہینگی یہ درخشان مکانِ تابندہ ایوان مسکن فاطمہ سیدۂ زنان جہان ہے
کہ مانند اسکی دنیا و مافیہا مین عدم امکان ہے ای اہل عزا تصور کی جاہی سر و سینہ پیٹنا روا ہی وہ
بی بی جسکی زینت کو رب العزت حلۂ جنت زیور بیش قیمت ہدیہ کری اور بہشت کی ایسی گہر مین توقیر
عظمت سی رہی اوسکی دختران عزیز کو امت بی رحم چادر و معجر سی برہنہ کرین خرابہ مین شام کی
مثل اسیران کفار ذلیل و خستہ قید رکہین کس خواریسی ہر شہر مین دربدر پہرائین کون مرتبہ اوسکو
اور ضرر کو پہنچائین مع و روی عن ابن المتوکل عن سدیر الصیرفی عن ابی عبد اللہ
عن ابائہ قال کتاب معانی الاخبار مین ابن متوکل سی اور راوسنی سدیر صراف کی زبانی روایت
سنی کہ ابی عبد اللہ یانی جعفر ابن محمد علیہما السلام نی اپنی اباءی کرام سی شنیدہ یہ عبارت کہی
قال رسول اللہ خلق نور فاطمۃ قبل ان تخلق الارض و السماء خیر الوریٰ نے
صفت زہرا مین فرمایا کہ نور فاطمہ پیش از خلق آسمان و زمین پیدا ہوا فقال بعض الناس
یا نبی اللہ فلیست ہی انسیۃ بعض صحابہ بولی ہم کی نقصان سی ای رسولِ خدا کیا وہ مخدومہ
جہان نہین ہی صنف انسان سی فقال فاطمۃ حوراء انسیۃ سید انبیا نی یون جواب دیا
کہ خدا نی فاطمہ کو حوراء انس ایجاد کیا قالوا یا نبی اللہ و کیف ہی حوراء انسیۃ حاضرین نے

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

عرض کی ای پیغمبر خدا کیونکر حورا انس ہوین بتول عذرا قال خلقہا اللہ عز و جل من نورہ
قبل ان یخلق ادم اذ کانت الارواح خیر الوری نی صحابہ کو جواب دیا خالق ارض و
سمائی اوسکو ایجاد کیا پہلی اوس زمانی سی کہ ابو البشر آدم ہو پیدا جبکہ عالم ارواح مین وجود
جسم نہتا فلما خلق اللہ عز و جل ادم عرضت علی ادم پس حق تعالی ہرگاہ صفی اللہ کو
جامہ آفرینش پنہایا یہ نور اوسکو سپرد فرمایا قیل یا نبی اللہ واین کانت فاطمۃ
لوگون نی پوچھا ای حجت کبریا پھر اس عرصہ دراز مین کہان رہین فاطمہ زہرا قال کانت
فی حقۃ تحت ساق العرش سرور کائنات نی خبر بشارت دی نور کی قندیل ہین تحت عرش
باری اتنی مدت گذری قالوا یا نبی اللہ فما کان طعامہا سوال کیا ای خلیفہ کبریا اس ایام
تک اونکی خوراک کیا تھی کونسی غذا پر زندگی باقی رہی قال التسبیح والتہلیل والتحمید
جواب دیا قوت اونکا ذکر حمد اکرنا پروردگار کی تسبیح و تہلیل و تحمید پر ہوتا تہا جینا فلما خلق اللہ
عز و جل ادم واخرجنی من صلبہ ہرگاہ ایجاد فرمایا صانع عالم نی ابو البشر آدم کو اور میرا
مقدم ظہور کیا اونکی صلب مکرم کو فاحب اللہ عز و جل ان یخرجہا من صلبی جعلہا
تفاحۃ فی الجنۃ واتانی بہا جبرئیل پس جب چاہا ایزد تعالی نی کہ اوسکو میری نطفہ سی
پیدا کری بہشت عنبر سرشت مین نہال قدرت پر سیب بنایا جبرئیل وہ میوہ معطر کو بطریق ہدیہ میری
پاس لایا فقال لی یا محمد ان ربک یقرئک السلام قلت منہ السلام والیہ
یعود السلام کہا ای محمد رب داور تمپر سلام اور تحیت بھیجتا ہی مینی جوابدیا سلام اوسیکی
جانب سی اور وہی مبدا بازگشت ثنا ہی قال یا محمد ان ہذہ تفاحۃ اہداہا اللہ
عز و جل الیک من الجنۃ فاخذتہا وضممتہا الی صدری جبرئیل نی یہ بات کہی
یا نبی الوری ایک سیب کو خدا نی تمہاری لئی تحفہ بھیجا دیا فورا مینی وہ ثمر روح پرور کو لیکی سونگھا

دماغ جان معطر کیا سینہ سی لگایا وقال یا محمد یقول اللہ جل جلالہ کلہا ففلقتہا فرأیت
نورًا ساطعًا وفزعت منہ حامل وحی بولا ایزد تعالی نی فرمایا ہماری ہدیہ طیب وطاہر کو
نوش کرو پھر شجر صنع سی عجایب قدرت کا میوہ دیکھو میں گرامی عطیہ باریکو ایکبار کی دو ٹکڑی کیا
دیکھا اوسکی اندر سی وہ لمعہ نور چمکا کہ مجھی خوف ہوا فقال یا محمد ما لک لا تأکل کلہا ولا
تخف فان ذلک النور للمنصورۃ فی السماء وہی فی الارض فاطمۃ جبرئیل کاری
یا محمد کیون تم نہین کہاتی تناول کرو اور کچھ اندیشہ مت رکھو یہ لمعہ تابندہ نور ظہور مقدسہ ہی
اوسکا جو آسمانون مین مشہور منصورہ ہی اور سطح زمین پر فاطمہ بانوی معصومہ ہی قلت حبیبی
جبرئیل ولم سمیت فی السماء المنصورۃ وفی الارض فاطمۃ مینی کہا ای دوست صادق
جبرئیل کیا باعث ہی جو نام رکہا گیا اوسکا افلاک مین منصورہ اور اراضی دنیا پر فاطمہ مسطور قال
سمیت فی الارض فاطمۃ لانہا فطمت شیعتہا من النار وفطم اعداءہا من
حبہا جواب یا وہ معصومہ اسواسطی زمین پر فاطمہ معروف ہوی کہ چہڑاینگی اپنی دوستونکو آتش سوزان سے
اور دشمنونکو دور کرینگی سعادت محبت وعرفان سی وہی فی السماء المنصورۃ وہ برگزیدہ یزدان
عورات جہانکی سیدہ مشہورہ ہی اور آسمانون مین لقب اوسکا منصورہ ہی وذلک قول اللہ عز
وجل ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر من یشاء یعنی نصر فاطمۃ لمحبیہا یہ دلیل ہے
قول خدا کی جو قران مین آئی بتول کی شان مین ساری آیت نازل فرمائی یعنی روز قیامت کو خوشحال
ہونگی مومنین نصرت الہی ہی مراد نصر ولای زہرا ہی کہ اپنی محبونکو نجات دینگی بدرستی کہ خدا یاری کرتا ہے
جسکی چاہتا ہی ما الفحام عن المنصوری عن عم ابیہ عن ابی الحسن الثالث عن ابائہ
قال قال رسول اللہ انما سمیت ابنتی فاطمۃ لان اللہ عز وجل فطمہا وفطم من
احبہا من النار کتاب امالی مین شیخ مفید کی فحام اور منصوری اور اوسکی عم والد نی ابو الحسن امام

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

علی نقی علیہ السلام سی روایت کی ہی جو حضرت نی اپنی اباء کرام سی اس خبر کی بشارت دی ہی کہا کہ رسولخدا نی فرمایا اسواسطی مینی اپنی دختر کا فاطمہ نام رکہا جو اللہ تعالی نی سوز آتش سی حضرت کی اسی بچایا اور اوسکی محبونکو عذاب نار سی چہڑایا ع عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ لِمَ سُمِّیَتْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ زَہْرَاءَ کتابِ عیونِ معجزات مین جابر سی روایت ہی جو ناقل کتاب ہی کہ مینی حضرتِ صادق سی پوچہا کس وجہ سی فاطمہ کا زہرا نام رکہا ہی فَقَالَ لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَہَا مِنْ نُوْرِ عَظَمَتِہٖ فَلَمَّا اَشْرَقَتْ اَضَاءَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِنُوْرِہَا جواب دیا خدا تعالی نی اوسکو اپنی نورِ عظمت سی خلق کیا جب وہ لمعہ قدرت چمکا تو آسمان و زمین اوسکا اوجیالا پہیلا وَغُشِیَتْ اَبْصَارُ الْمَلٰئِکَۃِ وَخَرَّتِ الْمَلٰئِکَۃُ لِلّٰہِ سَاجِدِیْنَ وَقَالُوْا اِلٰہَنَا وَسَیِّدَنَا مَا ہٰذَا النُّوْرُ نظارہ سی چشمِ قدسیونکو چکاچوند آئی ملائکہ نی سجدہ الہی مین گردن جہکائی عرض کی ای مالک و خداوند ہمارے یہ کیسا نور ہی اور کونسی عجایبِ سلطنت کا جلوہ ظہور ہی فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِمْ ہٰذَا نُوْرٌ مِنْ نُوْرِیْ اَسْکَنْتُہٗ فِیْ سَمَائِیْ خَلَقْتُہٗ مِنْ عَظَمَتِیْ اللہ نی اونکو وحی کی یہ نور ہی میری پرتوِ رحمت کا جسی اپنی عظمت و کبریائی سی موجود کردانا اور افلاک مین مقام دیا سکونت کا اُخْرِجُہٗ مِنْ صُلْبِ نَبِیٍّ مِنْ اَنْبِیَائِیْ اُفَضِّلُہٗ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ اپنی پیغمبر کی صلب سی اوسکو باہر لاونگا اور وہ نبی کو سب مرسلین پر افضل بناونگا وَاُخْرِجُ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اَئِمَّۃً یَقُوْمُوْنَ بِاَمْرِیْ یَہْدُوْنَ اِلَی حَقِّیْ وَاَجْعَلُہُمْ خُلَفَائِیْ فِیْ اَرْضِیْ بَعْدَ اِنْقِضَاءِ وَحْیِیْ اس نور سی اوصیاء و امام رہنما نکالونگا بعد از قطعِ وحی کی اونہین خلیفہ رسول بناونگا جو میری حقِ معرفت کو بتاینگی خلق کو طریقہ عبادت سکہاینگی مصباح فِیْ اَوَّلِ یَوْمٍ مِنْ ذِیْ حِجَّۃٍ زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاطِمَۃَ مِنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرُوِیَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ یَوْمِ السَّادِسِ کتابِ مصباح الانوار مین یہ روایت لکہی ہی کہ اولِ شہرِ ذیحجہ سالِ دوم

ہجرت مین تزویج فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ کی ساتھ ہوی ہی اور دوسری خبر مین جیٹھی کہی ہی کہ جسمین
رات کو شادی رہی ہی لی ابن الولید عن سعد عن الصادق عن آبائہ علیہم السلام
قال قال امیر المؤمنین دخلت ام ایمن علی النبی وفی ملحفتہا شیء فقال لہا
ابن ولید اونہی سعد اونہی جناب صادق اور حضرت نی آبای کرام سی روایت کی ہی جو امیر المومنین
فرماتی ہین ایکدن ام ایمن رسول مومن کی خدمت مین پہنچی اوسکی گوشہ معجر مین گرہ بندہی سرور انبیا نے
دیکھی فقال لہا رسول اللہ ما معک یا ام ایمن فقالت ان فلانۃ املکوہا فنثروا
علیہا فاخذت من نثارہا ثم اخر الزمن بولی ای ام ایمن تمہاری پاس یہ کیا ہی جواب دیا
ایک بی بی کی شادی ہوی جب نچھاور ڈالی تو مینی کچھہ اوٹھا لیا ہی ثم بکت ام ایمن وقالت
یا رسول اللہ فاطمۃ زوجتہا ولم تنثر علیہا شیئا ام ایمن یہ بات سنا کی رو دین
اور خیر الوری سی حسرت سی بولین حیف کہ تمنی فاطمہ زہرا کا بیاہ کیا اور کوئی نقد وجنس نثار نہین
پہینکا فقال رسول اللہ یا ام ایمن لم تکذبین وفی روایۃ لم تبکین فان اللہ
تبارک وتعالی لما زوج فاطمۃ علیا پیغمبر نی فرمایا ای ام ایمن کیون خلاف بولتی یا کیواسطے
روتی ہو بتحقیق کہ جب اللہ تعالی نی تزویج کیا علی مرتضیٰ سی فاطمہ زہرا کو امر اشجار الجنۃ ان تنثر
علیہم من حلیہا وحللہا ویاقوتہا ودرہا وزمردہا واستبرقہا فاخذوا
منہا ما لا یعلمون حکم کیا باغ بہشت کی اشجار پر کہ نثار کرین اپنی ساز وزیور اور جامہ ہای گرانبہا سے
پر زر وجواہر یاقوت وموتی وزمرد وامتعہ استبرق بحید وحصر لس لوٹا اونکو اہل جنت نی خدا جانی کس قدر
ولقد نحل اللہ طوبی فی مہر فاطمۃ فجعلہا فی منزل علی عقد کرم اور مہر عنایت کیم شے
نہال طوبی کو مہر فاطمہ مین باندھا اوسکو بنا بسر ای علی مرتضیٰ علیہ السلام مین پیدا کیا وہان سے
جنت مین پہیلایا ما الحسین ابن ابراہیم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال

إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمْهَرَهَا فَاطِمَةَ رُبُعَ الدُّنْيَا فَرُبُعُهَا لَهَا کتاب امالی مین حسین بن ابراہیم اور اوسنی ابی عبد اللہ ثانی سی روایت کی فرمایا کہ اللہ تعالی نی مہر فاطمہ زہرا مین ربع مسکون دنیا باندہی شب برات مین عروس حجلہ تقدیس کو بڑی کرامت دی کہ ساری کائنات مین ذی شرافت بنی و اَلْجَنَّةَ وَالنَّارَ تُدْخِلُ أَعْدَاءَهَا النَّارَ وَتُدْخِلُ أَوْلِيَاءَهَا الْجَنَّةَ اور نقد رحمت سی کابین فاطمہ پر اضافہ کیا بہشت و دوزخکو قبالہ عطایا مین لکھدیا کہ اپنی دشمنونکو عذاب نار مین ڈالی اور محبونکو جنت خلد مین داخل کری وَهِيَ الصِّدِّيقَةُ الْكُبْرَى وَعَلَى مَعْرِفَتِهَا دَارَتِ الْقُرُونُ الْأُولَى جناب کو صدیقہ کبری فخر مریم و حوا کہا ہی اونکی معرفت پر زمانی کا مدار و قرار ہو رہا ہی کشف رَوَى الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ تَقُولُ لَيْلَةَ دَخَلَ بِي عَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ أَفْزَعَنِي فِي فِرَاشِي کتاب کشف الغمہ مین حافظ محمد ابن محمود بخاری سی روایت کی ہی اوسنی کہا مجھی یہ حکایت اسما بنت عمیس کی زبانی پہنچی ہی وہ بیان کرتی تہی کہ میری خاتون فاطمہ نی یہ بات فرمائی جس رات کو علی مرتضی ہم بستر ہوی خوف و دہشت کی سامان مجہپر ہجوم آور ہوی فَقُلْتُ أَفْزَعَتْ يَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَرْضَ تُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُهَا مینی عرض کی ایا ڈر گئی ہو اوسنی ای سیدہ نسا فرمایا سبب یہ تہا کہ زمین کو علی اور اونہین زمین سی باتین کرتی سنا فَأَصْبَحْتُ وَأَنَا فَزِعَةٌ فَأَخْبَرْتُ وَالِدِي فَسَجَدَ سَجْدَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ جب وہ رات گذری صبح دکہائی دی مین ڈرتی ہوی اوٹہی اپنی والد کی پاس گئی اونسی حکایت مذکور ساری کہی میری پدر نی ہر کاہ سر گذشت سنی جبہہ مبارک زمین نیاز پر جھکایا دیر تک شکر خدا مین لب ارادت کو ہلایا پہر شاد و خرم سر اوپر اوٹہایا مجہہ سی مہربانی مین فرمایا يَا فَاطِمَةُ أَبْشِرِي بِطِيبِ النَّسْلِ فَإِنَّ اللهَ فَضَّلَ بَعْلَكِ عَلَى سَائِرِ خَلْقِهِ بشارت ہو تجھی ای فاطمہ اولاد کی طہارت اور پاک ہونی سی جو خبث کو بر طرف کیا اور تیری شوہر

حضرت داورنی ساری عالم پر شرف دیا وَاَمَرَ الْاَرْضَ اَنْ یُحَدِّثَہٗ بِاَخْبَارِھَا وَمَا یَجْرِیْ عَلٰی وَجْہِھَا مِنْ شَرْقِ الْاَرْضِ اِلٰی غَرْبِھَا زمین کو مامور کیا امیر المومنین سی باتین کری جو کچھ اوپر گذری شرق سی مغرب تک وہ خبر کہتی رہی سبحان اللہ کیا شان وتجمل اور مقام بندگی مین اونکا صبر وتحمل ہی مالک دنیا ومافیہا کا محل رضا پر تکیہ جز وکل اور توکل بار یسی توسل ہی اوس اقتدار واختیار مین کتنی جراعد اکی محنت سہی روایت اور سنو کہ زہد وقناعت مین کیونکر عمر شریف گذری کا عَنْ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَحْتَطِبُ وَیَسْتَقِیْ وَیَکْنِسُ کتاب کافی مین علی اور اوسکی پدر سی مُسنَد لکہا ہی کہ وہ ابی عبداللہ علیہ السلام سی روایت کرتا ہی جب علی مرتضی کی فاطمہ زہرا علیہما السلام سی شادی ہوئی صورت گذران خانہ داری کی باہم یون ٹہری کہ امیرِ وزیرِ سید بشیر ونذیر باہر سی جلانیکی لکڑیان جنس اذوقہ لائین پانی بہرین کپڑو نکو بنائین شوب دین ہر گاہ میلی ہو جائین وَفَاطِمَۃُ تَطْحَنُ وَتَعْجِنُ وَتَخْبِزُ فاطمہ زہرا چکی پیسین آٹا گوندہین روٹی پکائین گہر کی خدمتین رہین ب اِبْنُ طَرِیْفٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ قَالَ کَانَ فِرَاشُ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ حِیْنَ دَخَلَتْ عَلَیْہِ اِھَابُ کَبْشٍ کتاب قُرْبُ الْاِسْنَادِ مین ابنِ طریف سی منقول ہی کہ یہ روایت جعفر ابن محمد اور اونکی آبای کرام علیہم السلام تک موصول ہی ہر گاہ شاہِ لافتیٰ کا بیاہ بضعہ رسول اللہ کی ساتہہ عیان ہوا بیت الشرف مین مہر وماہ نی مطلع انوار سی قرانِ السعدین کیا + دنبی کی پوستِ خشک سی اونکا بچہونا تہا یہی اسباب معاش مین سرمایہ بساط رہا تہا اِذَا اَرَادَا اَنْ یَّنَامَا عَلَیْہِ قَلَبَاہُ فَنَامَا عَلٰی صُوْفِہٖ رات کو جو استراحت کی طالب ہوتی تو سیدہی طرف سی بالونکی بچہاتی اوسپر سوتی + دنکو چمڑی کی جانب سے پہلاتی اونٹ کو دانہ اور بہوسہ کہلاتی قَالَ وَکَانَتْ وِسَادَتُہُمَا اَدَمًا حَشْوُھَا لِیْفٌ راوی کہتا ہی تکیہ اون صاحبان سندِ جلال کا پوست سی سنڈہا تہا کہ اوسکی اندر خرما کی پتی بہری

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

ہوی اور پیوند لگا تہا قَالَ وَکَانَ صَدَاقُہَا دِرْعًا مِنْ حَدِیْدٍ اوس بانوی جہان کے صداق نکاح مین زرہ آہن بندہی تہی جسکی قیمت تیس درہم معین ہو رہی تہی رُوِیَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ لَقَدْ جُهِّزَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَمَا کَانَ حَشْوُ فُرُشِہِمَا وَوَسَائِدِہِمَا اِلَّا اللِّیْفُ اسماء بنت عمیس نی کہا جب فاطمہ زہرا کا ورود گہر مین علی مرتضی کی ہوا بستر آرامگاہ مین پیال بہی اور تکیہ کہجور کی تیونکا دیکہا وَلَقَدْ اَوْلَمَ عَلِیٌّ لِفَاطِمَةَ فَمَا کَانَتْ وَلِیْمَةٌ فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ اَفْضَلَ مِنْ وَلِیْمَتِہٖ سرور اولیائی بتول عذرا کے ولیمہ کا ایسا طعام کہلایا کہ اس عہد مین ادنا شادی کا اوس سی بہتر پایا رَهَنَ دِرْعَهٗ عِنْدَ یَہُوْدِیٍّ وَکَانَتْ وَلِیْمَتُہٗ اَصْوُعًا مِنْ شَعِیْرٍ وَتَمْرٍ وَحَیْسٍ زرہ اپنی عوض قرض یہودی کی پاس گرو رکہی دعوت پر صلای عام کی ارد جو اور خرما روغن اور دہی آتش کی پکائی وہ سبکو دی رَوَی تَفْسِیْرُ الثَّعْلَبِیِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ فَاطِمَةَ وَعَلَیْہَا کِسَاءٌ مِنْ اَجِلَّةِ الْاِبِلِ وَہِیَ تَطْحَنُ بِیَدَیْہَا وَتُرْضِعُ وَلَدَہَا ایکدن تشریف مقدم نبی خانہ فاطمہ مین پہنچی تو دیکہا کہ بتول عذرا کمل اونٹ کی پشم کا اوڑہی تہین صدرنشین عرش و کرسی زمین پر بیٹہی تہین دونو ہاتہہ سی آسیہ گردانی کرتین اور گود مین لیئی فرزند کو دودہ پلاتین فَدَمَعَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَالَ یَا بِنْتَاہُ تَعَجَّلِیْ مَرَارَتَ الدُّنْیَا بِحَلَاوَةِ الْاٰخِرَةِ اس محنت کے نظارے مین اشکِ حسرت پیغمبر کی انکہونسی بہی دلکو آزار اور صدمات زہرا چین کرتی رہی فرمایا ای پیاری بیٹی تہوڑی زحمت دنیا سہو کہ جلدی گذری گی تلخی ناداری اور فقر و فاقہ ساتہہ حلاوتکی عیشِ آخرت سے بدلی فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ عَلٰی اٰلَائِہٖ عرض کی ای رسول کردگار حمد و سپاہی پروردگار کی نعمات پر اور شکر بیشمار اوسکی آلا اور عنایات پر فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی پس خدانی یہ آیت نازل کی عترت مصطفی کو بشارت کامل دی

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

یج رُوِیَ اِنَّ اَبَا ذَرٍ قَالَ بَعَثَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ اُدْعُوا عَلِیًّا کتاب خرایج مین لکہا ہے کہ ابوذر نی کہاہی ایکروز خیر الوریٰ نی مجہی بہیجا کہ علی مرتضیٰ کو بلالا فَاَتَیْتُ بَیْتَہٗ فَنَادَیْتُہٗ فَلَمْ یُجِبْنِیْ اَحَدٌ وَالرَّحیٰ تَطْحَنُ وَلَیْسَ مَعَہَا اَحَدٌ مین اونکی در دولت سراپر گیا ہر چند پکارا لیکن جواب ندیا لاکن دیکہا چکی آپسی پہرتی تہی اور کوئی عورت پیسنی والی نظر نہ پڑتی تہی فَنَادَیْتُہٗ فَخَرَجَ وَاَصْغیٰ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ شَیْئًا لَمْ اَفْہَمْہُ پہر کی آیا خدمتین سرور انبیاکی چلایا سارا ماجرا سنایا جو بدون سہارا ہی آسیا کو دوران مین پایا حضرت کی پاس خانہ زادی بیت الشرف سی قدم رکہا رسول داور برابر جاکی ایسی کلام سی گویا ہوی کہ مین اوسکو نہین سمجہا فَقُلْتُ عَجَبًا مِنْ رَحیٰ فِیْ بَیْتِ عَلِیٍّ تَدُوْرُ لَیْسَ مَعَہَا اَحَدٌ مینی کہا تعجب ہی آسیا کی جو مسکن علی مین دیکہی کوئی آدمی پاس نہ تہا آپ ہی گردش کرتی تہی قَالَ اِنَّ ابْنَتِیْ فَاطِمَۃَ مَلَاءَ اللّٰہُ قَلْبَہَا وَجَوَارِحَہَا اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا وَاَنَّ اللّٰہَ عَلِمَ ضُعْفَہَا فَاَعَانَہَا عَلیٰ دَہْرِہَا وَکَفَاہَا مخبر صادق نی فرمایا میری دختر فاطمہ کی اعضا و دلکو خدا نی ایمان و یقین سی بہرا ہی اوسکی ضعف پر اللہ نی ترس کہایا خواب و آرام غالب کیا اور سلادیا ہی اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً مُوَکَّلِیْنَ بِمَعُوْنَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ ایا تو نہین جانتا کہ قادر توانا فرشتہ ہای مقرب کو بہیجتا ہی واسطی خدمتگاری ال محمد اونکو مامور فرماتا رہتا ہی یج رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقَامَ اَیَّامًا وَلَمْ یَطْعَمْ طَعَامًا حَتّیٰ شَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ کتاب خرایج مین جابر ابن عبداللہ سی منقول ہی جو کہا اتفاقا رسول خدا پر چند روز گذری اور طعام میسر نہوا زحمت فاقہ سی دشواری پائی طاقت بشر سی زیادہ محنت شکیبائی اوٹہائی فَطَافَ فِیْ دِیَارِ اَزْوَاجِہٖ فَلَمْ یُصِبْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْہُنَّ شَیْئًا اپنی ہر ایک زوجہ کی حجری مین تلاش قوت پر گردش فرمائی لاکن کسی جا سی مطلق غذا ہاتہہ نہ آئی فَاَتیٰ فَاطِمَۃَ

٨١

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

فَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ اٰكُلُهُ فَاِنِّی جَائِعٌ آخر کو فاطمہ زہرا کی پاس گئی

پوچھا کچھ ہی جو کہاوں ای فرزند دلبند مین کئی دن سی بہوکا ہون قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ بِنَفْسِی

وَاَخَوَیَّ بتول عذرا نی ناداری اور فقر و فاقہ پر سوگند یا دکی بولین حسنین اور اونکی پدر و مادر بہی

گرسنہ ہین مجھی قسم اپنی جان اور برادر عم زاد کی فَلَمَّا خَرَجَ عَنْهَا بَعَثَتْ جَارِیَۃٌ لَهَا رَغِیفَیْنِ

وَبِضْعَ لَحْمٍ فَاَخَذَتْهُ وَوَضَعَتْهُ تَحْتَ جَفْنَةٍ وَغَطَّتْ عَلَیْهَا جب خیر الوری

مایوس پہری ایک لڑکی نی دو روٹیان اور تہوڑا گوشت پختہ بہیجا بضعہ طاہرہ نی کاسہ مین

رکہکی سرپوش ڈہانک رکہا وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَاُوثِرَنَّ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِی وَغَیْرِی

وَكَانُوا مُحْتَاجِیْنَ اِلٰی شَبْعَةِ طَعَامٍ بولین بخدا کہ والد کو اپنی اوپر مقدم رکہونگی اگرچہ وہ بزرگوار

سب محتاج اور بہوکی تہی لاکن کہا پہلی پدر کو دونگی فَبَعَثَتْ حَسَنًا وَحُسَیْنًا اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ

فَرَجَعَ اِلَیْهَا حسنین سی امر کیا جاو اپنی جد امجد کو بلالاو نواسون نی خدمت مین ناناکی قدم بڑہائی

سید انبیا پہر کی خانۂ زہرا مین تشریف لائی فَقَالَتْ فَقَدْ اَتَانَا اللّٰهُ بِشَیْءٍ فَخَبَاْتُهُ لَكَ

فاطمہ نی عرض کی ای رسالت پناہ اللہ نی میری واسطی رزق دیاہی اوس طعام کو تمہاری لیئی چہپار کہاہی

فَقَالَ هَلُمِّی عَلَیَّ یَا بُنَیَّةُ فَكَشَفَتِ الْجَفْنَةَ فَاِذَا هِیَ مَمْلُوَّةٌ خُبْزًا وَلَحْمًا پیغمبر خدا بولی

ای دختر اپنی کہانی کو نزدیک لانا ہرگاہ سیدۂ نسائی وہ برتن کہولا تو روٹی اور گوشت سی بہرا نظر آیا

فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلَیْهِ بُهِتَتْ وَعَرَفَتْ اِنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جسوقت یہ معجزہ دیکہا حیرت ہوئی

جانا کہ پروردگار کیطرفسی مزید برکت ہی فَحَمِدَتِ اللّٰهَ وَصَلَّتْ عَلٰی نَبِیِّهٖ اَبِیْهَا وَقَدَّمَتْهُ

اِلَیْهِ اللہ کی شکر مین زبان حمد و ثنا کہولی صلواۃ اوپر اپنی والد نبی خیر الوری کی بہیجی فَلَمَّا رَاٰهُ

حَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ مِنْ اَیْنَ لَكِ هٰذَا جب سرور کائنات نی اوس نعمات کو دیکہا حمد خالق بجالائی

اورکہا ای فاطمہ یہ مائدۂ رحمت کہان سی آیا جو ایسا خوشبو اور لطیف پکا پایا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ عرش کی واہب العطایا نی غیب سی بہوایا ہی
جسی وہ چاہتا ہی روزی بیحساب پہنچاتا ہی فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی عَلِیٍّ فَدَعَاهُ وَحَضَرَهُ
وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَجَمِیْعُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ حَتّٰی
شَبِعُوْا پس رسول خدا نی آدمی روانہ فرمایا علی مرتضی کو باہر سی وہ گہر مین بلالایا اوس خاصہ
طیبہ کو اکیجا بیٹہ خیر الوری وصی مصطفی اور فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السلام نی تناول کیا ساری
مخدرات حرم زوجات نبی کو بہی اوس طعام سی پیٹ بہر کی ملا قَالَتْ فَاطِمَةُ وَبَقِیَتِ الْجَفْنَةُ
كَمَا هِیَ فَاَوْسَعْتُ مِنْهُ عَلٰی جَمِیْعِ جِیْرَانِیْ جَعَلَ اللّٰهُ فِیْهَا بَرَكَةً وَخَیْرًا كَثِیْرًا صدیقہ کبری
فرماتی ہین وہ کاسہ ویسا ہی طعام سی مملو تہا مینی اوسمین سی جملہ زنان ہمسایہ کو حصہ بہیجا
پہر بہی خیر و برکت سی بہرا رہا ہیج قب رُوِیَ اَنَّ الْیَهُوْدَ كَانَ لَهُمْ عُرْسٌ فَجَاءُوْا اِلَی
النَّبِیِّ وَقَالُوْا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ فَنَسْاَلُكَ اَنْ تَبْعَثَ فَاطِمَةَ بِنْتَكَ اِلٰی دَارِنَا حَتّٰی یَزْدَادَ
عُرْسُنَا بِهَا وَاَلَحُّوْا عَلَیْهِ کتاب خرایج اور مناقب مین یہ قصہ لکہا ہی جب شاہ اولیا کا بتول عذرا سے
بیاہ ہو چکا ہی اَسْرَارُ الطَّیِّبَاتِ لِلطَّیِّبِیْنَ کا منادی کہلا ثمار مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ سے
دریای نبوت اور امامت کو وصال ملا منافقین قریش کو جذبہ طیش آیا مشرکین اور یہود کو
صدمہ حسد نی گہیرا اتفاقات سی زمرہ موسائی مین کسی نی بساط انبساط پہیلائی کہا اپنین عورت
زہرا کی رسم اسواسطی ٹہرائی کہ اونکو فرط عسرت مین زیور و لباس میسر نہین کہنہ جامہ پہنی آئنگی
ہماری گہنی اور بہاری جوڑی دیکہنی سی شرمائینگی پس حضور مین رسول خدا کی سماجت سی کہا
تیرحق ہمسایگی ثابت ہی ہمارا سامان نشاط غریب خانی مین برپا کرکی حاضر خدمت ہوی
چاہتی ہین اپنی دختر کو بزم عروسی مین بہیجو کہ ہنگامہ عشرت بڑہی فَقَالَ اِنَّهَا زَوْجَةُ
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَهِیَ بِحُكْمِهٖ حضرت نی جوابدیا وہ زوجہ علی مرتضی ہی اختیار بین شوہر کی

۸۳

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

اونکا جانا اناہی وسالوہ ان یشفع الی علی فی ذلک عورت ومردنی درخواست کی کہ آپ
سفارش کرین اور فاطمہ زہرا کو رخصتِ زوج سی ہماری گھر بہجدین وقد جمع الیہودی
الطیب والزہر من الحلی وظن الیہود ان فاطمۃ تدخل فی بذلتہا واراد وا الستہانۃ
بہا ان یہودنی بہت اہتمام سی حلہ ہای عمدہ اور زیورِ تحفہ پیکرِ تفاخر مین سنواری تہی شفیع محشر نی
بنورِ کرم سی اونکا سوال قبول کیا منظر العجایب کی حجری مین گئی بیٹی کو پیام منقول دیا ہر چند مقام
عذر تہا مگر بنتِ رسول نی اجابت کی اپنی خجالت پر دہیان نرکہا امر پدر مین عزیمت کی فجاءہ
جبرئیل بثیاب من الجنۃ وحلی وحلل لم یروا مثلہا ناگاہ جبرئیل طرفسی رب جلیل کی
ساز وسامان لیتی آئی عمدہ گہنا اور کپڑی جنت کی جو چشم فلک سی نہ گذری تہی لائی کہا ای سرِ پردۂ
آرایش وجود یہ وہ پیرایہ ہی کہ سادہ کارِ قدرت نی کہرا دراور گوہر افتخار کو زیبایش ترصیع سی دست
رحمت نی الان جڑا ہ دنیای نظر کو اس حلہ کی مضر کن فیکون مین نساج قضا نی تار و پود نظر سی نور پاک
سیاہ چادرِ عصمت برقعِ طہارت پیراہن عفت کو جامہ خانہ ربع مسکون مین خیاطِ صنع نی سیا صفای
ہر دانہ کو سوزنِ مژگان سی حوا کی رشتہ امتیاز ملا اور مقراضِ ثنا نی ہاجرہ اور سارا کی مدام گریبان
نیاز پر ہاتہ ملا آسیہ اور مریم کو اسکی آستین شرف سی آرزوی بوس وکنار تہی ہر خاتونِ مکرم نی
ہوس مین نظارۂ قدر وقیمت پر امید وار تہی الوانِ رفعت اور بزرگی سی رضوان خم کرامت مین
ایسی رنگ لایا پردۂ دیدۂ ملک سی مستور اس جامۂ نور کی دامن مین عطر عنایات مینی لگایا کسی حسن و
بشرنی ایسی خلعت فضیلت نہین پائی جو خالقِ اکبر نی واسطی بضعۂ رسالت کی بہجوائی فلبستہا
فاطمۃ وتحلت بہا فتعجب الناس من زینتہا والوانہا وطیبہا پس ملقبین حجلۂ تقدیس نی
وہ پوشاک نفیس پہنی گویا ان ہپنی انواعِ زینت خداداد وشاطکی دایۂ عزت اور توقیر سی دست وپا مین شادمانی
سبہی ناظرین کو اوس لباس وزیور کی چمک دمک نی حیرت مین ڈالا زنگ ڈبو نی چشم و دماغ سی حاسدو نکی

دوسری مجلس فضائل بتول عذرا علیہا السلام

دود ندامت کالا شوکت و اقبال امر بی نیاز جلو سواری مین عصا بردار جلو ناموس ذو الجلال کی
ہمراہ حفظ باری یمین و یسار چلا حورین مجمرہ جاہ و حشم لئی پیش قدم روان تہین حجۂ قدسی اہتمام
دورباش مین آواز طرقو سناتی جب سیدہ جہان ترین فلما دخلت فاطمۃ دار الیہود
سجد لہا نسائہم یقبلن الارض بین یدیہا ایسی تزک اور شان سی جنت شاہ
مرسلان خانہ یہود مین پہنچین کہ وہ سب گہبرا کی استقبال کو نکلین تجمل اور شکوہ خداساز دیکہا
تو زمین پر گرین تعظیم سی بجای تسلیم سجدہ کیا خاک نعلین کو چشم بصیرت سی بوسہ دیکی انکہون مین
لگایا ایوان قدر و منزلت مین فرش دل و جان بچہایا صدر عظمت پر نور خدا کو مثال نقطہ
ایمان بٹہایا و اسلم بسبب ما رأو خلق کثیر من الیہود جو روشنی اور جلوہ ہدایت کو
دیکہا اسلام لائی بہت سی عورات اور مردان یہود کلمہ پڑہ کی زمرۂ خدام سی کہلائی تصدیق
رسالت پر اقرار اتفاق ہوا قدم اشرف کی برکت سی کمراہونکو نقد وفاق ملا فی البحار و سئل
نزل الہروی الحسین بن روح فقال کم بنات رسول اللہ فقال اربع
جلد عاشر بحار مین یہ قول لکہا ہی کہ نزل ہروی نی حسین بن روح سی پوچہا ہی دختران سرورِ خدا
کتنی پیدا ہوئین جواب دیا کہ چار بنات مصطفی تہین فقال ایتہن افضل فقال فاطمۃ
کہا اون مین فضیلت اور شرف کسکا زیادہ فرمایا ہی بوبی فاطمہ زہرا نی مرتبۂ فخر و عزت
سوا پایا ہی قال و لم صارت افضل و کان اصغرہن سنا و اقلہن صحبۃ
لرسول اللہ سائل نی اعتراض کیا وہ کیونکر توقیر مین سب سی بڑہ گئین باوجود اسکی جو عمر مین
چہوٹی اور صحبت نبی سی تہوڑی مدت شرفیاب رہین قال لخصلتین خصہا اللہ بہما
انہا ورثت رسول اللہ و نسل رسول اللہ منہا بوبی اس امر مین دو صفت کا
باعث معلوم کیا کہ خدائی خاص اونکو درجۂ رفعت دیا ایک پیغمبر سی میراث اور حفظ وصیت پائی

لی عن ابن عباس قال ان رسول اللہ کان جالسا ذات یوم و عندہ علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین فقال اللہم انک تعلم ان ہؤلاء اہل بیتی و اکرم الناس علی فاحبب من احبہم و ابغض من ابغضہم و وال من والاہم و عاد من عاداہم و اعن من اعانہم و اجعلہم مطہرین من کل رجس معصومین من کل ذنب و ایدہم بروح القدس منک ثم قال یا علی انت امام امتی و خلیفتی علیہا بعدی و انت قائد المؤمنین الی الجنۃ و کان انظر الی ابنتی فاطمۃ قد اقبلت یوم القیامۃ علی نجیب من نور عن یمینہا سبعون الف ملک و عن یسارہا سبعون الف ملک و بین یدیہا سبعون الف ملک و خلفہا سبعون الف ملک تقود مومنات امتی الی الجنۃ فایما امرأۃ صلت فی الیوم و اللیلۃ خمس صلوۃ و صامت شہر رمضان و حجت بیت اللہ الحرام و زکت مالہا و اطاعت زوجہا و والت علیا بعدی دخلت الجنۃ بشفاعۃ ابنتی فاطمۃ و انہا لسیدۃ نساء العالمین فقیل یا رسول اللہ اہی سیدۃ نساء عالمہا فقال ذلک لمریم بنت عمران فاما ابنتی فاطمۃ فہی سیدۃ نساء العالمین من الاولین و الآخرین و انہا لتقوم فی محرابہا فیسلم علیہا سبعون الف ملک من الملائکۃ المقربین و ینادونہا بما نادت بہ الملائکۃ مریم فیقولون یا فاطمۃ ان اللہ اصطفاک و طہرک و اصطفاک علی نساء العالمین ثم التفت الی علی فقال یا علی ان فاطمۃ بضعۃ منی و ہی نور عینی و ثمرۃ فؤادی یسوءنی من ساءہا و یسرنی من سرہا و انہا اول من یلحقنی من اہل بیتی فاحسن الیہا بعدک و اما الحسن و الحسین فہما ابنای و ریحانتای و ہما سیدا شباب اہل الجنۃ فلیکرما علیک کسمعک و بصرک ثم رفع یدہ الی السماء فقال اللہم انی اشہدک

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

دوسری اسد فی ذریت نبی اولاد زہرا سی برہانی ولم یخصہا بذلک الا بفضل اخلاص عرفۃ

من نیتہا یہ خصلت نہین ملی مگر بسبب اوس فضیلت کی جو حق تعالی اونکی نیت خالص دیکھی معرفت پر

طاعت کی ایضا ورد واعن عایشۃ ان فاطمۃ کانت اذا دخلت علی رسول اللہ

قام لہا من مجلسہ بی بی عایشہ زوجہ خیر الوری سی روایت کی ہی جو یہ خبر صدق درایت کہی کی

جب فاطمہ زہرا رسول خدا کی خدمت مین اتین مبیت الشرف پہ رہین قران السعدین باتین حضرت اپنی

مقام سی اونکی تعظیم کو سرو قد کہری ہو جاتی پیار مین سر کا بوسہ لیتی چہاتی سی لگاتی پہلوی اکرام اور اعزاز

مین برابر بٹہاتی قدر و منزلت بیٹی کی سب سی بڑہاتی واذا جاء الیہا لقیتہ وقبل کل واحد

منہما صاحبہ وجلسا معا بر گاہ رسالت پناہ خانہ بتول مین جاتی فاطمہ استقبال کرتین

سلام کو ادب سی جہکتین دست پدر چومتین شادمان اور مفتخر ہوتین سید انبیا بعد از بوس وکنار

اجلاس فرماتی وروی ابو السعادات فی فضائل العشرۃ وابن المؤذن فی

الاربعین بالاسناد عن عکرمۃ عن ابن عباس قالوا کان النبی اذا اراد سفرا

کان اخر الناس عہدا بفاطمۃ ابو السعادات کی فضائل اور ابن مؤذن کی اربعین مین لکہا ہے

جو سند عکرمہ سی زبانی ابن عباس کی یون کہا ہی جب ارادہ سفر کا رسول خدا دلمین رکہتی تو سب کی بعد فاطمہ

زہرا سی ملتی اور وداع کرتی واذا اقدم کان اول الناس عہدا بفاطمۃ ہرگاہ مراجعت فرماتی

سفر سی اتی تمام اقربا و حرم محترم سی پہلی ملاقات بتول کو جاتی ولو لم یکن لہا عند اللہ تعالی

فضل عظیم لم یکن رسول اللہ یفعل معہا ذلک اگر حضور داور مین فضل و کرامت سیدہ

عظیم پاتی تو ہرگز اپنا خیر الوری اونکی ساتہہ ایسی تکریم اور مدارات نفرماتی اذا کانت ولدہ وقد

امر اللہ بتعظیم الولد للوالد ولا یجوز ان یفعل معہا ذلک وہو بضد ما امر

امتہ عن اللہ بدرستی کہ وہ معصومہ فرزند تہین اللہ نی اولاد کو تعظیم والد پر امر کیا پیغمبر کو جایز نتہا

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

کہ بیٹی کا احترام کرتی ایسا علاوہ اسکی جو امت سی دستور ادب کیا خلاف امر معروف اور حکم خدا
ظہور مین آتا تھا۔ مگر یہ کہ منظور الہی خاص یوں نہین رہا۔ جو توقیر زہرا مین رسالت پناہ ہی نی عمل کیا قب
سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ مَعْنٰی حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ فَقَالَ خَیْرُ الْعَمَلِ بِرُّ فَاطِمَةَ وَوُلْدِهَا
وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ الْوِلَایَةُ ابی عبداللہ صادق سی معنی حی علی خیر العمل کو پوچھا جواب مین دوستی اور محبت
فاطمہ کو مع اولاد کی فرمایا۔ ایضاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
بَدَءَ بِفَاطِمَةَ فَدَخَلَ عَلَیْهَا فَاَطَالَ عِنْدَهَا الْمَکْثَ اور بہی کتاب مناقب مین روایت
کی ہی محمد ابن قیس کی زبانی حکایت لکہی ہی جب رسول خدا سفر سی پہرتی پہلی فاطمہ زہرا کی پاس جاتی
اور بہت ٹہرتی فَخَرَجَ مَرَّةً فِیْ سَفَرٍ فَصَنَعَتْ فَاطِمَةُ مَسْکَتَیْنِ مِنْ وَرِقٍ وَقِلَادَةً
وَقُرْطَیْنِ وَسَتَرًا الْبَابَ الْبَیْتَ لِقُدُوْمِ اَبِیْهَا وَزَوْجِهَا ایکدفعہ یوں ہین سید انبیا
پردیسین گئی بتول عذرا کو حصہ خاوند مین غنیمت سی کچہ روپیہ ملی دو چاندی کی چوڑیان ایک طوق
اور دو بندی بنوای دروازی پر ایک پردہ لٹکایا جو آمد و رفت پدر اور شوہر مین کام آئی فَلَمَّا
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَیْهَا فَوَقَفَ اَصْحَابُهُ عَلَی الْبَابِ لَا یَدْرُوْنَ یَقِفُوْنَ
اَوْ یَنْصَرِفُوْنَ لِطُوْلِ مَکْثِهٖ عِنْدَهَا ہرگاہ رسالت پناہ سفر سی پہر کی آئی دیدار خاتون
محشر کو قدم پر از شوق بڑہائی اصحاب در حجری پر کہڑی منتظر تہی کہ چلی جائین یا وقفہ کرین تردد
متفکر تہی فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَدْ عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ حَتّٰی جَلَسَ
عِنْدَ الْمِنْبَرِ ناگاہ رسول اللہ گہر سی باہر نکلی چہرہ پر ملال آئی تا کہ برابر منبر بیٹھی فَظَنَنْتُ فِیْ
اَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِمَا رَاٰی مِنَ الْمَسْکَتَیْنِ وَالْقِلَادَةِ وَالْقُرْطَیْنِ
وَالسِّتْرِ بضعہ طاہرہ کو نہیں بہدی حیرت ہوئی سوچین کہ دو پردہ نظارہ نور چشم لطف و
عنایت نہی فَنَزَعَتْ قِلَادَتَهَا وَقُرْطَیْهَا وَمَسْکَتَیْهَا وَنَزَعَتِ السِّتْرَ فَبَعَثَتْ

یابن رسول اللہ لم سمیت الزہراء فقال لانہا زہرت لامیر المومنین
بن تغلب قال قلت لابی عبداللہ

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

بہ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ فوراً کردن بند اور چوڑیان گوشوار ونکی ساتھہ اوتار لیا پردہ بہی کہولکی خدمت اقدس مین بہیجدیا وَقَالَتْ لِلرَّسُولِ قُلْ لَہٗ تَقْرَءُ عَلَیْکَ اِبْنَتُکَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِجْعَلْ ہٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لیجانی والی سی بولین یہ سامان پہنچانا خدمت پدر مین پیام سنانا کہ تمہاری بیٹی نی سلام عرض کیا اور ایسی بطریق اداب کہا میری اس ہدیہ کو لو راہ خدا مین تقسیم کردو فَلَمَّا اَتَاہُ قَالَ فَعَلَتْ فِدَاہَا اَبُوْہَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ جب سرور انبیا نی وہ اسباب مرسلہ پایا خوش ہوکی تین بار جان پدر تجہہ پر فدا فرمایا لَیْسَتِ الدُّنْیَا مِنْ مُحَمَّدٍ وَلَا مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْخَیْرِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَا اَسْقٰی فِیْہَا کَافِرًا شَرْبَۃَ مَاءٍ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ عَلَیْہَا بدرستی کہ دنیا اور اوسکی زینت سی محمد اور آل رسول کو علاقہ کیا اگر مثل پر پشہ رو بروی خدا قدر اسکی ہوتی کافر کو جرعہ آب ہرگز نہ ملتا پس وہ منبع احسنات خیرات کرکی خانۂ فاطمہ مین آئی پیار کیا سر و سینہ سی لگایا الفاظ تسلی سنائی فَسِ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا قَالَ نَزَلَتْ فِیْمَنْ غَصَبَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَقَّہٗ وَاَخَذَ حَقَّ فَاطِمَۃَ وَاٰذَاہَا کتاب تفسیر علی ابن ابراہیم مین لکہا ہی اس ایت کا نزول اونکی شان مین ہوا ہی جسنی خدا اور رسول کو اہانت مین ایذا دی اور کوئی چیز حق علی مرتضی سی غصب کی یا جو مرتبہ فاطمہ زہرا کو ملا ہی اوسکو جبر مین چہین لیا ہی وَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ مَنْ اٰذَاہَا فِیْ حَیَاتِیْ کَمَنْ اٰذَاہَا بَعْدَ مَوْتِیْ وَمَنْ اٰذَاہَا بَعْدَ مَوْتِیْ کَمَنْ اٰذَاہَا فِیْ حَیٰوتِیْ بدرستی کہ حدیث معتبر مین آیا ہی صحابہ سے پیغمبر نی فرمایا ہی جو ستائی بیٹی فاطمہ کو میری ایام حیات مین اوسنی دکہہ دیا مجہی ہنگام ممات مین اور جو پس از مرگ ایذا دیگا وہ ایسا ہی کہ زندگی مین ناراض کریگا وَمَنْ اٰذَاہَا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَہُوَ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ الْاٰیَۃ جسنی فاطمہ

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

زہرا کو تکلیف پہنچائی گو کہ مجھی ستایا اور جب سیری آزار کا مرتکب ہوا خدا کو ایذا دینی شکین کیا یہ اشارہ ہی قول
ملک علام کا جو آیا موید کلام قدر نظام کا ہی رُوِیَ اَنَّ اُمَّ اَیْمَنَ لَمَّا تُوُفِّیَتْ فَاطِمَۃُ حَلَفَتْ اَنْ لَا
تَکُوْنَ بِالْمَدِیْنَۃِ اِذْ لَا تُطِیْقُ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰی مَوَاضِعَ کَانَتْ بِہَا کتاب خرایج مین یہ روایت آئی ہی
کہ جب فاطمہ زہرا نی وفات پائی ہی ام ایمن کنیز بی بی خدیجہ نی مدینہ مین رہنی کی قسم کہائی ہی صوت
زندگی اوس شہر مین مرنی سی بدتر آفت لائی ہی اسو اسطی کہ شدت غمسی تاب نہین لا سکتی مکان شوق کو
جہان بیٹہتی تہین سونی عبادت کرتی خالی دیکہتی فَخَرَجَتْ اِلٰی مَکَّۃَ فَلَمَّا کَانَتْ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ
عَطِشَتْ عَطَشًا شَدِیْدًا ناچار وطن چہوڑ کی سفر مکہ اختیار کیا ہر گاہ صحرای بی آب و گیاہ مین پہنچی
پیاس کا غلبہ ہوا فَرَفَعَتْ یَدَیْہَا وَقَالَتْ یَا رَبِّ اَنَا خَادِمَۃُ فَاطِمَۃَ تَقْتُلُنِیْ عَطَشًا پیاس
سی دونو ہاتہ اوٹہای درگاہ خدا مین یہ کلام سنائی مین خادمہ ہون فاطمہ زہرا کی اور لونڈی خدیجہ کبریٰ کی
مجہی شدت عطش نی مارا تو اپنی منبع رحمت سی پانی پلا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہَا دَلْوًا مِّنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَتْ ناگاہ
دریای کرامت جوش مین آیا اللہ نی ڈول پانی کا بہر افلاک عنایت سی بہجوایا ام ایمن نی وہ آب سرد گوارا پیا
شکر واہب العطایا بطلب اللسان ادا کیا فَلَمْ تَحْتَجْ اِلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ سَبْعَ سِنِیْنَ اوسکی برکت سی
بہوک اور پیاس جاتی رہی سات برس تک ہرگز کہانی اور پانی کی حاجت نہ دیکہی وَکَانَ النَّاسُ یَبْعَثُوْنَہَا
فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْحَرِّ فَمَا یُصِیْبُہَا عَطَشٌ امتحان کی لئی لوگ اوسی ستاتی ہوای گرم تموز مین راہ دور
دراز کو بہجواتی وہ ایذای گرسنگی اور تشنگی کبہی نپاتی خوش اور خرم راہ مہلکہ سی جاتی سلامت پہر آتی عَنْ
عَنْ مَالِکِ ابْنِ دِیْنَارٍ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ فِیْ مَوْدِعِ الْحَجِّ اِمْرَاَۃً ضَعِیْفَۃً عَلٰی دَابَّۃٍ نَحِیْفَۃٍ وَالنَّاسُ
یَنْصَحُوْنَہَا لِتَنْکُصَ کتاب مناقب مین مالک ابن دینار سی روایت کی ہی کہ اوسنی یہ حکایت سند کہی ہی
ایک سال سفر بیت اللہ کی لوگ عازم ہوی ہر گاہ مین اور سب اہل شہر منزل وداع مین پہنچی ایک ضعیفہ کو
بڈہی اور دبلی دراز گوش پر سوار آتی دیکہا خلایق نی جو حاجیونکی رخصت کو آئی تہی اوسی نصیحت مین کہا

بالاسناد عن سنان الاوسی قال النبی صلعم
جبرئیل ان اللہ لما زوج فاطمۃ علیا امر رضوان
فامر بشجرۃ طوبی فحملت رقاعا لمحبی آل محمد
امطرہا ملائکۃ من نور بعدد تلک الرقاع
فاخذ تلک الملائکۃ الرقاع فاذا کان یوم
القیامۃ واستوت باہلہا اہبط اللہ الملائکۃ
بتلک الرقاع فاذا لقی ملک من تلک الملائکۃ
رجلا من محبی آل البیت محمد دفع الیہ رقعۃ
براءۃ من النار وجاء فی کثیر من الکتب
منہا کشف الثعلبی وفضائل ابی
السعادات فی معنی قولہ تعالی لا یرون
فیہا شمسا ولا زمہریرا قال ابن عباس
بینا اہل الجنۃ فی الجنۃ بعد ما سکنوا
راوا نورا اضاء الجنان فیقول

دوسری مجلس فضایل بتول عذرا علیہا السلام

بری جانور کو طاقت رفتار نہین وطن مین پھرجا اوسنے شوق کعبہ سے قول اصحاب کو نمانا اور نہ سنا

فلما توسطنا البادیة کلت دابتها فعد لتها فی اثنائها جب ہم چند مرحلہ آگی بڑہی بی آبادی

سواد بیابان مین جاپڑی اوس عورتکا مرکب خستہ اور ماندہ رہا چلنی سی راہ مین گرا مرفی ربعزم ہند ہا

وہ بی بی رہوار کو ملامت کرتی پیادہ پاکہی اپنی رفقا مین ایکطرف کناری کھڑی ہوئی فرفعت راسہا

الی السماء وقالت یا رب لا فی بیتی ترکتنی ولا الی بیتک حملتنی فوعزتک وجلالک

لو فعل بی ہذا غیرک لما شکوتہ الا الیک اوس خاتون مکرمہ نی آسمانکی جانب سر اوٹھایا

زبان عجز و مناجات مین عرض کی خدایا نہ مجھی شوق سی گھر مین رہنی دیا نہ اپنی بیت الشرف تک پہنچنی کا

سامان کیا قسم ہی تیری عزت و جلال کی اگر یہ سلوک اور کسی کا مین دیکھتی تو اوسکی فریاد سوای تیری

اور غیر سی نکرتی قال فاذا شخص اتاها من الفیفاء وفی یده زمام ناقة راوی کہتا ہی ناگاہ

ایک شخص جانب دشت سی آیا ہاتھ مین ناقہ باد رفتار کی مہار کھینچی لایا فقال لها ارکبی فرکبت

وسارت الناقة کالبرق الخاطف وہ ساربان پکارا کہ ای بی بی اوٹھو اس جمازہ کی پشت

بیٹھو جب سوار ہوی اونٹ آگی چلا بجلی کی مثال نظر سی غائب ہوا فلما بلغت المطاف رأیتها

تطوف فحلفتها من انت فقالت انا شہرة بنت مسکة بنت فضة خادمة الزہراء

ہرگاہ مقام طواف مین خانہ کعبہ کی ہمارا ورود ہوا تو اوس ضعیفہ کو دور حرم الہی مین پھرتی دیکھا کناری جاکی

قسم دی یہی تو کون ہی سچ بتا بولی کہ میرا نام ہی شہرہ بنت مسکہ بنت فضہ خادمہ بتول عذرا پس ای

اہل عزا تصور کی جا ہی اب جوش غم سی محل نالہ و بکا ہی جو خاتون محشر کی خدا اور رسول اسقدر توقیر کرین

بعد وفات پدر اوسپہ کیا صدمات محنت اور تحقیر گذرین کثرت مصائب مین زندگی سی بیزار ہو ماتم

پیغمبر مین رونی کا شغل بہی اوسکا ناگوار ہو گھر سارا تباہ اولاد بی پناہ ایک آفت سی نہ چھوٹی کہ دوسری

جانکاہ دیکھی وزرات کی صدمات مین جی ندہال مکروہات پی در پی سی زندگی وبال نظم للمولفہ عزت جو

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

حلق میں اوس دل ملول کی × اب تم سنو حدیث مصیبت بتول کی × روتی رہی فراق سی بابا کی رات دن × ایذا
اوٹھائی جان پہ قوم جہول کی × بیٹی شہید بیٹیان ہون قید گھر لٹی × امت کی مغفرت مین سب آفت قبول کی
رو لو فغان و نالہ کرو بیقرار ہو × جاتی ہی اب جہان سی نشانی رسول کی × ذکرِ خدا و مدح پیمبر سی کام ہے
ناظم نی یہ شرافت اعظم حصول کی ×

مصیبتِ وفاتِ فاطمۂ زہرا مع وصیتِ باعلیِ مرتضیٰ علیہ السلام اور شکوی ناکحہا

نالہ کشانِ بیت الاحزانِ فراق و نعرہ زنانِ ماتمکدۂ اشتیاق مہجورانِ دامانِ وصال × و رنجورانِ جانکاہ
شکستہ حال یتیمانِ مبتلای اندوہ آزار × و ضعیفانِ پہلو فگارِ انکسار × حدیث مسطورۂ درد و محنت گو تا بو
بیانِ حسرت نشان پر حزنِ البقیع سماعت مین پہنچاتی یون خاکِ مصیبت پہیلاتی ہین کہ جب ایام حیات
فاطمۂ زہرا کی قریب اتمام ہوی اور خیام عزا و ماتم کی ابواب خاص و عام پر کہلی وہ وقت آیا کہ خانہ زاد
خدا کی گہر سی رقت کا شور اوٹہی نفسِ مخلہ تقدیس عاریت سرای دنیا سی جاکی دار النعیم خلد مین بسی
علکۂ اہلبیت نوحہ و احسرتاہ سی سرکہ یوم عاشورا دکہای آہ و زاری حسنین کی عالم بالا تہ و بالا ہو جای
زینب اور ام کلثوم کی افغان و زاری پر شہرِ مدینہ روئی رحلت خاتونِ محشر کی صدمی سی اپنا بیگانہ جان
کہوی مع وَرَوَی وَرَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِیُّ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ
فَبَیْنَمَا اَنَا اَطُوْفُ وَاِذَا اَنَا بِجَارِیَةٍ سَمْرَاءَ مَلِیْحَةِ الْوَجْهِ عَذْبَةِ الْکَلَامِ وَهِیَ تُنَادِیْ
بِفَصَاحَةِ مَنْطِقِهَا کتاب معانی الاخبار مین لکہا ہی کہ ورقہ ابن عبداللہ ازدی نی کہا ہی مین ارادی
حج کی عازم اور محرم ہوا طواف مین پہرتا تہا ناگاہ ایک عورت سبزہ رنگ شیرین سخن کو فصاحت سی
کلام کرتی دیکہا فَقُلْتُ یَا جَارِیَةُ اِنِّیْ لَاَظُنُّکِ مِنْ مَوَالِیْ اَهْلِ الْبَیْتِ فَقَالَتْ اَجَلْ مین بولا
ای بی بی تجہہ پر موالی اہلبیت کا ظن ہوتا ہی جوابدیا سچ ہی جو تیرا گمان جاتا ہی قُلْتُ لَهَا وَمَنْ اَنْتِ

ملکت ست سنین ثمانی عشرۃ سنۃ وسبعۃ اشہر ... وعاشت بعدہ اثنین وسبعین یوما وقیل اربعین ... وقیل اربعۃ اشہر وروی ان فاطمۃ ... وسبعین یوما وقیل ... فی عیون المعجزات للسید المرتضی ... ثمان عشرۃ سنۃ وشہران ... توفیت ولہا یومئذ ثمان عشرۃ سنۃ وخمسۃ وسبعین یوما ودفنہا ... واقامت بعد النبی خمسۃ وسبعین یوما فاشتکل قبرہا ... فی البقیع وجلد واربعین ... وقال محمد بن اسحاق توفیت ولہا ثمان ... ایضا وعشرون سنۃ وقیل سبع وعشرون سنۃ ... وفی روایۃ انہا ولدت علی راس سنۃ ...

فاطمۃ ثلاث لیال خلون من شہر رمضان ... عن سید الحفاظ ابی منصور ... ان عبد اللہ بن الحسن دخل علی ہشام بن عبد الملک وعندہ الکلبی فقال ہشام لعبد اللہ بن الحسن یا ابا محمد کم بلغت فاطمۃ بنت رسول اللہ من السن فقال بلغت ثلاثین فقال الکلبی ما تقول ... قال بلغت خمسا وثلاثین فقال ہشام لعبد اللہ الا تسمع ما یقول الکلبی فقال عبد اللہ یا امیر المومنین سلنی عن امی فانا اعلم بہا وسل الکلبی عن امہ فہو اعلم بہا

عاشت فاطمۃ بعد رسول اللہ ستۃ اشہر ... فی ایام حیاتہا بعد النبی ... وفی زمان وفاتہا قالت عائشۃ ... لبثت فاطمۃ ...

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

قالت انا فضة امة فاطمة الزهراء مینی پونچھا تو کون ہی اوسنی اپنی فضیلت اتقا کی یعنی مین
فضہ لونڈی ہون فاطمہ زہرا کی فقلت لها فلقد کنت مشتاقا الی کلامك فارید
منك الساعة ان تجیبنی من مسالة اسئلك مینی اوس سی کہا کہ مین بہت مشتاق ہون
تیری باتونکا چاہتا ہون کہ بعد طواف علاحدہ بیٹھنا جو کچھ سوال کرونگا ثم قلت لها یا فضة
اخبرینی عن مولاتك فاطمة الزهراء وما الذی رأیت منها عند وفاتها بعد
موت ابیها پس حسب وعدہ وہ گوشہ مین میری نزدیک آئی مینی کہا خبردی سرگذشت بتول
عذرا سی بعد وفات پدر کیا محنت اوٹھائی فلما سمعت کلامی تغرغرت عیناها بالدموع
ثم انتحبت نادبة وقالت هیجت علی حزنا ساکنا واشجانا فی فوادی کامنة فاسمع
الان ما شاهدت منها اوسنی میری تقریر حسرت افزا سی آنکھون سی آنسو بہی اور فریاد وزاری کی
چلائی کہ آہ تونی حزن واندوہ کو تازہ کیا جو دلمین غم والم بھرا تھا اوسی ظاہر کردیا اب سنلی جس آفت کو
مینی دیکھا ہی اور وہ صدمہ خاتون محشر پر گذرا ہی اعلم انه لما قبض رسول الله افتجع
له الصغیر والکبیر وکثر علیه البکاء واعظم بکاء وانتحابا من مولاتی فاطمة
الزهراء وکان حزنها یتجدد ویزید وبکاءها یشتد جان توکہ ہرگاہ رسول اللہ کا دنیا سے
انتقال ہوا چھوٹی بڑی زن ومرد کا شور نوحہ وبکا اوپر حد سی بڑھا میری بانوی مکرم فاطمہ شدت
فغان اور ماتم سی خاموش نرہتین روز بروز حزن اور شیون دمبدم نیا کرتین فجلست سبعة
ایام لا یهدی لها انین ولا یسکن منها الحنین سات دن عزاء غم پدر مین اشکبار
ایسا بیٹھین کہ لحظہ بھر نالہ اور آہ سی قرار نہ لیتی تھین فلما کان فی الیوم الثامن ابدت ما کتمت
من الحزن ثم اقبلت تعثر فی اذیالها وهی لا تبصر شیئا من عبرتها ومن تواتر
دمعتها حتی دنت من قبر ابیها جب نوان دن سانحہ نبی کا ہوا ہجوم اندوہ اور خروش اور آہ

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

ہو دلین بیچارہ غم بھرا اتھا اوسکو جوش مین لایا بعزا گھرسی نکلین دامنکشان افتان و خیزان چلین اشکون کی فوج کی

کثرت سی رستہ دکھائی نہین دیتا تھا کہ نزدیک قبر والد پہنچین فلما نظرت الی الحجرة وقع طرفها علی المأذنة

فقصرت خطاها و دام نحیبها و بکاءها الی ان اغمی علیها بر گاہ مزار پدر کا حجرہ

نظر پڑا قدم تھرائی آہ کی ساتھ دریای سرشک بہا طاقت رفتار نہ رہی صبر نی جواب دیا جو کھٹ پر چکین

وہانکاسی جی غش کر گیا فبادرت النسوان الیها فنضحن الماء علیها فلما افاقت من

غشیتها قامت وهی تقول یہ حادثہ زنان بنی ہاشم نی جو دیکھا دوڑین پانی لا کی رخ زہرا

چہرہ کا تا کہ بیہوشیمین افاقہ پایا کہڑی ہوکی روح رسول کو یہ نوحہ سنایا یا ابتاه بقیت والهة

وحیدة وحیرانة فریدة فقد انخمد صوتی وانقطع ظهری وتنغص عیشی

وتکدر دهری ای پدر تمہاری بعد مین تنہا والہ و حیران ہون مبتلای ہزار آفت اور اندوہ

فراوان ہون بارغم سی میری کمر ٹوٹ گئی نالہ و فریاد مین آواز مٹھی آرام و چین سی چھوٹ گئی

دنیا آنکہون مین خوار ہی لحظہ بھر جینا دشوار ہی یا ابتاه فما اجد بعدک انیسا لوحشتی

ولا رادّا لدمعتی ولا معینا لضعفی تمہاری مرنی سی کوئی انیس وحشت اور مصیبت مین انیس

نہین باقی نہ ایک زن دلسوز پلہ رقت کا میری منہ سی چھڑاتی یا ابتاه من للارامل والمساکین

ومن للامة الی یوم الدین فمنبرک بعدک مستوحش ومحرابک خال من مناجاتک

وقبرک فرح بحقه بمواراتک والجنة مشتاقة الیک والی دعائک وصلوتک

ای بابا فقرا کا حامی رانڈو بکا مددگار کون ہوگا اس امت کا مہربان حشر تک اب کوئی نہ ہا منبر

تمہاری نشست کی جا مین وحشت متوالی ہی محراب مصلا آواز مناجات سی آپکی خالی ہے

گہر ویران ہوا قبر کی خوشی مین آغوش بھری جنت شوق دعا و صلواۃ سی خود فراموش رہی یا الہی

عجل وفاتی سریعا فلقد تنغصت الحیوة یا مولای پس خدا سی التجا کی الہی میری موت

رکھا حسرت دنیا سی مین جگر خراش ہین
بیتاب دوڑی منہ کو سینہ پاش پاش ہے
بی سر خون مین تر دیکھا جذبۂ شوق سے
پہنچایا اوس دربدری نی ہر گاہ لاش پدر کو
قیدی بنایا سلسلہ جا ہین باندھا قفل ازبا مین
گھر کا سامان زیور و معجر اعدا نی غارت کی
وارثون کا ساتھ پردیس مین چھوٹا
روبرو مارا گیا بھائی اور برادرون کا لہو دیکھا

۹۳

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

جلدی اجاسی زندگی وبال ہی اگر مرون تو دیدار پدر میسر آئی قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَنْزِلِهَا وَاَخَذَتْ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيْلِ لَيْلَهَا وَنَهَارَهَا راوی کہتا ہی پس گریان اور نالان بیت الشرف مین مراجعت کی صف ماتم بچہائی دنرات رونی سی غیر حالت کی وَاجْتَمَعَ شُيُوْخُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَقْبَلُوْا اِلٰی اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ فَقَالُوْا لَهٗ يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ فَاطِمَةَ تَبْكِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ فَلَا اَحَدٌ مِنَّا يَتَهَنَّاءُ بِالنَّوْمِ فِي اللَّيْلِ عَلٰی فُرُشِنَا وَلَا بِالنَّهَارِ لَنَا قَرَارٌ عَلٰی اَشْغَالِنَا جب رونی سی مدینہ غلبہ رقت سی زہرا کی بچین ہوی امیر المومنین علی علیہ السلام کی پاس شکایت کو فراہم ہوکی بولی ای ابو الحسن فاطمہ کی دنرات رونیسی ہمارا کام تمام ہی نہ روزانہ کوئی صورت قرار ملتا ہی شب کا خواب وآرام ہی ثُمَّ اِنَّهٗ بَنٰی لَهَا بَيْتًا فِي الْبَقِيْعِ نَازِحًا عَنِ الْمَدِيْنَةِ يُسَمّٰی بَيْتَ الْاَحْزَانِ پس ناچار حیدر کرار نی واسطی عزاداری بتولِ عذرا کی اہتمام فرمایا بیرون شہر مدینہ قبرستان بقیع مین حجرہ بنایا کہ وہ بیت الاحزان کہلایا وَكَانَتْ اِذَا اَصْبَحَتْ قَدَّمَتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اَمَامَهَا وَخَرَجَتْ اِلَی الْبَقِيْعِ بَاكِيَةً فَلَا تَزَالُ بَيْنَ الْقُبُوْرِ بَاكِيَةً ہر صبح کو خاتون محشر گہر سی برآمد ہوتین اونکی پیش رو حسنین قدم بڑہاتی دن بھر وہان بیٹھتی ہمراہ فرزندان روتین فَاِذَا جَاءَ اللَّيْلُ اَقْبَلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَيْهَا وَسَاقَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ اِلٰی مَنْزِلِهَا وَلَمْ تَزَلْ عَلٰی ذٰلِكَ اِلٰی اَنْ مَضٰی لَهَا بَعْدَ مَوْتِ اَبِيْهَا سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا جب رات ہوتی تو امیر المومنین جاتی ہاتہہ پکڑکی اوٹہاتی تسلی اور دلاسا مین پہیرلاتی یوہنین گریہ وزاری مین ایام ہجر اری بسر کیئی تا کہ وفات پیغمبر سی ستائیس روز گذر گئی وَاعْتَلَّتِ الْعِلَّةَ الَّتِي تُوُفِّيَتْ فِيْهَا فَبَقِيَتْ اِلٰی يَوْمِ الْاَرْبَعِيْنَ پس بیماری مین فاطمہ مریض ہوئین چالیس یوم تک قلق اور بکا مین جیتی رہین وَقَدْ صَلّٰی اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَاَقْبَلَ يُرِيْدُ الْمَنْزِلَ اِذَا اِسْتَقْبَلَهُ الْجَوَارِيْ بَاكِيَاتٍ حَزِيْنَاتٍ فَقَالَ لَهُنَّ مَا الْخَبَرُ وَمَا لِيْ

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

اراکِن متغیرات الوجوہ والصور ایک دن سرور اوصیا نماز ظہر پڑہ کی مسجد سی گہر کو آتی تہی ناگاہ چند کنیز راہ مین اونکو ملین ایسی محزون و گریان کہ سینہ مین دم نہ سماتی تہی سبب پوچہا کیا ماجرا ہی جو تمہارا حال ایسا غیر ہو رہا ہی فقلن یا امیر المؤمنین ادرک ابنۃ عمک الزہراء وما نظنک تدرکہا کہا ای سید الوصیین جلدی جاو اپنی زہرا کی خبر لو لاکن ظن ہی کہ زندہ اور سلامت نہ دیکہو فاقبل امیر المؤمنین مسرعًا حتی دخل علیہا واذا بہا ملقاۃ علی فراشہا وہی تقبض یمینًا وتمد شمالًا امیر المؤمنین شتابان حجری مین آئی بالین سیدہ پر بی تاب وتوان قدم ترہا ہی ناگاہ بتول اطہر کو نظر کی مبتلای نزع جان تہین فرش پ لیٹی کبہی داہنی اور گاہی بائین طرف بحسرت نگران تہین فالقی الرداء عن عاتقہ والعمامۃ عن راسہ رداکو سراسیمہ ہوکی دوش سی پہینکا عمامہ بہی فرط اندوہ مین خاک پر پٹکا واقبل حتی اخذ راسہا وترکہ فی حجرہ ونادیہا یا زہراء فلم تکلمہ فنادیہا یا بنت محمد المصطفی یا فاطمۃ کلمینی فانا ابن عمک علی بن ابی طالب آگی بڑہی او نکا سر اوٹہایا گود مین لیا اور پکارا یا زہرا لاکن غلبۂ ضعف سی بانوی ناکام نی کلام نہ کیا پہر ندا کی ای بنت مصطفی بولو کہ مین علی ابن ابیطالب ابن عم ہون تمہارا قال ففتحت عینیہا فی وجہہ ونظرت الیہ وبکت وبکی وقال ما الذی تجدینہ راوی کہتا ہی خیر النسا نی آنکہین کہولکی روی علی مصطفی حیرت مین دیکہا غلبۂ یاس مین رو دیا اور سیدہ اوصیا کی بہی آنسو بہی پوچہا ای مادر حسن تمکو کیا ہو فقالت یا ابن عم انی اجد الموت الذی لا بد منہ ولا محیص عنہ قالت فقال لہا علی من این لک یا بنت رسول اللہ ہذا الخبر والوحی قد انقطع عنا فی ظاہر جواب دیا جس مرنی سی گریز نہین اوس موت کو نزدیک پاتی ہون کہ وصی برابر آیا شاہ اولیا نی فرمایا ای بنت مصطفی ہماری گہر سی علاقہ خبر وحی کا قطع ہوا پہر تمنی کیونکر اپنا مرنا پہچانا فقالت یا ابا الحسن

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

رقدت الساعة فرأیت حبیبی رسول الله فی قصر من الدر الابیض فلما
رانی قال هلمی یا بنیة فانی الیک مشتاق عرض کی ای ابو الحسن اس گہری مجھی ذرا غنود کی
آئی عالم رویا مین درمیان قصر مروارید سفید صورت محبوب خدا پائی جب مجکو دوری دیکھا لطف مین
پکار کی کہا جلدی میری قریب آجا کہ بہت مشتاق ہون تیرا فقلت والله انی لاشد شوقا
منک الی لقائک فقال انت اللیلة عندی وهو الصادق لما وعد من بی
بخدا قسم اکی آرزوی لقا مین انکہین دیدار بیقرار ہین ارشاد کیا آج رات کو میری پاس آوگی اور وہ
وعدی مین صادق الاقرار ہین فاذا انت قرات یاسین فاعلم انی قد قضیت نحبی
فغسلنی ولا تکشف عنی فانی طاہرة مطہرة پس تم سورہ یاسین میری بالین پر تلاوت کیو
جب تمام ہوگا تو یہ دم نکل جایگا یہی علامت پہچان رکہو اوسوقت اپنی ہاتہہ سی نہلانا مگر لباس اوتارنا
مین طاہر اور مطہرہ ہون برہنہ نہین فرمانا ولیصل علی معک من اہلی وادفنی لیلا
فی قبری تم مجہپر ساتہہ سوای اہلبیت کی نماز پڑہنا راتکو چہپا کی قبر مین جنازہ رکہنا ایضا وعن اسماء
بنت عمیس ان فاطمة بنت رسول الله قالت انی قد استقبحت ما یصنع بالنساء
انه یطرح علی المرأة الثوب فیصفها لمن رای اسماء بنت عمیس نی روایت کی ہی کہ فاطمہ
دختر پیغمبر خدا علیہا السلام نی یہ بات کہی ہی کسقدر مجہی ناگوار ہی مرگ نسوان مین کہ جنازی پر کپڑا
ڈالکی لیجاتی ہین غیر مردونکو سارا ڈیل ڈول عورتکا دکہاتی ہین فقالت اسماء یا بنت رسول الله
انا اریک شیئا رایته بارض الحبشة اسماء بولی ای بضعہ خیر الوری مین ایک ترکیب
بتاون جو حبش مین دیکہی جسمین کچہہ علامت میت سی ناظرین کو تمیز نہین ہوتی قال فدعت
بجرید رطبة فحنتها ثم طرحت علیها ثوبا راوی کہتا ہی پس اونسی لکڑیان گیلی خرما کی
منگائین خم دیکی پہلو مین کہٹولی کی لگائین اوسپر چادر اوڑہائی سجا کی نظر خیر النسا مین لائی فقالت

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

فاطمۃُ ما احسن هذا واجملہ لا تعرف بہ المرأۃُ من الرّجل بتولِ عذرانی کہا وہ کیا اچھا سامان ہی مُردکی واسطی اس دستور کا جو پہچانا نہیں جاتا باہری جنازہ مرد خواہ عورت
دستور کا صنہ مرضت فاطمۃُ مرضًا شدیدًا ومکثت اربعین لیلۃً فی مرضہا
الی ان توفیت کتاب روضہ مین ہی کہ فاطمہ زہرا شدت سی بیمار ہوئین اور چالیس شبانہ روز
دکھہ مین رہین تا کہ دنیا سی گذر گئین فلمّا نُعیت الیہا نفسہا دعت امّ ایمن واسماء بنت
عمیسٍ ووجّہت خلف علیٍّ واحضرتہُ فقالت یا ابن عمّ انّہ قد نُعیت الیّ
نفسی واننی لا اری ما بی الّا انّنی لاحقٌ بابی ساعۃ بعد ساعۃٍ جب ان
مرگ اپنا پہچانا پایا ام ایمن اور اسماء بنت عمیس کو بلایا امیر المومنین کی طلب مین آدمی بھیجا وہ آئی
گہر مین آئی تو حال غیر دیکہا بتولِ عذرانی کہا یا ابن عم مجھی پیام اجل پہنچا اب زندگانی سی دنیا کی
ہاتھہ اوٹھایا ملاقات پدر کا وقت قریب آیا وانا اوصیک باشیاءٍ فی قلبی قال لہا
علیٌّ اوصینی بما احببتِ یا بنت رسول اللہ عرض کی یا علی میری دلمین جو باتین ہین
وہ تمکو سناؤن بولی ای بنت رسو لخدا وصیت کرو تا اوسی بجا لاؤن فجلس عند رأسہا
واخرج من کان فی البیت پس امیر المومنین قرین فاطمہ بالین پر بیٹہی جو لوک اغیار گہر مین تہی وہ
باہر کردیی ثمّ قالت یا ابن عمّ ما عہدتنی کاذبۃً ولا خائنۃً ولا خالفتکَ
منذ عاشرتنی پہر کہا ای پسر عم تمنی مجکو تا ایندم کبھی جھوٹا نہیں پایا اور نہ خیانت مین بغیر
مرضی تمہاری کام کیا جتنی مدت کہ آپکا میرا ساتہہ رہا ہرگز او سمین کوئی قصور سرزد نہ ہوا فقال
معاذ اللہ انتِ اعلم باللہ وابرّ واتقی واکرم واشدّ خوفًا من اللہ واللہ جدّدتِ
علیّ مصیبۃ رسول اللہ وقد عظمت وفاتکِ وفقدکِ فانّا للہ وانّا الیہ
راجعون علی مرتضی علیہ السلام نی مزید رقت مین جوابدیا معاذ اللہ تم ہمیشہ مین معرفت خدا کی

باسنادہ عن موسی بن جعفر عن ابائہ علیہم السلام قال قال علی استاذن

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

شناسا بڑی نیک پارسای صاحب تقوی اور خوف الٰہی سی تمہارا دل بھرا تھا صد حیف کہ اپنی الم فراق
مصیبت رسول اللہ کو میری لیئی تازہ کیا مجھ پر بہت شاق ہی تمہارا مرنا اور جو صدمہ دیا اپنا اندوہ
فق کیا ہوں پس انا للہ وانا الیہ راجعون ثُمَّ بَكَيَا جَمِيعًا سَاعَةً وَأَخَذَ رَأْسَهَا وَضَمَّهَا
إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ أَوْصِينِي بِمَا شِئْتِ پس دونو بزرگوار دیر تک بہت روئی اپنی
درد جدائی سی ہوش کھوئی علی مرتضی نی سر فاطمہ زہرا علیہا السلام تکیہ سی اوٹھایا چھاتی سی
لگایا اونکو امر فرمایا ای دختر نبی الوری حبیبہ خدا جو چاہو مجھی اپنی وصیت کرو قَالَتْ يَا ابْنَ عَمِّ
رَسُولِ اللهِ أُوصِيكَ أَوَّلًا أَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدِي أُمَامَةَ بِنْتَ أُخْتِي زَيْنَبَ
فَإِنَّهَا تَكُونُ لِوُلْدِي مِثْلِي سیدہ نسائی کہا ای پسر عم رسو خدا پہلا سوال یہ ہی میرا کہ جب مین
مرجاوٴں تو پابند مہربانی رہنا امامہ بنت زینب میری خواہر سی شادی کرنا کہ وہ میری اولاد کو مثل
مادر شفیق پرورش کری کی اطفال خرد سال پر متوجہ نوازش رہیگی ثُمَّ قَالَتْ أُوصِيكَ يَا ابْنَ
عَمِّ أَنْ تَتَّخِذَ لِي نَعْشًا فَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ صَوَّرُوا صُورَتَهُ بعد ازان تو یہ کہ
میری واسطی ایک نعش بنانا مدہ رستی کہ ملائکہ نی وہ ترکیب مجھی دکھائی اوسمین اوٹھانا ثُمَّ
قَالَتْ أُوصِيكَ أَنْ لَا يَشْهَدَ أَحَدٌ جِنَازَتِي مِنْ هٰؤُلَاءِ تیسری بڑی بات کی مدام جر بنیا
جنازی پر ان اشخاص بیگانہ کو حاضر نہ ہونی دینا وَادْفِنِّي فِي اللَّيْلِ إِذَا هَدَأَتِ الْعُيُونُ
وَنَامَتِ الْأَبْصَارُ چوتھی مجھی راتکو نہلانا کفن پہنانا قبرستان مین لیجانا جس دم آنکھین بند ہون
زمانہ سو رہی اوسوقت دفنانا وَفِي رِوَايَةِ وَرَقَةٍ قَالَتْ وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّكَ بَعْدِي
لَا تَصْبِرُ عَلَى قِلَّةِ التَّزْوِيجِ فَإِنْ أَنْتَ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً اجْعَلْ لَهَا يَوْمًا وَلَيْلَةً
وَاجْعَلْ لِأَوْلَادِي يَوْمًا وَلَيْلَةً روایت ورقہ مین آیا کہ خیر النسائی کہا یا علی جانلو کہ بعد میری
تنہائی پر تمہارا صبر نہوگا اگر تزویج دنیا مین ضروری ہی ہر مرد کو دفع تنہائی مجبوری ہی بس ہر گاہ

۹۸

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

بی بی کرنا ایک دزات اوسکی پاس رہنا اور دوسری شبانہ روز کو میری اولاد کی پرستاری مین کہنا

یا اَبَا الحَسَنِ وَلَا تَصِح فِی وُجُوهِهِمَا فَیُصبِحَانِ یَتِیمَینِ غَرِیبَینِ مُنکَسِرَینِ ای ابوالحسن

تمکو فرزندونکی سفارش کرتی ہون کہ بناہ لینا منہ پر خفا ہوکی ہرگز ترش نہ بولنا کہر کی ندینا بہ بستی کو بہی

میری بی مونس و غمخوار ہوجانکی غریب و دلشکستہ یتیم و بی مادر کہلائینگی کَانَّهُمَا بِالاَمسِ فَقَدَا جَدَّ

هُمَا وَالیَومَ یَفقِدَانِ اُمَّهُمَا ابہی کل کی بات ہی ناناکو ہاتہہ سی کہو چکی ہین اور آج ماکی مرنسی

نبی ہون پر کوہِ الم کرتی ہین فَالوَیلُ لِاُمَّةٍ تَقتُلُهُمَا وَتُبغِضُهُمَا اس وای اوس است پر جو انکو

ظلم و جفاسی قتل کرین اور سنہ کالا ہوا ونکا جو دشمنی سی خواہان ایذا رہین جیتی مرتی یہی اندیشہ ہی لگا

دل نہ دکہی نازک طبیعت مین مبادا کوئی برا کہی تر بہی نگاہ رکہی مرثیہ فَکَیفَ لَو شَاهَدَت

جِسمَ الحُسَینِ عَلٰی حَرِّ التُّرَابِ بِلَا رَاسٍ عَلَی البَدَنِ ای اہل عزا بنظر غور دیکہو اس ماجرا کو

ذرا تصور کرو پس کیونکر فاطمہ کی جان کو دشت کربلا مین صبر و قرار پڑتا اگر جسم بی سر امام حسین علیہ السلام

جلتی ریت مین سامنی جسم سی گذرتا مُغَسَّلٌ بِدِمَاءِ النَّحرِ رَضَّضَهُ بِالصَّافِنَاتِ ذَوِی

الاَحقَادِ وَالاِحَنِ خنجر جفاسی گلا کٹوایا گردن کی لہو سی بدن نہلایا لاش صد پاش خاک مین آلودہ

اہل عناد کی سم ستور سی پامال و فرسودہ ہوای جنوب و شمال او سپر اڑاتی جاتی غبار سحر اعوض چادر

تن عریانکو اوڑہاتی مُهَشَّمُ الصَّدرِ دَامِی النَّحرِ مُنعَفِرُ الخَدَّینِ مُلقًی بِلَا غُسلٍ وَلَا کَفَنٍ

سینہ کی ہڈیان روندی سی چور رگہای حلقوم سی خون انہار جاری و ونوشی پہر ہی زمین دہان

جنازہ بی غسل و کفن دہوپ مین طپان اَثوَابُهُ مِن تُرَابِ الطَّفِّ قَد نُسِجَت لَهَا الرِّیَاحُ

بِلَا اَبرِیقٍ وَلَا رُدُنٍ سب لباس کو غارتگر لوٹ لیگئی تہی کپڑی نشتر و خار ای جراحات کی

بدن پر لگی تہی ہوا نی اپنا دامن پر از خاک لاکی اوسپر پہیلایا جامہ بی گریبان و آستین بی فرزند

بتول کو چہپایا وَرَاسُهُ فِی القَنَا العَالِی وَشَیبَتُهُ مَصبُوغَةٌ بِدِمَاءِ النَّحرِ فِی اللُّدُنِ

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

سرِ انور نوکِ نیزۂ بلند کی چڑہایا دستِ جفا سی اعدا کی اطرافِ دشت مین پڑا پہرایا محاسن سفید
جسم کی لہو سی خضاب قتل سی مظلوم غریب کی معمورۂ جہان خراب ہوا رق و ابو عبد اللہ الحمیری
بن علی البصری و احمد بن حنبل و ابو عبد اللہ بن بطۃ باسانیدھم عن ام
سلمی امراۃ ابی رافع قالت اشتکت فاطمۃ شکواہا التی قبضت فیہ وکنت
امرضہا فاصبحت یوما اسکن ما کانت راویانِ معتبر نی اپنی سند سی کہا کہ ام سلمی زوجہ
ابی رافع کی زبانی سنا نقل کرتی ہی رنجور ہوین فاطمہ اوس بیماری جسمین انتقال کیا مین خدمتگذار مین
رہتی تہی ایک روز جو سوتی اوٹہین قدری او نکا جی ٹہرا فخرج علی الی بعض حوائجہ
پس علی مرتضی علیہ السلام باہر گئی اپنی حاجت کی سرانجام کو مصروف رہی فقالت اسکبی لی
غسلا فسکبت لہا فقامت واغتسلت احسن ما یکون من الغسل ثم لبست
اثوابہا الجدد پس خادمہ کو صدیقۂ کبری نی فرمایا میری نہانی کو پانی لا جب آب غسل
مہیا کیا بدنِ مطہر اچہی طرح سی دہویا اور عمدہ لباس کو اپنی پہنا ٹہراکی اوس آخری نہا و کا
کیا کہنا ثم قالت افرشی فراشی وسط البیت ثم استقبلتہ ونامت پہر بولین فرش کو
حجرۂ مصلا مین بچہا ہر گاہ بسترِ آرامش گستردہ ہوا وہ معصومہ جا کی قبلہ رو لیٹین قصدِ رحلت پر
دنیا سی عازمِ جنت ہوئین وقالت انا مقبوضۃ وقد اغتسلت فلا یکشفنی احد
ثم وضعت خدہا علی یدہا وماتت مجہسی ارشاد کیا اسوقت یقین ہی کہ مین نہین
جیون کوئی مجہی برہنہ نکری کہ نہا چکی ہون پہر بازو پر اپنا منہ اور چہرہ رکہا ایسا دم واپسین لیا
جو ضایقہ موت چکہا وروی انہا بقیت بعد ابیہا اربعین صباحا ولما
حضرتہا الوفات قالت لاسماء ان جبرئیل اتی النبی لما حضرتہ الوفاۃ
بکافور من الجنۃ فقسمہ اثلاثا ثلثا لنفسہ وثلثا لعلی وثلثا لی وکان

حضرت رسول اللہ الوفات بکی حتی بلت دموعہ لحیتہ فقیل لہ یا رسول اللہ ما یبکیک
فقال ابکی لذریتی وما تصنع بہم شرار امتی من بعدی کانی بفاطمۃ بنتی وقد
ظلمت بعدی وہی تنادی یا ابتاہ فلا یعینہا احد من امتی فسمعت
یا ابتاہ فلا یعینہا ذلک فاطمۃ فبکت فقال رسول اللہ
لا تبکین یا بنیۃ فقالت لست ابکی

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

اربعین دینار کہما روایت کی بعد وفات رسولخدا چالیس دن رشتہ حیات فاطمہ زہرا باقی رہا

ہرگاہ وقت رحلت آیا اسماء بنت عمیس کو یون کہا جبرئیل ہنگام انتقال خیر الانام آپکے چالیس درہم کا کافور بہشت

لائی تہی جو پیغمبر نے میری اور علی اور اپنی واسطے تین حصے فرمائی تہی فقالت یا اسماء ایتینی بقیۃ

حنوط والدی من موضع کذا و کذا فضعیہ عند راسی فوضعتہ بولین ای اسما

وہ بقیہ حنوط والد اوتہا لا میری بالین سے لگا بنت عمیس نا قل ہی کہ مینی ویسا ہی کیا ثم تسجت

بثوبہا و قالت انتظرنی ہنیہۃ وادعنی فان اجبتک والا فاعلمی انی قدمت

علی ابی پس چادر تانکی دراز ہوئین مجہی سمجہایا تہوڑی دیر انتظار کرنا پہر پکارنا اگر جواب ندیا تو

جان لینا کہ مین اپنی والد کی پاس گئی خبر مرگ دینا فانتظرتہا ہنیہۃ ثم نادتہا فلم تجبہا

فکشفت الثوب عن وجہہا فاذا بہا قد فارقت الدنیا اونی قدری راہ دیکہی اور پکارا

مگر جواب نہ ملا کپڑا منہ سے ہٹا کی دیکہا تو دنیاسی کوچ کیا تہا فبینما ہی کذلک اذ دخل الحسن

والحسین فقالا یا اسماء ما ینیم امنا فی ہذہ الساعۃ قالت یا ابنی رسول اللہ

لیست امکما نائمۃ قد فارقت الدنیا ناگاہ اس حال مین حسنین گہر مین آئی سبکی صورتین

محزون دیکہین بولی ای اسماء اسوقت کیون ہماری والدہ سورہین اونی کہا ای فرزندان خیر الوری

مان تمہاری خوابیدہ نہین بلکہ شدت مرض مین دنیاسی گذر گئین فوقع علیہا الحسن

یقبلہا مرۃ و یقول یا اماہ کلمینی قبل ان تفارق روحی بدنی پس فرط شوق سے

امام حسن علیہ السلام دوڑ کی لاش پر گری دست و پاکی بوسی لیتی چلاتی نالان رہی ای مادر مہربان

بولو آواز سناؤ تا کہ قرار آئی قبل ازان جو میری جان غمسی نکل جائی قالت و اقبل الحسین

یقبل رجلہا و یقول یا اماہ انا ابنک الحسین کلمینی قبل ان ینصدع

قلبی فاموت امام حسین علیہ السلام جذبہ الفت مین دوڑی قدم زہرا سی جا کی لپٹی پکاری ای مان

هذا ما نثرت الملائكة ثم امر الله
فنثرت من سنبل الجنة و قرنفلها
ونثرت من جلدها و نوافجها و قامت الملائكة
بيضاء فقطرت عليهم من لؤلؤها
ثم بعث الله تبارك و تعالى سحابة
بن ابي طالب رضا مني بعضها لبعض
اني قد زوجت فاطمة

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

قالت لہما اسماء یا ابنی
مین تمہارے پسر حسین ہون منہ سے بولو تا درد جگر مین فراق کی نہ مرجاون
رسول اللہ انطلقا الی ابیکما علی فاخبراہ بموت امکما فخرجا حتی اذا کانا
بین
قرب المسجد رفعا اصواتہما بالبکاء اسماء نے اونسے کہا اے ابناء مصطفی خدمت پدر
جاؤ رحلت سے خاتون قیامت کی خبر کرو یہان لاؤ جلدی دونو غمزدہ نکلے قریب مسجد پہنچے تو پکار کے
روتے لگے فابتدرہما جمیع الصحابۃ فقالوا ما یبکیکما یا ابنی رسول اللہ لا ابکی اللہ
اعینکما لعلکما نظرتما الی موقف جدکما فبکیتما شوقا الیہ بشیر صحابی دوڑے
پوچھا اے ابناء نبی اللہ خدا تمکو نہ رولائے مگر جاے ناناکو خالی دیکھنے سے رقت مین آئے فقالا لا
اولیس قد ماتت امنا فاطمۃ الزہراء قال فوقع علی علی وجہہ یقول جوابا
مگر نہین جانتے کہ ہماری والدہ مرگئین امیر المومنین یہ ماجرا سنکے دوڑے جنازہ بتول پر گرے
بانہین گلے مین ڈالدین بے اختیار چشمہ حسرت سے دریاے سرشک بہائے یہ اشعار مرثیہ حضار کو
سنائے شعر بمن العزاء یا بنت محمد کنت بک اتعزی ففقیم العزاء من بعدک
وفی روایۃ الکافی قد ذکرتہ قبل ہذا ثم توفیت فصاحت اہل المدینۃ
صیحۃ واحدۃ واجتمعت نساء بنی ہاشم فی دارہا فصرخوا روایت مین وہ کی
جو پہلے اونکا ذکر ہوا لکھا ہے کہ جب سیدۃ النساء نے دنیا سے ارتحال کیا ہے یکبارہ شور بکا خلق مدینہ کا
ایسا اوٹھا کہ عالم کو ہلا دیا ساری زنان بنی ہاشم گھر مین شاہ مردان کے فراہم آئین جوش ماتم اور عزای
بتول مین دل کھولکے چلائین واقبل الناس مثل عرف الفرس الی علی وہو جالس
والحسن والحسین بین یدیہ یبکیان تمام اہل مدینہ مثل انبوہ یال اسپ امام انام کی
پاس حاضر ہوے حسنین اونکی خدمت مین مصیبت مادر سے رونے پر سرگرم رہے فبکی الناس
لبکائہما واجتمع الناس فجلسوا وہم یضجون وینتظرون ان تخرج الجنازۃ

کتاب الفردوس لابن شیرویہ

قالت البنت النبي فقلت
السلام عليك يا ابنة
قال و عليك السلام
يا ابنة فقالت والله ما
اصبح في بيت علي طعام
ولا دخل بين شفتيه طعام
منذ خمس ولا الثاغية
ولا راغية ولا اصبح

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

فیصلون علیہا ساری لوگ فرزندان رسول کی رقت سی تڑپتی تہی جمع آوری کرتی اکی ہمپی
بیٹہی مصروف نالہ و بکا رہتی تہی انتظار مین انکہین بہاتی جنازہ باہر آتی تا اوسپر نماز پڑہین
پہر تابوت کی ہمراہ باد لِ گداز جانب مدفن بڑہین وخرج ابو ذر فقال انصرفوا
فان ابنة رسول الله قد اخر اخراجها فی هذه العشیة ناگاہ ابو ذر نکلی زن و
مرد سی اپنی گہر پہر جانی کو کہا کہ اس رات مین اوٹہانا میت کا موقوف رہا فقام الناس
وانصرفوا سب لوگ اوٹہکی چلی گئی وہان در حرم پر کچہہ نرہی فلما ان هدات
العیون ومضی من اللیل اخرجها علی والحسن والحسین وعمار والمقداد
والعقیل والزبیر وابو ذر وسلمان وبریدة ونفر من بنی هاشم
وخواصه صلوا علیها پس ہرگاہ ساری خلقت کی آنکہہ نیند سی بند ہوئی رات بہی
زیادہ نصف سی گذری علی مرتضی علیہ السلام نی تابوت کو اوٹہاکی بیت الشرف سی باہر
نکالا حسنین وعمار ومقداد وعقیل وزبیر وابو ذر وسلمان وبریدہ اور دو بنی ہاشم وبعضی خواص کی
ہمراہ نماز کو بڑہا ودفنوها فی جوف اللیل وسوی علی حوالیها قبورا مزورة
مقدار سبعة حتی لا یعرف قبرها پردہ شب مین اوس مستورہ کو داخل قبر کیا اور نشان
مزار کو نظر اغیار سی مٹا دیا علی علیہ السلام نی لحد زہرا کی برابر سات ترتبین جا بجا تاکہ او سمین
مدفن بتول کو نپاوین مخالفین وفی روایة ورقة عن فضة فقال علی والله لقد
اخذت فی امرها وغسلتها فی قمیصها ولم اکشفه عنها فوالله لقد کانت
میمونة طاهرة مطهرة روایت ورقہ مین فضہ سی مذکور آیا ہی کہ شاہ ولایت نی کہا کہ سوگند
خدا ہی مین سامان وفات زہرا کی مشغول ہوا کرتی کی ساتہہ میت کو نہلایا ہر گز جامہ بکری سی نہین
اوتارا معصومہ کو پاک اور پاکیزہ پایا ثم حنطتها من فضلة حنوط رسول الله وکفنتها

۱۰۳

دوسری مجلس وفات بتول عذرا علیہا السلام

وَاَدْرَجْتُهَا فِیْ اَکْفَانِهَا بعد ازان بتابی کافور سی رسولخدا کی حنوط جسم کا پہر کفن پہنایا اور
چادر مین بدن کو لپیٹا فَلَمَّا هَمَمْتُ اَنْ اَعْقِدَ الرِّدَاءَ نَادَیْتُ یَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ یَا زَیْنَبُ
یَا سُکَیْنَةُ یَا فِضَّةُ یَا حَسَنُ یَا حُسَیْنُ هَلُمُّوْا تَزَوَّدُوْا مِنْ اُمِّکُمْ فَهٰذَا الْفِرَاقُ
وَاللِّقَاءُ فِی الْجَنَّةِ جب چاہا کہ ردای کفن کا بند باندہوں اہلبیت کو پکارا یا زینب وام کلثوم
وسکینہ وفضہ آو اے حسن وحسین تم بہی قدم بڑہاو اپنی ماں کی جسد شریف سے وداع آخر کر لو یہ ساعت
جدائی ہے پہر شاید جنت مین دیدار دیکہو فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَهُمَا یُنَادِیَانِ وَاحَسْرَتَا
لَا تَنْطَفِیْ اَبَدًا مِنْ فَقْدِ جَدِّنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَاُمِّنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ حسن وحسین بیتاب و
توان دوڑی بیقراری جگر مین درد مہجوری سی چلاتی تہی واحسرتا جوش غم ہرگز کم نہوگا جد بزرگوار کی
فوت ہونی کا اور اندوہ شدید رہیگا اماں فاطمہ زہرا کی جان کہونیکا یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَیَا اُمَّ
الْحُسَیْنِ اِذَا لَقِیْتِ جَدَّنَا مُحَمَّدَ الْمُصْطَفٰی فَاَقْرِئِیْهِ مِنَّا السَّلَامَ وَقُوْلِیْ لَهٗ اَنَّا قَدْ
بَقِیْنَا بَعْدَكَ یَتِیْمَیْنِ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا ای مادر حسن اور حسین ہرگاہ نانا رسول اللہ سی ملنا
تو ہمارا اسلام اور یہ پیام حسرت انجام کہنا ہم تمہاری موت سی دنیا مین غریب اور یتیم رہی تنہائی مین
افسردہ حال ومصیبت کی سہیم ہوی فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰهَ اَنَّهَا قَدْ حَنَّتْ
وَاَنَّتْ وَمَدَّتْ یَدَیْهَا وَضَمَّتْهُمَا اِلٰی صَدْرِهَا مَلِیًّا امیر المومنین فرماتی ہین خدا کی
نام سی گواہی دیتا ہون جب حسنین برابر لاش مادر جہکی تو کیا دیکہتا ہون فاطمہ کا جنازہ اونکی جانب
پہر ایہت خم ہوا نالہ حسرت زدہ صدای نحیف سی اوٹہا ہاتہونکو بڑہا کی چادر کفن سی نکالا دونو
فرزندونکو اپنی طرف کہینچا باہونکو گردن مین ڈالا فرط شوق ورغبت مین سرونکو سینہ سی لگایا
ایسی دلکی ارمان سی پیار کیا جو عرش وفرش کو رقت مین ہلایا اس ماجرا سی عجب تلاطم شور وبکا
نظر پڑا کہ چار سمت سی نوحہ وافاطمتا اور واصیبتا آسمان کو بڑہا وَاِذَا بِهَاتِفٍ مِنَ السَّمَاءِ یُنَادِیْ

دوسری مجلس وفات اور دفن بتول عذرا علیہا السلام

یا ابا الحسن ارفعهما عنها فلقد ابكيا والله ملائكة السماوات فقد
اشتاق الحبيب الى المحبوب ناگاہ فلک سے ہاتف غیب نے پکارا جلدی خبر لو اے
ابوالحسن دونو آنبائے پیغمبر کو بتول کی چھاتی پرسے اوٹھاؤ کہ انکا ماں سے ملنا ام الائمہ کا مہربانی
محبت کرنا جو دیدہ قدسیون سے گذرا تو سب ملائکہ نے رو دیا غلبہ حزن سے حبیب و محبوب کے
تاسف کیا قال فرفعتهما عن صدرها وجعلت اعقد الرداء وصی مصطفی نے کہا
کہ مینے حسن اور حسین کو صدر سے بنت نبی کے چھڑایا جلد لیسی ردائے کفن کی بند کو باندھا تابوت کو اوٹھایا
ثم حملها على يده واقبل بها الى قبر ابيها ونادى السلام عليك يا رسول الله
السلام عليك يا حبيب الله عني السلام عليك والتحية واصلة مني
اليك ولديك ومن امتك النازلة عليك بفنائك پس نبی ہاتھو پر خیر تحتانی
جنازہ لیا بسمت مزار والد زہرا جاکے سلام کیا پکارے یا رسول اللہ تم پر تحیت اور درود ہو میری
اور جانب سے تمہاری بیٹی کی جو خدمت اقدس میں پہنچی وان الوديعة قد استردت
والرهينة قد اخذت فواحزناه على الرسول ثم من بعده على البتول تحقیق امانت
آپکی جو نشانی تھی پھر گئی اور گروی ودیعت کبری کی ہاتھ سے چلی افسوس ہے اشتیاق پر جناب رسول کی
اور حزن و الم ہے فراق سے بتول کی ثم عدل بها على الروضة فصلى عليها في
اهله واصحابه ومواليه واحبائه وطائفة من المهاجرين والانصار
پھر حوالی روضہ سے دوسری طرف لیکے تابوت چلے اہلبیت و اصحاب و موالی و احبا اور طائفہ
مہاجر و انصار کی ہمراہ نماز سے فارغ ہوے وفي رواية فلما جن الليل غسلها علي
ووضعها على السرير وقال للحسن ادع لي اباذر فدعاه فحملاه الى المصلى
فصلى عليها ثم صلى ركعتين روایت مین آیا کہ جب رات اندھیری بہت گذری

ثم قالت والذي بعثك بالحق

١٠٥

ابو القاسم القشيري في كتابه قال بعضهم انقطعت في البادية عن القافلة فوجدت امراءة فقلت لها من انت فقالت وقل سلام فسوف تعلمون فسلمت عليها فقلت ما تصنعين ههنا قالت من يهد الله فلا مضل له فقلت امن الجن انت ام من الانس قالت يا بني آدم خذوا زينتكم فقلت من اين اقبلت قالت ينادون من كل مكان بعيد فقلت اين تقصدين قالت ولله على الناس حج البيت فقلت متى انقطعت قالت ولقد خلقنا السموات والارض في ستة ايام فقلت اتشتهين طعاما فقالت وما جعلناهم جسدا لا ياكلون الطعام فاطعمتها ثم قلت هرولي

دوسری مجلس وفات اور دفن بتول عذرا علیہا السلام

سیدۂ نسا کو نہلایا جامۂ آخرت پہنایا عماری میں لاش رکہی شاہ نجف نے امام حسن سے کہا اباذر کو
بلالو ہر گاہ سعادتِ حضوری ملی تابوت کو لیجاکے مصلا میں نماز پڑہی پہر دو رکعت اور بہی
اداکی شاید یہ صلوۃ تحیت ہوگی وَرَفَعَ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ فَنَادٰی هٰذِہٖ بِنْتُ
نَبِیِّكَ فَاطِمَةَ اَخْرَجْتَهَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فَاَضَاءَتِ الْاَرْضُ مِیْلًا
فِیْ مِیْلٍ پہر اپنا ہاتہہ جانب آسمان اوٹہایا مناجات میں سامع الدعا کو سنایا الٰہی یہ بیٹی
تیری نبی کی جنہی ظلمت سے قدم نکالا مقام نور میں وہ پہنچی پس روشن کراوسکی واسطے قبر مطہر عرض او
طول میں نور کی میل بہر فَلَمَّا اَرَادُوْا اَنْ یَدْفِنُوْهَا نُوْدُوْا مِنْ بُقْعَةٍ مِنَ الْبَقِیْعِ
اِلَیَّ اِلَیَّ فَقَدْ رُفِعَ تُرْبَتُهَا مِنِّیْ جسوقت ارادہ کیا زہرا کو مدفن میں لٹانا بقعہ سارکری
بقیع کی آواز آئی میت کو میری پاس لانا بدرستی کہ اوسکی تربت اسی جا بنائی ہی میری مٹی سابق سے
اوٹہائی خوابگاہ معصومہ مقدر فرمائی ہی فَنَظَرُوْا فَاِذَا هِیَ بِقَبْرٍ مَحْفُوْرٍ فَحَمَلُوا السَّرِیْرَ
اِلَیْهَا فَدَفَنُوْهَا قریب جاکے دیکہا وہان قبر مبارک بنی ہوئی تیار تہی سریر کو اوکی بڑہایا خاک میں
دفنایا تو ساری وادی مہبط انوار تہی فَجَلَسَ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَقَالَ یَا اَرْضُ اسْتَوْدَعْتُكِ
وَدِیْعَتِیْ هٰذِہٖ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنُوْدِیَ مِنْهَا یَا عَلِیُّ اَنَا اَرْفَقُ بِهَا مِنْكَ
فَارْجِعْ وَلَا تَهْتَمَّ پس گور کے سرہانے علی مرتضیٰ علیہ السلام بیٹہے اور کہا اے زمین اپنی امانت
دختر پیغمبر خدا کو تجہے سونپا حفاظت و حرمت کرنا عزت و آرام سے غافل نہ رہنا گوشہ لحد سے جواب ملا
دل و جان سے منظور ہی بوجہ سہنا میں تمسے زیادہ مہربان رہونگی خاطر جمع رکہنا۔ اب گہر کو پہر جاو
اور فراق میں غم نکہاو فَرَجَعَ وَانْسَدَّ الْقَبْرُ وَاسْتَوٰی بِالْاَرْضِ فَلَمْ یُعْلَمْ اَیْنَ كَانَ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اوسدم قبر کو بند کیا اور نشان زمین پر مٹا دیا کوئی نہیں جانتا وہ کہان ہی
تا کہ روز قیامت معلوم ہوگا یہان ہی وَرُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا اَصَابَهَا اِلَی الْقَبْرِ الْمُبَارَكِ

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولایت

خرجت ید فمسنا و لنھا وانصرف نقل کی ہی جب سربریشول جانب مزار لکیبی الدر
اوتارنیکی عازم ہوی ناگاہ قدرت خداسی دو ہاتھ ظاہر ہین نکلی جنازہ اونکو دیکی نالان نشان
شا یا اور گھر چلی سبحان اللہ جسکا تابوت رانگو نظر نامحرم سی مستور ونہاین اور پردہ خفا ہین
مزار مبارک غیر مشہور بناہین مراتب قرب اور رسول وافر ہون ملایکہ رفیع الشان گھر کی خادم
مجاور ہون اوسکی اولاد کو ظلم و بیداد سی یزید و ابن زیاد ماری اسباب لٹی خیمہ جلی چادر ہی سر
ناموس کی اوتاری بیٹی پیاسی شہید ہون تو گور و کفن نیا ہین بنات کو بی پردہ اسیر و خوار دربدر
پھرائین نظم ملولفہ لکنت ہی اگی میری زبان کو • رقت سی ہوش باقی نہین اب بیان کو
آل نبی ہین ماتم زہرا کا تہا وہ شور • نالون نی بیقرار کیا انس و جان کو • زینب ہوئی عزا مین جو
مادر کی سوگوار • غم نی سیاہ پوش کیا آسمان کو • حوران خلد روتی ہین زہرا کی واسطی • بیت الحزن
بنایا ہی قصر جنان کو • سنکر کلام ناظم دلخستہ حزین • ذرات جوش کرتی ہین پیر و جوان کو

مجلس تیسری منقبت اور ذکر شہادت مین شاہ ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے

رباعی داخل ہین خلیل شہ کی مہمانون مین • جبریل و سرافیل ثنا خوانون مین • کہتا ہی عساکر ان کا
تہامی خورشید • چہرہ ہی مرا علی کی دربانون مین • رباعی جس سی علی عبادت کا سرانجام ہوا
لام وہ لام کہ جس لام سی اسلام ہوا • بی سی یاور ہوی شکل مین ہر ایک بندی کی • مین فدا آپ
ہون کیا خوب علی نام ہوا • رباعی حیدر کی فضایل کوئی کیا جانتا ہی • حق جان نی کا رعلا
جانتا ہی • پوچہی کوئی مجہسی تو مین کہدون یہ دبیر • جانا ہی یہ مینی کہ خدا جانتا ہی • رباعی
خالص زر ایمان کو جو ہونا ہوگا • تو خاک در علی بچھونا ہوگا • گر خواب اجل نجف مین آجاسی دبیر
اکسیر مری حق مین وہ سونا ہوگا تمہید بکا فضایل علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا

ومن المسند یرفعه الی حبة العرنی قال رایت علیا علیه السلام یضحک ضحکا لم اره ضحک ضحکا حتی بدت نواجذه

التعلبی فی تفسیر قوله تعالی والسابقون الاولون قال اختلف اهل العلم فی اول من آمن برسول الله

من هذا فقلت لا قال هذا
نعم امر عظیم وقال اتدرون
فقلت یا عباس امر عظیم فقال
معه فی فع الشاب راسه فرفعا
والمراة فی الشاب ساجدا فسجدا
والمراة فرفع الشاب فی فع
خلفه فرکع الشاب فرکع الغلام

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولا

سبحان اللہ کیا مجلس رنگین ہی اگر خلد برین پر شرف دون تو زیبا کہ خازنِ طوبیٰ و کوثر کا ذکر آتا ہی واہ واہ یہ محفلِ قدس آئین ہی جو مجمع گروہِ حلف سی کہون تو بجا کہ وصف شاہِ اولیا پڑھا جاتا ہی فرشِ مکان کی مقابل جسمین غلامانِ حیدر بیٹھین بساطِ سلیمانی پا انداز ہی تشریف رنگین سی جو قابلِ حبِ سرور ہون زمین کو آسمان پر ناز ہی مولای قنبر جو خلقت مین مجسم نور خدا ہی طینتِ مطہر سی آفرینش آدم کا باعث بنا ہی قدم مین سب عالمِ ایجاد سی مقدم حدوث مین مسجودِ ملائکہ اوسکا قدم ذات مین خیر البشر کی ہمتا صفات سی روح القدس کی ہمتا علم کا وہ درجہ کہ لوح و قلم کی ماہرِ اسرار علم کا ایسا مرتبہ جو عرش و کرسی کی ہمپایہ وقار سخاوت مین قاسمِ جنت اور جحیم عدالت مین سر حلقہ زنجیرِ نصفتِ کریم طاقت و قوت مین قضا و قدر کی پشت و پناہ شجاعت اور جلادت مین شیرِ خدا سیف اللہ رواجِ دین و ملت مین ید اللہ دو بازوی پیغمبر قیامِ اسلام سی کَنندہ درِ خیبر زہد و تقویٰ مین سلمان و اباذر کی مولا مدح و ثنا سی مرتضیٰ وصی مصطفیٰ بذل مین خلیل و ذبیح کی وارثِ مقامِ جاہ و جلال مین تسلیم و رضا سی دبدبہ و احتشام عبادت مین مقصدِ صوم و صلوٰۃ طاعت کی صف مین مقتدای کائنات ایسی امام جنکی محبت الٰہی سیئات غلام حسنات سی بدلتی ہین وہ قبلہ انام کہ اونکی مولد کو انبیا و اصفیا سجدہ کرتی ہین ہمنام اقدس الٰہی وہ شیر جسکا لامکان مین بیشہ آدم اور نوح روضہ انور مین مصاحبت بیشہ قلم شکستہ رقم کیا منقبت لکھی اوس جناب کی جسی خلایق خدا مانی فکر خطا توام کیونکر پہنچی عرش معرفت پر اوسکی جو سوا ای کبریا نہ پہچانی منظوم کَفیٰ فِی فَضْلِ مَوْلانا عَلیٍّا وُقُوعُ الشَّكِ فِيهِ اَنَّهُ اللهُ میری آقا علی کی بیانِ فضیلت مین کفایت کرتا ہی شک و شبہ لانا لوگونکا جو وہ رب علا نظر آتا ہی وَمَاتَ الشَّافِعِيُّ لَيْسَ يَدْرِي عَلِيٌّ رَبُّهُ اَمْ رَبُّهُ اللهُ اس تحقیق مین شافعی مر گیا اور نہ جانا کہ پیدا کرنیوالا اوسکا علی ہی یا خدا ہی

ثم قال اللهم هؤلاء اهلي واهل بيتي احق من منا [illegible]
موفق بن احمد المكي الخوارزمي [illegible]
بن عبد الله بن عباس بن عبد الله الانصاري قال قال رسول الله [illegible]
الله جاءني جبرئيل من عند الله عز وجل [illegible] آس خضر مكتوب
فيها بياض انى افترضت على خلقي محبة علي بن ابيطالب
فبلغهم ذلك عني ومن مناقب

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت امیر المومنین علیہ السلام

زمانہ جو معجزات مرسلان سلف کی متواتر اہل خبر نی سنی وہ اشارات سی انگشت شاہِ نجف کی ظاہر دیکھی بلکہ بعد انتقال کسی نبی کی قبر سی خارق عادت کا عقدہ نہین کھلا جو خلیفہ رسول کی تربت سی مُرّہ بن قیس کو مکاشفہ ضربت ملا راویانِ آثار نی زبانِ صدق و صفا سی بیان کیا ہی کہ احمد مختار نی دہان وحی ترجمان سی فشان دیا ہی جب مین شبِ معراج درجہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ کو پہنچا دلِ مضطرب کا انتشار خوفِ الٰہی سی بی انتہا دیکھا پس ایک ہاتہہ بازوی رحمت اور شانۂ قدرت سی میری پشت پر ملایم رکھا گیا جو دست ید اللہ بھائی علی ابن ابیطالب کی پنجہ مشکلکشا سی مشابہ دیکھا خنکی سی التہابِ جگر مین فوراً تسکین آئی قلبِ مشوش نی بہت سی راحت اور تمکین پائی راوی کہتا ہی بعد از فتح مکہ خیر الوریٰ اور علی مرتضیٰ حرم کعبہ مین داخل ہوی اصنام قریش پتہر کی جا بجا پست و بلند مین رکہی دیکھی ہادمِ کفر و بدعت نی جو نیچی پائی جوڑ اکہی کعبہ دیوار و طاق بلند مین باقی رہی سیدِ انبیا نی سرورِ اولیا سی کہا میری دوش پر چڑہو اونچی ہو کی ہاتہہ بڑہاؤ اور بتونکو توڑ دو حسب الارشاد ولیِ خدا عمل مین لائی قدم پاک بالای مُہرِ نبوت دہر کی لات و عزیٰ گرا دی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ یہ بات فریقین کو مقبول ہی اس پای سرفراز نی میری پشت و سینہ کو وہ سردی بخشی جو شبِ معراج مین اوس ہاتہہ سی ملی تہی اس مضمون کو مولانا طبرسی ردیف قولِ معصوم لاتی ہین بحرِ فضائل سی متقارب منظوم فرماتی ہین قِیْلَ لِیْ قُلْ لِعَلِیٍّ مَدْحًا ذِکْرُہٗ یُخْمِدُ نَارًا مُّوْصَدَہْ مجکو بشارت دی کہ علی علیہ السلام کی مدح کہو ذکر اوسکا بہتا اور دور کرتا ہی آتش سوزانکی ضرر کو قُلْتُ لَا اَقْدَمُ فِیْ مَدْحِ امْرِءٍ جِبْرَئِیْلُ وَ رَسُوْلُ حَمَدَہْ عذر سی مینی کہا اوسکی ثنا نہین کرسکتا جسکی مناقب خوان ہون جبرئیل اور پیغمبر خدا وَالنَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی قَالَ لَنَا لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ لَمَّا صَعَدَہْ یہ سنتی کہ فرما گئی ہمسی خاتم انبیا کہ ہرگاہ لیلۃ المعراج مین پایہ رفعت سی قرب مین پہنچا وَضَعَ اللّٰہُ عَلٰی کَتِفِیْ یَدًا فَاَحَسَّ الْقَلْبُ

قال قال رسول الله [illegible] عبد الله [illegible] يا علي ان مثل [illegible] نوح في قومه
وكان له مثل [illegible]
ثم قيل [illegible]
بن ابي [illegible] يا علي [illegible] الحسن البصري عن عبد الله
ومنها برفعه الى [illegible] اذا كان يوم القيامة
قال قال رسول الله يقعد علي بن ابيطالب على الفردوس وهو
١٠٩
في الجنان وهو جالس على [illegible] من نور
وجهه من بين يديه التسنيم لا يجوز احد
الصراط الا ومعه براءة بولايته وولاية
اهل بيته يشرفون على الجنة فيدخل
محبيه الجنة ومبغضيه النار ومن الفردوس
برفعه الى ابن عباس قال قال رسول الله
قال لمن احب عليا تهيأ لدخول الجنة
ومن مناقب الخوارزمي برفعه الى
عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
اول من اتخذ علي بن ابيطالب اخا من

برفعه الى ابن عمر قال قال رسول الله
كما يتزاحم على الانبياء و منها
الملوك يتزاحم على عجم على بن ابيطالب
الجنة ثم ملك الموت وان ملك
السماء [illegible] ثم رضوان خازن
ثم جبرئيل وان اول من احبه من اهل
اهل السماء اسرافيل ثم ميكائيل

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت علی مرتضی علیہ السلام

اَنْ قَدْ بَرَدَهٗ تسلی کو میری بیقراری دلکی واسطی اللہ نی ہاتہہ شانی پر اپنا رکھدیا کہ اوسکی

برکت نی طپش قلب کو سرد کیسی ساکن کیا وَ عَلِیٌّ وَاضِعٌ اَقْدَامَهٗ فِیْ مَحَلٍّ وَضَعَ اللّٰهُ

یَدَهٗ پس علی مرتضی نی قدم اپنی رکہی اوسی جا جس مقام پر داور نی دست رحمت کو دہرا تہا

وُلِدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ فِی الْبَیْتِ الْحَرَامِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ الثَّالِثَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ

رَجَبٍ بَعْدَ عَامِ الْفِیْلِ بِثَلَاثِیْنَ سَنَةً سرور اولیا روز جمعہ تیرہوین شہر رجب کو

حرم کعبہ کی اندر پیدا ہوی کہ تیس برس واقعہ فیل سی مکہ معظمہ مین گذری تہی وَلَمْ یُوْلَدْ

قَطُّ فِیْ بَیْتِ اللّٰهِ مَوْلُوْدٌ سِوَاهُ لَا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ وَهٰذِهٖ فَضِیْلَةٌ خَصَّ

اللّٰهُ بِهَا اِجْلَالًا لِمَحَلِّهٖ وَمَنْزِلِهٖ کوئی نہ زندخانہ خدا مین اونکی سوا نہ سابق پیدا ہوا

نہ بعد ازان ہوگا یہ شرف محل و منزل کا اللہ نی خاص حیدر کو دیا ساری خلق عالم سی

مقام جناب کو اعظم کیا وَاَبُوْهُ اَبُوْ طَالِبٍ اِسْمُهٗ عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

فَكَانَ اَبُوْ طَالِبٍ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنَا اُمٍّ شاہ مردانکی والد عمران اور کنیت ابوطالب

ابن عبد المطلب ہین جو عبد اللہ پدر ختمی پناہ اور عمران ایک والدہ کی بطن سی شریک نسب ہین

وَاُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ عَائِذٍ مادر گرامی ابو طالب کی فاطمہ بنت عمرو بن عائذ

مخزومی ہین جو دادی ولی اللہ اور نبی اللہ صاحب عفاف لزومی ہین وَلَهٗ اَوْلَادٌ ذُكُوْرٌ

طَالِبٌ وَعَقِیْلٌ وَجَعْفَرٌ وَعَلِیٌّ عمران کی فرزند ذکور چار عم زادنبی ہین طالب اور عقیل و

جعفر و علی جو یہ ترتیب اونکی ولادتین کہی ہین وَمِنَ الْاِنَاثِ اُمُّ هَانِیٍ وَاسْمُهَا فَاخِتَةُ

وَجُمَانَةُ اُمُّهُمْ جَمِیْعًا فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ دختر نیک اختر ام ہانی جنکا نام

فاختہ اور دوسری جمانہ ذی مکارم ہین مادر سابی سبکی فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ہی وَكُنْیَتُهٗ

اَبُو الْحَسَنِ وَاَبُو السِّبْطَیْنِ وَكَنَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبَا تُرَابٍ لَمَّا رَاٰهُ سَاجِدًا

معفر وجهه في التراب کنیت حضرت ابو الحسن و ابو السبطين و ابو تراب جو خاص
رسالت مآب نی مقرر کی تھی ہرگاہ خاک سجدہ گاہ پیشانی و منہ پر لگی ہوئی دیکھی تھی
القابه المرتضى و يعسوب الدين و امام المتقين و لقبه صلى الله
عليه و آله امير المؤمنين و خصه النبي به لما قال سلموا على علي بامرة
المؤمنين القاب مبارک ہیں مرتضی و یعسوب الدین و امام المتقین کی سوا خاص پیغمبر نی
امیر المومنین مقرر کیا سلام کرو علی مرتضی پر سرداری مومنین کا سبکو حکم دیا ولم يجوّز
اصحابنا ان يطلق هذه اللفظ لغيره من الائمة عليهم السلام نہیں جایز
رکھا ہماری علمانی اہل اسلام سی یہ لقب کسی امام پر ائمہ ہادی عشر علیہم السلام سی اور
فضائل امير المؤمنين و مناقبه كثيرة و ليست الشيعة مختصة
بروايتها و ان اختصت بكثير منها قد روت العامة و المخالفون من ذلك
تحقیق کہ فضائل اور مناقب امیر المومنین کی وافر ہیں بیان اونکی جماعت شیعہ پر کیا منحصر ہی
مخالف اور عامہ نی اتنی روایتیں مذکور کیں جو کثرت میں شمار سی زیادہ مشہور ہوئیں ولقد
قال السيد الاجل المرتضى علم الهدى سمعت شيخا مقدما في الرواية
من اصحاب الحديث يقال له ابو حفص عمر بن شاهين يقول اني جمعت
من علي عليه السلام خاصة الف جزء سید مرتضی علم الہدی نی کہا میں سی مقدم ایک
شخص جامع احادیث کو سنا ابو حفص عمر بن شاہین اسم رکہتا اور کہتا تہا میں نی فضل و کرامت سی
علی علیہ السلام کی ہزار جزو کو لکہا و ما رواه اصحابنا من ذلك فلا تجمع اطرافه
ولا يعد الافه جو ہماری فاضلین امامیہ نی اس باب میں روایتیں فراہم کیں وہ ہرگز
احاطہ شمار میں تعداد الاف سی نہیں آتیں ذكر نبذ من خصائصه التي لم يشركه

ربه اليه بالطاعة والتعظيم
عليه بعلو الدرجة ... ان القرب
حقيقة في الارادة لذات ولا دخل
العبادة لان الشهوة لا تجوز الاطلاق
واذا كان الرسول قد سال ربه
باحب خلقه اليه تعالى والى رسوله
دعاءه بذلك وفي الحديث ... ان
السلام فعلم انه هو ... اراده تعظيمه
الهبة من الله تعالى ... وجب الاقتداء
منه تعالى وفي ... طاعته ... الخلق الى الله
دون غيره وهذا ... فان اعترض معترض
رسوله ... اللهم ائتني باحب
والى رسولك وفي بعض ... فجاء علي
خرج من هذه الدعوة ومن مناقب
ابن المغازلي يرفعه الى ابن عباس قال
قال رسول الله مثل اهل بيتي كمثل سفينة
نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها
هلك ومن مسند احمد ابن حنبل
يرفعه الى جميع قال دخلت مع امي على
عائشة فسألتها امي قالت كيف رايت
خروجك يوم الجمل قالت انه كان قدرا
من الله تعالى فسألتها امي عن علي
سألتني عن احب الناس كان الى
رسول الله لقد رايت عليا و فاطمة
و حسنا و حسينا و قد جمع رسول الله
بثوب عليهم ثم قال اللهم هؤلاء
اهل بيتي و خاصتي فاذهب
عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا
قالت قلت يا رسول الله

مجالس میں بیری فضیلت اور منقبت علی مرتضی علیہ السلام

منہا غیرہٗ تھوڑا ذکر مقدس بطور قطرہ دریا و دانہ خرمن ایراد کیا جو صفات مین اوس جناب کا کوئی شریک نہین ہوا وَمِنْہَا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ یَقُوْلُ فِیْ عَلِیٍّ اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ابوذر غفاری نے کہا کہ پیغمبر الورٰی سے سنا جو علی مرتضی کی حق مین فرمایا مقام عزت اور معرفت بتایا ای برادر حیدر صفدر تم وہ صاحب شرف ہو کہ سب سے پہلی ایمان لائی میری طرف ہو روز قیامت ساری اہل بہشت ملو کی مقدم ثقلین مجھ سے مصافحہ کرو گی وَاَنْتَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ وَاَنْتَ الْفَارُوْقُ تُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَاَنْتَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْکَافِرِیْنَ تم ہو صدیق اکبر حق اور باطل کی فارق بین سردار مومنین اور آخر کو یعسوب الکافرین وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَقَدْ صَلَّتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلَیَّ وَعَلٰی عَلِیٍّ سَبْعَ سِنِیْنَ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ لَمْ یُصَلِّ مَعِیْ غَیْرُہٗ ابی ایوب انصاری نے کہا کہ رسالتمآب نے ارشاد کیا بدرستی کہ سات برس تک ملائکہ نے علی اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجی اسواسطے کہ سوای حیدر کی میری ساتھ کسینی نماز نہین پڑھی منہا قولہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَقَدِ انْہَزَمَ النَّاسُ وَبَقِیَ عَلِیٌّ یُقَاتِلُ الْقَوْمَ حَتّٰی فَضَّ جَمْعَہُمْ وَانْہَزَمُوْا اور اونہین قول ہی خیر الورٰی کا جبکہ اصحاب نی غزوہ احد مین مقابلہ کفار سے کنارہ کیا علی مرتضی کا قدم تھا مقدم برباد اعدا سے آنا لڑے جو سبکو بھگا کی چھوڑا فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِنَّ ھٰذِہٖ لَھِیَ الْمُوَاسَاۃُ جبرئیل نے نظر انصاف سے دیکھکی کہا کہ یا محمد ای کعبہ ای سرور انبیا یہ ہی مرتبہ دوستی اور محبت الٰہی کا جو حیدر کرار نے تم سے ای احمد مختار ادا کیا فَقَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ لِجِبْرَئِیْلَ عَلِیٌّ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ وَاَنَا مِنْکُمَا سید البشر بولی کیون نہ ہو وہ اہل وفا کا پیشوا کہ علی ہی میرا مین ہون اوسکا

١١٢

مجلس تیسری فضایل اور مناقب علی مرتضی علیہ السلام

ہیں کل نے عوض کی میں تم دونو کا توسل والا و منہا قولہ صلی اللہ علیہ و الہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا من اراد العلم فلیات الباب پھر ارشاد ہی سرور انبیا کا بمعرفت کو شاد او بیان کی فضل حقیقت کہو لا یمن شہر معمور علم خدا کا اور علی دروازہ عالی اوسکا جو طالب ہو دار العلم نبوت میں انی کا وہ پیدا کری باب سی راہ و رسم تو لا و منہا قولہ علیہ و الہ السلام ضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین او منقبت کی خبر حضرت بانی فرمائی کہ علی ولی نی غزوہ خندق میں ایسی بہت بڑہائی جو ایک ضربت سر مشرک پر لگائی عبادت ثقلین سی زیادہ فضیلت پائی مروی عن کعب بن محمد القرظی قال افتخر طلحۃ بن عبد الدار و عباس بن عبد المطلب و علی بن ابی طالب کتاب اخو بدمعی میں لکہا ہی کعب ابن محمد قرظی نی کہا ہی ایک روز حرم خدا میں طلحہ اور عباس اور علی ابن ابیطالب بیٹہی تہی ہر واحد اپنی شرف کی مقام پر فخر و مباہات کرتی تہی فقال طلحۃ معی مفاتیح الکعبۃ و لو اشاء بت فیہا طلحہ بولی میری ہاتہہ میں بیت اللہ کی قفل اور کنجی ہی اور جب بند کروں یا کہولوں اختیار مجہی ہی و قال العباس انا صاحب السقایۃ و القائم علیہا و لو اشاء بت فی المسجد عباس نی کہا حاجیوں کی پانی پلانی کا اہتمام رکہتا ہوں چاہ زمزم اور سبیل بیت الحرام کا مالک رہتا ہوں رغبت اپنی دیکہوں پلاؤں اور چاہوں تو آرام سی مسجد میں رہوں فقال علی علیہ السلام ما ادری ما تقولون خانہ زاد خدا صاحب مقام اعلانی فرمایا تم دونو کیا کہتی ہو میری دہیان میں نہیں آیا لقد صلیت والی القبلۃ سبعۃ سنین و ستۃ اشہر قبل الناس و انا صاحب الجہاد الاکبر میں سات برس اور چہ مہینی تک سب سی پہلی نماز پڑہتی ہیں والی قبلہ رہا اور وہ صاحب جہاد اکبر ہوں جسنی راستہ دین و ایمان کا خلق پر کہولا فانزل اللہ تعالی فیہ بسم تاید

۱۱۳

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت علی مرتضی علیہ السلام

تائید فرمائی شاہ ولایت کی اور حق تعالی نی آیت رحمت بھیجی اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ لَا يَسْتَوُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَمِنْهَا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اٰخٰى بَيْنَ اَصْحَابِهٖ
وَضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ اَنَا اَخُوْكَ وَاَنْتَ اَخِيْ اور بھی جب رسولخدا علیہ
و آلہ السلام نی درمیان صحابہ کی برادری مقرر کی شانی پر علی مرتضی کی خواہ کہ دست پر ہاتھ
مار کی یہ بات کہی مین تمہارا ہون بہائی تمہی میری اخوتکی شرافت پائی فَكَانَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اِذَا اَعْجَبَهُ الشَّيْءُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْ رَسُوْلِهٖ لَا يَقُوْلُهَا بَعْدِيْ
اِلَّا كَذَّابٌ پس امیر المومنین ہرگاہ کسی مقام تعجب پر آجاتی تو کلام صدق نظام لوگونکو سناتے
مین ہون بندہ رب علا اور برادر محبوب خدا نہین کہیگا اس قول کو میری سوا بعد ازین
کوئی بشر الا وہ جہوٹا ہوگا وَمِنْهَا مَا قَالَهٗ فِيْهِ يَوْمَ خَيْبَرَ مِمَّا لَمْ يَقُلْهُ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ
اور بہی جنگ خیبر مین واسطی شاہ مردانکی ایسا کچہہ فرمایا جو اور کسی کی شان مین کبہی نہین کہا تہا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لَيْسَ بِفَرَّارٍ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يَوْمَ غزوہ
خیبر جو اکابر صحابہ معرکہ جہاد سی بی حصول ظفر پھر آئی بیشتر لشکر اسلام اشرار کفار سی شرمائی
سید البشر نی کہا قسم خدا کی جسکی قبضہ مین یہ جان ہی کل نشان اپنا دونگا اوسکی ہاتھہ مین کہ شیر یزدان ہے
جو خدا و رسول کو دوست رکہتا ہو اور وہ بھی پیار کرتی بہت چاہتی ہون اوسکو فرار کو مقابلہ
اعدا سی عار سمجھی اللہ اس قلعہ کی فتح جمہی اوسکی ہاتھہ سی دی وَمِنْهَا ذَكَرَ اَبُوْ اِسْحَاقَ
اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَعْرِفَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْاَنْصَارِيِّ اور ابو اسحاق ابراہیم بن سعید نی روایت کی کہ جابر ابن عبداللہ انصاری نی

لابن عباس ما تقول فی علی

بن ابیطالب فقال ذکرت

والله احد الثقلین سبق

بالشهادتین وصلی بالقبلتین

وبایع البیعتین واعطی السبطین

الحسن والحسین ورُدّت علیه

الشمس مرتین بعد ما غابت

المغربین وجرّد السیفین ذا الثمرین

ومن صاحب الکلام بن بدالک مولای علی

فالامة مثل ذی القرنین ومثله ومن مناقب ابن مردویه الی ابی مریم

بن ابیطالب و منها بن فعه الی اعطی علی بن ابیطالب

قال قال عمر بن الخطاب لقد ان تکون لی خصلة منها احب

ثلاث خصال تمنی قیل وما هی یا امیر المؤمنین

الی من اعطی حمر النعم فاطمة بنت محمد رسول الله وسکناه

قال تزوج بحیر رسول الله یحل له ما یحل له والرایة

المسجد مع رسول الله ومنها بن فعه الی محمد بن خالد الضبی

یوم خیبر و عمر بن الخطاب فقال لو صبی فما کم

قال خطبهم ال مانتکی ون ما کنتم ما نعین

عما نحن فیه ان الکی اکا الان

قال فان لم ابت فقال ملک افاقال لاعلی علیه السلام

115

عیناک فقال اذن نضرب الذی یفعل ذلک فقال اذن کذنک فان بیت

الامة من ان اعوجنا اقام اودنا فقال عمر الحمد لله الذی جعل فی هذه

ومن

فضائل السمعانی بن فعه الی عائشة قالت

سمعت رسول الله یقول علی مع الحق والحق

مع علی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض ومن

مناقب ابن مردویه بن فعه الی ام سلمة

قالت سمعت رسول الله یقول علی مع القرآن

والقرآن معه لا یفترقان حتی یردا علی

الحوض و منها بن فعه الی سالم مولی

مجلس تیسری فضیلت ومنقبت علی مرتضی علیہ السلام

یہ عبارت کہی قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلِیٌّ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ بِفَتْحِ خَیْبَرَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ لَوْلَا اَنْ یَقُوْلَ فِیْكَ طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِیْ مَا قَالَتِ النَّصَارٰی فِیْ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ راوی خبر دیتا ہی بعد کشایش باب ظفر خیبر جب حیدر صفدر حضور پیغمبر خدا مین آئی مع ساقی کوثر مین سرور انبیا یہ سخن لب پر لائی اگر اندیشہ نہوتا کہ بعض امت سی حق مین علی کی وہ کلمہ کہین جو نصارا عیسی ابن مریم کو نسبت دیتی یعنی خالق مانتی رہین لَقُلْتُ فِیْكَ الْیَوْمَ قَوْلًا لَا تَمُرُّ عَلٰی مَلَاٍ اِلَّا اَخَذُوْا مِنْ تُرَابِ رِجْلَیْكَ وَمِنْ فَضْلِ طَهُوْرِكَ یَسْتَشْفُوْنَ بِهٖ تو ہر اینہ یا علی تجہہ بیان کرتا مین وہ فضیلت سی تمہاری جو نہین گذرتی کسی قوم کی جمعیت سی ایکبار ہی دالایہ کہ خاک قدم کو دوڑکی اوٹہاتی اور پانی ہاتہہ پانوکی دہونی کا واسطی شفای امراض لیجاتی وَلٰکِنْ حَسْبُكَ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ تَرِثُنِیْ وَاَرِثُكَ لاکن یہ کفایت کرتا ہی جو تم دنیا وآخرت مین میری اور مین تمہارا تم ہو میراث لینی والی میری اور مین وارث تمہارا وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اور تمکو نسبت قدر میری ساتہہ ہی ایسی جیسی ہارونکو موسی کی قرابت مین برابری تہی مگر یہ کہ نبوت نہین ہو سکتی جو خدانی وہ تشریف مجہپر قطع کردی وَاَنْتَ تُؤَدِّیْ دَیْنِیْ وَتُبْرِئُ ذِمَّتِیْ وَتُقَاتِلُ عَلٰی سُنَّتِیْ میرا قرض تم ادا کروگی جو حق کسیکا ہے بجای میری طرفسی پہنچاوگی طریقہ سنت پر کمر اہون سی لڑوگی اہل خروج اور بغاوت کو تہ تیغ رکہوگی وَاَنْتَ فِی الْاٰخِرَةِ غَدًا اَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّیْ وَاَنْتَ غَدًا عَلَی الْحَوْضِ خَلِیْفَتِیْ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ غَدًا کل روز محشر تم سب سی زیادہ میری مقرب رہوگی اور پہلی آکی حوض کوثر کا پانی پلانی کو نائب بنوگی وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی مَعِیْ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ بدرستی کہ ساری مخلوق سی پہلی میری ساتہہ قدم بڑہاوگی جانہ جنت پہنکی قیام حشر کو

بن فعه الی ابن عباس عن بریدة الاسلمی

عمر هو امرنا ومن مناقب الخوارزمی

یقولون فی حیاة النبی ذلک فقال

ورحمة الله وبرکاته فقیل کنتم

السلام علیك یا امیر المؤمنین

یحیی تمامه حتی جاء ابو بکر و عمر فقالا

علی قال کنت مع علی فی ارض لهو هی

مجالس میری تصنیف اور منقبت علی مرتضی علیہ السلام

اوکی لوای حمد فضل و کرم باری سی اونہاوکی سبب اپ سی ہمیشہ بہشت مین جاوینگی وَاِنَّ
شِیْعَتَکَ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ رِوَاءً مَرْوِیُّوْنَ مُضِیْئَۃً وُجُوْہُھُمْ حَوْلِیْ
اَشْفَعُ لَھُمْ وَیَکُوْنُوْنَ غَدًا فِی الْجَنَّۃِ جِیْرَانِیْ تمہاری دوست اور پیرو نور کی منبروں
جلوس کرینگی رخساری اونکی ماہ و مہر سی زیادہ درخشان میری نزدیک مانوس ہینگی پہلی مین اونکی
شفاعت کوبڑہ جاونگا مراتبِ عالیہ رضاء مغفرت دلواونگا وہ گروہ محبین خلد برین مین جاینگی
ہماری مہمان ہوکی نعماتِ ابدی پاینگی وَاِنَّ حَرْبَکَ حَرْبِیْ وَاِنَّ سِلْمَکَ سِلْمِیْ وَاِنَّ سِرَّکَ
سِرِّیْ وَاِنَّ عَلَانِیَتَکَ عَلَانِیَتِیْ تمہاری جنگ بعینہ میری لڑائی اور آشتی بہی جیسی مینی صلح
ٹہرائی تمہاری دلکا بہید راز میرا ہی اور ہر کار ظاہر شالِ امرِ علانیہ مصطفی ہی وَاِنَّ اَلسَّرِیْرَۃَ
صَدْرِکَ کَسَرِیْرَۃِ صَدْرِیْ ساری نیکیان تمہاری سینہ مین بہری ہین مانند میری حیاتی کی
جو اوسمین مملو حسناتِ خفی اور جلی ہین وَاِنَّ وَلَدَکَ وَلَدِیْ وَاِنَّکَ تُنْجِزُ عِدَتِیْ
تمہاری اولاد سب میری فرزند ٹہری اور میری وعدی تمہاری ایفاسی گذری وَاِنَّ الْحَقَّ
مَعَکَ وَاِنَّ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِکَ وَفِیْ قَلْبِکَ وَبَیْنَ عَیْنَیْکَ تحقیق کہ صدق اور حق
تمہاری ساتہہ دل اور زبان پر ہی ساری اعضا مین حق کا مظہر اور انکہونکو بہی مد نظر ہی وَاِنَّ
الْاِیْمَانَ مُخَالِطٌ لَحْمَکَ وَدَمَکَ کَمَا خَالَطَ لَحْمِیْ وَدَمِیْ ایمانِ کامل تمہاری گوشت اور لہو سی
ملا ہی جس طور سی میری رگ و پی مین نورِ ایمان بہرا ہی وَاِنَّہٗ لَا یَرِدُ عَلَی الْحَوْضِ مُبْغِضٌ لَکَ
وَلَنْ یَغِیْبَ عَنْہُ مُحِبٌّ لَکَ غَدًا حَتّٰی یَرِدُوا الْحَوْضَ مَعَکَ یا علی تمہارا دشمن حوض کوثر پر کبہی
آینگا پیاس کی شدت مین پانی نہ پائیگا دوست باقی نرہینگی سب تمہاری ساتہہ ہجوم کرینگی
ہنگامہ واپسی مین قدم بڑہاینگی جامِ خوشگوار لب سی لگاینگی فَخَرَّ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ
سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ بِالْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنِیَ الْقُرْاٰنَ وَحَبَّبَنِیْ

اِلیٰ خیرِ البریّۃِ خاتمِ النّبیّین اِحساناً منہٗ اِلیٰ و صلاۃً منہٗ علیّ یہ بشارت سنکی شاہ ولایت سجدی مین جھکی رب العزت کی شکر عنایت پر کہنی لگی بحمد خدا کی جسنی مجہپر منت رکھی عطای اسلام کی اور تعلیم قرآن فرمائی اپنی کلامِ معجز نظام کی دوست گردانا پیغمبر خیر البشر کا فضل اور شرف دیا داوری محشر کا۔ فقال لہ النّبیُّ عند ذٰلک لولا اَنتَ یا علیُّ لم یُعرفِ المؤمنون بعدی او سوقت مخبرِ صادق نی وصیِ برحق سی خطاب کیا اگر بعد میری یا علی تمہارا قدم درمیان مین اس امت کی نرہتا ہرا ینہ لوگ نہین جانتی طریقہ ایمان کو نہ پہچانتی دین اور شریعت کی ارکان کو۔ و منہا اَن شرّفہ اللّٰہ تعالیٰ بطاعۃ النّارِ لہ علیہ السّلام عن عبدِ اللّٰہِ بنِ عُمرَ قال سمعتُ علیّاً یقولُ اَنا قسیمُ النّارِ اَقولُ ھٰذا لی و ھٰذا لکِ اور شرف دیا اللہ نی امیر مومنان کو جو قبول کری آتش جہنم اونکی فرمان کو اپنی سند سی عبد اللہ بن عمر نی کہا کہ علی مرتضی سی بگوش خود سنا فرماتی تہی مین ہون قسمت کرنیوالا بدکارون پر دوزخکی عذاب اور نکال کا امرِ الٰہی سی حکم دونگا وہ شقی تیری لئے اور یہ سعید میری واسطی جنی گئی۔ قال فذکرتہٗ لمحمّدِ بنِ اَبی لیلیٰ فقال یعنی اَنّ ولیّی فی الجنّۃِ و عدوّی فی النّارِ توثیقِ سند مین راوی کہتا ہی اس حدیث کو محمد ابن ابی لیلی سی ذکر کیا ہی وہ بولا یعنی علی نی فرمایا دشمن آگ مین جلینگی اور دوست میری ساتھ جنت کو چلینگی قلتُ سمعتہٗ قال نعم مینی پوچھا اس بیان کو تمنی اونسی بہی سنا ہی جواب دیا کہ ہان شرح مدعا سماعت کیا ہی۔ و منہا قال الجمّانی فی حدیثہٖ کانَ اِذا جلسَ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ اتّکا علیٰ علیٍّ و اِذا قامَ وضعَ یدہٗ علیٰ یدِ علیٍّ علیہ السّلام جمانی سی حدیثِ طویل مین یہ عبارت ذکر ہوی فرطِ الفت رسالت پناہ کو برادرِ ذیجاہ سی اتنی تہی کہ ہر گاہ رسول اللہ کہین اجلاس فرماتی تو اپنی قوتِ بازو پشتیبانِ دین سی تکیہ لگاتی جب کھڑی ہو کی راہ چلتی تو ید اللہ کی

عطا التول انہ قتل من جند الجمل سنۃ عشر الفا

کلہ سبط ابن الجوزی قال ان طلحۃ و کابہ

من الفریقین عشر الف ذکر ھذا

من الفریقین یوم الجمل قتیل قتل

بنا انہما فاشتد فاختلفوا فمن قال

طلحۃ یا زبیر ارجعا انہما

خرج شاب من بنی سعد فقال یا

وحکی ابن جریر عن سیف ابن عمر قال

کتاب سبط ابن الجوزی مرآۃ الزمان قال

فی دم عثمان و ھذا معلوم بلا ریب و من

بثاری بعد الیوم لان طلحۃ کان قد شرک

ورکبتہ یعنی طلحۃ فقتلہ فقال لا اطلب

لا اطلب بثاری بعد الیوم فرماہ بسہم فاصاب

و الزبیر یوم الجمل فلما اشتبکت الحرب قال مروان

و منہا یرفعہ الی القیسی قال کان مروان مع طلحۃ

فمع من قال مع علی بن ابی طالب یقتل عمار بن یاسر

قلنا یا رسول اللّٰہ امرتنا بقتال ھؤلاء

بعد الذی یستغیثون

قال امرنا رسول اللہ بقتال الناکثین و القاسطین و المارقین

یا ابا الحسن اوقات من امرھا شیئا فادفن بہا و

فقال انظری لا ترکبی بہا یا حمیرا ثم التفت الی علی فقال

خروج بعض امہات المؤمنین فضحکت عائشۃ

ابی العبدۃ قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ و آلہ

معاویۃ و اصحابہ و منہا یرفعہ الی سالم بن

اہل الجمل و المارقون الخوارج و القاسطون

فقیل لہ یا امیر المؤمنین من الناکثین قال

انا قاتل الناکثین و القاسطین و المارقین

عن علی علیہ السلام قال عہد الی رسول اللہ

فی الدین و منہا یرفعہ الی ابی سعید التیمی

ما انا قاتل القوم قال علی الاحداث

معوجل فقال یا رسول اللہ علی

تنا النبی ان ادعو الیہ لاجل

اللہ ان قبضنی الیہ قال یا

و انی و حق صحبتی الا ...

قال فیکا و قال اسئلک بحق

اللہ اعلی ما یلقی من بعدہ

الی ابی سعید قال ذکر علی

صمم یعتبر و منہا یرفعہ

یخلف ما اتاہ و بعثنا بما کان

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

ہاتھ میں ہاتھ لئی پھرتی و روی جابر الجعفی قال اخبرنی وصی الاوصیاء قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لعایشۃ لا تؤذونی فی علی فانہ امیر

المؤمنین وسید المسلمین نقل ہی جابر جعفی سی کہ خبر دی مجھی بہترین اولیائی او

کہا کہ فرمایا اس حدیث کو بی بی عایشہ سی رسول دوسرائی رحمت وایذا نہ یا میری تئین

علی مرتضی کی شانی میں تحقیق کہ وہ امیر مومنین اور سردار مسلمین ہی زمانی میں یقعدہ

اللہ غدا یوم القیامۃ علی الصراط فیدخل اولیاءہ الجنۃ واعداءہ النار

خدای تعالی فردای قیامت اوسی پل صراط پر حاکم ٹھہائی گا تا کہ اپنی دوستونکو جنت کی اندر

اور اعدا دوزخمیں پہنچائی گا ومنہا انہ علیہ السلام جعل محبتہ علما علی الا

یمان وبغضہ علما علی النفاق بقولہ منہ لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک

الا منافق تایید ہی اسپر قول حضرت پیغمبر جو خاتم انبیا نی محبت شاہ مردان کو علم ایمان

اور بغض کو نفاق کا نشان بتایا بولی ای حیدر صفدر تمہیں دوست نہیں رکھیگا مگر مومن

اور دشمن نہوگا الا منافق یہ کلیہ جتایا روی فی البحار عن سید الابرار قال

حبنا اہل البیت یکفر الذنوب ویضاعف الحسنات کتاب میں بحار کی

روایت ہی کہ جناب سید ابرار سی یہ بشارت ہی ہماری اہلبیت کی مودت گناہوں کو

موجب کفارہ رہتی ہی ثواب کو اعمال محبین کی رحمت خدا دار حسنات میں مضاعف

کرتی ہی وان اللہ تعالی یتحمل عن محبینا اہل البیت ما علیہم من مظالم

العباد الا ما کان منہم فیہا علی الاصرار وظلم المؤمنین فیقول للسیئات

کونی حسنات بدرستی کہ خدا یتعالی ہماری عترت کی دوستی میں خطا کو ثواب سی بدل

دیتا ہی جو ہماری محبوں پر بار گناہ خالق یا مظلمہ خلایق سی ہوتا ہی مگر یہ کہ وہ موالی عصیان پر مصر نہو

مجلس تیسری فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

اور ظلم وستم اونکا مومنین کو مضر ہو اس اوقات مین سیّئات کو فرمایگا حسنات ہو جائین
برائیان منقلب صورت نیکی دکہائین ایضاً روی الصدوق فی العلل عن محمد بن حرب
الهدانی امیر المدینة فی حدیث طویل انه قال قال النبی لعلی یا علی ان الله حمل
ذنوب شیعتک ثم غفرها الی شیخ صدوق نی کتاب علل مین ذکر کیا کہ محمد بن حرب
حاکم مدینہ نی روایت طولانی کی اخر مین کہا جو حضرت صادق سی گوش مین آیا کہ رسول غنی
شاہ اولیا سی فرمایا پروردگار نی یا علی تمہاری سب دوستونکی گناہ فراہم کئی اور انکو
اول سی آخر تک میری لئی بخش دئی و ذلک قوله عزّ وجلّ لیغفر الله لک ما تقدّم
من ذنبک وما تأخّر قول اللہ سی محکم دلیل ہی یہ آیت حدیث کی سند پر کفیل ہی ومنها
قال رسول الله علیه السلام واله لامیر المؤمنین لو اجتمعت الخلائق علی ولایتک
لما خلق الله النار اور مخبر صادق نی ارشاد کیا جناب امیر المومنین کو مژدہ دیا اگر دوستی اور محبت
تمہاری یا علی خلایق مین اتفاق پڑتا پھر اسنہ خدا تعالی آتش دوزخ پیدا کرتا وفی الخبر عن سیّد
البشر انه قال یدخل الجنة من امّتی سبعون الفا بلا حساب علیهم ولا عذاب
یصل الیهم کتاب اعلام الورٰی مین رسول دوسری روایت کی جو خاتم انبیا نی صحابہ کو بشارت دی
کہ روز قیامت مین میری امت کی ستر ہزار آدمی بہشت کو جائینگی اونسی حساب کی نہ پرسش ہو
اور نہ وہ لوگ آویزش عذاب کا صدمہ پائینگی ثم التفت الی علی علیه السلام وقال
صلی الله علیه واله شیعتک هم وانت امامهم پھر جناب سرورکائنات نی ولایت مآب کے
جانب خطاب کیا اور فرمایا ای برادر وہ اشخاص تمہاری پیرو ہین اور تم ہو اونکی مقتدا ومنها
رواه جابر بن عبد الله الانصاری عنه وروی عنه ابو جعفر الباقر علیه السلام
اور ہی اوسی کتاب مین ابو جعفر علیہ السلام سی روایت کی جو اوس جناب نی جابر بن عبد اللہ

١١٩ ابن حنبل

محمداً رسول الله فقال یا جابر
وتشهد ان لا اله الا الله وانک
فقال جابر بن عبد الله یا رسول الله
یوم القیامة یهودیا او نصرانیا

تیسری مجلس فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

اسا سی حکایت کی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ اَلَا اَسُرُّکَ اَلَا اَمْنَحُکَ
اَلَا اُبَشِّرُکَ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ راوی نی کہا کہ مخبرِ صادق سی میری سماعت مین آیا
پیغمبر خدا نی ایک روز علیِ مرتضیٰ سی فرمایا چاہتی ہو تمہین مسرور کرون خوشخبری دون عرض کی
ہان ای سیدِ انبیا بہو تو شادمان ہون قَالَ خُلِقْتُ اَنَا وَ اَنْتَ مِنْ طِیْنَۃٍ وَّاحِدَۃٍ
فَفَضَلَتْ مِنْہَا فُضْلَۃٌ فَخَلَقَ اللّٰہُ مِنْہَا شِیْعَتَنَا خیر الوریٰ بولی کہ یا علی ہم اور تم
ایک طینت سی پیدا ہوئی اور جو بچی اوس مین سی زیادہ بچی ہماری محب ایجاد کئی فَاِذَا کَانَ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ دُعِیَ النَّاسُ بِاَسْمَاءِ اُمَّہَاتِہِمْ سِوٰی شِیْعَتِنَا فَاِنَّہُمْ یُدْعَوْنَ
بِاَسْمَاءِ اٰبَائِہِمْ لِطِیْبِ مَوْلِدِہِمْ جب روز قیام ہوگا ساری لوگ اپنی ماکی نام سی پکاری
جائینگی الا ہماری دوستونکو باپ کی اسم سی بلائینگی بسبب پاکیزگی اور عفت خلقت و طہارت
نسب اور صفای ولادت مَرْوِیٌّ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ سَرَّہٗ
اَنْ یَّحْیَا حَیٰوتِیْ وَ یَمُوْتَ مِیْتَتِیْ وَ یَدْخُلَ جَنَّتِیْ جَنَّۃَ عَدْنٍ مَنْزِلِیْ وَ یُمْسِکَ قَضِیْبًا
کتابِ آماتی مین زبانی ابنِ عباس کی روایت کی جو اوسی کہا یہ حدیث حضرت رسالت علیہ وآلہ السلام
طلاقت کی جو آدمی خوش گذرانی ایسا چاہی میری زندگانی کی مثال اور جیسی میرا وفات ہو تمنا کری
ویساہی انتقال ہو تجہنی کو بہول کہا ہنکو پہل میری جنت عدن کا خواہان ہو ٹہنی کو جو ازبسکہ نعمات ابدی کا جو باغ
مشتاقِ رضوان ہو غَرَسَہَا رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَکَانَ جو درختونکو بویا میری خدا نی امر کیا اوسپر پیدا ہو
پس وہ سب نکلی تر و تازہ بامزہ رنگین اور خوشبو فَلْیَتَوَلَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ وَ لْیَأْتَمَّ بِالْاَوْصِیَاءِ
مِنْ وُلْدِہٖ لازم ہی دوست رکہی امام جانکی علی بن ابیطالب کو اور اونکی فرزند جو اوصیا ہونگی
وہ سبکو فَاِنَّہُمْ عِتْرَتِیْ خُلِقُوْا مِنْ طِیْنَتِیْ وَ اَعْطَاہُمُ اللّٰہُ فَہْمِیْ وَ عِلْمِیْ بدرستیکہ وہ میری
اولاد ہین ایک طینت سی اونکا ہمارا جسم ایجاد ہوا خدا نی میری فہم اور علم و جان سی اونکو بہرہ ور کیا

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام

روی الصدوق باسنادہ عن عبادۃ بن ربعی قال قلت لعبد اللہ بن عباس لم کنی رسول اللہ علیا ابا تراب کتاب امالی مین شیخ صدوق نی عبادہ ابن ربعی سی روایت کی اوسنی کہا مینی ابن عباس کی خدمت مین دریافت حقیقت کی رسولخدانی کیا سبب تہا جو کنیت سے ابا تراب کی علی مرتضی کو معروف رکہا قال لانہ صاحب الارض و حجۃ اللہ علی اہلہا بعدہ و بہ بقاؤہا و الیہ سکونہا جواب دیا اسواسطی کہ وہ مالک و مختار ہین زمین اور اہل دنیا پر حجت خدا تہی بعد خیر المرسلین کی وجود عالی کی باعث خالق تعالی بقا و پایداری دیگر ارض کی ہر بلا و آفت کو اونکی قدم سی تسکین و استواری ملی و لقد سمعت رسول اللہ یقول انہ اذا کان یوم القیامۃ و رای الکافر ما اعد اللہ تبارک و تعالی لشیعۃ علی بن ابیطالب من الثواب و الزلفی و الکرامۃ بدرستیکہ نبی الوری سی مینی سن پایا فرمایا جب روز قیامت ہوگا ہر ایک منافق اور کافر دیکہیگا وہ رتبۂ عالی جو شیعۂ علی ابن ابیطالب کو ثواب اور کرامت کا ملیگا مرغزار بہشت اور دروازہ خلد کا راستہ انکی بخوشی پر کہلیگا قال یا لیتنی کنت ترابا ای من شیعۃ علی علیہ السلام اوسدم ہر کافر زبان تمنا سی بولیگا مین بہی کاش کہ تراب ہوتا یعنی پیرو محبت علی علیہ السلام ہوتا و ذلک قول اللہ عز و جل و یقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا یہی نازل ہوا قول خدای عز و جل سی قران مین کہ روز محشر ظہور کریگا جو عہد کیا انکی شان مین و روی عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ انا شجرۃ و فاطمۃ فرعہا و علی لقاحہا و الحسن و الحسین ثمرہا و شیعتنا ورقہا اعلام الوری مین عبد الرحمن ابن عوف سی روایت کی ہی جو اصحاب حدیث نی اپنی سند موثق معتبر سی کتابت کی ہی کہتا ہی یہ قول مینی سنا ہی خاتم انبیا و ما ینطق عن الہوی نی ارشاد کیا ہے مین اصل ایک درخت ہون کہ جسکی فاطمہ شاخ اور علی لقاح یعنی مادہ پیدائش ثمر ہی حسنین میوہ شجر

تیسری مجلس فضایل ومناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اور ہر ایک دوست ہمارا برگ تازہ و تر ہی اَلشَّجَرَۃُ اَصْلُهَا فِی جَنَّةِ عَدْنٍ وَالْفَرْعُ وَالثَّمَرُ
وَالْوَرَقُ فِی الْجَنَّةِ اوس شجر طیبہ کی جڑ بنیاد جنتِ عدن کی چمن مین شاخ اور تخم اور پھل اور پتے
سب خلد کی سکن مین رَوَی الشَّیْخُ فِی اَمَالِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَقُوْلُ اَعْطَانِیَ اللهُ خَمْسًا وَاَعْطٰی عَلِیًّا خَمْسًا
شیخ صدوق نے روایت کی اپنی کتاب امالی مین کہ ابن عباس نے کہا اس حدیث کو پیغمبر خدا نے فرمایا
جو مجھے سناہ اللہ تعالی نے پانچ کرامتین مجھے عطا کین اور فضیلت خمسہ کی شرافتین علیِ مرتضی کو دین
اَعْطَانِیْ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَاَعْطٰی عَلِیًّا جَوَامِعَ الْعِلْمِ مجکو عنایت فرمایا جوامع کلم اور سرور
اولیا کو جوامعِ علم کا لوازم وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَجَعَلَهٗ وَصِیًّا مجکو نبی بنایا اور علی کو وصی ٹھرایا
وَاَعْطَانِیَ الْکَوْثَرَ وَاَعْطَاهُ السَّلْسَبِیْلَ مجھے چشمہ حوضِ کوثر بخشا اور علی کو نہرِ سلسبیل پر قابض
کیا وَاَعْطَانِیَ الْوَحْیَ وَاَعْطَاهُ الْاِلْهَامَ مجھپر وحی نازل کی اور انہین الہام سے قدر کامل دی
وَاَسْرٰی بِیْ اِلَیْهِ وَفَتَحَ لَهٗ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ وَالْحُجُبِ حَتّٰی نَظَرَ اِلَیَّ وَنَظَرْتُ اِلَیْهِ مجھے
معراج مین اپنے پاس بلایا اور ہر دروازہ آسمانکو کھلوایا یہانتک جو منظر العجایب نے ہر جا مجھے اتے جاتے پایا
اور مین بھی اونکو ہر مقام پر نظر مین لایا قَالَ ثُمَّ بَکٰی رَسُوْلُ اللهِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا یُبْکِیْکَ فِدَاکَ
اَبِیْ وَاُمِّیْ جب یہ کلام ارشاد کر چکے تو خیر الانام بیتاب رونے لگے مینے عرض کی آپ پر ماں باپ قربان
میری رقت کا باعث کیا ہے یہ تو ہنگام سرور اور محلِ شادی اپکا ہے فَقَالَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ
اِنَّ اَوَّلَ مَا کَلَّمَنِیْ بِهٖ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اُنْظُرْ تَحْتَکَ فَنَظَرْتُ اِلَی الْحُجُبِ قَدِ
انْخَرَقَتْ وَاِلٰی اَبْوَابِ السَّمَاۗءِ قَدِ انْفَتَحَتْ فرمایا اے ابنِ عباس پہلی جو بات خدا نے مجسے کہی
وہ گفتگوی مبارک بہت راز و نیاز کی تھی یا محمد اپنی تحت مین دیکھہ مینے نظر جھکائی تو عجایب قدرت دیکھی
حقیقتِ فضل و کرم سامنے آئی سارے حجاب درمیان سے ہٹے آسمانو کے ابواب کھلے پردے دوری کے

انت و شیعتک فی الجنۃ

یا علی اول من تنشق الارض عنہ

محمد ثم انت و اول من یکسیٰ

و عیناہ تذرفان بالدموع

راکب علیہ النبی فقال یا علی

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی ابن ابیطالب علیہ السلام

بی فنظرت الی علی و ھو رافع راسہ فکلمنی و کلمتہ و کلمنی ربی عزوجل

پس مینی جانب علی مرتضی دیکھا کہ وہ سر اونچا کئی میری طرف متوجہ تھا ابن عم مکرم نی مجھسی

باتین کین اور مینی بھی اونسی دکھی سنی ساری کہین میری اور خدا کی درمیان سخنان مرحمت نشان

ائی بہت سی کلمات اطمینان خالق نی ارشاد فرمائی فقلت لہ یا رسول اللہ بم

کلمک ربک مینی پوچھا یا نبی اللہ وہ کیا کلام تھا جو موجد کام و زبان کا آپ سی ہوا

قال قال لی یا محمد انی جعلت علیا وصیک و وزیرک و خلیفتک

من خلقی من بعدک فاعلمہ جوابدیا کہ ایزد تعالی نی فرمایا ای محمد مینی علی کو خلیفہ

و وزیر اور وصی تمہارا بنایا ساری مخلوق سی جنکی اوپر بار امانت دہری کہ بعد تمہاری

سر انجام ہدایت کری قلت فھا ھو یسمع کلامک مینی درگاہ ربانی مین عرض کی

وہ موجود کھڑی ہین تیرا فرمان بگوش خود سن رہی ہین فاعلمتہ و انا بین یدی

ربی پس علی کو ارشاد الہی سی خبردار کیا اور آپ حضور پروردگار مین متوجہ رہا فقال

لی قد قبلت و اطعت مظہر العجایب گویا ہوی سب امر خدا قبول کیا اور طاعت معبود مین

سر و جان و مال دیا فامر اللہ ملائکۃ ان تسلم علیہ ففعلت فرد علیہم السلام

پس رب علا نی ملایکہ سی کہا تا اونپر سلام کرین تعظیم کا سب نی مجرا و تسلیم کو ادا کیا و لی اللہ نی فصاحت

اور بلاغت سی اونکا جواب دیا و رایت الملائکۃ یتباشرون پھر دیکھا مینی ساری

فرشتونکو جو مبارکباد اور بشارت دیتی تھی ایکدوسری کو و ما مررت بملائکۃ من

ملائکۃ السماء الا ھنونی جب مین حضور الہی سی پھرا تو جدھر صف ملایکہ سی آسمانکی گذرا

وہ دوڑکی شاد و خرم پاس آتی جاتی سی امیر المومنین کی تہنیت بجا لاتی و قالوا یا محمد

والذی بعثک بالحق نبیا لقد دخل السرور علی جمیع الملائکۃ باستخلاف

سبحانہ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین

و غالب ابن عبداللہ انما عنی بقولہ

قال السدی و عتبۃ ابن ابی حکیم

وھم راکعون من تفسیر الثعلبی

الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا

المذکورۃ والحمد للہ

تیسری مجلس فضائل و مناقب علی بن ابیطالب علیہ السلام

عز و جل لک ابن عمک مجھ سے بولے یا محمد قسم ہے اللہ کی جس نے تمہیں برحق نبوت دی ہ
ہماری جی کو مسرت اور شادی ملی کہ خدا نے تمہارے بھائی کو خلعتِ خلافت بخشی و رأیت
حملۃ العرش قد نکسوا رؤسہم الی الارض حاملانِ عرشِ علا کو دیکھا زمین کی
طرف سر جھکائے تھے نظارہ مقصود کے لئے گردن بڑھائے آنکھیں لڑائے تھے فقلت یا جبرئیل
لم نکس حملۃ العرش رؤسہم میں نے جبرئیل سے کہا یہ فرشتے کیوں منہ بھرائے ہیں کیا
زمیں کو خاکر بکٹکی لگائے ہیں فقال یا محمد ما من ملک من الملائکۃ الا وقد
نظر وجہ علی بن ابیطالب استبشارا بہ ما خلا حملۃ العرش جواب دیا
اے نبی الوریٰ کوئی صنف قدسیوں کی نہیں بچی کہ جمالِ شاہِ مرداں کی زیارت اوس نے خوشی میں
نہیں کی مگر حاملانِ عرش باقی رہی تھے اونکی دل میں دیدارِ حیدرِ کرار کی ارمان بھری تھے
فانہم یستاذنوا اللہ عز و جل فی ہذہ الساعۃ فاذن لہم ان ینظروا
الی علی بن ابیطالب فنظروا الیہ اس دم اونھوں نے باریتعالیٰ سے اجازت مانگی
نظارۂ رخسارۂ مرتضیٰ میں حکایتِ غلبۂ شوق کہی پس اونکو دیدار کی رخصت ملی اور سب نے
ولیِ پروردگار کی زیارت کی ولما ہبطت جعلت اخبرہ بذلک وہو یخبرنی
معراج سے جب میں اپنی مقام پر پھر کے آیا، و برو شیرِ خدا کے اپنا سارا ماجرا وہرایا جو درمیان
میری اور اللہ کی معاملہ گذرا تھا وہ حال مفصل علی نے مجھسے ایسا کہا جیسے دیکھا تھا فعلمت انی لم
اطاء موطئا الا وقد کشف لعلی عنہ حتی نظر الی اوسوقت میں نے جانا جہان کہیں
مین گیا اوس دستِ قدرت نے پیشِ نظر سے علی کی پردہ اوٹھایا اور اوس واقفِ رموز نے سارا ماجرا
گذشتہ رای العین سے مشاہدہ کیا جو حالاتِ معارج اور مدارجِ نبوت اونکی دل نے جان لیا و ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ان الریاض اقلام و البحر مداد و الجن

تیسری مجلس بیان فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابیطالب اکثر علمای حدیث نے روایت کی ہو. سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی منقبت حیدر کہی اگر ساری اشجار دنیا قلم ہوین اور آب دریا جملہ سیاہی رقم کی نہین جن وانس کتابت باہم کرین توبہی فضائل علی علیہ السلام تمام لکہہ سکین

وروی قال رسول اللہ علیہ وآلہ السلام ان اللہ تعالی جعل لاخی علی بن ابیطالب فضائل لا تحصی عددھا غیرہ سند وثقین سی یہ روایت آئی کہ مخبر صادق نی حدیث یہ فرمائی تحقیق کہ خدای نی علی بن ابی طالب کو اسقدر فضائل عطا کئی جو سوی اللہ کی شمار اونکا خلق سی نہین ہو سکی من ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بہا غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ولو اتی یوم القیامۃ بذنوب الثقلین جو بیان کری اونکی مناقب سی ایک فضیلت کو اور دل مین بہی مانتا ہو صاحب کرامت کو خدای تعالی سیئات اول و آخر اوسکی بخشدیگا اگرچہ روز قیامت وہ شخص ذنوب ثقلین سی آئی بخشا جائیگا

فمن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ یستغفر لہ ما بقی من تلک الکتابۃ رسم پس جو کوئی ایک تعریف یا صفت لکہی مجموعہ کرامت سی شاہ ولایت کی ہمیشہ ملائکہ اوس کاتب کی لئی طالب مغفرت رہینگی مادامی کہ اثر تحریر صفحہ روزگار مین باقی رہیگی

ومن استمع فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالاذن والاستماع جو مومن سنی کوئی فضیلت سرور اوصیا کی عفو کری کا رب العزت وہ خطا کہ سماعت سی اوسنی پیدا کی ومن نظر فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالنظر اور جو بندہ خاص داور شوق سی دیکہی طرف ایک منقبت ساقی کوثر کی خالق اکبر بخشدیگا اوسکی وہ گناہ جو کسب کئی ہونگی نظر کی رباعی برتر ہی علی کا ہر نسبہ سی پایہ اوس خیر نسبہ کو پاک شہر سی پایا کعبہ مین ولادت ہوی مسجد مین وفات جو کچہ پایا خدا کی

تیسری مجلس بیان فضیلت اور منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

کہری پایا تمہید بکا خوشا محبان امیر المومنین کا حال جو ایام رنج و مصیبت مین باہم جمع ہوتی ہین
مرحبا دوستان شاہ مردان کا مآل جو کلام حدیث و روایت سنکی روتی ہین ہر مردم چشم کو اہل
بصیرت کی سواد منقبت مولا سرمہ جلا ہی آئینہ دلکو زمرہ حقیقت کی فضیلت مرتضی کا ایراد
مصقلہ صفا ہی خاطر شوریدہ کو شیرینی مدح امام عالم پناہ ہی کی حلاوت ایمان کا ذائقہ
دیتی ہی طبع ژولیدہ کو ثنای مضر عام الہی زیب و زینت شوق مین سنوار لیتی ہی زور و قوت
سامعہ کلام وصف شاہ دین سی جوش رغبت مین آتا ہی طلاقت ناطقہ تعریف امیر المومنین سے
کلمہ صل علی کا مفسر ہو جاتا ہی حرف تکرار اخبار حیدر کرار کا شمال باد بہار گلزار اسلام کو تر و تازہ
کرتا ہی لفظ اذکار سرور اخیار مانند لطیفہ گردکار تقوی و زہد کا سرمایہ عباوت رہتا ہی ہر مرتبہ
مضمون معرفت وجہ اللہ کا جلوہ ہدایت بڑہاتا ہی انجمن سخن مین شان قدرت اللہ سی دوسری
تقریر کا رنگ انارت چمک پاتا ہی خصال حسنہ سی خلیفہ ذو الجلال کی دست اعجاز آستین بیان سے
نکالوان تا ذائقہ مصر نفاق کو صفوف مجالس مین اشعہ ید بیضا دکہاوں کمال فرزنہ سی حجت شمعال کی
وہ تکلم زبان اذعان پر لاون کہ مردہ دلان جوار انکار کو صفت مسیحا احیای اعتقاد مین زندہ تولا
اوہا بٹہاون ملا مہدی نراقی فی کتاب محرق القلوب مین لکہا ہی متوجہ ہو کی سنو خارسی کا
ترجمہ اردو مین کیا خوب مطابق رکہا ہی شجاعت کا ثمرہ اوسی دلاور غازی کی وہ تہا کہ مرحب و
عمرو انتر و عمرو بن عبدود کو ایک پیادہ مارا جو ہر ایک پہلوان عرب مین لاثانی ہزار سوار کی برابر گنا
جاتا قوت اور تہور مین شیر ژیان کو وہیان مین نلاتا غزوات خندق و بدر و احد و تبوک و
حنین و خیبر مین لشکر ہای گران کو مضر عام الہی نی ہکایا صدہا مشرکین کو راہ حنہ امین مارا تاکہ
نخل اسلام کو سیراب [illegible] رسول کرا رغیر فرار لقب ہوا مدح مین جبرئیل نے
یہ صیحہ [illegible] امیر المومنین کی اسد کردگار لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار

١٢٦

تیسری مجلس بیان فضیلت او منقبت شاہ ولایت علیہ السلام

ساتھ قنبر کی اوسی حوالہ کرو زہد و تقوی مین لکھا ہی جب عبادت سی فرصت پاتی تو مزدوری کیلئی
تشریف لیجاتی جو کچہ اُجرت مین آبیاری زراعت کی لیتی راہِ خدا مین فقرا کو صدقہ دیتی یہان تک
جو اپنی محنت سی بہت بندی خریدی اون سب کو راہِ خدا مین سرخطِ آزادی بخشی علمای فریقین نے
حکایت عطای انگشتر کی سند سی لکھی ہو مسجد مین درمیانِ قیامِ نماز سایل کو ملی اوسکی قیمت خراجِ
ملکِ شام کی برابر تہی کہ چار سو خروار سونا اور چہہ سو خروار چاندی مقرر تہی عوض مین خدا نی یہ آیت
بشارت بہجی جزو قرآن مین ثنای حضرت شانِ رحمت سی لکھی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ
عدالت اور نصفت مین حق رسانی پر اسدرجہ مصروف ہر شہر تہی کہ ہنگامِ خلافت مین شاہ و گدا کی
خاطر ایکسان امر و نہی پر تہی اجرای احکامِ الٰہی مین خویش و بیگانہ کو برابر سمجہتی رؤسای عظام کو
تعدی مظلوم سی خوف و خطر مین رکہتی معاملہ چراغ بجہانی کا ملاقات پر طلحہ اور زبیر کی
سب کتابون مین مذکور ہمقدمہ عقیل ابن ابی طالب اور سوا کی حضرت امیر داستانون مین مشہور
نقل ہی کہ ایک دفعہ بلادِ یمن سی چند مشکین شہد بہری تعسوبِ دین کی پاس آئین ہولانی و رب
امانت سربستہ قنبر کو سپرد فرمائین اتفاقا امام حسین علیہ السلام کی پاس ایک مہمان آیا حضرت نی
طعامِ ضیافت سی گہر مین کچہ موجود نپایا بہ ارسعی ایکدرہم قرض کی بازار سی اوسکی روٹی خریدی
قنبر سی کہا میری حصی مین ایک رطل شہد مشک سی نکالو نانخورشِ مہمان کی واسطی مجہی بضرورت دو
ہنگام تقسیم اوسکو مجرا لینا بلکہ والد بزرگوار سی عرض کر دینا قنبر جب ارشاد سید الشہدا بجا لایا
مہر توڑ ڈالی کہا یا مامراحت کو قدم بڑہایا جب شاہ ولایت نی مشکین طلب فرماکی دیکہا تو کہا
شاید اسمین کسی نی کچہ تصرف کیا غلام نی حضرت مولا مین کیفیت عرض کی اوس جناب کو
حالت غضب طاری ہوی آدمی امام حسین علیہ السلام کی طلب کو متواتر بہیجی ہر گاہ خدمت مین

تیسری مجلس فضائل و مناقب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

بی پدر کی بھی محبت نفّے تازیانہ اوٹھایا فرزند جگر بند کی مارنی کو ہاتھ بڑھایا سبطِ مصطفیٰ نے فرمایا
ای بابا مجھی نہ مارو، عمِ گرامی جعفرِ طیار کی واسطی معاف کرو، ید اسد نی ضرب دست کو روک
لیا نورِ چشم سید البشر سی یون کہا ای جانِ پدر کیا سبب نی تمہاری صبر و تحمل کو بدلوایا جو تمنی
شہد سب سلمانون سی پہلی نکلوایا، مظلومِ کربلا بولی ایا ہمارا حصہ اسمین تہا، ولی خدا نی اسبات کے
پسر مین کہا، ہر چند تم اپنی حق مین تمورد سر فرازی ہو، لاکن اہلِ اسلام سی مقدم نہین چاہیی بعد اذان
کرو پہر اکدرہم اپنی مال سی دیکر قنبر کو فرمایا، جاکی بازار سی شہد خرید جب وہ سامنی لایا تو اوسکی
دستِ حق پرست سی مشک مین بھرا، روتی جاتی کہ حسین کو معاف کرنا ایخدا، عبادت مین
وہ کثرت اور سرگرمی تہی کہ وظائف مین یادِ الہی سی کبہی فرصت نہ ملتی، محدثینِ فریقین کا لکہاہی
وہ راتِ ثقہ نی کہاہی ہر شب منزلِ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی ہزار تکبیر کی آواز آتی کہ ہر ایک سی
دو رکعت نمازِ نوافل پڑہی جاتی، ابو درداء نا قل ہی راتکو نخلستانِ مدینہ سی مین گذرا، صدا مناجات
کی تلاش مین ہر طرف پھرا، حضرتِ ابو تراب کو خاکہ مشغول نماز دیکہا، ذکرِ خدا مین رقت زدہ
سر کو سجدی مین رکہا، تقدیس اور تہلیل اور تسبیح سی گویا ہوتی عشقِ الہی مین بیخود روتی ناگاہ اوس
ہمدم راز و نیاز کی آواز بند پائی، جب دیر تک نالہ یا اللہ کی صوت نہ آئی، تو مینی بیشتر جاکی پکارا کچھ جناب سے
جواب نہ ملا بیتابانہ دوڑکی نزدیک تر گیا، سجدی مین سر جہکای نظر آئی دیا، ہر چند بازو کو ید اللہ کی ہلایا
مگر صوت سی جنی مردہ، قالب بیجان کا حکم لگایا، مین روتا ہوا شہر کی اندر پہنچا، فاطمہ زہرا کی دراز پر پکار
بتول سی کہا ای بضعۂ خیر الوری خبر لو کہ علیِ مرتضی علیہ السلام نی انتقال کیا، خاتونِ محشر نی پوچہا تو نی کیونکر
جانا مینی عرض کی اس راتکو میانِ باغ مدینہ گذرا، وہان امامِ ہدی کو ایسی کیفیت مین چھوڑا، صدیقۂ کبری نی
خندان ہو مین جواب مین تسکین کو بولین ای ابو درداء عبادتِ ربِ علا مین ہر شب وصی مصطفی کا
ایسا حال ہوتا ہی، جو دنیا سی گذرنی مرنی کا خیال اودہر جاتا ہی، تواضع اور حسنِ خلق کا اوس شہ والی

۱۲۹

الصحیح الثابت من کتب صحاحکم
الاجتہاد فی مقابلۃ النص الصریح
نضاف انظروا فی مقالتکم و
بما طوق الاحصاء فیا اہل الا
ہذہ من ہذہ و نظائر التی لا یحیط
ناقۃ صالح و اشقی الآخرین من یخضب
السلام یا علی اشقی الاولین عاقر

مجلس تیسری فضائل و مناقب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

خلق کا وہ مرتبہ اعلی کہ باوجود پادشاہت اور خلافت جو ملک مفتوحہ پر قبضہ تہا کشور حجاز و یمن و عراق و ایران و توران تا افریقہ مغرب تصرف مین رکھتے فقرا و مساکین کی ساتھ نشست و برخاست یکسان تلطف مین رہتے لباس شندرس پہنے پا پیادہ تنہا بازارون مین پہرتے اہتمام سواری اور ترک بزرگواری مین کبہی توجہ نکرتے ہرگاہ غربا اور محتاج دعوتین بلاتے تو اونکی پاس جاتی نان خشک جو کی بساط بوریا پر بیٹہی کہاتے ہر چند قبول اسلام سی پیشوا ترویج دین مین سبکی امام رہنما تہی سلام کرنی مین مومنین و حاضرین پر سبقت فرماتے خرد و بزرگ رعب و دہشت سی شاہنشاہ کی ڈرتے لاکن وہ حضرت شگفتہ سی پیش آتے جب طفل و جوان و پیر پاس آتے علم اور مروت کا وہ حال کہ مانند اوسکی بشر سی خیال محال ہی اپنی واسطی کبہی طبیعت کو غصہ نہ آیا اگر کوئی نادان آدمی نی برا کہا یا مارا تو اوسکو ملایمت اور مدارا مین سمجہایا خدا سی اوسکی واسطی استغفار کیا عفو فرمایا نقل ہی ایک غزوہ مین کسی کافر کو زیر کیا سر کاٹنی کو زمین پر گرا دیا سینہ پر چڑہکی دشنہ خونریز نکالا مشرک نی دلکو سمجہا لا بہ سے آبد ہن خسارہ مولا پر ڈالا مجاہد غازی تحمل سی بدن کو چہوڑا متبسم ہوکی فرط سکون مین منہ کو موڑ عدو بولا ای حق کی شناسا کیا سبب ہوا جو ارادہ قتل کو میری واسطی پورا نہ کیا فرمایا مین تجہی خدا کی راہ مین مارتا تہا جب ایسی بی ادبی تونی کی نفس کو متوجہ انتقام دیکہا آتش غضب کو آب ملایمت سی بجہایا تیری ہلاکت سی دست تصرف اوٹہایا ہرگاہ محض رضای خدا کا امر نہ ہا غصہ و قہر و غلبہ کو طلاق کہا یہ کلام ہدایت انجام سنکی وہ گمراہ قدم سرور پر بوسہ کو بڑہا صدق نیت سی حضرت کی کلمہ طیبہ پڑہا ورع اور پرہیزگاری زہد اور تقوی مین سرآمد کائنات گذری مدت العمر مین گیہونکی روٹی سی مین روز پی در پی سیر نہوئے نان جو کو بہی نصف بہوک نوش فرماتے بیشتر نمک یا سرکہ نان خورش بناتے واکثر کلام اوس جناب کا یہ تہا بیزاری لذات مین ارشاد ہوا کرتا علی کیونکر دنیا کا طعام سیر کہائے اور حجاز مین کوئی فقیر بہوکا رہ جائے ایکدن کسی محب نی حلوا بطریق ہدیہ نیاز داخل کیا

کیف الصلاة علیکم اہل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید

ومن موطا مالک ابن انس یرفعہ الی ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ فی مجلس سعد بن عبادة فقال لہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک ... ثم قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید والسلام کما قد علمتم

ومن صحیح مسلم مثلہ

ومن تفسیر الثعلبی فی قولہ تعالی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی

تیسری مجلس فضائل و مناقب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام

پاس بھیجا حضرت نے انگشت مبارک اوسمین فروکی اور سونگھا ارشاد ہیا اے حلوا رنگ و بو سے تو پہچانا معلوم نہیں فی الحقیقت تیرا کیسا ہے پھر انگشت کو صاف کر کے بولے او مشالوا سے لیجا کے کسی دوسرے کو دو ایک روز مکانِ بیت المال مین حضرت کا عبور ہوا تو وہان چاندی اور سونے کو خطاب کر کے کہتے ہیں کہا اے زر و سیم دنیا میرے سوا غیر کو فریب دینا مین ہرگز تیرا فریفتہ نہوونگا ہمیشہ تجھسے بیزار اور جوناخوش رہونگا پس تمام دولت اور مال کو اوٹھوا یا فقرائے مساکین اسلام کو واسطے بھجوا یا اوس پانچ برس کی مدت مین جو سلطنت ظاہر ملی تہی کبھی خشت عمارت باہم نہیں جوڑی جب دنیا سے دار بقا کو تشریف لیگئے تو ایک درہم نہیں چھوڑی بیشتر فرماتے کہ نعمت مین حلال جہان کی حساب ہے اور دولت مین حرام عالم کی عذاب و عتاب ہے بنقلِ معتبر ہے ایک مرتبہ حسنین علیہما السلام کو عارضہ بیماری لاحق ہوا والدین اور ساری گھر نے بعد صحت ادائے نذر کا روزہ رکھا شام کو افطار کے لئے ہر ایک نے قرص نانِ جو پائی جب ارادہ کہانے کا ہوا تو فقیر سائل کی آواز کان مین آئی معدنِ جود و سخا علی مرتضی علیہ السلام نے اپنا حصہ پہلے اوسکو حوالے کیا پھر فاطمہ زہرا و حسنین صلوات اللہ علیہم اور فضہ خادمہ نے لائی اپنی روٹی کو اوٹھا دیا فقط پانی پیکے دوسرے دن کا روزہ رکھا فقر و فاقہ مین نعماتِ طاعت اور نایاب صبر و قناعت کا مزہ چکھا اوس روز بھی ہرگاہ شام ہوئی ایک ایک روٹی جو کی سبکو ملی پھر سائل نے دروازہ کرم پر دستِ طلب نکالا سرورِ اتقیا نے اپنا حصہ اوسکی دامن امید مین ڈالا سب گھر کے لوگ ویسا ہی عمل مین لائے پانی سے افطار کر کے دل بہلائے تیسرے دن پھر وہی صورت یعنی اسحاکی عیش ہوئی گدا در پر شاہِ اولیا کے آیا الجوع پکارا روٹی اوسکو ملی اون بزرگوارون نے تین روز کے دن رکہے اور اپنا کھانا بھوکے فقیر کو بخشا پانی پیکے رہے حق تعالی نے اس طاعت کی شان مین سورہ ہل اتی کا نزول فرمایا منزلِ تعریف مین بسم اللہ امانت کی خروشان لکھوایا اب تصور کی جا ہے حاضرانِ بزم عزا نوحہ و فریاد روا ہے اس حادثہ جانکاہ مین صبح و مسا جو امامِ غربا نوا کہ تین دن غذا نکہائی

علیہ السلام حسد الناس بی فقال اما ترضی ان تکون رابع اربعة اول من یدخل الجنة انا و انت و الحسن و الحسین و ازواجنا عن ایماننا و شمائلنا و ذریتنا خلف ازواجنا ... خلف ذریتنا ... الصدقة و یقسم فیهم الخمس ... عبد المطلب الذین لم یفترقوا فی الجاهلیة و الاسلام ... یدل علی ذلک قوله تعالی و اعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه و للرسول و لذی القربی ... تعالی و آت ذا القربی حقه ...

١٣١

و قوله انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا ... الا الاسلام و یشهد بصحة هذا قوله فیما ... مثل فاطمة و علی و ابناهما ... قوله تعالی و من یقترف حسنة نزد له فیها حسنا برفعه الی ابن عباس قال و من یقترف الآیة قال هی المودة لآل محمد و منها ... برفعه الی ابی و ائل قال قرأت فی مصحف ابن مسعود ان الله اصطفی آدم و نوحا و آل ابراهیم و آل محمد علی العالمین و من

کتاب السقیفة برفعه الی عائشة قالت ان فاطمة و العباس اتیا ابا بکر یلتمسان میراثهما من رسول الله و هما یطلبان ارضه و سهمه من خیبر فقال لهما ابو بکر انی سمعت رسول الله یقول لا نورث ما ترکناه صدقة انما یاکل آل محمد من هذا المال

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اپنا اور بچونکا طعام راہ خدا مین ہو کی فقیر کو پہنچا ئے افسوس اور دریغ ایسی رہنما کو ابن ملجم غدار نے
مارا جسکی ساتہہ مراعات کرتی رہی اوس شقی نی احسان کا بدلا لگوا رسی او مارا ، روزہ دار کم فطار کو
ایام صیام مین پیمانہ ہلاک پلایا ، عابد شب زندہ دار کو محراب نماز مین خاک پر گرایا ، مجاہد اسلام کو
مسجد مین خون بہایا ، برادر خیر الانام کو شب قدر مین روز موت دکھایا ، محبونکو مصیبت مولا سے
تباہ کیا ، غلاموںنکو شہادت آقا مین عَلَمِ نالہ وآہ دیا ، اندنون حسنین کو غم پدر مین رولایا ، زینب
اور ام کلثوم کو صف ماتم پر بٹھایا ، عباس اور عون و جعفر درد یتیمی سی بیقرار ہوئی گھر مین اہلبیت کی
سب اپنی بیکانی سو گوار بنی ، بالجملہ درداکہ علی مرتضی کو مارا + صد حیف وصی مصطفی کو مارا
ابن ملجم نی از رہ جور عناد + بابای شہید کربلا کو مارا نظم ملمع لفہ غم ولی خدا کا یہ جوش ہی
ونزات + کہ اشک چشم ہوا موج زن مثال فرات + رسول زار و ملول و بتول سوگ نشین +
حسن حسین کو غم نی کیا قرین ممات + الم کی پنجہ سی پیٹو عزیز و سینہ و سر + کہ ٹوٹا بازوی خیر الوری
زکین ہیہات + فلک سی بارش خون ہی وفور ماتم پر + عجب نہین جو خزان ہو جہان کا باغ حیات
صف عزا مین جو رقت زدہ رہا ناظم + صراط حب علی پر دہر اہی پای ثبات

ضربت سے فرق شاہ ولایت کے جراحت اور بعد صیبت شکستگی سی دفن حجرہ عصمت کے

راکعان سجادہ تسلیم و رضا و ساجدان محراب تیغ قدر و قضا ، عاکفان صومعہ عرفان و محبت
و شہیدان معرکہ امتحان محنت ، سر نہادگان وعدہ قرب وصال و مہمانان خوان اندوہ و ملال
یکر مضمون خونچکان گلیم بیان حسرت نشان بیت الاحزان سامعہ مین پہنچاتی یون شور
مچاتی ہین کہ جب زمانہ بی پدری حسنین علیہما السلام کا آیا + اور دست روزگار نی دربدری
زینب وام کلثوم کا ہنگام پایا + عباس و عون و جعفر کی یتیمی نی صوت غم دکھائی + اسلام کے

١٣٢

مناقب ابن المغازلی الشافعی

ومن مناقب ابن المغازلی الشافعی فی قولہ تعالی والنجم اذا ہوی یرفعہ الی ابن عباس
قال کنت جالسا مع فتیۃ من بنی ہاشم عند النبی اذا انقض کوکب فقال النبی من
انقض ہذا النجم فی منزلہ فہو الوصی من بعدی
فتیۃ من بنی ہاشم فنظروا فاذا الکوکب قد انقض
فقالوا یا رسول اللہ

مجلس میری فضائل اور شہادت امیر المؤمنین علیہ السلام

بناہی مولیکی مصیبت مشتہر آئی شب قدر کو امیر المومنین کا وعدہ وصال مشتہر ادر یاد روز لقاء
محبوب کو قدم سر سی جانی کا اشتہار کہا دنیوین رات ماہ رمضان کی شوق بیتابی مین گذری
ہردم مناجات اور عبادت سی اندر باہر جاتی اتی بسر ہوئی قَالَ اَنَّهُ بَاتَ فِی الْمَسْجِدِ
وَمَعَهُ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَبِیْبُ بْنُ بَجَرَةَ وَالْاٰخَرُ وَرْدَانُ بْنُ مُجَالِدٍ یُسَاعِدُ
اَنَّهُ عَلٰی قَتْلِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ راوی کہتا ہی عبد الرحمان ابن ملجم ہرگاہ عشق قطامہ بنت اخضر
تیمی کا مبتلا ہوا زہر سی بجہائی تلوار لئی مسجد مین اکی زمرۂ عاکفین مین سو رہا اوسکی ساتھ دو
شبیب بن بجرہ اور وردان ابن مجالد بہی مددگار اوس ہر ایک نی مانند فتنۂ خوابیدہ جای کمین مین
بستر جفا و آزار پہیلائی فَلَمَّا اَذَّنَ وَنَزَلَ مِنَ الْمَاذَنَةِ جَعَلَ یُسَبِّحُ اللّٰهَ وَیُقَدِّسُهُ
وَیُکَبِّرُهُ وَمِنَ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ پس امام کبار نی عرشہ منار پر جاکی اذان صبح دی اوس آواز سی
کہ ساری شہر کوفہ مین گوش مردوزن کو پہنچی وہان سی اوتری تو بہت تسبیح اور تقدیس الہی ادا کی
راہ محراب عبادت لی صلوٰۃ اور تحیات نام نبی بہیجی وَکَانَ کَرَمُ اَخْلَاقِهٖ یَتَفَقَّدُ النَّائِمِیْنَ
فِی الْمَسْجِدِ وَیَقُوْلُ الصَّلٰوةَ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ راوی کہتا ہی ہمیشہ مد نظر امام معروف خلق
امیر مومنین کی عادت کرم اور صفت خلق سی تہا سو تونکو مسجد کی مہربانی سی جگاتی رحمت خدا کی
یاد نماز دلاتی فَفَعَلَ ذٰلِکَ کَمَا کَانَ یَفْعَلُهٗ عَلٰی جَارِیْ عَادَتِهٖ مَعَ النَّائِمِیْنَ فِی الْمَسْجِدِ
حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اِلَی الْمَلْعُوْنِ فَرَاٰهُ نَائِمًا عَلٰی وَجْهِهٖ بدستور سابق خفتگان مسجد کو اوٹھایا
قطب فلک امامت ہر طرف گردش بجا لایا تا کہ بالین پر ابن ملجم کی آئی اوسی اوندھا سوتا دیکھا
تو بارشاد ہدایت ہلائی قَالَ لَهٗ یَا هٰذَا قُمْ مِنْ نَوْمِکَ هٰذَا فَاِنَّهَا نَوْمَةُ اَهْلِ النَّارِ
بولی ای مرد اوٹھ نماز کو یہ سونا تیرا خواب شیطان ہی یون اولٹا نہ لیٹا کر کہ طریقہ اہل نیران ہی
قَالَ فَتَحَرَّکَ الْمَلْعُوْنُ کَاَنَّهٗ یُرِیْدُ اَنْ یَقُوْمَ وَهُوَ مِنْ مَکَانِهٖ لَا یَبْرَحُ وہ مردود

١٣٣

النامر متی سمی علی امیر المومنین ما کان
فضلہ متی بہ ذلک وادم بین الروح
والجسد حین قال اللہ تعالی الست
بربکم قالوا بلی قال اللہ تعالی انا ربکم
ومحمد نبیکم وعلی امیرکم ومن
مناقب ابن مردویہ برفعہ
الی داود بن ابی عوف قال حدثنی
معاویۃ بن ابی ثعلبۃ اللیثی قال

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ السلام

کروٹ لیکی جنبش مین آیا گویا کھڑا ہوا چاہتا تہا لاکن ٹہر گئی وہین پڑا رہا فقال لہ امیر المومنین
لقد ہممت بشیٔ تکاد السموٰت یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر
الجبال ہدا و لو شئت لانبأتک بما تحت ثیابک مظہر العجائب نے اوسکو ثنا یا
وای او پر تیری جو ارادہ سی قدم بڑہایا اوس صدمہ سی آسمان اور زمین ٹکڑی ہوجائی پہاڑ و
زلزلہ اوڑ پڑی گر جائی اگر چاہی تو بتادون کہ زیر دامن کیا بلا لایا ہی اور تجہی آگاہ کردون کسواسطے
یہان آیا سینہ کو چہپایا ہی ثم ترکہ و عدل عنہ الی محرابہ و قام قائما یصلی و کان
یطیل الرکوع و السجود فی الصلوٰۃ کعادتہ و الفرائض و النوافل حاضرا قلبہ
پس مانند رحمت الٰہی اوسکی طرف سی منہہ پہر لیا قدم بڑہا کی مشتبر جلی محراب عبادت مین قیام کیا
نماز نافلہ پڑہنی کو کہڑی ہوی حسب عادت رکوع اور سجود طولانی کرتی رہی فلما احس بہ
فنہض الملعون مسرعا و اقبل یمشی حتی وقف بازاء الاسطوانۃ التی کان
الامام یصلی علیہا ابن ملجم مرادی نی جب یہ موقع مراد پایا جلد سی شال شیطان محتشم جانب
خلیفہ رحمان آیا اوس ستون کی پیچہی جاکی اوٹ مین کمین کی جسکی برابر امام بحر و بر نی نیت نماز باندہی
تہی فامہلہ حتی رکع الرکعۃ الاولی و رکع و سجد السجدۃ الاولی منہا و رفع
راسہ ظالم پر جفانی اتنی مہلت دی کہ حجت بی نیاز نی ایک رکعت پہلی تمام کی سجدہ اول سی
سر انور اوٹہایا اور دوسری کا تہیہ فرمایا فعند ذلک اخذ السیف و ہزہ ثم ضربہ
علی راسہ المکرم الشریف فوقعت الضربۃ علی الضربۃ التی ضربہ عمرو بن
عبد ود العامری اوسدم جلکی سی تیغ زہر آبدار نکالی ہاتہ مین تولکی سر اقدس مکرم پر ضرب لگائی
قضا و قدر سی بارہ وہان پڑی جہان عمرو بن عبد ود کی سیف لگی تہی ثم اخذت الضربۃ
الی مفرق راسہ الی موضع السجود پس ٹوٹی دست جفا سی وارکو تان کی ایسا کہینچا

کہ دنبالۂ شمشیر نے فرق سے پیشانی تک دو پارہ کیا فلما احس الامام بالضرب لم یتأوہ
وصبر واحتسب ووقع علی وجهه ولیس عنده احد قائلاً بسم الله
وبالله وعلی ملة رسول الله ہر گاہ زخم کا صدمہ جانکاہ ولایت پناہ کو پہنچا
آہ نہ کی تحمل وصبر میں دل مضبوط رکھا سر انور سے کہ چشمہ سار فضل وکرم تھا خون مانند فوارہ کی
اوبلا رکن ایمان قبلہ کیطرف یہ کہتی ہوئی جھکی جا نماز پر شاہ اولیا منہ کی بل گری بالین مبارک پر
کوئی نتھا جو سر گذشت محنت کہیں سامنی کچھ نظر نہ آیا کہ اوسپر تکیہ لگائی رہیں جب گردن
سرور بار شہادت سے جانب کعبہ خم ہوئی بسم الله وبالله علی ملة رسول الله یہ عبارت پڑہی
ثم صاح وقال قتلنی ابن ملجم ورب الکعبة ایها الناس لا یفوتنکم ابن
ملجم پہر فرمایا بخدای کعبہ کہ ابن ملجم نے مجھے مارا ای حاضرین تمہاری ہاتھ سے جانی نپائی قال فجال
وسار السم فی راسه وبدنه وهو فی محرابه یشد الضربة ویاخذ التراب
ویضعه علیها اثر زہر ساری بدن میں سرایت کر گیا سر تا قدم اعضا کی طاقت نے جواب دیا
محراب میں امام رہنما زخم کو ہاتھ سے تھامتے لہو بند کرنیکو مشت خاک اوٹھاکی اوسپر ڈالتے

ثم تلا قوله تعالی منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری
اوس حجت اور کلام الله ناطق نے شان ونزول بلا کو رحل سر پر لیا اور صورت صبر ورضا میں
اس آیت کو تلاوت کیا ثم قال علیه السلام جاء امر الله وصدق رسول الله
پہر فرمایا قضا وقدر الہی کا امر آیا اور جو رسول خدا نے وعدہ کیا تہا پورا پایا ثم انه ضربه
الملعون ارتجت الارض وماجت البحار والسماوات واصطفقت ابواب
الجامع پس جب اوس بیدین کی تلوار چلی تہی زمین کانپتی تہی اور ہلتی تہی دریاؤں کو موج
اور جوش وخروش سے تلاطم ہوا ساتون فلک تہرائی انقلاب انجم ہوا دروازی مسجد کی باہم ٹکرائی

١٣٥

ثم قال لها رسول الله یا فاطمة لعلی ثمانیة
وتزویجه فاطمة وسبطاه الحسن والحسین
وامره بالمعروف ونهیه عن المنکر وقضاؤه
بکتاب الله یا فاطمة انا اهل بیت اعطینا
سبع خصال لم یعطها احد من الاولین
ولا یدرکها احد من الآخرین نبینا
خیر الانبیاء وهو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء
وهو بعلک وشهیدنا خیر الشهداء وهو
عم ابیک حمزة ومنا من له جناحان یطیر بهما
فی الجنة حیث شاء وهو جعفر ابن عمک
ومنا سبطا هذه الامة وهما
ابناک ومنا والذی نفسی بیده
مهدی هذه الامة الذی
یصلی خلفه عیسی بن مریم ثم ضرب
علی منکب الحسین فقال من هذا مهدی
هذه الامة

مجلس تیسری فضائل اور شہادت امیر المومنین علیہ السلام

دنیا اور ما فیہا کی لوگ گھبرائی فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ الضَّجَّةَ ثَارَ اِلَيْهِ كُلُّ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ اَحَاطُوا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ خلایق نی جو آواز جانگداز سنی تو حاضرین مسجد دوڑی
روتی پیٹتی چارطرف امیر المومنین کی ہجوم آور ہوئی وَصَارُوا يَدُوْرُوْنَ وَلَا يَدْرُوْنَ
اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ عَنْ شِدَّةِ الْبُكَاءِ وَالدَّهْشَةِ لوگ سب گھبرائی ہوئی ادہر اودہر
بہی پہرتی بکثرت رقت اور دہشت مین اوپر تلی گرتی وَهُوَ يَشُدُّ رَاْسَهُ بِمِئْزَرِهِ وَالدَّمُ
يَجْرِيْ عَلٰى وَجْهِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَقَدْ خُضِبَتْ بِدِمَائِهٖ دیکہا اوس جناب نی فرقِ
فرقد ساصابی محکم باندہا ہی خون کا جوش نہین ٹہرتا منہہ پر اور محاسن مبارک سی بہاتی جبا
پوچہتی ہین پہر قطرہ قطرہ مانند لعل ٹپکانی نکلتا ہی ریش مقدس کو خضاب کیا زمین پر ٹپکتا ہی
وَضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ بِالدُّعَاءِ وَهَبَّتْ رِيْحٌ عَاصِفٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ
راوی کہتا ہی ملائکہ نی نالہ وفغان مین دعای رنج خوف مانگی ہوای تیرہ وتاریک غبار وگرد بہری چلی
وَنَادٰى جَبْرَئِيْلُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ مُسْتَيْقِظٍ تَهَدَّمَتْ
وَاللّٰهِ اَرْكَانُ الْهُدٰى وَانْطَمَسَتْ وَاللّٰهِ نُجُوْمُ السَّمَاءِ وَاَعْلَامُ التُّقٰى وَانْفَصَمَتْ
وَاللّٰهِ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى جبرئیل نی درمیان زمین وآسمان ایسی فریاد وزاری کی جو ہر ایک
جاگتی اور سوتی نی وہ بیقراری سنی واللہ ارکانِ ہدایت اسدم توٹی اور نشانِ تقوی او
پرہیزگاری ہاتہہ سی چہوٹی ستاری فلکِ دین واسلام کی چہپی محکم رشتہ ایمان تونکی ہا بود ری
قُتِلَ ابْنُ عَمِّ الْمُصْطَفٰى قُتِلَ الْوَصِيُّ الْمُجْتَبٰى قُتِلَ عَلِيُّ نِ الْمُرْتَضٰى قَتَلَهُ شَقِيُّ
الْاَشْقِيَاءِ ابن عمِ محمد مصطفی اور وصی خیر الوری کو اسدم شہید کیا علی مرتضی کو شقی ترین
اشقیا نی نا زمین مار لیا وَلَمَّا سَمِعَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ نَعْيَ جَبْرَئِيْلَ فَلَطَمَتْ عَلٰى
وَجْهِهَا وَخَدِّهَا وَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَصَاحَتْ وَا اَبَتَاهُ وَا عَلِيَّاهُ وَا مُحَمَّدَاهُ

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام

راوی کہتا ہی جبدم سی جناب امیر مسجد مین تشریف لائی تہی ام کلثوم اور زینب خاتون کی دلمین سو طرحکی وسوسی آئی تہی گہر کی اندر اور صحن مین مضطرب ہوتی پہرتین اور اکی باتین بیقراری اور یاس پدر کی باہم کرتین ناگاہ صدای نوحہ جبرئیل آسمان وزمین کی درمیان سی آئی کہ ستید اولیائی ایک شقی کی ہاتہہ سی ضربت کہائی ام کلثوم نی یہ کلام سنکی بیتابانہ جوش حسرت مین رو دیا رخ پر طمانچی مار کی منہہ اور سر اپنا پیٹ لیا گریبان پہاڑا حال اپنا غیر بنایا ہای بابا واعلیا واحمدا کہکی شور مچایا ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلٰی اَخَوَیْہَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَاَیْقَظَتْہُمَا وَقَالَتْ لَہُمَا لَقَدْ قُتِلَ اَبُوْکُمَا اپنی دونو بہائی حسنین کو بالین پر جاکی خواب سی اوٹہایا کہا دوڑو جلدی خبر لو ہماری تمہاری والد کو مار ڈالا واحسرتا اولاد علی سب یتیم و بی پدر ہوئی اب زمانی مین بی وارث اور رہ گئی فَقَامَا یَبْکِیَانِ فَقَالَ لَہَا الْحَسَنُ یَا اُخْتَاہُ کُفِّیْ عَنِ الْبُکَاءِ حَتّٰی نَعْرِفَ صِحَّۃَ الْخَبَرِ کَیْلَا تَشْمَتَ الْاَعْدَاءُ حسنین روتی ہوی بستر سی اوٹہی ضبط شور و شین مین دلاسا دیکی بولی ای بہن ذرا رقت کو تہام لو تا کہ خبر صحیح ہمکو حقیقت سی دریافت ہو اعدا بیقراری پر طعنہ نہ دین بی وجہ زاری سی شماتت نکرین بابا کی پاس ہم جاتی ہین جو حال گذرا ہی وہ دیکہہ آتی ہین فَخَرَجَا فَاِذَا النَّاسُ یَنُوْحُوْنَ وَیُنَادُوْنَ وَا اِمَامَاہُ وَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قُتِلَ وَاللّٰہِ اِمَامٌ عَابِدٌ لَمْ یَسْجُدْ لِصَنَمٍ قَطُّ کَانَ اَشْبَہَ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ پس شتاب اور پریشان بیتاب طرف مسجد قدم بڑہائی راہ مین لوگ سراسیمہ اور گریان پائی فریاد زنان شیون اور نوحہ کرتی واعلیاہ ہای آقا زاری سی کہتی دریغا ایسی امام عابد کو قتل کا آزار دیا جسنی کبہی سجدہ اصنام الجبار نہ کیا رسولخدا کا شبیہ بی مثال تہا خلق زمانہ مین نیکی سی مالامال تہا فَلَمَّا سَمِعَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَرَخَاتِ النَّاسِ نَادَیَا وَا اَبَتَاہُ

سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ
یقول ایہا الناس قد ترکت فیکم
الثقلین خلیفتین ان اخذتم بہما
لن تضلوا بعدی احدہما اکبر من الآخر
کتاب اللہ حبل ممدود من السماء
الی الارض وعترتی اہل بیتی وانہما
لن یفترقا حتی یردا علی الحوض قال
سفیان اہل بیتہ ہم ورثۃ علمہ

تیسری مجلس شہادت امیرالمومنین علی علیہ السلام

فَوَاعَلِيَاهُ لَيْتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنَا الْحَيَاةَ جب یہ بین اور شور و شین حسنین نی سنی شدت غم سی
بیچین ہوی الم درد مین سر دہنی بی اختیار بولی کاش اسوقت موت نی ہمین فنا کیا ہوتا جوش قلق مین
ایسا نالہ واعلیا اور صیحہ وای بابا کرتی کہ دم نکلا ہوتا فَلَمَّا وَصَلَا الْجَامِعَ وَ دَخَلَا وَجَدَا
اَبَا جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ وَ مَعَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ وَ هُمْ يَجْتَهِدُونَ اَنْ يُقِيمُوا الْاِمَامَ
فِي الْمِحْرَابِ لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يُصَلِّي اِيمَاءً مِنْ جُلُوسٍ ہرگاہ مسجد مین اندر پہنچے
شاہ اولیا کو دیکھا خون مین ڈوبی پڑی ہین چار طرف مین روتی پیٹتی اوس جنابکو گھیری کھڑی
ہین ابا جعدہ اور بعض لوگ چاہتی ہین امام انام کو اوٹھائین پیشوای عابد صحابہ کو نماز پڑہائین جو نکے
بہت جانی سی ضعف ہین و محراب گرتی ہین بیٹھی ہوی ایما اور اشاری مین دوگانہ ادا کرتی ہین
وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَ كَرِيمَةُ الشَّرِيفِ يَمِيلُ تَارَةً وَ يَسْكُنُ اُخْرَى ہر بار جبین
اور چہرہ مبارک سی لہو کو پونچھتی ہین مگر دنکا سنگا ڈہلتا کبھی ٹھہرتا گاہی جھک جاتی پھر سنبھلتی ہین
فَاَخَذَ الْحَسَنُ رَاْسَهُ فِي حِجْرِهِ فَوَجَدَهُ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَكٰى بُكَاءً شَدِيدًا
وَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَجْهَهُ وَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ مَوْضِعَ سُجُودِهِ پس امام حسن علیہ السلام نی
اپنی پدر کی سر کو آغوش مین اوٹھا لیا دیکھا تو صدمۂ زخم سی اوس حضرت کو غش مین پایا اس
حالت مین سبط نبی بالین پر حیدر کی بہت روتی والد کی لہو بھری رخسار اور پیشانی درمیان چشم کو بوسی
لیتی فَسَقَطَ مِنْ دُمُوعِهِ قَطَرَاتٌ عَلٰى وَجْهِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ
فَرَآهُ بَاكِيًا ناگاہ سرشک دیدہ امام حسن جو نکلی روی پدر پر ٹپکی بید او سیا غفلت بیہوشی سی جو نکی
دیدۂ حسرت کو نور خدا نی کھولا حسن مجتبی کو اشکبار دیکھا فَقَالَ يَا بُنَيَّ يَا حَسَنُ مَا هٰذَا
الْبُكَاءُ يَا بُنَيَّ لَا رَوْعَ عَلَيْكَ بَعْدَ الْيَوْمِ فرمایا ای بیٹا یا حسن کیون روتا ہو
قلق اور حسرت مین جان اپنی کھوتی ہو آجکی بعد تمہاری پدر کو درد اور اذیت نہ ملیگی رحمت دنیا کی

۱۳۸

مجلس تیسری شہادت امیر المومنین علیہ السلام

دوست پاؤ اب راحت رہیگی ہٰذَا جَدُّكَ مُحَمَّدٌ نِ الْمُصْطَفٰی وَ خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی فَاطِمَةُ
الزَّهْرَاءُ وَالْحُوْرُ الْعِیْنُ مُحْدِقُوْنَ مُنْتَظِرُوْنَ قُدُوْمَ اَبِیْكَ فَطِبْ نَفْسًا وَ
قِرِّیْ عَیْنًا وَاکْفُفْ عَنِ الْبُکَاءِ اسدم تیری نانا محمد مصطفیٰ نانی خدیجہ کبریٰ مان فاطمہ زہرا ساتھ
حوران جنت کی حاضر ہین اور اپنی پاس وارد ہونیکا مقدم کی بہت منتظر ہین پس آنکھونکو روشن دل ٹھنڈا
رکھو صفِ اندوہ اور مصیبت مین رونی سی چپ رہو فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ قَدِ ارْتَفَعَتْ
اَصْوَاتُهُمْ اِلَی السَّمَاءِ تمہاری نالہ و فغان جو ملایکہ سنتی ہین تو صومعہ طاعت سی درمیان
زمین و آسمان آواز شیون بلند کرتی ہین یَا بُنَیَّ اَتَجْزَعُ عَلٰی اَبِیْكَ وَغَدًا تُقْتَلُ بَعْدَهٗ
مَسْمُوْمًا مَظْلُوْمًا وَ یُقْتَلُ اَخُوْكَ بِالسَّیْفِ هٰکَذَا جانِ پدر آجکی دن تم بابا کی صدمہ
سی روتی ہو اور اپنی اوپر جو آفت کا سامنا ہی غافل ہوتی ہو یا حسن کل زہر جفا سی تمکو
مظلوم شہید کرینگی تمہاری بھائی حسین کا تیغ سی گلا کاٹکی نیزہ پر سر چڑھائی پھرینگی وَ تَلْحَقَانِ
بِجَدِّکُمَا وَ اَبِیْکُمَا وَ اُمِّکُمَا افسوس کہ دونو با جگر صد پارہ اور تن خون آلودہ رہو گی اوس
حالت سی جنت مین جد و پدر و مادر کی ملاقات کروگی فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ یَا اَبَتَاهُ مَا
تَعْرِفُنَا مَنْ قَتَلَكَ وَ مَنْ فَعَلَ بِكَ هٰذَا قَالَ قَتَلَنِیْ ابْنُ الْیَهُوْدِیَّةِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ مُلْجَمِ الْمُرَادِیِّ امام حسن پرسان ہوی ای بابا ہمین فرماتی کہ تمہین کسنی مارا بولی عبد الرحمٰن
ابن ملجم کی شرارت ہی اوسکی تیغ جفا سی یہ واقعہ شہادت ہی قَالَ لَمْ یَزَلِ السَّمُّ یَسْرِیْ
فِیْ رَاْسِهٖ وَ بَدَنِهٖ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً راوی کہتا ہی شاہ لافتی پر دمبدم
زہر کا اثر چڑہتا سر اور بدنِ شریف مین زخم کا فساد بڑہتا یہانتک جو ہوش جاتا رہا
محراب مین جابجا لہو کا تہا لا اجرا فَمَا کَانَ اِلَّا سَاعَةً وَقَدْ جَاءُوْا بِعَدُوِّ اللّٰهِ ابْنِ
مُلْجَمٍ مَکْتُوْفًا وَ هٰذَا یَلْعَنُهٗ وَ هٰذَا یَضْرِبُهٗ حَتّٰی اَدْخَلُوا الْمَسْجِدَ ایک ساعت

۱۳۹

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام

گذری تہی کہ عدو اللہ ابن ملجم کو جماعت مومنین پکڑ کی لائی مشکین باندہی چار طرفسی گہیری لعنت ملامت کرتی مارتی مسجد مین آئی ثُمَّ انْکَبَّ الْحَسَنُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْهِ یُقَبِّلُهٗ وَقَالَ لَهٗ یَا اَبَاهُ فَلَمْ یُجِبْهُ وَکَانَ نَائِمًا فَکَرِهَ اَنْ یُوْقِظَ مِنْ نَوْمِهٖ اوسوقت امام حسن علیہ السلام بیکر خونچکان پدر پر جہکی رخسار مہبط انوار پر بوسی لیی پکار کی اونسی کہا ای بابا یہ تمہارا قاتل دشمن خدا گرفتار آیا وہ ولایت مآب غش مین سوتی تہی کچہہ نہ بولی امام حسن علیہ السلام کو ناگوار ہوا کہ بیدار کرین چپ رہی فَرَقَدَ سَاعَةً ثُمَّ فَتَحَ عَیْنَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ اُرْفُقُوْا بِیْ یَا مَلَائِکَةَ رَبِّیْ تہوڑی دیر نیند کا غوطہ رہا پہر امیر مومنان جاگی آنکہین کہولین آواز ضعیف سی فرمانی لگی ای فرشتو میری رب کی مہربانی مین اوٹہا لیجانا ای دنیا سی تمام راحت کو مدارات سی پہنچاو وہ اوی نا قابل ہی زخم شمشیر سی آسمان جوہر اقدس کا بہاتہا کہ صورت اور جانب حضرت دامن مصلا تک بہرا تہا دبدم صعوبات زہر غش آتی ہر مرتبہ شیون موالیان اور فرزندان سی جو کہ جاتی حسنین خلایق سی جواب و سوال کرتی روتی عباس و عون و جعفر و محمد اور چہوٹی لڑکی کہڑی دیکہتی جان کہوتی فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ هٰذَا عَدُوُّ اللّٰهِ وَعَدُوُّكَ ابْنُ مُلْجَمٍ وَقَدْ حَضَرَ بَیْنَ یَدَیْكَ لعنہ دبربر گہرائی زہرانی پکار کی کہا ای بابا ہمکو صدمہ بڑا ہی یہ تمہارا عدو وہی قاتل دشمن خدا گرفتار آیا روبرو قَالَ فَفَتَحَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَیْنَیْهِ وَنَظَرَ اِلَیْهِ وَهُوَ مَکْتُوْفٌ وَسَیْفُهٗ مُعَلَّقٌ فِیْ عُنُقِهٖ شاہ لافتی نی چشم حق بین سی اوس کور باطن کیطرف دیکہا بازو بندہی ہی کہلا تلوار کا طوق لعنت گردن مین پڑا تہا ثُمَّ الْتَفَتَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی وَلَدِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ لَهُ ارْفُقْ یَا وَلَدِیْ بِاَسِیْرِكَ وَارْحَمْهُ وَاَحْسِنْ اِلَیْهِ وَاَشْفِقْ عَلَیْهِ پس علی ابن ابیطالب امام حسن کی جانب ملتفت ہوی سفارش مین دشمن جان کی یہ سخن کہی

مجلس تیسری شہادت علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا

ای پسر پیغمبر اپنی قیدی پر مہربانی کرنا محبّت اور حسن سلوک سی پیش آتی رہنا الاترے
اِلٰی عَینَیہِ قَد طَارَتَا فِی اُمِّ رَاسِہٖ وَ قَلبُہٗ یَرجُفُ خَوفًا وَرُعبًا وَ قَد
ایا نہین دیکھتی کہ وحشت سی انکھون مین حلقی ڑپی ہین دل خوف مین کانپتا رعب سی
حواس پریشان ہو رہی فَقَالَ لَہُ الحَسَنُ یَا اَبَاہُ قَد قَتَلَکَ ھٰذَا اللَّعِینُ وَ اَفجَعَنَا
فِیکَ وَ اَنتَ تَامُرُنَا بِالرِّفقِ فرزند رسول نی کہا ای پدر اپکو اسیر کیونکر آبنا حکم
ایا کہ اس جفا کارنی ولی داور کا خون ناحق بہایا ہمکو تمہاری مصیبت شہادت مین نزات
رولایا عوض مین بدل شفقت کو اپنی امر فرمایا فَقَالَ لَہٗ نَعَم یَا بُنَیَّ نَحنُ اَھلُ بَیتٍ
لَا نَزدَادُ عَلَی المُذنِبِ اِلَینَا اِلَّا کَرَمًا وَ عَفوًا مِن شِیَمِنَا لَا مِن شِیمَتِہٖ
اونکو جواب دیا ہان ای بیٹا ہم اہل بیت کا پیشہ کرم اور بخشش ہی جو ہمارا گناہ کری اوسکے
واسطی مراعات امرزش ہی اگر تلوار سینہ پر کھینچی تو خیال سزا دلین نہ لائین دہر گاہ دشنام دی برائے
ایذا پہنچای تو راہ ہدایت بتائین بِحَقِّی عَلَیکَ فَاَطعِمہُ مِمَّا تَاکُلُ وَ اَسقِہٖ مِمَّا تَشرَبُ
وَلَا تُقَیِّدْ لَہٗ قَدَمًا وَلَا تَغُلَّ لَہٗ یَدًا فَاِن اَنَا مُتُّ فَاقتَصَّ مِنہُ وَاِن اَنَا عِشتُ
فَاَنَا اَولٰی بِالعَفوِ عَنہُ وَ اَنَا اَعلَمُ بِمَا اَفعَلُ بِہٖ تمکو اپنی قسم دیتا ہون ہوک پیاس مین
بہی خبر لینا جو کہاو پیو اوسکو بہی وہی دینا زنہار دست و پا مین ہتھکڑی اور بیڑی نہ ڈالن
اگر مین گذر جاون تو ایک ضرب تیغ قصاص پر لگانا ہر گاہ مین زندہ رہا تو عفو کرونگا اب ذرا
منصف ہو ای اہل عزا ستم است کو سن لو برای خدا انصاف ہوگا کہ اپنی قاتل کو زندان مین خورد و نوش پر
طاق اعانت بتائی اور طوق و زنجیر پہنانیکو اپنی دشمن کی ہاتھ پاون مین ممانعت فرمای
اوسکی فرزندونکو جہان بلائین ہو کا پیاسا مارین لاشون پر گھوڑی دوڑائین مریض ہوتی
بیجرم و گناہ غل اور سلاسل پہنائین البیبہ کو لوٹیں اسیر کرین بی پردہ اونٹون پر بٹھا کی دولت

مجلس تیسری شہادت علی مرتضی علیہ السلام

تشہیر دین و دیعت رسالت کو مانند کفار قید رکہین لونڈی اور غلام سی بدتر نظرِ حقارت
دیکہین وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِیَّةِ ثُمَّ إِنَّ أَبِی قَالَ احْمِلُونِی إِلَی مَوْضِعِ مُصَلَّایَ فِی
مَنْزِلِی محمد حنفیہ سی روایت کی ہی جو کہا اوسوقت شاہِ مردان میری والد نی امر کیا مجہی
اوٹہاو گہر مین لیجلو مقامِ عبادت جای نماز مین پہنچادو وَقَالَ فَجَعَلْنَاهُ إِلَیْهِ وَهُوَ مُدْنَفٌ
وَالنَّاسُ حَوْلَهُ وَهُمْ فِی أَمْرٍ عَظِیمٍ بَاکِینَ مَحْزُونِینَ قَدْ أَشْرَفُوا عَلَی الْهَلَاکِ
مِنْ شِدَّةِ الْبُکَاءِ وَالنَّحِیبِ محمد نی بیان کیا بموجبِ ارشادِ امام ہدی سب اوسطرف
متوجہ ہوی ہمدم کلیم کو عبا خواہ گلیم پر لٹا کی اوٹہا لیجلی حضرت کی چارطرف زن و مرد کا اژدہام تہا
بچون تک اندوہ مین بیتاب رقت خلق سی کہرام تہا عجب طرحکا شیون اور نوحہ ساتہہ ہوتا
کوئی گرتا کوئی پڑتا کوئی الم سی ہوش کہوتا کسی نی سر و سینہ پیٹ کی خاک اوڑائی کسی نی جوش
بکا مین جان دینی پر آستین چڑہائی لڑکی پکارتی کہ ہای پدر یتیمان بڈہی چیخین مارتی کہ حیف بیوہ
بیکسان عورتین فریاد زنان کہ شوہر بیوہ اور وارثِ غربا نہ رہا لونڈیان نالان کہ آقا ہم بیکسونکا
مارا گیا ہزارون آدمی آدنی اور اعلی جنازی سی لپٹی تہی اولادِ مرتضوی غلامانِ حیدری گریبان
سب کی پہٹی تہی ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَیْهِ الْحُسَیْنُ وَهُوَ یَبْکِی فَقَالَ یَا أَبَتَاهُ مَنْ لَنَا بَعْدَکَ
مظلومِ کربلا حسین علیہ السلام نی یارای ضبط اور قرار نہ دیکہا با چشم گریانِ خونفشان اور دلِ
بریان پکار کی کہا ای بابا تم قدمِ شہادت سی جنت کو جاتی ہو لقای پیغمبر اور وصالِ اقربا کی
دولت پاتی ہو اب مونس و غمخوار کون ہوگا ہمارا بزرگون مین پرستار اہلبیت کا خاتمہ ہوا
لَا یَوْمُکَ إِلَّا کَیَوْمِ رَسُولِ اللهِ مِنْ أَجْلِکَ تَعَلَّمْتُ الْبُکَاءَ یَعِزُّ وَاللهِ عَلَیَّ أَنْ
أَرَاکَ هٰکَذَا تمہاری شہادتکا دن مانندِ روزِ ماتمِ رسولِ خدا ہی شدتِ مصیبت مین خروش
بکا ہی گویا اسواسطی مینی رونا سیکہا ہی مجہپر دشوار ہی کہ آپکو اس حال مین دیکہون سرِ اقدس کا خون بہی

مین شیون سی خاموش رہون فناداہ علیہ السلام و قال لہ یا حسین یا ابا عبد اللہ
اُدن مِنّی علی مرتضی علیہ السلام کو رقتِ امام حسین پر صبر و قرار نہ آیا بی اختیار پکارا یا ابا عبد اللہ
اور پاس بلایا فدنا منہ وقد قرحت اجفان عینیہ من البکاء مظلوم کربلا والد کی
قریب ہوی تو اونکی صورت دیکھی فرطِ بکا سی آنکھین لال پلکین زخمی آنسوؤنکی جھڑی لگی فمسح
الدموع من عینیہ ووضع یدہ علی قلبہ اوس حال مین دستِ شفقت پدر بزرگوار
چشمِ نور دیدہ سی آنسو پونچھی مہر و محبت مین اونکی سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دوا پنا بہولی وقال
لہ یا بنی ربط اللہ قلبک بالصبر واجزل لک ولاخوتک عظیم الاجر
فسکن روعتک واہدی من بکائک بولی ای فرزند تیری دلِ بیتاب کو اللہ صبر
عطا فرمائی اور بہائی بہنونکا اجرِ مصیبت زیادہ بڑہائی جانِ پدر بہت بیقرار نہو ذرا رقت و
زاری کو تہام لو ثم ادخل الی حجرتہ علیہ السلام وجلس فی محرابہ پس عصمت سرای
جب صحابہ اور اولادِ حضرت وارد ہوی خلقِ بیگانہ پاسِ حرمت سی آستانہ مین روکی زینب
خاتون اور ام کلثوم نی باپکا جنازہ آتی سنا زوجاتِ مطہرات اور سب مخدرات نی استقبال کو
جاکی شیون مین سر دہنا فرزندون نی حیدرِ صفدر کو دست بدست گہر مین پہنچایا حجرۂ صلاۃ مین
سریرِ عبادت اور مسندِ امامت پر لٹایا قال الراوی واقبلت زینب وام کلثوم
حتی جلستا معہ علی فراشہ واقبلتا تندبانہ زینب خاتون اور ام کلثوم با خون
جگر مانندِ شمعِ عزا پدر کی بالین پر بیٹھین با دلِ مغموم اوس مصیبت مین سرورِ مظلوم کی نوحہ کرنی
لگین عوراتِ اہلِ حرم نی سرِ امامِ امم سی خون روان جو دیکھا چارون طرفسی رونا پیٹنا شروع
کیا رقت کا سماں بندھا زنانِ بنی ہاشم خبر سنکی پی درپی آتین شور و بکا مین بال بکھرا کی خاک
سر پر ڈالتین کنیزانِ پر الم رو رو کی قربان جاتین خواتینِ محترم کو جزع اور فزع مین سنبھالتین

وقال فیہ فاطلب سعیا لہ اللہ
بید علی و قال من کنت مولاہ
فاولیہم من نفسہ فعلی اولیٰ بہم
قال نعلم ان جمیع العالم ... الا ان
الی الاول ویدل علیہ قولہ
الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم
وہذا النص صریح فی اثبات ... اللہ
ویقول طاعتہ وکذا قولہ
فادیر الحق معہ کیف ما دار
علی انہ لم یعبر بخلاف من ...
احد من الصحابۃ الا و الحق مع ...
الامۃ اقول اذا تضعیف الانسان ...
لم یجد فیہا ما یمکن ان یراد بہ الا ... والثالث الامام
الاول و الثانی السید المطاع و الثالث الاحادیث
ویدل علی ذلک ما قدمناہ من ... اللہ
انہ قام خطیبا فی غدیر خم ...
ویا اہل بیتی ثلاثا ولم یرد تاکید الوصیۃ
قد اہل بیتی الکتاب و العترۃ ...
الا انہم ... الکتاب ...
العروۃ الوثقی ...

۱۴۳

اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ
فہنیئہ بذلک دلیل علی استحقاق الامر
مؤمنا فعلی مولاہ لشہادۃ رسول اللہ
عمرو من لیس بمؤمن فلا حاجۃ الی ذکرہ
عن الاسلام بان علیا لم یکن مولاہ
و شہادۃ عمر بن الخطاب شعر اذ لم یکن
للمرأ عین صحیحۃ فلا غرو ان یرتاب و الصبح
مسفر وحکی سبط ابن الجوزی فی کتابہ
مرآۃ الزمان عن شیخہ عمرو بن صافی
اخر الابیات فلم ار مثل ذلک الیوم
ولم ار مثلہ حقا ضیعا ومن کتاب
الملل و النحل ذکر خلاف الامۃ فی
واما الاختلافات الواقعۃ فی
حال مرضہ و بعد وفاتہ بین الصحابۃ
رضی اللہ عنہم فہی اختلافات
اجتہادیۃ کما قیل کان غرضہم منہا
اقامۃ مراسم الشرع و ادامۃ

وَتَقُولَانِ یَا اَبَتَاهُ مَنْ لِلصَّغِیرِ حَتّٰی یَکْبُرَ وَمَنْ لِلْکَبِیرِ بَیْنَ الْمَلَاءِ وَیَرُونَ
سہنہ ملکی جوشِ الفت مین بوسی لیتی زینب خاتون بڑی بیٹی لی یہ بین جگرخراش کیتی ای بابا
کون ہی بعد از تمہاری جو اطفالِ خردسال کو پرورش کیاکری کوئی باقی نہین کہ بڑون کو
شرِ اعدا ہجومِ بلاسی بچاتا رہی یَا اَبَتَاهُ حُزْنُنَا عَلَیْكَ طَوِیلٌ وَعَبْرَتُنَا لَا تَرْقٰی
ہمارا غم والم تمہاری شہادتین بی پایان ہوا یہ نالہ وبکا ساری عمر کا مونسِ جان ہوا قَالَ
فَضَجَّ النَّاسُ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ بِالْبُکَاءِ وَالنَّحِیبِ موالیان اور اصحاب جناب کا
بیت الشرف پر اژدہام تھا پردہ گیان عصمت سرا کا جب سنا تو غلغلہ شیون سی کہرام تھا
سب نی باہم نوحہ اور ماتم کیا او ٹھایا مناقب اور فضائل کی ذکر مین واعلیاہ وااماماہ کا شور
مچایا وَفَاضَتْ دُمُوعُ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عِنْدَ ذٰلِكَ وَجَعَلَ یُقَلِّبُ طَرْفَهُ
وَیَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ بَیْتِهِ وَاَوْلَادِهِ او سدم آوازِ بکا سنکی شاہِ مردانکو ہوش آیا
اونکی رونی پر حسرت واندوہ سی بی اختیار دریای سرشک بہایا دہنی بائین جانب نظر
یاس مین آنکہین پہراتی چہوٹی بچی اور حرم کو دیکہہ کی غم کہاتی ثُمَّ دَعَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ
وَجَعَلَ یَحْضُنُهُمَا وَیُقَبِّلُهُمَا ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً طَوِیلَةً پس حسنین علیہما
السلام کو واسطی ولداری پاس بلایا پیار مین اونکا سر چہاتی سی لگایا پیشانی کا بوسہ لیا
اثرِ زہر سی پہر غش کیا جب دیر تک ہوش نرہا حاضرین کو اور بہی صدمہ دیا فَلَمَّا اَفَاقَ
نَاوَلَهُ الْحَسَنُ قَعْبًا مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ مِنْهُ قَلِیلًا ثُمَّ نَحَّاهُ عَنْ فِیهِ وَقَالَ
اِحْمِلُوهُ اِلٰی اَسِیرِکُمْ ہرگاہ افاقہ ہوا حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام پیالہ دودہ کا بہر اسامنی لائی
شیرِ خدا نی تہوڑا پیا اور چہوڑ دیا کہ قاتل بہول نہ جای فرمایا اسکو لیجاؤ اپنی قیدی ابن ملجم کو
پہنچاؤ وَقَالَ وَلَمَّا حُمِلَ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ اِلٰی مَنْزِلِهِ جَاءُوا بِاللَّعِینِ مَکْتُوفًا

اِلیٰ بَیتٍ مِن بُیُوتِ القَصرِ مَحبُوسٌ ۔ روایت کی ہرگاہ امیر المومنینؑ کو اوٹھا لائی بیت
الاحزان مین لٹایا، ابن ملجم کو بھی شکین باندھی کھینچا ایک حجرہ دار الخلافت مین نظر بند تھا
فَقالَت لَهُ اُمُّ کُلثُومٍ وَهِیَ تَبکی یا وَیلَكَ اَمّا اَبی فَاِنَّهُ لا بَأسَ عَلَیهِ
وَاِنَّ اللّٰهَ مُخزِیكَ فِی الدُّنیا وَالآخِرَةِ ام کلثوم نی وہان جا کی رقت مین اوسکو
الزام دیا، ادہای اوپر تیری ای دشمن خدا کہ بڑا ظلم و جفا کیا سلوک اور احسان کی بدلی میری بابکو
بیگناہ مارا، ساری امت پیغمبر کو ساحل تباہی اور ہلاکت مین اوتارا لاکن امید وار ہون میری بابکو
آسیبِ ہلاک سی خدا بچائی اور تجھی دنیا و آخرت مین عذاب شدید کو پہنچائی فَقالَ لَها
اِبنُ مُلجِمٍ اِبکی اِن کُنتِ باکِیَةً فَوَاللّٰهِ لَقَدِ اشتَرَیتُ سَیفی هٰذا بِالفٍ
وَسَمَّمتُهُ بِالفٍ وَلَو کانَت ضَربَتی هٰذِهِ لِجَمیعِ اَهلِ الکُوفَةِ ما نَجا
مِنهُم اَحَدٌ ابن ملجم نی اونکو جواب دیا ای امّ کلثوم اپنی والد بزرگوار پر فریاد و زاری کرو
ہرگاہ روتی ہو تو سامانِ عزا و ماتم سی مصروف بیقراری رہو قسم خدا کی ہزار دینار کو یہ تلوار
مول آئی اور ہزار دینار دیکی زہر ہلاہل سی بجھائی اگر ضرب میری تیغ کی ساری اہل کوفہ پر
قسمت پائی ہر آینہ ایک آدمی بھی ہلاکت سی بچا نہ بچائی اس کلام کو سنکی دختر زہرا مایوس اور
ناکام پھرین گوشہ مین قیام کی زانوی اندوہ پر سر جھکایا روتی رہین قالَ مُحَمَّدُ بنُ الحَنَفِیَّةِ
وَبِتنا لَیلَةَ عِشرینَ مِن شَهرِ رَمَضانَ مَعَ اَبی وَقَد نَزَلَ السَّمُّ اِلیٰ قَدَمَیهِ
محمد حنفیہ نی کہا شب بستم رمضان کو بالین پر والد کی حاضر اور جا بجا اثر زہر کو دیکھا
حضرت کی قدم شریف تک چڑھا وَکانَ یُصَلّی تِلكَ اللَّیلَةَ مِن جُلُوسٍ وَلَم یَزَل
یُوصینا بِوَصایاهُ وَیُعَزّینا عَن نَفسِهِ وَیُخبِرُنا بِاَمرِهِ وَتِبیانِهِ اِلیٰ
حینِ طُلُوعِ الفَجرِ ضعف و نقاہت سی حضرت نی اوس راتکو بیٹھی ہوی نماز پڑھی متصل ہمکو

جماعة نقله الى بيت المقدس لانه موضع دفن الانبياء و منه معراجه الى السماء ثم اتفقوا على دفنه بالمدينة لما روي عنه انه قال الانبياء يدفنون حيث يموتون الخلاف الخامس في الامامة واعظم خلاف بين الامة خلاف الامامة اذ ما سل سيف في الاسلام على قاعدة دينية مثل ما سل على الامامة في كل زمان وقد سهل الله ذلك في الصدر الاول فاختلف المهاجرون والانصار فيها فقالت الانصار منا امير ومنكم امير واتفقوا على رئيسهم سعد بن عبادة الانصاري فاستدركه ابوبكر وعمر في الحال بان حضرا سقيفة بني ساعدة وقال عمر كنت ازور في نفسي كلاما في الطريق فلما وصلنا الى السقيفة اردت ان اتكلم فقال ابوبكر مه يا عمر فحمد الله واثنى عليه وذكر ما كنت اقدره في نفسي كانه يخبر عن غيب فقبل ان يشتغل الانصار بالكلام مددت يدي اليه فبايعته وبايعه الناس وسكنت النائرة الا ان بيعة ابي بكر كانت فلتة وقى الله المسلمين شرها فمن عاد الى مثلها فاقتلوه فايما رجل بايع رجلا من غير مشورة من المسلمين فانهما تغرة يجب ان يقتلا وانما سكت الانصار عن دعواهم لرواية ابي بكر عن النبي الائمة من قريش وهذه البيعة هي التي جرت في السقيفة ثم لما عاد الى المسجد اقبل الناس عليه وبايعوه عن رغبة سوى جماعة من بني هاشم وابي سفيان من بني امية وامير المؤمنين علي كرم الله وجهه كان مشغولا بما امره النبي عليه السلام من تجهيزه ودفنه وملازمة قبره من غير منازعة ولا مدافعة الخلاف السادس في امر فدك والتوارث عن النبي عليه السلام ودعوى فاطمة عليها السلام وراثة تارة وتمليكا اخرى حتى دفعت عن ذلك بالرواية المشهورة عن النبي عليه السلام نحن معاشر الانبياء لا نورث ما تركناه صدقة الخلاف السابع

١٣٥

مجلس تیسری شہادت امیر المومنین علیہ السلام

اپنی مرضی پر وصیت کی ماتم اور مصیبت مین تعزیت کہی حالِ گذشتہ اور آیندہ ہمین سب جتایا
یہان تک جو صبحِ قیامت اثر نی چہرہ پر غبار دکہایا فَلَمَّا اَصْبَحَ اِسْتَأْذَنَ النَّاسُ
عَلَيْهِ فَاَذِنَ لَهُمْ بِالدُّخُولِ موالیانِ حضرت نی عیادت کو دروازی پر جمعیت کی
تمنای زیارت سی مولا کی اندر آنی کو اجازت مانگی سیدِ اوصیا نی فرمایا ای حسن پردہ کرو
سب میری دوستونکو گہر مین بلالو فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَاَقْبَلُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَرُدُّ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پس فوج فوج داخل ہو کی سلام کرتی وہ جناب جواب ہر ایک دیتی
حضرت سی سنہ تکتی ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِسْأَلُونِي قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُونِي
وَخَفِّفُوا سُؤَالَكُمْ لِمُصِيبَةِ اِمَامِكُمْ شاہِ ولایت نی اونسی فرمایا ای گروہِ خلایق
جو چاہو وہ پوچہو پیش از انکی جو مجہکو دنیا مین زندہ اور سلامت نہ دیکہو لاکن تہوڑا کلام
ضروری عرض کرو اپنی امام کی مصیبت اور حادثہ شہادت کا لحاظ رکہو قَالَ فَبَكَى النَّاسُ
عِنْدَ ذٰلِكَ بُكَاءً شَدِيدًا وَاَشْفَقُوا اَنْ يَسْأَلُوهُ تَخْفِيفًا عَنْهُ راوی کہتا ہے
کچہہ لوگ نزدیکِ سرور کی جا کی بیٹہی بعضی فرطِ ادب اور بیقراری مین سامنی اور بالین پر
کہڑی ہوی حضرت کا سر و بر لہو بہرا رنگ چہرہ کا مثلِ کہربا جو نظر پڑا تو سبنی یادِ فضایلِ مین
اوس امام کی رو دیا اور شور و نالہ بڑہا شوقِ الفت مین جان سی گذرتی ہاتہہ پاؤن چومتی
انکہین ملتی کچہہ باتین ضروری پوچہتی اور جواب پاتی چشم حسرت سی اشک بہاتی رخصت ہو جاتی
ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ شَرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ فَاَتَوْهُ بِلَبَنٍ فِي قَصْعٍ فَاَخَذَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَشَرِبَهُ كُلَّهُ تَذَكَّرَ الْمَلْعُونَ ابْنَ مُلْجَمٍ وَاَنَّهُ لَمْ يُخَلِّفْ لَهُ شَيْئًا اوس وقت شاہ
لافتی نی کہا ایا دودہ ہو تو میری واسطی لانا کاسہ شیر اسد اللہ کی ہاتہہ مین دیا مولا نی دودہ
نوش کیا بعد ازان ابن ملجم کا دہیان آیا کہ اوسکی لیئی کچہہ نہ بچایا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام اور واقعۂ رحم سرا

وَکَانَ اَمْرُاللهِ قَدَرًا مَقْدُوْرًا اِعْلَمُوْا اَنِّیْ شَرِبْتُ الْجَمِیْعَ وَلَمْ اُبْقِ لِاَسِیْرِکُمْ شَیْئًا مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَاَنَّهٗ اٰخِرُ رِزْقِیْ مِنَ الدُّنْیَا فَبِاللهِ عَلَیْكَ یَابُنَیَّ اِلَّا مَا اَسْقَیْتَهٗ مِثْلَ مَا شَرِبْتُ جناب نے افسوس مین فرمایا مینے یہ دودہ پی لیا سارا جو امر تقدیر تھا اوسنے اپنا ظہور دکہایا تمہارے قیدی کی نام کوذرا بہی نرہا جانلو دنیا سے آخری رزق میرا تہا قسم ہی تمہین یا حسن جسقدر مینے پیا ابن ملجم کو بہی اوتنا کاسہ بھر دینا فَحَمَلَ اِلَیْهِ ذٰلِكَ فَشَرِبَهٗ حسب الارشاد ایک قدح لیجا کی اوسکو پہنچایا کرم ساقی کوثر سے پانی پانی ہو کی شقی نے زہر مارکیا اور سر ہلایا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّةِ لَمَّا کَانَتْ لَیْلَةُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَاَظْلَمَ اللَّیْلُ جَمَعَ اَوْلَادَهٗ وَاَهْلَبَیْتِهٖ وَوَدَّعَهُمْ ثُمَّ تَزَایَدَ وُلُوْجُ السَّمِّ فِیْ جَسَدِهِ الشَّرِیْفِ حَتّٰی نَظَرْنَا اِلٰی قَدَمَیْهِ قَدِ احْمَرَّتَا جَمِیْعًا محمد حنفیہ نے کہا جب شب بست ویکم رمضان آئی اور اندہیری ظلمت ماتم کی جہانِ احزان مین چہائی او جناب نے ساری اولاد اور اہلبیت کو فراہم کیا وداع بازپسین مین داغ الم اور صدمۂ غم دیا زہر کی شدت نے بدنِ اقدس مین سرایت کی یہانتک جو پاہای عرش پیمایر تمام سرخی ورم کی چڑہی علامتِ ردیّہ بشرہ سے پائی ہوتی اوداسے نظرون مین ہجوم لائی فَکَبُرَ ذٰلِكَ عَلَیْنَا وَاَیِسْنَا مِنْهُ ہمپر یہ حالت سخت ناگوار گذری جینے سے شاہدین کی امید قطع ہوئی ثُمَّ اَصْبَحَ ثَقِیْلًا فَدَخَلَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَاَمَرَهُمْ وَنَهَاهُمْ وَاَوْصَاهُمْ بہت محب مارے غم کے دروازے سے جدا نہوتے آقا کی جوشِ الفت مین دمزات بیٹہی اور کہڑی روتی جب صبح مصیبت اثر دشواری مین دکہائی دی خلق نے اجازت سے اندر جاکی زیارتِ قدم سرور کی حضرت نے اونکو امر معروف اور نہی منکر سے وصیت فرمائی گویا وہ آخری ملاقات مقدر تہی کہ پھر میسر نہ آئی ثُمَّ عَرَضْنَا عَلَیْهِ الْمَاْکُوْلَ وَالْمَشْرُوْبَ فَاَبٰی اَنْ یَشْرَبَ پس اونکی پاس آب وطعام

مصر وکلاهم خذلان ومفعض حتی انا علی ... علیه وقتل مظلوما فان دان وثارت الفتنة من الظلمة الذین یکن فیه علیه ولم یکن بعد الخلاف العاشر فی زمان امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه بعد الاتفاق علیه وعقد البیعة له فاولا خروج طلحة والزبیر الی مکة ثم حمل عائشة الی البصرة ثم نصب القتال معه ویعرف ذلك بحرب الجمل والحق انهما رجعا وتابا اذ ذکرهما امرا فتذکراه فاما الزبیر فقتله ابن جرموز بقوس وقت الانصراف وهو فی النار لقول النبی علیه السلام بشر قاتل ابن صفیة بالنار واما طلحة فرماه مروان بن الحکم بسهم وقت الاعراض فخر میتا واما عائشة رضی الله عنها فکانت محمولة علی ما فعلت ثم تابت بعد ذلك ورجعت والخلاف بینه وبین معاویة وحرب صفین ومخالفة الخوارج وحمله علی التحکیم ومغادرة عمرو بن العاص ابا موسی الاشعری وبقاء الخلاف الی وفاته وبین الشراة المارقین بالنهروان ... وقوعها ونصب القتال معه فعلا ... وبالجملة کان علی رضی الله عنه مع الحق والحق معه ظهر فی زمانه الخوارج علیه مثل الاشعث بن قیس ومسعود بن فدکی التمیمی وزید بن حصین الطائی وغیرهم وکذلك ظهر فی زمانه الغلاة فی حقه مثل عبد الله بن سبا وجماعة معه ومن الفریقین ابتدأت البدعة والضلالة وصدق فیه قول النبی علیه السلام یهلك فیك اثنان محب غال ومبغض قال

۱۲۷

اختلاف بعده الی قسمین احدهما الاختلاف فی الامامة والثانی الاختلاف فی الاصول والاختلاف فی الامامة ثبت بالاتفاق والاختیار والثانی القول بان الامامة ثبت بالنص والتعیین فمن قال ان الامامة ثبت بالاتفاق قال بامامة کل

مجلس تیسری شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

جو بھی لا دیا سب سی انکار فرمایا کچھ نوش نہ کیا نَظَرَ اِلٰی شَفَتَیْہِ وَهُمَا یَخْتَلِجَانِ بِذِکْرِ
اللهِ وَجَعَلَ جَبِیْنَہُ یَرْشَحُ عَرَقًا وَهُوَ یَمْسَحُہُ بِیَدِہٖ اوسدم دیکھا لبہای مبارک مین
جنبش کی وضع ملتی کان دہرکی سنا تو ذکرِ خدا مین زبان الجتی قطراتِ عرق پیشانی نورانی سی گرتی
ہردم دستِ ناتوان سی پسینا پونچھا کرتی قُلْتُ یَا اَبَتِ اَرَاکَ تَمْسَحُ جَبِیْنَکَ فَقَالَ
یَا بُنَیَّ اِنِّیْ سَمِعْتُ جَدَّکَ رَسُوْلَ اللهِ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا نَزَلَ بِہِ الْمَوْتُ
وَدَنَتْ وَفَاتُہٗ عَرِقَ جَبِیْنُہٗ وَصَارَ کَاللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ وَسَکَنَ اَنِیْنُہٗ
مینی عرض کی ای پدر اسدم آگی ماتہی پر عرق بہتا ہی تبدیلِ رنگ سی کیا دل بیچین رہتا ہی
بولی ہان ای نورِ دیدہ پیغمبر سی سنا ہی کہ جب وقتِ رحلت دنیا سی ہوتا ہی مومن کی جبین سی
ویسا پسینا گرتا ہی کربِ مرض اور آہ و نالہ اوسکا ٹھرتا ہی ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
وَیَا عَوْنُ ثُمَّ نَادٰی اَوْلَادَہٗ کُلَّہُمْ بِاَسْمَائِہِمْ صَغِیْرًا وَکَبِیْرًا وَاحِدًا
وَاحِدًا وَجَعَلَ یُوَدِّعُہُمْ پس آوازِ ضعیف سی نعرہ مارا عون اور ابا عبد الله کو پکارا سب چھوٹی
بڑی اولاد کو روبرو بلایا دہان و رخسار کا بوسہ لیا چھاتی سی لگایا بیٹا بیٹی سی ناکام اور ناشاد
ملتی آہِ سرد بھرتی دلداری کی باری باری وداع کرتی وَیَقُوْلُ اللهُ خَلِیْفَتِیْ اَسْتَوْدِعُکُمُ
اللهَ وَهُمْ یَبْکُوْنَ فرماتی حفظِ خدا مین تم ساری یتیم بچون کو سونپتا ہون اوسکو اپنی بی وارثونکا
سرپرست کرتا ہون حسرت سی جملہ عورت اور مردانِ اہلبیت داڑہین مارکی روتی تہی فرزند
عباس اور جعفر ہای بابا کہکی بیقرار ہوتی فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللهِ خَیْرًا فَاَنْتُمَا مِنِّیْ
وَاَنَا مِنْکُمَا شاہِ بدر و حنین پکاری ای حسن وصیت سنو جو کہتا ہون یا ابا عبد الله تمہاری
خیر اور سلامتی منا تا ہون تم دونو میری دل و جان کا سہارا روح اور جسم سی تو امان مین تمہارا
ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَوْلَادِہِ الَّذِیْنَ مِنْ غَیْرِ فَاطِمَۃَ وَاَوْصَاهُمْ اَنْ لَا یُخَالِفُوْا اَوْلَادَ

معاویة و اولاده و بعدهم
علاوه مروان و اولاده و
الخوارج اجمعوا ان کل من یمان علی
وبعضهم خیره ان یتق علی معتقد اعتقادهم
یجری علی سنن العدل فی معاملاتهم والا خلعوه
وقتلوه وربما قتلوه ومن قال ان الامامة تثبت
بالنص اختلفوا بعد علی علیه السلام فمنهم من قال
انها نص علی ابنه محمد بن الحنفیة وهؤلاء هم الکیسانیة
ثم اختلفوا بعده فمنهم من قال انه لم یمت وسیرجع
ویملأ العالم عدلا ومنهم من قال انه مات وانتقلت
الامامة بعده الی ابنه هاشم وافترقت هؤلاء ایضا
فمنهم من قال الامامة بقیت فی عقبه وصیة بعد
وصیة ومنهم من قال انه انتقلت الی غیره واختلفوا
فی ذلک الغیر فمنهم من قال هو بیان بن سمعان
ومنهم من قال هو عبد الله بن عمرو الکندی
ومنهم من قال هو عبد الله بن معاویة
بن العباس ومنهم من قال هو عبد الله بن معاویة
النهدی ومنهم من قال هو عبد الله بن جعفر بن ابی طالب وهؤلاء
بن عبد الله ابن جعفر ابن ابی طالب وهؤلاء
کلهم یقولون ان الدین طاعة رجل ویتاولون
احکام الشرع کلها علی شخص معین کما سیاتی
مذاهبهم ومنهم من لم یقل بالنص علی محمد بن الحنفیة
قال بالنص علی الحسن والحسین وقال الامامة
فی الاخرین الا الحسن والحسین ثم هؤلاء اختلفوا
فمنهم من اجری الامامة فی اولاد الحسن فقال
بعده بامامة ابنه الحسن ثم ابنه عبد الله
ثم ابنه محمد ثم اخیه ابراهیم الامیر
وقد خرج ایام المنصور فقتلا فی ایامه
ومن هؤلاء یقول برجعة محمد الامام
ومنهم من اجری الوصیة فی اولاد
الحسین وقال بعده بامامة ابنه
علی زین العابدین نصا علیه ثم اختلفوا
بعده فقالت الزیدیة بامامة ابنه
فاطمة

١٤٨

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

فَاطِمَۃَ یَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ پھر اپنی اولاد کی طرف ملتفت ہوئی جو فرزند کہ بطن
فاطمہ زہرا علیہا السلام سی تھی فرمایا سب طاعت کرنا اونکی کہ سبط پیغمبر ہین یعنی حسن
اور حسین درجہ شرف مین تمسی برتر ہین اوسدم صدای الوداع اور نالۂ الفراق سی شور
عام تہا چہوٹی بڑونکی رقت سی اہلبیت مین کہرام تہا ثُمَّ قَالَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكُمُ الْعَزَاءَ
اَلَا وَاِنِّی مُنْصَرِفٌ عَنْكُمْ وَرَاحِلٌ فِی لَیْلَتِی هٰذِهٖ وَلَاحِقٌ بِحَبِیْبِی مُحَمَّدٍ
كَمَا وَعَدَنِی پس حریم عصمت سی امیر المومنین بولی خدا تمکو میری عزا مین جزای خیر دی
اور اس ماتم جانگزا پر درجہ صبر کرامت کری مین آجکی رات جیسا وعدہ کیا ہی تمہاری دنیا سی
جاتا ہون اپنی دوست محبوب الہی محمد مصطفی سی جنت مین ملتا ہون یَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَاِذَا
اَنَا مُتُّ فَغَسِّلْنِی وَكَفِّنِّی وَحَنِّطْنِی بِبَقِیَّةِ حَنُوْطِ جَدِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ
مِنْ كَافُوْرِ الْجَنَّةِ جَاءَ بِهٖ جَبْرَئِیْلُ اِلَیْهِ ای ابا محمد جبکہ مین وفات پاؤن تم نہلانا
کفن پہنانا بقیۂ کافور بہشت سی اپنی نانا کی کہ جبرئیل ہدیہ لائی تہی حنوط لگانا ثُمَّ
ضَعْنِی عَلٰی سَرِیْرِی وَلَا یَقْدِمُ اَحَدٌ مِنْكُمْ مُقَدَّمَ السَّرِیْرِ وَاحْمِلُوْا
مُؤَخَّرَهٗ وَاتَّبِعُوْا مُقَدَّمَهٗ فَاَیُّ مَوْضِعٍ وُضِعَ الْمُقَدَّمُ وَضَعُوا الْمُؤَخَّرَ
پھر تابوت لیٹانا پیش اوسکا کوئی نہ پکڑی عقب سی اوٹہانا وہ خود بلند ہوکی چلی گا
رفاقت کرنا مقدم جنازہ جہان اوتری وہین پچھلا سرا رکہنا فَحَیْثُ قَامَ سَبَقَ ہوئے
فَهُوَ مَوْضِعُ قَبْرِی جس موضع پر لاش ٹہری وہ میری قبر کی جاہی اوس مقام
اشرف کو خوابگاہ ابدی ازل سی کیا ہی ثُمَّ تَقَدَّمْ یَا حَسَنُ وَصَلِّ عَلَیَّ وَكَبِّرْ
عَلَیَّ سَبْعًا وَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا یَحِلُّ ذٰلِكَ عَلٰی اَحَدٍ غَیْرِی اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ یَخْرُجُ
فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ وُلْدِ اَخِیْكَ الْحُسَیْنِ ای ابا محمد تم سب سی آگی بڑہنا

۱۴۹

فی الامامة وسیاتی تفصیل ذلک
بالغیبة هذه جملة الاختلافات
والقول بالرجعة بعد الموت والقول
خبط طویل فی سوق الامامة والتوقف
علیه او قالوا بالشک فی حال محمد و...
ثم قال بامامة اخیه جعفر فقالوا بالتوقف
ساقوا الامامة الی الحسن العسکری

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المومنین علیہ السلام

سات تکبیر مجھہ پر نماز پڑہنا۔ معلوم ہو کہ یہ داخل غیر سے کے میری سوا نہیں روا
مگر وہ شخص جو اولاد سی حسین تمہاری بہائی کی آخر الزمان میں ہوگا پید ا فَاِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ
یَا حَسَنُ فَنَحِّ السَّرِیْرَ عَنْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ اکْشِفِ التُّرَابَ عَنْهُ فَتَرٰی قَبْرًا
مَحْفُوْرًا وَّ لَحْدًا مَّثْقُوْبًا وَّ سَاجَةً مَّنْقُوْبَةً فَاَضْجِعْنِیْ فِیْهَا پس تابوت کو ذرا
سرکانا اور وہاں کی مٹی تہوڑی ہٹانا۔ جو قبر کہدی تختہ سنگ سی ڈہکی دیکہو گی لحد صاف
اور ہموار بنی ہوئی نظر کرو گی اوسمیں مجھی سلانا۔ خوابگاہ راحت مین پہنچا فَاِذَا اَرَدْتَ
الْخُرُوْجَ مِنْ قَبْرِیْ فَافْتَقِدْنِیْ فَاِنَّكَ لَا تَجِدُنِیْ وَاِنِّیْ لَاحِقٌ بِجَدِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
جب تربت کو سونپ کی تم باہر آوگی تو مجھی کچہ اثر وہاں نہ پاوگی اسواسطی کہ مین
تمہاری نانا رسول خدا سی جا کی ملونگا وصال بتول اور نعیم رضوان سی شادمان ہونگا
ثُمَّ اشْرَجِ اللَّحْدَ بِاللَّبِنِ وَاَهِلِ التُّرَابَ عَلَیَّ ثُمَّ غَیِّبْ قَبْرِیْ لحد کو خشت
خام سی بند کرنا۔ خاک مزار پر ڈالکی ہموار کہنا ثُمَّ یَا بُنَیَّ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا اَصْبَحَ الصَّبَاحُ
اَخْرِجُوْا تَابُوْتًا اِلٰی ظَاهِرِ الْكُوْفَةِ عَلٰی نَاقَةٍ وَاْمُرْ مَنْ یَّسِیْرُهَا بِمَا عَلَیْهَا كَاَنَّهَا
تُرِیْدُ الْمَدِیْنَةَ بِحَیْثُ یَخْفٰی عَلَی الْعَامَّةِ مَوْضِعُ قَبْرِیَ الَّذِیْ تَضَعُنِیْ فِیْهِ
جب دوسرا دن ہو ایک شتر نکالنا اوسپر تابوت بندہا لیجانیوالی سی کہنا یہ ظاہر کری شہر
مدینہ کو جنازہ چلا۔ تاکہ خلق پر موضع قبر پوشیدہ رہی جہان مدفون کیا وہ اعدا پر مقام نہ کہلی وکانی
بِكُمْ وَقَدْ خَرَجَتْ عَلَیْكُمُ الْفِتَنُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فَعَلَیْكُمْ بِالصَّبْرِ فَهُوَ
مَحْمُوْدُ الْعَاقِبَةِ گویا دیکہتا ہوں جو انواع مصیبت تمپر یہاں گذری کی ہر طرف سی فتنہ اعدا کے
جان و مال پر پڑ ہائی ہیں۔ تمکو لازم ہی کہ سب آفات مین صابر اور متحمل رہنا۔ رضای خدا پر تسلیم کا
دہیان متصل رکہنا ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنْتَ شَهِیْدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَعَلَیْكَ

هل فیکم احد له زوجة مثل زوجتی فاطمة بنت محمد سیدة نساء اهل الجنة غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد له سبطان مثل سبطی الحسن والحسین سیدی شباب اهل الجنة غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المؤمنین علیہ السلام

بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالصَّبْرِ عَلٰى بَلَائِهٖ پس امام حسین کو خطاب کیا قریب ہی کہ تم اس امت کی
ہاتہہ سی شہید ستم ہو، چاہئی کہ بلای کربلا پر تقوی سی شکیبا ہر دم رہو، ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ سَاعَةً
وَاَفَاقَ وَقَالَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَمِّیْ حَمْزَةُ وَاَخِیْ جَعْفَرٌ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَكُلُّهُمْ یَقُوْلُوْنَ عَجِّلْ قُدُوْمَكَ عَلَیْنَا فَاِنَّا اِلَیْكَ مُشْتَاقُوْنَ یہ باتین کرتی تہی کہ
پہر غش آگیا، تہوڑی دیر مین کچہہ افاقہ ہوا تو کہا اس دم رسولخدا کی ساتہہ میری چچا حمزہ اور
بہائی جعفر اور صحابہ نبی آئی ہین مجہی بلاتی ہین جلدی قدم بڑہاؤ تمہاری انتظاری مین
انکہین بچہائی ہین ثُمَّ اَدَارَ عَیْنَیْهِ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ كُلِّهِمْ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُكُمُ
اللّٰهَ جَمِیْعًا سَدَّدَكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا حَفِظَكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا خَلِیْفَتِیْ عَلَیْكُمُ اللّٰهُ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ خَلِیْفَةً ہرگاہ شب محنت اور تعب زیادہ گذری، وہ سپیدہ دم رحلت کی علامت
اوپر پائی گئی، چار طرف سی اہلبیت کو نظر حسرت اور یاس مین دیکہا، آواز جانگداز سی سبکو
پکار کی برسم وداع کہا لو مین تمسی رخصت اور جدا ہوتا ہون، امان خدا مین سب چہوٹی بڑو نکو
سونپتا ہون، پروردگار ساری بی وارثو نکا حامی اور نگہبان ہی، وہ میرا وکیل کافی ہی
جو تمکو حفاظت کری ثُمَّ قَالَ وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ یَا رُسُلَ رَبِّیْ وَعَرِقَ جَبِیْنُهٗ
وَهُوَ یَذْكُرُ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَمَا زَالَ یَتَشَهَّدُ الشَّهَادَتَیْنِ ناگاہ بولی ای مرسلان
رب ملائکہ مقرب تمپر سلام پہنچی، استقبال رحمت پروردگار الہی کی پیام لی او سپیدہ دم پسینا منہ پر آیا، ذکر الہی بہت کیا، کلمہ طیبہ بار بار پڑہا، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَغَمَّضَ
عَیْنَیْهِ وَمَدَّ رِجْلَیْهِ وَیَدَیْهِ پہر اوس کعبہ اسلام نی منہ قبلہ کیطرف متوجہ کیا
زندگانی دنیا کی انکہو نکو پہیر لیا، ہاتہہ پیر اپنی برابر پہیلائی، سامان عشرت اوراز دہ جہان مین بڑہائی
وَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

نابی رسول الله عشر مرات بقیلہ من بین یدیہ بعد قبلہ قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد قال له رسول الله من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه لیبلغ الشاهد منکم الغائب غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد قال له رسول الله اللهم ائتنی باحب الخلق الیک والی یاکل معی من هذا الطائر فاتاه فاکل معه غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد قال له رسول الله لاعطین الرایة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله لا یرجع حتی یفتح الله علی یدیه غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد قال له رسول الله لتنتهن او لابعثن الیکم رجلا نفسه کنفسی وطاعته کطاعتی ومعصیته کمعصیتی یضربکم بالسیف غیری قالوا اللهم لا قال

١٥١

فانشدکم بالله هل فیکم احد قال رسول الله کذب من زعم انه یحبنی ویبغض هذا غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد سلم علیه فی ساعة واحدة ثلاثة الاف من الملائکة فیهم جبرئیل ومیکائیل واسرافیل حیث جئت بالماء الی رسول الله من القلیب غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد قال له جبرئیل هذه هی المواساة فقال رسول الله انه منی وانا منه فقال جبرئیل وانا منکما غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد نودی به من السماء لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی غیری قالوا اللهم لا قال فانشدکم بالله هل فیکم احد قال له رسول الله انی قاتلت علی تنزیل القرآن وانت تقاتل یا علی علی تاویله غیری قالوا اللهم لا

تیسری مجلس شہادت اور وصیت امیر المؤمنین علیہ السلام

ورسولہ ثم قضی نحبہ علیہ السلام آخرین تکرارِ کلمۂ طیبہ کی روحِ شریف نے
تمنای جدسی راہ جنت لی فعند ذلک صرخت زینب بنت علی و ام کلثوم
وجمیع نسائہ وقد شقوا الجیوب ولطموا الخدود او سوقت ساری حرم و عورت
چھوٹی بڑی اقرباء شاہِ اولیا کی بالین پر مجمع تھی ہر ایک سانحہ ہولاسی محوِ شور و بکا ہو رہی
تھی ناگاہ زینب خاتون بادلِ پرخون مرگِ پدرسی چلائین ام کلثوم بحالِ محزون نالہ وا علیاہ
اور فریاد ہای بابا مین بلبلائین زنانِ بنی ہاشم نی غلغلۂ شیون سی شورِ محشر کو اوٹھا رکھا
چاک سر پر خاک آنکھون سی دریای سرشک بہایا سینہ اور منہ پیٹ کی نوحہ و ماتم سی صف
بچھائین بیتابی پر فرطِ اندوہ کی پچھاڑین کھاتی تھین ایک طرف حسنین والد کی چھاتی سی لپٹی رو رہے
تھی دوسری جانب محمد حنفیہ عباس و عون و جعفر در و دیوار سی ٹکرا کی جان کھوتی تھی
آواز آہ و زاری عالمِ بالا کو تہ و بالا کرتی غلامونکو رقت ہای سو لادہی آقا مین فلک سی
گذرتی ہنگامۂ غم اور الم نی جن و انس کا قرار کھویا جاتا صبر و سکون کو ملایکہ کی خمِ سوگ مین
ڈبویا وارتفعت الصیحۃ فی القصر فعلم اہل الکوفۃ ان امیر المؤمنین
قد قبض جب یہ صدای بکای مصیبت افزا قصرِ معلای حرمِ کبریا سی بلند ہوئی اہلِ کوفہ
جو ہر دم گوش بر آواز تھی سب نی جانا کہ امیر المؤمنین نی قضا کی فاقبل النساء والرجال
یہرعون افواجا وصاحوا صیحۃ عظیمۃ فارتجت الکوفۃ باہلہا وکثر
البکاء والنحیب راوی کہتا ہی سراسیمہ عورت اور مرد اپنی جا سی دوڑی ہر ایک سمت سی
غول بر غول بیتابانہ سر و پا برہنہ بڑہی آتا صدمہ ہوا کہ زنانِ پردہ نشین جوشِ خروش مین
بیخود نکلین ہر محلہ اور گھر سی واویلا کا شور مچاتی چھاتی کوٹتی سر پیٹتی دار الامارہ چلین ہر طرف
وہ دھرا دھر یکا ماتم برپا نظر آیا کہ زمین کوفہ کو مثلِ زلزلۂ محشر ہلایا کوئی ہول کھا کی واقعۂ الم سی

کوئی راہ مین مضطر اور پریشان پھرتا، کیون حاضران بزم عزا ہر گاہ اوس روز تم بھی
وہان بار پاتی تو مولا کی حادثہ شہادت مین کیا حال نہ پاتی اگر جراحت سر سی لہو بہتا دیکھتی
تو اپنی فرق کی دستار اور کلاہ وَكَثُرَ الضَّجِيجُ بِالْكُوفَةِ وَقَبَائِلِهَا وَدُوْرِهَا وَ
جَمِيعِ اَقْطَارِهَا فَكَانَ ذٰلِكَ كَيَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ نوحہ اور شیون کوفہ کی محلات
اور قبایل شہر اور اطراف مین وہ دہوم سی ہوا کہ جیسا مدینہ مین یوم وفات کو رسول خدا علیہ السلام
وآلہ کی غلغلہ بجا تہا فَلَمَّا اَظْلَمَ اللَّيْلُ تَغَيَّرَ اُفُقُ السَّمَاءِ وَارْتَجَّتِ الْاَرْضُ
وَجَمِيْعُ مَنْ عَلَيْهَا بُكْرَةً جب دفن حضرت کی شب محنت آئی، دست روزگار نی سیاہ
لباس مصیبت جہانگیر پہنائی آفاق آسمان مین خونباریسی تغیر دیکھا، زمین کا نالہ اور افغان قیامت
اوٹھا، رات بھر ہوا مین ہر طرح کی ظلمت سوگواری تہی، دوسری دن تک شدت غبار اندوہ کے
طاری تہی وَكُنَّا نَسْمَعُ جَلَبَةً وَتَسْبِيْحًا فِي الْهَوَاءِ فَعَلِمْنَا اَنَّهَا اَصْوَاتُ الْمَلَائِكَةِ
فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ اِلٰى اَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ ہوا مین بانگ تسبیح اور تہلیل ہمکو سنائی دی گریہ و شور
صدای تقدیس تعزیت مولا مین پہچان لی، دریای قلق اور ملال کا یون تلاطم رہا تا کہ دست
حسرت سی گریبان صبح چاک ہوا، ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَسَمِعْنَا هَاتِفًا بِصَوْتٍ
يَسْمَعُهُ الْحَاضِرُوْنَ وَلَا يَرَوْنَ شَخْصَهٗ پھر ایک مرتبہ غیب سی ہاتف نی ندای طبع
حزین سی یہ مرثیہ رقت ردیف کی نظم پڑہی، حاضرین کو مضامین ابتہال کی اشعار سماعت مین آئی
لاکن پڑہنی والی کو ہر چند ڈہونڈہا پتہ نپائی، شعر بِنَفْسِيْ وَمَالِيْ ثُمَّ اَهْلِيْ وَاُسْرَتِيْ
فِدَاءٌ لِمَنْ اَضْحٰى قَتِيْلَ ابْنِ مُلْجَمٍ جان اور مال قوم اور قبیلہ اہل و عیال میری فدا ہون
اوس مظلوم کی جو تیغ ابن ملجم سی مارا گیا اوسکی فرزند یتیم اور موالی مغموم رہی عَلِيٌّ رَفَاقُ
الْخَلَائِقِ فِي الْوَفَاءِ فَهُدَّتْ لَهٗ اَرْكَانُ بَيْتِ الْمُحَرَّمِ علی علیہ السلام جو رتبہ وفا اوسکا

حکایت عمرو نابینا کی جو روایت ہی عین البکا کی

خلایق سی جہان کی برتری اور ماتم سی عترت والا کی ارکان خانۂ خدا منہدم اور زیر و زبر ہوئے

عَلیٰ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ وَمَنْ بَکَتْ ٭ لِمَقْتَلِہِ الْبَطْحَا وَاَکْنَافُ زَمْزَمِ امیر المومنین کی

شہادت پر چاہیے رسم عزا ہو برپا جسکی لیے بطحا اور اطراف حرم اور چاہ زمزم پر شور بکا سی تہلکہ پڑا

وَاَصْبَحَتِ الشَّمْسُ الْمُنِیرُ ضِیَاءُ ہَا ٭ لِقَتْلِ عَلِیٍّ لَوْنُہَا لَوْنُ دِلْہَمِ آفتاب کی

نور و ضیا پر ظلمت رنج کا اندھیرا چھایا قتل علی علیہ السلام سے انتظام انجم اور افلاک میں روز اختلاف آیا

وَنَاحَتْ عَلَیْہِ الْجِنُّ اِذْ فُجِعَتْ بِہٖ ٭ حَنِیناً کَثَکْلیٰ نَوْحُہَا بِتَرَنُّمِ جنات اوسکے

سوگ میں آ ما سر و سینہ پیٹتی بیچین رہی جیسی مادرِ فرزند مردہ بیٹی کی لاش پر نوحہ اور شیون کری

لِفَقْدِ عَلِیٍّ خَیْرِ مَنْ وَطِیَ الْحَصیٰ ٭ اَخِی الْعَالِمِ الْہَادِی النَّبِیِّ الْمُعَظَّمِ علی علیہ السلام سی جو بہترین ساجد اور عابد عالم ہی جہان درہم ہوا وہ امام معتقد اور پیغمبر خدا کا برادر گرامی رہنمائے عالم

دو حکایتیں جو ملا علی نقی بروجردی نی کتاب فارسی عین البکا میں

لکھی ہیں جو اعتبار کی واسطی محدثین نی عربی زبان میں

نقل کر کی ترجمہ ہندی میں ضبط کیں*

جب حسنین علیہما السلام دفن سی شاہ بدر و حنین کی پھری راہ میں ایک مکان ویران کی جانب سے

با دل شکستہ اور حال خراب گذری وہاں ایسی آواز نالۂ اشکبار آتی کہ دل سامعان سی تاب

قرار جاتی۔ دریافت حقیقت کو شاہزادوں نی اوس گھر میں قدم رکھا تو ایک بیمار ضعیف

اور بہت ناتوان زمین پر لیٹا دیکھا۔ فرش خاک پر تکیہ کی بدلی اینٹیں سرہانی دھری کراہتا ہے

حالت تشریح سا پوست اور استخوان مانند زن پسر مردہ آنسو بہاتا ہی پوچھا ای مرد اپنی سرگذشت

خوار و زار ہمیں بتا۔ تو کیونکر یہاں رہتا ہی اور کہاں سی کہاتا پیتا۔ اوسنی جواب دیا میں عاجز

اور ملول بکیس آوارہ وطن ہوں۔ باوجود عوارض محتاج اور مبتلای انواع رنج و محن ہوں پردیسی کوئی

تیسری مجلس شہادت امیر المومنین علیہ السلام سی نوحہ کرنا جابکا

یار اور مددگار نہین سوای ناداری اور تنہائی کوئی اشنای پرستار نہین فرزندان رسول
سوال کیا ای شخص اگر تیرا کوئی مونس نہ بچا تو غذای پرہیز اور دوا کون دیتا ہی اس ویرانہ
ای مین اور سر پرست کیونکر جیتا ہی وہ مسکین یہ کلام سنکر شدت سی رویا حسرت زدہ آہ
زاری مین بولا ایک سال گذرا جو مین یہان وارد ہوا بمبتلای امراض مزمنکی فقیرین لب گور
پڑا تھا ناگاہ مرد خدا مثل فرشتہ رحمت میری بالین پر آیا پدر شفیق سی زیادہ مہربانی مین
مجھی کھلایا پلایا ہر روز وہ بزرگ معمول سی تشریف لاتا سرہانی بیٹھ کی محبت دلاسا
فرماتا اپنی ہاتھ سی نوالی بناکی منہ مین ڈالتا بلا ناغہ علاج بیماری لادیتا جیکو سنبھالتا سیط
نبی نی پوچھا تو اونکو پہچانتا ہی وضع کیسی صورت کا پایا ہی عرض کی مین شناسا نہین ہون
جو اوسکا نشان تمکو دی سکون بولی اونکا نام کیا ہی جواب دیا کہ اسم اپنا مجھسی چھپایا ہی ہر چند
مینی چاہا مگر نہین بتایا ہی یہی کہا میری شناخت کا مدعا کیا ہی مین تیری خدمت واسطے
رضای خدا کی بجالاتا ہون اسکی عوض مین اجرت اور ناموری نہین چاہتا ہون پوچھا اونکی
صورت کا بیان سمجھا کہ قد اور قامت اور بشرہ کیسا تھا بولا مین آنکھون سی اندھا ہون کسی کو
نظر سی نہین پہچان سکتا ہون افسوس ہی کہ وہ مہربان تین دن سی جدا ہوا خدا جانی میرا
شفیق کس دکھ مین مبتلا ہوا حسنین فرمانی لگی ای بھنوا کوئی پتا بتا کچھ خو یا صفت سی اونکی
جو یاد ہو علامت وہی سنا اوسنی عرض کی ہر وقت زبان پر ذکر خدا کا جاری تھا وظیفہ
اوسکا تسبیح اور تہلیل کا رہتا تھا جب میری پاس آکی تھا کر جلوس فرمایا کرتا تو کہتا مسکین
قرین مسکین اور غریب بالین غریب مین بیٹھا یہ اوصاف سنکی شاہزادون نے ڈاڑھین مارکی رو دیا
فرمایا ای مرد وہ ہمارا پدر علی مرتضی علیہ السلام تھا جنکا تو نی ذکر کیا اوس مریض نی کہا
پھر کیا سبب ہوا جو حضرت مجھسی خفا ہین کون سی آفت یا مصیبت پڑی جس مین وہ مبتلا ہین

بل کان یتقلب کما یرید الغاسل وکانت رائحتہ اطیب من رائحۃ المسک والعنبر ثم نادی الحسن باختہ زینب وام کلثوم وقال یا اختاہ هلمی بحنوط جدی رسول اللہ فبادرت زینب مسرعۃ حتی اتتہ بہ فلما فتحتہ فاحت الدار وجمیع الکوفۃ وشوارعہا لشدۃ رائحۃ ذلک الطیب ثم لفوہ بخمسۃ اثواب کما امرہ ثم وضعوہ علی السریر وتقدم الحسن والحسین الی السریر من موخرہ واذا مقدمہ قد ارتفع ولا یری حاملہ وکانا حاملاہ من مقدمہ جبرئیل ومیکائیل فما مر بشئ علی وجہ الارض الا انحنی لہ ساجداً وخرج السریر من مایل باب کندۃ فلم یزالا موخرہ وما راشتغلان

۱۵۵ قال محمد بن الحنفیۃ

حکایت زنِ بیوہ روایت عین البکاسی زبانی ام کلثوم رضی اللہ عنہا

حسنین بولی ای مینو اشقی ترین خلق نی اونکی سر پر زہر کی بھی تلوار لگائی کہ اوسکی صدمات سی
شہید ہوی جنت کو رحلت فرمائی ابہی ہمنی اونکو دفن کیاہی اس ماتم نی داغِ یتیمی ہمکو دیاہی یہ
نابینائی جو یہ خبر مصیبت اثر کو سنا طاقتِ ضبط نرہی بیتاب ہوکی سر دہنا منہہ اور سینہ اپنا
پیٹ کی چلایا زار اور بیقرار انکھون سی دریای سرشک بہایا کہتا ہای افسوس ای مومنوکی سہردار
اب کون میری خبر لینی کو اٰئیگا صد حیف ای غریبونکی پرستار اس مہربانی سی کون کہلای پلائیگا
واحسرتا ایسا شفیق دنیاسی گذر جائی اور مین جیتا رہون ملو ظلم وجفاسی شہادت پائی اور انکی
عزاو مصیبت مین جان سی نہ مرون ہر چند اوس غمزدہ کو حسنین علیہما السلام تسلی دیتی مگر جوش و
خروش مین سرشک نہین دم لیتی شاہزادونسی تمنا کی واسطی اپنی نانا رسولِ خدا کی بھی قبرِ حضرت پر
پہنچاؤ غلام کو جلدی اوس تربتِ مقدس کی بوی روح افزا سنگھاؤ فرزندان بتول اوسکا ہاتھ
پکڑکی مزارِ والد پر لائی لحدِ انور کی برابر بٹھایا الفاظِ صبر و شکیبائی فرمائی اوس روشن دل نی قبر
مولا پر سر اپنا رکہا خاکِ پاک منہہ مین لگاکی درگاہِ خدا سی طالب رہا پروردگار تجھی قسم دیتا ہون صاحب
تربت کی میری موت آجائی اب دردِ فراق مین ایک لمحہ جینا شاق ہی مرون تو آرام ائی دعا اوسکی
درجہ اجابت کو پہنچی مزارِ شاہِ مردان پر جان بحق ارکلی حسنین علیہما السلام نی اوسکو غسل اور کفن دیا
جوارِ امام سلطانِ اوصیا مین فقیر کو دفن کیا **ایضاً** اوسی کتاب مین امّ کلثوم سی روایت کی جب
بہائی حسن اور حسین کو تجہیز پدر سی فراغت ملی اور ہمکو خبر دی بصفِ ماتم حیدرِ صفدر کی اہلبیت بیٹہی
اہلحرم نی رسمِ سوگ اور عزاداری برپا کہی ہماری گہر مین نوحہ اور بکا سی شورِ محشر ہونی لگا سب سی
زیادہ ایک عورتکو سرپیٹ کی روتی دیکہا مینی جانا کوئی زنِ ہاشمیہ سی وہ دیکہیا ہی جو فرطِ غم سی
اوسکا نام اور نشان مجہی بہول گیاہی نزدیک جاکی پوچہا ای بی بی تجہی عترتِ رسالت سی کیا
کہہ سی زیادہ مبتلای زاری و رقت ہی اوسنی جواب دیا ای بنتِ خاتونِ جنان یہ مصیبت کیا سب

وكفنوه قال الحسن فوجدنا عنده راسه طيفا من الجنة
عليه خمس تماما ماءات من
كافور الجنة وسدرا من
سدر الجنة فلما فرغوا من
غسله وتكفينه اتى العبير
فحملوه على العبير يوصيه
منه وكان قال فيأتى العبير
الى قبره فيقام عنده فاتى
العبير حتى وتقف على شفير القبر
فوالله ما علم احد من حضره فالحد منه
عليه ما صلى عليه واظلت الناس غمامة
وطيورا بيض فلما دفن ذهبت الغمامة والطيور
يروى انه فى مشارق الانوار عن محمد
اهل الكوفة ان امير المؤمنين لما حان اجله
والحسين على سريره الى مكان الذى حتى
الى نجف الكوفة وجدوا فارسا متصلا
فرائحة المسك فلما عليهما ثم قال الحسن ان
بن على رضيع الوحى والتنزيل وفطيم العلم
والشرف الجليل خليفة امير المؤمنين
الى احد رجلين قال نعم قال اعطه
١٥٧
منهما فكشف النقاب جبرئيل والخضر فاعينا ...
قال الحسن يا ابا محمد انه لا يموت نفس
الا ويشهدها انما يشهد جسده *
فرع وعن الحسن بن على ان امير المؤمنين
قال للحسن والحسين اذا وضعتماني في الضريح
فصليا ركعتين قبل ان تهيلا على التراب
وانظرا ما يكون فلما وضعاه في الضريح
المقدس فعلا ما امر به ونظروا واذا
الضريح مغطى بثوب من سندس فكشف
الحسن مما يلى وجه امير المؤمنين
فوجد رسول الله وادم وابراهيم
يتحدثون مع امير المؤمنين و
كشف الحسين مما يلى رجليه
فوجد الزهراء وحواء ومريم واسيه
ينحن على امير المؤمنين ويندبنه
بيان لم ار هذين الخبرين الا
من طريق

تتمہ حکایت زن بیوہ بروایت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

میری بربادی کا سامان آیا زمانہ مین دوبارہ فلک نی مجھی بیوہ اطفال کو یتیم بی خانمان بنایا
مینی کہا بیان کرنا وہ کیا ماجرا ہی بولی میرا شوہر جہاد مین مارا گیا ہی چند طفل صغیر بی وارث کچھ چھوڑ گئی ہین
اونکو محنت اور مزدوری سی پالتی ہون ایک روز مشک پانیکی بھری لئی راہ سی گذری میری اوس
حال پر مولای دو جہان کی نظر پڑی رحم اور مروت سی کہا ای ضعیفہ یہ مشک مجھی دی کہ لیچلون
اس بار کو اٹھا لیا تیری مکان تک پہنچا دون مینی قبول کیا راہ مین میری گذران اوقات پوچھی +
سرگذشت سنکی تاسف مین دروازی سی مراجعت کی، دوسری دن راہِ کرم اور غربا پروری مین
قدم رکھا، دروازی پر آوازدی تو مینی پوچھا، کون ہو بولی وہ بندہ خدا جو کل تیری مشک
لایا تھا جب کیواڑ کھولی تو صحنِ سرا مین آئی جنسِ طعام کھجور کی داخل زنبیل مین بھری لائی اور اشاد
کیا مین اطفال کو بہلاتا ہون جب تو آٹا کوندلی تو آتش تنور مین روشن کرون پس میری فرزند
ہنستہ مین اپنی ہاتھہ سی نوالی بناکی دیتی تھی اور کہتی تہی کہ ہم کو معاف کرو جو تسی بیخبر اب تک رہتی تہی
ہوئی باتونسی لڑکونکو بہلاتی کہلاتی، والدسی زیادہ محبت مین اونپر دستِ شفقت پھراتی
ہرگاہ خمیر تیار ہوچکا مینی پکار کی اونسی کہا، اوٹھو آگ جلادو اور تنور مین روٹی لگادو حضرت
آتش کو روشن کرتی تہی جو شراری منہہ مین لگتی، تو کہتی تہی ای نفس حرارت کو نارہ تعب کی
اوٹھانا، پرورش آرامل اور ایتام کو بھول نجانا، اس حال مین ایک عورت ہمسایہ آئی مسرور دلہاگئی
مصروفِ محنت دیکہہ کی چلائی ای بیحیایہ کیا غضب ہی کہ شوہر بتول سی خدمت لیتی ہی برادر حضرت
رسول کو اذیتِ سخت وپڑ دیتی ہی مینی جب کہ اوس ضعیفہ ہمسایہ کا بیان سچا جانا، اور امامِ رہنما
ولیِ خدا کو پہچانا، دوڑکی قدمِ عرش پیمایہ سر خجالت رکہا، ندامت اور عذرخواہی مین با چشم تر کہا
ای آقای دو جہان لونڈیکی قصور کو معاف کرو میری جان اور تمامی فرزندان آپکی شفقت پر
قربان ہو، اوسدنسی وہ پدرِ یتیمان اور شوہرِ بیوہ زنان ہمیشہ آتی آذوقہ چند روزہ اپنی ہاتھہ سے

تتمۂ حکایت زن بیوہ و بیانی بیت شاہ ولایت در مقامات مختلف

لاکی دیجاتی سبحان اللہ جوادی طفلان بی پدر کی پرورش کرتی + رانڈ عورت پریشان کی نوازش پر

مصروف رہتی + اونکی اولاد غریب کو کسی نی خالی تسلی نہ دی بہانا پنا کیسا ہو کہ پیاس میں طمانچہ

مارا طمانچہ اور سیلی سی خبر لی نظم لمولفہ سکتہ ہی اب تعال سی طبع حزین کو + جوش بکا میں

ہوش نہیں ہو بشین کو + ہلتا ہی عرش صدمۂ ماتم سی بار بار + نالان جو دیکھا چنبی گردون نشین کو +

ہیونکہ + ہو یہ شور و فغان کائنات میں + روتی ہیں جبرئیل کہڑی شاہ دین کو + فریاد آہ و زاری ماتم کی دم بدم

رفت سی زلزلہ ہوا ساری زمین کو + کہتی ہیں انبیای سلف خلد میں بہم + ہنگام تعزیت ہی رسول

امین کو + ناظم کو ہی وسیلۂ مشکل کشا ملے + دست ولا میں رکہتا ہی حبل المتین کو +

تتمۂ روایات حاشیہ

من طریق البرسی ولا اعتمد علی ما یتفرد بنقله ولا ارد هما لورود الاخبار الکثیرة

الدالة علی ظهورهم بعد موتهم فی اجسادهم المثالیة و قد مرت فی کتاب المعاد

وکتاب الامامة کا العدة عن البرقی قال لما اصیب امیر المومنین نعی الحسن

الی الحسین و هو بالمداین فلما قراء الکتاب فقال یالها من مصیبة ما اعظمها

مع ان رسول الله قال من اصیب منکم بمصیبة فلیذکر مصابی فانه

لن یصاب بمصیبة اعظم منها و صدق صلواة الله علیه حـ ان جعفر بن محمد

حدثها ان امیر المومنین علیه السلام امر ابنه الحسن ان یحفر له اربع قبور

فی اربع مواضع فی المسجد و فی الرحبة و فی الغری و فی دار جعدة بنت هبیرة

وانما اراد بهذا ان لا یعلم احد من اعدائه موضع قبره حـ قال لما مات ع اخرجناه

و جعلنا نحمل موخر السریر و تکفی مقدمه و جعلنا نسمع دویا و حفیفا حتی اتینا

الغریین فاذا صخرة بیضاء تلمع نورا فاحفر فاذا ساجة مکتوب علیها

حالات اخفا و ظهور مزار علی مرتضی علیه السلام

علیه السلام ردعا برئة شاة حارة فاستخرج منها عرقا ثم نفخه ثم استخرجه
واذا علیه بیاض الدماغ فقال یا امیر المومنین اعهد عهدک فان عدو الله
قد وصلت ضربته الی ام راسک ومن معجزاته انه قال رایت رسول
الله وهو یمسح الغبار عن وجهی وهو یقول یا علی لا علیک لا علیک قد
قضیت ما علیک فما مکث الا ثلاثا حتی ضرب ثم قال للحسن والحسین
اذا مت فاحملانی الی الغری من نجف الکوفة واحملا آخر سریری والملائکة
یحملون اوله وامرهما ان یدفناه هناک ویعفیا قبره لما یعلمه من دولة بنی امیة
بعده ثم قال ستریان صخرة بیضاء تلمع نورا فاحتفرا فوجدا ساجة مکتوبا
علیها هذا مما ادخره نوح لعلی بن ابیطالب فدفناه فیه وعفیا اثره ولم یزل
قبره مخفیا حتی دل علیه جعفر بن محمد علیهما السلام فی ایام الدولة العباسیة
وقد خرج هارون الرشید یوما یتصید وارسل الصقور والکلاب علی
الظباء بجانب الغریین فجادلتهما ساعة ثم لجاءت الظبا الی الاکمة فرجع الکلاب
والصقور عنها فسقطت فی ناحیة ثم هبطت الظباء من الاکمة فهبطت الصقور
والکلاب ترجع الیها فتراجعت الظباء الی الاکمة فانصرفت عنها الصقور والکلاب
ففعلن ذلک ثلاثا فتعجب هارون وسال شیخا من بنی اسد ما هذه الاکمة
فقال لی الامان قال نعم قال فیها قبر الامام علی بن ابیطالب فتوضاء هارون
وصلی ودعا ثم اظهر الصادق موضع قبره بتلک الاکمة شا کانت امامة
امیر المومنین بعد النبی ثلاثین سنة منها اربعة وعشرون سنة اشهر
ممنوعا من التصرف فی احکامها مستعملا للتقیة والمداراة ومنها خمس سنین

تمه بر حاشیه

وستة اشهر ممتحنا بجهاد المنافقین من الناکثین والقاسطین والمارقین ومضطهدا بفتن الضالین کما کان رسول الله [illegible] عشر سنة من نبوته [illegible] من احکامها خائفا ومحبوسا وهاربا ومطرودا لا یتمکن من جهاد الکافرین [illegible] وهاجر بعد الهجرة عشر سنین مجاهدا للمشرکین ممتحنا بالمنافقین الی ان قبضه الله الیه واسکنه جنات النعیم وقبض علیه السلام قتیلا فی المسجد الکوفة وقت التنویر لیلة الجمعة لتسع عشرة لیلة مضین من شهر رمضان سنة اربعین من الهجرة علی یدی عبد الرحمن بن ملجم المرادی وقد عاونه وردان بن مجالد من تیم الرباب وشبیب بن بجرة والاشعث بن قیس وقطام بنت الاخضر فضربه سیفا علی راسه مسموما الی نحو الثلث من اللیل وله ثلاث وستون سنة وقالت العامة ثلاث وستون سنة وفی قول الصادق علیه السلام خمس وستون سنة ۱۵۹ عاش مع النبی بمکة ثلاث عشرة سنة وبالمدینة عشر سنین وقد کان هاجر وهو ابن اربع وعشرین سنة وضرب بالسیف بین یدی النبی وهو ابن ست عشرة سنة وقتل الابطال وهو ابن تسع عشرة سنة وقلع باب خیبر وله اثنان وعشرون سنة وکانت مدة امامته ثلاثون سنة منها ایام ابوبکر سنتان واربعة اشهر وایام عمر تسع سنین واشهر وایام عثمان اثنا عشر [illegible] باقی عشر سنین وثمانیة اشهر [illegible] خمس سنین و [illegible] سنة ثم اتاه الحق [illegible] اشهر وکان امر بان یخفی قبره لما عرف من بنی امیة وعداوتهم فیه الی ان اظهره الصادق ثم ان هرون [illegible] زید الحسنی امر بعمارة الحائر بکربلا والبناء علیهما وبعد ذلک زید فیه وبلغ [illegible]

وبلغ عضد الدولة الغاية فی تعظيمها والاوقاف عليهما ونيز گفته اند که در شب جمعه ضربت رسيده شب يکشنبه شهيد گرديد وفی کتاب الذخيرة خرج امير المومنين لتسع عشرة ليلة مضت من شهر رمضان سنة اربعين وتوفی فی ليلة الثانی والعشرين منه وعلی بن محمد مخلد الجعفی معنعنا عن سليمان بن يسار قال رأيت ابن عباس رضی الله عنه لما توفی امير المومنين علی بن ابيطالب عليه السلام بالکوفة وقد قعد علی المسجد مختبيا ووضع فرقه علی رکبتيه واسند يده تحت خده وقال ايها الناس انی قائل فاسمعوا من شاء فليومن ومن شاء فليکفر سمعت عن رسول الله يقول اذا مات امير المومنين علی بن ابيطالب واخرج من الدنيا ظهرت فی الدنيا خصال الاخير فيها فقلت وما هی يا رسول الله فقال تقل الامانة وتکثر الخيانة حتی يرکب الرجل الفاحشة واصحابه ينظرون اليه والله لتضايق الدنيا بعده بکبة الاوان الارض لم يخل منی ما دام علی بن ابيطالب حيا فی الدنيا بقية من بعدی علی فی الدنيا عوض منی بعدی علی کجلدی علی لحمی علی عظمی علی کدمی علی عروقی علی اخی ووصيی فی اهلی وخليفتی فی قومی ومنجز عداتی وقاضی دينی قد صحبنی علی فی ملمات امری وقاتل معی احزاب الکفار شاهدنی فی الوحی واکل معی طعام الابرار وصافحه جبرئيل مرارا نهارا جهارا وشهد جبرئيل واشهد فی ان عليا من الطيبين الاخيار وانا اشهد کم معاشر الناس لا يتسائلون من علم امرکم ما دام علی فيکم فاذا فقدتموه فعند ذلک تقوم الاية ليهلك من هلك عن بينة ويحيی من حی عن بينة صدق الله وصدق النبی صلواة الله عليه واله وعن ابی مخنف قال جاء رجل من مراد الی

صلوات الله عليه ما جاء به
رسول الله بانه يقتل او ان
يكون عليه السلام اخبر بليلة
بوقوع القتل فى تلك الليلة
فلم يعلم فى اى وقت من
تلك الليلة او اى مكان
يقتل وان تكليفه عليه
السلام مغاير لتكليفنا
فجاز ان يكون بذل مهجته
الشريفة صلوات الله عليه
فى ذات الله تعالى كما يجب على المجاهد
الثبات وان كان ثباته يفضى الى القتل فاجاب
طول من ذكر شهادته عليه السلام ثم معنى ان
ملجم يدور فى شوارع الكوفة فاجاز على
امير المومنين وهو جالس عند ميثم التمار
فخطف عنه كيلا يراه ففطن به فبعث خلفه
ميثم فلما اتاه وقف بين يديه وسلم فوقع
لديه فقال له ما تعمل ههنا قال اطوف اسواق
الكوفة وانظر اليها فقال عليك بالمساجد فانها
خير لك من البقاع كلها وشرها الاسواق

سوالات در علم امام قبل از وقوع واقعه وجواب از شيخ رحمه الله تعالى

على الشهادت والاستسلام للقتل ليبلغه بذلك علو الدرجات ما لا
يبلغه الا به ويعلمه بانه يطيعه فى ذلك طاعة لو كلفها سواه لم يردها
ولا يكون بذلك امير المومنين ملقيا بيده الى التهلكة ولا معينا على نفسه
معونة يستقبح فى العقول واما علم الحسين عليه السلام بان اهل الكوفة
خاذلوه فلسنا نقطع على ذلك اذ لا حجة عليه من عقل ولا سمع ولو كان
عالما بذلك لكان الجواب عنه ما قد قدمناه فى الجواب من علم امير
المومنين بوقت قتله ومعرفة قاتله كما ذكرناه واما دعواه علينا انا نقول
ان الحسين كان عالما بموضع الماء قادرا عليه فلسنا نقول ذلك ولا جاء به
خبر على ان طلب الماء والاجتهاد فيه يقضى بخلاف ذلك ولو ثبت انه كان
عالما بموضع الماء ولم يمتنع فى العقول ان يكون متعبدا بترك السعى فى
طلب الماء من حيث كان ممنوعا منه حسب ما ذكرناه فى امير المومنين
غير ان ظاهر الحال بخلاف ذلك على ما قدمناه والكلام فى علم الحسن تعالى
موادعته معوية بخلاف ما تقدم وقد جاء الخبر بعلمه بذلك وكان
شاهد الحال له يقضى به غير انه دفع به من تعجيل قتله وتسليم اصحابه
الى معاوية وكان فى ذلك لطف فى بقائه الى حال مضيه ولطف لبقاء
كثير من شيعته واهل وولده ودفع فساد فى الدين هو اعظم من الفساد
الذى حصل عند هدنته وكان عليه السلام اعلم بما صنع لما ذكرناه وبيناه
الوجوه فيه انتهى كلامه رفع الله مقامه اقول سأل السيد مهنا بن سنان
عن العلامة الحلى نور الله ضريحه عن مثل ذلك فى امير المومنين صلوات

١٦١

اليه ويقول يا ... من
مراد ثم قال اريد حياته ويريد قتلى عذيرك من خليلك من
مراد ويأبى الله الا ان يشاء ثم قال يا ميثم
هذا والله قاتلى لا محالة اخبرنى به
حبيبى رسول الله فقال ميثم يا امير
المومنين فلم لا تقتله انت قبل ذلك
فقال يا ميثم لا يحل القصاص قبل الفعل
فقال ميثم يا مولاى اذا لم تقتله فاطرده
فقال يا ميثم لولا آية فى كتاب الله يمحوا
الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب
وايضا انه بعد ما جاء به موحد
بها ولا يجوز ان يعاقب قبل الفعل
فقال ميثم جعل يومنا قبل يومك
ولا اراناه الله فيك سوء ابدا ومن
يكون ذلك يا امير المومنين
فقال ع ان الله تعالى ... بحسنة
اشياء لا نطلع عليها الا مرسل

حالات مزار و کرامات از تربت امیر المؤمنین علیه السلام

ولا ملك مقرب فقال عز من قائل ان الله عنده علم الساعة و ينزل الغيث و
يعلم ما في الارحام وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس باي ارض
تموت يا ميثم هذه خمسة لا يطلع عليها نبي ولا وصي ولا ملك مقرب
يا ميثم اذا جاء القضاء فلا مفر فرجع ابن ملجم و دخل و كانت تلك الليلة ليلة
تسع عشرة من شهر رمضان فرحة الغري اخبرني عمي السعيد علي بن موسى بن
طاوس والفقيه نجم الدين ابو القاسم بن سعيد والفقيه المتقدي بقية
المشيخة نجيب الدين يحيى بن سعيد ادام الله بركتهم كلهم عن الفقيه محمد بن عبد الله
بن زهرة الحسيني عن محمد بن الحسن العلوي الحسيني الساكن بمشهد الكاظم
عن القطب الراوندي عن محمد بن علي بن الحسن الحلبي عن الطوسي ونقلته من خطه
حرفا حرفا عن المفيد محمد بن محمد بن النعمان عن محمد بن احمد بن داود عن ابي الحسين
بن محمد بن تمام الكوفي قال حدثنا ابو الحسن علي بن الحسن بن الحجاج من حفظه
قال كنا جلوسا في مجلس ابن عمي ابي عبد الله محمد بن عمران بن الحجاج وفيه
جماعة من اهل الكوفة من المشايخ وفيمن حضر العباس بن احمد العباسي وكانوا
قد حضروا عند ابن عمي يهنوه بالسلامة لانه حضر وقت سقوط سقيفة سي
ابي عبد الله الحسين ابن علي عليهما السلام في ذي الحجة من سنة ثلاث و سبعين
و مائتين فبيناهم قعود يتحدثون اذا حضر المجلس اسماعيل بن عيسى العباسي
فلما نظرت الجماعة اليه احجمت عما كانت فيه واطال اسماعيل الجلوس فلما
نظر اليهم قال لهم يا اصحابنا اعزكم الله لعلي قطعت حديثكم بمجيئي قال
ابو الحسن علي بن يحيى السليماني وكان شيخ الجماعة و مقدما فيهم لا والله يا ابا

حالات فراز و كرامات از تربت امير المؤمنين عليه السلام

فشدوه واخرجوه بالحبل فاذا على يده من اطراف اصابعه الى مرفقه وهو
يستغيث لا يكلمنا ولا يحير جوابا فحملناه على البغل ورجعنا طائرين ولم يزل لحم
الغلام ينتثر من عضده وجنبه وسائر شقه الايمن حتى انتهينا الى عمي فقال
ايش وراءكم فقلنا ما ترى وحدثناه بالصورة فالتفت الى القبلة وتاب
مما هو عليه ورجع عن المذهب وتولى وتبرأ وركب بعد ذلك في الليل على
بن جابر فسأله ان يعمل على القبر صندوقا ولم يخبره بشيء مما جرى ووجه من طم
الموضع وعمر الصندوق عليه ومات الغلام الاسود من وقته قال ابو الحسن
بن الحجاج رأينا هذا الصندوق الذي هذا حديثه لطيفا وذلك من قبل ان
يبنى عليه الحائط الذي بناه الحسن بن زيد هذا اخر ما نقلته من خط الطوسي
اقول وقد ذكر هذا الحديث الشريف ابو عبد الله محمد بن علي بن الحسن بن
علي بن الحسين بن عبد الرحمان الشجري بالاسناد المتقدم اليه حدثني ابو الحسن
محمد بن احمد بن عبد الله الجواليقي لفظا قال اخبرنا ابو جعفر محمد بن محمد بن الحسين
اجازة وكتبته من خط يده قال اخبرنا علي بن الحسين بن الحجاج املاه من حفظه
قال كنا في مجلس عمي ابي عبد الله محمد بن عمران بن الحجاج وتمم الحديث على
نحو ما ذكرناه ولم يقل ابن عمي وفيه تغير لا يضر طائلا وقال في اخره الحسين
بن زيد بن محمد بن اسماعيل بن الحسن بن زيد بن الحسن بن علي بن ابيطالب عليهم
السلام المعروف بالداعي الخارج بطبرستان اقول هذا الحسن بن زيد
صاحب الدعوة بالري قتله مرداويج ملك بلادا كثيرة قال الفقيه صفي
الدين محمد بن معد رحمه الله وقد رأيت هذا الحديث بخط ابي يعلى محمد بن

بن حمزة الجعفري صهر
الشيخ المفيد والجالس مجلسه
وفاته عليه اقول وقد
رايته انا في خط ابي يعلى و
رايت هذا في [illegible] ابن داود
الفقيه عندي في نسخة عتيقة
بخطه عليها [illegible]
ما صورته وقد اخرجت هذا
الكتاب وهو اول كتاب الرجال
من تصنيفي وجميع [illegible]
وروايات [illegible]
بن عبد الرحمان [illegible]
عنا [illegible]
وحدثنا [illegible]
ربيع الاخر سنة [illegible]
[illegible] الطوسي بخط واخرني
مطابقه [illegible]
عبد الرحمان [illegible] قال اخبرنا
علي بن [illegible]
قال مضيت انا والدي وعمي و[illegible]
مولانا امير المؤمنين
وكان يومئذ حول قبره حجارة سود ولا
بناء حوله عنده وليس في طريقه غير
قائم الغري فبينا نحن عنده وبعضنا
يقرء وبعضنا يصلي وبعضنا يزور
اذا نحن باسد مقبل نحونا فلما قربنا
منه قدر رمح قال بعضنا لبعض ابعدوا
عن القبر حتى ننظر ما يريد فابعدنا
فجاء الاسد الى القبر فجعل يمرغ ذراعه
على القبر فمضى رجل منا فشاهده
وعاد فاعلمنا فزال الرعب عنا
وجئنا فشاهدناه يمرغ ذراعه
على القبر وفيه جراح فلم يزل يمرغه
ساعة ثم انزاح عن القبر ومضى
وعدنا الى ما كنا عليه من القراءة
والصلوة والزيارة وقراءة القرآن
ايضا ومن محاسن القصص
ما رواه

مجلس چوتھی روایاتِ فضیلت و حالاتِ شہادتِ امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

مجلس چوتھی مروایاتِ فضیلت و حالاتِ شہادتِ امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ن بالعیات پیدا ہوئی دنیا مین ایسی غم کی لیے ۔ رونا ہی جلای چشم پرنم کی لیے ۔ ہمکو دو دو نین جلانے
بخشین ۔ آنکھیں رونیکو ہاتھہ ماتم کی لیے پائی ہمراہ لحد مین باغ لیجاوینگے ۔ جنس طرب و فراغ
لیجاوینگے ۔ روشن ہین دل و جگر مین داغِ حسنین ۔ ہم قبر مین دو چراغ لیجاوینگے ۔ رباعی ۔ ہشیار ہی غافلو ہے
کبہی ہو ویگا ۔ کس منہ سے خدا کی روبرو ہو ویگا ۔ بی روشنی آج اتی ہمین نیند کبہی ۔ کل گور اندہیری
اور تو ہو ویگا ۔ رباعی ۔ بہائی سی جو رکہتی تہی محبت زینب ۔ دیکہا کرتی تہی شہ کی صورت زینب
الفت مین تہا اوسکو عبادتکا خیال ۔ قرآن کی کرتی تہی تلاوت زینب ۔ تمہید ۔ بکا مناقب
اور کراماتِ سبطِ رسولخدا علیہ السلام والہ الہدیٰ کلام حسن ہیچ امام منور سے
کام اور دہانِ ناطقی کو مزین کرتا ہی ۔ اور انسجام سخن گوہر فضایل سی جیب ذوالمنن کی انجمن سامعی کا
دامن بھرتا ہی ۔ خوشا زبانِ صدق ترجمان جو ذکر مین جگربندِ رسول کی عذب البیان ہو ۔ مرحبا و
دلِ پر ایمان کہ وصفِ فرزندِ بتول کا راغب اور ثناخوان ہو ۔ وہ تشنہ کام شربتِ وصال کہ دستِ
ساقی اجل کا ساغرکشِ صہبای بلا ہی ۔ اور جام زلال شہادتکو دورہ امتحان مین بڑی صبر سی پیا ہی ۔
اوسکی شاہدِ جفاکارنی راحِ راحت کی بدلی آبِ الماسِ جان ستان دیا ۔ خوانسالار قضانی بزمِ محنت کے
عوض مایدۂ حسرت اور یاس پر مہمان کیا ۔ نشۂ زندگانی مین مینای آفت سی مدام دُردِ درد پایا ۔ کیف
جوانی مین پیالۂ محبت سی ذایقہ موت اوٹہایا ۔ تنا مین قتل و قتال کی راہ خدا پر قدم جما رہی ہی ۔ دنیا کی
انتقال مین سبیلِ نجات بتانی کو الم نہانی اوس پیدا ہی ۔ قصر عزلت مین رفاہِ جنت کا مکان بنایا ۔
جگر کی ٹکڑون سی کاشانہ شجاعت کا سامان بڑہایا ۔ جب سی شاہِ ذوالفقار کی سر پا جدا ہین تیغ لگائی
خلفِ حیدرِ کرار نی اعدا کی ہاتھہ سی نزارت ایذا پائی ۔ درجۂ امامت اور سلطنت کو جبر سی چھین لیا ۔ اسباب

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حال شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

مجلس چوتھی روایات فضیلت و حال شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ن با لعیات پیدا ہوی دنیا مین ایسی غم کی لیئی ، رونا ہی جلا ی چشم پرنم کی لیئی ، ہمکو دو دو شین جدا یئے

بخشین آنکہین رونیکو ہاتہہ ماتم کی لیئی پائی ہمراہ لحد مین باغ لیجاوینگی ، جنس طرب و فراغ

لیجاوینگی ، روشن ہین دل و جگر مین داغ حسنین ، ہم قبر مین دو چراغ لیجاوینگی ، رباعی ہشیار ہی علی سے

کبہی ہوویگا کس شہ سی خدا کی روبرو ہوویگا ، بی روشنی آج اتی نہین خنیہ تجہی ، گل گور اندہیری

اور تو ہوویگا ، رباعی بہائی سی جو رکہتی تہی محبت زینب ، دیکہا کرتی تہی شہ کی صورت زینب

الفت مین تہا اوسکو عبادت کا خیال ، قرآن کی کرتی تہی تلاوت زینب ، تمہید بکا مناقب

اور کرامات سبطِ رسولخدا علیہ السلام والہ الہدیٰ کلام حسن مدح امام نورتن سے

کام اور دہانِ ناطقی کو مزین کرتا ہی ، اور انسجام سخن گوہر فضایل سی جیب ذوالمنن کی انجمن سامعین کا

دامن بہرتا ہی ، خوشا زبان صدق ترجمان جو ذکر مین جگر بندِ رسول کی عذب البیان ہو ، مرحبا

دلِ پر ایمان کہ وصفِ فرزندِ بتول کا راغب اور ثناخوان ہو ، وہ تشنہ کام شہرت وصال کہ دست

ساقی اجل کا ساغرکش صہبای بلا ہی ، اور جام زلال شہادت کو دورہ امتحان مین بڑی صبر سی پیا ہی ،

اوسکی شاہد جفا کار نی راح راحت کی بدلی آب الماس جان ستان دیا ، خوانسالار ضیافی بزم محبت کے

عوض مایدہ حسرت اور یاس پر مہمان کیا ، نشہ زندگانی مین مینای آفت سی مدام دُرد دردپایا ، کیف

جوانی مین پیالۂ محبت سی ذایقہ موت اوٹہایا ، تنا مین قتل و قتال کی راہ خدا پر قدم بہمارہی ، دنیا کی

انتقال مین سبیل نجات تبانی کو الم نہانی اوٹہایا ، پیداسہی قصر عزلت مین زہد و اصت کا مکان بنایا

جنگ کی مُکروں سی کاشانۂ شجاعت کا سامان بڑہایا ، جب سی شاہ ذوالفقار کی سر پر مسجد مین تیغ لگا

خلف حیدر کرار نی اعدا کی ہاتہہ سی زہر ایذا پائی ، درجۂ امامت اور سلطنت کو جبر سی چھین لیا اسنا

مجلس چوتھی دربیانِ فضیلت اور حالاتِ شہادتِ امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

نقد وجنس حتی مُصلای نماز بھی غارت کیا، رانکو زخمِ سی خنجرِ ستم کی دو کھایا، پیر مین عصای زہر آلود کا کھاؤ لگایا، جسی حبیبِ خدا اسو ناز مین دوش پر چڑہاتی، نظر دن سی گرایا، جنکا جھولا اعزاز مین جبرئیل ہلاتی اونکو خارِ محنت پر سُلایا، طعنہ اور شماتت مین اونپر کیا کیا زبان درازی کی، چند روزہ عمر اوس مظلوم کی صدمہ مصیبت مین گذری، حضرتِ رسالت کی وصیت نی یہ نتیجہ ہدایت دکھایا، سبطِ نبی کی حرمتِ عالی کا مرتبہ جو بتایا تھا امت نی بُھلایا، ای اہلِ وِلا اوس مولا کی تھوڑی مناقب سنو کہ دل خوش ہو پھر مُبتلا عزاے نواب کو یاد کرو اور نالہ وشیون مین رہو، رُوِیَ وُلِدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِالْمَدِیْنَۃِ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ سَنَۃَ ثَلَاثٍ مِنَ الْہِجْرَۃِ وَقِیْلَ سَنَۃَ اِثْنَیْنِ ولادتِ باسعادت امام حسن علیہ السلام کی شہرِ مدینہ مین ہوئی جو تیسرا برس ہجرت کا ذکر کیا تاریخ ماہِ رمضان کی پندروین شب تھی اور دوسرا سال بھی لکھا ہی جو بعض ناقلِ روایت نی کہا ہی رُوِیَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اٰبَائِہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ قَالَ اَہْدٰی جِبْرَئِیْلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِسْمَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَخِرْقَۃَ حَرِیْرٍ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّۃِ وَاشْتَقَّ اِسْمَ الْحُسَیْنِ مِنْ اِسْمِ الْحَسَنِ بجا مین جعفر بن محمد اور اونکی آبای کرام علیہم السلام سی روایت آئی کہ بعد از ولادتِ امام حسن علیہ السلام جبرئیل نی خدمتِ پیغمبر مین باریابی نامِ حسن اور خرقۂ حریرِ جنت کا ہدیہ لایا کہ اسمِ حسین کو اوسکا تصغیر بنایا وَقَالَ ابْنُ الْخَشَّابِ کُنْیَتُہٗ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَاَلْقَابُہُ الْوَزِیْرُ وَالتَّقِیُّ وَالْقَائِمُ وَالطَّیِّبُ وَالْحُجَّۃُ وَالسَّیِّدُ وَالسِّبْطُ وَالْوَلِیُّ ابن خشاب نی کہا ہی ابو محمد کنیت حسن مجتبی کی ہی اور القابِ جناب یہ ہین جو اوپر مذکور گذری ہین جَاءَتْ بِہٖ اُمُّہٗ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ یَوْمَ السَّابِعِ مِنْ مَوْلِدِہٖ فِیْ خِرْقَۃٍ مِنْ حَرِیْرِ الْجَنَّۃِ وَکَانَ جِبْرَئِیْلُ قَدْ نَزَلَ بِہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ولادت کی ساتوین دن فاطمہ زہرا نی فرزند کو جامۂ حریرِ جنت اوڑھایا، وہ حلہ کہ جبرئیل نی پیغمبر کو دیا تھا اوسمین لپیٹا

مجلس چوتھی روایات فضیلت در حالات امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

والدہ کی پاس پہنچایا ۔ مانند جان آغوش مین لیا ۔ منہ چومکی بہت پیار کیا فَسَمَّاهُ حَسَنًا وَعَقَّ

عَنْهُ كَبْشًا حضرت نے اوس مولود مسعود کا نام حسن بتایا اور برسم عقیقہ دنبی کو قربانی مین

ذبح فرمایا وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأَمَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِوَزْنِ شَعْرِهِ فِضَّةً موی سر انور

منڈائی چاندسی تو نے فرق مین حلوق لگایا ۔ اوس بال کی برابر نقرہ برکت مآل کو صدقات

فقرا مین بٹوایا رَوَى عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ

الرِّضَا عَنِ التَّهْنِيَةِ بِالْوَلَدِ مَتَى فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ هَبَطَ

جَبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ بِالتَّهْنِيَةِ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ علی نے اپنی باپ اور حسین بن خالد سے

روایت کی جو کہا کہ مینے ابو الحسن امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ۔ اگر فرزند کسی کا پیدا ہو تو کو نسا

دن ہی خوشی منانی کو ۔ فرمایا جب حسن مجتبی کی ولادت نے دایہ ایام کو پیرایہ نشاط دیا ۔ تو ساتوین

روز جبرئیل نے خدمت رسول مین تہنیت کو نزول اجلال کیا ۔ وَأَمَرَهُ أَنْ يُسَمِّيَهُ

وَيُكَنِّيَهُ وَيَحْلِقَ رَأْسَهُ وَيَعُقَّ عَنْهُ وَيَثْقُبَ أُذُنَهُ بعد ادای مبارکباد

عرض کی اس پسر ماہ پیکر کو نام اور کنیت ہمام سے مفتخر انام رکھو ۔ سر پر خوشبوی خلوق مل کر بعد

عقیقہ کرو کان کی لو چھیدو ۔ قَالَ وَكَانَ لَهُمَا ذُؤَابَتَانِ فِي الْقَرْنِ الْأَيْسَرِ وَكَانَ

الثَّقْبُ فِي الْأُذُنِ الْيُمْنَى فِي شَحْمَةِ الْأُذُنِ وَفِي الْيُسْرَى فِي أَعْلَى الْأُذُنِ وَالْقُرْطُ

فِي الْيُمْنَى وَالشَّنَفُ فِي الْيُسْرَى راوی نے کہا کہ فرق حسنین کی داہنی سمت چوٹیان رکھی تہین

اور کان کی سیدہی لوین بیدہین بائین گوش مین اوپر سوراخ کئی تہی جسمین جانب راست بندی

ڈالی اور دوسری طرف شنف پہنائی بال کا کی رَوَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الرِّضَا قَالَ

كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الْحَسَنِ الْعِزَّةُ لِلَّهِ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الْحُسَيْنِ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ

أَمْرِهِ حسن ابن خالد نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی فرمایا نگین انگشتر حسنین علیہما السلام کی

الحسين عن فاطمة الكبرى قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله كل بني ام ينتمون الى عصبتهم الا ولد فاطمة فاني انا ابوهم وعصبتهم

واخبرنا ابو الحسن بن بشران العدل ببغداد عن ابي عمرو بن السماك عن حنبل بن اسحاق عن داود بن عمرو عن صالح بن موسى عن عاصم بن بهدلة عن يحيى بن يعمر العدواني

قال بعث الى الحجاج فقال يا يحيى انت الذي تزعم ان ولد علي من فاطمة ولد رسول الله قلت له ان آمنتني تكلمت قال فانت امن قلت له نعم اقرأ عليك كتاب الله ان الله يقول وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا الى ان قال وزكريا ويحيى

یہ عبارت کہدی ہی وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَہٗ سَبْعُ سِنِیْنَ وَاَشْہُرٍ وَقِیْلَ
ثَمَانِیْ سِنِیْنَ جب خیر الوری نی دنیا سی رحلت کی تو عمر حسن مجتبیٰ سات برس اور ایک
مہینی کی تہی اور آٹھ سال کی بہی روایت ہی جو مدت مختلف بین امت ہی وَقَامَ بِالْاَمْرِ
بَعْدَ اَبِیْہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَہٗ سَبْعٌ وَثَلَاثُوْنَ سَنَۃً وَاَقَامَ فِیْ خِلَافَتِہٖ
تِسْعَ سِنِیْنَ وَسِتَّۃَ اَشْہُرٍ وَثَلَاثَۃَ یَوْمٍ اپنی والد علیہ السلام کی بعد سینتیس برس کی
سن مین تخت خلافت پر بیٹھی اور نو سال چہ مہینی اور تین روز امام خلافت رہی رُوِیَ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ انس بن مالک نی کہا شبیہ بتمثال رسول خدا
علیہ التحیۃ والثنا زمانی مین حسن بن علی علیہما السلام کی مانند کوئی نتہا وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
اِنَّ الْحَسَنَ ابْنِیْ اَشْبَہُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ
اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ امیر المومنین فرماتی ہین میرا بیٹا حسن فرق سی کمر تک بصورت خاتم
انبیا ہی اور حسین سینہ سی تا ناخن پا حسین کا بدن بہت ملتا ہی اَیْضًا رَوٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ الْوَاعِظُ فِیْ کِتَابِ شَرَفِ النَّبِیِّ مَرْفُوْعًا اِلٰی جَابِرٍ
الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ابو سعید محمد بن عبد
الملک واعظ نی کتاب شرف النبی مین روایت کی ہی کہ جابر انصاری نی یہ حدیث رسول باری کی
زبانی سنی ہی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی سَیِّدِ شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلَی
الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مخبر صادق نی فرمایا جو شخص چاہی بہترین جوانان جنان کو دیکہی اور شادمان
تو نظر کری وہ حسن بن علی علیہما السلام کی چہرۂ تابان اور جبہہ درخشان کو رُوِیَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ اِنْطَلَقْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَنَادٰی عَلٰی بَابِ دَارِ فَاطِمَۃَ ثَلَاثًا

مجلس چوتہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ابن عباس فی کہا ایکدن سرورِ انبیا کی ہمراہ تہا اوس جناب فی دروازۂ فاطمہ

زہرا کی قدم رنجہ کیا تین مرتبہ باب ولایت مآب پر پکاری مگر کسی فی جواب ندیا فَمَالَ اِلَى

الْحَائِطِ فَقَعَدَ فِيهِ وَقَعَدْتُ اِلَى جَانِبِهٖ پس دیوارسی تکیہ لگایا زمین پر جلوس فرمایا

مین بہی رفاقت مین بڑہا اونکی پاس جا کی بیٹہا فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ

عَلِيٍّ قَدْ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَّقَتْ عَلَيْهِ سُبْحَةٌ ناگاہ نورِ نگاہِ زہرا حسن ابن علی

علیہم السلام برآمد ہوی دو نور رخساری غیرت مہر و ماہ دہوی منہ پر گیسوی عنبرین بکہری

تہی قَالَ فَبَسَطَ النَّبِيُّ يَدَهٗ وَمَدَّهُمَا ثُمَّ ضَمَّ الْحَسَنَ اِلَى صَدْرِهٖ وَقَبَّلَهٗ

وَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

يُصْلِحُ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ راوی کہتا ہی دیکہتی ہی خیر البشر نی ہاتہہ اپنی

پہیلائی پیار اور محبت مین سینہ و سپر دلبند بتول کی چہاتی سی لگائی فرمایا یہ میرا بیٹا جوانان

جنت کا سید اور سردار ہی اوسکی ہاتہہ سی خدا ملائی کا دو گروہ مسلمین کو جنمین لڑائی ہوگی روی

رُوِيَ عَنِ التِّرْمِذِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ مَرْفُوْعًا اِلَى اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ

عَلَى النَّبِيِّ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ اِلَيَّ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ مَا

اَدْرِيْ مَا هُوَ ترمذی نی اس روایت کو اپنی صحیح مین زید ابن اسامہ سی مرفوع لکہا ہی

اوسنی کہا ایک رات کو خدمتِ رسول مین واسطی بعضِ حاجت کی قدم رکہا ہی جب وہ حضرت

برآمد ہوی دولت سرا سی معلوم نہین کیا چیز بغل مین لیی تہی فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ

فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ ہرگاہ مین اپنی کام سی فراغت کر چکا

پوچہا کیا لیتا ہی تہاری ساتہہ ای خیر الوری فَكَشَفَهٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

عَلٰى وَرِكَيْهِ سرورِ انبیا نی کپڑا کہولا تو نورِ خدا نکلا حسن اور حسین علیہما السلام کو دونو

مجلس چوتہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

کو لون پر چڑہا دیکہا فَقَالَ ہٰذَانِ اِبْنَایَ وَاَبْنَاءُ اِبْنَتِیْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہُمَا فَاَحِبَّہُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُحِبُّہُمَا ارشاد کیا یہ میری دو پسر جگر بند ہین دختر نیک اختر کی فرزند ہین، خداوندا مین دوست رکہتا ہون انکو، تو بہی پیار کرتا رہنا دونو کو، اور جو انسی الفت رکہتا ہو تو چاہتا رہین اوسکو رُوِیَ عَنِ التِّرْمِذِیِّ مَرْفُوْعًا اِلٰی اِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ اور یہی روایت ہی ترمذی سی مرفوع طرف ابن عباس کی جو اوسنی کہا ایکروز پیغمبر خدا نی امام حسن مجتبیٰ کو اپنی دوش پر چڑہا یا تہا فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ وَنِعْمَ الرَّاکِبُ ہُوَ ایک شخص دیکہہ کی تعجب سی بولا کیا تحفہ مرکب ہی ایصاحبزادی تمہارا سوار براق وزرف نی اوسکو جواب دیا بلکہ وہ اچہا راکب عز و شرف ہی گہوڑی کا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ کَانَ جَالِسًا ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کتاب امالی مین ابن عباس کی زبانی یہ روایت لکہی ہی کہ ناقل نی اپنی سند سی یون حکایت کہی ہی ایک روز جناب سرور کائنات مسجد مین بیٹہی تہی جو امام حسن علیہ السلام نانا کی خدمت مین جا پہنچی فَلَمَّا رَاٰہُ بَکٰی ثُمَّ قَالَ اِلَیَّ اِلَیَّ فَمَا زَالَ مَدَّ یَدَہٗ حَتّٰی اَجْلَسَہٗ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی دیکہتی ہی اوس نور نظر کی بی اختیار پیغمبر خدا رونی لگی فرمایا ہماری پاس آؤ شتیاب ہمارے گلی سی لگ جاو، ہاتہہ پہیلا کی اونکو اپنی طرف کہینچا داہنی ران پر گود مین بٹہا لیا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ حدیث طولانی اتنا پیار ہوا، یہان تک جو ابن عباس نی کہا وَقَالَ النَّبِیُّ وَاَمَّا الْحَسَنُ فَاِنَّہٗ اِبْنِیْ وَوَلَدِیْ وَمِنِّیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ وَضِیَاءُ قَلْبِیْ وَثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ مخبر صادق نی ارشاد کیا اما یہ حسن محبوب ذو المنن پس میرا بیٹا ہی فرزند پیارا دلکا سرور دینی والا آنکہونکا اوجیالا ہی آرام جان اور تن شجر زندگانی کا ثمر ہی گلدستہ چمن حیات

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں

اسکی نہالِ وجود سی معطر ہی وَهُوَ سَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَحُجَّةُ اللهِ عَلَى الْاُمَّةِ
اَمْرُهُ اَمْرِیْ وَقَوْلُهُ قَوْلِیْ مَنْ تَبِعَهُ فَاِنَّهُ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَاهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ وہ
جوانانِ جنان ہی اور سیری امت پر خدا کی حجت عیان ہی اوسکا حکم اور قول بعینہ میرا ہی
جسنی اوسکی طاعت مانی میرا فرمان بجالایا ہی جو اوسکی ہدایت پر ستا بی اور خلاف مرضی
کریگا وہ ملتِ حنفی اور طریقِ اسلام سی خارج رہیگا وَاِنِّیْ لَمَّا نَظَرْتُ اِلَيْهِ تَذَكَّرْتُ
مَا يَجْرِیْ عَلَيْهِ مِنَ الذُّلِّ بَعْدِیْ مین جب اس فرزند مظلوم کو سامنی دیکھتا ہون
جو محنت اور ذلت اوسپر گذری گی یاد کرتا ہون فَلَا يَزَالُ الْاَمْرُ بِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ
بِالسَّمِّ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا یونہین جور و جفای اعدا سی مصیبت اوٹھائیگا تا کہ زہرِ جفا سی
شہید کیا جائیگا فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَبْكِی الْمَلَائِكَةُ وَالسَّبْعُ الشِّدَادُ بِمَوْتِهِ وَتَبْكِيْهِ
كُلُّ شَیْءٍ حَتَّى الطَّيْرُ فِیْ جَوِّ السَّمَاءِ وَالْحِيْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ اوسکی غم اور ماتم سی
جملہ فرشتی داد بکا دینگی زمین اور آسمان سی اشکِ خونین بہینگی سب مخلوقِ دنیا نالہ و
شیون کرینگی حتی مرغانِ ہوا ماہیانِ دریا تڑپتی رہین گی فَمَنْ بَكَاهُ لَمْ تَعْمَ عَيْنُهُ
يَوْمَ تَعْمَى الْعُيُوْنُ وَمَنْ حَزِنَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْزَنْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَحْزَنُ الْقُلُوْبُ
جو اوسکی شہادت سی رویگا وہ روزِ قیامت مبتلای رقت نہوگا جو اوسپر حزن و
الم سی فریاد مچائیگا جس دن ساری قلوب غمین ہونگی کوئی اندوہ نہ پائیگا وَمَنْ زَارَهُ
فِیْ بُقْعَتِهِ يَثْبُتُ قَدَمُهُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ جو اوسکی مرقد
منور پر زیارت کرنی جائیگا روزِ محشر کو اوسکا قدم عبورِ صراط سی لغزش مین نہ آئیگا
رُوِیَ عَنِ النَّسَائِیْ بِسَنَدِهٖ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ
عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِیْ اِحْدٰى صَلٰوتَیِ الْعِشَاءِ وَهُوَ

كان من يجب علم الطاعة يعني
الامامة مثل ما وجب النبي
بعد النبوة وقال تعالى الذين
من حملة العرش الذين يحملون
العرش ومن حوله يسبحون
بحمد ربهم ويستغفرون للذين
امنوا ربنا وسعت كل شيء
رحمة وعلما فاغفر للذين
تابوا واتبعوا سبيلك وقهم
عذاب الجحيم ربنا وادخلهم
جنات عدن التي وعدتهم ومن صلح من
ابائهم وازواجهم وذرياتهم انك انت العزيز
الحكيم وقهم السيئات فقال اصلوا الذين
ربنا هب لنا من ازواجنا وذرياتنا قرة اعين
ولا يسبق النبي صلعم في فضيلة وذريته
الدعاء بهذه الصيغة منه وذريته
لهم الامامة ويستدل على امامتهما بانهما
الطريقان المختلفان والطائفتان المتباينتان
من نص النبي على امامتهما
ذلك فكل من قال بامامتهما
فلا يخلوا من ان يكونا محقين او مبطلين ١٧١
فان كانا محقين فقد ثبت امامتهما وان
كانا مبطلين وجب القول بتفسيقهما و
تضليلهما وهذا لا يقوله مسلم ويستدل
ايضا بان طريق الامامة لا يخلو اما ان
يكون هو النص او الوصف والاختيار و
كل ذلك قد حصل في حقهما فوجب القول
بامامتهما ويستدل ايضا بما قد ثبت
بانهما خرجا وادعيا ولم يكن في زمانهما
غيرهما وغير معاوية ويزيد وهما قد ثبت
فيجب ان تكون الامامة للحسن والحسين
ويستدل ايضا باجماع اهل البيت
لانهم اجمعوا على امامتهما واجماعهم
حجة ويستدل بالخبر المشهور
انه قال ابناي هذان امامان
قاما او قعدا واجمع اهل القبلة
على ان النبي قال الحسن والحسين

مجلس ع تہی روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

حَامِلُ حَسَنًا مُحَدِّثِ ثانی نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ ابن شداد نے باپکی
زبانی یہ عبارت کہی ہے ایکدفعہ رسول خدا نماز عشا کے واسطے برامد ہوئے حسن مجتبی کو آغوش مین
لیے مسجد مین پہنچے فَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ فَوَضَعَہٗ محراب مین قدم انور بڑھایا اوس فرزند کو
برابر اپنے بٹھایا ثُمَّ کَبَّرَ لِلصَّلوٰۃِ فَصَلّٰی فَسَجَدَ بَیْنَ ظَہْرَانَی صَلوٰتِہٖ سَجْدَۃً
فَاَطَالَہَا تکبیرۃ الاحرام کہی نماز شروع کی جب سجدے مین جہکے تو بہت دیر لگی
قَالَ اَبِیْ فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ فَاِذَا ھُوَ الصَّبِیُّ عَلٰی ظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَھُوَ سَاجِدٌ
فَرَجَعْتُ اِلٰی سُجُوْدِیْ راوی کہتا ہے زبان والد پر یہ سخن آیا کہ مینے گہبرا کے اپنا سر اوٹھایا
ناگاہ اوس طفل کو پشت پیغمبر پر سوار دیکہا جلد سے پہر سجدے مین سر کو جہکا رکہا فَلَمَّا
قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ الصَّلوٰۃَ قَالَ النَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ سَجَدْتَ بَیْنَ
ظَہْرَانَی صَلوٰتِکَ سَجْدَۃً اَطَلْتَہَا مقتدای انبیا کو نماز سے ہرگاہ فرصت ملی خلایق نے
تعجب سے عرض کی کہ اے قبلۂ انام اور کعبۂ مرام آج کیا باعث ہوا جو تمنے ذکر سجدے کو اسقدر
طول دیا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّہٗ یُوْحٰی اِلَیْکَ ہمنے ایسا جانا کچہ
امر تازہ ظہور مین آیا خواہ کوئی حکم آپکے واسطے حامل وحی لایا قَالَ کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ
اِلَّا ابْنِیْ ارْتَحَلَنِیْ فَکَرِہْتُ اَنْ اُعَجِّلَہٗ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ حضرت نے فرمایا
اس معاملات سے ایک نتہا مگر یہ فرزند پیارا میرا اپنے پر سوار بیٹہا جبتک وہ پشت سے
بخوشی نہی نہ آیا مینے طاعت رب سے سر نہین اوٹہایا اَیْضًا حَدَّثَ اَبُوْ یَعْقُوْبَ
یُوْسُفُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رِجَالِہٖ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
عَلٰی جَبَلٍ اَظُنُّہٗ حِرَیٰ اَوْ غَیْرَہٗ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَجَمَاعَۃٌ
مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالْاَنَسُ حَاضِرٌ لِہٰذَا الْحَدِیْثِ وَحُذَیْفَۃُ یُحَدِّثُ بِہٖ

مجلس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ابو یعقوب ابن یوسف نے اپنی محدثین اور حذیفہ ابن یمان سے روایت کی کہ ایک روز بہار پر سرور کائنات کے پاس یاران صحابہ سے جماعت فراہم تھی بھولا ہوں وہ جبل حری ہا اور کوہ ثانی طور سینا تھا
جو اسوقت حذیفہ فخر کلیم سے مشغول کلام ہو رہا تھا اِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
يَمْشِي عَلٰى هُدُوٍّ وَ وِقَارٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ ناگاہ
حسن مجتبیٰ نے مزید وقار اور تمکین سے خراماں وہاں جلوہ کیا ختمی پناہ نے اونکو مانند رحمت یزدانی
آتی دیکھ لیا وَقَالَ اِنَّ جَبْرَئِيْلَ يَهْدِيْهِ وَمِيْكَائِيْلَ يُسَدِّدُهٗ وَهُوَ وَلَدِيْ
وَالطَّاهِرُ مِنْ نَفْسِيْ وَضِلْعٌ مِنْ اَضْلَاعِيْ هٰذَا سِبْطِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ بِاَبِيْ هُوَ
خیر الوریٰ بولی یہ وہ درجہ والا آیا جسکی واسطی بارہا جبرئیل ہدایای جنت لایا میکائیل اوسکے
پیار میں خدمت کرتا رہا بڑا لاڈلا ہی جو رسولخدا نے اپنا بیٹا کہا یہ میرا روح رواں اور پارہ جسم و
جان ہی ایسا فرزند نور چشم کہ اوس پر پیغمبر قربان ہی وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقُمْنَا مَعَهٗ
وَهُوَ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ تُفَّاحِيْ وَاَنْتَ حَبِيْبِيْ وَمُهْجَةُ قَلْبِيْ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَمَشٰى
مَعَهٗ وَنَحْنُ نَمْشِيْ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ نواسی کی جانب دوڑے ہم سب اونکے ہمراہ تعظیم کو بڑھے
نبی ہُدیٰ کہتی جاتی تو میرا سیب خوشبو گل شاخ آرزو نتیجہ زندگانی ہی محبوب دلدار جانی
تن و من کا سرمایہ شادمانی ہی خوشی میں امام حسن کا ہاتھ پکڑے پھرتے ہم لوگ بھی خاطر سے اونکے
ادھر اودھر ٹہلتی حَتّٰى جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ لَا يَرْفَعُ
بَصَرَهٗ عَنْهُ پس وہ سرور عالم ایک طرف سر بر خاک پر تمکین ہوئے ساری صحابہ مانند دورہ
انجم گرد ماہ رسالت فراہم رہے تا کہ دیکھیں خیر البشر اوس دلبر سے جو سلوک فرماتی تھے لاکن پیغمبر
ماری محبت کی اوسپر سے اپنی نظر نہ اوٹھاتی تھے ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ هَادِيًا
مَهْدِيًّا هٰذَا هَدِيَّةٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لِيْ يُنْبِئُ عَنِّيْ وَيُعَرِّفُ النَّاسَ

عق النبی صلعم بکبشین املحین واعطی القابلة
فخذا و دینارا و حلق راسه و تصدق
بوزن الشعر ورقا وطلی راسه بالخلوق
ثم قال یا اسماء الدم فعل الجاهلیة قالت
اسماء فلما کان بعد حول ولد الحسین
کشف قال کمال الدین بن طلحة اعلم

وقال لما احلق راسه وتصدق
ذلك النبي وضع ان تفعله فاطمه
العقیقة سنة عن المولود وبذلك
فبذلك احتج الشافعي في كون
صلى الله عليه واله عق عنه كبشا
فالواحربا قال بل سموه حسنا ثم انه
فانه لما ولد له قال ما سميتموه
ان هذا الاسم الحسن سماه به جده رسول الله

مجلس چہارم روایات فضائل اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اَنَا بَرِیٌ وَیُحْیِی سُنَّتِی وَیَتَوَلّٰی اُمُوْرِیْ فِیْ فِعْلِہٖ پھر فرمایا قریب ہی کہ میری بعد
یہ امام رہنما سبکا ہیگا خلق کو طریقِ حق پر ونزات ہدایت کریگا یہ مجھسے بہرۂ کرامت اور عنایت
خدا اٹھاویگا میری ملت اور شریعت کا برہانی والاہیگا احیای دستورِ فرض اور سُنّت عمل میں
لاویگا امورِ دین کو سرانجام دینی پر سلوک حسن نہایۂ یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ فَیَرْحَمُهُ رَحِمَ اللّٰهُ
مَنْ عَرَفَ لَهٗ ذٰلِكَ بِرِّیْ فِیْهِ وَاَکْرَمَنِیْ فِیْهِ ہمیشہ اللہ تعالی اوسکی طرف نظرِ عنایت
سی دیکھیگا فضل و کرم اپنا اوسپر شامل رکھیگا خدا بخشی اوسی جو رتبے کو اس فرزند کی پہچانی
میری پاس حرمت کو اوسکی عزت اور توقیر میں مانی رُوِیَ عَنْ یَعْلیٰ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ دُعِیْنَا اِلٰی طَعَامٍ فَاِذَ الْحَسَنُ یَلْعَبُ بِالطَّرِیْقِ یعلی ابن مرّہ
کہا ایکروز میں رفاقتِ رسولِ خدا میں چلا اسواسطی جو کسی نی دعوتِ طعام کو بلایا تھا
راہ میں حسنِ مجتبیٰ کو ہمراہِ اطفال کھیلتی دیکھا فَاَسْرَعَ النَّبِیُّ اَمَامَ الْقَوْمِ ثُمَّ بَسَطَ یَدَهٗ
فَجَعَلَ عَبَّرَ مَرَّةً هٰهُنَا وَمَرَّةً هٰهُنَا یُضَاحِكُهٗ خیرالوری ہاتھ پھیلاکی ہم سب سے آگی بڑہی
پیار کرنی کو شوقِ تماشای جانبِ فرزندِ زہرا دوڑی وہ شہزادہ کبھی ادہر جاتا اور گاہی اودہر
کترا جاتا اور ہنستا حَتّٰی اَخَذَهٗ فَجَعَلَ اِحْدٰی یَدَیْهِ فِیْ رَقَبَتِهٖ وَالْاُخْرٰی
بَیْنَ رَاْسِهٖ ثُمَّ اَعْتَنَقَهٗ فَقَبَّلَهٗ خیر البشر بہی اوسکا تعاقب کرتی تاکہ نواسی کو پکڑا
فرطِ الفت میں ایک ہاتھ سر پر دوسرا ہاتھ ٹھوڑی کی نیچی رکھا منہ چوما گلی سی لگایا دستِ سعی رتبۂ محبت
بڑہایا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَسَنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّهُ الْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ سِبْطَانِ مِنَ الْاَسْبَاطِ پھر خاتمِ انبیا نی صحابہ سی کہا حسن میرا ہی اور میں
اوسکا خدا دوست رکھی اوسی جو پیار کری اسی بدرستیکہ حسن اور حسین دو سبط ہیں خیرالوری کی
ایضا وَرَوٰی رُکْنُ الْاَئِمَّةِ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ مِیْکَائِیْلَ مُعَنْعَنًا عَنِ الْعَائِشَةِ

مجلس حیاتی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

قالت کان رسول اللہ جایعا لا یقدر علی ما یاکل رکن الائمہ عبد الحمید ابن
یسکاٹیل فی سلسلہ رواۃ سی زبانی بی بی عائشہ نقل کیا ایک دفعہ رسو لخدا بہت گرسنہ ہوئی
مطلق کہانی کو میسر تہا فقال لی ہاتی ردای فقلت این ترید قال الی فاطمہ
ابنتی فانظر الی الحسن والحسین فیذہب بعض ما بی من الجوع
مجہہ سی بولی میری ردا لاؤ میں تو کا عزم والا کہاں کا ہوا فرمایا بیٹی فاطمہ کی پاس جاتا ہون
تاکہ حسنین کو دیکہون بلکہ صدمہ فاقہ جاتی رہی تعجب انتہا کو پیاری باتون ہی بہولون فخرج
حتی دخل علی فاطمۃ فقال یا فاطمۃ این ابنای فقالت یا رسول اللہ
خرجا من الجوع وہما یبکیان پس گہر سی باہر نکلی تاکہ حجرہ فاطمہ زہرا میں پہنچی کہا اے خیر
غم پرور میری دونو پسر کہاں ہیں عرض کی بہوک سی روتی چلی گئی معلوم نہیں کدہر سرگردان ہین
فخرج النبی فی طلبہما فرای ابو درداء فقال یا عویمر ہل رایت ابنی
خیر الوری نی تلاش میں فرزندونکی قدم رکہا راہ میں ابو درداء ملی اونسی پوچہا کہیں اے ابو درداء
چچا تمہیں معلوم ہی میری نواسو نکا پتا قال نعم یا رسول اللہ ہما نائمان فی ظل
حائط بنی جذعان فانطلق النبی فضمہما وہما یبکیان وہو یمسح الدموع
عنہما جوابدیا ہان اے رسو لخدا دونو کو سایہ دیوار بنی جذعان کی سوتا چھوڑا پیغمبر او دونوں
حسنین کو اوٹہا کی سینہ پر سر اونکا رکہا وہ شدت جوع سی گریان تہی سر پر شک چشم کو دامن
رسالت میں پونچہا فقال لہ ابو درداء دعنی احملہما فقال یا ابا درداء
دعنی امسح الدموع عنہما فو الذی بعثنی بالحق نبیا لو قطر قطرۃ
فی الارض لبقیت المجاعۃ فی امتی الی یوم القیامۃ ابو درداء نی کہا چاہتا ہون
اگر اجازت پاؤں تو انکو اپنی دوش پر چڑھا لوں جوابدیا چھوڑدو گلی ہی لگا ون انسو پونچھون

مجلس ج تهی روایات فضیلت اور حالات شهادت امام حسن مجتبی علیه التحیة والثنا

انکهو نکا اوسکی قسم ہی جسنی مجهی نبوت پر بحق بهیجا اگر قطرہ اشک حسنین کا اسدم زمین پر گرتی
تا قیامت بلای فاقه سیری امت پر مسلط رہتی ثُمَّ حَمَلَهُمَا وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُوَ يَبْكِي
پس سید انبیا نی کاندہون پر دونوں کو بٹهایا وہ روتی تهی حضرت نی بهی مزید الفت سی انسو نکا
دریا بہایا فَجَاءَ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ رَبُّ الْعِزَّةِ جَلَّ
جَلَالُهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ مَا هٰذَا الْجَزَعُ ناگاہ جبرئیل آی تسلیم کی اور کہا
یا محمد تیرا خدا اسلام بهیجتا ہی اور باعث زاری فرط کرم سی پوچهتا ہی فَقَالَ النَّبِيُّ يَا جِبْرَئِيلُ
إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ أَيَسُرُّكَ أَنْ أُحَوِّلَ أُحُدًا ذَهَبًا وَلَا يَنْقُصُ لَكَ مِمَّا عِنْدِي
شَيْءٌ نبی بولی ای برادر مین جزع سی رقت نہین کرتا بلکہ خواری دنیا سی اندوہ اور قلق دل پر کندہ ہی
جبرئیل نی عرض کی الله فرماتا ہی چاہتی ہو کہ فراغت بخشون احد کا پہاڑ تمہاری لئی سونیکا
بنادون اور جو رتبہ قرب و منزلت ہی کچهہ نہ گهٹاون ساری خزاین جہان صرف روزمرہ کو
بتاوں قَالَ لَا قَالَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُحِبَّ الدُّنْيَا وَلَوْ أَحَبَّهَا لَمَا جَعَلَ لِلْكَافِرِ
أُكْلَهَا سید اصفیا نی انکار کیا مین نہین مانگتا پوچها کسواسطی بولی بسبب خواری دنیا کہ
خدا بیزار ہی اوسکی متاع لذات سی اگر ایسا نہوتا تو کافرونکو کہانا پینا نہین ملتا نعمات سی کم
فَقَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ ادْعُ بِالْجَفْنَةِ الْمَنْكُوسَةِ الَّتِي فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ
ہرگاہ ختمی پناہ اپنی دولتسرا مین پہنچی جبرئیل نی کہا ہی یا نبی الله اوٹها لاو اوس کٹهریکو جو گوشہ
حجری مین اولٹا پڑا ہی قَالَ فَدَعَا بِهَا فَلَمَّا حَمَلَتْ فَإِذَا فِيهَا ثَرِيدٌ وَلَحْمٌ كَثِيرٌ
فَقَالَ كُلْ يَا مُحَمَّدُ وَأَطْعِمْ ابْنَيْكَ وَأَهْلَ بَيْتِكَ راوی کہتا ہی جب طبق لائی
صاحب بذل و نوال نی دیکها روٹی کا مالیدہ گوشت پختہ مزہ رحمت سی بهرا ہوا جالی حمی نی
گذارش کی ای مفخر فقر لو اس طعام لذیذ کو نوش کرو فرزندونکو کهلاو ساری اہلبیت مین پہنچاو

مجلس نوین روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثناء

قَالَ فَاَکَلُوْا فَشَبِعُوْا وَ هُوَ عَلٰی حَالِهَا پس باہم پنجتن بساطِ شرف پر فراہم آئی خوانِ کرم کی نعمت کہا کی شکرِ خدا بجا لائی قَالَتْ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَیَّ فَاَکَلُوْا وَ شَبِعُوْا بی بی عایشہ ناقل ہین وہ مایدہ کا حصہ مجہی اور باقی زوجاتِ مطہراتِ نبی کو بہیجا سب نی بطریقِ کرامت سی تناول کیا سیر ہوی مگر ظرف خالی نہوا لبالب جیسا تہا ویسا ہی ہا قَالَ مَا رَاَیْتُ جَفْنَةً اَعْظَمَ بَرَکَةً مِنْهَا فَرُفِعَتْ عَنْهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَوْ سَکَتُّ لَتَدَاوَلَهَا فُقَرَاءُ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ایسا بابرکت برتن دیکہا نہین جو اوسکی فیض نی سبکا پیٹ بہرا ہو کمتا نہین پس وہ مفقود ہوگیا خدا جانی کسنی لیا مخبرِ صادق فرماتی ہین سوگند ہی اوسکی جسنی مجہی برحق رتبۂ نبوت بخشا اگر وہ باقی رہتا تو حشر تک مساکینِ امت کو طعام دیتا سیر کرتا رَوٰی مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنِ الصَّادِقِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ حُبَّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قُذِفَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَا یُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ معاویہ ابن عمار نی جنابِ صادق سی روایت کی ہی کہا کہ رسولِ خدا علیہ السلام نی یہ بشارت دی ہی بتحقیق کہ محبتِ علی ابن ابیطالب کو خالق نی دلِ مومنین مین ڈالا دوست نہین رکہیگا اونکو مگر کاملِ الاعتقاد والا وَلَا یُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ دشمنِ حیدر منافق ہوتا ہی جو عداوت پر اپنا دین کہوتا ہی وَاَنَّ حُبَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ قُذِفَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَالْکَافِرِیْنَ فَلَا تَرٰی لَهُمْ ذَامًّا وَدَعَی النَّبِیُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ قُرْبَ مَوْتِهِ فَقَرَّبَهُمَا وَشَمَّهُمَا وَجَعَلَ یَرْشُفُهُمَا وَعَیْنَاهُ تَهْمِلَانِ اور الفتِ حسنین قلوبِ مومن اور منافق مین حتی کافر کی دلہائی مین دیکہتی ہی کہ وقتِ رحلت پیغمبر نی اونکو پاس بلایا چہاتی سی لگایا سونگہا اور منہ چوما مژہ اشک تک آنکہون سی ٹپکی یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَسُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ بِاِسْنَادِهِمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کما عند الترمذی فجاء الحسن فاقبل
کثیرۃ عبد الرحمان بن ابی لیلی
ثلاث مرات اخرجہ ابن بطہ بروایات
انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ
والترمذی ہو رسول اللہ وقال اللہم
السحاب فالترمذی رسول اللہ
وقد جاء الحسن وفی عنقہ
مسند احمد عن ابی ہریرۃ قال النبی
فقال صلعم من لا یرحم لا یرحم

مجالس جو روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

بكاء الحسن والحسين وهو على المنبر فقام فرقا يحيى ابن كثير اور سفيان اپنی سند سے
روایت کرتی ہین ہمنی دیکھا ایکدن رسولخدا بالای منبر خطبہ پڑہتی ہین ناگاہ شور بکای حسنین گوش مجز
نمی ہین آیا بیقرار ہوکی سید ثقلین اوٹھی اور قدم بڑہایا جاکی دونو کو آغوش ناز مین لیلیا پیار اور محبت سے
چپ کیا ثم قال ايها الناس ما الولد الا فتنة لقد قمت اليهما وما معي
عقلي وفي رواية وما اعقل پھر حاضرین سی کہا ای گروہ صحابہ غلبہ الفت سی اولاد کو
فتنہ دیکھا مین جو انکی واسطی دوڑا تو ہوش وحواس باختہ تھا ایضا بالاسناد عن بن
بكرة قال كان النبي يصلي بنا وهو ساجد فيجيء الحسن وهو صبي صغير
حتى يصير على ظهره او رقبته فيرفعه رفعا رقيقا اپنی سند سی ابن بکرہ نے
روایت کی بولا خیر الوری اور ہمنی ساتھہ نماز پڑہی ہرگاہ سجدی مین جہکی حسن مجتبی جو طفل صغیر تھے
دوڑکی پشت اور گردن ہمبر پر چڑہی سید انبیا نی رفق اور مدارا مین سر کا یاد مہربانی اور آہستہ سے
اوتار کی بٹھایا فلما قضى صلوته قالوا يا رسول الله انك لتصنع بهذا الصبي
شيئا لم تصنعه باحد فقال ان هذا ريحانتي جب سرور عالم نی اپنی نماز سے
فراغت کی ہمنی یہ بات کہی یا رسول اللہ وہ رسم الفت اس بچی سی تمنی ادا کی جو کسی کی ساتھ
عمل مین لاتی نہین دیکھی جوابدیا یہ میرا دل وجان ہی بوستان زندگانی مین گل ریحان ہی
روى ابو السعادات في الفضائل انه املاء الشيخ ابو الفتوح في
المدرسة الناجية ان الحسن بن علي كان يحضر مجلس رسول الله وهو
ابن سبع سنين فيسمع الوحي فيحفظه فياتي امه فيلقي اليها ما حفظه
ابو السعادات نی کتاب فضائل مین کہا ہی کہ شیخ ابو الفتوح نی مدرسہ ناجیہ مین لکھا ہی امام
حسن علیہ السلام اکثر مجالس مین سرور موجود انکی جاتی سات برس کا سن تھا جو عبارت وحی

مجلس چوبیسویں روایات فضیلت و حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ارشادِ الٰہی سنکی آتی اپنی والدہ فاطمہ زہرا کی خدمت میں قدم رکھتی ساری احکام منزل اُسے سامنی بیان کرتی کُلَّمَا دَخَلَ عَلِیٌّ وَجَدَ عِنْدَهَا عِلْمًا بِالتَّنْزِیْلِ فَیَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ مِنْ وَلَدِكَ الْحَسَنِ ہمیشہ ایسا ہوا کرتا خانۂ اہلبیت میں اسکا چرچا رہتا ایکدن علی علیہ السلام نی زبان بتول سی وحی کی خبریں سنیں پوچھا تمہاری پاس یہ باتیں کہاں سی پہنچیں جواب دیا فرزند سعادت سند حسن مجتبیٰ نی کہیں اور یہ مکاشفہ جای تعجب اور غرابت نہیں فَتَخَفّٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَوْمًا فِی الدَّارِ وَقَدْ دَخَلَ الْحَسَنُ وَقَدْ سَمِعَ الْوَحْیَ فَاَرَادَ اَنْ یُلْقِیَهَا اِلَیْهَا فَارْتَجَّ عَلَیْهِ ایک روز شاہِ لافتی واسطی دریافت ماجرا کی عقب حجاب پوشیدہ رہی جب حسنِ سبز قبا مسجد سی گھر میں وارد ہوئے صحبت پیغمبر سی جو فقرات وحی پائی تھی ضبط کر لائی لوح محفوظ پر خاطر اقدس کی علم الہام نقش ربط بنائی ارادہ کیا مطابق سابق افادات فرمائیں والدہ ماجدہ کو سب عبارت سنائیں ایسا رُعب کا اثر و ہام ہوا کہ زبان کو مطلق یارای کلام نرہا فَتَعَجَّبَتْ اُمُّهُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَعْجَبِیْنَ یَا اُمَّاهُ فَاِنَّ كَبِیْرًا یَسْمَعُنِیْ وَاسْتِمَاعُهُ فَقَدْ اَوْقَفَنِیْ جرعہ نوشِ پیمانۂ کرامت بولی تعجب نکرو ای مادر جو میری لب بکھولی بدرستی کہ بزرگ گوشِ سماعت نی چھوٹوں کو چپ کیا مجھی فراست نی کمالِ مقال پر حدِ ادب دیا فَخَرَجَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَبَّلَهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَا اُمَّاهُ قَلَّ بَیَانِیْ وَكَلَّ لِسَانِیْ لَعَلَّ سَیِّدًا یَرْعَانِیْ پس شاہِ اولیا نی گوشۂ خفا سی قدم ظہور رکھا امام حسن کی پیشانی کا بوسہ لیا سینہ سی لگایا اور دوسری روایت میں آیا کہ سبط نبی نی یہ بتایا ای مادر مہربان میرا قلتِ بیان اور خستگی زبان کا سبب یہی پردیکا جانا از نہان جو بزرگ کو نگہبان پایا مگر ان کہ وہ مکاشفہ طلب ہی فِیْ مُعْجَمِ الطَّبَرَانِیْ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

١٧٩

ايضا وعن ابي هريرة ان النبي ... من الصدقة فجعل يقسمه فلما فرغ حمل الصبي ... اليه فرفع راسه ينظر اليه فضرب شدقه وقال كخ كخ اي بني اما شعرت ان آل محمد لا ياكلون الصدقة قلت وقد اورده احمد بن حنبل في مسنده بالفاظ غير هذه قال الحسن فادخل اصبعه في فمي وقال كخ كخ وكاني انظر لعابي الى اصبعه وروي عن ابي عميرة رشيد بن مالك هذا الحديث بالفاظ اخرى وذكر ان رجلا اتاه بطبق من تمر فقال هذا هدية ام صدقة قال الرجل صدقة قدمها الى القوم قال وحسن بين يديه يتعفر قال فاخذ الصبي تمرة فجعلها في فيه قال ففطن له رسول الله فادخل اصبعه في في الصبي فانتزع

مجالس جوہنی ورایا فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

النبی اِنَّ اللهَ عزّ وجلّ جَعَلَ ذُرِّیَّةَ کُلِّ نبیٍّ مِن صُلبِہٖ خاصّةً وجعل ذُرِّیَّتی مِن صُلبی وَمِن صُلبِ علیِّ بنِ ابیطالب معجم طبرانی مین ابن عباس کی زبانی روایت ہی کہ رسول خدا نی فرمائی یہ عبارت ہی حق تعالی نی اولاد ہر پیغمبر کو اوسکی نطفی سی پیدا کیا اور میری ذریت کو میری صلب او ر عقب علی بن ابیطالب سے نشو و نما دیا اِنَّ کُلَّ بَنِی بِنتٍ یَنتَسِبُونَ اِلیٰ اَبِیهِم اِلّا اَولادُ فاطمةَ فانّی اَنا اَبُوهُم بیشک ہر بیٹی کی فرزند نام پدر سی اپنی نسبت کیی جاتی ہین سوای طفلان فاطمہ زہرا کہ مین اونکا والد ہون وہ سبط نبی کہلاتی ہین وَمِن شجاعتِہٖ علیہ السّلام قد دعیٰ امیرُ المؤمنین محمّدَ بنَ الحنفیّةِ یومَ الجملِ فاعطاہُ رُمحَہٗ وقالَ لہٗ اقصِد بہٰذا الرُّمحِ قصدَ الجملِ ذکر شجاعت مین اوس سلالۂ عصمۂ جرات کی صاحب مناقب سی روایت ہی کہ روز جنگ جمل ہرگاہ صف سوار او ر پیدل بندھی بی بی عایشہ کیطرف سی مقابلہ اسد الله مین جماعت زبیر اور طلحہ مقتل کو بڑہی میدہ کرار نی محمد ابن حنفیہ کو پاس بلایا اپنا نیزہ اونکو دیکی فرمایا جاکی ناقہ ہودج کو مار و اور اعدا اکی ناموکو پس پا کرو فَذَهَبَ فَمَنَعُوہُ بنو ضبّة کہ اوس عادی فی دلیرانہ حملہ کیا مگر قبیلہ بنی ضبہ نی بڑہنی ندیا فلمّا رجعَ اِلیٰ والدِہٖ انتزعَ الحسنُ رُمحَہٗ مِن یدِہٖ وقصدَ قصدَ الجملِ وطعنہٗ برُمحِہٖ جب محمد ابن حنفیہ نی مراجعت کی اپنی والد سی حکایت مزاحمت کہی سردار جوانان جنت پروردہ آغوش رسالت مشتغل تہمتن امام حسن علیہ السلام نی بہائی کی ہاتہہ سی بہالا لیا مثال قہر خدا جذبہ تہور مین اونٹ پر طعن مردانہ کیا وَرَجَعَ اِلیٰ والدِہٖ وعلیٰ رُمحِہٖ اَثَرُ الدَّمِ زخم کاری اعضا پر شتر کثرت اساس کی لگائی بساتھہ نمایش نصرت اور فتح والد کی پاس پھر آئی نیزی سی لہو کا نک

نام و ننگ مین جھکتا تہا۔ اقبال و ظفر کا ڈہنگ رکاب مالک اور رنگ پر انکہین ملتا تھا فتمعّر وجهُ محمّدٍ من ذٰلك اس حال کی ملاحظہ سی رخسار محمد لال ہوا۔ دل مین انفعال کا جوش باعث ملال ہوا فقال له امير المؤمنين لا تأنف فانّه ابن النّبيّ وانت ابن عليّ امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا جو کام تمسی نہ بن آیا اس مین آزردہ ہونا۔ نقد اطمینان کو ہاتہہ سی نہ کہونا۔ بدرستی کہ حسن مجتبیٰ رسولخدا کا بیٹا ہی اور تو ای محمد پسر علی مرتضیٰ ہی

روی انّه سأل الحسن بن عليّ عليهما السّلام رجلٌ فاعطاه خمسين الف درهمٍ وخمسمائة دينارٍ وقال ائت بحمّالٍ يحمل لك فاتى بحمّالٍ فاعطى طيلسانه فقال هذا كرى الحمّال کتاب مین بحار الانوار کی لکہا ہی ایک محتاج نی امام حسن علیہ السلام سی کچہہ مانگا کہ فقر نی ستا رکہا ہی معدن کرم نی پچاس ہزار درہم عطا کیے اور پہر پانچ سو دینار علاوہ اوسپر دیے کہا وہ تیری واسطی ہی کہ سرمایۂ معاش ہی اور جمال کو دیا جو تجہی سوار کری دوبارہ حضرت نی اپنا طیلسان بہی بخشا تاکہ مزدور حامل اسباب کی حق سی ادا رہنا۔ روی عن شهاب بن عامرٍ قال انّ الحسن بن عليّ قاسم الله ماله مرّتين حتّى تصدّق بفرد نعله کتاب مناقب مین شہاب ابن عامر سی روایت کی ہی کہ حسن بن علی علیہما السلام نی آدہی دولت اپنی راہ خدا مین لٹا دی ہی یہانتک جو ایک پاپوش جو بچی تہی حوالہ فقیر کی یہ بخشش اور انعامات کی علاوہ دو مرتبہ ہوئی ایضاً

وروی انّ الحسن عليه السّلام اعطى شاعرًا فقال له رجلٌ من جلسائه سبحان الله شاعرًا يعصى الرّحمان ويقول البهتان کتاب مناقب مین روایت کی ہی ایک شاعر نی جو امام حسن علیہ السلام کی مدح کہی اوسکو عنایت وافر جیب کرم سی بخشی صلہ و احسان سی جوہر سخن کی قدر بڑہائی کسی نی تنگی قافیہ فہم سی یہ کلام ناموزون کہا سبحان اللہ

هذه الوصية جمهور العلماء
الحكمة والآداب وقد نقل
ظاهرة في معالم الدين وعيون
عليه جهداً مشهوداً ووصيته
بالمتطرف في وقفه وصدقاته وكثير
اهله وولده واصحابه واوصى
كان الحسن وصيّ ابيه امير المؤمنين
علي بن ابي طالب فابي خير من امي مثا

تعجب کا مضمون فصل امام آٹھ ردیفِ مناظرہ بند ہا، وہ شاعر جو گناہِ خدا کی بحر مین عمداً ڈوبا کرتا ہی
بیتِ فکر مین جھوٹی اشعار اور قولِ بہتان بکتا سناتا رہتا ہی جب اوسی یہ جائزہ اور صلہ ملے
اور ونکو عوض جرات داد و ستد مین کیونکر ہاتھ نہ لگی فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّ خَیْرَ
مَا بَذَلْتَ مَا وَقَیْتَ بِهٖ عِرْضَكَ وَاِنَّ مِنَ ابْتِغَاءِ الْخَیْرِ اِتِّقَاءَ الشَّرِّ
جواب دیا ای بندہ خدا بہترین مال وہ کہ دینی سی اربابِ طلب کی بچای اپنی عزت کو اور بد
ہون مراتب نام ونسب کی جو خیر چاہتا ہی شر سی بچتا ہی یعنی مَراعات اور حام نیکی خلق سے
کرتا ہی فِی فَضَائِلِ الْخَوَارَزْمِیِّ اِفْتَخَرَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ وَرَجُلٌ مِنْ
بَنِیْ اُمَیَّةَ کتابِ فضائلِ خوارزمی مین لکھا ہی ایک روز دو مرد بنی ہاشم اور بنی امیہ نے
باہم افتخار کیا فَقَالَ الْاُمَوِیُّ لِلْهَاشِمِیِّ اِذْهَبْ فَاسْئَلْ اَهْلَكَ وَاَذْهَبُ
اَنَا فَاَسْئَلُ اَهْلِیْ اموی نی کہا ہماری برادری کو سخی جانو بنی اُمیہ کا شرف الِ ہاشم پر بھی جانو
باور نہو تو امتحان کر لو اثبات پر اپنی سادات سی کچھ مانگو مین بھی بزرگانِ بنی امیہ کی پاس
جاتا ہون اونسی نقدِ سخا چاہتا جو ملتا لاتا ہون فَاَتَی الْاُمَوِیُّ عَشِیْرَتَهٗ فَسَئَلَ
عَشَرَةً مِنْهُمْ فَاَمَرُوْا لَهٗ بِمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ پس اُموی دس کس بزرگانِ بنی مروان
سی طالب احسان ہوا کہ اونہون نی سو درہم کو بطورِ چندہ فراہم کر دیا ثُمَّ اَتَی
الْحَسَنَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمِائَةٍ وَثَلَاثِیْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ ثُمَّ اَتَی الْحُسَیْنَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمِائَةٍ
وَعِشْرِیْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَقَالَ لَا اُسَاوِیْ اَخِی الْفَضْلَ مردِ ہاشمی امام حسن
علیہ السلام کی خدمت مین گیا منبعِ جود واکرام نی ایکسو تیس درہم کا صرہ دیا پھر وہ حضور میں
سید الشہدا کی باریاب ہوا صاحبِ ہمت بی ہمتا نی ایکسو بیس درہم بخشی اور کہا مین برادرِ بزرگ سے
برابری نکرونگا پلہ ادب مین فروتری سی رہونگا فَجَاءَ الْاُمَوِیُّ بِمَا اَتَاهُ اَهْلُهٗ وَلَذ

الہاشمی فغضب الاموی فردھا علی اصحابہا فقبلوھا وردّ الہاشمی علی اصحابہا فلم یقبلوھا بعد ازان اموی اور وہ ہاشمی باہم فراہم تھی اس معاملہ پر کہ ہر فی سو دیی اور دونی اٹہائی سو اموی نی تا پیچ کہائی جا کی نقد سلوک اپنی قوم کو پہیر اپنی بنی امیہ نی قبول کیا جب ہاشمی لیگیا مولا کو مسترد کری کہ اسکی حاجت نہی بلکہ بکرار منین سرآمد رہی و اہبان زرنی بازیافت کو نہ مانا یہا سحاب کرم سی جو بوچہار ہو رحمت کا محال طہویں انا فکانت الاخیرۃ اشدّ علی الاموی من الاولی اس معاملہ اخرا موی کو بہت دشوار ہوا وہ فوری ذل سی کہ پہلی دیکہا تہا روی من بعض کتب المناقب المعتبرۃ باسنادہ عن نجیح قال رایت الحسن بن علی علیہما السلام یاکل وبین یدیہ کلب کلما اکل لقمۃ طرح للکلب مثلہا بعض کتب معتبرہ مناقب میں اپنی سند سی زبانی نجیح راوی کی لکہا ہی جو اونسی کہا میںنی حسن ابن علی علیہما السلام کو ایکروز خاصہ نوش کرتی دیکہا ہی ایک سگ اونکی روبرو ادب سی بیٹہا تہا فیض عام کی خوان انعام سی وہ بہی نوال پاتا تہا حضرت جو نعمت فرسی خود وہمت کی تناول کرتی ویسا ہی لقمہ دست مکرمت سی اوسکی اگی ڈالدیتی فقلت لہ یابن رسول اللہ الا ارجم ھذا الکلب من طعامک میںنی عرض کی یابن رسول اللہ اس کتی کو ہٹا دون اپنی مقابل دسترخوان سی دور کرون قال دعہ انی لاستحیی من اللہ عز وجل ان یکون ذوارح ینظر فی وجہی وانا اکل ثم لا اطعمہ ارشاد کیا میں خداسی شرم کرتا ہون رہنی دی اوسکی مخلوق ذی روح میری طرف دیکہی میں غذا کہاتا ہون اور اپنا طعام اوسی ندون روی محمد بن اسحاق فی کتابہ قال ما بلغ احد من الشرف بعد رسول اللہ ما بلغ الحسن علیہ السلام محمد ابن اسحاق نی اپنی کتاب میں

قال کمال الدین بن طلحۃ روی ابو الحسن علی بن احمد الواحدی فی تفسیرہ الوسیط ما یرفعہ بسندہ ان رجلا قال دخلت مسجد المدینۃ فاذا انا برجل یحدث عن رسول اللہ والناس حولہ فقلت لہ اخبرنی عن شاہد ومشہود قال نعم اما الشاہد فیوم الجمعۃ واما المشہود فیوم عرفۃ فجزتہ الی اخر یحدث فقلت اخبرنی عن شاہد ومشہود فقال نعم واما الشاہد فیوم الجمعۃ واما المشہود فیوم النحر فجزتہما الی غلام کان وجہہ الدینا وہو یحدث عن رسول اللہ فقلت اخبرنی عن شاہد ومشہود فقال نعم اما الشاہد فمحمد واما المشہود فیوم القیامۃ اما سمعتہ یقول یا ایہا النبی

مجلس چوتہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

سندسی بیان کیا کہ بعد پیغمبر خدا کوئی بشر عزت اور شرف مین برابر حسن علیہ السلام نہین پہنچا
کَانَ یُبْسَطُ لَهُ عَلٰی بَابِ دَارِهِ فَاِذَا خَرَجَ وَجَلَسَ انْقَطَعَ الطَّرِیْقُ فَمَا
مَرَّ وَاحِدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اِجْلَالًا لَهُ بروایت ثقۂ اسلامی در دولت سرا پر فرش بچہاتی
جب حضرت برآمد ہو کی جلوس فرماتی ساری راہگیر تعظیم اور تکریم بجالاتی نہ آنی آمد ورفت
ٹہرجاتی فَاِذَا عَلِمَ قَامَ وَدَخَلَ بَیْتَهُ فَمَرَّ النَّاسُ ہرگاہ جناب کی نظر اونپر پڑتی
کہ فرط اداب سی خلقت نہین گذرتی او سوقت اوٹہہ کی راہ بیت الشرف لیتی سب لوگونکو
مطلق العنان کردیتی وَلَقَدْ رَاَیْتُهُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ مَاشِیًا فَمَا مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَحَدٌ
رَاٰهُ اِلَّا نَزَلَ وَمَشٰی حَتّٰی رَاَیْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَمْشِیْ ایک دفعہ سفر مکہ مین
وہ قبلہ شعر اور بنا محرم تہی واسطی تتبع ثوابکی راحلہ سی اوترکی پیادہ پا چلی جتنی راہ مین صاحب
مقام ابراہیم کو دیکہا وہ بہی سواری چہوڑکی پیدل چلا یہانتک جو سعد ابن ابی وقاص نی بہی قدم
ادب اکی بڑہایا باوجود رتبۂ حکومت اور سرداری اونکی ملازمت سی افتخار پایا رُوِیَ فِیْ رَوْضَةِ
الْوَاعِظِیْنَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ کَانَ اِذَا تَوَضَّاَ ارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُهُ
وَاصْفَرَّ لَوْنُهُ کتاب روضۃ الواعظین مین لکہا ہی امام حسن علیہ السلام جسوقت وضو کرتی اوکا
رنگ زرد ہوجاتا اعضا کی بند لرزتی فَقِیْلَ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مَنْ وَقَفَ
بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعَرْشِ اَنْ یَصْفَرَّ لَوْنُهُ وَتَرْتَعِدَ مَفَاصِلُهُ کسینی پوچہا یہ کیا حالت گذرتی ہی
جو اگی ہڈی پسلی سی آواز نکلتی ہی فرمایا سبکو یونہین چاہیئی جب مالک عرش کا سامنا ہو دہشت
الہی سی چہرہ زرد بدن کانپتا ہو وَکَانَ اِذَا بَلَغَ وَقَفَ بَابَ الْمَسْجِدِ رَفَعَ رَاْسَهُ وَیَقُوْلُ
اِلٰهِیْ ضَیْفُكَ بِبَابِكَ یَا مُحْسِنُ قَدْ اَتَاكَ الْمُسِیْءُ فَتَجَاوَزْ عَنْ قَبِیْحِ مَا عِنْدِیْ بِجَمِیْلِ
مَا عِنْدَكَ یَا کَرِیْمُ ہرگاہ در مسجد پر پہنچتی ٹہرتی سر اوٹہاکی مناجات کرتی اور کہتی الہی تیرا

مجالس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

باب رحمت پر مہمان ٹھہرا ہے یا محسن حضور فضل و کرم بار ہین گنہگار آیا ہے پس اوسکی برائی سے درگذر
اور اپنی نیکی جمیل سے نظر کر ایضاً و من حلمه ما روی المبرد و ابن عائشة ان شامیا
رآه راکبا فجعل یلعنه و الحسن علیه السلام لا یرد امام حلم سے اوس حد ین وقار
اور تمکین کی مذکور ہے جو روایت مین مبرد کی ابن عائشہ سے مسطور ہے کہ ایکدن راہ مین ایک مرد شامی نے
حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو ملا اوس بے ادب نے برگزیدہ رب کو سوار مرکب جو دیکھا نہایت بدزبانی
شتم اور سب کی پیش آیا لاکن امام برحق نے جواب مین کچھ نہ کہا سکوت فرمایا فلما فرغ اقبل
الحسن فسلم علیه و ضحك جب اوسنے کلام ناہنجار کو اپنے تمام کیا امام انام اوسکے بڑھے
بعد سلام ہنسے غصہ کو تھام لیا فقال ایها الشیخ اظنك غریبا و لعلك شبهت
فرمایا اے شیخ مین گمان کرتا ہون تو مسافر یہان آیا ہے میرے اوپر تجھے شبہ پڑا ہے نہین پہچانا ہے
فلو استعتبتنا اعتبناك و لو سألتنا اعطیناك پس اگر تو کسی سے خفا ہے مین بھی
عتاب کرون ہرگاہ کوئی چیز کا سائل ہوا ہے وہ بخشون و لو استرشدتنا ارشدناك
و لو استحملتنا احملناك و ان کنت جائعا اشبعناك ہدایت دین یا دنیا چاہتا ہے بتادون
ہرگاہ بوجہ بھاری لانے لیجانے کو رکھتا ہے اوٹھا لون سواری مانگتا ہے تو مرکب پر چڑھادون
بھوکا ہو تو نعمات لذیذ کھلاون و ان کنت عریانا کسوناك و ان کنت محتاجا اغنیناك
عریان ہو کپڑا چاہیے تو جامہ پہناون محتاج فقیر ہو تو زر و مال دیکے غنی بناؤن و ان کنت طریدا
آویناك و ان کان لك حاجة قضیناها لك اگر نکالا ہوا ہے تیرے پناہ دیکے امداد کو اون
منزل پر پہنچاون سوائے اسکے جو اور حاجت ہو بتادے بر لاؤن فلو حرکت رحلك
الینا و کنت ضیفنا الی وقت ارتحالك کان اعود علیك ہرگاہ اپنا سامان
اوٹھا لائے میرے گھر اور تو مجھے مہمان رکھون جب تیرے جانیکا وقت آئے اوس روز وہ سب

١٨٥

سوال کروں فَاِنَّ لَنَا مَوضِعًا رَحبًا وَجَاهًا عَرِیضًا وَمَالًا کَثِیرًا اسواعلی کہ
ہمارا مکان اچھا بڑا عالیشان ہی مال اور متاع فضل خدا سی فراوان ہی فَلَمَّا سَمِعَ
الرَّجُلُ کَلَامَهُ بَکٰی ثُمَّ قَالَ اَشهَدُ اَنَّکَ خَلِیفَةُ اللّٰهِ فِی اَرضِهٖ شامی نی
ارشاد فیض بنیاد اس عبارت مین سنا پشیمان اور نادم ہوکی رو دیا خجالت مین ڈوبا
کہا مین گواہی دیتا ہون حقِ عرفان مین کہ تم خلیفہ برحق اور حجتِ خدا ہو جہان مین اَللّٰهُ
اَعلَمُ حَیثُ یَجعَلُ رِسَالَتَهُ وَکُنتَ اَنتَ وَاَبُوکَ اَبغَضَ خَلقِ اللّٰهِ اِلَیَّ وَالاٰنَ
اَنتَ اَحَبُّ خَلقِ اللّٰهِ اِلَیَّ واقعی پروردگار اچھا جانتا ہی اپنی نبوت اور امامت جہان
قرار فرماتا ہی یابن رسول اللہ پیشتر تم اور آپکی والد کا سب خلق سی زیادہ مین دشمن تھا
اب گناہونسی توبہ کی اور تمہاری محبت کا مرتہن ہوا وَحَوَّلَ رَحلَهُ اِلَیهِ وَکَانَ
ضَیفَهُ اِلٰی اَن رَحَلَ وَصَارَ مُعتَقِدًا لِمَحَبَّتِهِم پس وہ شامی اپنا اسباب دوسری
جناب مین لایا مدتِ دراز تک خوانِ بذل و نوال پر مہمان رہا اوس کہایا جب اپنی وطن کو
پھر کی چلا گیا عمر بھر محبِ صادق اہلبیت کا بنا رہا نجم عَن اَبِی جَعفَرٍ عَلَیهِ السَّلَامُ
جَاءَ النَّاسُ اِلَی الحَسَنِ ابنِ عَلِیٍّ عَلَیهِمَا السَّلَامُ فَقَالُوا اَرِنَا مِن عَجَائِبِ
اَبِیکَ الَّتِی کَانَ یُرِینَا ثاقب نجوم کی مولف نی ابی جعفر علیہ السلام سی روایت کی ہی
ایکروز امام حسن علیہ السلام سی خلایق نی یہ عبارت کہی ہی کوئی معجزہ اپنا دکہا و جو بات
سابقہ مین گذرتی اور جیسی عجایبِ قدرت تمہاری والد کی مشاہدہ ہوا کرتی فَقَالَ
وَتُؤمِنُونَ بِذٰلِکَ قَالُوا نَعَم نُؤمِنُ وَاللّٰهِ بِذٰلِکَ حضرت نی پوچہا تم اوسپر
تصدیق کروگی جواب دیا ضرور دل و جان سی اعتقاد ہمارا دیکہو کی قَالَ اَلَیسَ تَعرِفُونَ
اَبِی قَالُوا جَمِیعًا بَل نَعرِفُهُ پوچہا تم لوگ ابا امیر المومنین کو پہچانتی ہو سب نی باتفاق

تھا خوب شناسا ہین جیسا تم جانتی ہو فوقع لھم جانب الستر فاذا امیر المؤمنین قاعد
پس وہ شیر اسد نی جو پردہ پڑا تھا اونکی سامنی سی اوٹھا دیا حضار نی بیچارہ امیر المومنین علیہ السلام کو
بیٹھی دیکھہ لیا فقال علیہ السلام تعرفونہ قالوا باجمعہم هذا امیر المؤمنین
ونشهد انك ولي الله حقا والامام من بعده حضرتی کہا تمنی پہچانا کہ یہ علی مرتضیٰ
علیہ السلام ہین حاضرین بولی کہ برحق سید اوصیا شاہ اولیا ہین تم خدا کی ولی اور اونکی بعد امام
دینی ہو پیشوای است جانشین سرور انبیا ہو ولقد رأينا امیر المؤمنین بعد
موته كما ارى ابولك ابا بكر رسول الله في مسجد قبا بعد موته بدرستی کہ تمہاری
کرامت سی ہمین زیارت ہوئی مظہر العجائب کی بعد ممات کی جیسا دکھایا تھا شکاک شانی جمال
محبوب کبریا پس از وفاتکی فقال الحسن ويحكم اما سمعتم قول الله عز وجل
ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم ولكن لا
تشعرون امام حسن علیہ السلام نی ارشاد کیا وای اوپر تمہاری فہم کی نقصان سی آیا نہین
نا تمنی قول خدا کو جو ثابت ہی قرآن کی ترجمان سی فاذا كان هذا انزل فيمن قتل
في سبيل الله ما تقولون فينا قالوا آمنا وصدقنا يا ابن رسول الله
جب یہ آیت نازل ہی حق مین اونکی جو شہید ہین تو ہماری واسطی کیا کہتی ہو کہ برگزیدہ رب
مجید ہین سب نی اقرار تصدیق کیا کہ سمجھہ ہی اے فرزند پیغمبر خدا روى عن الصادق
عليه السلام قال قال بعضهم للحسن في احتماله الشدائد عن معاوية
کتاب خرائج مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی فرمایا بعض صحابہ نی امام
حسن علیہ السلام سی شکایت کی ہی افسوس یہ شدائد محنت اعدا سی اوٹھاتی ہو کوئی صورت
راحت دنیا مین نہین باقی ہو فقال علیه السلام كلاما معناه لو دعوت الله

مجلس نہم روایات فضیلت اور حالات بہشاد امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

تعالیٰ یجعل العراق شاما والشام عراقا وجعل المرأۃ رجلا والرجل امرأۃ
جواب دیا تمہارا گمان بیجا ہی میرے پاس نام خدا تعالیٰ کا اعظم ایسا ہی کہ اوسکے ذکر سی درگاہ الٰہی میں
اگر دعا کروں ملکِ عراق کو شام عورت کو مرد اور مرد کو زن بنادوں فقال الشامی
ومن یقدر علی ذلک فقال علیہ السلام لہ انہض لا تستحیی ان تعدی
بین الحال ایک مرد شامی اوس محفل میں حاضر تہا جو وہ کرامت کا فرزندِ شاہِ لا
فتیٰ کا منکر تہا بولا ایسا کوئی نہیں کرسکتا یہ دعوا ہی محض تعلی اور نمود کا بصدِ اعجاز عقول
پسرِ سرفرازِ رسول نی اوسپر اشارہ کیا اور کہا کیوں تو شرماتی نہیں ای زن جو مردوں میں
بیٹھی ہی اوٹھہ جا سنہ چہپا فوجد الرجل نفسہ امرأۃ ثم قال علیہ السلام
وصارت عیالک رجلا تقاربک وتحمل عنہا وتلد ولدا خنثی
پس وہ مرد جب اپنی حال پر متوجہ ہوا تو سارا جسم بدل گیا بدنِ عورت دیکہا حضرت نی
پہر فرمایا ای شامی گہر میں جا کہ نظر آتی تماشا تیری جورو کو خالق نی مرد قوی ہیکل بنایا
وہ تجہسی مصبت ہوگی پیٹ رہیگا قادرِ توانا تیری بطن سی خنثی لڑکا پیدا کریگا فکان کما قال
علیہ السلام فی الحقیقت جو کہ امام علیہ السلام نی بتایا وہی منظور ہیں اونکی آیا ثم انہما
تابا وجاء الیہ فدعا اللہ تعالیٰ فعادا الی الحالۃ الاولی بعد مدت وہ دونو
خدمتِ اقدس میں آئی الفاظِ توبہ اور انابت زبان پر لائی حضرت نی اونکی خطا بخشی واسطی
حصولِ صحتِ اولی دعا کی خدائی شرف اور کرامت کو سبطِ رسالت کی ٹہایا جو حال اونکا
پہلی تہا ویسا ہی پہر جامۂ عافیت پہنایا یو عن عبد اللہ بن الکناسی عن ابی عبد اللہ
قال خرج الحسن بن علی بن ابی طالب فی بعض عمرۃ ومعہ رجل من ولد
زبیر کان یقول بامامتہ ایک دفعہ قصدِ عمرہ کو امام حسن بن علی علیہما السلام کا سفر ہوا

خطبۃ بعد شہادت ابیہ

تعزی امیر المومنین وکان من الغد
قام الحسن خطیبا علی المنبر فحمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال ایہا الناس فی
ہذہ اللیلۃ نزل القرآن وفی
ہذہ اللیلۃ رفع عیسی بن مریم
وفی ہذہ اللیلۃ قتل یوشع

مجلس چوتہی روایات فضیلت ومعالاتِ شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثناء

ہمراہ اونکی اولادِ زبیر سی جو امامت حضرت کا قایل تہا ایک شخص وہ بہی چلا قَالَ فَنَزَلُوا فِی مَنْهَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ قَالَ نَزَلُوا تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ قَدْ يَبِسَ مِنَ الْعَطَشِ راوی نی کہا ایک منزل مین مراحلِ راہ سی اوتری وہان درخت بی آبی سی خشک تہا اوسکی قریب رہی قَالَ فَفُرِشَ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَخْلَةٍ وَلِلزُّبَيْرِيِّ بِحِذَائِهِ تَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى امام حسن علیہ السلام کی واسطی زیرِ شجر بستر آرام بچہایا اور مردِ زبیری کا فرش نخلِ ثانی کی نیچی بیچہایا قَالَ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ وَرَفَعَ رَأْسَهُ لَوْ كَانَ فِي هٰذَا النَّخْلِ رُطَبًا لَأَكَلْنَا مِنْهُ فرزندِ زبیر نی سر اوتہا کی اوپر دیکہا اور کہا کاش اس نہالِ تمر مین رطب ہوتی جو ثمر کہانی سی مزہ ملتا فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ وَإِنَّكَ لَتَشْتَهِي الرُّطَبَ قَالَ نَعَمْ امام حسن علیہ السلام نی رفیق سی پوچہا آیا رطب کی خواہش ہی بولا ہان ای سبطِ خیر الوریٰ فَرَفَعَ الْحَسَنُ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ يَفْهَمْهُ الزُّبَيْرِيُّ فَاخْضَرَّتِ النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى حَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ رُطَبًا پس امامِ معجز نمانی دستِ دعا طرفِ آسمان اوٹہائی ایسی لفظ کہی جو زبیری کی سمجہہ مین ہرگز نہ آئی دفعۃً قدرتِ خدا سی درخت جیسا ہرا بہرا تہا سبز ہوا برگ و بار لایا رنگِ دعا کا تازہ اثر کہلا قَالَ فَقَالَ لَهُ الْجَمَّالُ الَّذِي اكْتَرَوْا مِنْهُ سِحْرٌ وَاللّٰهِ راوی نی ذکر کیا مقامِ حیرت ہا جمّال جو اونٹ کرایہ مین ساتہہ لایا تہا یہ گلِ کرامت پہولا دیکہا تو چلایا واللہ امرِ سحر ہویدا ہوا قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَلٰكِنْ دَعْوَةُ ابْنِ النَّبِيِّ مُجَابَةٌ امام حسن علیہ السلام نی کہا وای اوپر تیری یہ جادو تو نی غلط بتایا بلکہ خدا نی دعای ابنِ نبی کو درجۂ قبولِ عطا فرمایا قَالَ وَصَعِدُوا إِلَى النَّخْلَةِ حَتّٰى صَرَمُوا مِمَّا كَانَ فِيهَا وَمَا كَفَاهُمْ منقول ہی کہ جب خوشۂ رطب پختہ کہانی دیی

۱۸۹

اور پر چڑہکی جسقدر اونہیں درکار تہی تو لیتی رَوَى الْمُبَرِّدُ فِي الْكَامِلِ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ
الْحَكَمِ إِنِّي مَشْغُوفٌ بِبَغْلَةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ کتاب کامل مین
لکہا ہی کہ مروان نی سند سی کہا ہی ایک روز مروان ابن حکم اپنی مقربونسی بولا مین بہت شایق
ہون مرکب امام حسن ابن علی علیہما السلام کی سواریکا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ إِنْ دَفَعْتُهَا
إِلَيْكَ تَقْضِي لِي ثَلَاثِينَ حَاجَةً قَالَ نَعَمْ ابن ابی عتیق نی ذیہ کہا اگر مین تیری خواہش کو لا دیا
تو میری تیس حاجت کو روا کرنا وعدہ کیا اپنی قول سی نہ پہرنا قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الْقَوْمُ
فَإِنِّي آخُذُ فِي مَآثِرِ قُرَيْشٍ وَأُمْسِكُ عَنْ مَآثِرِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلُمْنِي عَلَى ذَلِكَ
کہا جب اکابر قریش کا جلسہ ہوگا مین سب ناموران قوم کی تعریف اور مدح کرونگا امام حسن
علیہ السلام کی ثنا زبان پر نہ لاونگا اوسمین تمہید مدعا ہی جو بات سناونگا تو مجہی ملامت کرنا
جواب مین تماشا دیکہنا فَلَمَّا حَضَرَ الْقَوْمُ أَخَذَ فِي أَوَّلِيَّةِ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ أَلَا
تَذْكُرُ أَوَّلِيَّةَ أَبِي مُحَمَّدٍ وَلَهُ فِي هَذَا مَا لَيْسَ لِأَحَدٍ ہرگاہ مشایخ اور بزرگان قریش نی
مجمع کیا اوسنی ہر ایک قریش کی وصف کو جلوہ دیا مروان بولا کیون ابو محمد حسن علیہ السلام کا
نام درمیان نہین لایا کہ خدا نی اونکی مثل دوسرا عرب مین نہین بنایا قَالَ إِنَّا كُنَّا فِي ذِكْرِ
الْأَشْرَافِ وَلَوْ كُنَّا فِي ذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ لَقَدَّمْنَا ذِكْرَهُ جواب دیا یہ وصف تہا اور شرفا
بنی ادم کرتا ہون اگر شان او رشوکت انبیا بیان کرون تو اونکا نام پہلی لون فَلَمَّا خَرَجَ الْحَسَنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَرْكَبَ اتَّبَعَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ وَتَبَسَّمَ أَلَكَ
حَاجَةٌ قَالَ نَعَمْ رُكُوبُ الْبَغْلَةِ جسوقت امام حسن علیہ السلام اوس محفل سی باہر آئی اپنی
مرکب پر چڑہنی کو قدم بڑہائی ابن ابی عتیق پیچہی دوڑا سامنی جا کی امیدوار کہڑا ہوا حضرت نی
خندان پوچہا تیرا کوئی مطلب ہی عرض کی اس خچر پر سوار ہونی کی طلب ہی فَنَزَلَ الْحَسَنُ

مجالس ہوپنچی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِنَّ الْكَرِيمَ إِذَا خَا دَعْتَهُ إِنْخَدَعَ اور اکب
دوشِ رسول پشتِ رہوار سی اوتری مرکب اپنا مع ساز حوالی کیا اوسی اور خوش رہی مرد سنگیی
سنی کو جب کوئی فریب دیتا ہی تو وہ دہوکا ہاتا فیض بخشی جان لیتا ہی مروی اُس عن
سَعْدٍ عَنْ سُدَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعِيَ ابْنِي يَا سُدَيْرُ
أُذْكُرْ لَنَا أَمْرَكَ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ فِيهِ إِغْرَاقٌ كَفَفْنَاكَ عَنْهُ
وَإِنْ كَانَ مُقَصِّرًا أَرْشَدْنَاكَ سند معتبر سی کتاب علل الشرایع مین لکہا ہی کہ ابی اور
اور سدیر نی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول کہا ہی خدمتمین ابی عبد اللہ کی حاضر ہوا
میر اعتبا ہی او سدن ہمراہ تہا جناب نی خطاب کیا ای سدیر ہماری سامنی بیان کرو عقاید کی
امر کو جسمین تم مبتلا اور پریشان ہو اگر وہ مبالغی سی زیادہ بڑہا ہی تو مین گہٹا دون ہر گاہ اوسمین
تمہاری فہم سی قصور کمی ہی تو ہدایت کرون قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمْسِكْ حَتَّى أَكْفِيَكَ راوی کا اظہار ہی مین چلا کہ سایل مسکلہ سی
گفتگو درمیان مین لاؤن ابو جعفر علیہ السلام بولی چپ رہو کہ رافع شبہات ایک بات سناؤن
إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ جَحَدَهُ كَانَ كَافِرًا بدرستی کہ جتنا علم کان اور ما یکون تہا
وہ سب رسولخدا نی علی مرتضی علیہ السلام کو سونپا جو اوسپر عارف ہوا مومن بنا جسنی انکار کیا
وہ کافر اور مرتد ہا ثُمَّ كَانَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اونکی بعد حسن مجتبی علیہ السلام کا
وہی مرتبہ تہا کہ رتب عالی علم اور فضل مین اپنا خلیفہ کہا قُلْتُ كَيْفَ يَكُونُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ
وَقَدْ كَانَ مِنْهُ مَا كَانَ دَفَعَهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ مینی عرض کی پہر کیونکر ہو سکا جو ایسی رتبہ
عالی سی کر اوکی لیئی ثابت ہوا خلافت کی امر سی ہاتہ اوٹہایا حق اپنا غیرونکو دلوایا فقال

191

قَالَ اُسْکُتْ فَاِنَّہٗ اَعْلَمُ بِمَا صَنَعَ لَوْلَا مَا صَنَعَ لَکَانَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ ارشاد فرمایا
اپنی زبان تھام لے بدرستی کہ وہ بہت اچھی عالم الحکام تھی جو مناسب جانا وہی عمل میں لائے
صلح کرنیسی مفاسد ات شائع اگر ملاپ پر وہ راضی نہوتی تو جان و مال خلق بہت کھوتی
پس ای حاضران بزم عزا و بکا تمنی مناقب اور مراتب علیا کو سنا اپنی مولا امام رہنما کی قدر و منزلت کو
پہچانا یہ سلوک جہت خدا واسطی رفاہ احبا کی قوت ایمان سی جانا لہذا مصائب اور محنت کی حالات
گوش کرو بنای سوگواری مین مصروف نالہ و خروش ہو نظم للمولفہ اب آیا وقت زاری و
فریاد انجمن ، بیٹھو محزون دل سی کرو ماتم حسن ، ایسا جان ہوش جان لڑا دو خروش مین جوش کا ہو
تجہ طوفان پہ طعنہ زن ، اس غم مین روح شاہ نجف بیقرار ہی ، تر ہی سر اشک فاطمہ سی دامن کفن
بیتاب ہین رسول نواسی کی واسطی ، بیت الحزن نبی کا ہوا خلد کا چمن ، ناظم تجھی یہ کافی ہی
دونو جہان مین ، راضی خدا کی ذات ہو خوشنود پنجتن

ذکر مصیبت اور شہادت رابع آل عبا امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اب تشنگان زلال حزن و ملال ، و نشستگان مایدہ اندوہ و انتہال ، جرعہ نوشان پیالہ
زہر بلا ، و سبز پوشان جامہ تسلیم و رضا ، وفا کیشان سلسلہ مصیبت و ماتم ، و دلریشان
سودہ غم و الم ، جام بیان حسرت فام کو سبوی مضمون شور افکن سی چھلکاتی ، واسطی نشہ رقت کے
اس کیف مین زبان و دہن پر لاتی ہین کہ مدام قدح چرخ مینائی سی مے آلام حریفان بزم خلقت کو
مدہوش کرتا ہی اور مستان الحکام کو مغان شوق دورہ دہر خراب سی خم آفت کا سر جوش بادہ
نوش مین بھرتا ہی کسی کی خوان بیامانی مین روزہ کشائی کو شیر بلابل اسیر طبق انعار پر لکش کیا
کسی نی مجمع زندگانی سی روز وعدہ وصال مین الوان گرسنگی اور تشنگی کا مزہ چکھا کسی نی شیشہ کی

دہار اور خمار پیمانۂ سرشار پر جان دی کسینی صراحی گردن نے شاہدون سی قلقلِ و اعطشا حضار مین روا انکی
اگر شاہد بیوفائی پانی پلایا تو بادہ ہلاک سی بھرا لایا ہر گاہ ساقی دہر دہلانی سو کہا گلا پایا بو قطرہ
بو خاک پر بہایا دو صبوحی کش ہین دستِ جور و جفا کی دو عاشق وش ہین لذتِ صدق و صفا کی
ایک سردارِ جلسۂ عرفان ہی ایک پا کوب عرصۂ امتحان ہی امام حسن علیہ السلام کی دل و جگر سیر ابی سے
ٹکڑی ہوئی امام حسین علیہ السلام پیاس کی ماری زیر خنجر تڑپتی رہی ہیچ رُوِیَ عَنِ
الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ اَنَّ الْحَسَنَ قَالَ لِاَهْلِ بَیْتِهِ اِنِّیْ اَمُوْتُ
بِالسَّمِّ کَمَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ کتاب خرائج مین حضرتِ صادق اور اونکی آبای کرام علیہم
السلام سے روایت کی ہی کہ امام حسن علیہ السلام نی اپنی اہلبیت سی یہ عبارت کہی ہی عنقریب زہر جفا سے
مین شہید کیا جاونگا جیسا کہ رسولخدا مسموم ہوکی درگذری صدمہ پاونگا قَالُوْا وَمَنْ یَفْعَلُ ذٰلِكَ
قَالَ اِمْرَاَتِیْ جُعْدَةُ بِنْتُ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ فَاِنْ یُدَسَّ اِلَیْهَا وَیَاْمُرُهَا
بِذٰلِكَ اقربانی پوچھا یہ ناگہانی آفت کہان سی انکی جوابدیا میری زوجہ جعدہ بنت اشعث
دستِ جفا بڑہائیگی فریب سی مخفی آمادہ ستم کی جائیگی اشارہ دشمن سی مجھی زہر قاتل پلائیگی
قَالُوْا اَخْرِجْهَا مِنْ مَنْزِلِكَ وَبَاعِدْهَا مِنْ نَفْسِكَ عرض کی اوسی دو تخانہ سی
نکہو اپنی جانِ پر محنت اور مصاحبت سی دور کرو قَالَ کَیْفَ اُخْرِجُهَا وَلَمْ تَفْعَلْ بَعْدُ
شَیْئًا وَلَوْ اَخْرَجْتُهَا مَا قَتَلَنِیْ غَیْرُهَا وَکَانَ لَهَا عُذْرٌ عِنْدَ النَّاسِ فرمایا کیونکر
اوسکو نکالدون جتبک ضرر پہنچاتی نہ دیکہون اگر مینی گہر سی باہر ہی کیا تو سوای اوسکی کون زہر کی
ماریگا مجہپر الزامِ بی گناہ مدام رہیگا خلق مین عذرِ ظالم بدنام کریگا فَمَا ذَهَبَتِ الْاَیَّامُ
حَتّٰی بَعَثَ اِلَیْهَا مَالًا جَسِیْمًا وَجَعَلَ یُمَنِّیْهَا بِاَنْ یُعْطِیَهَا مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ
اَیْضًا وَیُزَوِّجُهَا مِنْ یَزِیْدَ تہوڑی دن نہ گذری کہ جعدہ کو بہت سا زر و مال ارسال کیا

مجلس چوتہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

اور علاوہ سو ہزار درہم حق السعی کا وعدہ دیا دوسری طمع کی بات کہی جو یہ کام کریگی حصولِ دولت
اور جاہ پر زوجہ یزید کی ہیگی وَحَمَلَ اِلَیْهَا شَرْبَةَ السَّمِّ لِتَسْقِیَهَا الْحَسَنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
زہرِ ہلاہل پوشیدہ ساتھہ ایسی مکر کی بہنچایا امام حسن علیہ السلام کی پلانی بہلانیکو طریقِ ہلاکت بتایا
فَانْصَرَفَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی مَنْزِلِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ہرگاہ وہ جناب بیت الشرف مین اپنی
باہر سی پہری اتفاقاً اوسدن بہی مانند سائر ایام روزی سی تہی فَاَخْرَجَتْ وَقْتَ الْاِفْطَارِ
وَكَانَ یَوْمًا حَارًّا شَرْبَةَ لَبَنٍ وَقَدْ اَلْقَتْ فِیْهَا ذٰلِكَ السَّمَّ فَشَرِبَهَا جب وقت
افطار آیا وہ موسم شدتِ گرمی کا اور یومِ طپش تہا جعدہ بیوفانی زہر خبا دودہ مین ملا کی سامنی رکہا
اوس تشنہ کام خرمنِ شہادت نی پیمانۂ اجل نوش کیا تمام دل اور جگرِ حضرت کو پاش پاش کر دیا
کام و دہان سی ناف تک سوزشِ سم پہنچی صدمۂ درد مین تاب قرار و آرام کم ہوئی وَقَالَ عَدُوَّةَ
اللّٰهِ قَتَلْتِنِیْ قَاتَلَكِ اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَا تُصِیْبِیْنَ مِنِّیْ خَلَفًا وَلَقَدْ غَرَّكِ وَسَخِرَ
مِنْكِ وَیُخْزِیْكِ وَیُخْزِیْهِ فرمایا ای دشمنِ خدا ناحق تونی مجہی مارا پروردگار تجکو بہی قتل کری
جیسا تیری ہاتہہ سی میری اوپر ستم گذرا ای ظالم بیمروت دنیا و آخرت مین خسارت اوٹہائیگی ہرگز
مراد اور مطلبِ دلکو بخیر و خوشی نہ پائیگی اوس مکارِ غدار میری عدو نی تجہی فریب دیا مسخر مین مغرور
اور آشفتہ بی نصیب کیا بعد ازین ہمیشہ غمگین اور حزین رہیگی میری خوبی اور سلوک یاد کریگی فَمَكَثَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ یَوْمَانِ ثُمَّ مَضٰی پس جناب نی دو دن ابتلای درد مین بسر کی بعد ازان
باہزاران اندوہ راہِ خلد برین بے لے اَیْضًا وَفِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی جَعَلَتْهُ فِیْ طَعَامٍ فَلَمَّا
وَضَعَتْهُ بَیْنَ یَدَیْهِ اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ وقتِ شام جب ہوا سامانِ افطار کا
خوان بنایا ہی کہانی مین زہرِ جانگزا کی چاشنی ملائی امامِ صائم الدہر کی سامنی وہ طبق لائی قَالَ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی لِقَاءِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَبِیْ سَیِّدِ

مجلس چوتھی در روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

سَیِّدِ الْوَصِیّیْنَ وَاُمِّی سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَعَمِّی جَعْفَرُ الطَّیَّارُ فِی الْجَنَّۃِ وَحَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّہَدَاءِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ہر گاہ اوس امام عالی نظر او پڑی آیینہ ضمیر مین صورت شہادت دیکھی آیہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑہی انماے جد و مادر واوباکی نوید کہی مُرْوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَدَخَلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی اَخِیْہِ الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ مِنْہُ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ یَا اَخِیْ راوی کہتا ہی امام حسین علیہ السلام نی جسدم خبر وحشت اثر بیماری برادر کی سنی بیتاب اور مضطر بالین امام حسن علیہ السلام پر آکی عجب حالت دیکھی عوراتِ اہل حرم اطفال پر غم چار طرف سی گھیری ہین امام امم شدتِ الم سی ونجع کی لوٹ رہی ہین پوچہا ای بہائی کیا حال پر اختلال ہے کہ رنگ زرد چہرہ او داس جی نڈہال ہی قَالَ لَہٗ اَجِدُ فِیْ اَوَّلِ یَوْمٍ مِنْ اَیَّامِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرُ یَوْمٍ مِنْ اَیَّامِ الدُّنْیَا جواب دیا اپنی جان کو آمادہ موت پاتا ہون دورہ حیات کو تمام ہوا دیکھتا ہون پہلا روز ہی ایام عقبی کا اور پچھلا دن ہی گذران دنیا کا وَاَعْلَمُ اِنِّیْ لَا اَسْبِقُ اَجَلِیْ وَاِنِّیْ وَارِدٌ عَلٰی اَبِیْ وَجَدِّیْ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ عَلٰی کُرْہٍ مِنِّیْ لِفِرَاقِکَ وَفِرَاقِ اِخْوَتِکَ وَفِرَاقِ الْاَحِبَّۃِ ای برادر جانو تم کہ مین اجل سی نہین بچونگا اب جد و پدر و مادر علیہم السلام سی جاکی ملونگا مگر سوزِ فراق مین تمہاری اور بہائی بہن کی غمزدہ ہون دوری اور ہجرت سی احباب کی بہت آزردہ ہون افسوس کہ مرگ نی درمیان مین تفرقہ ڈالا ساری عزیز اور فرزندون سی حسرت و یاس مین باہر نکالا فَقَالَ لَقَدْ سُقِیْتُ السَّمَّ مِرَارًا وَمَا سُقِیْتُہٗ مِثْلَ ہٰذِہِ الْمَرَّۃِ فرمایا مجہی دو مرتبہ دغا سا زہر پلایا ہی مگر ایسا مہلک شربت جفا کبہی نہین چکھایا ہی لَقَدْ تَقَطَّعَتْ طَائِفَۃٌ مِنْ کَبِدِیْ وَرَاَیْتَنِیْ اُقَلِّبُہٗ بِعُوْدٍ فِیْ یَدِیْ دریغ و درد کہ سم قاتل نی میری دل کی ٹکڑی کئی ہے اور اس بلاہل کی

خمسین دینارا واعطاہ ... الثانیۃ تسعۃ واربعین دینارا فاعطاہ الثالث ثمانیۃ واربعین دینارا ... فقال عثمان ومن انت بشکر ... ہولاء الفتیۃ اولئک فطموا العلم ... قال الصدوق رحمہ اللہ ... معنی قولہ فطموا العلم فطما ای قطعوہ عن غیرہم قطعا وجمعوہ لانفسہم جمعا بیان الوزرۃ الشیم الی ... الاذن ویمکن ان یقرء فطموا على بناء المجہول ای فطموا بالعلم ... قب ابوجعفر المدائنی فی حدیث طویل خرج الحسن والحسین وعبداللہ بن جعفر حجاجا ففاتہم اثقالہم فجاعوا وعطشوا فراوا فی بعض الشعوب خباء رثا وعجوزا فاستسقوہا فقالت اطلبوا ہذہ الشویہۃ ففعلوا واستطعموہا فقالت لیس الا ہی فلیقم احدکم فلیذبحہا حتی اصنع لکم طعاما فذبحہا احدہم ثم شوت لہم من لحمہا فاکلوا ... ١٩٥ ... فانا صانعون بک خیرا ثم رحلوا فلما جاء زوجہا وعرف الحال اوجعہا ضربا ثم مضت الایام فاضرت بہا الحال فرحلت حتی اجتازت بالمدینۃ فبصر بہا الحسن فامر لہا بالف شاۃ واعطاہا الف دینار وبعث معہا رسولا الی الحسین فاعطاہ مثل ذلک ثم بعثہا الی عبداللہ بن جعفر فاعطاہا مثل ذلک فضائل العکبری بالاسناد عن ابی اسحاق ان الحسن بن علی تزوج جعدۃ بنت الاشعث بن قیس علی سنۃ النبی وارسل الیہا الف دینار وفی ... الثعلبی وحلیۃ ابی نعیم قال محمد بن سیرین ان الحسن بن علی تزوج امراۃ فبعث الیہا مائۃ جاریۃ مع کل جاریۃ الف درہم ومن ہمتہ ما روی انہ قدم الشام ای عند معاویۃ فاحضر بارنامجا بحمل عظیم

مجالس چوتھی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

تیزی سے اعضا و احشای درون ثابت نرہے ای برادر تم دیکھتے ہو کہ لختی خون کی قی رہا ہون
جو لکڑی میری ہاتھہ مین ہے اوسکی نوک سے ریزۂ جگر اوٹھاتا ہون چندبار لہو کی قی دیکھو یہ
کی ہے کہ سب لگن کلیجے کی ٹکڑون سے بھری ہے وَلَقَدْ عَرَفْتُ مَنْ دَهَانِي وَمِنْ أَيْنَ
أُوتِيتُ بدرستی کہ مینے پہچانا جسنے یہ کام کیا ہے اور معلوم ہے کہان سے فساد کیا گیا ہے وَمَا هُوَ قَالَ
لَهُ الْحُسَيْنُ يَا أَخِي وَمَنْ أَسْقَاكَ امام حسین علیہ السلام نے پوچھا ای بھائی کسنے زہر پلایا ہے
اور عمر بھر ہمکو سوز غم سے جلایا ہے قَالَ لَهُ وَمَا تُرِيدُ بِذَلِكَ فَإِنْ كَانَ الَّذِي أَظُنُّهُ
فَاللهُ حَسْبُهُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَهُ فَمَا أُحِبُّ أَنْ يُؤْخَذَ بِي بَرِيءٌ اوس معدن رحم او
کرم نے فرمایا نشان اور نام مجرم سے کیا قصد ہے تمہارا چاہتے ہو میری آزار کا انتقام
کردار لو دشمن جفاکار کو سزای اطوار دو پس اگر جسپر میرا ظنہ گیا وہی ستم آرا ہے تو خدا
عوض اعمال دینی والا ہے اور ہرگاہ وہ خطا شعار نہو تو مجھی منظور نہین ہے کہ بیگناہ مبتلای گیر و دار ہو
قَالَ فَلَا أُخْبِرُكَ بِهِ حَتَّى نَلْقَى رَسُولَ اللهِ ارشاد کیا قاتل کا پتا ہرگز نہ بتاؤنگا
تاکہ نانا رسول خدا کی زیارت کرون او نہین سناونگا رُوِيَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ جنادہ ابن ابی امیہ سے
روایت کی ہے اوسنے یہ مصیبت دیکھی ہوئی کہی ہے یعنی خبر بیماری امام حسن علیہ السلام کی پائی
وہ مرض جسمین دنیا سے رحلت فرمائی عیادت کو گیا شرفیاب خدمت ہوا وَبَيْنَ يَدَيْهِ
طَسْتٌ يَقْذِفُ عَلَيْهِ الدَّمَ وَيَخْرُجُ كَبِدُهُ قِطْعَةً قِطْعَةً مِنَ السَّمِّ الَّذِي
أَسْقَاهُ دیکھا طشت آگی رکہا ہے وہ جناب اوسپر جھکی ہوئی استفراغ کرتی ہین جو زہر دیا ہے
اوسکی باعث خوناب قی مین جگر کی لختی تیرتی ہین فَقُلْتُ يَا مَوْلَايَ مَا لَكَ لَا تُعَالِجُ
نَفْسَكَ جنادہ بیان کرتا ہے مین بیتاب ہوگیا باچشم پر آب اوس جناب سے کہا یا مولا کیا سبب ہے

۱۹۶

جو دکہہ اوٹہاتی ہو اور اپنا علاج مرض نہیں فرماتی ہو فقال یا عبد اللہ بماذا اعالج
الموت بولی ای بندہ خدا نہیں جانتا ہی مداوای موت کس چیز سی ہو سکتا ہی قلت انا
للہ وانا الیہ راجعون ثم التفت الی فقال اوسدم تاسف سی مجہی رونا آیا
فقرہ انا للہ زبان پر لایا پہر وہ سرور میری طرف متوجہ ہوی آوازِ دردناک ضعیف سی کلام کی
واللہ لقد عہد الینا رسول اللہ ان ھذا الامر یملکہ احد عشر اماما
من ولد علی وفاطمۃ ما منا الا مسموم او مقتول قسم خدا کی عہد اور پیمان رسول
ہماری ساتہہ کیا گیا ہی یہ مصیبت ساری فرزندان علی اور فاطمہ کی لیی مہیا ہی زہر جفا
کہلا جاینگی خواہ تلوار اور خنجر سی گلی کٹواینگی ثم رفعت الطست وبکی قال ثم
انقطع نفسہ واصغر لونہ حتی غشیت علیہ بعد ازان وہ طشت پرخون کو
اوٹہایا اور شاید خدام نی حرم سرا مین بہجوایا دستور ہی بیمار کا طشت ہر گاہ اوٹہہ کی آتا ہی
ملاحظہ کو پرستارونکا ہجوم اوسپر ہو جاتا ہی اگر علامت صحت کی اوسمین پاتی ہین تو امیدِ خدا پر
علاج سی دلکو بہلاتی ہین اور جو مواد فاسد سی قرینہ ہلاکت خیال مین گذرتا ہی تو بہر کیف کو
تشویش سی چین نہین پڑتا ہی رنجور کا غم ہر دم کہاتی ہین مذکور علیل کی سوا کلام نہین بہاتی
ہین امام حسن علیہ السلام کی سترہ بہائی اور نو بہنین بندرہ اولاد صد ہا زنانِ منکوحہ اور مطلقہ
اور کنیزین فراہم تہین کہ ہجوم و شوسہ مرگ سی اوس مظلوم کی سب مصروف حزن والم تہین
زینب خاتون اور ام کلثوم مانند پروانہ چراغ بیقرار ورات بستر برادر کی پاس بیٹہی خورد
خواب سی برکنار اندیشہ موت اور زیست سی داڑہین مار کی روتین علامت ردیہ کی مشاہدہ
مین حسرت سی جان کہوتین دیکہتی ہی پارہ ہای دل کی ہر ایک بی بی کا حال غیر ہو گیا پردہ نظر
جمع ہو گی حتی بچونکا شور مچا گہبراکی ایک نی دوسرکو لختِ جگر دکہائی مادرِ قاسم اور ازواج

ثم جمع الحدیث بلفظہا فقال واللہ
فمات اربعۃ الاف وثلاث جسیر
فامر معاویۃ بہا فضربت وعدت
فوجد بہا فی روایۃ ابن عباس الجوہری
قد انقطع من المختصر المذکور کلمات
سنۃ واربع بشارات اقول و
فی ہذہ النخلۃ

مجلس ع بیچ روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

سطرات نے کلیجہ کی ٹکڑون پر اشکِ خونین بہائی عورات اور مرد اقربا کو بہت ہراس زندگانی حضرت سے اوسدم سبکو یاس کیسکو رنڈاپی کا سامان نظر آیا، فرزندونکو تیمی کا دکہہ دل مین جوش لایا، وہ فریاد و زاری سنکی امام حسن علیہ السلام نے بہی رو دیا، شدتِ وجع اور سوز درونین دم اوکہڑا جی کو تہام لیا، مگر غلبہ دردسے رنگِ رخسار نہایت زرد ہوا، طاقتِ ضبط جو بدنین نرہی غش آیا، جسم سرد ہوا وَدَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ فَانْكَبَّ عَلَيْهِ حَتّٰى قَبَّلَ رَاْسَهُ وَبَيْنَ عَيْنَيْهِ ناگاہ امام حسین علیہ السلام بالین پر آئی بہائی کا حال جو غیر دیکہا بیتاب اوکی سینہ پر گری درمیانِ دو چشم اور سر کا بوسہ لیا سینہ پر رکہا خدا کیکی برادر کو ایسا ماجرا جانگزا سامنی نہ لائی اس مصیبت غم پرورسی دشمن ابتر کو بہی بچائی امام حسین علیہ السلام کمال مضطر اور پریشان ہوئی فرطِ قلق مین نالہ واخاکرتی روتی رہی ثُمَّ قَعَدَ عِنْدَهُ فَتَسَارَّا جَمِيعًا سرہانی امام حسن علیہ السلام کی بیٹہی آنسو تہام لیئی دونو امام نی گلی ملکی دیر تک باہم راز و نیاز کیئی لاکن اوس مظلومِ مسموم کو نظر کی بیتاب ہر پہلو مین کروٹ بدلتی چین جو نہ آتا مانند ماہی بی آب خاک پر سینہ ملتی اور تڑپتی ثُمَّ قَالَ يَا اَخِي اِذَا اَنَا مُتُّ فَغَسِّلْنِي وَحَنِّطْنِي وَكَفِّنِّي وَاحْمِلْنِي اِلٰى قَبْرِ جَدِّي حَتّٰى لَاُجَدِّدَ بِهِ عَهْدِي ہرگاہ سبطِ مجتبیٰ نی غش سی افاقہ پایا، صدای نحیف سی بہائی کو خطاب وصیت فرمایا، جو مین اس صدمۂ ہلاکت سی زندہ نرہون حسرتِ فراق مین تمہاری جنت کو رحلت کرون میری جنازہکو نہلانا حنوط چہڑکنا کفن پہنانا اوٹہاکی روضۂ جد بزرگوار مین تابوت لیجانا، برابر لحد حضرت رسالت لاش کو رکہنا، واقعۂ مصیبت کی نانا کو تعزیت کہنا تاکہ مین اوس قبر مطہر سی ظاہر اور باطن ملون اپنا عہد واثق پہر کامل اور نیا کرلون وَتُلْحِدُنِي اِلٰى جَانِبِ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ فَاِنْ مُنِعْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَبِحَقِّ جَدِّكَ وَاَبِيكَ اَنْ لَا تُخَاصِمَ اَحَدًا

وَارْدُدْ جَنَازَتِی مِنْ فَوْرِکَ اِلَی الْبَقِیْعِ حَتّٰی تُدْفِنَنِیْ مَعَ اُمِّیْ عَلَیْهَا السَّلَامُ
پہلوی تربتِ رسول مین بعد میری بنانا اگر اہل عداوت مانع آئین غم نہ کہانا اپنی جد پدر
مادر کی واسطی اونسی جہگڑا ہرگز نہ کرنا فورًا جنازی کو بقیع مین مدفنِ والدہ کی برابر لیجا کی
تہِ خاک رکھنا اَیْضًا وَرُوِیَ اَنَّ الْحَسَنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا دَنَتْ وَفَاتُهٗ وَ
نَفِدَتْ اَیَّامُهٗ وَجَرَی السَّمُّ فِیْ بَدَنِهٖ تَغَیَّرَ لَوْنُهٗ وَاخْضَرَّ جَسَدُهٗ روایت
کی ہی جب امام حسن علیہ السلام کا وقت وفات آیا قطع رشتہ عمری عرصہ مدت حیات نے
طی پایا زہر نی رنگِ بدنِ شریف مین تغیر دی جسم حضرت پر سبزی سمیت کی غالب ہوئی
فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ اِنِّیْ اَرٰی لَوْنَکَ مَائِلًا اِلَی الْخُضْرَةِ امام حسین علیہ السلام نی کہا
ای برادر محزون کیا سبب ہی جو لونِ رخسار آپکا ہرا دیکہتا ہون فَبَکَی الْحَسَنُ وَقَالَ
یَا اَخِیْ لَقَدْ صَحَّ حَدِیْثُ جَدِّیْ فِیَّ وَفِیْکَ ثُمَّ اَعْتَنَقَهٗ طَوِیْلًا وَبَکٰی کَثِیْرًا
رابعِ آلِ عبا نی لبِ حسرت بیان کہولی با دلِ بیقرار اور خاطرِ افسردہ بولی ہنگام فراق اور
ایام جدائی پر افسوس ہی ای بہائی یہ نانا رسولِ خدا کی حدیثِ شبِ معراج راست آئی کہ مری رنگت
میرا رنگ اثرِ زہر سی سبز نظر پڑا تمہارا بدن ساعتِ شہادت مین خونِ گلو سی احمر ہوگا یہ سن دونو
برادرِ غم پرور دیر تک آپسمین گلی ملی ایسا روئی کہ زمین اور زمان تک سی لرزنی لگی اِبن
عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا عَنْ اٰبَائِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ الْوَفَاةُ
بابویہ کی کتاب امالی اور عیونِ اخبار مین مذکور ہی کہ حضرت امام رضا اور اونکی آبای کرام
علیہم السلام سی ماثور ہی کہ جب وقتِ وفاتِ امام حسن علیہ السلام قریب آیا شدتِ حزن
الم سی روئی اشکِ حسرت بہایا فَقِیْلَ لَهٗ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَتَبْکِیْ وَمَکَانُکَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَکَانُکَ الَّذِیْ اَنْتَ بِهٖ وَقَدْ قَالَ فِیْکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مجلس چوتہی روایات فضیلت اور حالات شہادت امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ما قال بعض حاضرین صحبت نی کہا ایفرزند رسو لخدا اسوقت کی خوفسی پکارتی ہو باوجود مرتبۂ عالی اور قرابت پیغمبر جو تم رکہتی ہو تمہاری شان مین وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی وہ بیان کیا ہی جو کسی کی حق مین نہین فرمایا اور یہ شرف اللہ نی تمکو دیا ہی وَقَدْ حَجَجْتَ عِشْرِیْنَ حَجَّۃً مَاشِیًا وَقَدْ قَاسَمْتَ رَبَّکَ مَالَکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّی النَّعْلِ وَالنَّعْلِ بیست دفعہ پای پیادہ کعبہ مین جا کی حج کیا ہی خدا کی راہ مین تین بار مال اپنا حتی جوتا بہی نصف لٹا دیا ہی فَقَالَ اِنَّمَا اَبْکِیْ لِخَصْلَتَیْنِ ھَوْلِ الْمَطْلَعِ وَفِرَاقِ الْاَحِبَّۃِ ارشاد فرمایا دو سبب سی رقت اور زاری کرتا ہون ایک اندیشۂ روزِ محشر دوسری صدمۂ فراق عزیز و احباب سی تڑپتا ہون ثُمَّ وَصّٰی اِلَیْہِ بِاَھْلِہٖ وَوُلْدِہٖ وَتَرِکَاتِہٖ وَمَا کَانَ وَصّٰی اِلَیْہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حِیْنَ اِسْتَخْلَفَہٗ وَاَھَّلَہٗ لِمَقَامِہٖ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ اِسْمَ الْاَعْظَمَ وَمَوَارِیْثَ الْاَنْبِیَاءِ الَّتِیْ کَانَ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَلَّمَھَا اِلَیْہِ پہر سید الشہدا کو اپنی وصیت سنائی اور اہل و عیال و اولاد کی واسطی نام بنام سفارش فرمائی تبرکات انبیا و اصفیا جو شاہِ اولیا نی سونپا تہا اونکو دیا اسم اعظم اور علمِ امامت موروثی حضرت رسالت سپرد کیا فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِنِّیْ اُوْصِیْکَ یَا حُسَیْنُ بِمَنْ خَلَّفْتُ مِنْ اَھْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاَھْلِبَیْتِیْ اَنْ تَصْفَحَ عَنْ مُسِیْئِھِمْ وَتَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَتَکُوْنَ لَھُمْ خَلَفًا وَوَالِدًا بہائی سی بولی یا حسین مین تمہین حوالی کرتا ہون جو زن و فرزند و اسباب رکہتا ہون یہ چہوٹی بچی بعضی شیر خوار ہین عورات مین چند ضعیفہ غمزدہ اشکبار ہین ان سبکی بیقراری مین وارث اور سرپرست رہنا اپنی اولاد کی مثال پرورش کا دہیان رہنا خطاسی بدکار ان سادات کی درگذرنا اچہونکی بہلائی اور حسنات پر نظرِ عطا رکہنا اب تم میری اہلبیت کی مالک اور مختار ہو

چوتھی مجلس شہادت اور وصیت امام حسن علیہ السلام

خاندانِ نبوت اور امامت میں خلیفہ کردار ہو زینب خاتون اور ام کلثوم خواہرانِ مظلوم کو تسلی دینا جو مصیبت اور محنت ہجوم لائی صبر اور شکر میں پناہ لینا۔ پس ہر ایک اہل حرم کو پاس اپنی بلایا، پیار میں اوسکا سر چھاتی سی لگایا، قاسم اور عبد اللہ اطفالِ خُردسال کو محبت سی گود میں بٹھایا، پیشانی چوم کی دستِ شفقت سر پر پھرایا، محمد حنفیہ عباس عون جعفر اور سایر اخوان اور پسر باری باری آگی آئی سب سی وہ جناب آداب وصیت فرماکی رسمِ وداع بجالائی۔ راوی کہتا ہی وہ زینب خاتون اور ام کلثوم اور بانوانِ مغموم کا بیتابانہ دوڑنا بھائی کی در دہجرانی شیون اور افغان سی تڑپنا زمانی کو آہ و فریاد پر یاد رہیگا، پیر و جوان کی رقت زیاد کریگا، اوس وقت جوشِ غم سی چارون طرف میں اژدہام ہوا، سامانِ رحلت میں نالہ الفراق اور خروش بکاسی کہرام ہوا۔ وَحُکِیَ اَنَّ الْحَسَنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَشْرَفَ عَلَی الْمَوْتِ قَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا اَخِی اُرِیْدُ اَنْ اَعْلَمَ حَالَكَ نقل ہی جب امام حسن علیہ السلام کو مشرف موت دیکھا تو امام حسین علیہ السلام نی اونسی کہا ای برادر چاہتا ہون دریافت ہو حال تمہاری انتقال کا، اور جانلون بدن سی نکلنا جان پر ملال کا۔ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ یَقُوْلُ لَا یُفَارِقُ الْعَقْلُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ مَا دَامَتِ الرُّوْحُ فِیْنَا فرمایا اس حدیث کو پیغمبر سی میں نی سنا ہی خود یا خیر البشر نی کہا ہی بدرستیکہ ہم اہلبیت کی ہرگز عقل کم نہیں ہوتی تا وقتیکہ روح اور جسد میں مفارقت نہیں ہوتی۔ فَضَعْ یَدَكَ فِیْ یَدِیْ حَتّٰی اِذَا عَایَنْتُ مَلَكَ الْمَوْتِ اَغْمِزُ یَدَكَ پس تم ہاتھ اپنا میری ہاتھ میں رکھو تھامی رہو جبکہ ملک الموت نظر آئی اوسدم فشار دونگا۔ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِیْ یَدِهٖ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ غَمَزَ یَدَهٗ غَمْزًا خَفِیْفًا امام حسین علیہ السلام نی اپنا پنجہ عقدہ کشا بھائی کی دستِ حق پرست میں دیا

علیہ السلام دخل علی عبد الملک

بل صدقات امیر المؤمنین

بن الحسن فکان فاضلا وکان

مدح من الشیعة ولا عزم الحسن

ولم یدع الامامة ولا ادعاها

وله تسعون سنة وخرج من الدنیا

وکان جلیل القدر کثیر البر

چوتھی مجلس شہادت اور وصیت امام حسن علیہ السلام

تہوڑی دیر جو گذری تو سموم زہرِ جفانی آہستہ سی دبالیا، فَقَرَّبَ الْحُسَيْنُ اُذُنَهُ اِلٰی فِیهِ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَهُ پس امام حسین علیہ السلام نی اپنا کان بہائی کی دہانِ مبارک کے پاس رکہا اوس حضرت نی کمالِ نقاہت مین سخنانِ یاس کو یون کہا قَالَ لِیْ مَلَکُ الْمَوْتِ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَنْکَ رَاضٍ وَجَدُّکَ شَافِعٌ مجہسی گویا ہی اُن خوش ہو کہ خدا تمسی راضی ہی اور تمہاری جد بزرگوار شافع محشر امداد و حمایت مین کافی ہی پس وہ رکنِ دین اور کعبہ یقین امامِ حرم نی طرفِ قبلہ ہاتہہ پیر پہیلائی کلمۂ شہادت اور ذکرِ خدا و مناجات زبان پر لائی جانِ شریف نی تنِ لطیف سی مفارقت کی دار الفنا دنیا سی خلد برین کی راہ لی فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرٍ وَاُنْطُلِقَ بِهٖ اِلٰی مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ الَّذِیْ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْهِ عَلَی الْجَنَائِزِ سندی روایت کی جب امام حسن علیہ السلام نی شہادت پائی ہی اہلِ حرم نی فریاد و زاری مین صفِ ماتم بچہائی ہی جنازہ کو اوٹہایا اقربانی ملکی نہلایا کفن پہنایا تابوت مین لٹایا سب خویش و برادر آگی پیچہی ہاتہہ لگایا دہوم اور ہجوم عام سی مصلا مین جہان پیغمبر میت پر نماز پڑہتی پہنچایا فَصَلّٰی عَلَی الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ نماز کو ساری مرد و عورتِ اہلبیت اور محبینِ صحابہ جمع ہوئی امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ جملہ برادران اور سائر عزیزان متوجہ صلوٰۃ رہی فَلَمَّا اَنْ اُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَاُدْخِلَ الْمَسْجِدَ ہرگاہ درود اور سلام سی فراغت کی لاشِ نور پاش کلمۂ طیبہ پڑہکی اوٹہائی تابوت روضۂ رسول اللہ مین رکہا ہنگامۂ رد و بدل دفنِ ابن جمل مین بر پا ہا وَقَالَ اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ تَزَوَّجَ مِائَتَیْنِ وَخَمْسِیْنَ امْرَاَةً وَقَدْ قِیْلَ ثَلَاثُ مِائَةٍ اِنَّ هٰذِهِ النِّسَاءَ کُلُّهُنَّ خَرَجْنَ فِیْ خَلْفِ جَنَازَتِهٖ حَافِیَاتٍ راوی کہتا ہی دو سو پچاس خاتونِ مکرمات امام حسن علیہ السلام کی تصرف مین آئین تہین اور تین

الی بلدین جوبی وعلیها عمالهم اجابه ابن مسعود بن ملیلة فقال النصار لعبد نعال خرج احد الحسن ع ویسلمه الی معاویه فیجعل لنا العراق فلذ برایه الشیعة من فعل النصار لعنه فهموا بقتل النصار فالطف ع لسان الشیعة بالعفو من النصار ففعلوا فقال الحسن ویلکم والله ان معاویة لا یفی لاحد منکم بما ضمنه فی قتلی وانی اظن ان لو وضعت یدی فی یده فاسالمه لم یترکنی ادین لدین جدی وانی اقدر ان اعبد الله عز وجل وحدی ولکنی کان انظر الی ابنائکم واقفین علی ابواب ابنائهم یستسقونهم ویستطعمونهم بما جعل الله لهم فلا یسقون ولا یطعمون فبعدا وسحقا لما کسبته ایدیهم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فجعلوا یعتذرون بما لا عذر لهم فیه فکتب الحسن من فوره ذلک الی معاویة اما بعد فان خطبی انتهی الی الیاس من حق احییه وباطل امیته وخطبک خطب من انتهی الی مراده وانی اعتزل هذا الامر واخلیه لک وان کان تخلیتی ایاه شرا لک فی معادک ولی شروط اشترطها لا تبهظنک ان وفیت لی بها بعهد ولا تخف ان غدرت وکتب الشرط فی کتاب اخر فیه یمنیه بالوفاء وترک الغدر وستندم یا معاویة کما ندم غیرک ممن نهض فی الباطل او قعد عن الحق حین لم ینفع الندم والسلام

۲۰۳

چوتہی مجلس شہادت اور وصیت امام حسن علیہ السلام

سوکی ہی روایت ہی یہ سب بیبیان حجاز کی بہی تشریف لائی تہین غم اور سانحہ سولا سے
داڑہین مار کی روتین نوحہ اور شیون مین سر کہولی قدم زن ہوتین کسی کی زبان پر نالہ و آہ کا
جوش تہا کسی کو شدتِ اندوہ سی واویلا و احسرتا کا خروش تہا رانڈون کی قافلہ مین خواہرِ
محترمِ امام کا انبوہ روتا جاتا امام حسین علیہ السلام کی بہی برادرانِ نالان مین محبونکا ہجوم شورِ
محشر دکہاتا وہ دو سبطِ رسول دو نورِ چشمِ بتول دو گوشوارۂ عرشِ خدا دو زادۂ علیِ مرتضے
دو سیدِ شبابِ جنت دو محضرِ شفاعتِ امت ایک امام کا جنازہ اس دہوم سی اوٹہا جو دنیا مین
اوسکا شہرۂ الم رہا دوسری کا جسمِ صد پاش خاک و خون مین تڑپا تین روز تک دفن کرنیوالا
کوئی باقی نہ بچا ایک معصوم کی ماتم اور عزا کو برپا کیا لوگ پرسی کو آئی دوسری مظلوم شہید کی
لاش کو دہوپ مین رہنی دیا اوسپر خاک سی کہوڑی دوڑائی نظم للمولفہ کیا کہون کی نہین طاقت
کہ اب سکتہ ہوا نیش زن ہی دل مین حالِ کشتۂ زہرِ دغا اشکبار ایسی ہر اک فردِ بشر بیتاب ہے
ماتمِ فرزندِ احمد سی ہوا محشر بپا اہلِ مجالس اشکبار و غمزدہ خاطر حزین ابرِ رحمت جوش مین آیا
ہی اب وقتِ دعا ای خداوند کریم از بہرِ نامِ پنجتن بقصدِ حضار جو دل مین ہو وہ کر روا
ذاکرِ سبطِ پیمبر ناظمِ حسرت مقال ہی مریضِ خستہ تن اوسکو شفا ہووی عطا

وکان الحسن بن الحسن حضر مع عمه الحسین علیه السلام یوم الطف فلما قتل الحسین ع واسر الباقون
من اهله جائه اسماء بنت خارجة فانتزعه من بین الاساری وقالت والله لا یوصل الی ابن خولة
ابدا فقال عمر بن سعد دعوا لابی حسان ابن اخته ویقال انه اسر وکان به جراح قد اشفی منها واما
عمرو والقاسم وعبد الله بنو الحسن بن علی علیهما السلام فانهم استشهدوا بین یدی عمهم الحسین بن علی
علیهما السلام بالطف رضی الله عنهم وارضاهم واحسن عن الدین والاسلام واهله جزاهم وعبد الرحمان
بن الحسن خرج مع عمه الحسین الی الحج فتوفی بالابواء وهو محرم والحسین بن الحسن المعروف بالاثرم کان له
فضل ولم یکن له ذکر فی ذلک وطلحة بن الحسن کان جوادا

یہ سبب مصالحت کو مختصر و مفید ذکر کیا ہے اور وجوہ شتی کو رفع الزام پر مولف نے بحار نی سید مرتضی سے لکہا ہی ہر اعتراض کا جواب وافی ہی اہل حق کو نظارہ اوسکا الازیاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ الذی جعل البلاء لاولیائہ واحبائہ والصلوۃ والسلام علی انبیائہ واصفیائہ والشہداء من اوذائہ سخنوران اذکار عالم و مستمعان اخبار ماتم کو بشارت مین تعزیت پر اشارت ہی اور تہنیت سی توام حسرت ہی خوشا زمان کہ درجِ عصمت سی گوہرِ اجلال فی سلف اور خلف کی ظہور کیا حبذا دوران کہ برجِ رفعت سی اخترِ اقبال کی ثابت و سیار کو شرفِ نور ملا وہ ماہِ اوجِ سعادت اور مہرِ سپہرِ کرامت محضرِ شہادت کا طغرای غرا کشورِ شفاعت مین فرمان روای روزِ جزا جسکی عباراتِ نامِ ذی شان مین عبرات کی شورش ہی اور صفاتِ ہمام کی ذکر و بیان پر حسنات کی جوشش ہی سرخی رخسارِ مغفرت کو اوسکی محبت کا ایاغ ہی اور لالہ زارِ نبوت مین اوسکی مصیبت کا داغ ہی اوس نوحہ کی شفقت سی دیدہ دل کو جلا ہی اور گوشوارہ عرشِ علا کی مدح و ثنا مین کانون کو صفا ہی اوسکی غمخوارانِ بزمِ تولا کو انعامِ خوانِ جنت اور طوبی سی کامیابی ہی جرعہ نوشانِ دورہ بکا و عزا کو چشمہ تسنیم و کوثر سی ذریعہ سیرابی ہی نسب مین پدر ولیِ کبریا خانہ زادِ خدا مادر صدیقہ کبری فخرِ مریم و حوا حسب مین سبطِ خیر الوری ابو الائمہ امام ابن امام برادرِ کہتر علم مین دانای رموزِ لدنی

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت مین جناب آل عبا امام حسین علیہ السلام

مرشد زادہ روح الامین علم مین کرسی عظمت کی بپایۂ وقار و تمکین سخاوت مین وہ عالی
گوہر کی ساتھہ تمام گھر بار لٹایا شجاعت مین خشک لب اور چشم تر بتن مجروح تیس ہزار لشکر کو
زہد مین فاقی گذری اور صبر و شکر سی وقت کاٹی تقوی مین زر و مال دنیا سی بیزاری کرتی
رہی معجزات و کرامات سی کتابونکا دامان بھرا ہی تسلیم و رضا کا مرتبہ زمین و آسمان مین قدر و
قضا پر کہلا ہی ہمت وہ کہ بخشش امت پر جو کمر باندھی سند نجات لینی کو عاصیونکی جان دی
رحم و مروت کا درجہ قدرت بیان سی باہر ہی ایک شمہ زعفر جن کی روایت مین قصہ مختصر ہی
بذل و نوال کا حال ایسا کہ دشمنونکو پیاسا پایا تو اپنی دست دریا نثار و شت مین پانی بہر کی
پلایا زور و طاقت کا کیا کہنا جو بار مصیبت اور شہادت اوٹھایا جسکی تحمل سی انبیا و اولیا نی
روز الست مین سر ندامت جھکایا سجادہ فقر و ریاضت کو فخر سلطنت جانا سر و گردن کو
راہ مولا مین دینا فرض العین مانا پس ای طبع رسا جو بحرین فکر سی آبدار در مضمون ہاتھہ آئی وہ
چاہیی کہ منقبت مین امام ابرار کی صرف ترصیع کیا جائی کہ یہ پنجم دیباچہ کتاب سی حال خامس
آل عبا کی گنجور صوابکا باب ہی اور پانچوان غیر اشجاب مقال مین وصف سید الشہدا کی منشور
لاجواب ہی ای حاضرین سونین جب یہ کلام فرحت انجام سنو زبان تحسین سی نام حسین علیہ السلام
درود علی الدوام بہیجو رقمی وُلِدَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَامَ الْخَنْدَقِ بِالْمَدِينَةِ
يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثَلَاثَةٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ اَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ بَعْدَ اَخِيهِ
بِعَشَرَةِ اَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا امام حسین علیہ السلام پیدا ہوی شہر مدینہ مین جو سال
غزوہ خندق تہا وہ روز پنجشنبہ تیسری شعبان چوتہا برس ہجرت رسول حق تہا امام حسن
علیہ السلام کی ولادت سی دس مہینی اور بیس دن کا زمانہ جب گذرا تو اوس کوکب شرف
و ظہور سی یہ اجالا مطلع ضیا ہوا وَاسْمُهُ الْحُسَيْنُ وَفِي التَّوْرَاةِ شَبِيرٌ وَفِي

٢٠٥

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

الْاِنْجِیلِ طَابٌ وَکُنْیَتُہٗ اَبُوعَبْدِ اللّٰہِ الْخَامِسُ وَاَبُوعَلِیٍّ اسم گرامی سامی مین
توریت مین شبیر اور انجیل کی عبارت سی طاب ہی کنیت اوس نامور کی ابوعبد اللہ
خامس وابوعلی معروف شیخ وشاب ہی وَاَلْقَابُہٗ الشَّہِیْدُ وَالسَّعِیْدُ وَالسِّبْطُ
وَلٰکِنْ اَعْلَاھَا رُتْبَۃً مَالَقَّبَہٗ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ قَوْلِہٖ عَنْہُ وَعَنْ اَخِیْہِ
اَنَّھُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ القاب جناب شہید وسعید وسبط لاکن سب سے
زیادہ وہ کہ فریقین کی محدث رطب اللسان ہین جو خطاب کیا بارہا رسولخدا نی اونکو
اور برادر مستطاب کو حسنین سید جوانان جنان ہین عَاشَ مَعَ جَدِّہٖ سِتَّۃَ سِنِیْنَ
وَاَشْہُرٍ وَقَدْ کَمُلَ عُمْرُہٗ خَمْسِیْنَ وَیُقَالُ کَانَ عُمْرُہٗ سَبْعًا وَخَمْسِیْنَ
سَنَۃً وَخَمْسَۃَ اَشْہُرٍ وَمُدَّتُ خِلَافَتِہٖ خَمْسُ سِنِیْنَ وَاَشْہُرٍ اپنی جد بزرگوار کی
ساتھہ چہہ سال اور ایک مہینا بسر کیا پچاس برس کا سن شریف گذرا تھا جو درجہ شہادت
ملا دوسری روایت مین چھپن سال اور پانچ مہینے کہا ہی جس مین پانچ برس اور ایک
مہینے تک منصب خلافت رہا ہی وَمَضٰی قَتِیْلًا یَوْمَ عَاشُوْرَا وَھُوَ یَوْمُ السَّبْتِ
الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَیُقَالُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الظُّہْرِ
یوم عاشورا شنبہ کی روز دسوین ماہ محرم کو قبل زوال آفتاب مقتول ہوی اور بعض ناقلین
جمعہ کی دن بعد ادای نماز ظہر حق سی موصول ہوی وَقِیْلَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ بِطَفِّ کَرْبَلَا
بَیْنَ نِیْنَوٰا وَالْغَاضِرِیَّۃِ مِنْ قُرَی النَّھْرَیْنِ بِالْعِرَاقِ سَنَۃَ سِتِّیْنَ مِنَ الْھِجْرَۃِ
دوسری ناقلین اور علمای حدیث فی یوم دوشنبہ بہی لکہا ہی دشت کربلا مین غاضریہ اور
نینوا کی درمیان جو عراق کی قریہ تہی سال شصتم ہجری کو ماجرا گذرا ہی کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
سَبْعَ سِنِیْنَ وَمَعَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَبْعًا وَثَلَاثِیْنَ سَنَۃً وَمَعَ اَخِیْہِ الْحَسَنِ

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

سَبْعاً وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَکَانَتْ مُدَّتُ خِلَافَتِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ وَاَشْہُرٍ سات برس سو محمد صلوۃ اللہ علیہ والہ کی ساتھہ رہی اور سینتیس امیر المومنین کی خدمت مین بسر ہوی سینتالیس امام حسن علیہ السلام کی ہمراہ گذری دس برس اور ایک مہینی تک آپ سند خلافت پر بیٹھی ایضًا وَقَالَ اَبُو الْفَرَجِ فِی الْمَقَاتِلِ کَانَ مَوْلِدُہُ لِخَمْسٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانِ سَنَۃَ اَرْبَعٍ مِنَ الْہِجْرَۃِ وَقُتِلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَۃَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَلَہٗ سِتٌّ وَخَمْسُوْنَ سَنَۃً وَشُہُوْرٌ ابو الفرج اصفہانی سے کتاب مقاتل الطالبین مین مذکور اور مسطور پایا ہی چوتھی سال ہجری کی پنجم شعبان کو امام حسین علیہ السلام کا روز ولادت ماثور بتایا ہی سنہ اکسٹھہ مین جمعہ کی دن دسوین محرم کو ارض نینوا مین شہید ہوی جو پچاس اور سات برس اور دو مہینی عمر شریف سی گذری تھی وَقِیْلَ قُتِلَ یَوْمَ السَّبْتِ رَوٰی ذٰلِکَ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمِ الْفَضْلِ بْنِ دُکَیْنٍ وَالَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ اَوَّلاً اَصَحُّ اور بعض نی قول ضعیف کہا یوم شہادت حضرت ہفتہ تہا یہ لکہا ابی نعیم سی مروی آیا لاکن جو اول ذکر ہوا وہی معتبر پایا وَکَانَ اَوَّلُ الْمُحَرَّمِ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْہِ یَوْمَ الْاَرْبَعَا اَخْرَجْنَاہُ بِالْحِسَابِ الْہِنْدِیِّ مِنْ سَائِرِ الزِّیْجَاتِ اسواسطی کہ جب امام علیہ السلام کو درجہ شہادت ملا اوس برس مین روز چہارشنبہ محرم کا غرہ تہا یہ حساب ہندی سی ہمنی نکالا اور اونکی ساری زیج مین تحقیق دیکہا وَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَلَیْسَ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ الْیَوْمُ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ یَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاِثْنَیْنِ پس جب حال ایسا ہو تو جایز نہین کہنا کہ دسوین محرم کو ہنگام واقعہ کربلا ہفتہ یا دوشنبہ تہا ایضًا فِی الْمُنْتَخَبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّہَبَ لِفَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ الْحُسَیْنَ وَکَانَ مَوْلِدُہٗ فِیْ رَجَبٍ فِیْ اِثْنَا عَشَرَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْہُ کتاب منتخب فخری مین زبانی ابن عباس یہ روایت نقل کی جب اللہ کی ارادی

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور مصیبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

فاطمہ زہرا کو تولد امام حسین علیہما السلام سے خوشی سی پس ہرگاہ اونکی پیدایش سے ہوم ہوئی وہ
بارہوین تاریخ ماہ رجب کی تہی فلما وقعت فی طلقہا اوحی اللہ الی لعبا وہی
حوراء من حور الجنۃ جسوقت بتول عذرا کو درد شکم عارض ہوا خدانی واسطی عذرا کی
لعبا سی کہا وہ حوران جنت سی بڑی ممتاز تہی اور سب مین برگزیدہ بی نیاز تہی واہل الجنۃ
اذا ارادوا ان ینظروا الی شیء حسن نظروا الی لعبا اہل بہشت جو اچہی صورت کے
مشتاق ہواکرتی تو چہرہ زیبای لعبا کی محو تماشا رہتی قال ولہا سبعون الف وصیفۃ
وسبعون الف قصر وسبعون الف مقصورۃ لعبا کی تعریفین اوسی بابن صدق و
صفا سی یون کہین اوسکی ستر ہزار کنیز وصیفہ اور ستر ہزار خادمہ مقصورہ اور ستر ہزار عمارات رفیعہ
اور ستر ہزار غرفہ عالیہ سی قبل کی حشمتین تہین وسبعون الف غرفۃ مکللۃ بانواع
الجواہر والمرجان وقصر لعبا اعلی من تلک القصور ومن کل قصر فی
الجنۃ اذا اشرفت علی الجنۃ نظرت جمیع ما فیہا واضاءت الجنۃ من ضوء
خدہا وجبینہا حسین بہنی کا قصر سب سی زیادہ اونچا انواع موتی اور مونگا اوس مین جڑا
جس گہری جاہتی ساری فردوس کی سیر نظر آتی جب گردن جانب تماشا بڑہاتی رخسار وجبین کی
چمک سی بہشت مین خلد روشن ہوجاتی فاوحی اللہ الیہا ان اہبطی الی دار الدنیا الی ابنۃ
حبیبی محمد فانسی لہا خدانی اوسی حکم دیا کہ دنیا مین نزول کری فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفی
علیہ الصلوۃ والہ کی خدمت مین رہی فاوحی اللہ الی رضوان خازن الجنان ان زخرف
الجنۃ وزینہا کرامۃ لمولود یولد فی دار الدنیا رضوان خازن جنت کو فرمان ہوا
اسبابکا جو ہر نوع آرایش اور زینت سی فردوس کو سجا کرامت سی اوس فرزند کی جو آج پیدا ہوگا
ہماری دوست کا دل اوسکی وجود پر شاد ہوگا واوحی اللہ تعالی الی الملائکۃ ان قوموا

پانچوین مجلس ذکر فضیلت او مصیبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

صفوفاً بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ وَالثَّنَاءِ عَلَی اللہِ تَعَالٰی امر کیا ملائکہ آسمان کو جو تمامی

فی او ہو کھڑی ہو صف باندھکی تسبیح اور تقدیس و ثنای الٰہی ادا کرو وَاَوْحَی اللہُ اِلٰی

جَبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَنِ اهْبِطُوْا اِلَی الْاَرْضِ فِیْ قِنْدِیْلٍ

مِنَ الْمَلٰئِکَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْقِنْدِیْلُ اَلْفُ اَلْفِ مَلَکٍ پھر ارشاد ہوا جبرئیل و

میکائیل و اسرافیل کو ایک قندیل ملائکہ ہمراہ لیکی زمین پر اترو ہماری رسول کو بشارت دو

ابن عباس کا بیان ہی قندیل شمار کرتی ہین دس لاکھہ فرشتونکو قَالَ فَهَبَطَتْ لُعْبَا

عَلٰی فَاطِمَةَ وَقَالَتْ لَهَا مَرْحَبًا بِکِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ کَیْفَ حَالُکِ قَالَتْ لَهَا

بِخَیْرٍ راوی نی خبر دی پس لعبا نازل ہوئی اور خدمت مین فاطمہ زہرا کی پہنچی کہا خوشا جاہ و

جلال آپکا پوچھا ای دختر محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا حال ہی تمہارا صدیقہ کبریٰ نی جواب

فضل خدا سی بخیر ہی مزاج میرا وَلَحِقَ الْحَیَاءُ فَاطِمَةَ مِنْ لُعْبَا لَمْ تَدْرِ مَا تَفْرِشُ لَهَا او س وقت

حیاسی بتول عذرا شرمندہ ہوئین کیا لا ئین جو اجلاس لعبا کی واسطی گھر مین پہلائین فَبَیْنَمَا

هِیَ مُتَفَکِّرَةٌ اِذْ هَبَطَتْ حَوْرَاءُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَعَهَا دُرْنُوْکٌ مِنْ دَرَانِیْکِ الْجَنَّةِ

فَبَسَطَتْهُ فِیْ مَنْزِلِ فَاطِمَةَ فَجَلَسَتْ عَلَیْهِ لُعْبَا اس تشویش مین زہرا تہین ناگاہ حور

جنت آئی ساتھہ انکی مسند استبرق بہشت کی لائی وہ لعبا اسپر عرب مین بچہادی ام خاتون محشر سے

لعبانی او سپر تشریف رکھی فَلَمَّا اَنْ وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَیْنَ فِیْ وَقْتِ الْفَجْرِ فَقَبِلَتْهَا

وَقَطَعَتْ سُرَّتَهُ وَنَشَّفَتْهُ بِمِنْدِیْلٍ مِنْ مَنَادِیْلِ الْجَنَّةِ پس فاطمہ طیبہ نی

وقت فجر امام حسین علیہ السلام کو جنا لعبا نی نال کاٹی نہلایا رومال حریر خلد سی پونچہا جامہ

فردوس مین لپیٹا گود مین لیا درود و سلام بہیجا سر و صورت کو صفا دیا وَقَبَّلَتْ عَیْنَیْهِ

وَتَفَلَتْ فِیْ فِیْهِ وَقَالَتْ لَهٗ بَارَکَ اللہُ فِیْکَ مِنْ مَوْلُوْدٍ وَبَارَکَ اللہُ فِیْ

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ

۲۰۹

الی قوله تعالی وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنة للناس الایة

بنی امیة علی المنابر فساءه ذلک فقیل له انما الدنیا یعطونها

الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم

ثم تبعهم بنو العباس علی الفساد

ولد فاطمة تحت کل حجر و مدر

الفصل الثانی والعشرون من سوال

ابراهیم علیه السلام قوله تعالی لا ینال عهدی الظالمین

پانچوین مجلس تذکرہ ولادت اور خبر شہادت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

وَالِدَیْکَ پہر اوس نور عین کی آنکہون کو چوما سینی سی لگا کی پیار کیا منہہ سی منہہ ملایا اور کہا مبارک کری خدا تمہارا پیدا ہونا برکت دی آپکی والدہ کو اور تم سلامت باکرامت سدا رہو وَھَنَّتِ الْمَلَائِکَۃُ جِبْرَئِیْلُ وَھَنَّا جِبْرَئِیْلُ مُحَمَّدًا سَبْعَۃَ اَیَّامٍ بِلَیَالِیْھَا پس حاملہ فرشتون نی جبرئیل کو اوس ولادت کی تہنیت دی جبرئیل اور ساری ملایکہ نی محمد مصطفی علیہ وآلہ السلام کو مبارکباد کہی سات شب و روز قدسی باری باری آتی رسم خوشی اور جشن سرور بارگی خدمتین بجالاتی فَلَمَّا کَانَ فِی الْیَوْمِ السَّابِعِ قَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اَئْتِنَا بِابْنِکَ ھٰذَا جب ساتوان دن ہنگامہ عیش کا ہوا جبرئیل نی سرور عالم سی کہا یا محمد اپنی فرزند کو وہ جمال دلپسند مین دکہاو وَقَالَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ عَلٰی فَاطِمَۃَ فَاَخَذَ الْحُسَیْنَ وَھُوَ مَلْفُوْفٌ بِقِطْعَۃِ صُوْفٍ صَفْرَاءَ فَاَتٰی بِہٖ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ راوی ناقل ہی کہ رسولخدا نی فاطمہ زہرا کی پاس قدم رنجہ کیا امام حسین کو صوف زرد مین لپٹا لاکی جبرئیل کو دیا فَحَلَّہٗ وَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَتَفَلَ فِیْ فِیْہِ وَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ مِنْ مَوْلُوْدٍ وَبَارَکَ اللّٰہُ فِیْ وَالِدَیْکَ یَا صَرِیْعَ کَرْبَلَا جبرئیل نی گوہر بحر نبوت کو صدف آغوش مین اوٹہایا اہلاً وسہلاً و مرحبا کا فقرہ سنایا دو چشم کی درمیان سی نور دیدہ بتول کی بوسہ لیا اور وہان سی منہ اپنا ملا کی عرض کیا برکت دی اللہ تمکو اور تمہاری والدین کو سدا فضل و کرم شامل رہی ای علطان دشت کربلا وَنَظَرَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَبَکٰی وَبَکَی النَّبِیُّ وَبَکَتِ الْمَلَائِکَۃُ پہر امام حسین کیطرف دیکہنی سی جوش بکا ہوا جبرئیل کی رقت سی پیغمبر اور ساری ملایکہ نی رویا وَقَالَ لَہٗ جِبْرَئِیْلُ اَقْرِأْ فَاطِمَۃَ اِبْنَتَکَ السَّلَامَ وَقُلْ تُسَمِّیْہِ الْحُسَیْنَ فَقَدْ سَمَّاہُ اللّٰہُ اِسْمَہٗ جبرئیل نی خیر الانام سی عرض کی اپنی دختر فاطمہ کو سلام پہنچاؤ اور کہو اسد نی اس فرزند کا نام حسین کہا تم بہی یہی اسم رکھو وَاِنَّمَا سُمِّیَ الْحُسَیْنَ لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ

پانچوین مجلس تذکرہ ولادت اور تعزیت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

فی زمانہٖ احسن منہ وجہاً اسواسطے اونکا نام حسین معین ہا جو اوس زمانی مین سر ورسی زیادہ کوئی حسین تہا فقال رسول اللہ یا جبرئیل تہنئنی وتبکی قال نعم یا محمد آجرک اللہ تعالیٰ فی مولودک ہذا رسولخدا علیہ السلام وآلہ نی پوچہا ای جبرئیل تہنیت دیتی ہو کیا باعث ہی جو سبار کباد مین رقت کرتی ہو عرض کی یا نبی اللہ پروردگار تمکو اجر بخشی اس مولود کی شہادت مین جزای صبر مقدر کری قال یا جبرئیل ومن یقتلہ قال شر امۃ من امتک فرمایا ای حامل وحی کبریا میری فرزند کو قتل کون کریگا جواب دیا تمہاری امت کی اشرار جنکی شقاوت پر خجل ہین کفار ودخل النبی علی فاطمۃ فاقرءہا من اللہ السلام وقال لہا یا بنیۃ سمیہ الحسین فقد سماہ اللہ الحسین پس رسالت پناہ نی حجرۂ فاطمہ مین قدم رکہا اللہ کا سلام اور پیام اونکو پہنچایا کہا اسکا نام حسین رکہو جو خدا نی تجویز کیا وہ پکارو وہنّاہا النبی فبکی فقالت یا اباہ تہنئنی وتبکی قال نعم یا بنیۃ آجرک اللہ فی مولودک ہذا فشہقت شہقۃ واخذت فی البکاء وساعدتہا لعبا ووصایفہا پروردگار کی جانب سی بار بجا لکہی اور چشمون سی آنسوونکی ندی بہی زہرا بولین ای بابا تہنیت مجہی دیتی ہو اور جوش بکا بہری جان لیتی ہو ارشاد کیا ہان ای بیٹا خدا تمکو اجر دی اس پسر کی شہادت کا بمجرد استماع خبر بنت خیر البشر بیتاب ہو مین نالہ وآہ کی ہمراہ شدت سی رو مین اونکی ساتہہ لعبانی بہی شور بکا مچایا ساری حوریان رفقای لعبانی سامان ماتم پہیلایا فقالت ومن یقتل ولدی وقرۃ عینی وثمرۃ فوادی قال شر امۃ من امتی بتول عذرانی پوچہا کون ماریگا میری نور نظر اور لخت جگر کو ای بابا خیر الوری بولی جو شریر خلق ہی اس امت سی یہ فعل ظلم وجفا ظہور مین آویگا بقتضای ... مین ہی اونکی قالت فاطمۃ یا اباہ اقرا جبرئیل منی السلام وقل لہ فی ای موضع

یقتل قال فی موضع یقال لہا کربلا۔ فاطمہ نے کہا اے پدر جبرئیل کو بعد اسلام ابلاغ کرو
اور حسین کہان مارا جائیگا وہ زمین کا سراغ لو۔ فرمایا اوس زمین پر جسے کربلا کہتے ہین اور بلائے غم
وہائے آرزو سند رہتی ہین فاذا نادی الحسینُ لم یجبہُ احدٌ فعلی القاعدِ عن
نصرتہٖ لعنۃُ اللہِ والملائکۃِ والناسِ اجمعینَ ہائے غریبی اور بیکسی حسین کی وہ روز
شہادت طلب امداد کو چلائیگا۔ کوئی فریادرس مصیبت مین نہین پائیگا۔ جو استغاثہ سنکے حمایت
اور یاری اوسکی نہ کرے خدا اور رسول و فرشتون کی لعنت کا مبتلا رہے الا انہ لا یقتل حتی
یخرج من صلبہٖ تسعۃٌ من الائمۃِ ثم سماہم باسمائہم الی اٰخرہم
وھو الذی یخرج اٰخر الزمانِ مع عیسیٰ بن مریم آگاہ رہو کہ وہ مارا نہین جائیگا مگر یہہ
کہ اوسکی نسل سے خدا نو امام کو ظہور مین لائیگا۔ پھر جبرئیل نے ہر ایک مقتدا کا نام لیا۔ حلیہ صورت
اور سیرت بھی بتا دیا۔ کہا آخر مین وہ سرور خروج کریگا۔ جو عیسیٰ ابن مریم کے ساتھہ نکلے اور انکا
پیشوا رہیگا قال ابن عباسٍ والذی بعث محمداً بالحقِ نبیاً انَّ لعبا نفتخر
علی الحورِ العینِ بانہا قابلۃ الحسینِ ابن عباس ناقل ہین قسم اوس خدا کی جسنے محمد کو
رسالت پر حق مبعوث کیا ہے لعبا کا افتخار حور العین پر ہوتا کہ مرتبہ رفعت اللہ فی دنیا ہے ہین
حسین بن علی فاطمہ علیہم السلام کی دائی جنائی ہون بنت خیر الوریٰ کی خدمتمین سلسلہ بات
باتھہ مین لاتی ہون روی فی المنتخب عن شرحبیل بن عون قال لما وُلد
الحسین ھبط ملکٌ من الملائکۃِ الفردوسِ الاعلیٰ ونزل الی البحرِ الاعظمِ
کتاب منتخب فخری مین شرحبیل ابن عون سے یہہ روایت لکھی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کے
ولادتسے عرصہ گیتی پر دہوم ہوئی ایک فرشتہ قدسیان فردوس اعلیٰ سے چلا تاکہ بحر اعظم کی ساحل
پہنچا ونادی فی اقطارِ السماواتِ والارضِ یا عبادَ اللہِ البسوا اثوابَ

پانچوین مجلس تذکرِ فضیلت اور منقبت مین خامسِ آلِ عبا امام حسین علیہ السلام کی

الاَحزانِ وَ اَظهرُوا التَّفجعَ وَالاَشجانَ درمیانِ زمین و آسمان پکارا بلباسِ حزن و ملال پہنو ای خلقِ خدا نالہ و شیون مین سامانِ ماتم کرو برپا اساسِ عزا و سوگواری پر قصور نہ ہو گویا کَانِّیْ فِیْ حَج مُحَمَّدٍ مَذْبُوْحٌ مَظْلُوْمٌ مَقْهُوْرٌ بدرستی کہ فرزندِ محمد مصطفی علیہ و آلہ السلام جور امت اوٹھائیگا روزِ عاشورا مظلوم اور مقہور ذبح کیا جائیگا ثُمَّ جَاءَ ذٰلِکَ الْمَلَکُ اِلَى النَّبِيِّ وَقَالَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ یُقْتَلُ عَلٰى هٰذِهِ الْاَرْضِ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِکَ تَقْتُلُهُمْ فِرْقَةٌ بَاغِیَةٌ مِنْ اُمَّتِکَ ظَالِمَةٌ یَقْتُلُوْنَ فَرْخَکَ الْحُسَیْنَ ابْنَ بِنْتِکَ الطَّاهِرَةِ یَقْتُلُوْنَهُ بِاَرْضِ کَرْبَلَا وَ هٰذِهٖ تُرْبَتُهٗ پھر وہ ملک خدمتمین نبی الورٰی کی آیا عرض کی ای حبیبِ کبریا مین خبرِ مصیبت لایا تمہاری امت کے ذُو باغی دستِ جفا بڑہائینگی تمہاری مردانِ اہلبیت کو اس دشت پر شہادت کو پہنچائینگے حسین فرزندِ بنتِ طاہرہ کو اُنکی زمین کربلا مین مارینگی اوسکی تربت سے یہ خاک لایا ہون جسیر آلِ عبا کو اوتارینگی ثُمَّ نَاوَلَهٗ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ اَرْضِ کَرْبَلَا پھر تہوڑی مٹی لا کی سیدِ انبیا کو دی اور کہا یہ خاکِ شفا نشانی ہی کربلا کی وَقَالَ لَهٗ یَا مُحَمَّدُ اِحْفَظْ هٰذِهِ الَّتِیْ بِیَدِکَ عِنْدَکَ حَتّٰى تَرَاهَا قَدْ تَغَیَّرَتْ وَاحْمَرَّتْ وَصَارَتْ کَالدَّمِ فَاعْلَمْ اَنَّ وَلَدَکَ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ کہا ای خیر الورٰی اس طینتِ مقدسہ کو لو حفاظت سے اپنی پاس رکھو تاکہ جب دیکھو اس مین تغیر ہو کی مانندِ خونِ تازہ نظر آئی جانو حسین پر اعدا ہجوم لائی زخمِ نیزہ و تیغ لگائی سر کاٹا لاش پر گہوڑی دوڑائی ثُمَّ اِنَّ ذٰلِکَ الْمَلَکَ حَمَلَ مِنْ تُرْبَةِ الْحُسَیْنِ عَلٰى بَعْضِ اَجْنِحَتِهٖ وَصَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ بہا بعد ازان اوس فرشتہ نی مزار سید الشہدا سے خاک اوٹھائی بعض پرون مین اپنی واسطی تمغہ رفعت کی لگائی تربتِ مقدس لیکی آسمان پر گیا غم اور اندوہ کا مبتلا رہا فَلَمْ یَبْقَ فِی السَّمَاءِ مَلَکٌ اِلَّا وَشَمَّ تُرْبَةَ الْحُسَیْنِ وَتَبَرَّکَ

بالامامة فی ... ه فی قوله
السیادة و ... قوله
ابنای هذان امامان قاما
او قعدا و قوله الحسن والحسین
سید اشباب اهل الجنة
وشهادة القرآن بعصمتهما
فی قوله انما یرید الله لیذهب
عنکم الرجس اهل البیت و
یطهرکم تطهیرا علی ما تقدم
القول فیه سابقا برهان یستدل علی
امامته بما اظهر الله علی یدیه من العلم المعجز
ومن جملته حدیث حبابة الوالبیة اورده
الشیخ ابو جعفر بن بابویه رحمه الله قال
حدثنا باسناده عن حبابة الوالبیة قالت
رأیت امیر المؤمنین علیه السلام فی شرطة
الخمیس ... الحدیث الی ان قالت
فلم ازل اقفوا اثره حتی قعد فی المسجد
فقلت له یا امیر المؤمنین ما دلالة الامامة
یرحمک الله قالت قال ائتینی بتلک الحصاة
۲۱۳
واشار بیده الی حصاة فاتیته بها فطبع لی
فیها بخاتمه ثم قال لی یا حبابة اذا
ادعی مدع الامامة فقدر ان یطبع کما رأیت
فاعلم انه امام مفترض الطاعة والامام
لا یعزب عنه شیء یریده قالت ثم انصرفت
حتی قبض امیر المؤمنین علیه السلام
فجئت الی الحسن وهو فی مجلس امیر المؤمنین
والناس یسألونه فقال لی یا حبابة الوالبیة
فقلت نعم یا مولای قال هاتی ما معک
قالت فاعطیته الحصاة فطبع فیها کما طبع
امیر المؤمنین علیه السلام قالت ثم اتیت
الحسین علیه السلام وهو فی مسجد الرسول
فقرب ورحب ثم قال لی ان فی
الدلالة دلالة الامامة فقلت نعم یا سیدی
قال هاتی ما معک فناولته
الحصاة فطبع لی فیها قالت ثم اتیت
علی بن الحسین وقد بلغ بی الکبر
الی ان اعییت وانا اعد یومئذ
مائة وثلاث عشرة سنة فرأیته

پانچوین مجلس تذکرہ ولادت او منقبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

یہنا پس آسمانون مین کوئی ملک باقی نہین بچا تھا الا یہ کہ وہ اخاک شفا کو تبرکا سونگھتا

اسکو سونگھنے لگا یا صل علی کہا و لما اخذ النبی تربۃ الحسین جعل یشمہا و یبکی

و ہو یقول قتل اللہ قاتلک یا حسین و اصلاہ فی نار الجحیم ہر گاہ

وہ گل خوشبو مزار امام حسین علیہ السلام کی سید ابرار نی بانی ہشام کو معطر کیا بہت حسرت سے

رقت آئی رو رو کی بولی ای میری مظلوم حسین تیری قاتل کو خدا ماری اور آتش دوزخ مین

اوسی ڈالی ایسا جلائی کہ الامان پکاری ثم دفع تلک القبضۃ من تربۃ الحسین

الی زوجتہ ام سلمۃ پس تراب غیرت مشک ناب شیشہ مین بھری اور اپنی زوجہ محترمہ ام سلمہ کو

سونپی قب عمران بن سلیمان و عمرو بن ثابت قالا الحسن و الحسین اسمان

من اسامی اہل الجنۃ و لم یکونا فی الدنیا مناقب مین عمران ابن سلیمان

اور عمرو بن ثابت سی روایت کی ہی کہ دونو راوی نی کہا اسمای حسن و حسین علیہما السلام نامہای

اہل جنت ہین دنیا مین کسیکو یہ دولت نہ ملی ہی ایضا و عن جابر قال النبی سمی الحسین

حسنا لان باحسان اللہ قامت السماوات و الارضون جابر نی مخبر صادق سے

نقل کی جو فرمایا کہ حسن سی حسن کا نام رکھا گیا بدرستی کہ احسان الہی کی سبب آسمان اور زمین

قایم ہوی ساری مخلوقات کو صوت اور سیرت کی وجود ملی و اشتق الحسین من الاحسان

و علی و الحسن اسمان من اسماء اللہ تعالی و الحسین تصغیر الحسن اور یہ بھی کہا

حسین کو ماخذ احسان سی نکالا بتحقیق کہ علی او حسن اسمای مقدسہ خدا ہین اور حسین تصغیر ہی حسن کی

ل عن ابراہیم بن علی الرافعی عن ابیہ عن جدتہ زینب بنت ابی رافع قالت

اتت فاطمۃ بنت رسول اللہ بابنیہا الحسن و الحسین الی رسول اللہ فی

شکواہ الذی توفی فیہ کتاب اقبال مین راویان ثقہ نی زینب دختر ابی رافع سے

الباب الثانی فی ذکر السبط الشہید ابی عبد اللہ الحسین بن علی بن ابیطالب علیہما السلام و ہو خمسۃ فصول

الخامس فی ذکر و لد الحسن علیہ السلام و عدد ہم و اسماء ہم

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور منقبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

روایت کی ہی اونسی کہا مینی یہ سرگذشت انکھون سی دیکھی ہی ایکدن فاطمہ زہرا بنت خاتم
انبیا حسنین کو لیکی اپنی والد رسو خدا کی پاس آمین اوس اوقات مین کہ غم وفات سی خیر الوریٰ کے
دریای حیرت و یاس مین نہا مین فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَانِ اِبْنَاکَ فَوَرِّثْھُمَا
شَیْئًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی قَالَتْ فَانْحَلْھُمَا عرض کی ای خلیفۂ خدا یہ دونو تمہاری لاڈلی
بیٹی ہین انکو اپنا ورثہ کچھ دو اور دوسری روایت مین ہی کہا کوئی عطیہ ترکہ عز و شرف سے
ممتاز کرو فَقَالَ اَمَّا الْحَسَنُ فَاِنَّ لَہٗ ھَیْبَتِیْ وَسُوْدَدِیْ وَاَمَّا الْحُسَیْنُ
فَاِنَّ لَہٗ شُجَاعَتِیْ وَجُوْدِیْ فرمایا مخبر صادق نی کہ امام حسن کو اپنی ہیبت اور سیادت کا
مختار کیا اور امام حسین کو صفت شجاعت اور جود و سخاوت کا اختیار دیا وَفِیْ قَوْلِ الثَّانِیْ
فَانْحَلَہُ الْھَیْبَۃُ وَالْحِلْمُ وَالْجُوْدُ وَالرَّحْمَۃُ قول ثانی مین راوی کی یون ہی کہ بڑی
فرزند کو ہیبت و حلم اور چھوٹی کو جود و رحم و کرم فرمایا ہی لی عن نافع عن ابن عمر
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ زُیِّنَ عَرْشُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
بِکُلِّ زِیْنَۃٍ کتاب امالی مین نافع اور ابن عمر سی روایت کی ہی کہ یہ خبر معتبر خیر البشر نی
کہی ہی جب روز محشر عرصۂ قیامت برپا ہوگا عرش رب داور ہر طرح کی زینت اور زیور بہا سے آراستہ ہوگا
ثُمَّ یُؤْتٰی بِمِنْبَرَیْنِ مِنْ نُوْرٍ طُوْلُھُمَا مِائَۃُ مِیْلٍ فَیُوْضَعُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ
وَالْاٰخَرُ عَنْ یَسَارِ الْعَرْشِ بعد ازان دو منبر نور جو ہر ایک سو میل طولانی ہوگا لائینگی بجانب راست و چپ
عرش ربانی بچھائینگی ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَیَقُوْمُ الْحَسَنُ اَحَدِھِمَا وَالْحُسَیْنُ عَلَی الْاٰخَرِ
یُزَیِّنُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بِھِمَا عَرْشَہٗ کَمَا یُزَیِّنُ الْمَرْأَۃُ قُرْطَاھَا پھر حسب الامر
الٰہی حسنین علیہما السلام کو بلائینگی ہر فرزند نبی کو داہنی بائین منبر کی عرشہ پر بٹھائینگی خدا تعالیٰ
انسی عرش کبریا کی زینت اونسی بڑہائی گا جیسا خاتون غنا کا چہرہ بندون سی کانون کی زیبا

پانچوین مجلس در ذکر فضیلت اور منقبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

ہو جای رونق دکھایگا روی فی المنتخب عن ام سلمة قال دخل علی رسول

الله ذات یوم ودخل فی اثره الحسن والحسین وجلسا الی جانبیه

فاخذ الحسن علی رکبته الیمنی والحسین علی رکبته الیسری وجعل

یقبل هذا تارة وهذا اخری کتاب منتخب فخری مین یہ روایت ہی کہ ام سلمہ سے

منقول حکایت ہی کہا ایکروز پیغمبر خدا میری گھر داخل ہوی اونکی پیچھے حسنین ائی دونو پہلو مین

مقابل بیٹھی زانوی راست اور چپ کی اوپر شاہزادی جلوہ افزا تھی خیر الوری پیار مین کبھی

اوسکا منہ چومتی کاہی اسکا بوسہ لیتی واذا بجبرئیل قد نزل وقال یا رسول الله

انک لتحب الحسن والحسین ناگاہ جبرئیل آئی عرض کی ای حبیب کبریا امام حسنین سے

علاقہ رکھتی ہو بہت محبت کا فقال وکیف لا احبهما وهما ریحانتای من الدنیا

وقرتا عینی جوابدیا کیونکر انہین دونو کو دوست نرکھون یہ گل ریحان دنیا ہین اور نور

دیدہ جانتا ہون فقال جبرئیل یا نبی الله ان الله قد حکم علیهما ان الحسن

یموت مسموما والحسین یموت مذبوحا جبرئیل نی مزید رقت سی کہا یا نبی

انکی واسطی خدا نی مقدر کیا حسن بزہر دغا سی ہو فا کی مارا جای اور حسین تیغ جفا سی کلا کٹا

وان لکل نبی دعوة مستجابة فان شئت کانت دعوتک لولدیک

الحسن والحسین فادع الله تعالی ان یسلمهما من السم والقتل ای سید انبیا

ہر پیغمبر کی دعای مستجاب ہوتی ہی تم اگر چاہو مناجات کرو تاکہ خالق عالم موت زہر اور قتل

شمشیر سی بچار کہی دونو کو وان شئت کانت مصیبتهما ذخیرة لک للعصاة

من امتک یوم القیامة اور ہر گاہ انکی مصیبت کو مناسب جانو روز قیامت مین

واسطی شفاعت امت کی ذخیرہ گردانو فقال النبی یا اخی جبرئیل انا راض بحکم

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور منقبت پنجتن آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

رَبِّی لا اُرِیدُ اِلّا مَا یُرِیدُہٗ وَقَد اَحبَبتُ اَن تَکُونَ دَعوَتِی ذَخِیرَۃً لِشَفَاعَتِی فِی العُصَاۃِ مِن اُمَّتِی وَیَقضِیَ اللّٰہُ فِی وُلدِی مَا یَشَاءُ فرمایا ای برادر جبرئیل اپنی رب کی حکم سی مین رضا مند ہون خلافِ ارادہ الٰہی کی نہین تمنا کرتا ہون مسطور ہی میری دعا امتِ عاصی کی وسیلہ نجات ہی اور جو مقدر مین آفت ہی اونپر گذری

ایضًا وَقَالَ فِی جُملَۃِ الرِّوَایَاتِ البِحَارِ وَبِہٰذَا الاِسنَادِ عَن اَبِی عَبدِ اللّٰہِ بنِ وَصِیفٍ عَنِ المُشطَاعِ الوَرَّاقِ قَالَ سَمِعتُ الفَتحَ بنَ شَخرَفِ العَابِدِ یَقُولُ اَفتُّ الخُبزَ لِلعَصَافِیرِ کُلَّ یَومٍ فَکَانَت تَاکُلُ سند معتبرہ سی کتب مناقب مین ذکر ہوا ہی کہ مشطاع وراق نی کہا شخرف عابد سی مینی سنا ہی اونسی بیان کیا ہر روز واسطے چڑیونکی روٹی توڑتا اور ڈالتا تہا اونکا ہجوم ہوتا کہانیسی پیٹ بہرتا مین تماشا دیکہتا تہا فَلَمَّا کَانَت یَومَ عَاشُورَا فَتَتُّ لَھُم فَلَم تَاکُل فَعَلِمتُ اَنَّھَا امتَنَعَت لِقَتلِ الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ جب روزِ عاشورا نی دلکو صدمہ غم دیا اونکی لیئی روٹی کو چورا کیا ہرگاہ زمین پر ڈالا تو کسینی ایک ذرہ بہی نہین کہایا مینی جانا سانحہ امام حسین علیہ السلام کی طغیانی اونکی شہادت سی انکو حرام ہوا دانہ اور پانی ہی

ع شا کَانَ لِلحُسَینِ سِتَّۃُ اَولَادٍ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ الاَکبَرُ کُنیَتُہٗ اَبُو مُحَمَّدٍ اُمُّہٗ شَہرَبَانَ بِنتُ کِسرٰی یَزدِجُردَ کتاب ارشاد مین لکہا ہی امام حسین علیہ السلام کی چہہ اولاد سعادت نشان تہین بڑی فرزند علی بن الحسین الاکبر کنیت اونکی ابو محمد والدہ زکیہ شہربانو دختر کسریٰ یزدجرد شاہ ایران تہین وَعَلِیُّ بنُ الحُسَینِ الاَصغَرُ قُتِلَ مَعَ اَبِیہِ بِالطَّفِّ وَقَد تَقَدَّمَ ذِکرُہٗ فِیمَا سَلَفَ وَاُمُّہٗ لَیلٰی بِنتُ اَبِی مُرَّۃَ بنِ عُروَۃَ بنِ مَسعُودِ الثَّقَفِیَّۃِ دوسری لڑکے علی ابن الحسین الاصغر جنکو علی اکبر کہتی ہین وہ کربلا مین اپنی والد بزرگوار کی ہمراہ شہید

۲۱۷

لقاء الماجدین قال عسی ربی ان یہدینی ... من شعبان وھو یقول ولما توجہ

فلما دخل مکۃ ... مصبحین

قال رب نجنی من القوم الظالمین

یقول فخرج منہا خائفا یترقب

وخرج الحسین علیہ السلام وھو

پانچوین مجلس تذکرہ بنین و بنات مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

ہوی ہین اونکی ماجرا کو ساری شہدا سی پہلی ذکر کیا ہی مادر گرامی کا نام لیلی بنت ابی مرہ بن
عروہ ثقفیہ کہا ہی وجعفر بن الحسین لا بقیۃ لہ وامہ قضاعیۃ وکانت
وفاتہ فی حیات الحسین علیہ السلام اور ایک بیٹا جسکی ماں قضاعیہ ہی جعفر
بن الحسین اوسکا نام تھا وہ جیتی نرہی والد کی حیات مین صغیر السن وفات کیا وعبد اللہ
بن الحسین قتل مع ابیہ صغیرا جاءہ سہم وہو فی حجر ابیہ فذبحہ
اور عبد اللہ طفل شیرخوار آغوش پدر مین تہا ناگاہ لشکر مخالف سی تیر آیا گلی پر لگا وار پار ہو گیا
وسکینۃ بنت الحسین وامہا الرباب بنت امرء القیس بن عدی
کلبیۃ معدیۃ وہی ام عبد اللہ بن الحسین علیہ السلام سکینہ دختر امام
حسین علیہ السلام اونکی ماں رباب بنت امرء القیس اور وہی ماد علی اصغر ہین کہ یہ دو بوٹا
سی آنکھو کی تاری نور چشم زہرا کو بہت منظور نظر ہین وفاطمۃ بنت الحسین وامہا
ام اسحاق بنت طلحۃ بن عبد اللہ تیمیۃ دوسری بیٹی امام حسین علیہ السلام کے
فاطمہ ہین والدہ کرام اونکی ام اسحاق بنت طلحہ ابن عبد اللہ تیمیہ ہین وان علی بن الحسین
الباقی کان یوم کربلا من ابناء ثلاثین سنۃ وان ابنہ محمد الباقر
کان یومئذ من ابناء خمس عشر سنۃ وکان لعلی الاصغر المقتول
نحو اثنی عشر سنۃ علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام واقعہ کربلا مین تیس برس کی
تہی اور اونکی فرزند محمد باقر علیہ السلام کی عمر شریف روز عاشورا پندرہ برس گذری تہی
علی اصغر شہید کو جو علی اکبر مشہور ہین بارہ سال کا بتایا ہی اور کسی روایت مین اٹھارہ برس کا
ہونا بہی آیا ہی وروی قال ابن الکلبی ولی امیر المومنین علی بن ابی طالب
حریث بن جابر الجعفی جانبا من المشرق فبعث بنت یزدجرد بن شہریار

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور منقبت مجالس آل عبا امام حسین علیہ السلام

ابن کسریٰ فاعطاھا علی ابنہ الحسین فولدت منہ علیا ابن کلبی نے کہا امیر
المومنین علی علیہ السلام نے حریث ابن جابر کو جانب ملک مشرق حاکم کیا اونے بنت یزدجرد
ابن شہریار بادشاہِ ایران کو وہان سے بھیجا اوس بانوے والا جاہ کو ولی اللہ نے اپنے فرزند
سبطِ خیر الوریٰ کو دیا اونکے بطن سے مقدم علی بن الحسین علیہما السلام نے ظہور کیا وقال
غیرہ ان حریثا بعث الی امیر المومنین ببنتی یزدجرد بن شہریار
دوسری روایت مین کہا حریث والی عراق نے دو بیٹیان یزدجرد ابن شہریار کی یا مین وہ
دونو شہزادیان عجم کی امیر المومنین سلطانِ عرب کو بھیجا ئین فاعطی واحدۃ لابنہ
الحسین فاولدھا علی بن الحسین علیہما السلام ایک خاتون معظم کو عقد مین اپنے
خلف امام حسین کی لائے جو سیدِ سجاد زین عبّاد اونسے عالم وجود مین آئے واعطی الاخری
محمد بن ابی بکر فاولدھا القاسم بن محمد فہما ابنا خالۃ دوسری بی بی کو حبالہ نکاح
مین محمد ابن ابی بکر کی دیا اونکے شکم سے قاسم ابن محمد نے تولد کیا پس بمایہ کربلا اور قاسم آپسمین خالہ زاد
بھائی ہین دونو بزرگوار مین قرابت مادری کی نسبتین آئی ہین حدیث وروایات فضیلت بہت
سناونگا بشرط حیات گلزار اخبار ماتم کو ہر صفحہ سے چمن جنت کی ملاونگا اب لازم ہے طرف عزاداری
توجہ کرو سوگواری مین مصروف نالہ وزاری رہو ایہا الناس بہت جاے حمد وسپاس اور شکر
بےقیاس ہے کہ ہم اور تم سال بھر جیتے رہے دوبارہ صحت وسلامتی سے عشرہ محرم کی دن دیکھی صحبت
ابتہال مین باہم بیٹھے کسبِ سعادت کی ایام دنیا مین آئے طریقے تحصیل بہشت کی خدا نے بتائے
افسوس ودریغ جو مرگئے حسرت اس عملِ خیر کی رکھتے ہین حیف اون لوگون سے کہ جیتے ہین لاکن
غفلت مین بسر کرتے ہین اے مجلس نشینانِ بزمِ غم اور دل پریشانِ مجمع ماتم فرصت کو غنیمت
جانو زادِ آخرت کا تہیہ نہ بھولو موت کو سر پر سوار پہچانو راحتِ قبر کی راہ خیر نکالو یہ عشرہ محرم گیا

٢١٩

پانچوین مجلس تذکرہ فضیلت اور منقبت مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

ہینی کی بعد نظر مین آیا ہی دس روز منزل دلین مجہونکی رہنی والاہی زمانِ قلیل مین مہمانِ
جلیل کی توقیر کرو اسکی خدمت بتعجیل مین نوحہ اور الم رقت سی تاخیر نہو یہ دولت سرفرازانی
پیرون سی آئی ہی سینہ پیٹ کی قدم لو جو رحمت بی نیاز سر دست پائی ہاتہہ سی رائگان ندو
نورِ عین بتول امام حسین علیہ السلام کی واسطی رونا روشنی چشمِ ایمان ہی پارۂ جگر بتول کی لئی
آہ و نالہ کرنا رونق دل و جان ہی خوشا حال اوس بندہ ذوالجلال کا جو مصیبت آل رسالت سے
محزون اور بیقرار ہو مرحبا سلیم صدق مقال کو جو اہلبیت پیغمبر کی شادی مین سرور غم سی اشکبار ہو
آغازِ تعزیت پر سید الشہدا کی حسن محبت مین مرت سی دامن تر کرو استقبال ہلال کی واسطی شوال سی
پیر بڑہا رکہو روایتِ عروسی کو امام حسین علیہ السلام کی سازِ الفت سی سنو دُرود پڑہو اور حکایت
مفارقت سی شہر بانو کی برات صبر و قرار کی وداع کو بڑہو نظم للمولفہ ای مومنو خموش نہیو
فغان کرو دریای اشک آنکہونسی اپنی روان کرو ماتم یہ سبط احمدِ مرسل کی چاہیی درد جگر سی ہاتہہ مو
ترکِ جان کرو سوزِ غم و الم سی جلی دل مثال شمع برہم صدای نالہ سی ہفت آسمان کرو سینہ کو پیٹو
خاک بسر بیقرار ہو اہل عزا مین نام یہ اپنی نشان کرو رونا رلانا نیک عمل ہی خداگواہ ناظر کی
اس کلام کو وردِ زبان کرو

حضرت شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار سا تہہ امام حسین علیہ السلام کے عقد اور رسم عاشوری

جمازہ کشان مضامینِ صدق درایت و محافہ کشایانِ بانوان حدیث و روایت بزم آرایان عرس و عزا
نشاط و سرور و سرایان انجمن فرحت و انبساط سازندگان مجالس تالیف غم با شادی و نوازندگان
نغائس عرس و دامادی نوشاہ بیان کی ساتہہ خاتون عبارت کا عقد ہونا اور حلحلۂ بلاغت
حجلۂ سامعہ مین مصحف وجد پر حجاب کہونا اس رنگ سی چہرہ دکہاتی ہین کر جب ولادت سعادت

۲۲۰

فاقتلع من حضور مجلس ناوس
فقال ابن زیاد ما لی لا اری
هانیا قالوا هو شاك فقال
لو علمت بمرضه لعدته ودعا
محمد بن الاشعث واسماء بن
خارجة وعمرو بن الحجاج الزبیدی
فقال لهم ما یمنع هانیا بن
اتیانیا قالوا ما ندری وقد
قیل انه یشتکی قال قد بلغنی
انه یجلس علی باب داره فی الغدو
انه یجلس علیه من حضا الغدو مجالس تعاو
وتروه الا ما علیه وهو علی باب داره الشکوی
علیه عشیة وهو علی الامیر فقال لهم علی باب
ما یمنعك من لقاء الامیر قد بلغه انك تجلس علیها
نمنعك من لقائه تعالوا له قد استبطاك قد عاتبنا به فقال
دارك عشیة فلما دخل علی ابن زیاد فقال
ودعا ببغلته فرکبها فلما دخل قال اری رجلا یحانه
بجائی رجلاه والتفت شتوره وقال من مرادی نعال
ویریان قتلی علیك من خلیلك من امور الغزو
وما ذاك ایها الامیر قال ما هذه الامور یحث
فی دارك لامیر المؤمنین وعامة المسلمین

قال بلی ثم دعا ابن زیاد معقلا ذلك اللعین
فجاء حتی وقف بین یدیه فلما راه هانی
علم انه کان عینا علیهم وانه قد اتاه باخبارهم
فقال اسمع منی وصدق مقالی والله ما دعوته
الی منزلی ولا علمت بشیء من امره حتی جاءنی
یسالنی النزول فاستحییت من رده فضفته
وایته ولا اعطیك الیوم عهدا الا ابعثك
سوء ولا غائلة وان شئت اعطیتك رهینة
فیکون فی یدك حتی اتیك به وامره حتی یخرج
من داری حیث شاء من الارض فاخرج
من جواره فقال ابن زیاد والله لا
تفارقنی ابدا حتی تاتینی به فقال لا
والله لا اتیك به وکثر الکلام بینهما
ثم قال لتاتینی به او لاضربن عنقك فقال
هانی اذا والله تکثر البارقة حول دارك
فقال ابن زیاد بالبارقة تخوفنی وهو
یظن ان عشیرته سیمنعونه فقال

پانچوین مجلس تذکرہ صلت اور شادیٔ خامس آلِ عبا امام حسین علیہ السلام کے

رقعۂ نسبت امام زادۂ عالی نسب کا شہزادیٔ والاحسب کی خاندان مین پہنچایا اور رامشایِ قدسے
نے نقشِ حیا کو سناے صدق و صفا سی لاکی سلیمانِ آلِ عبا کا بیاہ شکوہ و شان مین رچایا
در و بام پر عالمِ وجود کی نوبتِ خوشی رکھی گئی بہرام اور کیوان پر آرایشِ ملک اور ملکوت کی
دہوم رہی چشمِ سرور اوس بزم کی تنا مین پر نور اور دلِ حور و قصور محفل کی مدح و ثناسی چپ
قب لَمَّا وَرَدَ بِسَبْيِ الْفُرْسِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَرَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ
يَبِيْعَ النِّسَاءَ وَاَنْ يَجْعَلَ الرِّجَالَ عَبِيْدَ الْعَرَبِ کتاب مناقب مین ابن شہر آشوب
نی روایت لکھی ہی کہ جب سپاہِ اسلام ملکِ عجم سی غنایم فتح لیکی پہری ہی شہر مدینی مین
اسیرونکو ٹہرالیا رجال و نسا کو مسجدِ نبوی مین لا کر کہا خلیفۂ وقت کا ارادہ ہوا عورات کے
بیچ ڈالین اور ساری مردونکو عرب کا غلام کرین وَعَزَمَ عَلَى اَنْ يَحْمِلَ الْعَلِيْلَ وَالضَّعِيْفَ
وَالشَّيْخَ الْكَبِيْرَ فِي الطَّوَافِ حَوْلَ الْبَيْتِ عَلَى ظُهُوْرِهِمْ یہ تجویز کی جو بیمار و
ضعیف ہون اونپر حج مین موسمِ حج مین حرمِ خدا کی طواف کو سوار ہوین فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَكْرِمُوْا كَرِيْمَ قَوْمٍ وَاِنْ خَالَفُوْكُمْ وَهٰؤُلَاءِ الْفُرْسُ
حُكَمَاءُ كُرَمَاءُ فَقَدْ اَلْقَوْا اِلَيْنَا السَّلَمَ وَرَغِبُوْا فِي الْاِسْلَامِ مولای متقین امیر المومنین
بولی رسولِ خدا نی فرمایا ہی کافرین سی طریقۂ سلوک اور مدارات بتایا ہی کر اشرافِ قوم کی عزت
و توقیر کرو اگرچہ دینِ اسلام سی اونکو مخالف دیکھو پس یہ اہلِ فارس کو حکما اور بزرگانِ مکرم کہتی ہین
جو ہماری ہاتھ مین گرفتار ہو کی رغبت ملتِ حنیف سی رکہتی ہین وَقَدْ اَعْتَقْتُ مِنْهُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ
حَقِّي وَحَقَّ بَنِيْ هَاشِمٍ تحقیق کہ مینی اپنا حق اور بنی ہاشم کا اونسی اوٹھا لیا اور وہ سب طالبہ
خدا کی راہ مین عجم کو بخش دیا فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ قَدْ وَهَبْنَا حَقَّنَا لَكَ
يَا اَخَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ساری مہاجرین و انصار باسِ حرمت و رضا سی حیدرِ کرار کی بولی ہم نی بھی

پانچوین مجلس تذکرہ وصلت اور شادی مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

اپنا حصہ ای برادر پیغمبر خدا تمکو نذر مین دیا یہ قبولی فقال علیہ السلام اللہم فاشہد انہم قد وہبوا منی وقبلت واعتقت اوسوقت علی مرتضی علیہ السلام نی فرمایا خدایا تمہی مینی سچا گواہ بنایا جملہ صحابہ کرام نی اپنا حق میری نام پر چہوڑ دیا مینی وہ قبول کی اور اسیران ایران کو مینی آزاد کیا فقال سبق الیہا علی بن ابیطالب نقض عزیمتی فی الاعاجم خلیفہ نی کہا کہ علی بن ابیطالب کی فکر نی راہ صواب لی میری نیت مین اہل فارس کی واسطی جو بات تھی اسکی نہ چلی پس ای حاضران بزم عزا یہ جا کسقدر محل حسرت و بکا ہی شاہ ولایت نی قیدیان گبر اور مجوس پر مروت اور رحم کو بذل کیا ہی اعزہ اور اشراف کفار کی حرمت مدنظر سلوک رکہتی تہی بندی کو غیر ملت کی راہ الہی مین رہا کرتی تہی افسوس و دریغ کہ امت بی انصاف نی ہر گاہ اونکی فرزند ونکو بہوکا پیاسا مارا گہر بار لوٹا عورات بیوہ اور اطفال یتیم کا ضرب و شتم سی معجر اور گہنا اوتارا در بدر شہر بشہر اسیر کی ذلت اور خواری مین پہرایا آزار دیا ہشال کنیز و غلام یزید کی روبرو عام دربار مین بلایا کہڑا کیا دختران شاہ مردان بلوائین ساری نامحرمونکی حجاب تہین چادر اور برقع کی بدلی موی سر کہولی تہی منہہ پر ملی ڈہی پڑاب تہین کسی مسلمان کو رحم اونکی عاجزی اور بیکسی پر نہ آیا زنان غریب اور مسکین بچون پر شاہدین کی ترس نہ کہایا اوسپر کیا شدت سی دست جفا بڑہایا ایک شامی نی یزید سی مانگنی کو فاطمہ بنت حسین کا جی کڑہایا ای امیر مجہی بخشدی کہ لونڈی بنادون یہ لڑکی خدمت خانہ داری کو لیجاؤن زہی کرامت سبحان اللہ ای مستمعان حدیث نالہ و آہ گردش تقدیر کی عجب تاثیر دیکہی ایک بنت کسری جو قید مین رشتہ حفظ سی بندہی اوسکی دو جہان مین یہ عزت اور توقیر کہلی کہ اہلبیت امیر کی شان اور شوکت سی بہو بنی دوسری بیٹی شاہنشاہ عرب اور عجم کی جو دستگیر ہوئی تو غربت مین وارثون کی رونی کو ترستی رہی ایک دختر نیک اختر بربادی مین شاد اور خانہ آباد

فلما بلغ الباب ... عشرة فخرج من الباب

پانچوین مجالس کرہ وصلت وشادی مین خامس آل عبا امام حسین علیہ السلام کی

پہری دوسری نی ابن زیاد ستمگر کی عنادسی ایذای یزید اور بیدادسی ہوی رغبت جماعۃٍ فی بناتِ الملوکِ اَن یَستَنکحوھُنّ فقالَ امیرُالمؤمنینَ علیہِ السلامُ تُخیّرُھُنّ وَلا تُکرِھُھُنّ اوس انبوہ مین بادشاہانِ ایران کی بہو بیٹیان گرفتار تہین اپنی بخت تیرہ سی مبتلای مصیبت اور حرمان اشجار تہین بعضی حاضرین وقت اونسی نکاح کی راغب ہوی امیرالمومنین نی جبر نہ کروا اونکی رضا اور خوشی جسمین ہی ہو دیدن اگر راہ خواہش دلکو انسی ہو تمہو شوہر کی جو طالب ہو تصرف عقد مین بہو فاَشارَ اکبرُھُم الی تخییرِ شہربانو بنتِ یزدجردَ بنِ شہریارَ فحجبتْ وَابتْ پس اوس جماعت سردار نی شہربانو بنت یزدجرد ابن شہریار کو اشارہ کیا اور واسطی زوج اختیار کرنی کی حکم نظارہ پایا اوس مخدرہ کو شرم حیا آئی انکار کا حرف نہ بانِ تمنا پر لائی نقاب سی منہہ ڈہانپ لیا گردن جہکائی سائل کو جواب سکوت مین آواز نہ سنائی فقیلَ لھا یا کریمۃُ قُومی مَن تختارینَ مِن خُطّابِکِ وھل انتِ راضیۃٌ بالبعلِ فسکتتْ خلق نی سمجہایا ای بانوی مکرم آیا خاوند کا ارادہ ہی تو او ٹہو اس بزمِ جم خدم کو دیکہو جس ہولای خسرو کو چاہو اپنا شوہر تجویز کرو خاتونِ برگزیدہ حجاب سی خاموش تہین غیرتِ ناموس کی پردہ مین کچہہ نہ بولین فقالَ امیرُالمؤمنینَ قد رضیتْ وبقیَ الاختیارُ بعدَ سکوتِھا اقرارُھا فاعادوا القولَ فی التخییرِ شاہ ولایت نی فرمایا رضای خاطر معلوم ہوئی لاکن سکوت مین جبر و اختیار کی صورتِ مطبوع نہین کہلی پہر طریقۂ حسن سلوک جتاؤ بساطکی تکلیف سی عذرای عصمت کو دو بتاؤ صیغۂ ایجاب و قبول اوسکی مہر دل پر کہو فعل مختار کی قائل رہو تا کہ زبانِ تمنا سی جو منظور ہی مطلب و محبوب اوسکا نزدیک یا دور ہی پہر دوبارہ مضمون ہدایت اونکو سنایا رغبت خاطر کی بیان پر جلوہ مقال دکہایا فقالتْ لستُ مِمّن یَعدِلُ عن النورِ

لا تقتل نفسك وهو يقاتلهم

محمد بن الاشعث لك الامان

وخرج عليهم مصلتا بسيفه فقاتله

منكرة وثنى باخرى على حبل العاتق

في السفلى وضربه مسلم على راسه ضربة

مسلم فقطع شفته العليا واسرع

هو وبكر بن حمران الاحمري فضرب بكر فم

پانچوین مجلس ذکر فضلیت اور شادی مین جناب آل عبا امام حسین علیہ السلام کے

السّاطع والشّھاب اللّامع الحسین ان کنت مخیرۃ شہربانو چار طرف نگران
ہمسر اور خواہان یاری سقدر تھین ناگاہ آفتاب سپہر امامت اور ماہِ رسالت کو دیکھکی
بولین آیا نہین ہون مین واسطی اوسکی جو نور سامنی طور تجلا پر سوف ترانی فرماتا ہی
اور ستارہ روشن سی زیادہ چہرۂ تابان مطلعِ شوق مین نظر آتا ہی وہ جو مردمِ حق بین کی
ضیای عین ہی اور نام ہمام اوسکا امام حسین ہی اگرچہ اپنی نفس بقرار پر اختیار ہی تو میری
دل داغدار کا مقصود یہی لالہ عذار ہی فقال امیر المؤمنین لمن تختارین
ان یکون ولیک فقالت انت علی مرتضی علیہ السلام نی کہا تم مالک ہو اپنی جان کی
خدا کی طرفسی آزاد اور مورد احترام دونو جہان کی جسکو لایق اور ہمسر مناسب جانو اوسکی
حبالۂ نکاح مین شادکام وذی مراتب ہو عرض کی مین اوسی قمر درخشان پر کہ کبک دری ہون
اور طلوعِ مہر سی منزلِ شرف مین جانکی مشتری ہون عالمِ لدنی ماہرِ سلونی کاشف کہ کنی
پونہچا ای شہربانو ایجاب کیواسطی کسی وکیل قبول کرتی ہوا یا وہ سعادت سیما بولین آپ میری
عاقدہ بنائین عروسِ جان نوشاہِ جسم کی وارثِ دین ودنیا ہین فامر امیر المؤمنین
علیہ السلام حذیفۃ بن الیمان ان یخطب فخطب وزوجھا من الحسین
علیہ السلام پس امام ہمام نی اول کلماتِ ارشاد اور ہدایت اونکو تلقین فرمائی خاتون عفت
مقام کو مسائلِ ایمان اور یقین بتائی بعد ازان حذیفہ ابن یمان کو امر کیا تا خطبۂ قدس آموز پڑھی
زہرہ عجم شہربانو کو مہرِ عالم افروز امام حسین علیہ السلام کی ساتھہ عقد کرنی مین اس تقریب سی
چالاکی غیب سی کارگذاران رحمت نی بیاہ کا سامان آمادہ کیا لطیفہ عجیب وغریب ہی
بابِ عیش وعشرت انس وجان پر خازنِ قدرت نی کشادہ کردیا ایوانِ جہان اسبابِ ظہور
سرور سی مزین اور عرصۂ فضای پر صحنِ امکان کی شامیانہ نور سایہ فکن ملائکہ نی فرش نو بہا

پانچوین مجلس تذکرہ عقد شہربانو مین ساتھہ امام حسین علیہ السلام

میدانِ گیتی مین بچھایا روح نی طبعِ وحش و طیر کو غیرتِ گلزار بنایا اصنافِ قدرت نی حجاب
افتاب سی طاقِ اُفق پر آئینہ بندی کی امیرِ سامانِ ثروت و حشمت نی بارگاہِ اجلال کو رونق
دو بالا دی ناظر دہر نی شیرینی خوش قوام نعمت سی بھرا مجمع لیل و نہار کھولا ساقیِ دوران نی
خُمِ سینائی فلک مین شربتِ صفا اور ضیا گھولا عرش نی ہر قسم کی زیورِ گرانبہا عظمت او
شان کی پہنی کرسی کی اوجِ شکوہ پر اعتلائی پائی لگی صَلِّ عَلٰی کہنی لوح نی صفحۂ مسرت مین
چھپ تختی دکھائی قلم نی خطِ تہنیت مین فردِ سبارکباد املا فرمائی باغِ فردوس مین ہر چمن
خرمی کی تراوت سی لہرایا نہرِ کوثر اور تسنیم کو عینِ لطافت مین جوش آیا قصورِ خلد زیبائش کی
سعیِ غلمان و حور فرطِ آرائش مین بامورِ رضوان نی حاجبۂ خانۂ بہشت سی مومنین کو خلعت پوش
کیا مالک نی براتِ آزادی نیران سی مجبونکو پیرایۂ گردن و گوش دیا دو ستون نی حنای عفرت
پنجۂ نشاط مین لگائی طفل و جوان و پیر کو حالتِ انبساط و جد سی آئی ہوا لیان شرابِ طہور کی
محبت کی مخمورِ غلامانِ ابا ذر اور سلمان عروسی آقا زادی مین مسرور جبکہ سمیتِ روز افزونکی
رات انکھون مین چہائی دیدۂ شوق نے شبِ قدر کی حقیقت دکھائی عاملانِ قضا و قدر نی
در و بامِ سپہر مین چراغان کو انجم و اختر کی قمقمی لٹکائی چشمہ بازِ چرخ نی شہابِ ثاقب سی آتش بازی کی
تماشی بڑہائی سازندگانِ رامشگر نی اوجِ ابر و ہوا پر نقارۂ رعد سی شادیانی بجائی شادیانی
زحل رفعتِ مریخ صلابت نی جہانکی پیام کائنات کو پہنچائی جو انسالار بذل و نوال نی خلیل کعبۂ عام کی
قربانی ولیمہ کی آوازہ دی مبشرِ زرکِ اقبال نی جشنِ عام کو طیاری سی دنیا پر ساز و سامان کی
اوس وقت اعزۂ مہاجر و انصار اور بنی ہاشم رنگارنگ لباس مین ہمدوش تفاخر ای دو بشری
آلِ احمدِ مختار مین ہنسی خوشی ہجوم لائی مجلسِ اقدس مین علیِ مرتضی علیہ السلام خویش و اقربا کی
صف مین صدر آرا بیٹھی مسندِ عز و شرف پر امام حسین اپنی بہائی امام حسن علیہما السلام کی ساتھہ

۲۲۵

مضين من ذى الحجة ... عرفة سنة ستين وكان توجه الحسين عليه السلام من مكة الى العراق فى يوم خروج مسلم بالكوفة وكان قد اجتمع اليه فى مدة مقامه بمكة نفر من اهل الحجاز والبصرة ولما اراد الخروج الى العراق طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة واحل من احرامه وجعلها عمرة لانه لم يتمكن من تمام الحج مخافة ان يقبض عليه بمكة فينفذ الى يزيد بن معاوية عن الفرزدق الشاعر يقول حججت بامى سنة ستين وبينا انا اسوق بعيرها حين دخلت الحرم اذ لقيت الحسين بن على عليهما السلام خارجا من الحرم معه اسيافه وتراسه فقلت لمن هذا القطار فقيل للحسين بن على عليهما السلام فاتيته وسلمت عليه وقلت اعطاك الله سؤلك واملك فيما

پانچوین مجلس مین ذکر عقد شہربانو مین ساتھہ امام حسین علیہ السلام کے

رونق افزا ہوی محفلِ شادمانی ہر گاہ شوکتِ سلیمانی سی آراستہ کی اور منزلِ سدرۂ مکانی
مزید بہجتِ جاودانی سی پیراستہ کی حذیفہ ابن یمان حکم سی شاہِ مردانکی پیشتر پڑہا خطبۂ جشن بلاغت
اور لہجۂ فصاحت سی لحنِ وجد آورین خطبہ پڑہا مخدرۂ کرامت کو اجلۂ سیادت کی حبالۂ
نکاح مین مہرِ طہارت پر لایا اور عالم ایجاد نی شرفِ توالد اور فخرِ تناسل کا شادیانۂ مسرت
بجایا محرمانِ بزمِ فضیلت کو نقل و شیرینی کی عوض لالی اور جواہرِ غفران سی دامن بھری حاضرو
غائب کو بجای پیالۂ شربت زلالِ رضوان کی سرچشمی ملی ہر گاہ دو نو ماہ و مہر نی درجۂ ایجاب
اور قبول سی منزلِ سعادت کی راہ لی اسرافیل اور میکائیل نی شالِ نقیبِ سیدانی پڑہا
عمر و دولت کی صدا دی مولا کی یمین اور یسار مین تزک اور شانِ خداداد عہدۂ شہود
لی دوڑتی چلی آسیہ اور مریم دستِ تعظیم سی دامانِ برقعِ عروس کو سنبہالی ہوئی
خدامِ اقبال و جاہ کی صفین جلو مین طرفگویان تہین کنیزانِ شیرین اندامِ احتشام نام جا
طرف حدِ ادب سی روان تہین حوا و بلقیس نی پا انداز کو انکہین بچہائین حور العین طبقہای نور
پیرایۂ جنت نثار کو لائین پس دولہن اور دولہا نی قدمِ برکت شیم حجلۂ طہارت مین رکہا
نظرِ صدق و صفا سی انہین آئینۂ رخسار اور مصحفِ رو دیکہا زہرہ نی کفِ نگارین سی
دفِ ماہ دورِ میمنت کی تال پر بجایا شجرِ طوبی کی ہر ورق نی سازِ عشرت مین نغمۂ داودی گایا
مشتری نقامِ شعف کی شعبۂ ترجی پر محور امشگری اور بہرام اصولِ طرب سی ہر گوشۂ نشاط
سرگرم پاکوبی جبریل اوس تقریبِ فرحت نصیب مین مجمرۂ عود لیی عطر پاش اور خلیل
جلیل فرزند زادی کی شادی مین بسر سامانی سی بشاش مبارکبادِ ازدواج کو اعیانِ قدس
دست بوسی کرتی اور موجِ انبساط مین فصحای گروہی قابل درود و نثار ہنتی واہ واہ قدرت
الہی کا شانۂ رسالت پناہ مین کیا اچہا بیاہ رچایا جسکی نخہا در درگاہ مین سفید و سیاہ

پانچوین مجلس ذکرِ مزاوجت و مفارقت شہربانو مین ساتھ امام حسین علیہ السلام کے

عالم نی نقدِ امرزش اور گنجینۂ رفاہ پایا خواہرانِ سیدِ معصوم زینب اور ام کلثوم نی جشنِ دلکشا کی دہوم سو اٹہائی عوراتِ الحرم زوجاتِ شفیعِ اُمم نی سازاور نوازِ عشرت کی رسوم انجام کو پہنچائی کیون حاضرینِ بزم تو لاعروسی شاہدین کا ماجرا تمنی سنا خوشی کا جوش آیا اب روزِ فراق کا سانحہ بیان کرون جو اوس واقعہ نی ہوش گنوایا راوی کہتا ہے جب سید الشہدا معرکۂ جانسوزِ کربلا مین تنہا رہی اور ساری یار و آشنا عزیز و اقربا پیاسی ماری گئی حضرت نی واسطی ملاقاتِ رخصت کی خیمۂ اہلبیت مین قدم بڑہایا تن مجروح خون چکان سی ہر ایک بہن اور بیٹی کو سینہ سی لگایا خواتینِ الحرم کی رونی سی کہرام اور چاطرف مین اژدہام تہا اندوہ جدائی درد ہجران ہر بی بی کا شیون سی جینا حرام تہا بچون کی زاری بڑونکو بیقراری ہوتی گوشون مین فرطِ غمخواری عورات کی جان کہوتی اوسوقت شہربانو کا دیدہ پرآب دل بیتاب سی امام انام کی پاس آنا قدم سرور کو مزید شوق اور غلبہ ملال مین گردن جہکا کی آنکہونسی لگانا صدمۂ فراق مین نعرۂ الوداع سی پچہاڑین کہانا روزِ وصال کی یاد مین لرزان اور ہراسان جان سی جانا مجہی اس گہڑی عالمِ خیال مین نظر آگیا اور تصورِ ماجرا سی کلیجہ شق ہوا شوہر کا پیاس کی ماری لبون پر دم تہا زوجہ کو رنڈاپی کی دہیان مین قلق و ماتم تہا تنِ شاہ دین سی زخمونکا سنہہ کہلا لہو بہتا سرِ شہربانو پر غبارِ مصیبت کا تودہ پانو قابو مین نہ رہتا خاوند کو بیکسی مین گردن کٹانی منظور بی بی کو بچونکی یتیمی اپنی اسیری مین ایذا پانی ضرور امام حسین علیہ السلام نگاہِ حسرت و یاس مین بانوی غریب کا چہرہ دیکہتی آنسو بہاتی خاتونِ حزین جو سو لاکو طرفِ مقتل جاتی غور کرتی اندوہ سی غش آتی بنتِ کسریٰ کی زبان پر یہ نالہ و فغان تہا ای اقا مجہکو جنت کو سدہارنی ہمین کسکی حوالی کیا امام کی حسبِ حال یہ مقالۂ احزان تہا خدا کو یاد کرو اوسکی حفاظت مین سونپ دیا ہرسمت آوازِ شیون کا جوش تہا خیمہ گاہ مین محشر کا خروش تہا

چھٹی مجلس تذکرۂ فضائل امام حسین علیہ السلام اور عزم روانگی مدینہ سے

اگرچہ حدیث مین وفات شہربانو کا ذکر ایام ولادت مین سید ساجدین کی آیا ہی لاکن عبارت
وَجاؤُ بِالحَرَمِ اُسارٰی اِلّا شَہرِبانُوَیہ فَاِنَّہا اَتلَفَتْ وَاَلقَتْ نَفْسَہا فِی الفُراتِ
کربلا مین ہونا بحار سی پایا ہی نظم للمولفہ المختصر کہ قصۂ غم مشہار ہی ہر چشم بجر سبط نبی اشکبار ہی
طغیانِ سیل اشک سی طوفان ہوا بپا فرطِ قلق مین جانِ جہان بیقرار ہی میکال وجبرئیل
سرافیل نوحہ گر قصرِ جنان مین روحِ پیمبر فگار ہی بنت الحزن علی کی فغان سی نجف ہوا زہرا کی
اضطراب سی بطحا مزار ہی ناظم تری کلام کی حُسنِ بیان پر تا عہد پنجتن مددِ کردگار ہی

مجلس چھٹی فضیلت اور مصیبت امام حسین علیہ السلام کی مدینے سے شہر مکہ مین جانا

رباعیات ای مومنو رو و کہ محرم آیا آرام کو دو چھوڑ کہ اب غم آیا سر پیٹو گریبانِ صبا
چاک کرو کونین کی سلطان کا ماتم آیا رباعی داغِ غمِ شہ سینہ مین گل بوٹی ہین کمیاب
گہر یش بہا لوٹی ہین جو مجلسون مین ریا سی روتی ہین انیس اشک اونکی بہی سوتی ہین مگر
جھوٹی ہین رباعی یون سبطِ نبی اپنی وطن سی نکلی بلبل جسطرح سی چمن سی نکلی رخصت کو
گئی جو روضۂ احمد پر دو ہاتھہ رسول کی کفن سی نکلی رباعی اقلیمِ حواس بیخودی نی لوٹا
او شیشۂ صبر سنگِ غم سی ٹوٹا یہ ماہِ رجب وہ ہی کہ حسین شہ سی نانا کی لحد اور مدینہ چھوٹا
تمہید بگاہی دوستانِ حبیبِ خدا موالیانِ باصدق وصفا تمنی مصائب سید الشہدا کے
روایتین اگر سنین اور آہ ونالہ وبکا سی مراتبِ عزا کو زینتین دین آج منظور ہی کہ اول مناقب
حضرت سی گوشِ غافل بہرو پھر اونکی شرف بی انتہا کی مقام پر قایل رہو بزرگانِ دین کا نور
معرفت قنادیلِ شناخت حقیقت سی تجلی کری خانۂ چشم ودل مین اوسکی برکت سی روشنی اخلاص
اور محبت کا طاق بہری یقین جانو کہ پیشوا ہماری بطریق عجز اور حقارت کی مبتلای محنت نہین رہی

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل سید الشہدا اور حدیث بردہ آہو کا مسجد میں آنا

اور پہچانو کہ مزید قدرت فرطِ اختیار سے واسطے صفائے امتحان کے شداید منافقین سے
وَرُوِیَ فِی بَعضِ الاَخبَارِ اِنَّ اَعرَابِیًّا اَتَی الرَّسُولَ فَقَالَ لَهُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ
لَقَد صِدتُ خِشفَةَ غَزَالَةٍ وَاَتَیتُ بِهَا اِلَیکَ هَدِیَّةً لِوَلَدَیکَ الحَسَنِ
وَالحُسَینِ صیادانِ آہوانِ وحشی نژاد مضامین میر شکارانِ نخچیر سخنہای نگارین دام بیانِ
بیابانِ ترجمان میں پھیلاتے ہیں وبترہ روایتِ جان پرور کو سلکِ سامعہ میں لاتے ہیں یکروز
عقدہ کشائے بند نجات شفیعِ ربانی کائنات مسجد میں رونق افزا تھے دلفروز حرفہای طیبات سے
اطفالِ طبعِ حاضرین کو مصروف عطا تھے ناگاہ قراولِ عرب کمال ادب سے آیا ہرن کا بچہ
اپنا پکڑا ہوا برسم ہدیہ لایا بولا ای رسولِ خدا یہ خشفہ یعنی جال میں گرفتار پایا ہے تمہارے حسنین کی
خاطر جی بہلانے کو پہنچایا ہے فَقَبِلَهَا النَّبِیُّ وَدَعَا لَهُ بِالخَیرِ حضرت نے مزید خلق سے قبول
کیا عوض میں نقدِ رضا اور دعا سے اوسکا دامنِ سوال بھر دیا فَاِذَا الحَسَنُ وَاقِفٌ عِندَ
جَدِّهِ فَرَغِبَ اِلَیهَا فَاَعطَاهُ اِیَّاهَا اوسوقت غزالِ مرغزار نبوت حسنِ مجتبی حضور میں داخل
تھے سید امم نے اوس بازیچہ کودکی پر مایل ہوے جناب نے اونہیں بخشا ناز فرزند سے وہ گھر لیگئے
خوشی میں پھرتی رہی فَمَا مَضَی سَاعَةً اِلَّا وَالحُسَینُ قَد اَقبَلَ فَرَاَی الخِشفَةَ عِندَ
فَقَالَ الحَسَنُ اَعطَانِیهَا جَدِّی رَسُولُ اللّٰہِ تھوڑی دیر نہ گذرنے پائی کہ امام حسین وہاں
پہنچے بھائی کو بچہ آہو سے کھیلتا دیکھا تو بولے ای برادر یہ تمہیں کہاں سے ملا جواب دیا ہمارے نانا نے
عطا کیا فَسَارَ الحُسَینُ مُسرِعًا اِلَی جَدِّهِ فَقَالَ یَا جَدَّاهُ اَعطَیتَ اَخِی خِشفَةً
یَلعَبُ بِهَا وَلَم تُعطِنِی مِثلَهَا پس امام حسین جلد سے اپنے جد کے پاس دوڑے اور کہا
ای سید انبیا برادر گرامی کو تمنے ہرن کا بچہ بخشا ہمیں ویسا نہیں دیا شاید مجھے بھولا یا کم رتبہ جانا
جو میری خاطر عزیز منظور ہے تو مثل اوسکے عنایت کرو وَجَعَلَ یُکَرِّرُ القَولَ عَلَی جَدِّهِ وَهُوَ

۲۲۹

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل الشہداء روایت بره آہو کا مسجد مین آنا

سَاكِتٌ لٰكِنَّهُ يُسَلِّي خَاطِرَهُ وَيُلَاطِفُهُ بِشَيْءٍ مِنَ الْكَلَامِ حَتّٰى افْضٰى مِنْ اَمْرِ
الْحُسَيْنِ اِلٰى اَنْ هَمَّ يَبْكِي جد بزرگوار سے بار بار اخلاص و پیار مین تکرار کرتی سرورِ ابرار
چپ تہی دلجوئی اور ملاطفت مین سمجہاتی رہتی مگر نورِ عین کو قرار اور چین ہرگز نہ آیا یہانتک
جو رقت کا سنہ بنایا خیر الورےٰ نی ہرچند گلی سی لگایا رو تہی کو منایا دلاا اوس جنابنے طلب سے
ہاتہہ نہ اوٹہایا بغیر ذو الجلال کو سوای دعا کچہہ تدبیر نہ بن آئی زہرا کی لال پر صدمہ ملال کی
اوداسی چہائی فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ نَحْنُ بِصَيْلَجٍ قَدْ اَرْتَفَعَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ
فَنَظَرْنَا فَاِذَا ظَبْيَةٌ وَمَعَهَا خِشْفُهَا وَمِنْ خَلْفِهَا ذِئْبَةٌ تَسُوقُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَتَضْرِبُهَا بِاَحَدِ اَطْرَافِهَا حَتّٰى اَتَتْ بِهَا النَّبِيَّ وہ اوس حال اور مقال مین تہا
ناگاہ راوی نی سنا کہ درِ مسجد سی فریاد و شور کی آواز آتی ہے دیکہا ہرنی بچہ ساتہہ لیی دوڑتی
جانب پیغمبر قدم بڑہاتی ہی جب سست چلتا بچہ تو شاخ پہلو مین لگاتی اوسی دباتی ہی پیچہی اوسکی بہیڑیا
چوکڑی بہرتا ملا کہ خوف سی گہبراتی ہی یونہین شتابان اندرون مسجد دوڑی تاکہ خدمت پیغمبر مین
جاکی سانس بہری ثُمَّ نَطَقَتِ الْغَزَالَةُ بِلِسَانٍ فَصِيْحٍ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ كَانَ
لِيْ خِشْفَتَانِ اِحْدٰهُمَا صَادَهَا صَيَّادٌ وَاَتٰى بِهَا اِلَيْكَ وَبَقِيَتْ لِيْ هٰذِهِ الْاُخْرٰى
وَاَنَا بِهَا مَسْرُوْرَةٌ وَاِنِّيْ كُنْتُ الْاٰنَ اُرْضِعُهَا پس قدرتِ الٰہی نی زبان حیوان کہولی
فصاحت ناطقہ سی یہ بات بولی ای رسول خدا میری دو بچی پیدا ہوی ایک صیاد پکڑ لایا آپکی پاس پہنچا
دوسرا باقی رہا چند روز گذری مین اوسکی ساتہہ خوش پہرتی تہی اور اسدم دودہ پلاتی شکر کرتی تہی
فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ اَسْرِعِيْ اَسْرِعِيْ يَا غَزَالَةُ بِخِشْفَتِكِ اِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَاَوْصِلِيْهِ
سریعا پس ندای غیب کو مینی سنا ہاتف نی کہا شتاب کر او دیر نہ لگا اپنی بچہ کو جلدی محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ کی پاس لیجا لِاَنَّ الْحُسَيْنَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيْ جَدِّهِ وَقَدْ هَمَّ اَنْ يَبْكِيَ

چھٹی مجلس تذکرہ فضائل سید الشہدا روایت بچہ آہو کا مستجیبی ہین انا

والملائکۃ باجمعہم قد رفعوا رؤسہم من صوامع العبادۃ یعنی حسین نکا نور مین سامنے کھڑا ہوا مانگتا ہی طلب دعا مین عازم بکا اور خدا ہو رہا نواسی کا رنج نانا کو صدمہ دیتا ہی ساری ملایکہ کو آنسو بہانی پر اوسکی تلاطم شور و نواح اپنی صوامع عبادت سی اندیشہ قرت مین اونکی سر اوٹھا لیا ہی ولو بکت الحسین لبکت الملائکۃ المقربون لبکائہ اگر حسین سید ثقلین بی چین ہینگی تو سب فرشتہ مقرب اونکی طاعت مین رو دینگی و سمعت قائلا ایضا یقول اسرعی یا غزالۃ قبل جریان الدموع علی خد الحسین فان لم تفعلی سلطت علیک ھذہ الذئبۃ تاکلک مع خشفتک پھر یہ بھی گوش زد ہوا منادی آسمان سی پکارا جلد جا ای غزالہ پیشتر حسین کی اشکباری سی اور اگر تاخیر کی وہان جلدی پہنچنی تو بھیڑیا تجھپر مسلط کیا ہی ہمراہ بچہ کھا لیگا خواری سی فاتیت یا رسول اللہ بخشفی الیک وقطعت مسافۃ بعیدۃ ولکن طویت لی الارض حتی اتیتک سریعۃ پس اب سو خدا بچہ اپنا لیکی فورا مین تمھاری پاس آئی مسافت بعید قطع کی زمین پیرون تلی سمیٹی جو سرعت سی خدمت بجا لائی وانا احمد اللہ ربی علی ان جئتک قبل جریان دموع الحسین علی خدہ ای سید انبیا مین شکر خدا کرتی ہون ہزارون ہینچی قبل اوسکی جو رخسار حسین انسو روان ہون فارتفع التکبیر والتہلیل من الاصحاب غلغلہ تکبیر اور تہلیل سرور کا حاضرین سی بڑ ہا اور صحابہ نی پیغمبر پر درود و سلام کو پڑ ہا و دعا النبی للغزالۃ بالخیر والبرکۃ واخذ الحسین الخشفۃ واتی بہا الی امہ الزہراء فسرت بہا بذلک سرورا عظیما رسول زمن کی خلق نی مادہ ہرن کو دعای خیر و برکت سی رخصت فرمایا اور امام حسین علیہ السلام نی بچہ آہو لیجا کی والدہ کو دکھایا وہ بھی مسرور و شادمان ہوئین فرزند کی منزلت پر شاکر و ثنا خوان رہین مر فی الخبر عن ابن مسعود قال قال النبی صلی اللہ

٢٣١

چھٹی مجلس بذکرِ فضائل سید الشہدا ارواحنا فداہ کہ نورِ حسین سے ایجادِ سماوات و عرش و کرسی لوح و قلم و جنات کا

علیہ وَاٰلِہٖ یَا ابنَ مَسعُودٍ اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنِیْ وَعَلِیًّا وَالحَسَنَ وَالحُسَینَ مِن نُورِ عَظَمَتِہٖ قَبلَ الخَلقِ بِاَلفِ عَامٍ حِینَ لَا تَسبِیحَ وَلَا تَقدِیسَ

کتابِ منتخب فخری مین ابن مسعود سے روایت کی ہے مخبرِ صادق نے حدیثِ طویل مین یہ عبارت کہی ہے خالقِ عز و جل نے پیدا کیا مجھے اور علی و حسن و حسین کو اپنی نورِ عظمت و کبریائی سے ہزار سال قبلِ ایجادِ تمامی دنیا اور ما فیہا قدرت کذائی سے اوس وقت تسبیح اور تقدیس کرنیوالا کوئی نتھا اور نہ کسی قسم تہلیل اور ذکر کا حرف بنا تھا فَفَتَقَ نُورِی فَخَلَقَ مِنہُ السَّمٰوَاتِ وَاَنَا اَجَلُّ مِنَ السَّمٰوَاتِ پس میری نورِ ذات کو شگافتہ کیا اوسکی پرتوِ ضیا سے آسمانون کو جسم ظہور دیا اور پس مین بہتر و برتر ہون لاجوردی سپہر کی طبقات سے ارفع شان و مرتبہ کنندہ بلند درجات سے ثُمَّ فَتَقَ نُورَ عَلِیٍّ فَخَلَقَ مِنہُ العَرشَ وَالکُرسِیَّ وَعَلِیٌّ اَجَلُّ مِنَ العَرشِ وَالکُرسِیِّ یعنی پھر شگافتہ کیا نورِ علی ابنِ ابی طالب کو پیدا فرمایا اوسکی روشنی سے کرسی و عرش عالی مراتب کو لہذا علی جلیل اور عظیم ہے تقدیم سے قدر و منزلت مین کرسی اور عرشِ ربِ کریم سے فَفَتَقَ نُورَ الحَسَنِ فَخَلَقَ مِنہُ اللَّوحَ وَالقَلَمَ وَالحَسَنُ اَجَلُّ مِنَ اللَّوحِ وَالقَلَمِ پھر نورِ حسن سے لوح اور قلم کو صفحۂ ایجاد مین لایا اور حسن میری نے لوح و قلم سے بزرگی اور شرف پایا ثُمَّ فَتَقَ نُورَ الحُسَینِ فَخَلَقَ مِنہُ الجِنَانَ وَالحُورَ وَالحُسَینُ اَجَلُّ مِنَ الجِنَانِ وَالحُورِ پھر نورِ حسین کو جلوۂ ظہور دیا اوسکی صفای رشکِ تجلی طور سے بہشت و حور کو پیدا کیا پس حسین جنت و حور سے جلالتِ قدر مین اچھا ہے اور نعیمِ خلد نے اوسکی شعشعۂ حسن سے زیور پہنا ہے فَاَظلَمَتِ المَشَارِقُ وَالمَغَارِبُ فَشَکَتِ المَلَائِکَۃُ اِلَی اللہِ عَزَّ وَجَلَّ الظُّلمَۃَ ناگاہ بعض وجوہ سے مشارق و مغارب مین اندھیرا چھایا ملایکہ نے اوس تاریکی مین گھبرا کر خدا سے شکوہ بلایا جنابا قَالُوا اللّٰھُمَّ بِحُرمَۃِ ھٰذِہِ الاَشبَاحِ الَّتِی خَلَقتَھُم اِلَّا مَا فَرَّجتَ مِن ھٰذِہِ الظُّلمَۃِ

سیف مناجات مین انابت کی ہاتھ بڑہائی یہ کلمات دعا کی لب تمنا پر لائی خداوندا بحق ان
جو تونی عزیز و مکرم پیدا کئی یہ سیاہی کو دور کر دی ہماری فراغت اور تسلی کی لیی فخلق اللہ
تعالی روحا وقربہا باخری ایزد باری نی دعا و زاری ملائکہ قبول کی ایک خوشبو ہوا
پیدا کی اور دوسری سی ملا دی فخلق منہا نورا ثم اضاءت الروح منہا الزہرا
اوس مین سی ایک نور تابندہ جہان افروز نکالا کہ سب عرصہ تیرہ مین اوسکی روشنی کا دامان پہیلا
فاضاءت منہا المشارق والمغارب اوس چمک نی مشرق و مغرب کی آفاق
تابانی بخشی ساری ملک اور فلک سی لمعہ برکت کی ہوای طلائی جاتی رہی فمن ذلک
سمیت الزہراء زہرا وجہ مذکور سی بیبی اپنی بیٹی فاطمہ کا لقب زہرا مشہور کیا جو خاتون
سپہر آفرینش کو اوسکی آفتاب وجود سی نور دیا پای شتاقان جمال فضائل اور سنو اپنی مقصد اکی شرف
بی تمائل کو تا اعتقاد کامل سی دیدہ و دل مین نور معرفت داخل ہو ع عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ لعلی بن ابیطالب کتاب علل الشرائع مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت
کی ہی کہ رسول خدا نی علی مرتضی علیہ السلام سی یہ حدیث کہی ہی لما خلق اللہ عز و جل ذکرہ
ادم و نفخ فیہ من روحہ واسجد والہ ملائکتہ و زوجہ حواء منہ
واسکنہ الجنۃ جب رب علا جل شانہ نی طینت مکرم سی حضرت آدم کی قالب کو بنایا خمیر کیا
اپنی روح معظم کو اوسکی جسد طیب مین دم فرمایا فرشتہ ہای قدس نی سجدہ تعظیم کو خاک نیاز پہ
سر جہکایا جناب حوا کو حبالہ عقد مین رتبہ زوجیت پر لایا دونو کو جوار عنایت مین تعیم باغ جنت کیا
اور خلیفۃ اللہ کی خطاب سی ناز و نعیم فراغت دیا فرفع طرفہ نحو العرش فاذا ہو
بخمسۃ سطور مکتوبۃ ہر جانب وہ عجایب قدرت کی سیر کرتی مراتب اور مناصب
مخلوقات کو دیکھتی پھرتی ناگاہ ساق عرش پر ابو البشر کی نظر پڑی خط جلی مین پانچ سطرین ایسا لکھی

دیکھا حیرت زدہ ہی قَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ مناجات کی الٰہی یہ کون سرور مقدس ہیں
کہ زینت عرش اور تیری نور و جہ سی مقتبس ہیں قَالَ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ اِذَا تَشَفَّعُوْا
اِلَیَّ خَلْقِیْ بِهِمْ شَفَّعْتُهُمْ ایزد کریم نی فرمایا یہ میری وہ بندہ مقرب ہیں جب خلق انکا نام
شفیع لائیں درگاہ کبریا سی اثر قبول پائیں برکت و واسطہ سی کامیاب ہو جائیں فَقَالَ
اٰدَمُ یَا رَبِّ بِحَقِّ قَدْرِهِمْ عِنْدَكَ مَا اَسْمَاؤُهُمْ ادم نی سوال کیا ای خدای عالم
تجکو انکی قدر و منزلت کی قسم مجھی بتا انکی نام معظم و مکرم تاکام آئیں بر وقت حاجات اہم
فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا الْاَوَّلُ فَاَنَا الْمَحْمُوْدُ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ فرمایا خدا تعالی نی پہلا نام پس
میں محمود ہوں اور وہ محمد مصطفی ہی وَاَمَّا الثَّانِیْ فَاَنَا الْعَالِیْ وَهٰذَا عَلِیٌّ دوسرا
جو اسم متعلی ہی پس میں عالی ہوں اور وہ علی مرتضی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَنَا فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ
وَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ تیسرا نام پس میں فاطر سماوات ہوں اور وہ فاطمہ زہرا وَاَمَّا
الرَّابِعُ فَاَنَا الْمُحْسِنُ وَهٰذَا الْحَسَنُ چوتھا اسم پس میں احسان کرنیوالا محسن اشیا ہوں او
یہ حسن مجتبی وَاَمَّا الْخَامِسُ فَاَنَا ذُو الْاِحْسَانِ وَهٰذَا الْحُسَیْنُ اور پانچواں جو نام ہی
میں صاحب جود و احسان ہوں یہ حسین تشنہ کام ہ فـ وَرَوٰی صَاحِبُ الدُّرِّ
الثَّمِیْنِ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی کتاب زاد المسافرین روایت کی ہی کہ صاحب در ثمین نی
اس قول خدا کی تفسیر یوں کہی ہی فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ یعنی جب حضرت ادم ترک اولی سی مباشر ہوئی اور باغ جنت سی
کمال حسرت میں پریشان خاطر کلفت زدہ فراق حوا و قصور سی رو تو مناجات میں آمرزش قصور کی
طالب ہوئی اور علیم نی اونکو کلمات فرح الہام کئی اونکی ذکر سی مشغول انابت اور ابرام ہوئی وسیلے
اون اسما کی ادم نی دعا مانگی ہے درگاہ باری میں توبہ قبول کو پہنچی بدرستی کہ وہ خدای بخشندہ مہربان ہے

چھٹی مجلس مع ذکر فضائل و مصائب سید الشہداء روایت عرش پر لکھا ہوا نام پنجتن آل عبا و توبہ آدم و حوا سلام علیہما

وسعتِ رحمت اوسکی نسبتِ خلق یکسان ہی۔ راوی نی کما حقیقت ماجرا یون گذری کہ ابو البشر پر
مدتِ دراز تک رقت رہی اَنَّهُ رَاٰی سَاقَ الْعَرْشِ اَسْمَاءَ النَّبِیِّ وَالْاَئِمَّةِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ
عَلَیْهِ تحقیق کہ آدم نی ساقِ عرش پر انکھون سی دیکھا تھا نام پیغمبر اور ائمہ ہدیٰ صلواۃ اللہ علیہم خط نور بین
لکھا تھا فَلَقَّنَهُ جَبْرَئِیْلُ وَاَمَرَهُ قُلْ یَا حَمِیْدُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ یَا عَالِیْ بِحَقِّ عَلِیٍّ یَا فَاطِرُ بِحَقِّ فَاطِمَةَ
یَا مُحْسِنُ بِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَمِنْكَ الْاِحْسَانُ جبرئیل ملاقات کو حضرت آدم کی آئے اور
یہ اسمای مقدسہ درگاہِ خدا مین شفیع لانیکو بتائی آدم کیا پیاری فرزندونکو اپنی یاد کرو اونکی واسطہ
نام اور جاہ و مقام سی دعا مانگو یا حمید بحق محمد یا عالی بحرمت علی یا فاطر بخاطر فاطمہ یا محسن برای حسن
و حسین کی جو تو قدیم الاحسان اور بخشندہ عصیان ہی فَلَمَّا ذَکَرَ الْحُسَیْنَ سَالَتْ دُمُوْعُهُ
وَانْخَشَعَ قَلْبُهُ جب نام پانچوان زبانِ آدم پر آیا تو دلکو صدمہ غم نی ہلایا اور بی اختیار آنکھون سے
دریای سرشک بہایا قَالَ یَا اَخِیْ جَبْرَئِیْلُ فِیْ ذِکْرِ الْخَامِسِ تَنْکَسِرُ قَلْبِیْ وَتَسِیْلُ
عَبْرَتِیْ بیتاب ہو کی جبرئیل سی بولی ای بہائی چار نام بزرگواری مین شاد ہوتا ہون پانچوین
اسم کی لینی سی دل شکستہ اشکبار قرین نالہ و فریاد و حواس کہوتا ہون حزن اور اندوہ جیکو لیتی ہین
آرام اور قرار باقی نہین رہتی ہین قَالَ جَبْرَئِیْلُ وَلَدُكَ هٰذَا یُصَابُ بِمُصِیْبَةٍ تَصْغُرُ
عِنْدَهَا الْمَصَائِبُ حالِ وحی نی چشم کو پر آب کیا۔ آدم کو حسرت سی جواب دیا تمہاری اولاد مین
یہ فرزند وہ بہاری مصیبت اوٹہائی گا کہ ساری عالم کا بار محنت اوسکی برابر شمار نہ ہوئی گا
فَقَالَ یَا اَخِیْ جَبْرَئِیْلُ وَمَا هِیَ پوچھا ای برادر جبرئیل وہ کیا شدتِ عظیم ہو گی جو اس جگر پارہ
علیل کو پہنچی گی قَالَ یُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِیْبًا وَحِیْدًا فَرِیْدًا لَیْسَ لَهُ نَاصِرٌ وَلَا مُعِیْنٌ
اہلِ راز نی کہا روزِ عاشورا دشتِ بلا مین پیاسا مارا جائی گا تن تنہا مظلوم غریب رہیگا ہائے
اور مددگار اپنا کوئی نہ پائیگا وَلَوْ تَرَاهُ یَا اٰدَمُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاعَطْشَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ حتی

چھٹی مجلس تذکرہ سید الشہدا و بکای آدم و چہار مصائب خاص آل عباسی بروز عاشورا

یحول العطش بینہ وبین السماء کالدخان ای آدم اگر او سدم دیکھو تم اوسکی بیکسی کو
بہائی بیٹی عزیز اقربا کی بعد قتل ابتلای بی بسی کو کہ وہ حجت پروردگار زغۂ اعدا مین گرفتار و عطشان
پکاریگا فریاد و استغاثہ مین واقلۃ ناصراہ کا نعرہ ماریگا اوسکی پیاس اور سوز نالہ ہای سی زمین دہوین کی
مثال اوٹھی گی آسمان پر وہ آتش حسرت کی طپش دل ملک مین بیٹھی گی ولم یجبہ احد الا بالسیوف
وشرب الحتوف افسوس کہ یاری اور مددگاری اوس مقرب ایزد باری کو کوئی نکریگا ایک
رحم دل ہوادار یکو نزدیک مبتلای زاری قدم حمایت نہ دہریگا مگر تلوار کا وار نیزہ کا ہول بدن
لکاینگی تیر اوسپر برسائینگی شربت موت پلاینگی فیذبح ذبح الشاۃ من قفاہ اوس
حال مین جلاد بیمروت دوڑیگا تیر بہری زخمی سینہ پر چڑھیگا مانند ذبح گوسفند بہری پیاس لایگا
رنگین دن کی گدی سی کاٹیگا پہر ایگا لاش بی سر خاک و خون مین پڑی رہیگی جنازی کو دفن و کفن
نمین باد صبا اور شمال اوسپر چلیگی وینہب رحلہ اعداؤہ فوج ستم خار نکو اسباب خیمی کی
دونگی حتی چادر اور بیچرا اور زیور حرم محترم کا اعدا لوٹینگی ویشہر رؤسہم ھو وانصارہ
فی البلدان ومعہم النسوان اوسکا سر مع اقربا اور انصار کاٹکی نیزون پر چڑھا ئینگی بہن اور بیٹی
اور زوجات کو اسیر لیجائین ہمراہ سرہا دربدر قریہ مین پہرائینگی کذلک سبق فی علم اللہ
سمجہ کتاب علم اور ارادہ الہی مین یون ازل سی لکہا ہی اور آئینہ قضا و قدر مین اوسکی رموز مکنون کو
دیکہا ہی فبکی آدم وجبرئیل بکاء الثکلی بیان سی حکایت آشوب جہا کی آدم اور جبرئیل
بہت روئی فریاد و زاری مین مثال عورات فرزند مردہ کی اپنی ہوش کہوئی پس ای اہل عزا شیون
اور نالہ کرو اب دن مصیبت کی آئی غلامان مولا نوحہ اور بیقراری مین مصروف رہو ایام آنی کی
تشریف لائی امام حسین علیہ السلام زن اور فرزند کو ساتھہ لیکی دشت وعدہ گاہ مین جاتی ہین
تمہاری مغفرت کو ساری گہر اور جان و مال سی ہاتھہ اوٹھاتی ہین اونکی غم اور الم سی دست اور دلکو

چھٹی مجلس مدینہ سے سفر روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

رحمت دہ عشرۂ محرم کی دن مین ذکر اہلبیت کو باکتی اور سوتی پھر گزنہ ہو لو اس موسم کو جو نیک رحمتِ خدا کی غنیمت جانو سال اینده تک معلوم نہین ہماری تمہاری زندگی ہو یا کہ نہو نظم

للمولفہ غم شبیر مین جواہ و بکا کرتی ہین * حق حلامی کا شہِ دین کی ادا کرتی ہین شیون شبیر کی دن آتی تڑپتا ہی دل * در و دیوار الم سی یہ صدا کرتی ہین * پھر ہوا شور زہر اسی خروشِ رقت سنکی جبریل بھی سامانِ عزا کرتی ہین * بزمِ اندوہ مین آتی ہین ملک خاک بسر * اور علم نالہ کا ماتم بپا کرتی ہین * شعرِ ناظم کی مضامین پہ محبانِ علی * ور غلطان سرِ شک اپنی فدا کرتی ہین

مُصیبت روانگی مدینہ حضرت امام حسین علیہ السلام و وداع جد و مادر و برادر اور فاطمہ صغرا سے

مسافرانِ مینوای رقت و بکا و راکبانِ بادپای محنت و بلا * بار بندانِ محملِ زاری و ابتہالِ و جہاز کشانِ ناقۂ اندوہ و ملال * مہاجرانِ مزارِ آرام و راحت * و انصارانِ شہریارِ ملکِ شہادت کاروانِ اشکِ روان کو ساختہ بانوانِ آہ و فغان کی وطنِ بیت الاحزان سے دشتِ کربلا گاہِ امتحان مین یون لیجاتی ہین * کہ جب بزمِ وصال مین کبریا کی جانیکا شوق دلِ سید الشہدا علیہ السلام پر چھایا اور روزِ الست کی وعدہ سی راہِ الٰہی مین سر کٹانیکا وقت نزدیک آیا اعدا یا ہنگام ہوا کہ پھر اگھر اہلبیتِ خیر الانام کا ماتم سر اپنی اور ایامِ عشرۂ محرم کو شورِ عزا کا برچا تا ساعتِ قیام رہی ہوا لی اپنی آقا کی غم سی خونباری کرین * اہالیِ آسمان و زمین سوگواری مین تڑپتی پھرین تمام رسولانِ سلف شیون سی بیچین رہین * حوالی مدینہ اور دشتِ نجف مین فریاد و احسین کرین * دریای رحمت کو جوشِ حضرت کی واسطی بہانا ملی * خونبہای آلِ نبی سی اُمتِ عاصی کو جنت کا ٹھکانا ہے * جو ذاکر صدقِ مقال سی حالِ شاہِ کربلا پڑھی * اور ان رسول اور امام سی نظرِ قبول مین خدا کی جڑھی مروی ہے

فِی کِتَابِ الْبِحَارِ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ عَنْ مَقْتَلِ

چھٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید شہدا و وداع قبور جد و مادر و برادر اور تسلی فاطمہ صغرا

اِبْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بلد عاشر بحار میں زید ابن علی سے یوں روایت کی

اوسنے کہا میں نے جعفر صادق علیہ السلام سے شہادت ابن رسول کی سرگذشت پوچھی ہی قَالَ لَمَّا

هَلَكَ مُعَاوِيَةُ وَذٰلِكَ لِلنِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَتَوَلَّى الْاَمْرَ

بَعْدَهُ يَزِيْدُ فرمایا جب پندرھوین رجب ساٹھہ سال ہجری میں ساٹھہ کی معاویہ نے دنیا سے آخرت کو

قدم بڑھایا یزید نے اہتمام جور و جفا سے منصب خلافت کو میراث میں پایا بَعَثَ عَامِلَهُ عَلَى

الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ابْنُ عَمِّهِ الْوَلِيْدُ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَعَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَكَانَ

عَامِلَ مُعَاوِيَةَ فَاَقَامَهُ الْوَلِيْدُ مِنْ مَكَانِهِ ولید ابن عتبہ ابن ابوسفیان اپنی بشر کو مدینہ کی

حکومت پر بھیجا وہان مروان معاویہ کیطرف سے والی تہا ہر گاہ وہ نیا ناظم شہر مین داخل ہوا دار الامارت

مین مسند ریاست پر بیٹہا وَبَعَثَ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اَمِيْرَ

الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدَ اَمَرَكَ اَنْ تُبَايِعَ لَهُ امام حسین ابن علی علیہما السلام کو پیام دیا یزید جو

مومنین کا امیر بنا طاعت سے خلافت کی عہد صغیر و کبیر لیا اوسنے تمہین اپنی بیعت کا امر کیا فَقَالَ

الْحُسَيْنُ يَا وَلِيْدُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا اَهْلُ بَيْتِ الْكَرَامَةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ لَقَدْ سَمِعْتُ

جَدِّيْ يَقُوْلُ اِنَّ الْخِلَافَةَ مُحَرَّمَةٌ عَلٰى وُلْدِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَكَيْفَ اُبَايِعُ اَهْلَ بَيْتٍ

قَدْ قَالَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا جناب امام حسین علیہ السلام جواب مین بولے ای ولید تو جانتا ہے

معدن رسالت اہلبیت کرامت کی باب خدا نی ہمپر کہولی ہو تحقیق کہ سینی اپنی نانا مخبر صادق سے یہ قول

سنا ہی کہ خالق نی اولاد ابوسفیان پر خلافت کو حرام کیا ہی اس صورت مین جو خاندان نبوت

اور شرافت سے ہو پیشوا اکیونکر طاعت یزید مین آئی جسکی حق مین رسول نے یون کہا فَلَمَّا سَمِعَ

الْوَلِيْدُ ذٰلِكَ دَعَا الْكَاتِبَ وَكَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ يَزِيْدَ

اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْوَلِيْدِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ لَيْسَ يَرٰى لَكَ خِلَافَةً

چھٹی مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

ولابیعۃ فرأیک فی امرہ والسلام ولید نی بعد سماعت اس کلام کی منشی کو بلوایا یزید کو مضمون پاس کا نامہ لکھوایا کہ تحقیق کہ حسین ابن علی مجکو لایق امامت سی جانتی ہین ہونا اب جو تیرا حکم ہو اوسکی واسطی وہ تدبیرین کرون فلما ورد الکتاب علی یزید کتب الجواب الی ولید اما بعد فاذا اتاک کتابی ھذا فعجل علی بجوابہ وبین لی فی کتابک کل من فی طاعتی او خرج منھا ولیکن مع الجواب راس الحسین بن علی عرضی ولید کی یزید کو پہنچی جواب مین یہ عبارت لکہہ بہیجی اما بعد ای ولید میرا نوشتہ تجہی جب ملی چاہیی کہ جلدی سب سی میری واسطی بیعت لی جو طاعت کرین اونکا نام لکہنا سرتابی مین دم بھرنی والونکا بہی ذکر ملحوظ رکہنا لاکن حسین ابن علی کا سر ہمراہ نامی کی ضرور آئی تا دلکو جین ہو خلاف سی اندیشہ فتور جائی فبلغ ذلک الحسین علیہ السلام فھم بالخروج من ارض الحجاز الی ارض العراق ہرگاہ یہ خبر امام حسن و شبر نی سنی ملک حجاز سی جانب عراق عزیمت کی نیت فلما اقبل اللیل راح الی المسجد النبی لیودع قبرہ فلما وصل الی القبر سطع لہ نور من القبر فعاد الی موضعہ جسوقت رات کا اندہیرا عرصہ تشویش مین چھایا مزار پیغمبر سی وداع کو امام حسین علیہ السلام نی قدم بڑہایا ہرگاہ تربت کی پاس پہنچی لحد سی نور چمکا شاد ہین کچہہ سوچی باز گشت بیت الشرف کو منہہ پہیرا فلما کانت لیلۃ الثانیۃ قال محمد بن ابی طالب خرج الحسین من منزلہ واقبل الی قبر جدہ جب دوسری شب عالم تعب مین ابی محمد ابن ابیطالب نی یہ روایت ذکر فرمائی امام حسین علیہ السلام دولتسرا سی نکلے رخصت کو روضہ احمدی مین داخل ہوی فقال السلام علیک یا رسول اللہ انا الحسین بن فاطمۃ فرخک وابن فرختک وسبطک الذی خلفتنی فی امتک کہا درود اور سلام خدا ہو تیرای رسول دوسرا مین ہون حسین ابن فاطمہ زہرا پیارا نواسہ تمہارا فرزند نازون سی پلا

چھٹی مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا و وداع قبر جد و مادر و برادر و تسلی فاطمہ صغرا

زادہ خیر النساء ہیں جسکو امت میں تمنے امانت سونپا فَاشْهَدْ عَلَيْهِمْ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّهُمْ خَذَلُوْنِيْ وَضَيَّعُوْنِيْ وَلَمْ يَحْفَظُوْنِيْ وَهٰذِهٖ شَكْوَايَ اِلَيْكَ حَتّٰى اَلْقَاكَ پس گواہ رہنا یا نبی اللہ کہ تمہاری اہل امت نے مجھے بہت ستایا جور و جفا سے روندا عزت اور حرمت کو میرا میں ضایع اور برباد ہوا مرتبہ رحمت کا بحضور نہ سمجہا آپکی قرابت کا کچہہ لحاظ اعدا نے منظور نہ کیا یہ تھوڑا سا شکوہ ہے اونکی ایذا کا جو گذرا ہے باقی جب دم تمسے ملاقات کرونگا تو صدمات کا ماجرا سارا کہونگا قَالَ ثُمَّ قَامَ فَصَفَّ قَدَمَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ رَاكِعًا وَسَاجِدًا راوی ناقل ہے بعد ادای کلام وہ امام عبادت کی نیت سے کہڑے ہوے خضوع اور خشوع سے متصل رکوع اور سجود کو نماز میں کرتے رہے قَالَ وَاَرْسَلَ الْوَلِيْدُ اِلٰى مَنْزِلِ الْحُسَيْنِ لِيَنْظُرَ اَخَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَمْ لَا ولید نے اپنا آدمی امام حسین علیہ السلام کی بیت الشرف کو دریافت حال میں بہیجا تا خبر دے وہ حضرت شہر میں رہے یا کسی طرف کو سفر کیا فَلَمْ يُصِبْهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْرَجَ وَلَمْ يَبْتَلِيْنِيْ بِدَمِهٖ وہ خادم جا کے پہر آیا اور کہا میں نے سبط رسول کو مکان میں نہیں دیکھا ولید نکی بہت خوش ہوا بولا شکر اور احسان اوس خدا کا ہے جسنے حسین کو سلامت مدینہ سے باہر نکالا مجھے اونکی خون میں نہ ہونے دیا مبتلا قَالَ وَرَجَعَ الْحُسَيْنُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ عِنْدَ الصُّبْحِ رات بہر وہ نور نظر خیر البشر ذکر اور مناجات بجالائے قریب صبح شاہ امم اپنی منزل اشرف میں پہر آئے فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ خَرَجَ اِلَى الْقَبْرِ اَيْضًا جس ہنگام میں دوسری شب ہوئی اور پاسبانوں کی آنکہہ نیند سے لگ گئی پہر قبلۂ انام حرم سرا سے باہر نکلے قبر نبی کرام کی بالین پر پہنچے و صلی رَكَعَاتٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ جَعَلَ يَقُوْلُ کئی رکعت نماز پڑہی جب فراغت پائی درگاہ خدا میں ہاتہہ اوٹہا کے یہ دعا سنائی اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَبْرُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَاَنَا ابْنُ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَقَدْ حَضَرَنِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَلِمْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّ الْمَعْرُوْفَ وَاُنْكِرُ الْمُنْكَرَ

چھٹی مجلس عزم روانگی الشہید اور تذکرہ وداع تربت رسول خدا علیہ وآلہ السلام

وَاَنَا اَسْاَلُکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِحَقِّ الْقَبْرِ وَمَنْ فِیْهِ اِلَّا اخْتَرْتَ لِیْ مَا هُوَ لَکَ رِضًی وَلِرَسُوْلِکَ رِضًی اے خدا یہ تیری پیغمبر کی قبر مطہر ہے جسپر آشفتہ سر ہون اور مین اوسکا پسر نور نظر عازم سفر ہون میری اور مرقد سے فراق نہایت دشوار ہوا تو جانتا ہے کہ اعدا کا زغہ بیشمار ہوا پس مہیا فرما وہ سامان جسمین تیری رضا ملی اور تا ایسی راہ جو رسول کی خوشی سرا پا کلی قَالَ ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ عِنْدَ الْقَبْرِ حَتّٰی اِذَا کَانَ قَرِیْبًا مِنَ الصُّبْحِ راوی کہتا ہے کہ حضرت کلمات کو ذکر فرماتی اور قبر انور پر سنہ رکھی روتی جاتی تا کہ آثار صبح نمودار ہوی اور چادر ظلمت کی تار بکھرنی لگی وَضَعَ رَاْسَهٗ عَلَی الْقَبْرِ فَاَغْفٰی فَاِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَقْبَلَ فِیْ کَتِیْبَةٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَبَیْنَ یَدَیْهِ اوسوقت نانا کی تربت سی تکیہ اسید و بیم لگا یا غنودگی مین آنکھونکو بند کیا سر تسلیم جھکایا ناگاہ رسول اللہ اونکی قرین مزار سی تشریف لائی فرشتونکی غول یمین و یسار اکی پیچھے گھیری آی حَتّٰی ضَمَّ الْحُسَیْنَ اِلٰی صَدْرِهٖ وَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ فرط شوق مین اکی بڑی امام حسین علیہ السلام سی ملی یہان تک جو سینہ سی لگا کی پیشانی کی بوسی لیی وَقَالَ حَبِیْبِیْ یَا حُسَیْنُ اَرَاکَ عَنْ قَرِیْبٍ مُرَمَّلًا بِدِمَائِکَ مَذْبُوْحًا بِاَرْضِ کَرْبٍ وَبَلَاءٍ مِنْ عِصَابَةٍ مِنْ اُمَّتِیْ فرمایا اے روشنی چشم دل کی چین پیاری نواسے نانا کی یا حسین وہ دن قریب ہی کہ تجھی اپنی لہو مین ڈوبا خاک پر لوٹتا دیکھون اور اوتہان زمین محنت اور بلای کربلا مین امت اشقیا کی ہاتھ سی سر کٹا پاون وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِکَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰی وَظَمْاٰنُ لَا تُرْوٰی اوس حال مین تو پیاسا ہو کوئی پانی ندی مانند مچھلی کی تڑپتا ہی ایک رحم دل خبر نہ لی حَبِیْبِیْ یَا حُسَیْنُ اِنَّ اَبَاکَ وَاُمَّکَ وَاَخَاکَ قَدِمُوْا عَلَیَّ وَهُمْ مُشْتَاقُوْنَ اِلَیْکَ اے آرام جان یا حسین بدرستی کہ تیری والد اور مادر و

رای الحصین بن نمیر وکان علی الرماة فصاح اصحاب الحسین علیه السلام بالنبل ورشقوهم فلم یلبثوا ان عقروا خیولهم وجرحوا الرجال منهم وارجلوهم واشتد القتال بینهم ساعة وجاء شمر بن ذی الجوشن لعنه الله فی اصحابه فحمل علیهم زهیر بن القین فی عشرة رجال وکشفوهم عن البیوت وعطف علیهم شمر فقتل من القوم ورد الباقین الی مواضعهم وکان القتل یبین فی اصحاب الحسین علیه السلام لقلة عددهم ولا یتبین فی اصحاب عمر بن سعد لکثرتهم وکثر القتل فی اصحاب الحسین علیه السلام ثم زالت الشمس فصلی الحسین علیه السلام باصحابه صلوة الخوف وتقدم سعد بن حنظلة الشامی بین یدی الحسین علیه السلام فنادی اهل الکوفة یا قوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب یا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد یا قوم لا تقتلوا حسینا فیسحتکم الله بعذاب وقد خاب من افتری ثم تقدم فقاتل حتی قتل رحمه الله وتقدم بعده شوذب مولی شاکر فقال السلام علیک یا ابا عبد الله ورحمة الله وبرکاته استودعک الله ثم قاتل ولم یزل یتقدم رجل بعد رجل من اصحابه فیقتل حتی لم یبق مع الحسین علیه السلام الا اهل بیته خاصة فتقدم ابنه علی بن الحسین علیه السلام وکان من اصبح الناس وجها وله یومئذ بضع عشر سنة فشد علی الناس وهو یقول انا علی بن الحسین بن علی نحن وبیت الله اولی بالنبی تالله لا یحکم فینا ابن الدعی ففعل ذلک مرارا واهل الکوفة یتقون قتله فبصر به مرة بن منقذ العبدی لعنه الله فطعنه وصرعه واحتواه القوم فقطعوه باسیافهم فجاء الحسین علیه السلام حتی وقف علیه فقال قتل الله

چہٹی مجلس عشرۂ محرم روانگی سید الشہدا مدینہ سی او وداع قبر نبی وخبر کلمات رسول اپنی اہلبیت سی

برادر میری پاس آئی ہین وہ سب مشتاق ملاقات انتظار مین کہڑی ہدیہ سلام لائی ہین۔
وَاِنَّ لَکَ فِی الْجِنَانِ لَدَرَجَاتٍ لَنْ تَنَالَهَا اِلَّا بِالشَّهَادَةِ تیری واسطی بہشت مین
ایسا بڑا درجہ رکہا ہی کہ اوسکو بدون شہادت کی پا نہین سکتا ہی فَجَعَلَ الْحُسَیْنُ فِی مَنَامِهٖ
یَنْظُرُ اِلٰی جَدِّهٖ وَیَقُوْلُ یَا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِیْ فِی الرُّجُوْعِ اِلَی الدُّنْیَا فَخُذْنِیْ
اِلَیْکَ وَاَدْخِلْنِیْ مَعَکَ فِیْ قَبْرِکَ امام حسین عالم رؤیا مین جد بزرگوار کو دیکہتی ہی
اور یہ کلام حسرت انجام عرض کرتی ہی ای نانا مجہی اب دنیا مین جانا گوارا نہین اس مصیبت مین
زندگی فانی کا مزہ نہین نظر توجہ سی اپنی دیکہو میرا ہاتہہ پکڑو اپنی قبر مین داخل کر لو جوار رحمت مین
رکہو فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا بُدَّ لَکَ مِنَ الرُّجُوْعِ اِلَی الدُّنْیَا حَتّٰی تُرْزَقَ الشَّهَادَةَ
وَمَا قَدْ کَتَبَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا مِنَ الثَّوَابِ الْعَظِیْمِ رسولخدا نی فرمایا ای حسین دنیا مین رہنی
اور بلا سہنی کی لئی ضرور تم جاؤ تا شہادت اور جو مرتبہ عظیم ثواب کا خدا نی اوس وعدی پر بہنچہ کیا ہی
وہ پاؤ قَالَ فَانْتَبَهَ الْحُسَیْنُ مِنْ نَوْمِهٖ فَزِعًا مَرْعُوْبًا راوی کہتا ہی کہ وہ جناب خواب سی
دہشت اور ہراس مین جاگی آمادہ ہوی واقعہ شہادت اور مصیبت کربلا کی فَقَصَّ رُؤْیَاهُ
عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ پس امام حسن وبشر با چشم تر اور دل مضطر گہر مین تشریف لائی عالم رؤیا کا
قصہ حسرت زدہ بہن بہائی اور فرزندونکو سنائی فَلَمْ یَکُنْ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فِیْ مَشْرِقٍ وَلَا
مَغْرِبٍ قَوْمٌ اَشَدُّ غَمًّا مِنْ اَهْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عجب طرحکا غم اور الم اونپر طاری ہوا
گویا روز عاشورا کا صدمہ اونکو دکہائی دیا فرط الم سی پارای ضبط اور قرار نرہا سب عورت
اور مردونی رقت وزاری مین حال تباہ کیا مشرق اور مغرب مین کوئی مکان عزا و بکا ہنو کا ایسا
جس شدت سی گہر مین اہلبیت کی اوس روز غم اور ماتم کا چرچا پہیلا قَالَ وَتَهَیَّاَ الْحُسَیْنُ وَ
الْخُرُوْجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ راوی کہتا ہی کہ سید الشہدا نی اندیشۂ جور وجفا سی اعدا کی ہجرت

چھٹی مجلس تذکرہ وداع سید الشہدا قبر فاطمہ زہرا و حسن مجتبیٰ علیہما السلام سے

وطن کا ارادہ کیا اور بحکم قضا و قدر سامان سفر اوٹہا لیا روضہ احمد کو داغ فراق دیا و مضی فِی جَوفِ اللَّیلِ اِلیٰ قَبرِ اُمِّہٖ فَاطِمَةَ الزَّہرَاءِ فَوَدَّعَہَا جب سائبان ظلمت کا صحن مابین بچہایا امام حسین علیہ السلام نی والدہ فاطمہ زہرا کی مزار پر قدم رکہا بعد تقبیل سی لپٹی واسطے وداع کی روتی رہی پھر مناسب مقام زبان حال سی گویا ایسی کلام کہی ای مادر گرامی تمہین میری محبت مین ذرات قرار نہ ترپا ملاحظہ رنج و محنت سی یارای صبر نہو تا دل زار تڑپتا دیکہو کہ بعد پدر اور برادر ہمپر کیا مصیبت کی پہاڑ توٹی ہین نرغہ اعدا سی گہر بار سنہ را اور اقربا سب چہوٹی ہین رسول باری نانا کی مزار سی حسرت مین جدائی ہی تمہاری تربت اور بہائی حسن کی قبر سی دور ہونا آفت کی چڑہائی ہی اس موسم طوفان مخالف مین وطن سی مجبور جاتا ہون اپنی بہائی بہن زینب اور ام کلثوم بیٹی سکینہ کو بہی سفر مین ساتہہ پہراتا ہون کیا کرون علی اصغر طفل شیرخوار متحمل صدمات راہ کا نہین ہماری اہلبیت کی چہوٹی بڑون کو دشت و کوہ و صحرا مین پناہ نہین ثُمَّ مَضیٰ عَلَیہِ السَّلَامُ اِلیٰ قَبرِ اَخِیہِ الحَسَنِ عَلَیہِ السَّلَامُ فَفَعَلَ ذٰلِکَ اوس بقعہ طاہرہ سی محزون اور دیدہ پرخون باہر نکلی روضہ برادر بزرگوار حسن مجتبیٰ مین جا کی قبر سی لپٹی برسم وداع یہ کلمات زبان حال پر لائی نالہ ہذا فراق بینی و بینک ایسا کیا جو درد دلوا تہرائی ملا علی نقی بروجردی نی حکایت سوز و گداز کہی ہی اپنی کتاب عین البکا مین سند سی کہ جب امام حسین علیہ السلام سب مزاروں سی بکمال شور و شین رخصت ہوی اپنی بیت الشرف کو پہری تدارک سفر مین وطن سی ہجرت کی مستعد رہی سرور انام کی ایک چہوٹی بیٹی فاطمہ نام اون دنون مین بہت مریض ہو رہی تہی سات برس کی عمر مین تہوڑی ایام پیشتر ماں بہی دار دنیا سی گذر گئی تہی وہ صغیرہ زار و وا زار مین بیماری اور بی مادری کی آتش فراق گرفتار اور لیل و نہار سوز حسرت سی مثال شمع اشکبار حمی محرقہ مین منہہ خشک لب پر تبخالہ صدمہ درد سر سی چہرہ زرد جی نڈہال جسم نازک ناتوان

والعسل من اهل بيته فقال
عنه فقتل مع القاسم بن
الحسن بن علي بن ابي طالب
عليه السلام ثم جلس الحسين
عليه السلام امام الفسطاط فاتي
ابنه عبد الله بن الحسين
عليه السلام وهو طفل فاجلسه
في حجره فرماه رجل من بني
اسد بسهم فذبحه فتلقى الحسين
عليه السلام دمه فلما ملأ كفه
صبه في الارض ثم قال رب ان تك
حبست عنا النصر من السماء فاجعل ذلك لما هو خير
وانتقم لنا من هؤلاء الظالمين ثم حمله حتى وضعه
مع قتلى اهله ورمى عبد الله بن عقبة الغنوي
ابا بكر بن الحسن بن علي بسهم فقتله فلما رأى
العباس بن علي كثرة القتلى في اهله قال لاخوته
من امه وهم عبد الله وجعفر وعثمان يا بني امي تقدموا
حتى اراكم قد نصحتم لله ولرسوله فانه لا ولد لكم
فتقدم عبد الله فقاتل قتالا شديدا فاختلف
هو وهاني بن ثبيت الحضرمي ضربتين فقتله
هاني وتقدم بعده جعفر بن علي فقتله ايضا هاني
وتعمد خولي بن يزيد الاصبحي عثمان بن علي
وقد قام مقام اخوته فرماه بسهم فصرعه وشد
عليه رجل من بني دارم فاحتز رأسه
وحملت الجماعة على الحسين عليه السلام فغلبوه
على عسكره واشتد به العطش فركب المسناة
يريد الفرات وبين يديه اخوه العباس
فاعترضه خيل ابن سعد وفيهم رجل من بني دارم
فقال لهم ويلكم حولوا بينه وبين
الفرات ولا تمكنوه من الماء فقال الحسين
عليه السلام اللهم اظمئه فغضب الدارمي
ورماه بسهم فاثبته في حنكه فانتزع
الحسين عليه السلام السهم وبسط يديه
تحت حنكه فامتلأت راحتاه
بالدم فرمى به ثم قال اللهم اني اشكو
اليك ما يفعل بابن بنت نبيك ثم
رجع الى مكانه واشتد به العطش
واحاط القوم بالعباس فاقتطعوه
عنه فجعل يقاتلهم وحده حتى

چھٹی مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا بروایت عین البکا وداع فاطمہ صغرا

شال تشریح پوست اور استخوان صوت گذران مین زندگی وبال جان روز وشب فرقت رنجور اندوہ وتعب سی مادر کی فراق مین ناصبور باپ اور بہائی کی وصال سی تسکین پاتی پہوپہی کی ملاقات مین اپنی جی کو بہلاتی واسطی تسلی کی ہر وقت شاہدین اوسکو چہاتی سی لگاتی دامن محبت مین رات کو ارام سی سلاتی ہشہوہی چہوٹی بچی کو علاقہ الفت کا بدر کی طبیعت مین پدر اور مادر سی بڑہتا ہی اپنی پالنی والون سی نیچ اور محنت مین ایکدم کی جدائی پر ساہنا ہو تکا پڑتا ہی فاطمہ کو بہی والد بزرگوار سی موانست کمال تہی حضرت کی پاس دن رات رہنی مین راحت سی مالا مال تہی زانوی پدر کو بالین فرحت کا تکیہ جانتی خوشبوی صحبت کو دماغ صحت کا نخلہ پہچانتی تبرید معتدل اوسکی مزاج کو شربت دیدار تہا قدم عیادت سی سرور کی پاشویہ بخار تہا لاکن اس آفت کی خبر نتہی کہ دست قضا جدائی پر مائل ہو کی انتھا نکریگا چہوٹی عمر مین بڑی مصیبت کی بار اوٹہانی کو دیکا عنقریب آغوش مرحمت سی بابکی بہی کنار تہای کا اور تپ سوزان مین جلانی سی علاوہ عزیز واقربا کا نایرہ فراق دکہائیگا امام حسین علیہ السلام نی ہرگاہ عزم سفر کو جزم ٹہرایا صبیہ مرضیہ کی وداع کو بالین فاطمہ پر قدم بڑہایا جسدم نظر حضرت اوس نور چشم علیلہ کی جانب پڑی بی اختیار آنکہون سے آنسو بہی اور لگی جہڑی عالم تصور مین فاطمہ کی بیکسی کا نقشہ دیکہا خالی گہر مین در و دیوار پر سر پٹکنی کا خیال بندہا کہ شوق ملاقات مین بیتابی سی وہ گہبرائیگی زمان انتظار مین قاصد اور نامہ وصال در وازی سی باہر جاتیگی وہ معصومہ رقت حضرت سی اپنی طرف بد مظنہ ہوی کہ شاید بیماری کی طول سی اب مدت زیست باقی نرہی عرض کی باباجان پیشتر جو تم عیادت کو میری آتی تہی مجہی ہنکی بجرت اور تپ درد سر کی شدت مین تسلی فرماتی تہی اسدم کیا باعث ہی کہ دیکہتی ہی یون روتی ہو آہ سرد بہرتی ہوش اور حواس میری کہوتی ہو شاید تمہر کہل گیا اس عارضہ سی مین

چوتھی مجلس مدینے سے عزم روانگی سید الشہدا وداع فاطمۂ صغرا

سست نہ پاؤنگی قرینۂ حال سے تصین جانا کہ اب جلدی مرجاؤنگی کمی زندگانی مرگِ نوجوانی پرانکو
حسرت ہے بزید الفت مین بیقراری سے یہ جوشِ رقت ہے اے واقفِ آشکارا و پنہان اگر وہی ہی
سبب ہے تو مجھی اسکی خوشی اور عینِ مطلب ہے ہزار مرتبہ میری جان انکی قدم پر نثار ہو خدا کرے اقربا کی
سلامتی مین اجل پرستار ہو بہت اس امر سے خوشحال ہون کہ انکے روبرو انتقال کرون آرزو ہی کہ
ہنگام نزع اپنے ہاتھ سے میری آنکھیں باندہو قبلہ رو لٹا کے یاسین پڑہو سامانِ غسل آمادہ کرو
ردا کے دامن سے کفن دو کافورِ حنوط چہرے کو بہائی سید سجاد اور علی اکبر کے ہمراہ نماز کو کہڑے ہو دوش
مبارک پر جنازہ اوٹہاو بقیع مین لیجا کے خاکِ جد پر سلاو مٹی ڈالکے چہوٹی سی تربت بناو ہزار ہزار
گلِ یاس چڑہاو آبِ رقت بہاو مگر امیدوار ہون میری قبر پر کبہی کبہی آیا کرو بہن سکینہ اور اخی علی اصغر کو
بہی لایا کرو سورۂ قران کی تلاوت سے روح کو ثوابِ نیاز بخشو ملکِ عدم جانے مین ذکرِ فاتحہ سے
میری یاد کو نہ بہولو جو یہ باعث ہی توشاد رہو غم نہ کہاو والادل کراہت نشرل کا مدعا اور وجہ بکا
بتاو امام حسین علیہ السلام نے زیادہ سر اشک بہاکے تاسف اور دریغ فرمایا ہاتھ بڑہا کے اوسکا
اپنی چہاتی سے لگایا کہا اے غریب کم نصیب مجہی سفرِ دور جانا ہے صدماتِ جانکاہ کو راہ اور گذر کی
اوٹہا تو بیمار اور مبتلاے ضعف و نقاہت ہے تحملِ محنت مین پردیس کی اندیشۂ ہلاکت ہی ابتدا
تا چار مدینہ مین ام سلمہ نانی کو سپرد کر جاونگا بعد از افاقۂ مرض اور حصولِ آرام اپنے پاس بلالونگا
اس کلام کی سماعت سے فاطمہ کے ہوش اور حواس جاتے رہے جو فی الجملہ طاقت اور توانائی تہی
وہ بہی گئی آنسو منہہ پر بہے کہا اے مولا تم جانتے ہو کہ مین بیمار ہون مرگِ والدہ سے ماتم دار اور بیقرار
ہون بعد از تمہاری پہوپہی زینب اور ام کلثوم دوائے علاج کو میرے اٹہا ئینگی طریقِ دلداری
اور پرستاری مین مجہی کب چین سے رکہین گی حضرت نے دخترِ مضطر کو جواب دیا وہ دو نوجوان تو
مینی ہمراہ لیا ہے فاطمہ نے عرض کی بہائیون مین یہان کسکو چہوڑا ہے اور چچا عباس خواہ عون جعفر سے

میری سفارش کیا کرتا ہے فرمایا وہ بھی تو سفر مین جائینگی شہر وطن مین مجال اقامت نہین پائینگی
اس کلام پیام اجل سی فاطمہ کی جان پر بن گئی فرط سنت اور زاری مین ہچکیان لینی لگی کہا ای
سب اہل حرم کو اپنی رفاقت مین قرین عزت کیا الا مجہہ بیمار و ناچار کو حقیر پا کی داغ فرقت دیا
اہل وطن اولاد پنجتن کی قدیمی دشمن ہین اکیلی گہر مین ایام دکہہ اور مصیبت کی و بال جان و تن ہین
اگر اس مرض سی فاطمہ مرجائی تو کون سامان کریگا خاک مذلت پر شاید جنازہ بی وارث پڑا رہیگا
حضرت نی تسلی دیکی فرمایا خاطر جمع رہنا غم تنہائی اور جدائی کو تہوڑی دن سہنا ہرگز نہ گہبرانا
جب ملک عراق مین پہنچون اور ارام پاؤنگا عباس خواہ علی اکبر کو تیری طلب مین بہیجونگا اوس وقت
کلام فاطمہ اور مقال امام سی رقت اہلبیت کا جوش اور خروش ہوا ہر ایک نی جدا جدا گلی لگایا
اور وداع حواس و ہوش کیا نظم المولفہ گہر سی جو نکلی سب وہ دین آستین فشان ۔ وہ ماجرا ہے
جسکا نہین ہو سکی بیان ۔ فریاد واہ و زاری و رقت کی تہی یہ دہوم ۔ جیسی کہ شاہ رسنی کو اوٹہتی ہی
جہوم جہوم ۔ لرزان وجود غم سی مزار بتول پاک ۔ حال رسول کیا کہون دامن کفن کا چاک ۔ شبیر
جان حیدر و زہرا و مصطفیٰ ۔ مرنی کو جای پیا سا یہ ہی چہٹنی کی جا ۔ روز وداع فاطمہ برہم مدینہ تہا

ناظم مثال حشر کی غل کا قیامت تہا

ساتوین مجلس تمہید کتاب حد یکا افترا قصا شعر اغرہ سفر سید الشہدا منا م ام سلمہ محمد حنفیہ ظعن

رباعی لکہون جو زبر صوت زر نبجائی ۔ تحریر کرون جو زم قسم نبجائی ۔ گردون مین صدف
گوشہ کی منہہ سی تشبیہ ۔ قطرہ جو صدف مین ہو گہر بنجائی ۔ رباعی معمور غم شاہ سی جو سینہ ہی
واللہ وہی سینہ بی کینہ ہی اوس شخص کا یہ مرتبہ ہی بعد فنا ۔ ہر خشت لحد غیرت آئینہ ہی
رباعی ایک ایک کو فردوس کا گلزار ملی ۔ عاصی کو بھی دوزخ کا نہ آزار ملی ۔ گر حشر مین ہو شفیع

ساتوین مجلس تذکرهٔ عزم سید الشہدا کے نکلنا وداع ام سلمہ ومحمد حنفیہ و بیان نخلہ کربلا

لطفِ حیدر، ڈھونڈہتو نہ پہچ کوئی گنہگار ملی، ہر عاصی گر سبط نبی کی مہربانی ہوجای + مردونکو نصیب زندگانی ہوجای، ڈرتی نہیں دوزخ سی ہواخواہِ حسین، سایہ ڈالین تو آگ پانی ہوجای + پیشخوانی لموٗلفہ شرب کی شور و شین سی برہم ہوا حجاز، پیر و جوان کی دل پہ کیا غم نی ترکتاز + اندوہِ سینہ جوش مین آ یا گیا نجیب، ہی اشک زیبِ دامن و رخسار کی طراز، سوسن کی آبرو ہی سرِ شک دو چشم تر + قرب خدا کا سوزِ الم ہی وسیلہ ساز، ہر گہر مین اہلبیت کی رقت کا ذکر ہی، شیون بکا مین فرض خموشی ہی احتراز، رونی مین عین طاعت حق کا ثواب ہی، خمس و زکوٰۃ و روزہ ہی حج ہی نماز + رتبہ مصیبتِ شہ بیکس کا دیکھہ لو، کعبہ سیاہ پوش عزادار بی نیاز، روحِ نبی و حیدر و زہرا کی آہ سی، رضوان ہی شغل نالہ مین گیسوی حور واز جبریل بیقرار نہو کس طرح سی جب، ماتم سرای قدس بنی عرش کا فراز + آیا نظر جو نوح کا طوفان اندنون خشکی مین ڈوبا آلِ رسالت کا ہی جہاز، سامانِ سوگواری گلگون قبا کرو، چھاتی کو پیٹو خاک بسر ہو جگر گداز + بزمِ جہان مین منصب ناظم ہوا و چند، خالق سی مدح خوانون مین پایا ہی امتیاز + تمہید بکا تنبیہ ار باب افترا حاضرین محفلِ عزا + جالسینِ منزل تولاّیہ صدق و یقین جانو ہرگز وسوسہ شیاطین کو نہ مانو، درگاہِ خدا مین سیدِ الشہدا کا مرتبہ بہت اعلاہی اور محب سلطانِ کربلا دارین مین برگزیدہ امتِ خیر الوریٰ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی مصیبت مین روتا ہی شمولِ رحمتِ پروردگار موصولِ احمد مختار ہوتا ہی جب کوئی موزون طبع اونکی تعزیت سی شعر و نظم مرثیہ کہتا ہی سب خلقِ دنیا سی ائمہ اطہار کا مقبول اور باکرامت رہتا ہی ذاکرِ آلِ نبی کو امام برحق نی اپنا محسن اور مددگار فرمایا ہی مجلس مین فراہم ہوکی سرگذشت محن سننی کو ثواب عبادت سی زیادہ بتایا ہی مداح اور مرثیہ خوانِ شاہِ کربلا خدا کی پیاری ہین اونکی ثنا اور صفت مین ارشاد پیغمبر سی صدہا اشاری ہین کتاب لسانُ الذاکرین مین ملا ہادی نائینی لکھتی ہین کہ امام حسین نی بانِ حی

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور مدحت مرثیہ گو شعرا

ترجمان سی یہ حدیث کہتی مَن قَالَ فِیْنَا بَیْتًا بَنَی اللّٰہُ تَعَالٰی بَیْتًا لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو ہماری مدحت خواہ محنت پر ایک بیت سی گویا ہیکا خالقِ عالم اوسکی لئی عوض مین ایک گہر بہشت کا پیدا کریگا ایضًا مَا قَالَ مُؤْمِنٌ بِمَدْحِنَا شِعْرًا اِلَّا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ اَوْسَعَ مِنَ الدُّنْیَا سَبْعَ مَرَّاتٍ دوسری جا وارد ہوا فرمایا کوئی ناظم اور مؤمن ہماری واسطے شعر نہین کہتا ہی مگر یہ کہ خدا دو مصرع کی صلہ مین ایک شہر زمین بہشت پر بناتا ہی وہ سات مرتبہ برابر دنیا سی زیادہ ہوگا، اوسمین شاعر کا قیام بی تقطیع مدام ہوگا وَیَزُوْرُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ مُخْلِصٍ وَمَلَکٍ مُقَرَّبٍ وَنَبِیٍّ مُرْسَلٍ مؤمنین خالص اور ملایکہ مقرب اور پیغمبران مرسل مادح کی زیارت کو اوس جا آئینگی تحیت اور سلام کی تحایف ثناخوانِ خیر الانام کو ردیف مرحبا سنائینگی مگر شگفتہ قافیہ عالی فکر کو لازم ہی غواصی بحرِ شہرت مین حدیث جعل اور قولِ زور کا مضمون موزونِ بہتان ہرگز نہ کہی اوپر خدا و رسول اور اپنی امام و اہلبیت کی افترا باندہنی سی بچتا رہی واسطی رولانیکی سامعین کو روایتِ نو تالیف اور تازہ عراق اور کربلا سی نہ منگائی واہ واہ کی خاطر خانہ دین بلکہ معمورہ اسلام اپنا اور حاضرین کا تباہ نہ بنائی جو عبارتِ جدید حاشیہ بیاض سے مولوی صاحب وغیرہ فضلا کی پائی اوسمین بنظرِ غور عصمت و رتبہ امامت کی مناسبت کو دیکھی آئی تو زبان پر لائی ورنہ فتح نامہ یزید نقل مقابلہ اور شکستِ ہر شہید تمہید تازہ بتازہ نو بنو جہان سے اوسکی صفحہ کتاب کو مرید ابی کذاب اور جو تقلید ملا در بندی پر ہوا اوٹھائی کیونکہ اس خطا سی آدمی کا دین اور دنیا مین جریدہ عمل سیاہ بلکہ قابلِ مواخذہ ہوتا ہی اہلِ خلاف کا دستِ طعنہ دراز کی دیتی کو اب ملامت سی اوسکو ہو عرقِ خجالت مین ڈوبتا ہی فحوائی کلامِ امام اور فتوای علمای فہام سے مناسب ملال حسب ابتہال ساتہہ زبانِ حال کی ذاکر کو پڑہنا شایان ہی جیسا کہ مضامین الہام اون شعرا کی جو روبروی اَیِمَّہ اَنام اپنی تصانیف کو پڑہتی رہی عیان ہی یا روجب زینہ منبر اور سطح

صبر اسی زیادہ گناہ جاے اشکِ عزا جب نکلتی یا مچھر کی پر سی برابر باہر نکلی دریای مغفرت بنی
عصیان کو بہاے محبتِ شاہِ ولایت کی ساتہہ اگر اقتضای بشریت سی کوئی مبتلای طغیان
ہوتا ہی البتہ جناب احدیت اوسکو مزید کرم اور امتنان سی عفو کرتا احسان کر دیتا ہی حکایت
رُوِیَ عَنِ ابْنِ دِعْبِلِ الْخُزَاعِی قَالَ اِذَا بَلَغَتْ رُوحُ اَبِی عِنْدَ التَّرَاقِی اِسْوَدَّ وَجْهُہٗ
ابن دعبل شاعر خزاعی سی یہ حکایت نقل کی ہی اور کتاب عاشر بحار مین بہی بسند صدق لکہی ہی اونہنی
کہا جب کہ آخر عمر مین باپکی مرنی کا وقت قریب ہوا سکرات موتکا صدمہ اوسپر سخت گذرا شدت
جان کا بہنہ اگلی مین اڑا زبان بند ہوئی سارا منہہ کالا پڑا وَکُنْتُ عَلٰی ذٰلِکَ کَئِیبًا قَلِقًا
مَهْمُومًا دَاعِیًا لَهُ بِالْمَغْفِرَةِ اوس حالت کی ملاحظہ سی مین بہت عمگین اور حزین ہا پدر کی
واسطی طلبِ امرزش مین مناجات کرتا گیا خلایق سی پنہان اپنی والد کو غسل دیکی کفن پہنایا جنازہ
مخفی اوٹہایا نماز پڑہکی قبر مین لٹایا وہ ماجرا کسیکو نہین جتایا اِذْ رَأَیْتُ اَبِی بَعْدَ اَیَّامٍ قَلَائِلَ
وَجْهُهٗ مُنِیرًا کَالشَّمْسِ الطَّالِعِ مُکْتَسِیًا بِاَفْخَرِ الْاَلْبِسَةِ اوسکو باہزار فکر اور اندوہ
سوتا تہا بعد اندک زمان عالمِ رویا مین اپنی باپ کو دیکہا اوسکا چہرہ آفتاب سا چمکتا اور قرین
شادمانی ہی بر مین لباسِ عمدہ بہت سفید اوسپر ایک ردای نورانی ہی فَقُلْتُ یَا اَبَتَاهُ مَا الَّذِی
اَرَاکَ عَلَی الرَّغْمِ مَا رَاَیْتُکَ عِنْدَ الْعَطَبِ مینی پوچہا ای بابا کیا عجب حال ہی تمہارا
مرتی وقت یہ صورت کالی دیکہی اور اس گہڑی وہ تیرگی باقی نہین ہی قَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّمَا
اِسْوَدَّ وَجْهِی عِنْدَ النَّزْعِ جَزَاءً لِمَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ وَکَسَبَتْ یَدَایَ بَعْضَ الْمُنْکَرِ
جواب دیا ہان ای فرزند ساعت مین سکرات کی میرا نقشہ بگڑ گیا اوسکا سبب یہ ہی کہ مینی زندگی مین
شراب کو بہت پیا یہ گناہ ہونیکی پاداش سی جو مرتکب کبائر ہوا تہا قبر مین بہی وہ سوادِ کردار میری
ساتہہ رہا اِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ عَلٰی حَفْرِی وَخَاطَبَنِی

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے گلنار روایت دعبل کا حضور امام قصیدہ پڑہنا

پر رفقا ناگاہ محدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ نے بالین پہ قدم رکہا مزید لطف و مدارے
پکار کی مجہسے پوچہا اَنْتَ دِعْبِلُ تَرْثِیْ شُہَدَاءَ اَہْلِبَیْتِیْ تو دعبل خزاعی ہی کہ میری
شہدا اہلبیت کی مصیبت مین مرثیہ کہتا ہی اور سامعین کو وہ مین سنا کی حالِ ملال پر مدام
رولاتا رہتا ہی قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مین خواب مین اس جواب سے شاد کام ہا
کہ ہان ای نبی رب علا دنیا مین یہی کام تہا میرا قَالَ اِرْثِ مَا قُلْتَ فرمایا کہ اوسکو پڑہکی سنا
جو تونی انشا کیا کلام اپنا قُلْتُ × لَا اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّ الدَّہْرِ اِنْ ضَحِکَتْ × وَ اٰلُ اَحْمَدَ
مَظْلُوْمُوْنَ قَدْ قُہِرُوْا مینی یہ اشعارِ جانسوز بیان کئی بی تکلف روبروی حضرت
پکار کی پڑہی خدا خوشی نہ دی زمانی کو جب چاہی کہ شاد رہی افسوس اولادِ احمد کو ظلم اور ستم سے
وہ برباد کری مُتَرَّدِیْنَ نُفُوْا عَنْ عُقْرِ دَارِہِمْ × کَاَنَّہُمْ جَنَوْا مَا لَیْسَ یُغْتَفَرُ
جبر و تعدی مین اعدانی اونکو گہرسی باہر نکالا گویا ایسا گناہ اونسی ہوا کہ لائق بخشش کی نہ تہا
قَالَ دِعْبِلُ اَنَا اُنْشِدُ الْاَشْعَارَ وَ ہُوَ یَبْکِیْ بُکَاءَ الثَّکْلٰی دعبل نی کہا مینی اپنی
قصیدہ کی اشعار یونہین پڑہی پیغمبر خدا انکی مانندِ زنِ پسر مردہ روتی کہی اِلٰی اَنِ انْتَہَیْتُ
اِلٰی اٰخِرِ مَا قُلْتُ یہان تک جو مرثیہ مینی تمام کیا اور تکلم سے آرام لیا فَکَسَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
تِلْکَ الْکِسْوَۃَ وَ شَافَعَنِیْ وَ عَاطَفَنِیْ وَ قَالَ مَرْحَبًا یَا دِعْبِلُ خیر الوری نی اپنی دوش
مبارک سی لبادہ اوتارا × وہ حلہ مغفرت برسم خلعت دستِ عنایت سی مجہی اوڑہایا درگاہِ احدیت مین
گناہو کی شفاعت سی آمرزش دلائی بلطف و کرم سی بہت تسلی کی شاباش فرمائی پس ای پسر
یہ نوید صوت دعای خلیفہ داور کا ظہور ہی اور درخشانی جامہ رحمت مین ملبوس اور عطیہ خیر البشر سے
سُو ہی اَیْضًا فِیْ اَخْبَارِ الْاَحْزَانِ عَنْ اَبِیْ ہَارُوْنَ الْمَکْفُوْفِ قَالَ دَخَلْتُ
عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ اَنْشِدْ فَاَنْشَدْتُہٗ کتاب اخبار الاحزان مین

ساتوین مجلس تذکرۂ عزم سید الشہدا مدینہ سے کلنا اور ایت دوجگہ کو سیر سے خصت ہونا اور ابی ہارون کا مرثیہ پڑہنا

ابی ہارون مکفوف مین روایت کی ہی کہ اس حکایت مین شعرا کو عجب تی فکر ہو جسا سبب سے
ملی ہی راوی کہتا ہی ایک روز اپنی مولا کا شوق غالب ہوا تو جعفر صادق علیہ السلام کی پاس گیا
حضرت نی جب مجہی دیکھا تو مرحبا فرمایا اور ارشاد کیا کچہ نظم حزن افزا سنا کہ دل بھر آیا مینی جو
کلام حضرت فرجام یاد تہا پڑہا اوب تمام سی امام کا منتظر تحسین رہا فقال لا کما تنشدون
وکما ترثیہ عند قبرہ کہا ای ابا ہارون شعر پڑہنا یون نہین چاہتا ہون بلکہ عرب سے
ویسا سنون اور قرین زاری وفغان رہون جو تم قبر امام حسین علیہ السلام پر بی تکلف شیون
کرتی ہو ذاکر اور سامع فراہم آتی نالہ و بکا سی پڑہتی آہ کا دم بھرتی ہو فانشدتہ امرر علی
جدث الحسین فقل لاعظمہ الزکیۃ یعنی گذر کر تربت امام حسین مظلوم پر اور ان کی
فاطمہ کو دی خبر قال فلما بکی امسکت انا راوی کہتا ہی جب اوس جناب کو مبتلای رقت کا
صدمہ ہوا مین لحاظ کی ماری خاموش حسرت زدہ رہا فقال مر فمررت پھر اشارہ کیا
اور میسر سامنی چند بیت کو زیادہ پڑہا ثم قال زدنی زدنی فانشدتہ بار دیگر یوں
مجہی رونی مین سیری نہین ملی اور پڑہا راوی کہتا ہی یعنی دوسرا قصیدہ شروع کیا جو مضمون تعزیت کا
دیا بہا یا مریم قومی واندبی مولاک وعلی الحسین فاسعدی ببکاک ای مریم مادر
بتول عذرا الحدسی اوٹہکی کہری ہو حسین شہید پر نوحہ و نالہ سی اشک جاری کر قال فبکی و
تہایج النساء قال فلما ان امسکن ابو ہارون سنتی ہی کہ حضرت بہت روتی رہی حرم سرا سے
شیون عورا کی خروش بلند ہوئی دیر تک اندر گہر کی ماتم سی غوغا اور شور مچا جب صدمۂ فزا مین
وہ جوش غم ٹہرا قال لی یا ابا ہارون من انشد فی الحسین فابکی عشرۃ ثم جعل
ینقص واحدا بعد واحد حتی بلغ الواحد فلہ الجنۃ پس ارشاد کیا ای ابا
ہارون جو شعر کہی مرثیہ امام حسین علیہ السلام کی بادل پر خون بکا مین لائی دس آدمی کو سامعین سے

ساتوین مجلس مذکرہ عزم شہید الشہدا مدینہ سے کلنا روایت فضیل کا حضور امام قصیدہ پڑھنا

پھر ایک رونیوالی کو قصہ کیا نہ مرہ حزین سے وہ جنت کا جیب اور قطعہ نعیم صلہ مین پای گا

نتیجہ طبع رسا قافیہ غفران کا ردیف دنیا سے جای گا قَالَ مَنْ اَنْشَدَ فِی الْحُسَیْنِ

شِعْرًا فَاَبْکٰی وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ پھر کہا اگر موزون کری واسطی ابی عبداللہ کی او نتہا

ایک شخص کو رولائی وہ بھی خلعت رضا جاگیر خلد سے لذت بی تقطیع اوٹھائی ثُمَّ قَالَ مَنْ

ذُکِرَ عِنْدَهُ فَبَکٰی فَلَهُ الْجَنَّةُ پھر بولی جو اپنی نظم سے آپ روئی وہ بھی فردوس مین داخل ہوئی

حُکِیَ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عَبْدٍ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْاِمَامِ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَلَیْهِمَا

السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ یَا سَیِّدِیْ اِنِّیْ اُنْشِدُكَ قَصِیْدَةً جلد عاشر بحار مین فضیل ابن

عبد سے حکایت کی ہے اونسے کہا ایک دن اپنی امام موسی ابن جعفر علیہما السلام کی زیارت

ہوئی اونسے عرض کی ٹری تمنا مین آیا جو رخصت پاون تو قصیدہ پڑھکی حضور کو سناون

قَالَ اَجَلْ ثُمَّ اِنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَمَرَ بِسُتُوْرٍ فَسُدِلَتْ وَاَبْوَابٍ فَفُتِحَتْ

وَاَجْلَسَ حَرِیْمَهُ مِنْ وَرَاءِ السُّتُوْرِ فرمایا بہت اچھا اور خدام سے امر کیا پردہ ڈالین

اور دروازہ کھلوایا حرم محترم کو بلوایا اوسکی پیچھے ٹھایا پس عورات خبر ہو کی پشت حجاب

آئین مرثیہ جد بزرگوار کی مشتاق رہین ثُمَّ قَالَ اُنْشُدْ یَا فُضَیْلُ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ

مجھی اجازت دی بسم اللہ اب شروع کرو ای فضیل خدا برکت اور کرامت مین رکھی تجکو فَاَنْشَدْتُہ

قَصِیْدَةَ السَّیِّدِ الَّتِیْ اَوَّلُهَا لِاُمِّ عَمْرٍو بِاللِّوٰی مَرْبَعٌ مینی آواز بلند سے وہ ابیات کو

پڑھا جو سید اسماعیل نی کہا اور اول یہی اوسکا لِاُمِّ عَمْرٍو بِاللِّوٰی مَرْبَعٌ طَامِسَةٌ

اَعْلَامُهٗ بَلْقَعٌ فَلَمَّا بَلَغْتُ اِلٰی وَجْهُهٗ كَالشَّمْسِ اِذَا تَطْلُعُ وَسَمِعْتُ نَحِیْبًا

مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ وَ ذٰلِكَ بُكَاءُ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَعِیَالِهٖ راوی کہتا ہی مین نظم پڑھتا

جاتا تھا تا کہ مصرع مذکور تک ذکر پہنچا ناگاہ شور بکا دولت سرا کی اندر سے اوٹھا کہ وہ شیون

۲۵۳

عن محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین واحمد بن محمد عن اسماعیل بن منصور بن یونس عن ابی الجارود عن ابی جعفر الباقر علیہ السلام قال ان الحسین علیہ السلام لما حضرہ الذی حضرہ دعا ابنتہ فاطمۃ الکبری فدفع الیہا کتابا ملفوفا ووصیۃ ظاہرۃ وکان علی ابن الحسین مریضا لا یرون انہ یبقی بعدہ فلما قتل الحسین علیہ السلام ورجع اہل بیتہ الی المدینۃ دفعت فاطمۃ الکتاب الی علی بن الحسین علیہما السلام ثم صار ذلک الکتاب واللہ الینا یا زیاد

وعنہ عن عدۃ من اصحابہ عن احمد بن محمد عن علی ابن الحکم عن سیف بن عمیرۃ عن ابی بکر الحضرمی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الحسین علیہ السلام لما سار الی العراق استودع ام سلمۃ رضی اللہ عنہا الکتب والوصیۃ

ساتوین مجلس تذکرۂ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا روایت امام کا عفو خطای حمیری کو فضیل سی کہنا

اور زار محذرات حیال اور المفال جناب کا تہا و بکی ہو اَیضاً لِاَنَّهُ کَانَ دَقِیْقَ القَلْبِ
سَرِیْعَ العَبْرَۃِ و حضرت آپ بہی شدت سی روئی اور بیقرار تہی کہ بہت ملایم طبع نرم دل
اشعار تہی فَقَالَ یَا فُضَیْلُ لِمَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ هٰذِهٖ لِلسَّیِّدِ الحِمْیَرِیِّ
فَقَالَ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ ہرگاہ رقت سی افاقہ پایا مجہسی پوچہا ای فضیل یہ قصیدہ دلربا کسنی کہا
مین بولا سید اسماعیل حمیری نی موزون کیا ہی فرمایا اوسپر خدا کی رحمت ہو کہ ناصر ہمارے
فَقُلْتُ لَهُ یَا مَوْلَایَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَرْتَکِبُ المَعَاصِیَ فَقَالَ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ یعنی عرض
کی ای مولا اوسی گناہان کبیرہ کا مرتکب دیکہا بارہا وہ حجت خالق پہر ناطق ہوئی آمرزش
کری اوسکی باری تعالیٰ فَقُلْتُ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَشْرَبُ نَبِیْذَ الرُّسْتَاقِ فَقَالَ
یَعْنِی الخَمْرَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ یعنی گذارش کی اپنی آنکہون سی مشاہدہ کیا ہی
جو اوسنی مدام نبیذ کو لیا اور پیا ہی فرمایا یعنی وہ شراب خوار تہا جواب دیا یہی بات ہی ای عقدا
حضرت نی اوسپر بہی ارشاد کیا رحمت مین داخل گردانی اوسی ایزد کبریا وَمَا ذَاكَ عَلَى
اللّٰهِ بِعَسِیْرٍ اَنْ یَغْفِرَ لِمُحِبِّ جَدِّیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنْ شَرِبَ
الخَمْرَ پہر زبان مبارک سی گہربار ہوئی میری اوپر ابواب اعتقاد کہول دیئے پروردگار پہ کیا دشوار ہے
فرید رحمت سی گناہ کبیرہ کا بخشنا ہمارے جد علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی محب سی شراب خوار کو
عفو کرنا فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی وِلَایَتِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ ثُمَّ اِنِّیْ اَکْمَلْتُ القَصِیْدَةَ
اِلَی اٰخِرِهَا وَهُوَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَعَ ذٰلِكَ یَبْکِیْ اوسوقت یہ سنکی مین گویا ہوا کہ شکر
واہب العطایا کا جسنی ہمکو بنایا دوست اور پیرو علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا کا پس مینی قصیدہ کی
باقی اشعار سب پڑہی اور وہ جناب آخر تک سماعت سی روتی رہی اب ای حاضران بزم
عزا تمنی پہچانا ذاکرون کی قدر بی انتہا کو اور فضل رب علا ی جانا ولایت حیدر مین آمرزش خطا ہے

ساتوین مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا روایت ام سلمہ کا وداع مین قشہ کربلا دیکھنا

پانا جنت وطوبی کو اس صورتمین لازم ہی کہ دامن تن صحن تعزیت مین زیادہ پہیلاؤ ما دام حیات لوازم محبت اور صدق ارادت سی ہاتہہ نہ اوٹہاؤ نظم لمولفہ شبیر کی ماتم سی حاصل وہ شرافت ہی بخشش ہی گناہون کی محشر مین فراغت ہی فردوس مین جای گا جو روی رولائی گا فرمودہ صادق سی یہ ہمکو بشارت ہی چاہو کہ خدا راضی خوشنود پیمبر ہو ہو زار رہو نالان افضل یہ عبادت ہی اقلیم تحمل کا دارین مین ہو مالک جسکو شہ مردان سے دعوای ولایت ہی تائید سی مولا کی ناظم نی کہی وہ نظم دیکھو تو ہر ایک مصرع دیوان سعادت ہے

مصیبت سید الشہدا و داع ام سلمہ سے اور تذکرہ دشت کربلا کی بلا کا اور محمد حنفیہ کی مرحمت جرای ابہرنا مالا روفت معلومات

مجاوران روضہ حسرت و بیقراری و محافظان شیشہ اندوہ و زاری ناظران صفحہ رقت ملال و واقفان معرکہ مصیبت وابتہال بیقراران عرصہ شیون وبکا و صابران واقعہ تسلیم رضا سانحہ دشت کرب وبلا کو انگشت شہادت نما سی دیدہ خون افشای عزا مین یون دکہتی ہین کہ جب قبہ مدینہ مین طوفان سی جور بنی امیہ کی جہاز آل نبی تباہی مین آیا یزید کی چار موجہ طغیان سے ناخدای ورطہ بلا نی اقامت کا لنگر اوٹہایا شرای نوحہ مشغول نالہ سی یمین ویسار ہر طرف آسمان فرسا تلاطم دریای شیون مین مقیاس صبر وشکیبائی کا تہا ہوش بر جا کشتی چشم ہر بشر کی گرداب سرشک سی چکر مین آئی سفینہ سینہ نی کوہ ماتم سی ہوای مخالف مین ٹکر کہائی بیکان سماوات سی سطحہ عرش تک قطب غم والم پر نگران عبری عبرات جن وانس کی لجہ آہ وفغان مین کنار دامن کو روان روضہ سید ثقلین کی سامان زاری اور شین بڑہا جدائی امام حسین علیہ السلام سی روح پیغمبر کو قبر مین چین جاتا رہا تربت بتول عذرا پر غمام اندوہ چہایا اوداسی کا شامیانہ بندہا چراغ مزار گل ہوا جو لحد کا مجاور تہا مسافر اور مقہور زمانہ بنا کلہ

ساتوین مجلس عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا روایت ام کا وداع مین نقشہ کربلا دکہینا

مسجد پر فریاد و اویلا بلند کہ مقتدای محراب اور مصلا قدم نہین ٹہراتا ہی پایۂ منبر بہی جلسۂ
ملق کا پابند کہ صدر آرای بلا فراق کا خطبہ سناتا ہی حرم اہلبیت طہارت مین قیام عزا کی
صف بہی کہ جماعت نماز مین تفرقہ پڑا ارکن مین اذان و اقامت کی تکبیر بکا کا شور اوٹہا
کہ امام نیت ہجرت پر کہڑا ہوا گہر سی باہر تک زن و مرد مین آہ و نالہ سی کہرام ہر ایک زبان پ
عترت شاہ امم کا نام کوئی یتیم نوازی اور بیوہ پروری کو مولا کی بیان مین لاتا کوئی دلسوزی
اور کرم گستری مخفی و آشکار کا ماجرا دکہاتا کوئی زینب خاتون کی ضعیفی اور صدمات سفر سے
ہولناک خوفسی گرمی کی خردسالی سکینہ اور علی اصغر مین ہلاک کوئی عباس کی جوانی اور اخلاق
حسنی کا ذکر تاسف سی کرتا علی اکبر کی شیرین زبانی اور کم سنی قاسم کا اندیشہ تلہف رکہتا
حسرت مین کہتی افسوس ایسی شمشاد قامت رعنا پردیس کو چلی ہمارا شہر ویران ہوا صد حیف
کہ پرستار غربا نہی امداد کا آسرا ٹوٹا دل پریشان ہوا ہو کون کو اس دولتسرا سی کہانا ملا
تہا نگون کا تن جامہ خانۂ عطا سی کیسا ذرات ڈہکتا تہا بیمارونکی عیادت کو انکی سوا کون
اٹہکا بیکسونکو پناہ حمایت مین اب کون ٹہایگا دریغ و درد کہ بزرگان بنی ہاشم کا مکان عالیشان
خاک مین ملا خاندان رسالت اور امامت کا نشان دنیا سی چلا وَاَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا
عَزَمَ عَلَی الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اَتَتْہُ اُمُّ سَلَمَۃَ کتاب منتخب فخرمین اپنی سند سی
روایت کی ہی امام حسین علیہ السلام نی عزم سفر سی جب دوست و اقربا کو خبر دی ہی طیاری
اسباب روانگی سب اہل خلاف سی مخفی رکہی جناب عباس کو اہتمام سرانجام سی خدمت
میر سامانی بخشی پس عزیزونکا نام دفتر ہمراہیون مین خط غبار سی لکہا ساری رفقانی رکاب مین
امام کی ترک قیام پر قدم رکہا ناگاہ ام سلمہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی یہ سنا نہا ہی
تاب ضبط و قرار دل سی کہی چہاتی بہر آئی چادر حسرت سر پر ڈالی نقاب رقت منہہ سی باندہی

ساتوین مجلس عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ام سلمہ کا وداع مین حادثہ کربلا پر نظر کرنا

عصای نالہ و آہ کو لئی فرزند بتول کی پاس پہنچی امام اور پیشوای آفاق کو معراج شہادت کے وصلی سوار براق فراق پایا مسافر ملک عراق کو رواق ہجر مین پا در رکاب کبھی دیکھا تو جذبۂ اشتیاق نی جوش کیا فقالت یا بُنَیَّ لا تُحزِنی بِخُرُوجِكَ اِلَی العِراقِ فَاِنّی سَمِعتُ جَدَّكَ یَقُولُ یُقتَلُ وَلَدِی الحُسَینُ بِاَرضِ العِراقِ یُقالُ لَها کَربَلا رونی کا تار بندھا یارای صبر نرہا با حواس پریشان بدن لرزان یون کہا ای نقبای نام و نشان آل عبا ای مقتدای دودمان مصطفی ای یادگار خاندان پنجتن ای سردار بزرگان وطن ای نور عین غمدیدہ یا حسین بنت پروردہ مین ایک ضعیفہ عاجزہ پیرزال ناتوان ہون تمہاری جد و پدر و برادر کی ملال سی نالان ہون دن رات اونکی ماتم سی روتی تھی تمہاری زیارت سی فی الجملہ تسلی پڑتی مہجوری رسول دوری بتول نی میری جان تمام کی مصیبت علی اور شہادت حسن مین طاقت قعود اور قیام نرہی عوض مین اسکی جو مجھی صدمہ تغیر سی تسکین دو درو جہ آئی ہین اپنی قرین پاس کرتی ہو چاہیی کہ مرہم وصال میری ناسور دل پر تم رکھو نہ یہ کہ نمک سوز فراق زخم جگر پر چھڑکو نام سفر سی اندیشہ میری خاطر ناشاد مین بڑہی اسواسطی کہ تمہاری نانا مخبر صادق سی اکثر سنا ہی پیارا حسین عاجز اور بیکس غربت مین جا بیگا زمین عراق مین جسی کربلا کہتی ہین شہادت پایگا اس قصد کو کہنا مانو ترک کرو سفر پر خطر سی میری نزدیک حضر مین رہو مبادا خدا نخواستہ پھر تمہین زندہ ندیکھون سوگوار تھی ساری بزرگونکی تازہ محنت مین مبتلا ہون فقال لها یا اُمّاہ وَاَنا وَاللهِ اَعلَمُ ذٰلِكَ وَاِنّی مَقتُولٌ لا مَحالَةَ وَلَیسَ لی مِن هٰذا بُدٌّ جواب دیا ای نانی قسم خدا کی مین اپنی ساری کہانی جانتا ہون سب جگہ موت کو سر پر آتی زندگانی اب محال الکانی پاتا ہون وَاِن لَم اَخرُج اِلَی العِراقِ یَقتُلُونی اَیضاً اگر جانب عراق نہ جاؤن تو بھی نہ بچونگا اعدا کی جفا سی امان سلامتی نہ پاؤن جہان رہونگا وَاِنّی وَاللهِ لَاَعرِفُ الیَومَ الَّذی

عبدك بفنائك مسكينك بفنائك فقيرك بفنائك قال طاوس ما دعوت بهن في كرب الا ...

وفي الفصول ... وروى ... عن ابراهيم بن علي عن ابيه قال حججت مع علي بن الحسين عليه السلام فالتاث عليه الناقة في سيرها فاشار اليها بالقضيب ثم قال اوه لولا القصاص وردّ يده عنها وفيه قال حج علي بن الحسين عليه السلام الى مكة وروى فما قرعها ... ابو محمد بن الحسن بن محمد بن العلوي باسناده قال وقف على علي بن الحسين عليه السلام رجل من اهل بيته فاسمعه وشتمه فلم يكلمه فلما انصرف قال لجلسائه قد سمعتم ما قال هذا الرجل وانا احب ان تبلغوا معي اليه حتى تسمعوا ردي عليه فقالوا نفعل فاخذ نعليه ومشى وهو يقول والكاظمين الغيظ الاية فعلموا انه لا يقول شيئا قال فاتى منزل الرجل وصرخ به فخرج الرجل متوثبا للشر فقال علي بن الحسين عليه السلام يا اخي انك كنت قد وقفت علي انفا فقلت وقلت فان كنت قلت ما فيّ فاستغفر الله منه وان كنت قلت ما ليس فيّ فغفر الله لك قال فقبل الرجل بين عينيه وقال بل قلت فيك ما ليس فيك وانا احق به قال الراوي للحديث والرجل هو الحسن بن الحسن بن علي بن ابي طالب عليه السلام وروى عن علي بن الحسين عليه السلام انه دعا مملوكه مرتين فلم يجبه ثم اجابه في الثالثة فقال له يا بني اما سمعت صوتي قال بلى قال فما بالك لم تجبني قال امنتك قال الحمد لله الذي جعل مملوكي يأمنني وكانت جارية لعلي بن الحسين تسكب عليه الماء فسقط الابريق من يدها فشجه فرفع راسه اليها فقالت الجارية ان الله تعالى يقول والكاظمين الغيظ فقال كظمت غيظي قالت والعافين عن الناس قال عفوت عنك قالت والله يحب المحسنين قال اذهبي لوجه الله فانت حرة وروى عن محمد بن اسحاق بن يسار قال كان ناس بالمدينة كذا وكذا اهل بيت يأتيهم رزقهم وما يحتاجون اليه لا يدرون من اين يأتيهم فلما مات علي بن الحسين عليه السلام فقدوا ذلك والاخبار في هذا المعنى وفيما روى عنه

ساتوین مجلس عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ام سلمہ کا وداع مین حادثہ کربلا ظاہر کرنا

اَمُلُ فِیْهِ وَاَعْرِفُ مَنْ یَقْتُلُنِیْ واللہ مین اوسکو بھی مارا پڑونگا جانتا ہون اپنی
قاتل کی نام ونشان کو پہچانتا ہون وَاَعْرِفُ الْبُقْعَةَ الَّتِیْ اُدْفَنُ فِیْهَا وَاِنِّیْ اَعْرِفُ
مَنْ یُقْتَلُ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ وَقَرَابَتِیْ وَشِیْعَتِیْ میری دہیان مین ہی وہ زمین جہان
گرد ونگا رضا کی ساتھہ مجہیر کہلا ہی اہلبیت اور اقربا ومحبون مین کون مریگا کس کی ہاتھہ قَالَ
لَهَا یَا اُمَّاهُ قَدْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَرَانِیْ مَقْتُوْلًا مَذْبُوْحًا ظُلْمًا وَعُدْوَانًا پہر کہا
ای امان قدر وقضا مین گذرا ہی بیر ازظلم وعدوان سی شہید ہونا خدای تعالی نی چاہا ہی کہ مجہی ذبح کا
جان کہونا وَقَدْ شَاءَ اَنْ یَرٰی حَرَمِیْ وَرَهْطِیْ وَنِسَائِیْ مُتَرَدِّدِیْنَ وَاَطْفَالِیْ
مَذْبُوْحِیْنَ مَظْلُوْمِیْنَ مَاْسُوْرِیْنَ مُقَیَّدِیْنَ شاہ حقیقی کی ارادہ مین گذرا ہی میری
اہلحرم اور ناموس واولاد کا دربدر پہرنا بچونکا تیغ جفاسی اعدا کی گلا کٹنا فرزندونکا بار جور وستم
اوٹہانا بند قید اور اسیری مین پہنسکی غل بہ مچانا وَهُمْ یَسْتَغِیْثُوْنَ فَلَا یَجِدُوْنَ نَاصِرًا
وَلَا مُعِیْنًا وہ ایسی دکہہ مین پڑین کہ ناچار فریاد وداد پکار اکرین یار اور مددگار کہین اونکو نہ ملین
کوئی پناہ دینی والا اپنا نہ کہین وَاِنْ اَرَدْتِ یَا اُمَّاهُ اُرِیْكِ حُفْرَتِیْ وَمَضْجَعِیْ وَ
مَصْرَعَ اَصْحَابِیْ پس ای والدہ ملول اور مہخوابہ رسول اگر تم چاہو تو اپنا موضع شہادت او
جای تربت بتا دون قتلگاہ اصحاب اور سرگذشت اقربا الان تمہاری نظر مین کہینچ لاؤن تاکہ
جانو کیا مصیبت اوٹہاؤنگا حسرت مین کیونکر مارا جاؤنگا کس طور خاک وخون مین غلطان ہونگا
تعدی منافقین کہان تک سہونگا جب اوس خدیجہ ثانی اور جان حوا و مریم نی یہ کلام سنا
شدت اندوہ سی بی آرام ہوکی سر دہنا کہا وہ ماجرا تمہاری دشمنون کا مشاہدہ کرون صابر
اور شاکر تقدیر باری مین رہون ثُمَّ مَسَحَ بِیَدِهٖ عَلٰی وَجْهِهَا فَفَتَحَ اللهُ عَنْ بَصَرِهَا
پس آئینہ حق نمای باصفا اور پردہ کشای نہان واشکار انما جب بدبیضای اعجاز وارث کرکے

ساتوین مجلس عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا ام سلمہ کا وداع مین حادثہ کربلا نظر کرنا

ابنای بی نیاز فرزند ید اللہ نی اپنا دست خدا پرست بڑہایا ام سلمہ کی چہرہ پر واطی کہو لنی حجاب راز کی پنجہ مشکلکشا پہرایا قادر مطلق نی اوکی قوت بینائی مین موفور نور دیا کہ واقعہ آئندہ صفحہ امکان مین رأی العین سی مشاہدہ کیا ثم اشار الحسین علیہ السلام الی جہۃ کربلا پہر امام ارض وسمائی زمین کربلا کی جانب اشارہ فرمایا عجائب قدرتکا عالم ایجاد مین نقشہ تازہ بنایا فانخفضت الارض حتی اراہا مضجعہ ومدفنہ وموضع عسکرہ وموقفہ ومشہدہ مدینہ سی نینوا تک ساری بانع تحت ماتم مبتہی اور پردۂ دوری جو مزاحم نظر تہی سامنی سی اوٹہی صفحہ دشت بلائی روبرو جلوہ کیا معرکہ روز عاشورا صاف دکہائی دیا ایکطرف سوکہی ریتی پر خیمی آسمان سا اوسمین عورات حرم سراممحو شور ونوا لشکر حسینی کا پرا چند طفل وجوان وپیر سی بندہا ہوا ماہ بنی ہاشم اوکی درمیان علم نور افشان لئی کہرا ہوا مقابل مین سپاہ خونخوار کا اژدہام تاخت اور تاراج قتل سادات کی اہتمام امام حسین علیہ السلام کی ہر ایک رفیق اور عزیز کا مارا جانا سوار وپیادہ کا دریای خون مین باری باری نہانا فریاد العطش سی چلانا اکیلا رہکی سردار کا تسکین عورات کو انا تن تنہا ہزارون سی پیاسا لڑنا کثرت زخم سی نیزہ وتلوار وتیر کی خاک پر گرنا صدمہ مین زین سی اولٹنی کی جراحات کا پہٹنا رکڑون سی خنجر قاتل کی رگہای گردن کا کٹنا سر کو نیزہ پر چڑہا کی دور میدان مین پہرانا لاش کو ٹاپون سی رہوارونکی روندنا اور کہوڑی جہکانا یہان تک جو لشکر مخالف چارطرف سی دوڑا سراپردہ جلایا اسباب کی لوٹ مین تہلکہ پڑا عورات کا قافلہ روتا ہوا باہر نکلا چادر ومعجر وزیور کی چہن جانی سی دکہ ملا چہوٹی بڑی شہیدونکی سر کٹی گور وکفن کی بدن زخم دل پہٹی مستورات ذلت اور خواری مین اسیر ہوئین قید کی جا کی تعقل اقربا اور لاشہای شہدا پر گرین مارکوٹ کی جب سپاہ ظلم نی کوچ مین قدم بڑہایا جنازون کو خاک وخون مین مجمع وحوش اور طیور

علم الدين بقرا فاذا لقيته فاقرءه مني
من الحسين عليه السلام فقال له محمد بقر
عليه واله يوشك ان تلقى ولدا لي
قال قال له رسول الله صلى الله
الآثار عن جابر بن عبد الله الانصاري
واله باقر العلم على ما رواه نقلة
وعرفه رسول الله صلى الله عليه
ووجوه التابعين وفقهاء المسلمين

ساتوین مجلس بذکرہ عزم روانگی سید الشہداء مدینہ سی نکلنا اور محمد حنفیہ کا وداع غمین ہیئت کرنا

پایا او سوقت انکھون مین ام سلمہ کی غبار ماتم سی اندھیرا چھایا بانوی بیقرار کو شدت غم اور کثرت الم سی غش آیا فَعِنْدَ ذٰلِکَ بَکَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ بُکَاءً شَدِیْدًا وَ سَلَّمَتْ اَمْرَہٗ اِلَی اللّٰہِ ہرگاہ قدری ہوش آیا رقت اور نالہ مین وہ حالت کی جو ساری حاضرین کو شیون مین طاقت باقی رہی ناچار شوقِ بیتابی مین دوڑ کی امام حسین علیہ السلام کو سینہ سی لگایا اونکا امر مشیت اور تقدیر خدا کو سونپا اور بار صبر اوٹھایا کیون غلامانِ علیِ مرتضی علیہ السلام اگر واقعہ کربلا مین دیکھتی تو کیا کہتی سانحہ عاشورا مین مصائبِ آقا اور مولا نظر پڑتی تو کیا کرتی کب ہوسکی اونپر وہ حادثات گذرین محب قدم بیشتر نہ دہرین سخت عجب ہی کہ اقربا و انصار سید الشہداء جان دارین ہم تم چکی رہین وہ کیا دوست امام تہی جو سامنی کہڑی ہو کی تن پر زخم کہاتی حمایت مین آل نبی کی زن و فرزند کو چہوڑ جاتی وہب نی کیسی وفاداری کی حبیب نی کس طور جان بازی مین طیاری کی غلامانِ باوفانی پاس نمک سی سر دیا بچون تک نی ادای حق رفاقت مین قدم لیا فَاَقْبَلَ اِلَیْہِ اَخُوْہُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ وَقَالَ لَہٗ یَا اَخِیْ اَنْتَ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ لِاَنَّکَ نَفْسِیْ وَرُوْحِیْ وَبَصَرِیْ وَکَبِیْرُ اَہْلِ بَیْتِیْ یَا اَخِیْ تَخْرُجُ اِلٰی مَکَّۃَ پس اوسوقت بیتاب ہوکی محمد ابن حنفیہ امام حسین علیہ السلام کی پاس آئی با دیدہ پر آب اور تشویش تمام درین باب یہ کلام سنائی ای بہائی تم ساری زمانی سی زیادہ مجکو پیاری ہو میری جان اور تن و روح در روشنی چشم اور زہرا کی دولاری ہو اگر ناچار وطن کی سکونت کو چہوڑتی ہو ہماری کمر بار محن سی فراق کی توڑتی ہو تو نہار سمت عراق اور کربلا نہ جاؤ بلکہ جانب مکہ امانِ خدا مین امید آسائش پر قدم اوٹہاؤ فَاِنِ اطْمَاَنَّتْ بِکَ الدَّارُ وَاِلَّا لَحِقْتَ بِالرِّمَالِ وَ شُعُوْبِ الْجِبَالِ اگر وہان شر اعدا سی پناہ ملی تو خاطر جمع ہو والا دشت و صحرا یا شکاف کوہ مین جا کی چہپو وَخَرَجْتَ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ ایک شہر سی دوسری کو ہمیشہ سفر کرو محنت

ساتوین مجلس تذکرہ عزم روانگی سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور محمد حنفیہ کا وداع مین نصیحت کرنا

غربت اور دربدری کو سہو حتّٰی نَنظُرَ مَا یَؤُلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ اَمرَ النَّاسِ وَیَحکُمَ اللّٰہُ
بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ تا ہم دیکھین خلق کا آخر کار کیا ہوتا کہان پہنچا ہی ہماری
دشمن فاسق پر خدا تعالی کیونکر حکم دیتا ہی قَالَ فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا اَخِیْ وَاللّٰہِ لَوْ لَمْ یَکُنْ فِی
الدُّنْیَا مَلْجَاءٌ وَلَا مَاْوٰی لَمَا بَایَعْتُ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ فَقَطَعَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ
الْکَلَامَ وَبَکٰی فَبَکَی الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَعَہٗ سَاعَۃً امام حسین علیہ السلام نی فرمایا
ای برادر بخدا قسم ہرگاہ دنیا مین مجھی کہین امان و آسایش نہ ملی تیغ ظلم اور تعدی ہر جا گردن پر چلی
تو بھی یزید کی بیعت نہ کرونگا صدمات جور و جفای اعدا سہونگا یہہ محمد حنفیہ نی بہت قطع سخن
زاری اور بکا کی امام حسین علیہ السلام کو بھی اونکی ساتھہ رقت عظیم دیر تک طاری رہی ثُمَّ
قَالَ یَا اَخِیْ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ نَصَحْتَ وَاَشَرْتَ بِالصَّوَابِ وَاَنَا عَازِمٌ عَلَی
الْخُرُوْجِ اِلٰی مَکَّۃَ فرمایا ای بہائی خدا سی تمکو جزای خیر اگی آی جو تمنی صلاح اور مشورہ نیک مجھی
بتائی مین حرم الہی کو جاونگا اور مکہ مین پناہ یزدان سی راحت پاونگا وَقَدْ تَہَیَّاْتُ لِذٰلِکَ
اَنَا وَاِخْوَتِیْ وَبَنُوْ اَخِیْ وَشِیْعَتِیْ اَمْرُھُمْ اَمْرِیْ وَرَاْیُھُمْ رَاْیِیْ یہی سامان تدارک اور
سفر کرتا ہون بہائی بہن اور بہتیجی اولاد اور شیعہ اپنی کو ہمراہ لیجاتا ہون اونکا سارا کام فی الحقیقت
میرا ہی اور مجھی اونسی اتفاق رای کا بہروسا ہی وَاَمَّا اَنْتَ یَا اَخِیْ فَلَا عَلَیْکَ اَنْ تُقِیْمَ
بِالْمَدِیْنَۃِ فَتَکُوْنَ لِیْ عَیْنًا عَلَیْھِمْ لَا تُخْفِیْ عَنِّیْ شَیْئًا مِنْ اُمُوْرِھِمْ لاکن ای برادر تمپر
کچھہ نہین جو مدینہ مین رہو میری آنکھونکی جا حال اعدا دریافت کرکے مجھی خبر کرو پس محمد حنفیہ کو
سوای رقت اور صبر کی چارہ نہ ملا حسرت سی قد و بالا دیکھا ہاتھونکو بوسہ دیا گویا اوسی شدت
زاری مین فرقت کی علامت پائی اور آینہ ضمیر فی شہادت برادر کی صورت دکھائی سفر مکہ و
عراق مین ہمیشہ امام کا دہیان رہتا اور ایذای مخالفین کا اندیشہ مدام دلمین گذرتا کتاب

ن العیاشی من ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان محمد بن المنکدر کان یقول ما کنت اری ان مثل علی بن الحسین یدع خلفا افضل منہ حتی رأیت ابنہ محمد بن علی فاردت ان اعظہ فوعظنی فقال لہ اصحابہ بای شیء وعظک قال خرجت الی بعض نواحی المدینۃ فی ساعۃ حارۃ فلقیت محمد بن علی وکان رجلا بدینا وھو متکئ علی غلامین اسودین او موليين لہ فقلت فی نفسی شیخ من شیوخ قریش فی ھذہ الساعۃ علی ھذہ الحال فی طلب الدنیا لاعظنہ فدنوت منہ فسلمت علیہ فسلم علی بنہر وھو یتصاب عرقا فقلت اصلحک اللہ شیخ من اشیاخ قریش فی ھذہ الساعۃ علی ھذہ الحال فی طلب الدنیا لو جاءک الموت وانت علی ھذہ الحال فخلی الغلامین من یدہ وتساند فقال لو جاءنی الموت وانا علی ھذہ الحال جاءنی وانا فی طاعۃ من طاعات اللہ عز وجل اکف بہا نفسی عنک وعن الناس وانما کنت اخاف الموت لو جاءنی وانا علی معصیۃ من معاصی اللہ فقلت صدقت رحمک اللہ اردت ان اعظک فوعظتنی وکان علیہ السلام یقول ما ینقم الناس منا الا انا اھل بیت الرحمۃ وشجرۃ النبوۃ ومعدن الحکمۃ وموضع الملائکۃ ومہبط الوحی وکان علیہ السلام یقول بلیۃ الناس علینا عظیمۃ ان دعوناھم لم یستجیبوا لنا وان ترکناھم لم یھتدوا بغیرنا وکان علیہ السلام یقول نحن خزنۃ علم اللہ ونحن ولاۃ امر اللہ وبنا فتح الاسلام وبنا یختمہ فمنا فتعلموا فواللذی فلق الحبۃ وبری النسمۃ ما علم اللہ فی احد الا فینا وما یبلغ ذلک ما عند اللہ الا بنا وروی ابن ابی عمیر عن عمر بن اذینۃ عنہ علیہ السلام قال لو انا حدثنا برأینا ضللنا کما ضل من کان قبلنا ولکنا حدثنا ببینۃ کان ربنا بینہا لنبیہ فبینہا لنا وسئل علیہ السلام عن الحدیث [illegible] ولا اسندہ فقال اذا حدثت بالحدیث فلم اسندہ فسندی فیہ عن ابی زین العابدین عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی بن ابیطالب امیر المومنین علیہ السلام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

۲۶۱

ساتویں مجلس تذکرہ عزم سید الشہدا مدینہ سے نکلنا آخر کو ماجرا بازگشت اہلبیت میں محمد حنفیہ کا ملنا

کتاب ملا محمد حسن یزدی میں منقول ہے کہ جیسا محنت زدوں کا معمول ہے اہل حرم نے ہنگام بازگشت کربلا شہر کے باہر نخلستان میں مقام کیا کوچہ و بازار میں نوحہ قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ کا چرچا پھیلا یہ خبر مصیبت اثر جب گوش انتظار میں محمد حنفیہ کے پڑی اندوہ شدید میں آیہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھ بیتاب ہو کے خارج مدینہ گئے باغ میں قدم رکھے دور سے خیمہ بی صاحب اور مرکب سیاہ پوش دیکھ کنار سراپردہ جب دم نالہ و افغان اہل حرم بلند پایا بے اختیار نعرہ واحسینا اور خروش وامظلوما سے غش آیا حسینی دوڑ کے امام زین العابدین علیہ السلام کو یہ واقعہ جا یاد کہ ہجوم غم اور بکا میں تمہارے عم نے اپنا حال غیر بنایا ہے سید الساجدین بیقرار ہو جا کے بالین پر تشریف لائے زمین سے اونکا سر اوٹھا کے زانو پر دھرا پھر اشک بہائے ہر گاہ محمد حنفیہ کو قدرے افاقہ ہوا فرزند برادر کو سرہانے روتا دیکھا آہ و زاری میں کہا اَیْنَ اَخِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ وَثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ وَخَلِیْفَۃُ اَبِیْ یا علی میرے بھائی صاحب کہاں ہیں کیوں پارۂ جگر نور نظر انکھوں سے نہاں ہیں جانشین پدر بزرگوار قبلۂ حرمین نور ثقلین کیا ہوئے ساری خویش و اقربا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کس دکھ میں ہیں بیمار کربلا نے زبان حال میں جواب دیا یَا عَمِّیْ اَتَیْتُكَ یَتِیْمًا مِنَ الْكَرْبَلَا اے چچا اہل بدعت نے ہم پر ظلم عظیم روا رکھا اونکی جفا سے میں گرفتار بلا یتیم ہو کے پھرا کاش تم صحرائے ماریہ میں قدم عبور دھرتے جو مصائب سید الشہدا پر گذرے ملاحظہ کرتے محمد حنفیہ نے پوچھا اے وارث آل عبا بیان ہو سکے تو کہو کیا سانحہ جفا و محنت پیش آیا مجھے سنا دو فرمایا خلق کوفہ نے ہزاروں خط لکھ صدہا قاصد پیغام فریب سے غلبۂ شوق امداد و نصرت کا وعدہ سوگند سے کیا عراق میں بلانے کو بہت دھوکا دیا برخلاف عہد روز عاشورا دشت نینوا میں طغیان جور و ستم سے گھیر چھوٹے بڑے انصار و اقربا کو دوپہر میں جان سے مارا فرات کے

ساتوین مجلس تا کرہ عزم سید الشہدا مدینہ سی نکلنا اور بازگشت اہل بیت میں محمد حنفیہ کا ملنا

پانی سی جو سگ و خوک وحش و طیر سیراب تہی ہمین روکا بہوک اور پیاس کی صدماتسی
اطفال اہلبیت کا برا حال ہوا عموجان تہی وہ آفت کا ہجوم نہین دیکہا کہ جسم علی اکبر و قاسم و عباس
کتنا پاش پاش تہا خیمہ گاہ مین زاری و افغان کا ہردم کہرام رہا بہید فرقِ کمر لاشو نکا انبار
خاک مقتل مین لہو بہا ایک چلو پانی کی لئی حلقِ علی اصغر کو ہدفِ تیر بنایا بیکسی مین پدر
بزرگوار نی وہ استغاثہ فرمایا کہ زمین و زمان آسمان بہی تہرایا ضربِ نیزہ اور تلوار سی
امام حسین علیہ السلام کا لہو بہایا گرسنہ اور تشنہ بدن سارا چور ہو رسی گرایا شمر نی سر کاٹ کی
سنان پر چڑہایا عمامہ و ردا و پیرہن غارت گری او تار لیا تمازتِ آفتاب مین جسد عریان کو
رہنی دیا بدنِ ساداتِ شہدا کو سمِ ستور سی روندا حرمِ محترم کا زیور اور مقنع لوٹا بہیج سنی مین باہر
نکالا پردہ چہوٹا ماننِ اسیرانِ کفار اونٹون پر بٹہایا اولادِ رسول کو دربدر شہر و نمین پہرایا
ضرب و شتم سی دخترانِ بتول کو بہت ستایا عجہی بہی بیماری مین طوق پہنایا زنجیر سی باندہا
لگایا اہلبیت کو رونی سی وداعِ مقتولین مین منع کیا دربارِ ابن زیاد و یزید مین مثل گنہگار و نکی
کہڑا رکہا اور طعنہ دیا زندانِ کوفہ اور شام کس دکہ سی بیتا قید رہی ہزارون طرح کا جفا سہا
شرحِ مصیبت ہماری سلسلہ بیان مین طولانی ہی ماجرای عترتِ نبی دنیا مین لاثانی ہی
اس کلامِ حسرت انجام سی محمد حنفیہ کو فرطِ شیون مین ہوش نرہا چارون طرفسی غلغلہ آہ و فریاد کا
خروش اوٹہا نظم لمولفہ زیادہ اس مین مناسب نہین حدیث کو طول کہ تا نہو کہین
طبعِ سامعین ملول فغان و نالہ سی برہم ہوا ہی بزمِ بکا زمانہ سوگ نشین ہی برای آلِ رسول
نزولِ رحمتِ باری مین ہی مقامِ دعا بزرگوار خدایا یہ تعزیت ہو قبول بحق پنجتن پاک
افتخارِ جہان مراد و مطلبِ حضار ہو وی جلد حصول خصوصِ ناظمِ افسردہ حالِ صدق
مقال کہ دلسی رہتا ہی مدحت سرای زوجِ بتول

وقبض في شوال سنة ثمان
واربعين ومائة وله خمس
وستون سنة اقام مع
مع جده وابيه اثنتي عشرة
سنة ومع ابيه بعد جده
اربع عشرة سنة وبعد ابيه
ايام امامته اربعا وثلثين
سنة وكان في ايام امامته
بقية ملك هشام بن عبد
الملك وملك الوليد بن يزيد بن
عبد الملك وملك يزيد بن الوليد
بن عبد الملك الملقب بالناقص وملك ابراهيم
بن عبد الملك وملك مروان بن محمد الحمار ثم صار
بن الوليد وملك خراسان مع ابي مسلم
المسودة من اهل خراسان وملك ابو العباس
اثنتين وثلثين ومائة فملك ابو العباس عبد الله بن
عبد الله بن محمد بن علي بن عبد الله بن العباس
بن عبد الله بن عباس الملقب بالسفاح
سنين وثمانية اشهر ثم ملك اخوه ابو جعفر عبد الله بن محمد
بالمنصور احدى وعشرين سنة واحد عشر شهرا وبعد عشر سنين من
وتوفي الصادق عليه السلام بعد عشر سنين
من ملكه ومضى ابيه
الحسن عليهم السلام الفصل الثاني في النص على امامته
۲۶۳
اما طريقة الاعتبار فمثل ما تقدم ذكره
في امامة ابائه عليهم السلام فاذا اعتبرنا
امامة من اختلف في امامته في عصره عليه
السلام وجدنا الامة بين اقوال قائل يقول
الامام في الوقت وقوله يبطل بما دللنا على
وجوب العصمة للامام ومن ادعى العصمة ولم
يقل بالنص من متاخري الزيدية فقوله
يبطل بما دللنا عليه من ان العصمة لا يمكن
ان يعلم الا بالنص او المعجز ومن اعتبر الصفات
من الكيسانية فقوله يبطل بما علمناه من
موت من ادعى حياته وايضا فان هذه
الفرقة قد انقرضت وخلا الزمان
من القائلين بقولها وانعقد الاجماع
على خلافها فاذا بطلت هذه الاقوال
ثبتت امامته عليه السلام والا ادى
الى خروج الحق من اقوال الامة واما
طريقة التواتر فمثل ما ذكرناه فيما

عند الفرقة الشيعة قد تواترت
خلفاً عن سلف الى ان اهل
عليهم الباقر عليه السلام
على النص على الصادق عليه
السلام كما تواترت ان ابيه
المؤمنين عليه السلام نص
على الحسن ونص الحسن على الحسين
عليهم السلام وكذلك الى كل امام

اٹھوین مجلس تذکرہ روانگی امام ہدی مدینہ سے مشایعت فاطمہ صغرا وداع پدر و مادر اور سکینہ سے

مجلس آٹھوین روانگی امام ھدی مدینہ سے مشایعت فاطمہ صغرا وداع پدر و مادر اور سکینہ سے

رباعی غافل تمسی تو یہ دم نکلجاوی گا + اور گور مین سارا جسم گل جاوی گا + جاتا ہی جہسی سو
زادرہ کی کر فکر + گر آج نہین گیا تو کل جاوی گا + رباعی جسدم نزدیک وقت رحلت ہوگا
یارو کیا ہی مقامِ حسرت ہوگا + کوئی عمل خیر جو ہوگا تمسی + آخر کو وہی رفیقِ تربت ہوگا +
رباعی دو دنکی حیات پر عبث غرہ ہی + خورشید نہ بن خاک کا تو ذرہ ہی + ہر شخص کی نخل زندگی
کی خاطر + یہ اندیشۂ نفس نہین اَرَّہ ہی + رباعی ای مومنو اس بات کا اب رونا ہی + تاریکی
مرقد مین ہمین سونا ہی + اور اسکا الم ہی کہ گناہونکی سبب + محشر مین خدا جانی وہ کیا ہونا ہی
تمہید بکا حدیث فضائلِ محبانِ سیدُ الشہدا بیان مراتب اہلِ ولا دو جزا
ای سامعِ الدُعا واہبُ العطا + طلاقتِ زبان کو نطقِ کذب سی بچا + روایتِ حدیث مین قال
صدق کو مدد پہنچا + عنایت و کرم سی حالِ عزاداری فرما + جو کلامِ مُسَجَّع حسرت پسندِ امام ہو +
انجام رسالہ ورقت سی کہرام ہو + ہر تضمین مین خلد برین سی صدای آفرین آئی + سرورِ دین کی
مصیبت مین دیدۂ رُوح الامین سی سرشک بہائی + رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ صدر نشین مجلس
رقت ہون تو خلعتِ رضا دین + بتولِ عذرا پردہ دار تعزیت ہون + تو انعامِ مرحبا سو کرین
علی مرتضی علیہ السلام سی شربتِ طہور کی جام ملین + حسنِ مجتبی علیہ السلام سی دورِ نشور کی کام نکلین +
اہلبیت سی دارین مین دعوا رہی کہ تمہاری الم کو رکہتی ہین + سیدِ سجاد پر توسل کا تکیہ رہی کہ حسین علیہ
السلام کی ذکرِ فضیلت اور مصیبت کو پڑہتی ہین یہ صحبتِ غم ہمکو ہزار بزمِ جنت سی خوشتر حالت
رقت صفِ ماتم تختِ جم اور افسرِ سلطنت سی بہتر + شاہِ شہدا کی غلامی سی ازادی عقاب کا رتبہ ہاتہہ
آتا ہی ائمہ ہدیٰ کی پیروی مین رہائی حساب کا سندی پاتا ہی + ہماری ممدوح کا تو مرتبہ بہت اعلای

على الامام الذي يليه ... فكذا
فمن ابن يستحق ان صاحب الزمان
وكيف يسوغ يسال عن هذا الدليل فالمواضعة
مدة كونه في صحيح التواتر لنص الرسول صلى الله عليه
وآله على امير المؤمنين عليه السلام ولا يحتمله كره
هذا الموضع فاما ما جاء في الاخبار من النص با
لامامة عليه والاشارة بذلك من ابيه اليه
فمن ذلك ما رواه محمد بن يعقوب عن الحسين
بن محمد عن معلى بن محمد عن الوشا عن اسمعيل بن عثمان
عن ابي الصباح الكناني قال نظر ابو جعفر محمد بن علي
الى ابي عبد الله عليه السلام فقال ترى هذا هذا
من الذين قال الله سبحانه وتعالى ونريد ان نمن على
الذين استضعفوا في الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم
الوارثين وعنه عن محمد بن يحيى عن

احمد بن محمد بن عيسى عن ابن ابي عمير
عن هشام بن سالم عن ابي عبد الله عليه السلام قال
لما حضرت ابي الوفاة قال يا جعفر اوصيك
باصحابي خيرا فقلت جعلت فداك والله
لادعنهم والرجل يكون منهم في المصر
فلا يسال احدا وعنه عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد
عن ابن محبوب عن هشام بن سالم عن جابر بن يزيد
الجعفي عن ابي جعفر عليه السلام قال سئل عليه
عن القائم فضرب بيده على ابي عبد الله قال
السلام ثم قال والله هذا قائم آل محمد قال
عنبسة بن مصعب فلما قبض ابو جعفر
عليه السلام دخلت على ابي عبد الله
فاخبرته بذلك فقال صدق جابر
على ابي عليه السلام ثم قال عليه السلام
ترون ان ليس كل امام هو القائم
بعد الامام الذي كان قبله وعنه
عن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد

اٹھوین مجلس تذکرہ اخبار نبی و اطلاع شہادت خامس آل عبا مدینہ سی عزم روانگی سید الشہداء

متوجہ ہوکی سنو شفقت کرنیوالون نی کیا درجہ پایا ہی مل عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام

قال قال امیر المومنین زارنا رسول اللہ وقد اھدت لنا ام ایمن لبنا و زبدا

و تمرا فقدمنا منہ فاکل جابر ابن عبداللہ و حضرت ابی جعفر علیہ السلام نی کہا کہ امیر المومنین

فرماتی ہین ایکروز ہماری گہر سید انبیا نی قدم رنجہ کیا حسن اتفاق سی ام ایمن کا ہدیہ دہی اور مکہن و خرما

اوسکو اگی رکہا ہم سب نی ملکی اوکی ہمراہ کہایا ثم قام الی زاویۃ البیت فصلی رکعات

فلما کان فی اخر سجودہ بکی بکاء شدیدا بعدازان گوشہ حجری مین جاکی مشغول نماز ہوی

جب سجدہ آخر کیا تو شدت سی رونی لگی فلم یسالہ احد منا اجلالا و اعظاما لہ فقام

الحسین فی حجرہ و قال لہ یا ابہ بلحاظ عظمت و جلال سی کوئی وجہ رقت دریافت نہین کرسکتا تہا

ناگاہ حسین اوسکی آغوش جد بزرگوار مین جا بیٹہا کہا ای بابا لقد دخلت بیتنا فما

سررنا بشیء کسرورنا بدخولک ثم بکیت بکاء غمنا فما ابکاک یہ سنی کہ جب ہماری

گہر مین آپ ائی تو سب چیز سی زیادہ ہمنی سامان مسرت پائی پہر خود بخود جناب گریان ہوی

توہمین بہی غم و الم فراوان ہی کیا سبب ہی زاری اور اشکباری کا خدا اپکو ہرگز نہ دیکہائی

روز دل آزاری کا فقال یا بنی انی نظرت الیکم الیوم فسررت بکم سرورا

لم اسر بکم قبلہ مثلہ فھبط جبرئیل انفا فاخبرنی انکم قتلی و ان مصارعکم

شتی جواب دیا ای بیٹا اجکی دن جو تم سبکو مینی فراہم دیکہا تو ایسا شادمان ہوا کہ ہرگز کبہی اتنا

بشاش نہوا تہا پس جبرئیل امین ائی و ہمین آیا تمہاری ماری جانی کا سانحہ زبان پر لایا و اخبار

جانکاہ پیارونکی قتل کا سنایا اور یہ کہا کہ مدفن سب کا دور دور متفرق ہوگا فقال لہ یا

ابہ فمن یزور قبورنا و یتعاھدھا علی تشتتہا قال طوائف من امتی

یریدون بذلک بری و صلتی امام حسین نی عرض کی ای پدر پہر کون ہماری پریشان قبرن

عن علی بن الحکم عن کاھل

قال کنت ... فاقمنا عندہ ... جعفر فقال

علیہ السلام فاقبل ... علیہ السلام ھذا

ابو جعفر علیہ السلام ... علی بن ابراہیم

الکبیر و عنہ عن علی بن یونس

من ... عن عبدالرحمن عن عبداللہ

رسول ال... سالم عن ابی عبداللہ

علیہ السلام قال ان ابی علیہ

السلام استودعنی ما ھناک

فلما حضرتہ الوفاۃ قال ادع لی شہودا

اربعۃ من قریش فیھم نافع مولی عبداللہ بن عمر

فقال اکتب ھذا ما اوصی بہ یعقوب بنیہ

یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا و انتم

مسلمون و اوصی محمد بن علی الی جعفر بن محمد

و امرہ ان یکفنہ فی بردہ الذی کان یصلی فیہ الجمعۃ

و ان یعممہ بعمامتہ و ان یربع قبرہ و یرفعہ اربع

اصابع ثم قال للشہود انصرفوا رحمکم اللہ فقلت لہ

ما کان فی ھذا بان تشہد علیہ فقال

انی کرھت ان تغلب و ان یقال انہ لم یوص الیہ

فقال انی کرھت ان ... ھذہ الاخبار ...

٢٦٥

من المعجزات و الاخبار بالغائبات

الفصل فی ذکر طرف مما ظہر

من آیات اللہ الظاھرۃ علی یدہ و المعجزات

الموید لہ الدالۃ علی بطلان قول من ادعی

الامامۃ لغیرہ کثیرۃ نحن نذکر منہا ما اشتہرت

بہ الروایۃ فمن ذلک ما رواہ محمد بن احمد بن یحیی

فی کتاب نوادر الحکمۃ باسنادہ عن عائذ

الاحمسی قال دخلت علی ابی عبداللہ علیہ

السلام و انا ارید ان اسالہ عن صلوۃ اللیل

و نسیت فقلت السلام علیک یا ابن

رسول اللہ فقال اجل واللہ انا ولدہ

وما نحن بذی ... من ان اللہ بصلوتہ

... لم یسئل عما سواہ

ذلک فاکتفیت بذلک و عنہ باسنادہ

عن ابراہیم بن ابی البلاد عن بعضہم قال

کانوا نزولا بالمدینۃ و کانت جاریۃ

لصاحب المنزل تعجبنی و انا اتیت

الباب فاستفتحت الجاریۃ فعرفتنی

آئیگا اور وہان زیارت غربا کا اداب سلام بجا لائیگا، فرمایا ایک طایفہ میری امت سی قصد
شاہد کرینگی مزید محبت اور الفت سی واسطی آستانہ بوسی کی پہنچینگی فقال یا ابۃ فما لمن یزور
قبورنا کہا ای والد مہربان جو ہماری مزار شہدا پر آئی وہ کیا اجر و ثواب درگاہ خدا سی پائی،
فقال وحقیق علی ان آتیہم یوم القیامۃ حتی اخلصہم من اہوال الساعۃ
من ذنوبہم ویسکنہم اللہ الجنۃ مخبر صادق نی ارشاد کیا مجہپر لازم ہی کہ روز قیامت
اونکی امداد کو جاؤن تاکہ دغدغہ صراط و میزان و حساب قیامت سی چہڑاؤن گناہان صغیر و کبیر کو
شفاعت مین بخشواؤن خلد برین مین رہنی کو عالی قصر جنت تک پہنچاؤن ملل عن ابی جعفر
علیہ السلام قال کان رسول اللہ اذا دخل الحسین اجتذبہ الیہ ثم یقول
لامیر المؤمنین امسکہ ثم یقع علیہ فیقبلہ ویبکی کتاب کامل الزیارت مین
ابی جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرماتی جب امام حسین علیہ السلام نانا کی خدمت مین آتی
پیار سی ہاتہ بڑہا کی گلی لگاتی، امیر المؤمنین کو سفارش نگہبانی سناتی پہر اونکی سینہ و گردن پر
منہ جہکاتی، بجذب الفت مین بوسی لیتی اور بہت روتی جاتی فیقول یا ابۃ لم تبکی
فیقول یا بنی اقبل موضع السیوف منک وابکی قال یا ابۃ واقتل قال
ای واللہ وابوک واخوک وانت مظلوم کربلا سائل ہوتی کہ یا اباہ آپ کیون گریان ہین
جواب دیتی ای فرزند جای تلوار کو تمہاری بدن کی چومتا روتا ہون کہ زخم کی نشان ہین، پوچہا ای
واقف اسرار کیا ہم ماری جائینگی بولی ہان قسم خدا کی تو اور برادر اور پدر تیری سب خون مین نہائینگی
قال یا ابۃ فمصارعنا شتی قال نعم یا بنی قال فمن یزورنا من امتک
عرض کی یا جداہ پس ہماری تربتین بہی باہم دور ہونگی کہا ایساہی قضا و قدر کی تجویزین حکم
خدا سی ٹہرین، سید الشہدا نی حلیفہ بار سی سوال کیا، تمہاری امت مین کون ہماری مزار پر آئیگا

آٹھوین مجلس ہے یہ عزم رونے کی سید الشہدا تذکرہ اخبار بے شہادت اور ثواب زیارت کا

قَالَ لَا یَزُوْرُنِیْ وَیَزُوْرُ اَبَاکَ وَاَخَاکَ وَاَنْتَ اِلَّا الصِّدِّیْقُوْنَ مِنْ اُمَّتِیْ
سمجہایا کہ میری اور تیری باپ بہائی کی قبرون پر نہین قدم رکہینگی مگر وہ لوگ جو امت
مرحومہ سے درجہ صدیق و محب خالص پائینگے عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ اَبِیْ غُنْدَرٍ عَمَّنْ حَدَّثَہٗ
عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ حِجْرِ النَّبِیِّ یُلَاعِبُہٗ
وَیُضَاحِکُہٗ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَشَدَّ اِعْجَابَکَ بِہٰذَا الصَّبِیِّ
فَقَالَ لَہَا وَیْلَکِ وَکَیْفَ لَا اُحِبُّہٗ وَلَا اُعْجَبُ بِہٖ اوسی کتاب مین حسین ابن ابی
غندر اور ناقلان آثار سے روایت ہے کہ ابی عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام کی سند سے حکایت ہے
ایکروز امام حسین علیہ السلام خیر الانام کی آغوش ناز مین بیٹھے تھے اور سرور کائنات اونکو چہیڑتی
کہیلتی ہنستی تہے بی بی عائشہ نے عرض کی بہت پیار ہے اپکو اس طفل نادان سے جواب دیا تعجب
نکر دہر گز مین کیونکر دوست رکہون زیادہ جان سے وَھُوَ ثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ
اِمَّا اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُہٗ وہ تو میری شجر دل کا ثمر خانہ چشم کا نور نظر ہے جسم و روح کی تقویت
آرام جگر تسلی دہ خاطر مگر ہے خبردار ہو کہ بیدین میری امت کی اوسے شہید کرینگی، وقت بیکسی
اور غربت مین آرے ظلم کی نہال زندگانی پر چلینگی۔ فَمَنْ زَارَہٗ بَعْدَ وَفَاتِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ
لَہٗ حَجَّۃً مِنْ حِجَجِیْ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَجَّۃً مِنْ حِجَجِکَ قَالَ نَعَمْ وَحِجَّتَیْنِ مِنْ حِجَجِیْ
بعد قتل و دفن جو اوسکی زیارت کریگا، میری حج کا ثواب پورا لیگا۔ بی بی بولین اکی طواف کا
حسنات پائیگا۔ فرمایا دو حج سے میری اجر اوسکا بڑہ جائیگا۔ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حِجَّتَیْنِ
مِنْ حِجَجِکَ قَالَ نَعَمْ وَاَرْبَعَۃً قَالَ فَلَمْ تَزَلْ تَزَادُہٗ وَیَزِیْدُ وَیُضَعِّفُ حَتّٰی بَلَغَ
تِسْعِیْنَ حَجَّۃً مِنْ حِجَجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِاَعْمَارِہَا ہمخوابہ رسول مقبول نے کہا ای خیر الوریٰ
اکی سعی و مناسک سے ہمرتبہ ہوگا ارشاد کیا ہان ایسا ہی اجر زائر و نکا بلکہ جہاں حج و عمل سے زیادہ

فایزکو گنہگار اوسی کا بیان ہی یوہنین بی بی کی اعتراض درمیان مین آئی اور حضرت زیادہ او مضاعف کرتی جاتی + ہر بار درجہ ترقی کو میزانِ قدر مین بڑہایا تا کہ ستر حج و عمرہ نبوی ہی مقابل بنایا + خبر فی المنتخب عن جعفر بن محمد علیہما السلام قال رحم اللہ شیعتنا انہم اوذوا فینا ولم نؤذ فیہم کتاب منتخب فخری مین سند معتبر سی آیا ہی کہ جعفر صادق علیہ السلام نی ارشاد فرمایا ہی خدا رحمت کری ہماری دوستونکو جو اہلبیت کی محبت مین ستائی جاتی ہین + اور ہم اونکی طاعت و پیروی سی کوئی ایذا نہین پاتی ہین شیعتنا منا قد خلقوا من فاضل طینتنا و عجنوا بنور ولایتنا جس طینت سی ہماری سرشت ہی اوسکی زیادتی سی محبونکی پیدائش ہوئی ہی + اور ہماری نور ظہور و دوستی کی دستور سی اونکی مٹی کوندہی گئی ہی رضوا بنا ائمۃ و رضینا بہم شیعۃ وہ راضی ہماری امامت اور پیشوائی پر موفور ہین + ہم اونکی طاعت و جان فدائی سی مسرور رہین + تصیبہم مصائبنا و تبکیہم اوصابنا و یحزنہم حزننا و یسرہم سرورنا + ہماری مصیبت اونکو سوگوار کرتی ہی + اور محنت پر آنکہہ اشکبار و غمناک رہتی ہی + ہماری حزن و الم سی وہ صاحب ماتم ہین + اور شادی و فرحت مین بہجت و نشاط سی توام ہین + و نحن ایضا نتالم لتالمہم و نطلع علی احوالہم ہم بہی اونکی رنج و قلق سی غمین و الیم ہوتی ہین + سب حالِ ظاہر اور باطن ماہر و علیم جاگتی اور سوتی ہین + فہم معنا لا یفارقونا و لا نفارقہم بس وہ ہماری یاد اور ذکر سی دور نہونگی + اور ہم بہی اونسی مہجور کبہی نہونگی + لان مرجع العبد الی سیدہ و معولہ علی مولاہ بدرستی کہ غلام کی بازگشت طرف آقا کی ہی + اور مرید کی توجہ جانب مرشد مولا کی ہی فہم یہجرون من عادانا و یجہرون بمدح من والانا و یباعدون من اذانا تحقیق کہ وہ ہماری اعدا سی بیزاری مین بہاگتی ہین + اور دوستونکی مدح و ثنا و صفت کو

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا حدیث فضل اہل بکا و شرف روز جزا

بچارتی ہین + جو ہمین ستاتی ہین اونسی دور جاتی ہین + راہ و رسم محبت کو پورا بجا لاتی
ہین + اَللّٰهُمَّ اَحْيِيْ شِيْعَتَنَا مِنَّا وَمُصَافِيْنَ اِلَيْنَا خداوند جلا تا رہنا الفت
کرنیوالونکو ہماری حیات ہین اور ملای رہنا اونکی جماعت باخلاص کو اہلبیت کی
زمرہ برکات ہین فَمَنْ ذَكَرَ مُصَابَنَا وَبَكٰى لِاَجْلِنَا اَوْ تَبَاكٰى اِسْتَحْيَى اللّٰهُ اَنْ
يُعَذِّبَهُ النَّارَ جو ذکر مصیبت کو ہماری بیان کرکی ڑی + اور بسبب قدر و منزلت عظیم کی
ہماری نالان ہوی + یا جب کہ اوسی رقت نہ آئی دل محزون سی رونیوالونکی صوت بنائی
شرم رکہتا ہی غفار الذنوب و ستار العیوب کہ اوسی پاداش مین گناہ کی ستائی آخرین تپین
عذاب نار سی جلائی عقاب پہنچائی اور وہ سہری فضیلت اپنی سنو + جوش خوشی مین گریبان
پہاڑ کی رقت کرو قَالَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا عَيْنٌ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ
وَلَا عَبْرَةٌ مِنْ عَيْنٍ بَكَتْ وَدَمَعَتْ عَلَيْهِ وَمَا بَاكٍ يَبْكِيْهِ اِلَّا وَصَلَ فَاطِمَةَ
وَاَسْعَدَهَا امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام فی فرمایا + کہ نہین ہی کوئی آنکہہ خدا کی
روبرو پیارین سوا + نہ آنسو بکا کی محبوب باری زیادہ اوس چشم سی جو اشک بہائی +
اور امام حسین کی یاد بیکسی مین اوسی رونا آئی + مگر یہ کہ وہ رقت زدہ غمدیدہ بتول عذرا سی وصلت
کرتی ہی + اور فاطمہ زہرا کو مدد خوشی اور بہجت دیتی ہی + وَ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَدّٰى
حَقَّنَا اور وہ عین بینای دارین رسول الثقلین سی نظر اتحاد مین ملتی ہی + ہماری حق امامت
اور طاعت کو پورا ظاہر کرتی ہی + وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُحْشَرُ وَعَيْنَاهُ بَاكِيَةٌ اِلَّا الْبَاكِيْنَ
عَلٰى جَدِّيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ خلایق مین کوئی آدمی نہوگا جو روز حشر آنکہونسی آنسو روان نکرتا ہو
سوای اہل بکای جد بزرگوار او رمصائب سید الشہدا کی سوگوار کہ وہ شاد باش ہونگی فَاِنَّهٗ
يُحْشَرُ وَعَيْنُهٗ قَرِيْرَةٌ وَالْبِشَارَةُ تَلْقَاهُ وَالسُّرُوْرُ عَلٰى وَجْهِهٖ بدرستی کہ عزاداران

قال كرهت ان يراه الله
تعالى يوجلده ويجعله
فيجلهم عنه ويتجز عفوته
ما ذكرناه من الاخبار
الماء وبلا ايه واخبار
بالغيوب كثير وطول
ومن ذلك ما رواه ابو الفرج
ابن الحسين الاصبهانى فى كتاب
مقاتل الطالبيين جماعة من بنى هاشم
الصلاة عن رجاله ان جماعة من بنى هاشم
اجتمعوا بالابواء منهم ابراهيم بن محمد بن على
عبد الله بن عباس وابو جعفر المنصور وصالح
بن على وعبد الله بن الحسن وابناه محمد و
ابراهيم محمد بن عبد الله بن الحسن وابنيه
عليه ثم قال لقد علمتم ان ابني هذا هو المهدي
فهلموا فلنبايعه فقال ابو جعفر لاى شىء تخدعون
انفسكم والله لقد علمتم ما الناس الى احد
اصور اعناقا ولا اسرع اجابة منهم الى هذا
محمد الصادق عليه السلام فجاء واوسع
له عبد الله بن الحسن الى جنبه ثم تكلم بمثل
كلامه فقال جعفر لا تفعلوا فان هذا الامر
لم يأت بعد ان كنت ترى يعنى عبد الله
ابنك هذا هو المهدي فليس به ولا هذا
اوانه وان كنت انما تريد ان تخرجه غضبا لله
وليأمر بالمعروف وينهى عن المنكر فانا والله
لا ندعك وانت شيخنا ونبايع ابنك فى
هذا الامر فغضب عبد الله وقال لقد
علمت خلاف ما تقول والله ما اطلعك
الله على غيبه ولكن يحملك على هذا
الحسد لابنى فقال والله ما ذاك
يحملنى ولكن هذا واخوته وابناهم
دونكم وضرب بيده على ظهر ابى العباس
ثم ضرب بيده على كتف عبد الله
بن الحسن وقال ايها والله ما هى اليك
ولا الى ابنك ولكنها لهم وان

شاہ مظلوم ان جب محشور ہونگی تو اونکی انکھین نظارہ کثرت نعمات سی روشن + بشارت رحمت کی ملاقات سی آسودہ تن + سرور سو فور پھرون پر عیان + حضور سی چین و آرام کی وَالْخَلْقُ يُعْرَضُونَ وَهُمْ حُدَّاثُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ الْعَرْشِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ لَا يَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ سارے اہل عرصات بلامین عقبات کی کھپی اور بکری پھرینگی + اور مجلس والی تعزیت کی مصاحبت مین امام حسین علیہ السلام سی سرگرم حکایات اتیمین باتین کرینگی + نیچی سایۂ عرش کی فرش عزت پر مبٹھی ہونگی + اندیشۂ حساب و کتاب سے بخوف و خطر آرام سی ہونگی + يُقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَأْبَوْنَ وَيَخْتَارُونَ مَجْلِسَهُ وَحَدِيثَهُ ملائکہ مقرب الہی اونسی بشارت کہینگی + واسطی داخلہ بہشت کی امر کرینگی + وہ لذت مین خدمت مولا کی ایسی محو رہینگی + کہ فردوس پر اونکی ملازمت کو ترجیح دینگی + امام دین کی جلسۂ اختلاط کو نہین چھوڑینگی + خلد برین کی جامیسی روی انبساط موڑینگی وَإِنَّ الْحُورَ لَتُرْسِلُ إِلَيْهِمْ إِنَّا قَدِ اشْتَقْنَاكُمْ مَعَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِينَ حوران فردوس اونکو پیام شوق دینگی + سخنان محبت آمیز زبانِ حال پر ظاہر کرینگی + کہ ہم تمہاری تمنای وصال مین کہڑی ہین + جلدی آؤ کہ جذبۂ فراق ہمپر دشوار پڑی ہین + ولدانِ مخلدون بہی آرزومند + قصور عالیہ انتظارِ قدوم اشرف کی پابند + فَمَا يَرْفَعُونَ رُؤُسَهُمْ إِلَيْهِمْ لِمَا يَرَوْنَ فِي مَجْلِسِهِمْ مِنَ السُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ وہ فریفتۂ لقای مظلوم کربلا اونکی طرف سر نہ اوٹھائینگی + نظرِ رغبت مین کسی کو منہہ نہ لگائینگی + بسکہ مجلسِ امام حسین علیہ السلام سی خوشی اور کرامت پائینگی + بی مولا کی جنت الماوا کو بہی نہ جائینگی + شاہدِ جمالِ سرمدی پر عاشق ہونگی + عذرای حب احمدی کی وامق ہونگی + مدام نشہ سی ولای ساقی کوثر کی مست + نام و نشانِ الفت کی داغدارِ الست + آب

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزم سفر سید الشہدا مشایعت فاطمہ خارج شہر مین اورمقال رقت افزا

اشک سی چہرہ دہونی والی، کوثر و تسنیم پربہی ابرو پاتی ہین، سوز آہ مین دل جلانیوالی قبر و برزخ کی خوشبو کواوٹھاتی ہین + ایک غم کہانی سی پنجتن کی زمری مین شمار ہوتی دوگہری کی مجلس مین آنسی حساب روز جزا کا اندیشہ کہوتی ہین + نظم لمولفہ احل اشراف بزم عزای شہ ہدی + تمنی سنا یہ مژدۂ جان بخش برملا + ماتم سی نورچشم نبی کی بہاؤ اشک ہی فرض عین اسکو نہ بہولو کرو ادا + سوز جگر کا داغ ہو سینہ پہ آشکار + ہاتہون سی پیٹو فرق مصیبت کی ہی یہ جا + اس غمسی بیقرار ہوی ساکنان عرش + قصر جنان مین سوگ نشین فخر انبیا + ناظم جو ذاکر خلف بوتراب ہی + ہر شعر مین ہی اوسکی بھرا دفتر بکا +

مجلس وداع فاطمہ کبریٰ بیرون شہر مدینہ باسلطان کربلا و بیقراری بی بی اعلی صغریٰ

مریضان مادہ اندوہ ملال + و مقیمان سراچہ حزن و ابتہال + مہجوران قافلہ صبر و شکیبائی دستوران زاویہ محنت و بینوائی + رہروان کاروان اشک و آہ + و پیادگان خیل عازم قربانگاہ + فاطمہ کبریٰ کی مصیبت صغرا کو وداع پدر بزرگوار مین بمنطق روایت نتیجہ زاری و رقت کی واسطی اسطرح بیان کرتی ہین + کہ جب سامان خانہ ویرانی کا اہلبیت رسول کی گہر مین آیا + اور سب پیر وجوان بنی ہاشم کا ہمراہ فرزند رسول کی سفر قرار پایا + ارض یثرب و حجاز مین شیون سی تہلکہ عظیم پڑا + دل بندہ و آزاد مین یقین تہا کہ سید الشہدا کا پھر آنا نہوگا + زن و مرد مین سینہ زنی کا جوش و خروش تہا + روح و تن مین الفراق کی نعرہ سی فنای حواس و ہوش + روضۂ احمد مین گنبد سی ہای نور عین کی آواز آتی + منبر و محراب سی مسجد کی نام امام حسین علیہ السلام پر چرخ کو فریاد جاتی رُوِیَ اَنَّ فاطِمَۃَ الکُبریٰ بِنتَ الحُسَینِ کانَت مَرِیضَۃً یَومَ خُرُوج

۲۷۱

ومن الاخبار المتضمنۃ لدلالۃ امامتہ ما رواہ محمد بن یعقوب الکلینی عن علی بن ابراہیم بن ہاشم عن ابیہ عن بعض رجالہ عن یونس بن یعقوب قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فورد علیہ رجل من اہل الشام فقال لہ انی رجل صاحب کلام وفقہ وفرائض وقد جئت لمناظرۃ اصحابک فقال لہ ابو عبد اللہ کلامک ہذا من کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ او من عندک فقال من کلام رسول اللہ صلعم بعضہ ومن عندی بعضہ فقال لہ ابو عبد اللہ علیہ السلام فانت اذن شریک رسول اللہ قال لا قال فسمعت الوحی عن اللہ قال لا قال فتجب طاعتک کما تجب طاعۃ رسول اللہ قال لا فالتفت ابو عبد اللہ

آٹھوین مجلس مدینہ سی روانگی سید الشہداء مشایعت فاطمہ کبریٰ خارج شہر اور وداع اقربا

وَالِدِهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْعِرَاقِ کتاب منتخب فخری مین روایت کی ہی جب اِن
امام حسین علیہ السلام کی سواری مدینہ سی ملک عراق کی طرف چلی ہی فاطمہ کبریٰ بیٹی
حضرت کی روزِ ہجرت مین بہت بیمار تہی، صدماتِ محنت و مصیبت مین دستِ
روزگار سی گرفتار تہی، بَعْدَ اَنْ وَدَّعَ جَدَّهٗ وَاَخَاهُ وَاُمَّهٗ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
اَمَرَ اَخَاهُ الْعَبَّاسَ بِتَجْهِيْزِ الْجَيْشِ ہرگاہ شاہ دین پناہ تربتِ رسول و مزارِ
بتول اور محمد حسن مجتبیٰ و قبورِ سائرِ اقربا کی وداع سی پہری عباس علی برادرِ باجان برابر کو
مراتبِ طیاریِ لشکر اور سواریِ حرمِ مطہر کی فرمان دئی، اوس نشانِ حیدرِ کرار نی
محمل و عماریان شترون پر باندہین، کئی قطار دروازہ عصمت سرا پر لا کی حاضر کین،
پردہ اعزاز مین اہتمامِ بند و بست کیا، سوار ہونی کا اہلبیت کو حکم سپرد دیا،
ہر ایک بی بی کجاوہ اور محافہ مین جا کی بیٹہی، ہر چیز آسایش و ضرورت کی اپنی پاس
رکہی، جب نوبت بر آمد ہونی کی زینب خاتون و ام کلثوم کی آئی، بہیر ہٹا کی ناقہ چالاک پر
بندہی عماری آگی سنگوائی، دست و بازو کو سرورنی تہام کی چڑہایا، ناظرِ محرمِ
ناموس نی بسم اللہ کہکی رتبہ بڑہایا، ایک طرف رُبابہ حرمِ محترم سکینہ خاتون کو اپنی
آغوش مین لیکی سوار، دوسری جانب اُمِّ لیلیٰ علی اصغر کو سنبہالی چین سی ہمکنار ہوئی
صدای دورباش باصد احتشام بلند ہوئی، تزک و شان سی خدام کی صف سوار ہوئین
چلی، پس نیقانِ باوفا خانزادِ جانبازی فتراک مین باندہی آئی، عہدہ داران با صدق و
صفائی درِ دولت سرا اپنی شبدیزِ چالاک بڑہائی، فرزندِ راکبِ براق ورفرف بہی
ساتہہ طمطراقِ انبیای سلف کی نکلا، وارثِ شکوہِ شاہِ نجف رہوار کی زین پر با ہزار
عز و شرف چڑہا، فرشتوں کی پرنی تعظیم سی مجرا کیا، سپہر نی چترِ مہر کو سر تکریم سی بہرا دیا،

آٹھوین مجلس مدینہ سے عزم روانگی سید الشہدا اخراج شہر مشایعت فاطمہ کبری

جبریل علم اجلال کا حامل اسرافیل نفیر رحلت کا عامل روح القدس کا بدرنباد میکائیل جلوین
شاطر وار چلا کوکبہ فریدون وجم اوس روز سواریمین گرد تہا طلیعہ اختر وانجم تو نقیبو نمین یہ نور تہا
ایکطرف عون وجعفر وعباس نوجوان ادب سے ترکی و تازی پر دوان ایک جانب شاہزادہ علی اکبر و
قاسم توسن لحاظ پر امام حجازکی گرم جولان گرد وپیش ماہ پیغمبر کی مانند خیل کواکب صحابہ ثابت قدم
جلی شان خیر البشر و دبدبہ حیدر صفدر سے سلطان امم با الحرم نکلی کیون ایحاضران مجمع غم
تمنی سنا جاہ وحشم اپنی سو لاکا اوای یکہ تازان صف ماتم دیکہا مرتبہ شاہ عالم کی سیاہ نور
افزا کا روز ہجرت وطن کیا سامان ناز و نعم بہ چم اقبال کی ہمراہ تہا کیا رفعت وحشمت کا عول
رکاب مین سید عرب وعجم کی مد نگاہ تہا فریاد ہی کہ مراجعت مدینہ مین شام سے فقط لشکر ناکہ
آہ کا اہتمام تہا امام حسین علیہ السلام کا نام اوسکی ساتہہ بیان قتل عام اور تاراجی خیام رو
بہرام تہا گہوڑا بی صاحب عزا مین آقا کی سیاہ پوش فرزند یتیم سید سجاد باحال تباہ رقت سے
بیہوش زینب خاتون وام کلثوم کالی کفنی گلی مین ڈالی بانوان محزون داغ مرگ فرزند و نمین
دلکو سنبہالی سب کربلا وکوفہ ودمشق کی بار مصیبت اوٹہائی غارت خانمان کی کمائی
ضرب تازیانو کی نشانی ہدیہ لائی فرد نہ لشکر و سپاہ و نہ کثرت ناسی نہ قاسم نہ علی اکبر
نہ عباسی لوگ پرسی کو آتی رقت مین سبکو ہلاتی فَلَمَّا اَرَادَ الْمَسِيْرَ تَبِعَتْهُ فَاطِمَةُ
الْكُبْرٰى اِلٰى ظَاهِرِ الْمَدِيْنَةِ وَتَعَلَّقَتْ بِاَذْيَالِهِ خلاصہ کلام امام انام بروایت
سید وشیخ مفید شب یکشنبہ اٹہائیسوین شہر رجب سال شصتم ہجری وطن سے انکو نکلی جور و
ستم اعدا کی ہاتہہ سے بادیہ توکل مین بامید خدا چلی ناگاہ فاطمہ کبرا جو مسافران حرم سے ہاتی رہی
تہی شوق پدر مین اوٹہی بتیاب ہوکی پیادہ پا شہر مدینہ کی باہر باپ کی دامن سے جالپٹی
وَقَالَتْ لَهُ يَا اَبِيْ كَيْفَ تَغْدُوْ عَنِّيْ وَاَنَا اَبْقٰى بَعْدَكُمْ ضَعِيْفَةً عَلِيْلَةً

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا کا ج شہر شایعت فاطمہ کبری

غَرِیبَۃً ذَلِیلَۃً اونسی کہا ای پدر مجکو اپنی ہمراہ لیجاتی ہو مجہی اکیلی گہر مین قرین نالہ و آہ
بٹہاتی ہو تمہاری پیچہی مین کیونکر دن گذرانون جو بیمار و ناتوان ذلیل و خوار و عاجز رہون
وَلَیْسَ مَعِی مَنْ یُؤْنِسُ کوئی میری پاس عزیز و سرپرست نہین جو شدت وحشت مین
اونکی ساتہہ دل بہلاون ایک دوست ہمزبان نہین جو ابتلای مصیبت مین شغلہ صحبت
وَکَیْفَ اَسْتَقِرُّ بَعْدَکُمْ وَاَرٰی مَنَازِلَکُمْ خَالِیَۃً مِنْکُمْ
تہوڑا ارام و چین پاون
کس بہانی سی جکو اپنی تسکین دیتی رہون جو تمہاری جای نشست و برخاست اور خوابگاہ کو
خالی دیکہون وَلَا اَرٰی فِیہَا اَنِیسًا وَلَا صَدِیقًا وَلَا جَلِیسًا یُنَادِمُنِی وَیُلَاطِفُنِی
اون مکانون مین کوئی انیس و دوست و مہربان نظر نہ ائی جو مجہی الفت کا سہارا دی پکارکی
دردِ بیخودی مین غش سی چونکائی یَا اَبَتِ خُذْنِی مَعَکَ فَلَیْسَ لِی صَبْرٌ عَلٰی فِرَاقِکَ
وَفِرَاقِ عَمَّاتِی وَاَخَوَاتِی خُصُوصًا اَخِی عَبْدِ اللّٰہِ الرَّضِیعِ ای بابا میرا ہاتہہ پکڑکے
محمل مین بٹہا دو اپنی ساتہہ لیچلو اکیلی گہر مین دیوارون سی سر ٹکرانی کو نچہوڑ و عاجزی پر رحم
کرو مجہی طاقت تمہاری الم فراق مین صبر کی نہین دوری سی پہوپہی اور بہنین خصوص
چہوٹی بہائی عبد اللہ کی لجان کو چین نہین ثُمَّ بَکَتْ بُکَاءً شَدِیدًا حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہَا
بعد ازان خاکِ ضعف سی گری اتنا روئی کہ بیہوش ہوگئی فَلَمَّا رَاٰہَا الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ
السَّلَامُ بِاَسْوَءِ حَالٍ ذَرَفَتْ دُمُوعُہٗ مِنْ عَیْنَیْہِ جب امام حسین علیہ السلام نی
اپنی ناز پروردہ کا وہ برا حال دیکہا ترس کہا کی فرط اندوہ اور ملال سی رو دیا وَاجْتَمَعَ
غَمُّ الدُّنْیَا عَلَیْہِ وَکَثُرَ فِکْرُہٗ وَضَاقَ صَدْرُہٗ ساری دنیا کی غم و الم کا ہجوم ہوا
کثرت فکر و اندیشہ سی چہاتی مین دم رکا وَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ وَحَرَّکَ شَفَتَیْہِ
بِالدُّعَاءِ سر کو اسما کی طرف اوٹہایا لب معجز بیان کو دعاسی اشنا کیا خداوند میری عیال

النظر ودلالة الامامة من طريق النظر والاعتبار

الفصل في ذكر طرف من مناقبه ومعجزاته عليه

اجابته ومآثره عليه كان عليه السلام اجل اولاد رسول الله صلى الله عليه وآله في زمانه بالاتفاق واشهرهم ذكرا واعلاهم قدرا واعظمهم منزلة عند العامة والخاصة ولم ينقل عن احد من سائر الحكم ما نقل عنه فان اصحاب الحديث قد جمعوا اسماء الرواة عنه من الثقات على اختلافهم في الآراء والمقالات فكانوا اربعة الف رجل

آٹھوین مجلس بیچ بیان عزم روانگی سید الشہدا اخراج شہر شفاعت فاطمہ کبرے

اطفال کی مصیبت کو دیکھنا + اس مریضہ کو آزار فرقت مین دار وی مصابرت دینا +
وَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا وَاَجْلَسَهَا اِلٰى جَانِبِهٖ وَهُوَ مَحْزُوْنٌ وَمَشْغُوْلٌ بِالْبُكَاۤءِ
دستِ شفقت کو پہیلا یا + فاطمہ کو اوس خاکِ حسرت سی اوٹہا کی زانو پر بٹہایا + روتی
جاتی + حزن و اندوہ مین تسلی فرماتی + فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّتِيْ فَاطِمَةُ اِذْهَبِيْ اِلٰى
دَارِكِ وَاسْتَانِسِيْ بِجَوَارِكِ کہا ای میری پیاری بیٹی فاطمہ اپنی گہر کو جاو اور طفلان
زنانِ ہمسایہ مین جی کو بہلاو + وَاَنَا اِذَا وَصَلْتُ اِلَى الْعِرَاقِ وَاسْتَقَرَّ لِيَ الْجُلُوْسُ
فِيْهَا اَرْسَلْتُ اِلَيْكِ اَخَاكِ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَوْ عَمَّكِ الْعَبَّاسَ يَاتِيْ
بِكِ اِلَيْنَا فَطِيْبِيْ نَفْسًا وَقَرِّيْ عَيْنًا + مین جب ملکِ عراق کو پہنچونگا + وہان
آرام سی قرار کرونگا + یعنی کو تیری بہائی زین العابدین یا چچا عباس کو بہیجونگا دل خوش رہو
آنکہونکو روشن کہو + فَلَمَّا تَيَقَّنَتْ فَاطِمَةُ بِالْفِرَاقِ وَرَاَتْ اَهْلَهَا عَلٰى مُتُوْنِ
النِّيَاقِ جب فاطمہ کو دوری پدر اور سکونتِ وطن پر یقین ہوا عماری کو سواری اوم بالکی
اونٹون پر روان پایا + وَاَبُوْهَا الْحُسَيْنُ يَقْدُمُهُمْ وَهُمْ سَائِرُوْنَ قَدْ جَدَّ
الْمَسِيْرُ دیکہا والد بزرگوار اگی سب سی قدم بڑہاتی ہین + اور ساری چہوٹی بڑی حرم کے
اوس مریضہ کو چہوڑ کی جاتی ہین + فَنَادَتْ فَاطِمَةُ بِاَعْلٰى صَوْتِهَا يَا اَبَاهُ يَا عَمَّاهُ
بِاللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَوْ قِفُوْا لِلضَّعِيْفَةِ الْعَلِيْلَةِ حَتّٰى تُوَدِّعَ مِنْكُمْ وَتُوَدِّعَكُمْ
وَتُقَبِّلَ اَخَاهَا تَرْجِعَ عَنْكُمْ بیتاب ہوکی چلائی ای بابا ای چچا اللہ کی قسم دیتی ہون
ذرا کہڑی رہو مین گرتی پڑتی پیچہی آتی ہون + واسطی مریضہ عاجزہ کی ٹہر جاو تا سب سی
دل کہول کی ملی + خصوص اپنی چہوٹی بہائی علی اصغر کی پیار مین لوسی لی + وداع مین کہہ سکی تمکو
تمکو خدا کی حوالی کری + وَهِيَ تَمْشِيْ وَتَعْثُرُ بِاَذْيَالِهَا وَتَبْكِيْ مارے شوق کی

والخاصة ولم ينقل عن احد من سائر ... ما نقل عنه من الثقات فان اصحاب الحديث قد جمعوا اسماء الرواة عنه من الثقات على اختلافهم في الآراء والمقالات فكانوا اربعة الف رجل

وروى ابو محمد الحسن بن محمد بن ... باسناده عن ... كتاب ... قال الصادق عليه السلام نحن قوم معصومون امر الله بطاعتنا ونهى عن معصيتنا نحن الحجة البالغة على من دون السماء وفوق الارض

٢٧٥

وعنه عليه السلام قال الناس ثلاثة عالم ومتعلم وغثاء فنحن العلماء وشيعتنا المتعلمون وسائر الناس غثاء وكان عليه السلام يقول علمنا غابر ومزبور ونكت في القلوب ونقر في الاسماع وان عندنا الجفر الاحمر والجفر الابيض ومصحف فاطمة عليها السلام وان عندنا الجامعة فيها جميع ما يحتاج اليه الناس فسئل عليه السلام عن تفسير هذا الكلام فقال اما الغابر فالعلم بما يكون واما المزبور فالعلم بما كان واما النكت في القلوب فهو الالهام واما النقر في الاسماع فحديث الملائكة نسمع كلامهم ولا نرى اشخاصهم واما الجفر الاحمر فوعاء فيه سلاح رسول الله صلى الله عليه وآله ولن يخرج حتى يقوم قائمنا اهل البيت واما الجفر الابيض فوعاء فيه توراة موسى وانجيل عيسى

آٹھوین مجلس مدینہ سی عزم روانگی سید الشہدا خارج شہر شکایت فاطمہ کبریٰ

دوڑی جاتی ضعف کی سبب ٹہوکرین کہاتی ۔ مانند گرد کاروان اونکی پیچھی روان
نارسائی مراد و مقصد سی نالان گریان فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ صُرَاخَ فَاطِمَةَ وَبُكَاءَهَا
بَعَثَ اِلٰى عِنْدِهَا وَخَاطَبَهَا بِكَلَامٍ لَيِّنٍ جو امام حسین علیہ السلام نی فریاد و زاری
فاطمہ کی سنا بہو ایپر اکی پاس اکی زبانِ شفقت و مہربانی سی نام لیا ۔ وَقَالَ لَهَا
يَا بِنْتُ ارْجِعِي يَا فَاطِمَةُ وَاسْتَعْمِلِي الصَّبْرَ کہا اے فاطمہ زیادہ بیقراری سی دلکو
نہ کڑہاو ۔ گہر مین پہر جا کی بارِ صبر کو اوٹہاو ۔ فَاسْتَعْبَرَتْ وَبَكَتْ وَقَالَتْ
يَا اَبَتِ لَا تَلُمْنِي فَاِنَّهُ خَطَرَ بِبَالِي اَمْرٌ خَطِيرٌ فَبَقِيتُ بَيْنَ هَمٍّ وَفِكْرٍ انہوں نین
اشک بہر ائی دردِ جگر سی یہ کلام سنائی ۔ اے پدر مجہی گہبرانی او بیتابی سی باہر دوڑی
آنی پر ملامت نکرو ۔ انصاف سی دیکہو کیا صدمہ پڑا ہی ۔ طاقتِ بیان سی زیادہ یہ
ماجرا ہی ۔ کہ غم و الم بہری اکیلی گہر مین ہونگی ۔ بیماری مین جانکاہ صدمہ فراق کا سہو نگی
وَنَفْسِي تُحَدِّثُنِي بِاَنِّي مَرِيضَةٌ وَاَخَافُ اَنْ يَزْدَادَ مَرَضِي وَاَمُوتُ
قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَنِي اَحَدٌ مِنْكُمْ میری دلکو تشویش ہی کہ بیمار ہون ہرگاہ مرض نی
زیادتی کی اور مرگئی پیش ان تمہاری پہرانی کی تو حسرتِ دیدار باقی رہی فَاُرِيدُ
مِنْكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِحَطِّ الرِّحَالِ سُوَيْعَةً حَتّٰى اَتَوَدَّعَ مِنْكُمْ وَدَاعَ
مُفَارِقٍ لَا يَعُودُ چاہتی ہون کہ میری اوپر احسان کرو دم بہر اپنی قافلہ کی باگ
ٹہرالو ۔ تاکہ مین پہر سب سی ایکبار وداع ہولون ۔ ایسا کہ ڈرتی ہون پہر نصیب نہو گا
جو ہون ۔ وَاَصْبِرُ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ لِي بِاَمْرِهٖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ آیندہ صابر و
شاکر بیٹہون تاکہ ہماری واسطی حکم دی خدا ۔ پکڑی اونکو جو اعدائی بابکو گہر سی نکالا انہی بیچین و
آرام کیا ۔ فَبَكَى الْحُسَيْنُ مِنْ كَلَامِهَا وَاَمَرَ بِحَطِّ الرِّحَالِ امام حسین علیہ السلام نی

اوسکی باتین سنکی رو دیا، اور توقف کرنیکو لشکر اور محامل حرم کی واسطی حکم کیا، وقال

یَا فَاطِمَةُ تُوَدِّعِي مِنْ اَهْلِكِ جبکہ شتر چلنی سی روکی، سید الشہدا عنان مرکب پیری

بڑہی، فرمایا ای فاطمہ اب مان پہوپہی بہن ہر ایک سی جاکی ملو، سبکو خاطر خواہ جدا جدا

وداع کرلو، فَاَتَتْ اِلَى نَحْوِ النِّسَاءِ وَتُوَدِّعَتْ مِنْهُنَّ جَمِيعًا فاطمہ قطار شتر کی

پاس جن پر اہلبیت سوار تہی آئی، ہر ایک سی گلی ملکی فقرات حسرت کہکی مرنکی حالت بنائی

فَالْتَقَوْهَا النِّسَاءُ بِصُرَاخٍ وَعَوِيلٍ وَاَخَذُوا اَمْعَهَا التَّوْدِيعِ عورات حرم نی اوسکو

چارطرفسی درمیان مین لیا، اہ ونالہ وزاری مین اوس بیقرار کو رخصت کیا، فَقَالَتْ

اِئْتُونِي بِاَخِي الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ اُوَدِّعُ مِنْهُ وَاَرْجِعُ جب سب رسم مفارقت ادا

کرچکی، اور باری باری اشک حسرت بہانی سی تہکی، فاطمہ نی کہا اخری آرزو ایک

اور ہی اوسی برلاو، میری چہوٹی بہائی عبد اللہ کو دکہاو، پیار سی وداع مین سینہ پر لگاون

صوت یاس مین اپنی گہر پہر جاون، فَاَتَوْهَا بِاَخِيهَا عَلِي اصغر کو مانکی آغوش سی وہ تہا

برج محمل سی اوس کوکب اصغر کو باہر نکالا، فاطمہ کی ہاتہہ مین اوسکی بہائی کو دیا بلبل کو

ہمکنار گل کی ساتہہ کیا، فَلَمَّا رَاَتْهُ تَغَيَّرَتْ لَوْنُهَا وَمَدَّتْ يَدَيْهَا وَضَمَّتْهُ

اِلَى صَدْرِهَا جو فاطمہ نی برادر ارام دل وجگر کو پایا، بیتابی مین ہاتہہ پہیلا کی

سینی سی لگایا، فرط شوق مین رنگ چہرہ کا تغیر ہوا، بوسی لیکی رخسار پر اوسکی منہہ کہیا

وَقَالَتْ لِلنِّسَاءِ اِمْضُوا سَالِمِينَ بِحِفْظِ اللّٰهِ تَعَالَى وَاَخِي يَبْقَى عِنْدِي

عورات حرم سی کہا اب تم سب امان خدا مین بسلامت سفر کرو، بہائی کو دامان محبت مین

میری پاس ہنی دو یہ تو جانکی برابر دوش وکنار مین رہیگا، اوسکی بازی اور پیار سی دل

بیقرار بہلیگا، گہوارہ ناز مین جہلا کی سلاونگی، شیرہ حیات کا بجای دودہ کی پلاونگی

والہ ورایتہ کان کانا صادقین فیہا

ومغفرتہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

بلامۃ فی درع رسول اللہ وان عندی

ان عندی لرایۃ رسول اللہ المغلبۃ وان عندی

عندی الواح موسی وعصا موسی وان عندی الطشت

عندی خاتم سلیمان بن داود وان عندی

الذی کان موسی یقرب بہا القربان وان

عندی الاسم الذی کان رسول اللہ اذا وضعہ

بین المسلمین والمشرکین لم یصل

من المشرکین الی المسلمین نشابۃ وان عندی

لمثل الذی جاءت بہ الملائکۃ ومثل السلاح

فینا کمثل التابوت فی بنی اسرائیل

صار السلاح الیہ منا اوتی النبوۃ ومن

ولقد لبس ابی درع رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم فخطت علیہ الارض

خطا ولبستہا انا فکانت وکانت وقائمنا

من اذا لبسہا ملأہا ان شاء اللہ وفی

اکمال الدین حدثنا ابی جعفر بن بابویہ رض

قال حدثنا عبد الواحد بن محمد العطار

قال حدثنا علی بن محمد بن قتیبۃ النیسابوری

قال حدثنا عبد الواحد بن حمدان

بن سلیمان عن محمد بن اسماعیل بن بزیع

عن حیان السراج قال سمعت

اسماعیل بن محمد الحنفیۃ یقول کنت

اقول بالغلو واعتقد غیبۃ

محمد بن الحنفیۃ زمانا فمن اللہ

علی بالصادق جعفر بن محمد علیہ

السلام فانقذنی من النار

اٹھوین مجلس مدینہ سی روانگی سید الشہدا خارج شہر مشایعت اور وداع فاطمۂ کبری

فلا صبر لی علی فراقہ مجھی اوسکی دوری مین طاقت صبر وانتظار نہین بی اسکی
مشغلہ کی دوای صحت ازار نہین فانی اخاف علیہ من حر الھجر بغیر لونہ
مین ڈرتی ہون کہ حرارت سی سفر کی اوسکا رنگ سونولائی راہ کی صعوبات مین خدا نکردہ
پہول ساچہرہ کملائی وا ویلا وا مصیبتا تصور کی جاہی محبان سید الشہدا فاطمہ واسطے
علی اصغر کی تمازت آفتاب سی اندیشہ کرتی ماں کی گودمین ہو نیسی بہی تکلیف کا وسوسہ رکہتی
پس کیا حال ہوتا جو کربلا مین اوسی پیاس کی ماری تڑپتا دیکہتی شدت مین فاقہ کی
ہونٹہ نیلی منہہ سوکہا آنکہون مین حلقی پڑی نظر کرتی وہ تیر جفا گلی پر کہا کی ہاتہہ پانون مارنا
خون اوگلنی بانکی روبرو دم کا توڑنا صدمات زخم پیکان سی رنگ گلناری کا بدلنا
ننہی جان کا بحسرت تن سی باہر نکلنا امام حسین علیہ السلام کا تلوار سی قبر کو کہود کرنا خاک
کربلا کو بجای کافور لاش مین ملنا اوس گوہر غلطان کو تہ زمین دہرنا اب دیدہ جگر کی
کل حسرت رکہنا فجاء وبوھا النساء وھن مختنقات بالعبرات خلاصہ کہ
بانوان حرم اوسکی گرد فراہم ہوین انسو بہا کی زبان رقت مین سمجہانی لگین یا فاطمۂ
ناولینا طفلنا فانہ لا صبر لنا علی فراقہ ای فاطمہ لا واس بچی کو ہمین حوالی
کرو زیادہ توقف مین راہ سی باز رکہو ہمکو اوسکی فراق مین تاب صبر اور شکیبائی نہین
تمکو شیرخوار کی پرورش مین توانائی نہین ولا ھو یصبر علی فراقنا ولا فراق امہ
وہ بہی ہمسی بہت ہلا ہی جدائی مین ہلاکت جان کا اندیشہ ہی اپنی ماں سی بکدوری گوارا
کریگا نہ دودہ کا پیکوبچہ زندہ رہیگا فاجتمع علیھا النساء واخذن الطفل
من یدھا زنان نالان نی جمع ہوکی بہلایا اوس بچی کو فاطمہ کی ہاتہہ سی لیلیا وسا دعوا
طالبین العراق وفی قلوبھم نار الفراق بانوان حرم اپنی محمل وعماری مین سوار ہوکی

شہادت امام حسین علیہ السلام کی موجبات اور تذکرہ فضائل اختیارات نزول ملائکہ وجنات

پیشتر چلین اوس حال مین فاطمہ کی سوز فراق سی آہ شرر بار کرتی تہین فاطمہ بہی کبھی کبھی بنگاہ حسرت ویاس دیکہتی مانند نقش قدم خاکپر پڑی نعرہ کرتی، ہای باباکی ساتھ پھوپھی کا نام لیتی وای سکینہ کی ہمراہ کرعلی اصغر مین جان دیتی عباس چچا کی غمخواریکو یاد کرتی زین العابدین بھائی کی پرستاری سی دم سرد بھرتی علی اکبر کی شادی کا دل مین ارمان اطفال ہمبازی کی فراق سی ہالان خالی گھر مین جانی سی بیزار تھی آزار مجبوری مین اقرباکی مرنی پر بلبلاتی تھی

نظم لمولفہ بس ختم سخن اگی نہین طاقت گفتار + پھٹتا ہی جگر سینہ مین بیساختہ ہر بار + اب قافلہ آہ وفغان جاتا ہی پی ہم + اور خاکپہ حسرت سی تڑپتا ہی دل زار + شیون ہی بپا ہای حسینا کی صدا کا + ہین ساری محب سوگ مین با دیدہ خونبار + ناظر یہ وہ ماتم ہی کہ لی عرش سی تا فرش + سب فاطمہ کی ساتھ ہوی شہ کی عزادار +

مراتب اقتدار امام ابرار وموجبات ابتلای ونکا ہر چند ملا ہادی نی لسان الذاکرین مین چالیس وجہ کو لکھا ہی لاکن حقیر نی مجالس الابرار مین جو درج کیا ہے وہ نقل پایا ہے

عارفان مقامات عشق ومحبت جانتی ہین کہ جو قرب الہی کی زیادہ طالب ہین معرکہ امتحان مین شدت بلاکو اوٹھاتی ہین اور محرمان نکات شوق والفت پہچانتی ہین کہ جو صبح وصل کی ہجر کی راغب ہین جان ومال کو فرحت سی لٹاتی ہین + اور یہی حال ہی شاہد حقیقی کی توجہ التفات کا جسی اپنا فریفتہ دیکہا عرصہ سوز وگداز مین انواع التہاب کی بیتاب کیا شعر ہر کہ درین بزم مقرب ترست + جام بلا بیشترش میدہند + اخر کو جب کسی محبت مین محب صادق پایا، تو اوسکا رتبہ قدر ومنزلت سب سی بڑہایا + جلوہ کمال مین جو شایستہ

شہادت امام حسین علیہ السلام کے موجبات اور تذکرہ فضائل و اختیارات و آل فوج ملائکہ و جنات

وصال ملا، تمغۂ جاہ و جلال کا خلعت سبز اور لال دیا، نمایش نام و نشان سے کلاہ نمایان منصب

سید و سالار بنایا، بخشایش بد و نیک سے ممکنات کی زیور اقتدار پہنایا، مصداق اس

عالی کی ہماری والی اور پیشوای نشاتین ہین، او نہین مظہر انوار جلالی اور جمالی حضرت

امام حسین علیہ السلام ہین، غلامونکو آقا کا اختیار سناؤن کہ ضعف بشری ہین ناچار جبر

نہین اوٹھایا، بلکہ واسطے حصول قرب و منزلت کی میدان بلامین قدم صبر جمایا

قَالَ اَبُوعَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا فَصَلَ مُتَوَجِّہًا دَعَا

بِقِرْطَاسٍ وَکَتَبَ فِیْہِ جلد عاشر بحار مین آیا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی

فرمایا ہی جب امام حسین علیہ السلام نی مدینہ سے مکۂ معظمہ کا قصد کیا، قلمدان و کاغذ منگاکی

بنی ہاشم کو رقعہ لکھدیا، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

اِلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ لَحِقَ بِیْ مِنْکُمْ اُسْتُشْهِدَ وَمَنْ تَخَلَّفَ

لَمْ یَبْلُغِ الْفَتْحَ وَالسَّلَامُ یعنی فرمان بر ان توقیع ایمان ساکنان قلم و ایقان کو معلوم

ہو، یہ نامہ ہدایت ختامہ حسین بن علی بن ابیطالب ہی، واسطی بنی ہاشم کی اما بعد بہ ہمراہ ہے

دینی والا شہید ہوگا، اور جو منہہ پہیر لیگا کنارہ کریگا ہر گز فتح کو پہر نہ دیکھیگا، فَخَرَجَ مِنْ

لَیْلَۃٍ وَهِیَ لَیْلَۃُ الْاَحَدِ لِیَوْمَیْنِ بَقِیَا مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ مَکَّۃَ

پس وہ شقہ طراز لوای سعادت، کشورکشای اقلیم شہادت اندہیری رات مین شب یکشنبہ

اٹہائیسوین ماہ رجب کو مدینہ سے افسردہ نکلی، خواص اصحاب و اقربا و اہلبیت کو دیدہ پرآب

ہمراہ لیکی جانب کعبۂ مقصود چلی وَهُوَ یَقْرَءُ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا یَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ

نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَلَزِمَ الطَّرِیْقَ الْاَعْظَمَ کلام خدا سے وہ آیت جو حضرت

موسیٰ نی مصر کی ہجرت مین پڑہی تلاوت کرتی تہی، اور قدم عرش پیما کی غبار سے جادۂ کو

سپاہِ ملائکہ کا راہ مکہ میں آنا اور لشکر بنات کا بھی ہجوم لانا

غیرتِ کہکشان بناتی شارعِ عام رہگذر تھی + وَلَقِیَهُ اَفْوَاجٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُسَوَّمَةِ فِي اَيْدِيهِمُ الْحِرَابُ عَلَى نُجُبٍ مِنْ نَجَائِبِ الْجَنَّةِ رپوماہچہ علم سے دامانِ صحرا و بیابان نورافشان نظر آتا + اور نشانِ نعلِ سمندسی غازیانِ مجاہد کی دیدۂ بہرام و ماہ درخشان ہوتا + دوسری روز جب طلیعۂ سپاہِ فجر جلو مین امامِ غرب و شرق کی نمودار ہوا شہسوارِ مہر بیکرانِ سپہر پر تیغِ شعاع نکالی سامنی خورشیدِ دین کی برق وار آیا + ناگاہ جنودِ ملائکہ مُسَوَّمِہ رہوارِ جنت پر سوار + بدن مین سجی ہوی اسلحہ کارزار + داغدار طنطنۂ دلیری اور شجاعت دکہاتی + ہاتہہ مین نیزہ اور تلوار حمایتِ دین کی چمکاتی قبلی کی طرف سی مانندِ ابرِ رحمت بارانِ درود برساتی آئی + اور مقابل مین بادشاہِ جن و انس کی مثلِ غلامانِ جان نثار نقارۂ نصرت بجاتی پڑی جہائی فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ پای علمِ اسلام صفِ ادب باندہکی سرِ تسلیم جہکایا + نقیبِ شوکت و اقبال نی نگاہ روبرو کا عَلَم مجاہیا امامِ ارض و سماوی نی زمامِ صرصرِ عرش خرام کو روکا + اور جوابِ سلام پر اونکی طرف نظرِ لطف و عنایت سی دیکہا + وَقَالُوا يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ بَعْدَ جَدِّكَ وَاَبِيكَ وَاَخِيكَ اَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ اَمَدَّ جَدَّكَ بِنَا فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَاَنَّ اللهَ اَمَدَّكَ بِنَا ملائکہ نی عرض کی ای حجتِ داور بعد جد و پدر و برادر کی ہماری ہاتہہ سی خدا نی تمہاری نانا رسول اللہ کی بہت جا امداد و حمایت کی اور ہمنی لوازم جانبازی اور انکو نثاری شقۂ کفر مین سعی بی نہایت کی اب پروردگار نی ہمکو انکی خدمت مین بہیجا ہی + اور نصرت و یاری کا حکم باری ملا ہی کہ جنتک تن مین جان ہی بطریقِ سربازی مین بڑہا ہین + اور تا دسترسِ امکان پہلوی تلاش مین دشمنونکی روبروسی پشت نہ پہرائین + منافقون کی نقشِ حیات کو آبِ تیغ سی مٹائین اور مخالفونکی

سپاہ ملائکہ اور لشکر جنات کا راہ مکہ مین آنا

قدم ثبات کو ضرب بیدریغ سی ملک عدم تک پیچھی ہٹاتے ہین فقال لهم الموعد
حفرتي و بقعتي التي استشهد فيها وهي ارض كربلا فاذا اوردها
فائتوني اوس حجت خدانی زبان معجز نما سی فرمایا، بارک اللہ اور مرحبا الابمار الطہار
ساتھ وعدہ روز جہان سوز عاشورا زمین عراق مین کربلا ہی، کہ اوس جا مین شہید
اور دفن ہونگا وہ قربانگاہ آل عبا ہی ہر گاہ وہان پہنچونگا تم آنا اور جو امر کرون
اوسکو بجالانا فقالوا يا حجة الله مرنا نسمع و نطع فهل نخشى من عدو
يلقاك فنكون معك فرشتہ ہای رب علا بولی ای خلیفہ کبریا، جو اپنی حکم دیا
وہ سنا اور طاعت مین قبول کیا، لاکن اندیشہ ہی مبادا ہم نہون مخالفین آئین اور وہ
کوئی طرح کا آزار آپکو پہنچائین فقال لا سبيل لهم علي ولا يلقوني بكريهة
او اصل الى بقعتي اوس جناب نی جواب دیا ہرگز اعدا کا مقدور نہین جو رو لا کرین
مادامی کہ مین اپنی محل شہادت پر وارد ہولون ذرا بھی ایذا دے سکین ناچار وہ سب
ملائکہ رخصت ہوئے اور قدم در رکاب امام کا بوسہ لیکی پھری واتته افواج من
مسلمي الجن پس جب سواری اوس شہسوار عجم و عرب کی پیشتر چلی ناگاہ مسلمانان
جن کی سپاہ راہ مین ملی صلاح و تقوی کی سلاح مین بکر آراستہ اور مغفرت و رحمت کا
جوشن و مغفر پہنی جلوہ نما ہوی فقالوا له يا سيدنا نحن شيعتك وانصارك
فمرنا بامرك وما تشاء مثال خدام سب نی سلام کیا، اور بعد تعظیم و تکریم یہ
کلام سنا دیا، ای مولا تمہاری دوستدار و انصار جان نثار ہین جو چاہو حکم دو بلا توقف
اختیار کرین فلو امرتنا بقتل كل عدو لك وانت بمكانك لكفيناك
ذلك ساری دشمنون کی قتل مین اگر آپکا اشارہ ہو تو مقر امامت مین بیٹھی ہوئی اونکی ثبت کا

وكان يقول بامامة اخيه موسى بن جعفر عليهما السلام وروى عن ابيه النص عليه بالامامة واما علي بن جعفر فانه كان راوية للحديث كثير الفضل والورع ولزم اخاه موسى بن جعفر وروى عنه مسائل كثيرة وقال بامامته وامامة علي بن موسى الرضا ومحمد بن علي عليهم السلام وروى من ابيه النص على موسى اخيه وكان العباس بن جعفر فاضلا نبيلا

الباب السادس في ذكر الامام العالم ابي الحسن موسى بن جعفر الكاظم عليهما السلام

راہ مکہ مین جانا لشکر ملائکہ اور جنات کا آنا

تماشا دیکھو سبکو بیچارہ فنا فی النار کرتی ہین + اور دنیا مین ایک بہی زندہ نہین رکہتی ہین فجزاہم الحسین علیہ السلام خیرا یہ پیام اراوت فرجام سنکی امام نی شاباش کہی اور مقام تحسین مین جزای خیر دی + وقال لہم اوما تقرؤن وأنتم کتاب اللہ المنزل علی جدی رسول اللہ ارشاد کیا تمنی قرآن مجید کو نہین پڑہی جو میری نانا رسول حمید پر نازل ہوا ہی أینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ خدا نی اس آیت مین کیا فرمایا ہی + اگرچہ ہو تم مضبوط برجون مین یعنی پوشیدہ جہان تم ہوگی موت تمکو آ پکڑیگی کہ مرگ سی چارہ مفر نہین بتایا ہی واذا اقمت بمکانی فبما ذا یبتلی ہذا الخلق المتعوس وبما ذا یختبرون اگر مین اپنی جا سی حرکت نکرون تو یہ منافقین کس ابتلای ہلاکت مین امتحان کی جائین + اور ہرگاہ قتلگاہ مین قدم نرکہون تو قوم بنی امیہ جو مانند گرگ میری کمین مین ہین کسکو آزار پہنچائین ومن ذا یکون ساکن حفرتی بکربلا وقد اختارہا اللہ یوم دحا الارض وجعلہا معقلا لشیعتنا ویکون لہم امانا فی الدنیا والآخرۃ کون ہی سطح قتل پر لوٹتا رہی اور میری لحد کی اندر کربلا مین آرام کری کہ خدا نی جب دامن خاک دست قدرت سی پہیلایا تو اوس مین پاک اور طیب کو میری واسطی اختیار کیا دوستون کی لئی پناہ دنیا و آخرت بنایا اور اوسکو محل شرف وسباہات سی قرینہ کرامت دیا ولکن تحضرون یوم السبت وہو عاشور الذی فی آخرہ اقتل لاکن تم سب یوم عاشورا بکو نا کہ اوس ان کی آخر کو مین قتل کیا جاونگا ولا یبقی بعدی مطلوب من اہلی ونسبی ولخوتی واہل بیتی ویسار برأسی الی یزید میری شہادت کی بعد کوئی مطلوب اہل شقاوت باقی نہین رہیگا اور اولاد رسول میری بہائی بہتیجون

۲۸۳

ان اسماعیل توفی زمن ابیہ
علیہ وہم شذاذ ومنہم من قال
حیوۃ ابیہ وزعم انہ بقی ونفی ابوہ
فمنہم من انکر وفاۃ اسماعیل فی
اسماعیل بن جعفر علی اختلاف بینہم
فی فسادہ وقائل یقول بامامۃ
التعجب وما ہذہ صفتہ فلا شک

راہ مکہ مین لشکر ملائکہ اور جنات کا آنا حرم خدا مین سید الشہدا کا پناہ لینا

ماری جاتی سی ایک نہ بچی کا سر کاٹ کی یزید کو ہدیہ دیتی اہلبیت کو غارت اور اسیر کرتی وہ بہوک پیاس مین اطفال کا تڑپنا درد فراق سی عیال کا سر پٹکنا شور ماتم کی دہوم ہیدا اور دکہا ہجوم فقالت الجن نحن واللہ یا حبیب اللہ وابن حبیبہ لولا ان امرک طاعۃ وانہ لایجوز لنا مخالفتک قتلنا جمیع اعدائک قبل ان یصلوا الیک لشکریان جنات نی عرض کی ای حبیب خدا فرزند محبوب الہی ہم تابع فرمان ہین اور دل وجان سی آپکی ارشاد پر سب قربان ہین اگر ہمکو تمہاری حکم قدر توام کی طاعت مد نظر نہ ہوتی اور خلاف رضای قضا امضا کوئی حرکت جائز ہوتی ہر اینہ آل عبا کی ساری اعدا کو قتل کرتی وہ مشرکین ہماری ضرب حرب سی زندہ نہ رہتی پیش از اسکی جو وہ ستمگر آپکو آزار پہنچاتی اون سبکی نام ونشان دنیا سی فی النار ہو جاتی فقال لہم واللہ انا اقدر علیہم منکم ولکن لیہلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ سرور انام نی ارشاد کیا قسم خدا کی مین تمسی بہت زیادہ قدرت وطاقت رکہتا ہون اگر اشارہ سی انگشت معجز نما کی چاہون تو اون سبکو ایک لحظہ مین فنا کر دون ہر گاہ غضب کی آستین چڑہاون تو شہر وبلاد مشرکین کو اولٹ دون + لاکن مجہی امتحان صبر دکہانا ہی اور مشیت ورضای یزدان سی قدم نہین ہٹانا ہی ہلاک ہو جسنی نشان ہدایت سی آنکہہ بند کی زندہ جاوید رہا جسکو برہان سعادت کی تلاش رہی ولما دخل الحسین مکۃ وکان دخولہ ایاہا یوم الجمعۃ لثلاث مضین من شعبان وھو یقرء پس فوج بنی جان نی امام زمان سی مراجعت کی اجازت پائی اپنی مکان اور منزل مین جاکی اندیشہ مولا سی خاک اورائی روز جمعہ تیسری شعبان کو وہ قبلۂ کعبہ وحرم

علیه السلام وهم الشیعة الامامیة فاذا حدث الافعال المتقدمة مثل امامة ابی الحسن موسی بن جعفر علیهما السلام واذا ادعاه الی خروج القوم جمیع الاقوال الاولة واما فانّ الکلام فی ... النص علیه من ابیه

شہادت کی موجبات کو جمع پایا مکہ مین متواتر قاصد اور نامہ اہل کوفہ کا طلب کو آنا

خانۂ خدا مین داخل ہوی اور اس آیت کو قران سی کلام الٰہی کی پڑہتی تہی وَلَمَّا تَوَجَّهَ
تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ثم ترکہا
وَبَلَغَ اَهْلَ الْكُوفَةِ هَلَاكُ مُعَاوِيَةَ وَعَرَفُوا خَبَرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
جب بیت الشرف مین چند روز اقامت فرمائی اور خبر وفات معاویہ و ہجرت حضرت
امام حسین علیہ السلام مکہ مین اہل کوفہ نی پائی فَاجْتَمَعَتِ الشِّيعَةُ فَكَتَبُوا إِلَيْهِ
ثُمَّ سَرَّحُوا بِالْكِتَابِ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِسْمَعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَالٍ شیعوں نی
مقدم سید الشہدا مین جمع ہوکی نامہ لکہا اور عبد اللہ ابن مسمع ہمدانی و عبد اللہ ابن وال کی
ہمراہ بہیجا فَخَرَجَا مُسْرِعَيْنِ حَتّٰى قَدِمَا عَلَى الْحُسَيْنِ بِمَكَّةَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وہ دونو قاصد کوفی شتابان چلی دسوین ماہ رمضان کو سرور
انام کی پای بوس پر مشرف ہوی ثُمَّ لَبِثَ اَهْلُ الْكُوفَةِ يَوْمَيْنِ بَعْدَ
تَسْرِيحِهِمْ بِالْكِتَابِ وَاَنْفَذُوا قَيْسَ بْنَ مُسْهِرٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَعُمَارَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَى الْحُسَيْنِ وَمَعَهُمْ نَحْوُ مِائَةٍ
وَخَمْسِينَ صَحِيفَةً مِنَ الرَّجُلِ وَالاِثْنَيْنِ وَالْاَرْبَعَةِ نامہ برون کی
روانہ ہونیسی جب دو روز گذری غلبۂ بیقراری سی اہل کوفہ نی پہر عرایض شوق
لکہی امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین ہمراہ قیس ابن مسہر و عبد الرحمن ارسال کیی
کوئی تحریر ایک شخص واحد کی اور بعض مین دو دو تین تین چار چار مشاہیر قوم کی نام درج
اسطرح کی ایکسو پچاس خط گذری مالک تحریر فی ملاحظہ فرماکی رکہی وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ
يَتَأَنّٰى وَلَا يُجِيبُهُمْ فَوَرَدَ عَلَيْهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ سِتُّمِائَةِ كِتَابٍ و عالم
اسرار لوح و قلم صحایف کو پڑہتی اور کسیکو جواب رقم نہین کرتی کوفہ کی طرف سی نامہ اور

ما رواه محمد بن یعقوب عن علی بن ... الکلینی ... عن احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن ابی عبد الله
من شبیب من معاذ بن کثیر عن ابی عبد الله
علیه السلم قال قلت له اسأل الله الذی
رزقک من ابیک هذه المنزلة ان یرزق
من عقبک قبل الممات مثلها قال علیه السلم
قد فعل الله ذلک قال قلت من هو جعلت فداک و
هو راقد فقال هذا الراقد

٢٨٥

فاشار بیده الی العبد الصالح وهو یومئذ غلام و بهذا الاسناد
عن محمد بن علی عن موسی الصیقل عن المفضل
بن عمر قال کنا عند ابی عبد الله علیه
السلم فدخل ابو ابراهیم وهو غلام فقال
استوص به وضع امره عند من تثق به
من اصحابک و بهذا الاسناد عن محمد بن
علی عن عبد الله بن العلا عن الفیض بن
المختار قال قلت لابی عبد الله علیه السلم
خذ بیدی من النار بعدک فدخل علینا
ابو ابراهیم وهو یومئذ غلام فقال
هذا صاحبکم فتمسک به و بهذا
الاسناد عن علی بن ابراهیم عن ابیه
عن ابن ابی نجران عن صفوان الجمال
عن ابی عبد الله علیه السلم قال
قال له منصور بن حازم ... الانفس
یغدا علیها و یراح فاذا کان

شہادت کے موجبات کو جمع پایا کہ مین متواتر عہد اور نامہ اہل کوفہ کا طلب کو آنا

اور قاصد کا روز جوش ہوتا ایسا کہ چھہ سو قطعہ ایکدن مین نظر سی پی ہم گذرتا و تواتر

الکُتُبُ حَتّٰے اِجْتَمَعَ عِنْدَہٗ فِیْ نُوَبٍ مُتَفَرِّقَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ کِتَابٍ

اکی اور بھی اسقدر نوشتہ ہای ارادت حضرت کو پہنچی کہ ایام مختلف مین بارہ ہزار لفافہ

جمع ہوگئی عَنِ الشَّعْبِیْ قَالَ بَایَعَ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا

مِنْ اَہْلِ الْکُوْفَۃِ عَلٰی اَنْ یُحَارِبُوْا مَنْ حَارَبَ وَیُسَالِمُوْا مَنْ سَالَمَ

شعبی نی روایت کی ہی اہل کوفہ سی چالیس ہزار نامردونکی شاہِ دین سی بیعت

ہوئی تاکہ امام حسین علیہ السلام جسکی ساتھہ لڑین خواہ صلح کرین وہ لوگ حضرت کے

مطیع اور منقاد رہین فَعِنْدَ ذٰلِکَ رَدَّ جَوَابَ کُتُبِہِمْ یُمَنِّیْہِمْ بِالْقَبُوْلِ

وَیَعِدُہُمْ بِسُرْعَۃِ الْوُصُوْلِ اس ہنگامِ امتحان مین امامِ انام نی جواب

تحریر فرمایا اور انکو قبولِ تمنا اور مرادسی اپنا ممنون و بندہ بنایا و عدہ جلدی

ملاقات کا لکھا اور سفرِ کوفہ کا قصد مصمم ہوا خاص و عام کو یہہ کلام روشن تر از مہر و ماہ

مبرہن ہین کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی ساری کام موافق تقدیر

ربِ ذو المنن ہین جب امتِ خیر الوری ورطہ حیرانی مین ارشاد و ہدایت طلب کرین

تو لازم ہی کہ حجتِ خدا مقامِ اعانت مین بذلِ جان و مال سی ثابت قدم رہین

جس ہنگامِ زمان مین اسبابِ جہاد آمادہ دیکھین تو رفعِ ظلم و فساد پر کمرِ سعی چست

باندھین لہذا واجب ہوا کہ امام حسین علیہ السلام طرف کوفہ جائین اور اوس راہ مین

جو مصایب گذرین اونکو رضا و رغبت سی اوٹھائین وہ امامِ مُفْتَرَضُ الطَّاعَت

خلیفہ ربُّ العزت نائبِ حضرت رسالت ہین اونکی اقوال و افعال حجت اور مؤید

احکام شریعت مورث ہدایت ہین نظم لمولفہ محبوب ذو الجلال کا پیارا

نوین مجلس انبیا اور اولیا کا ابتلای مصیبت اور مسلم ابن عقیل کی شہادت

حسین ہی جانِ علی و حضرتِ زہرا حسین ہی + مجموعۂ صفاتِ حسن ذاتِ باکمال +
صنوت مین کن فکان کی معنی حسین ہی + زینت فزای عرشِ برین فخرِ کائنات +
اصلِ جنان و کوثر و طوبیٰ حسین ہی + فرمان برون ہین دو نو قضا و قدر مدام میکائیل +
جبرئیل کا مولا حسین ہی + ناظم کو خوفِ حشر نہین اعتقاد ہین فضلِ خدا سی شافعِ فردا حسین ہی +

نوین مجلس انبیا و اولیا کی ابتلای مصیبت اور مسلم بن عقیل کی شہادت

رباعی دنیا دریا ہی اور ہوس طوفان ہی + مانند حباب ہستی انسان ہی لنگر جو ہی دل تو ہی نفس باد مراد + سینہ کشتی ہی ناخدا ایمان ہی + رباعی لکو جب سلم بیکس کا خیال آتا ہی + صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہی + سر تو نیزی پہ چڑھا لاش بہری کوچون مین + ایلچی پر کہین ایسا بہی زوال آتا ہی + رباعی انکھہ ابر بہار سی لڑی رہتی ہی + اشکون کی رو انج پہ پڑی رہتی ہی + انکھین یہ مری دو نو ہین ساون بہادون + یہان ساری برس ایک جھڑی رہتی ہی + رباعی دل روز بروز ناتوان ہوتا ہی + مضمون سبک دل پہ گران ہوتا ہی + ہر آن کہتاتی ہی مجہی فکر سخن + تن شل قلم صرف خزان ہوتا ہی + تمہید بکا بیان ابتلای انبیا در بلا و فضائل سید الشہدا علیہ السلام سیرتِ معشوق غیرت و استغنا ہی صفتِ عاشق محنت و وفا ہی + لہذا جو طالب محبت الٰہی پیدا ہوا ہمیشہ اندوہ کربت ناشناہی مین مبتلا رہا + انبیای عظام نی شدت بلا کو سبیل استحان مین موجب قربت پہچانا اولیای کرام نی راہ رضای دوست مین اذیت کو راحت جانا

فقال لی ابو عبد الله عليه السلام خذه اليك يا فضل وبهذا الاسناد عن احمد بن ادريس عن محمد بن عبد الجبار عن صفوان عن ابن مسكان عن سليمان بن خالد قال دعا ابو عبد الله عليه السلام ابا الحسن موسى عليه السلام ونحن عنده فقال لنا عليكم بهذا بعدى فهو والله صاحبكم بعدى وبهذا الاسناد عن على بن محمد عن سهل بن محمد عن الوشاء عن على بن الحسين عن صفوان الجمال قال سالت ابا عبد الله عليه السلام عن صاحب هذا الامر فقال ان صاحب هذا الامر لا يلهو ولا يلعب واقبل ابو الحسن وهو صغير ومعه عناق مكية وهو يقول لها اسجدى لربك فاخذه ابو عبد الله عليه السلام فضمه اليه وقال بابى وامى من لا يلهو ولا يلعب وبهذا الاسناد ۲۸۷ على بن محمد عن [illegible] عن ابى عبد الله عليه السلام قال كان يلوم عبد الله يوما ويعاتبه ويعظه ويقول ما يمنعك ان تكون مثل اخيك فوالله انى لاعرف النور فى وجهه فقال عبد الله [illegible] انه من نفسى وانت ابنى وبهذا الاسناد عن على بن محمد عن سهل بن زياد وغيره عن محمد بن الوليد عن يونس عن داود بن زربى عن ابى ايوب الخوزى قال بعث الى ابو جعفر المنصور فى جوف الليل فاتيته فدخلت اليه وهو جالس على كرسى وبين يديه شمعة وفى يده كتاب قال فلما سلمت عليه رمى بالكتاب الى وهو يبكى وقال هذا كتاب محمد بن سليمان يخبرنا ان جعفر بن محمد قد مات فانا لله وانا اليه راجعون يقولها ثلثا واين مثل

نوین مجلس انبیا اور اولیا کی ابتلای مصیبت اور مسلم بن عقیل کی شہادت

حضرت آدم نی یہان ہجر مین سرشک ندامت بہای نوح نی عالم صبر مین سنگ ملامت کہای ابراہیم آتش شوق مین جلنی پر سرگرم رہی اسماعیل گلا کٹنی مین کارد تسلیم سی جان پر کہیل گئی موسی نی صدمات قوم کو مرتبہ رفعت کا وسیلہ پایا عیسی نی دار آفات سی قدم طاعت کو فلک پر اوٹہایا زکریا نی کشاکش ارہ فنا کو واسطہ بقا سمجہا یحیی نی برش خنجر جفا کو ذریعہ سربلندی دیکہا ایوب کو رنج و آزار نی شفای جاودانی سی ہمکنار کیا جرجیس کو جوش الفت نی درد سوزش مین بقای ربانی کی اشتہار دیا حضرت مصطفی نی سکاید جہل کفار کی شدائد سہی تا کہ مقام محمود ملا جناب مرتضی پر جور مخالف یہان تک گذری کہ محاسن مین لہو کا خضاب ہوا فاطمہ زہرا نی صعوبات ضرب پہلو اور غصب حق کی بار اوٹہای حسن مجتبی نی کام حیات مین زہر مرارت کی جام ناگوار چڑہای سب مصائب کی جامع خامس آل عبا ہوی ساری عاشق کی نوایب سید الشہدا پر گذری اسواسطی کہ حدیث قدسی مین سنا ہی الہام ہی رب انام نی کہا ہی مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَشِقَنِیْ جسنی مجہی ڈہونڈا اوسنی پایا اور جسکو سیر اجمال دکہائی دیا وہ عاشق ہوا وَمَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُهُ وَمَنْ قَتَلْتُهُ عَلَیَّ دِیَتُهُ جو ہمارا طالب بنا مینی اوسی قتیل کروانا اور جسی مارا مینی اوسکی دیت کو اپنی اوپر لازم جانا وَاَنَا دِیَتُهُ اور مین خود اوسکی دیت یعنی خونبہا ہونگا پس امام حسین علیہ السلام جو اپنی خالق کی عاشق صادق تہی روز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سی راہ خدا مین جان دینی پر شایق تہی بار مصیبت بی انتہا کو رضا و رغبت مین اوٹہایا دربارہ قرب وصال مین خطاب محبوب عزت کا پایا

جاء عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَخَذَ

بید

بید الحسن والحسین فقال ان ابنیّ ھذین ربّیتھما صغیرین ودعوت لھما کبیرین کتاب مجالس المفید مین مسطور ہی اور جابر ابن عبد اللہ سی
یہ روایت مذکور ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآب ہماری سامنی برآمد ہوی
اور ہاتھ پکڑی حسنین کا بولی جنھی اپنی روز پیدایش سی پرورش کی ہی اور بڑی
دعا دونو کی حق مین خدا سی مانگی ہی و سألت اللہ لھما ثلاثا فاعطانی
اثنتین ومنعنی واحدۃ خدا سی مین چیزین نواسو نکی لیی طلب کین ہ
اونمین ایک سی منع فرمایا دو مجھی دین سألت اللہ لھما ان یجعلھما طاھرین
مطھرین زکیین فاجابنی الی ذلک مینی اونکی واسطی سوال کیا جو کردانی
دونو کو طاہر و مطہر و زکی پس قبول فرمایا اور اثر اجابت دکھایا کہ حسنین کو پاک
مزکی بنایا و سألت اللہ ان یقیھما وذرّیتھما وشیعتھما النار
فاعطانی ذلک پھر تمنا کی مینی کہ چھڑادی اونھین اور ذریت و محبون کو اونکی عذاب
نارسی پروردگار نی منظور کیا یہ مدعا اور دور کردانا مس النار سی وسألت
اللہ ان یجمع الامۃ علی محبّتھما فقال یا محمّد انی قضیت قضاءً
وقدّرت قدرًا تیسرا مدعا اپنا مانگا مینی خدا سی جو ساری امت کو اونکی
محبت پر متفق کری بد و نیک دنیا سی جواب دیا کہ ای حبیب میری محمد قضا و قدر ہو چکی
جو ارادہ و مشیت مین صلاح تھی گذرگئی وانّ طائفۃ من امّتک ستفی
لک بذمّتک فی الیھود والنصاری والمجوس وسیخفرون ذمّتک
فی ولدک بدرستی کہ ایک طایفہ اس امت شوم سی خوار و قطع کرینگی تیری پیدا کی ہوئی
کو زمرہ مجوس و یہود و نصاری سی زیادہ چھوڑ دینگی توقیر مین حرمت اولاد کی

فقال ابتداء منه لا الى المرجئة ولا الى القدرية ولا الى المعتزلة
ابو الحسن موسى عليه السلام
ادخل رحمك الله فدخلت فاذا
فاذا خادم بالباب فقال لي
عليهما السلام ثم خلا في
على باب ابي الحسن موسى بن جعفر

نوین مجلس ذکر فضیلت اور خبر شہادت خمسۂ نجبا

تیرا عہد و پیمان توڑینگی حمایت دین اسلام و نگہبانی ذریت سی منہہ موڑینگی و اِنّی
اَوجَبْتُ عَلیٰ نَفْسی لِمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ اِلّا اُحِلَّهٗ مَحَلَّ کَرامَتِی وَلا اُسْکِنُهٗ
جَنَّتِی وَلا اَنْظُرُ اِلَیْهِ بِعَیْنِ رَحْمَتِی یَوْمَ الْقِیامَةِ پس مینی اپنی اوپر واجب
لازم کردانا جو تمہاری اہلبیت کی ساتھہ مرتکب تقصیر ہوا دسکو محل کرامت و جنت سی
دور کردینا روز قیامت اوسپر نظر لطف و رحمت سی نہ دیکھنا عذاب و نکال قرین
اون سکو مبتلا رکھنا اَلی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمانِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی
طالِبٍ قالَ بَیْنا اَنا وَفاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
اِذِ الْتَفَتَ اِلَیْنا وَبَکیٰ کتاب امالی مین یہ روایت لکھی ہی کہ محمد ابن عبد الرحمان
اور اوسکی والد نی امیر المومنین سی حکایت کی ہی کہ ایکروز مین و فاطمہ و حسن و حسین حضرت
رسول مین حاضر تہی اور گلشن اختلاط سی باہم شگفتہ خاطر تہی ناگاہ رسالت پناہ نی
ہماری طرف دیکہا حسرت و بیتابی مین رو دیا فَقُلْتُ ما یُبْکِیکَ یا رَسُولَ
اللّٰهِ مینی عرض کی ای خیر الوریٰ کیا سبب ہی اس دم اشکباری کا فَقالَ اَبْکِی
مِمّا یُصْنَعُ بِکُمْ بَعْدِی مجہی یاد مصیبت سی تم سبکی رقت آئی جو سیری بعد ایذا اور زحمت
پہنچی گی فَقُلْتُ وَما ذاکَ یا رَسُولَ اللّٰهِ مینی پوچہا ای نبی الوریٰ وہ کیا ہی
جو آپکی خیال مین ہمارا حال گذرا ہی قالَ اَبْکِی مِنْ ضَرْبَتِکَ عَلَی الْقَرْنِ وَلَطْمِ
فاطِمَةَ خَدَّها وَطَعْنَةِ الْحَسَنِ فِی الْفَخِذِ وَالسَّمِّ الَّذِی یُسْقیٰ وَقَتْلِ
الْحُسَیْنِ فرمایا زاری و نالہ کرتا ہون واسطی تمہاری فرق کی جو تلوار سی شکاف
ہوگا اور یاد مین ناچاری فاطمہ کی جب حق چھین کی طمانچہ منہہ پر لگیگا مصیبت حسن
اسباب کا لٹ جانا و زخم خنجر ران مین لگانا زہر دغا کو پلانا لخت جگر بہانا زندگی سی

نوین مجلس تذکرہ مناجات سید الشہدا بر مزار خدیجہ کبریٰ بروایت انس ابن مالک

ناکام ہوکا پانا، پھر جنازہ پر ستم ڈہانا، سب سی زیادہ واقعہ شہادت حسین کا
سامنی آنا، پیاسی گلی پر تیغ ابدار کا پھرانا دشت غربت مین برادر و فرزندی کے ہمراہ
لہو بہانا عترت کا بار ظلم و جفا اوٹہانا۔ قَالَ فَبَكىٰ اَهْلُ الْبَيْتِ جَمِيعًا اس بیان
غم والم سی اہلبیت مین رقت و بکا برپا ہوی سب نی رسم عزا و ماتم دل سی ادا کی
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَلَقَنَا رَبُّنَا اِلَّا لِلْبَلَاءِ امیر المومنین ارشاد
کرتی ہین کہ مین بولا ای خاتم انبیا حجت خدا ہمکو اللہ نی نہین پیدا کیا مگر واسطی تحمل
بلا کی بنایا قَالَ اَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ اِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ
اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ جواب دیا بشارت ہو تمکو یا علی کہ پروردگار نی
میری ساتھ عہد کیا ہی جو مومن ہی تمکو دوست رکھتا ہے اور نہین دشمنی کرتا الا وہ
منافق ہوتا ہی عین اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَارَ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاَتٰى قَبْرَ
خَدِيْجَةَ فَبَكىٰ کتاب عیون المجالس مین روایت کی جو صحابہ نقل کرتی ہے
کہ ایکروز امام حسین علیہ السلام اور انس ابن مالک باہم راہ سی گذرتی تہی ناگاہ قبر
خدیجہ خاتون پر وارد ہوی وہان متوقف رہی اور نبان ابر بہاری رونی لگی
ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ عَنِّيْ قَالَ اَنَسٌ فَاسْتَخْفَيْتُ عَنْهُ انس کہتا ہی اوس
جناب نی مجہی فرمایا یہان سی علاحدہ میری نزدیک سی دور ہو جا مین اوسی
فاصلہ پر کیا ایک گوشہ مین چہپ رہا فَلَمَّا طَالَ وُقُوْفُهُ فِي الصَّلٰوةِ سَمِعْتُهٗ
قَائِلًا وہ جناب نی عبادت مین نیت قیام و قعود کی جبکہ اونکی نماز مین دیر ہوئی تب مین
لگی مینی آواز مناجات کو اوس رفیع درجات کی سنا کہ بارگاہ قاضی الحاجات مین
خطاب کرتا تہا يَا رَبِّ يَا رَبِّ اَنْتَ مَوْلَاهُ فَارْحَمْ عُبَيْدًا اِلَيْكَ مَلْجَاهُ

زین مجالس کرو مناجات سید الشہدا روایت انس ابن مالک ج مرا خدیجہ کبرے پر بھیجا

ای پروردگار تو سبکا حامی اور مددگار ہی رحم فرما اوس بندی پر جو تیری فضل کا امیدوار ہی یَا ذَا الْمَعَالِیْ عَلَیْکَ مُعْتَمَدِیْ۔ طُوْبیٰ لِمَنْ کُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہُ اے صاحب عظمت اور بزرگواری اعتماد میرا تجہ پر ہی سایہ طوبیٰ کی راحت واسطی اوسکی جسکا تو مولا ہی طُوْبیٰ لِمَنْ کَانَ خَادِمًا اَرِقًا۔ یَشْکُوْ اِلیٰ ذِی الْجَلَالِ بَلْوَاہُ خوشا حال اوس عبد کا جو ملازم و خادم ہو تیری کرم کا اور خدا کے اپنی حاجت کو شکوہ بلا و زحمت مین تجہسی مانگتا اور کہتا ہی وَمَا بِہٖ عِلَّۃٌ وَلَا سُقْمٌ اَکْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہُ اوسکی دلمین کوئی اندوہ و آزار نہین ہی زیادہ غلبہ شوق محبت سی جو اپنی مولا کی ساتہہ رکہتا ہی اِذَا اشْتَکیٰ بَثَّہٗ وَغُصَّتَہٗ اَجَابَہُ اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہُ جب شکایت کری رنج و الم کی خدا قبول توجہ کریگا ساری مطلب اور مراد کو برلای ندای لبیک دیگا اِذَا ابْتُلِیَ بِالظَّلَامِ مُبْتَہِلًا اَکْرَمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اَدْنَاہُ جو ابتلای ظلم سی زار و نالان ہو دعا کو اکرام سی اجابت کو پہنچای شادان ہو فَنُوْدِیَ عَلَیْہِ السَّلَامُ پس جواب مین اوس جناب کی منادی غیب سے آواز آئی اور اوسنی یہ عبارت دلنواز پکارکی سنائی لَبَّیْکَ عَبْدِیْ وَاَنْتَ فِیْ کَنَفِیْ۔ وَکُلَّمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاہُ لبیک ای خاص بندی تونی میری پناہ و حمایت مین شرافتین پائین اور جو راز و نیاز کی باتین کہین وہ ہمنی معلوم فرمائین صَوْتُکَ تَشْتَاقُہٗ مَلَائِکَتِیْ۔ فَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَاہُ ملائکہ سماوات میری مشتاق تیری صدای جان فزا کی ہین بس کافی ہی یہ تجہی کہ ہم اس آواز کی شنوا ہین دُعَاکَ عِنْدِیْ یَجُوْلُ فِیْ حُجُبٍ فَحَسْبُکَ السِّتْرَ قَدْ سَفَرْنَاہُ تیری دعا حجاب جلال اور قرب وصال ہین ہماری پھرتی ہی

نورین مجالس ترکہ در کعبہ پر جبرئیل کا دست سید الشہدا کو پکڑنا واسطی بیعت خدا کی خلق سی کہنا

اور یہ بزرگی بس ہی کہ پردہ دوری اوٹہہ گیا توجہ خاص رہتی ہی تو ھبّتِ الرّیحُ مِن جوانبہٖ خرّ صریعًا لما تغشّاہُ اگر نسیم لطف اونکی اطراف سی حرکت مین آئی ہر آینہ وہ ظہور تجلی دیکہہ کی سجدی مین جہک جائی ت ج عَن ابنِ عبّاسٍ قالَ رأیتُ الحُسینَ علیہِ السّلٰمُ قبلَ اَن یتوجّہَ اِلی العراقِ علی بابِ الکعبۃِ وکفّ جبرئیلَ فی کفّہٖ کتابِ تخریج مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ سفرِ عراق سی پہلی ایکروز امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہی درِ خانہ کعبہ پردہ سہرور کہڑی تہی اور جبرئیل بصورتِ مردِ نورانی اونکی برابر متوقف ہوکی اِبن یدُاللہ کا ہاتہہ پکڑی تہی وَجبرئیلُ ینادِی ھلمّوا اِلی بیعۃِ اللہِ عزّ وجلّ جبرئیل وہ دستِ حق پرست کو اوٹہا کی ندا کرتی تہی اور سرگشتگانِ مقامِ غفلت کو فضائلِ کبری جتاتی تہی ای گروہِ خلایق اس کفِ سعادت و شرف کو پہچانو اور پنجہ فرزندِ مشکلکشا پر اگی خالقِ ارض و سما کی بیعت کرو یہ حجت اور نشانہ لطفِ خداہی یہ تیہ ضلالت سی منزلِ نجات کا راہ نما ہی یہ وارثِ کراماتِ انبیا و اولیا ہی یہ صاحبِ معجزۂ یدِ بیضا ہی یہ امتِ مرحومہ کا امام اور پیشوا ہی یہ بقیۂ پنجتنِ آلِ عبا ہی پس ای مومنینِ حاضرین سنا تمنی گوشِ صدق و یقین سی فضائلِ کو قرب و منزلتِ ربِ العالمین سی امام الثقلین کی ہای افسوس کہ اس امتِ بی شرم و حیا نی محبوبِ حق تعالی پر بی انتہا ظلم و جفا کئی خانۂ خدا سی مہمانِ بلا کی بہوک پیاس مین تلواروںکی زخم کہانی کو ہزاران خط وعدۂ یاری اور غمخواری کی لکہی صدہا قاصد واسطی طلبِ ہدایت کی اوس برگزیدۂ باری کو بہیجی اونکی وکیل کو دیارِ غربت مین ذلیل و خوار کیا تا ب جلیل کا مع فرزندونکی

نویں مجلس شہادت مسلم بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ

سر کاٹ لیا جنازی کو لہو بہتا کوچہ و بازار مین پھرایا دفن و کفن کی عوض دروازہ قصر مین لٹکایا فاتحہ و قران پڑہنی کی جا ڈہل و نقارہ شادی کا بجایا غم و ماتم کی مقام پر فرشِ انبساط یزید کو بچھایا نظم للمولفہ اولادِ مصطفیٰ پہ یہ رنج و محن دریغ آل زیاد کامروا خندہ زن دریغ محبوب کبریا و دل و جانِ بوتراب وشتِ بلا مین ذبح ہو تشنہ دہن دریغ اطفالِ اہلِ شام تو سوئین بھند ناز در در پھرین یتیمِ حسین و حسن دریغ بی چادر و نقاب خواتینِ اہلبیت بیدفن و بی کفن شہ گل پیرہن دریغ ناظم عجب مذاق ہی تیری کلام مین اس طرز کو نہ مانی جو اہلِ سخن دریغ

شہادت مسلم ابن عقیل علیہ الرحمہ منقول مقتلِ ابو مخنف سے

رسولانِ کشورِ بلا و محنت و شہیرانِ شہرِ بکا و رقت مسافرانِ دیارِ حسرت و پریشانی و صاحبانِ بارِ غربت و سرگردانی قاصدانِ حاملِ تسلیم و رضا و شیروانِ منازلِ امتحانِ قضا پیامِ زاری و ابتہال کو واقعہ شہادتِ مسلم ابنِ عقیل سی مجمع احباب مین یون پہنچاتی ہین کہ جب بیوفایانِ کوفہ نی رفاقتِ مسلم سی کنارہ کیا اور خوفِ ابنِ زیاد سی مہمانِ غریب کو تنِ تنہا چھوڑ دیا ثُمَّ اِنَّ مُسْلِمَ ابْنَ عَقِيلٍ خَرَجَ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى دَارِ اِمْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا طَوْعَةُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ مقتلِ ابو مخنف مین لکہا ہی کہ وہ بی وطن مسجدِ جامع سی نمازِ مغرب پڑہ کر جو کہڑی ہوئی تو دیکہا کہ سب بیعت کرنیوالی اپنی گہر و نکو بہاگ گئی اور عہد و پیمانِ قائم و ثابت قدم نرہی ناچار حیران و پریشان دروازہ سی نکلی بازار و کوچہ دار العدوان مین ناواقف چلی ایک خدا پرست نتہا کہ راہِ عافیت اونکو بتائی کہین آشنا و دوست نہ

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ الرحمۃ

جو منزل نجات و رفاہ تک پہنچائی اندہیری رات کو نشیب و فراز مین ہوکر بہاگی گرتی اطرافِ محلات مین کوفہ کی بی یار و مددگار پھرتی شہر سی نکلنی کی واسطے منہہ اوٹہای بی سر و سامان جاتی تہی کوئی مکان ایک شب کی توقف کو بہی نہین پاتی تہی بجہرت دہنی بائین دیکہہ کی گہبراتی تہی بہوک پیاس مین نیا ہوکی غم کہاتی کبہی گوشۂ خلوت مین کہڑی ہوکی مناجات کرتی طرفِ مکہ امام حسین علیہ السلام کی تصور مین آہ سرد بہرتی ناگاہ اثنای راہ مین ایک ضعیفہ کی گہر پر کہ اوسی طوعہ کہتی تہی آئی اوس عورتکو دروازی مین کہڑا دیکہہ کی یہ سخن لب پر لائی فَقَالَ یَا هٰذِهِ اَضِیْفِیْنِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ کہا ای نیک زن ہو سکتا ہی کہ تو قدمِ ہمت آگی دہری اور آجکی رات مجہی پردیسی مسافر جان کی اپنا مہمان کری فَاِنْ اَنَا عِشْتُ کَافَیْتُكِ وَاِنْ مُتُّ وَقَعَ اَجْرُكِ عَلَی اللّٰهِ ہرگاہ میری زندگی باقی رہی تو عوض مین سلوک اچہا کرونگا۔ اور اگر مارا گیا تو خدا تجہی اسکا اجر دی ہی کہوینگا قَالَ فَاَخَلَتِ الْمَرْاَةُ لَهٗ مُخْدَعًا وَاَخْفَتْهُ فِیْهِ راوی کہتا ہی کہ اوس مومنہ نی خوش ہوکی جلدی سی اپنی مکان مین ایک حجرہ خالی کیا اور مسلم کو وہان لیجا کی بہت عزت سی بٹہا دیا وَجَعَلَتْ تُکْثِرُ التَّرَدُّدَ اِلَیْهِ وَتَسْاَلُهٗ عَنْ حَالِهٖ مسلم کو گنجِ سعادت جان کی گوشۂ حرمت مین مخفی رکہا آب و طعام جو میسر تہا وہ لاکی روبرو چنا دایتہً خدمت چہپا کر اسی واسطی دلداری کی وہان آتی جاتی۔ سوال نام و نسب مین رو رو کی شرماتی جبکہ طوعہ مین اخلاص و محبت کا نشان ملا مسلم نی زبانِ حال سی اپنا واقعہ سب بیان کیا۔ ہم اہلبیت پیغمبر کی اقربا ہین۔ درد و مصیبت مین مبتلا ہین۔ اہلِ کوفہ نی

٢٩٥

... مكانا في الدين وانخاهم بنانا و افصحهم لسانا وكان اعبد اهل زمانه ... فصل ... نوافل الليل ويصليها بصلاة الصبح ثم يعقب حتى تطلع الشمس ثم يخر ساجدا فلا يرفع رأسه من الدعاء والتمجيد حتى يقرب زوال الشمس وكان يقول في سجوده عظم الذنب من عبدك فليحسن العفو والتجاوز من عندك وكان من دعائه عليه السلام اللهم اسئلك الراحة عند الموت و العفو عند الحساب وكان عليه السلام يبكي من خشية الله حتى تخضل لحيته بالدموع وكان يتعهد فقراء المدينة فيحمل اليهم في الليل العين والورق وغير ذلك من ... اليهم وهم لا ...

خضل تر کردن خضل تر عین چشم ورق درم و مال بہادادند رحیز عین سیم مضروب

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ الرحمۃ

اٹھارہ ہزار نامہ اور صدہا قاصد بھیجکر بلایا امامت اور ہدایت کا لایق جانکی وعدۂ نصرت سنایا مجھی امام حسین علیہ السلام نی نامہ برونکی ہمراہ بھیجا اپنی وکالت کی منصب سی افتخار دیا مینی اس شہر مین خطِ فرزندِ رسولِ خداکو لاکی پڑھا جب ہزارہا خلایق کا بیعت مین دستِ طاعت آگی بڑھا اب خوفِ ابن زیاد سی سارا زمانہ پھر گیا ہمکو ذلیل و خوار دشمنون کی ہاتھ مین گرفتار چھوڑ دیا غریب و بیابان دربدر پھرتا ہون کوئی دوست کا گھر اور وطن جانی کا طریق نظر مین نہین کہتا ہون اہل و عیال سی بحسرت دوری ہی امام حسین علیہ السلام کی مہجوری مین ناصبوری ہی زغنہ جفای اعدا سی شیشۂ دل چور ہی صدمات مصیبت مین تن میرا رنجور ہے روضۂ نبی اور شہرِ مدینہ بہت یاد آتا ہی اپنی فرزندونکا غم فرقت دن رات رلاتا ہے تنہائی مین بیکسی اور حسرت ساتھ پھرتی ہی گران جانی مین موت سر پر ہاتھ دہرتی ہی اگر زندگی باقی ہی تو دیکھون تقدیر کہان لیجائیگی ہرگاہ مارا جاؤن حسین علیہ السلام کی آرزو مین قبر بھی خوش نہ آئیگی یہ ماجرا اسکی طوعہ رو تی تھی مسلم کی جان پر خایف ہوتی تھی وَكَانَ لَهَا وَلَدٌ صَغِيرٌ لَا بَارَكَ اللهُ فِيهِ راوی کہتا ہی اوس پیرزال کا چھوٹا بیٹا تھا وہ آیا ناگاہ گھر مین داخل ہوکر اوسنی مان کو تشویش مین مبتلا پایا فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّاهُ مَالِي أَرَاكِ تُكْثِرِينَ التَّرَدُّدَ إِلَى هٰذَا الْمُخْدَعِ مان سی اپنی پوچھا کیا سبب ہی کہ آجکی رات اس حجری مین بہت آمد و رفت کرتی ہو کونسی تشویش ہی کہ جسکی تردد مین آہِ سرد بھرتی ہو فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنِي اكْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ ضَيْفَنَا اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنْ آلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ جواب دیا ای فرزند اس راز کو پوشیدہ رکھنا اور دشمنون سی دین کی ہرگز نہ کہنا ہماری گھر مین

پیغمبر کی اہلبیت سی ایک مہمان ایا ہی وہ محنت کشیدہ خوف اعداسی یہان پناہ
لایا ہی فَلَمَّا قَالَتْ لَہُ ذٰلِکَ فَادَ الْکَلَامُ فِیْ صَدْرِہٖ وَکَانَ اَبُوْہُ سَامِرًا
لِعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ جب اوس نابکارنی یہ کلام اپنی ماںکا سنا بغض وکینہ آل
محمد سی دل فی سینہ مین تاوپیچ کہایا اوس طفل کا باپ شوہر طوعہ کو لکہا ہی کہ ابن
زیاد کا مصاحب مقرب تہا فَمَضٰی اِلٰی عِنْدَ اَبِیْہِ اُسَیْدِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ
لَہٗ یَا اَبَتِ اِنَّ ضَیْفَنَا اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ مِنْ اَہْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمُ السَّلٰمُ وہ ناپاک
ماںکی انکہہ بچاکی پدر کی پاس دوڑ گیا آہستہ سی اوس نی حمیت کی کان مین کہا
ای بابا ہماری گہر مین اقربای پیغمبر سی ایک مرد مہمان ہی میری ماںکی محبت سی گوشۂ
حجری مین پنہان ہی فَسَمِعَہُ الْمَلْعُوْنُ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ مَا یَقُوْلُ ہٰذَا
الصَّبِیُّ ناگاہ اوس شریر کی تقریر کو ابن زیاد نی سنا اپنی مصاحب سی پکار کی
پوچہا ای اُسید یہ لڑکا کیا کہتا ہی اور کہان کی خبر مجہی دیتا ہی فَقَالَ اَبُوْہُ یَقُوْلُ
اِنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِیْلٍ ضَیْفٌ عِنْدَ اَہْلِیْ اوسنی جواب دیا ای امیر یہ فرزند مژدہ
نیک لایا ہی کہ مسلم ابن عقیل ہماری مکان مین مہمان ہوا ہی فَفَرِحَ بِذٰلِکَ وَ
اَدْعَا مُحَمَّدَ بْنَ اَشْعَثِ الْکِنْدِیَّ یہ خبر سنکی وہ ظالم مسرور کرنی لگا اور محمد ابن
اشعث کندی کو بلایا وَضَمَّ اِلَیْہِ خَمْسَمِائَۃِ فَارِسٍ وَقَالَ اَمْضِ فَاْتِنَا بِہٖ
پانچ سوار اوسی دی کی بولا جلدی جا طوعہ کی مکان سی مسلم کو میری پاس پکڑ لا
فَمَضٰی اِلٰی مَنْزِلِ الْاِمْرَاَۃِ یَعْتَسِتَ الْاِمْرَاَۃُ بِقُدُوْمِہِمْ محمد ابن اشعث
رسالہ سوار ونکا لیکی دوڑ گیا اوس پیرہ زن کا حجرہ ہر طرف سی کہیر لیا طوعہ کو
جسدم کہوڑونکی اواز سم کان مین پہنچی پریشان ومضطر حواس باختہ کہڑی ہوئی

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

جانا کر لشکر واسطی گرفتاری مسلم کی آتا ہی سید عزیز مظلوم و بی گناہ اونکی جور و ستم

مارا جاتا ہی فقصدت الی درع کان لزوجہا فلبستہا وتقلدت

بسیفہا وخرجت الی لقاء القوم وہ مومنہ جان نثاری کی ارادہ پر کمر باندھ کر

دوڑی اپنی شوہر کی زرہ بدن مین پہنی اوسکی تلوار گلی مین حمایل ڈالی جہانکی حمایت مین

گہر سی باہر نکلی لڑنیکو اوس لشکر سی مقابل ہوئی فصاح بہا مسلم بن عقیل

ارجعی ایتہا الامراۃ الی منزلک مسلم نی جب یہ ماجرا دیکہا عورت

مومنہ پکارکی کہا ای زن جوانمرد اس ارادہ سی ہاتہہ اوٹہا تحمل کر کی مکان کو اپنی

پہر جا فان اللہ تبارک وتعالی قد رفع الجہاد عن النساء خدای تعالی نی

جہاد کو عورات سی معاف کیا ہی مرحبا کہ تونی ہم ذریہ رسول کا ساتہہ دیا ہی

فرجعت وہی تقول واخیبتاہ وہ نیک سیرت نی لابد مراجعت کی

بہت حسرت و افسوس کرتی تہی فقال لہا مسلم لاخیبتی علیک تقبل اللہ

سعیک وعملک مسلم نی فرمایا تیری واسطی کوئی ندامت و نا امیدی نہین اللہ

قبول کری جو تونی ہماری طرفداریان کین ثم اتینی بماء فاتتہ ماء فا

غتسل بہ ولبس ثیابہ ووضع علیہ درعہ وتقلد بسیفہ ای طوعہ

تہوڑا پانی مجہی نہانی کو لا دی جبکہ اوسنی فرمایش جہان آمادہ کی مسلم نی بدن مبارک

اپنا دہویا اور سبز لباس کو بصورت کفن پہنا زرہ کو زیب پیکر شہادت کیا تلوار کو

گردن مین لٹکایا ورکب فرسہ وخرج الی لقاء القوم فقال لہم

یا ویلکم وما الذی تریدون منی باتوکل خدا گہوڑی پر سوار باہر نکلی اوس

فوج شقاوت موج سی مقابل ہوکی بولی ای گمراہو وای او پر تمہاری کیا چاہتی ہو

٢٩٨

ان من ربہ او منہما جمیعا فان کانت
الرب ہو اعدل وانصف من ان نظلم
عبدہ ویأخذہ بما لم یفعلہ وان کانت
منہما فہو شریکہ فالقوی اولی بالانصاف
عبدہ الضعیف وان کانت من العبد
وحدہ فعلیہ وقع الامر والیہ توجہ
النہی ولہ حق الثواب والعقاب والنار فلما سمعت ذلک

کیون میری طرف ہجوم لاتی ہو اس روایت مین یہ عبارت خارج از پایۂ اعتبار ہی
کہ مسلم کا نہا کہوڑی پر چڑہنا دونو منافی اختیار ہین فقالوا یا مسلم استنا بنفسک
الینا بخبر الامیر بخبرک فضع عن ذلک اون اشقیا نی کہا ای مسلم
باسید نکی امیر مین انکر ملعون ابن زیاد کی خدمت مین ہماری ساتہہ چلو تمہاری
گناہونکو بخشدیگا کچہہ خطای گذشتہ کا مواخذہ نکریگا فقال لهم یا ویلکم
ایعطی رجل من اهلبیت محمد انقیادا من نفسه والله لا یکون
ذلک ابدا مسلم نی فرمایا عذاب الہی نازل ہو اوپر تمہاری کوئی آدمی اہلبیت
پیغمبر سی دشمن کی ہاتہہ مین اپنی جان کو نہین دیگا اور کبہی مین ذلت کا قبول کرنا
نہوگا ثم حمل علی القوم وحملوا علیه باجمعهم بعد ازان وہ دلاور لشکر
ستمگر پر حملہ آور ہوئی اور سب اشقیا بہی یکبارہ اوس خستہ جگر پر ٹوٹ پڑی
فما ترحل النهار حتی قتل منهم مائتین وخمسون فارس مسلم نی سینہ
سپر ہو کی شجاعت اور بہادری کا ہنر دکہایا یہان تک کہ تہوڑا دن چڑہا تہا
جو دو سو پچاس سوارونکو مارا باقی کو بہگایا فبلغ ذلک الی عبید الله بن
زیاد فنفذ الی محمد بن الاشعث یعاتبه وهو یقول یا ویلک
انفذناک الی رجل واحد تاتینا به یہ ماجرا جب گاہ عبید اللہ ابن زیاد نی
سنا محمد ابن اشعث کو پیام عتاب و سرزنش دیا ای مردود تجہی ایسا مجمع
ایک آدمی کی پکڑنیکو سونپا ہی اوسپر تو نی اتنا عرصہ کیا اور کچہہ کام نہین بنایا
فانثلم من عسکرک هذه الثلمة العظیمة اس لشکر سی تدارک فساد مین رخنہ
بندی کر جو ہو سکی جلد سی دام تدبیر اور فریب اگی دہر فبعث الیه الکندی

عن ابراهیم بن صالح الانماطی عن محمد
بن المفضل وزیاد بن النعمان وسیف
بن عمیرة عن هشام بن احمر
قال ارسل الی ابو عبد الله علیه
السلام فی یوم شدید الحر فقال
اذهب الی فلان الافریقی و
اعترض جاریة عنده من حالها
کذا وکذا ومن صفتها کذا فابتع
الرجل فاعترضت ما عنده

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل رحمۃ علیہ من رب جلیل

یَقُولُ اَتَظُنُّ اِنَّکَ اَنفَذتَنِی اِلیٰ جَرامِقَۃِ الجَزِیرَۃِ اَوْ اِلیٰ یَہُودِیِّ پسر اشعث نی جواب دیا ای امیر تو گمان کرتا ہی کہ جولاہان جزیرہ خواہ یہودیان بی حقیقت کی پکڑنیکو بھیجا ہی بَل قَد اَنفَذتَنِی اِلیٰ اَسَدٍ ضِرغَامٍ وَلَیثٍ ہُمَامٍ مِن اٰلِ بَیتِ مُحَمَّدٍ بلکہ مجھی اوسکی مہم قتال پر مامور کیا ہی جو شیر بیشہ جلادت اور دلیر خاندان رسالت سی یکتا ہی فَبَعَثَ اِلَیہِ یَقُولُ عَلَیہِ اَعطِہِ الاَمَانَ اوس ستمگار نی تعلیم کی تمکو چاہیی کہ مسلم کو امان دو اور اس تدبیر سی قابو مین لاکی پکڑ لو فَقَالَ مُسلِمٌ وَاَیُّ اَمَانٍ لَکُم یَا غَدَرَۃَ الفَجَرَۃِ مطابق کہنی ابن زیاد کی وہ اشقیا چلای کہ ای مسلم تمکو امیر نی پناہ دی ہی وہ مظلوم نی فرمایا تمہاری قول کا ہرگز اعتبار اور امان پر بھروسا نہیں ثُمَّ اِنَّہٗ حَمَلَ فِیہِم وَاَنشَاءَ یَقُولُ پھر اوس بہادر نی اونپر حملہ کیا اور یہ اشعار کو رجز مین پڑہا فَسَمِعتُ لَاَقتُلُ الاَحرَارَ وَاِن وَجَدتُ المَوتَ شَیئًا نُکرًا قسم خدا کی ہر اینہ سرگرم قتال رہونگا تمکو اپنی تلوار سی مارونگا تاکہ موت کو پاونگا مانند کہ تلخ اوسکو ہوونگا۔ اَخَافُ اَن اُغدَرَ اَو اُغَرَّا اَقتُلُکُم وَلَا اَخَافُ الضَّرَّا تمہاری فریب اور غدر کو اندیشہ کرتا ہون سب کو قتل کرونگا محنت اور بلا سے نہین ڈرتا ہون۔ قَالَ وَلَم یَزَل یُقَاتِلُ فَارِسًا وَرَاجِلًا حَتّٰی قَتَلَ مِنہُم الثَّلَاثَۃَ مِائَۃِ رَجُلٍ وہ صفدر لڑتا رہا تاکہ بہت اشقیا ماری پوری تین سو پیادہ اور سوار تلوار کی گھاٹ اوتاری ثُمَّ اِنَّہُم اَوثَقُوہُ جِرَاحًا وَاَخَذُوہُ اَسِیرًا ہر طرف سی غریب مظلوم پر دشمنون کا ہجوم ہوا کثرت زخم سی اوسکا بدن چور کیا کیسینی سینہ حسرت دفینہ پر تیر مار کیسینی بہالا عداوت سی پہلو مین لگایا +

بعضون نی دور سی جسم پاش پاش کو سنگ باران کیا کسینی تودہ خاک اوٹھا کر سر پر
پھینکا ناریون نی بوریا مین اگ لگا کی اوس جگر سوختہ پر ڈالی ایک مردودنی کمین سے
دوڑ کی برچھی ماری اوسکی صدمہ سی مسلم خاک پر گرا اشقیای کوفہ نی چار سمت سی گھیر کے
پکڑ لیا، بازوی مجروح کو رسن بیداد سی کسکی باندھا، لہو بہتا جانب دار الامارہ کھینچا وکل
بہ سایق وَکَانَ فَظًّا غَلِیظًا جو موکل سنگدل اوسپر مقرر ہوا بہت بی رحم تند خواو
دشمن تھا فَمَرَّ بِدَارٍ فِیهَا کِیزَانُ مَاءٍ اغنان وخیزان سید مظلوم کو لیچلی ناگاہ و
مکان سی گذری کہ دروازی پر کوزہ ہای آب سرد رکھی تھی فَقَالَ لِسَائِقِهِ اِسْقِنِی
شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ پیاس کی شدت مین مسلم کی جان پر بنی زبان خشک تالو سی چمٹی تھی
حال تباہ مین اپنی نگہبان سی کہا اسدم تھوڑا پانی مجھی لیکی پلا فَاِنْ عِشْتُ کَافَیْتُکَ
وَاِنْ مُتُّ وَقَعَ اَجْرُکَ عَلَی اللهِ رَبِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اگر اس بلا سی چھوٹ کی
جیتا رہونگا، توعوض مین تیری ساتھہ نیکی کرونگا اور اگر جور وجفا سی مارا جاونگا، تو رب
محمد مصطفی پر اسکا اجر دینا ماگونگا فَقَالَ لَهُ هَیْهَاتَ اَنْ تَذُوقَ الْمَاءَ اَوْ تَذُوقَ
الْمَوْتَ غُصَّةً وَجُرْعَةً اوس ظالم نی جوابدیا ہرگز تجھی پانی نہین ملیگا بلکہ شربت ناگوار
موت کو تو پیکی جان دیگا قَالَ فَاَلَحَّ عَلَیْهِمْ فِی طَلَبِ الْمَاءِ فَاَتَوْهُ بِقَدَحٍ فِیهِ
مَاءٌ راوی کہتاہی دوبارہ اوس غریب نی منت وزاری سی پیاس کا شکوہ کیا، یہ سنکی
ایک خدا پرست نی پیالہ بھر کی لادیا وَکَانَتْ قَدْ اَصَابَتْ شَفَتَهُ الْعُلْیَا ضَرْبَةٌ
فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ عَلٰی فِیهِ سَقَطَتْ ثَنَایَاهُ فِی الْقَدَحِ ضرب تیغ سی مسلم کا
لب بالا کٹا تھا، جب پانی پینی کو قدح منہہ سی لگایا، سب دانت اوسمین گر پڑی ا...
جرعہ بھی پی نہ سکی فَصَارَ الْمَاءُ دَمًا عَبِیطًا وہ برتن زخم دہن کی لہو سی بھر ایا شل

علی بکر بن البصرة وبعضها
مع الاخری علی طریق الکوفة
وکان علیه السلام فی القبة
التی مضت علی طریق البصرة
وانما فعل ذلک الرشید
لیعمی عن الناس الخبر وامر ان
یسلم الی عیسی بن جعفر بن المنصور
فحبسه عنده سنة ثم کتب الی
الرشید فی دمه واستعفی
... منه فوجه الرشید من
تسلمه منه وصیره الی بغداد وسلم الی
الفضل بن الربیع وبقی عنده مدة طویلة
فاراده الرشید علی شیء من امره فابی
فکتب الیه بتسلیمه الی الفضل بن یحیی فجعله فی بعض دوره
ووضع علیه الرصد فکان علیه السلام مشغولا
بالعبادة یحیی اللیل کله صلوة وقراءة للقرآن
ویصوم النهار فی اکثر الایام ولا یصرف وجهه
عن المحراب فوسع علیه الفضل بن یحیی واکرمه
فبلغ ذلک الرشید وهو بالرقة فکتب الیه
یامره بقتله فتوقف عن ذلک فاغتاظ الرشید

لذلک وتغیر علیه ...
بتسلیم موسی بن جعفر علیهما السلام الی
السندی بن شاهک وبلغ یحیی بن خالد
الخبر فرکب الی الرشید وقال له انا اکفل بما ترید
ثم خرج الی بغداد ودعا بالسندی وامره
فامتثله وسمه علیه السلام فی طعام قدمه
الیه ویقال انه جعله فی رطب اکل منه
فاحس بالسم موعوکا ثلثة ایام ومات
علیه السلام فی الیوم الثالث ولما
استشهد علیه السلام ادخل السندی
الفقهاء ووجوه الناس من اهل بغداد
وفیهم الهیثم بن عدی فنظروا الیه
لا اثر به من جرح ولا خنق ثم وضعه
علی الجسر ببغداد وامر یحیی بن خالد
فنودی هذا موسی بن جعفر الذی
تزعم الرافضة انه لا یموت قد
مات فانظروا الیه فجعل الناس
یتفرسون فی وجهه وهو میت

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ اللہ الجلیل

خون تازہ کی سرخ ہوا فَامْتَنَعَ مِنْ شُرْبِهِ وَسَأَلَهُمْ غَيْرَهُ فَمَنَعُوهُ مِنْ ذٰلِكَ
اوس تشنہ لب کو سیراب ہونیسی محروم رکہا ہرگاہ دوسرا پیالہ مانگا اور کسی رحم دل نی
بہر کی دیا تو اون کافرون نی منع کیا گویا مقدر یون ہوا تہا کہ سید الشہدا کی اقربا اور انصار
دنیا سی پیاسی جاینؔ ساقیِ کوثر کی ہاتہہ سی جنت مین زلالِ رحمت پاینؔ بہت شبیہ گذراہی
یہ واقعہ مسلمِ غریب کا ساتہہ ماجرای سلطانِ کربلا کی جسدم وہ جنابِ تن تنہا نرغۂ اعدا مین
باقی رہی کثرتِ عطش مین لشکرِ بیحیاسی طالب ایک جامِ آب کی ہوی وہ اشقیا نی رو کہا
جوابِ صاف دیا فرزندِ رسول کو پانی سی محروم رکہا جناب نی بالب خشک اور چشمِ تر (نکار کیا)
نہر کی طرف گہوڑا بڑہایا چلو مین پانی اوٹہا کی پینی کا ارادہ تہا ناگاہ کمینِ بلاسی منہہ سنگ
دغا یا تیرِ جفا ایسا لگا کہ لب و دہان مجروح اور پاش پاش ہوا دندانِ گوہر فشان گر گئی خون کی
فواری بہنی لگی لہو بہری پانی کو ہاتہہ سی پہینک دیا پیاس مین آبِ خنجر سی گلا تر کیا
وَأُدْخِلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالُوا اُسَلِّمْ عَلَى الْأَمِيرِ راوی کہتا ہی مسلم کو
کشان کشان ابنِ زیاد کی روبرو لائی واسطی آدابِ سلام کی نقیب پکارتی آئی فَقَالَ
مَا يَنْفَعُنِي السَّلَامُ عَلَيْهِ مسلم نی فرمایا کہ اس دشمنِ خدا کو رسول کی عترت سی کینہ ہی
ہمارا اسلام کرنا ایسی ظالم کو بیفائدہ اور بیقرینہ ہی فَقَالَ الْمَلْعُونُ مَا عَلَيْكَ
سَلَّمْتَ أَوْ لَمْ تُسَلِّمْ لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِكَ ابنِ زیاد بولا چاہو سلام کرو خواہ انکار کرتی ہو
بالضرور تم میری تلوار سی مقتول ہو قَالَ مُسْلِمٌ يَا وَيْلَكَ إِذَا كَانَ وَلَا بُدَّ مِنْ قَتْلِي
فَاحْضِرْنِي ثِقَةً حَتّٰى أُوصِيَ إِلَيْهِ بِوَصِيَّةٍ مسلم نی کہا وای اوپر تیری او طاغی ہرگاہ
میری قتل کا ارادہ مقرر ہی تو کوئی مردِ ثقہ بلادی کہ اوسکو مین وصیت کر دون جو حق واجب
الادا ہی اوسکا مشغول الذمہ رہون فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَالَ لَهُ أَوْصِنِي

نوین مجلس شہادت مسلم بن عقیل علیہ رحمۃ من اللہ الجلیل

ابن سعد کھڑا ہوکی نزدیک آیا اور کہا مجھی وصی کروا اپنا فقال لہ اُوصیک اَوّلاً بِتقوی اللهِ وَاِیثارِ طاعَتِہ فرمایا کہ اول مین تجھی سفارش کرتا ہون طاعت خدا کی تقوی اور پرہیزگاری سی عبادت مین سرگرم رہنا اوسکی وَاِذا اَنا قُتِلتُ فادفِن جُثّتی دوسری یہ کہ جب مین شہید ہوجاون تو جنازی کو اوٹھانا نماز پڑہکی قبر مین سونپا جائے چھپانا وَبِع دِرعی ہٰذِہِ وَادفَع ثَمَنَہُ اِلَی البَقّالِینَ فِی الجزیرَۃِ فَاِنَّ لَہُم عَلَیَّ دَینٌ تیسری زرہ کو میری لاش سی اوتار کی بیچنا اوسکی زر قیمت کو بقالان جزیرہ کی ہاتھہ مین دینا کہ اونکا قرض مجھپر آتا ہی چند مدت میں النفقہ اور خوراک مرکب کو دیا ہی وَتکتُبَ اِلَی الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلامُ اِنَّہُ لا یَجیئُ فَاِنَّہُ مَقتُولٌ لا مَحالَۃَ چوتھی یہ کہ میری طرف سی امام حسین علیہ السلام کو عرضی لکھنا یا ابن رسول اللہ زنہار کوفہ کا ارادہ نکرنا یہانکی مخلوق بہت بیوفا ہی اہلبیت کی واسطی قصد جور و جفا ہی اندیشہ رکھتا ہون وہ جناب اس دیار مین آئین فرقہ بدکار اور ظالم غدار کی ہاتہہ سی ماری جائین عمر سعد نی جواب ان باتونکا پکارکی کہا تاکہ نقرات مدعا کو ابن زیاد نی سنا فقال عُبَیدُ اللهِ اَمّا اَنتَ فَلا بُدَّ مِن قَتلِکَ فَلا نُبالِی ما تَصنَعُ بِجُثّتِکَ اوسنی کہا یا مسلم ضرور مین تجکو قتل کرونگا اور میت سی کچھہ مزاحمت نرکھونگا جو چاہی وہ لیجائی قبر کھودی اور دفنا دی وَما دِرعُکَ فَالرَّجُلُ مُختَرٌ فِیہِ اِن شاءَ یُؤَدِّیہِ اَوَّلاً تیری زرہ سی بہی ہمین کیا سروکار ہی وصی تیرا قرضہ کی ادا کا مختار ہی وَاَمَّا الحُسَینُ فَلا بُدَّ اَن نَکتُبَ اِلَیہِ نَخدَعُہُ حَتّٰی یَخرُجَ وَنَقتُلَہُ وَنَستَریحَ مِنہُ لاکن امام حسین کو البتہ فریب سی خط بہیجونگا بلکہ سی نکال کی کوفہ مین مارونگا تاکہ اوسکی ہاتہہ سی یزید کو آرام ملی اور اوسکی سلطنت سی خلش امامت جاتا رہی ثُمَّ اِنَّ عُبَیدَ اللهِ اَمَرَ اَن یَصعَدُوا بِہِ

اِلیٰ اَعلاءِ القصرِ جذارِ فیہِ والقِیَ علیٰ اَمرِ رَاسِہٖ پس جلاد کو ابن زیاد نی حکم کیا مسلم کو بالای قصر لیجا کی اولٹا پھینک دیا فَانسَدقتْ عُنُقُہٗ صَلوٰاتُ اللہِ علَیہِ سر و گردن کو اوس مظلوم کی چور کر ڈالا مرغِ روح نی شاخسارِ طوبیٰ پر آشیانہ کیا اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ اوس شقی نی کہا ای جلاد پشتِ بام قصر پر مسلم کو لیجا سر کاٹ کے میری پاس لا بدن کو رسی مین لٹکا یہ ماجرا خلایق کو واسطی عبرت کی دکھلا قاتل نی جب تلوار میان سی نکالی مسلم نی چار طرف بحسرت و یاس نظر کی اہلِ کوفہ کو دیکھا تماشی کو جمعیت کرتی ہین بعضی واقعہ آفت سی روتی بعضی ہنستی ہین اوس قربانی کعبہ دفا نی مکہ کی جانب کو گردن پھیری حالتِ رقت مین پکار کی یون مناجات کی خدایا پیر اسلام امام حسین سید انام کو کہنا اہل بدعت سی جو محنت مجھپر گذری ہی اسکا گواہ رہنا نظم لمولفہ ای علامانِ علی موسم افغان آیا ٭ نوحہ و نالہ و فریاد کا سامان آیا ٭ غم شبیر مین اوٹھا ہی دل اہل ولا چشمہ دیدہ خونبار کا طوفان آیا ٭ زخم کہانی کو دئی مینہ کی آب خنجر تشنہ خون ہر ایک قاتل جہان آیا دشت غربت مین ہوی وارد مقتل شہ دین ٭ شمر مردود سر و جان کا خواہان آیا ٭ شعر ناظم کا جو مضمون ہی رقت افزا ٭ سنکی ہر فرد بشر اوسکا ثنا خوان آیا ٭

دسوین مجلس تذکرہ مسمار کشتی و تاویل کہیعص و روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا

ن باعی آدم اشکون سی منہ کو دہویا کرتی ٭ اندوہ الم مین عمر کہویا کرتی ٭ شبیر کی حال سی نہی گرچہ خبر ٭ پر ہای حسین کہکی رویا کرتی ٭ ن باعی دشمن جو یزید ستم ایجاد ہوا ٭ محبوب خدا کا باغ برباد ہوا ٭ افسوس ہی کربلا مین گہر زہرا کا ٭ ایسا اوجڑا کہ پہر نہ آباد ہوا ٭ رباعی

دسوین مجلس رونا انگی سید الشہدا انکہ سی جانب بلا تمہید بکا مرثیہ مصاب قتیل الطف جسمی الخلا

دوڑی ہوی مانندِ صبا پہنچین گی ، فردوس مین وہان پہنچکی جا پہنچین گی ، ای انیس ملیگا تب گلِ باغِ مراد ، جب ہند سی تا کربلا پہنچین گی ، باعثِ پیری آئی عذار پی نور ہوی یارانِ شباب پاس سی دور ہوی ، لازم ہی کفن کی یاد ہر وقت انیس ، جو مشک سی بال تہی وہ کافور ہوی تمہید بکا مرثیہ مصاب قتیل الطف جسمی الخلا و مروانکی سید الشہدا انکی بلا ہر جاندار کو بکروہ طبعی ناگوار ہی اور آزار درد کی لئی طبیب و پرستار درکار ہی نادار کو غنا بیمار کو دوا عاشق کو وصالِ یار غریب کو بازگشتِ دیار غریق کو ساحلِ نجات حریق کو اطفای لہبات اسیرِ قید کو رہائی عریانکو لباس کی زیبائی جراحت کو مرہم کی وصلت خوف و دہشت کو امنیت پیاسی کو پانی کا جام بہوکی کو توشۂ طعام محنتِ سفر کو سلامتی راہ مصیبت کو تسلی بخش خیرخواہ موت کو تجہیز و تکفین و اقامتِ عزا و رثۂ اطفالِ یتیم کو ماتم پرسی اقربا و احبا جیسا کہ سانحۂ وفات مین رسول خدا کی ہوا کہ امیر المومنین نی غسل دیا کفن مین حنوط کیا ساری اصحاب نی دو روز مین نماز پڑہکی دفن کیا فرش و عرش پر نبی کی حزن اور ملال کا غلغلۂ شیون پہیلا ایسا ہی واقعہ سیدۃ النسا فاطمہ زہرا تہا ہر چند جنازہ مخفی اور مستور رہا تہا مگر اعزا سی غم و الم کا سارا دستور گذرا مدت دراز تک زینب و ام کلثوم کو ماں کا سوگ رہا یونہین حادثہ علی مرتضیٰ مین ایک عالم نی ماتم رکہا کیا خوب اسلوب سی جنازی کا سامان کیا موالی اور اہالی سیاہ پوش ملک در عیت و سپاہ مین عزا کا جوش آخر کو ماجرای حسن مجتبیٰ بہی اگرچہ دلخراش ہی مگر عزت و توقیر کی اسباب سی تسلی دہ جگر پاش پاش ہی تمام بنی ہاشم سب جوان بہائی او بیٹی امام حسین علیہ السلام کی ساتہہ روتی تہی بہا بوت کی پیچھی غول دو مین سو عورتونکی بین حسرت مین جان کہوتی تہی لاکن خانۂ آلِ عبا مین جب

دسوین مجلس پہونچی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا مرثیہ مصاب قتیل الطف جسمی الخلا

سید الشہدا کی نوبت مصیبت آئی تو دستِ روزگار نی ستم و جفا کی بہت طغیانی دکہائی غریب نہتی مگر بیکس اور غریب بنایا، عزیز و مکرم تہی لاکن بی بس و خوار کا رتبہ پایا بہن نہی مگر زغۂ اعدا سی مہجور بیٹا علیہ بیماری سی مجبور بیٹی تہی جو رونی نہین پاتی تہی بی بی آفت دیکہتی دور کہڑی پچہاڑین کہاتی تہی بہائی جنازہ اوٹہانی والی خود بی گور و کفن پڑی ہوئی سوائی اور انصار سوگ رکہنی کو گرد و پیش سرکٹی قدم پر دہری ہوئی جراحت کو بخیہ و مرہم کی جا ٹاپونسی کہوڑونکی روندا، کفن اور کافور کی عوض سرتاپا لباسِ بدن کو لوٹا خیمہ تہا مگر بن مہر دہوپ مین پڑا رہا، فرش و بستر کی مقام پر لاشہ خاک و خون مین اٹا تہا، نوحہ و بکا کی بدلی نقارہ شادی بجایا، تابوت کی نام چوبِ نیزہ و تیر پر جسدِ مجروح اوٹہایا، تین روز تک قبر نہ ملی جو دفن ہوتی، سر و تن کی جدائی پر ساری محب چہاتی کوٹکی روتی ہی ثیہ مُصَابُ قَتِيلِ الطَّفِ جِسْمِي الْخِلَا وَكَدَّرَ دَهْرِي وَعَيْشِي مَاخَلَا + کشتۂ صحرای کربلا کی یا مصیبت نی میرا بدن گہلادیا، اور اوسکی ابتلای آفت کی تصور نی عیش زندگانی کو بدمزہ کیا اندوہِ امام حسین علیہ السلام سی مجہی ہمیشہ ملال ہی اور وہ غم نیش زنِ رگِ ابتہال ہے فَمَا هَلَّ شَهْرُ الْعَشْرِ إِلَّا تَجَدَّدَتْ + بِقَلْبِي أَحْزَانٌ تُوَسِّدُنِي الْبَلَاجِبَ بلالِ ماہِ محرم دیکہتا ہون میری دل مین حزن و الم تازہ ہوتا ہی ہرگاہ گذارش عاشورا کے دہیان مین جاتا ہون بسترِ عزا پر جوشِ ماتم بڑہتا ہی وَاذْكُرُ مَوْلَايَ الْحُسَيْنَ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْجَاسِ فِي طَفِّ كَرْبَلَا جو اپنی مولا امام حسین علیہ السلام کا ذکر زبان پر لاتا ہون اور اونکی ماجرای بلا کو جو دشتِ کربلا مین گذرا ہی شمار کرتا ہون شدتِ رنج سے کلیجہ منہ کو آتا ہی آنسوؤنکا دریا آنکہون سی بہتا اہ کا نعرہ اسمان کو جاتا ہی کہ اوس مظلوم کو امتِ پرجفائی کس درجہ ستایا، روضۂ احمد اور خانۂ خدا سی جبر و اکراہ مین نکالا کوئی قریہ اور

دسوین مجلس عشرہ روانگی سید الشہدا مدینہ سی طرف کربلا روایت مسماجبریل کالانا نوح کا سفینہ مین لگانا ✦

بلد مین ارام سی رہنی ندیا چارون طرفسی نرغہ جور و جفا مین گہیر لیا فواللہ لاانساہ بالطف قائلا لعترتہ الغر الکرام و من تلا قسم خدا کی مجہی نہین بہولی کا امام حسن کا فرمانا جو اپنی اولاد و اصحاب کو دشت نینوا مین کہا الا فانزلوا فی ھذہ الارض واعلموا بانی بہا امسی صریعا مجدلا یہان سواری سی اترو خیمہ برپا کرو یہان آفت و بلا رہو اور یہ زمین کو پہچانو یہان ہم بہوک پیاس مین زخم کہاینگی ضرب تلوار و نیزہ سی خاک مین گرای جاینگی اس ریت مین صحرا کی ہماری بدن پڑی ہونگی چہوٹی بڑی مردان اہلبیت کی سرتن سی کٹی ہونگی واسقی بہا کاس المنون علی ظماء ونضح جسمی بالدماء مغسلا یہان شدت تشنگی سی پانی کو ترسینگی پیکان ابدار و سنان نیزہ و تلوار کی وار بدن پر برسینگی سو کہی حلق کو آب گلو گیر خنجر و مرگ ناگہانی عدو پلاینگی لاشہای کشتگان آل رسول کو لہو مین نہلاینگی یہ ہم غریبونکا مقتل اور مدفن ہی روز حشر تک اس مین اور دشت مین ہمارا مسکن ہی بیح من تاریخ محمد النجار باسنادہ مرفوع الی انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ والہ انہ قال لما اراد اللہ ان یہلک قوم نوح اوحی الیہ ان شق الواح الساج کتاب خارج مین تاریخ محمد نجار اور اوسکی اسنادسی روایت کی ہی کہ انس ابن مالک نی رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ کی زبانی سنی ہی کہا کہ جب اللہ نی ارادہ کیا اپنی غضب مین ہلاکت قوم نوح کا اوسکو تنزیل وحی سی خبر طوفان خیز بہیجی تا چوب ساج کی تختی چیرین اور تجویز کشتی ہووی فلما شقہا لم یدر ما یصنع بہا فہبط جبرئیل فاراہ ھیئۃ السفینۃ و معہ تابوت بہا ماۃ الف مسمار و تسعۃ و عشرون الف مسمار جبرئیل مع نقشہ سفینہ کی نجی اللہ پاس ائی اور صندوق مین ایک لاکہہ اونتیس ہزار منیخ بہی

دسوین مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سی طرف کربلا روایت مسامیر کا لانا نوح کا سفینہ مین لگانا

لائی فسمر بالمسامیر کلها السفینة الی ان بقیت خمسة مسامیر پس نوح نی

موافق تعلیم روح الامین کی تختی جوڑی میخین لگائین آخر کار مین پانچ عدد کیل اونمین سی باقی رہین

فضرب بیده الی مسمار فاشرق بیده واضاء کما یضیء الکوکب الدری

فی افق السماء پہلی کیل رجب ہاتہ دوڑایا کہ اوسکو نصب کرین کسی جا ایسی برق تجلی اوسمین سی

دست تصرف پر نکلی جیسی آسمان مین ستارہ روشن کی ضیا پہلی وہ دیکہی فتحیر نوح فانطق

الله المسمار بلسان طلق ذلق فقال انا علی اسم خیر الانبیاء محمد بن عبد الله

نوح بھی متحیر ہوی یک آسمہ ارنظر کیا ناگاہ خدا نی اوس کیل کو قوت ناطقہ دیا پکار کی زبان

چرب ونرم ورواں سی کہا مین بنام ہون محمد ابن عبد اللہ کی جو ہی اشرف انبیا فھبط جبرئیل

فقال له یا جبرئیل ما هذا المسمار الذی ما رایت مثله فقال هذا باسم

سید الانبیاء محمد بن عبد الله اسمره علی اولها علی جانب السفینة الایمن

پس جبرئیل کا نزول ہوا نوح نی کہا ای حامل وحی خدا پہلی کل میخین کیا بہید تہا کہ ویسا ہرگز

نہ دیکہا نہ سنا روح الامین بولی یہ اسم سید الانبیا محمد ابن عبد اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر بنی ہے

پہلا ملو کشتی کی اول سری مین جانب راست اسکو ٹہونکو ثم ضرب بیده الی مسمار

ثان فاشرق وانار فقال نوح وما هذا المسمار فقال هذا مسمار اخیه

وابن عمه سید الاوصیاء علی بن ابیطالب فاسمره علی جانب السفینة

الایسر فی اولها پھر نوح نی دوسری کیل اوٹہائی اور مانند ماہ و مہر چمک نظر آئی تو پوچہا

ای برادر یہ کیا اسرار تہا جواب دیا اسی اونکی وصی وابن عم بہترین خلفا علی ابن ابی طالب کا نام ہے کیا

اسکو بھی آگی لیجا و سری پر طرف چپ لگا و ثم ضرب بیده الی مسمار ثالث فزهر

واشرق وانار فقال جبرئیل هذا مسمار فاطمة فاسمره الی جانب مسمار

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا طرف کربلا اخبار سانحہ عاشورا حروف کہیعص کا اشارہ بجناب زکریا

اُٹھایا ہرگاہ تیسری مرتبہ ہاتھہ دوڑایا مسمارِ ثالث کو بھی پرنور و ضیا شعشعہ افروز پایا روح القدس نوح سی بولا کہ یہ فاطمہ زہرا دختر نبی الوریٰ کی نام سی درخشان ہی مسمار والد کی پاس لگادیا۔ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ اِلیٰ مِسْمَارٍ رَابِعٍ فَزَھَرَ وَاَنَارَ فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ ھٰذَا مِسْمَارُ الْحَسَنِ فَاَثْبِتْہُ اِلیٰ جَانِبِ مِسْمَارِ اَبِیْہِ پھر دست طلب اوسکی بڑھایا اور چوتھا اوٹھایا کا قصد دل نوح مین آیا چمک دمک نی چکاچوند مچایا جبرئیل امین زبان بیان لایا یہ حسن مجتبیٰ کی نام کا اثر تھا اسکو بھی با نوح مقدمہ سفینہ مین جڑنا پہلوی مسمار مین اونکی پدر کی نصب کرنا ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ اِلیٰ مِسْمَارٍ خَامِسٍ فَزَھَرَ وَاَنَارَ وَاَظْھَرَ النَّدَاوَۃَ فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ ھٰذَا مِسْمَارُ الْحُسَیْنِ فَاَثْبِتْہُ اِلیٰ جَانِبِ مِسْمَارِ اَبِیْہِ آخر کار پانچوین کیل نجی اللہ نی کف نیاز پر اوٹھائی کہ وہ برق ساطع سی کمین زیادہ عرصہ نظر مین چمکی اور تراوت دکھائی جبرئیل نی کہا نام حسین کو بھی لو اسی برابر مسمار حیدر کرار اونکی والد کی جڑو فَقَالَ نُوْحٌ یَا جَبْرَئِیْلُ مَا ھٰذِہِ النَّدَاوَۃُ فَقَالَ ھٰذَا الدَّمُ فَذَکَرَ قِصَّۃَ الْحُسَیْنِ وَمَا تَعْمَلُ الْاُمَّۃُ بِہٖ فَلَعَنَ اللہُ قَاتِلَہٗ وَظَالِمَہٗ وَخَاذِلَہٗ نوح نی پوچھا ای حامل وحی خدا یہ رطوبت کا سبب بتا کہا خون کی علامت ہی جو بدن سی نورِ عین کی بہیگا جب تلوار و تیر و نیزہ سی وہ جسم گل پیرہن چور ہویگا پس سارا قصہ امام حسین علیہ السلام کا بیان کیا جو ظلم و جفا امت بیدین کریگی وہ ماجرا سنا دیا نوح نی رقت و زاری مین قاتلان و ظالمان و دشمن سرور کو نفرین کی اللہ سی اونکی واسطی زیادتی عذاب سقر طلب کی ج سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ قَالَ سَاَلْتُ الْقَائِمَ عَنْ تَاْوِیْلِ کٓھٰیٰعٓصٓ قَالَ ھٰذِہِ الْحُرُوْفُ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ اَطْلَعَ اللہُ عَلَیْھَا عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا سعد ابن عبد اللہ کہتا ہی ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی حضور مین کیا ان حروف مقطعات کی تاویل کو صاحب الامر

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا جانب کربلا اور بیچ مین حروف کہیعص کے اخبار سانحہ عاشورا بجناب زکریا

صلواۃ اللہ علیہ سی پوچھا فرمایا یہ اخبار غیب سی ہین مانند رمز و کنایہ جو اللہ نی اوس پیغمبر برگزیدہ شایستہ زکریا کو واقف کیا ثم قصہا علی محمد علیہ وآلہ السلام و ذلک ان زکریا سئل اللہ ربہ ان یعلمہ اسماء الخمسۃ فاہبط علیہ جبرئیل فعلمہ ایاہا پھر اوس ماجرا کو اپنی خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ سی دوہرایا اور وہ یون تہا کہ زکریا نی استدعا کی مجہی نام مبارک پنجتن کی بتا جبرئیل اونپر نازل ہوئی سمای مقدسہ آل عبا تعلیم کئی فکان زکریا اذا ذکر محمدا و علیا و فاطمۃ والحسن سری عنہ ہمہ وانجلی کربہ واذا ذکر اسم الحسین خنقتہ العبرۃ و وقعت علیہ البہرۃ پس زکریا جب نام محمد و علی و فاطمہ و حسن علیہم السلام کو زبان پر لاتی غم دور ہوتا نور سرور دلمین بڑہتا شادمان ہوجاتی ہرگاہ اسم حسین مظلوم کا ذکر آتا پریشانی مین مبتلا ہو اشک چشم کا دریا بہتا رقت سی دم گہبراتا فقال ذات یوم الہی ما بالی اذا ذکرت اربعۃ منہم تسلیت باسمائہم من ہمومی واذا ذکرت الحسین تدمع عینی و تثور زفرتی ایکدن عرض کی بارالہا کیا باعث ہی مجہی جب چار نام کو پڑہتا ہون حزن والم سی تسکین پاتا خوشی سناتا ہون جبدم پانچوان اسم حسین حامل شور و شین کہتا ہون رونا و نالہ و فریاد سی جوش مین آتا ہون فانباہ اللہ تبارک و تعالی عن قصتہ وقال کہیعص فالکاف اسم کربلا والہاء ہلاک العترۃ الطاہرۃ والیاء یزید وہو ظالم الحسین والعین عطشہ والصاد صبرہ پس پروردگار نی اوس قصہ کا اخبار زکریا کو سنایا اور تاویلات حروف سی پردہ خفا روی بکا سی اوٹھایا یعنی کاف سی مراد زمین کربلا مہبط کرب و بلا و ہا سی ہلاکت و قتل عام اولاد نبی روز عاشورا یا سی کشندۂ عترت طاہرہ یزید اور وہی آمر ظلم و جفا عین سی اشارہ پیاس کی شدت مین جان کا جانا

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا اطراف کربلا اور اوکی بیعض مین خبار سانحہ عاشورا بجناب ذکریا

صادسی صبر و تسلیم و رضا پر انکا ثابت رہنا فلما سمع ذالک ذکریا لم یفارق مسجدہ ثلاثۃ ایام و منع فیہن الناس من الدخول علیہ واقبل علی البکاء والنحیب وکان یرثیہ جب ذکریا نی سارا واقعہ جانگزا سنا مسجد مین جا کی صف ماتم بچہا کی تین شب و روز آنا جانا سبکا بند کیا رونا پیٹنا نالہ و فریاد کی شور ہر دم بڑہتی آواز سوز و گداز سی گرمی ہنگامہ عزا مین مرثیہ پڑہتی پس ای پیروان امام ہدی اور محبان پیشوای ارض و سما اندنون کی غم اور الم کا تصور کرو اور اس ایام کی واقعہ ہای غافل نہ ہو کہ مولا ہماری احاطہ مصیبت مین گرفتار تہی عزم شہادت پر جان و مال دینی کو طیار تہی نظم لمولفہ کعبہ سی جب امام امم کربلا چلی۔ مرقد سی اپنی روتی ہوی مصطفی چلی نکلا حرم سی قافلہ یون اہلبیت کا۔ جیسی ریاض خلد سی باد صبا چلی۔ آگی علم نبی کا شان علی لیئی۔ سایہ مین جسکی اوج کی نور خدا چلی۔ اوس دن سوار دوش نبی کی رکاب مین۔ میکائل و جبرئیل بصدق و صفا چلی۔ انصار و اقربا شہ والا حشم کی ساتہہ۔ تعقل مین سرکی دینی کو راہ رضا چلی۔ ارواح انبیای سلف مین یہ شور تہا۔ حق کی وصول وعدہ پہ اہل وفا چلی۔ چارون طرف سپاہ بلا نی کیا ہجوم۔ شمشیر و تیر و نیزہ لیئی اشقیا چلی۔ کاٹین جگر کو حیدر و زہرا کی اسلئی۔ شمر و عمر کی خنجر ظلم و جفا چلی۔ مفتاح مغفرت ہی یہ ناظم سخن تراء عقبی مین جسکی ساتہہ سہر شاہ عزا چلی

مجلس روانگی امام حسین علیہ السلام از مکہ بعراق و ملاقات سی اور در منزل شوق

رہروان منزل مقصود۔ قدم زنان محفل قرب معبود۔ مشتاقان کوی وصال۔ و جانبازان معرکہ ابتہال۔ ارز و مندان درد و بلا۔ و مسافران وادی کربلا۔ اخبار ہجرت امام حسین علیہ السلام کو مکہ سی طرف عراق پر نفاق کی یون بیان کرتی ہین کہ سید امم اور قبلہ عالم کا انا حرم

ابو عبد الله ... بن عیسی عن ابی حبیب ... رایت رسول الله صلی الله علیہ وآلہ ... فی المنام وقد اتی النباج ونزل ... فی المسجد الذی ینزل الحاج فی کل سنۃ ... وکانی مضیت الیہ وسلمت علیہ و وقفت ... بین یدیہ فوجدت عندہ طبقا

دسوین مجلس روانگی سید الشہدا مکہ سی جانب کربلا راہ مین شتر سوار کا خبر کوفہ لانا اور شہادت مسلم کا

معبود مین ایسا ہوا کہ جیسی چشمِ اعمٰی کو نور اور دلِ شیدا مین سرور ایا پی ہم اصنافِ بنی آدم بہ
مقدمِ مکرم کی زیارت کو آتی اور تمتعِ دارین مناسکِ طوافِ خدمت سی پاتی خازنانِ
کنوزِ سعادت مفتاحِ رحمت سی ابوابِ ہدایت کہولتی تہی اور واقفانِ رموزِ غایت
طرقِ شہادت اور سبیلِ شفاعت کی رہبر ہوتی تہی معاندین کو رشک وحسد کا جوش آتا
اہلِ کین شہر کین کا پیام ہر روز شام کو جاتا امام حسین کی رونقِ ایام زیادہ ہوتی ہی ہر طرفسی
خلق اونکی پاس اژدہام کرتی ہی یزید نی اپنی سپاہ کو حج کی بہانی سی کعبہ مین بہیجا اور در پردہ
گرفتاری شاہ یثرب وبطحا کا حکم دیا سبحان اللہ کیا دنیا کا انقلاب ہی کہ جسکی نانا کا
لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الافلاکَ خطاب ہی اوسی کو کوئی قطعہ زمین پر آرام نہ ملی جان و
مال سی کہین مطمئن نرہی اگر اہل وعیال کو وطن سی نکالکی خانہ خدا مین پناہ لی تو وہان بہی
ستانی کو اشقیای امت کی روسیاہ چلی اوس حرمِ محترم مین ہر جاندار حتی کبوتر کی واسطے
جو امان ربانی تہی فرزند خیر الوریٰ دلبندِ علی مرتضیٰ پارہ دلِ فاطمہ زہرا کی نام وہ باقی نرہی
یہ خبر سنکی حضرت مایوس وپریشان ہوی ناچار تدارکِ سفرِ عراق کی سامان کیی رُوِیَ اَنّہٗ
عَلَیہِ السَّلامُ لَمّا عَزَمَ عَلَی الخُرُوجِ قامَ خَطِیباً سندِ معتبر سی روایت کی ہی کہ جب
مسافرِ منزلِ خلد کی سواری طیار ہوی امام حسین علیہ السلام نی مقامِ ابراہیم مین جلوہ کیا
امامِ محبت کا خطبہ کہڑی ہوکی پڑہا وَقالَ مَن کانَ باذِلاً فِینا مُهجَتَهُ وَمُوَطِّناً
عَلی لِقاءِ اللهِ نَفسَهُ فَلیَرحَل مَعَنا فَاِنّی راحِلٌ مُصبِحاً اِن شاءَ اللهُ فرمایا جو کوئی
سعادت کردار ہم اہلِ حرم کیواسطی اپنی جان کو نثار کری اور سبیلِ شہادت سی لقای پروردگار کا
جویا ہوی میری ساتھ چلی کہ انشاء اللہ فجر کو یہان سی جاونگا جہان تک تقدیرِ الٰہی لیجای
قدمِ تسلیم ورضا بڑہاونگا وَطافَ بِالبَیتِ وَسَعیٰ بَینَ الصَّفا وَالمَروَۃِ

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا محمد حنفیہ کا منع کرنا

احل من احرامه وجعلها عمرة لانه لم يتمكن من تمام الحج مخافة وارث مکہ و منی نی سات شوط بیت اللہ کی طواف کئی صفا و مروہ مین وہ قبلہ دین ساعی ہوئی احرام اعمال حج کو عمرہ سی بدلا اسواسطی کہ اتمام مناسک مین خوف سی رہنا ممکن نہتا

وروى عن ابى عبد الله عليه السلام قال جاء محمد بن الحنفية الى الحسين عليه السلام في الليلة التي اراد الخروج في صبيحتها عن مكة حضرت صادق علیہ السلام سی نقل کی ہی فرمایا جس راتکی صبح کو جناب امام حسین علیہ السلام نی مکہ سی عزم سفر کیا محمد ابن الحنفیہ مضطرب الحال خدمت اقدس مین آئی ادای سلام و تحیت مین رسم تعظیم و بزرگی بجالائی فقال له يا اخى ان اهل الكوفة قد عرفت غدرهم بابيك واخيك وقد خفت ان يكون حالك كحال من مضى عرض کی ای امام و محبت رب انام اہل کوفہ کی فریب و غدر کو اپ پہچانا ہی کہ پدر نامدار و برادر عالیمقدار سی کیا معاملہ رہا ہی مین ڈرتا ہون جو تم وہان جاو مگر وہ طبع شریف وہی ایذا و ستم اونکی ہاتہ سی اوٹہاو اون نامردونکی قول و قرار کا اعتبار نہین وفای عہد اون مرہ پر جفاکی آئین کردار سی نہین امیر المومنین حیدر کا فرق مبارک شگافتہ ہوا حسن مجتبی کا جگر اخگر زہر سی تافتہ ہوا سب ابا و اجداد بزرگ ماری گئی اور تم جمیع سادات کی نشانی باقی رہی فان رايت ان تقيم فانك اعز من بالحرم وامنعه مناسب جانتا ہون کہ چندروز حرم الہی مین اقامت کرو یہان امن و امان سی عزت و حرمت مین گردش روزگار دیکہو فقال له يا اخى قد خفت ان يقتلنى يزيد بن معاوية بالحرم فاكون الذى يستباح به حرمة هذا البيت جواب دیا ای برادر گرامی قدر یہان اندیشہ رکہتا ہون ارادہ ہی جو کہین چلا جاون مبادا تابعین یزید مجہی قتل کرین اور میری سبب حرمت

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا جانب کربلا اور منع محمد حنفیہ مین بیان عذر مولا

کبریا کی حرمت کو وہ بچیا ملحوظ رکھین ایسا نہو کہ زمرۂ منافقین بی ادبی سی پیش آمین حرم خدا مین آلِ رسول کا لہو بہائین فَقَالَ لَہُ ابْنُ الْحَنَفِیَّۃِ فَاِنْ خِفْتَ ذٰلِکَ فَصِرْ اِلَی الْیَمَنِ اَوْ بَعْضِ نَوَاحِی الْبَرِّ فَاِنَّکَ اَمْنَعُ النَّاسِ بِہٖ وَلَا یَقْدِرُ عَلَیْکَ اَحَدٌ ای سبطِ مصطفیٰ اگر اس جا رہنی سی خوف ہی بربادیِ حرمتِ حرم کا، تو اختیار کرو سفر ملک یمن اور صحرا و بیابان عالم کا، تا وہان جا کی پناہ و آرام لی دستِ جفای اعدا عترتِ نبی کی دامن تک نہ پہنچی در دشتِ غربت مین پھرتی رہو بلکہ ازار و ستم بنی امیہ نہ دیکھو فَقَالَ لَہُ اُنْظُرُ فِیْمَا قُلْتَ جناب امام حسین علیہ السلام نی جواب دیا بہت اچھا ای برادر جو تمنی کہا اوسمین غور کرونگا فَلَمَّا کَانَ السَّحَرُ اِرْتَحَلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ جبکہ دن گذرا مصیبت کی رات ہوئی شاہدین نی سب حرم کو عماری اور محمل مین بٹھا کی جانب عراق توجہ کی فَبَلَغَ ذٰلِکَ ابْنَ الْحَنَفِیَّۃِ فَاَتَاہُ فَاَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِہٖ وَقَدْ رَکِبَہَا ناگاہ یہ خبرِ وحشت اثر محمد ابن الحنفیہ کو پہنچی فرطِ قلق اور اندیشۂ خطر سی تاب توقف نرہی دوڑتی ہوئی سرِ راہ حضرت اوئی مہارِ ناقۂ سواری بکڑ کی چلائی فَقَالَ لَہُ یَا اَخِی اَلَمْ تَعِدْنِی النَّظَرَ فِیْمَا سَاَلْتُکَ ای جانِ جہان ارشاد ہوا ہیت ای سروانِ باغِ رسالت ابھی مجھسی نہین فرمایا تہا کہ جو مشورہ دیا ہی مراتب خیرخواہی کا ذکر ہوا لامحالہ اوسمین فکر و نظر کرونگا جیسا صلاحِ وقت دیکھون اوسپر چلونگا قَالَ بَلٰی قَالَ فَمَا حَدَاکَ عَلَی الْخُرُوْجِ عَاجِلًا امامِ انام نی کہا البتہ تمسی اقرار ہوا تہا عرض کی پھر کیون آپنی جلدی قدم باہر نکالا ہماری دلکو غمزدہ یثرب و بطحا کو اوجاڑا قَالَ اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَعْدَ مَا فَارَقْتُکَ فَقَالَ یَا حُسَیْنُ اُخْرُجْ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ شَاءَ اَنْ یَرَاکَ قَتِیْلًا حضرت بولی ای برادرِ غمخوار جب تمسی رخصت ہو کی قدم بڑھائی میری پاس نانا رسولِ خدا تشریف لائی پیار و محبت سی فرمایا کہ یا حسین مکہ سی باہر جاؤ طریقۂ سعادت جایا کہ دشتِ کربلا مین آپکو پہنچاؤ

دسویں مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا اور راہ مین شتر سوار کا خبر قتل مسلم لانا

منظور مشیت و ارادہ پروردگار یہی تہین قربانی راہ وفا دیکھی ظہور مصلحت اسمین منظور یہی کہ تن سر جدا نیزے پر جا بجا پھرے یہ محاسن خون گردن سے لال ہو اور بدن سم توسن کا پایمال ہو فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اس کلام جگر خراش کی سماعت سے محمد ابن حنفیہ نے واحسرتا کے نعرے مارے زبان تاسف مین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پکارے جوش غم اور الم سے ہوش نرہے انکھونسے دریاے سرشک بہے قَالَ فَمَا مَعْنٰی حَمْلِكَ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءَ مَعَكَ وَاَنْتَ تَخْرُجُ عَلٰی مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ دل بیقرار اور دیدہ اشکبار سے بولے اے فرزند احمد مختار اے مظلوم بیکس و بے یار ہر گاہ یہ صورت ہے تو عورات حرم کا ساتھ لیجانا ایسے سفر مین خلاف مصلحت ہے آپ وادی غربت مین سراسیمہ و پریشان پھرو گے زنان نالان اور چھوٹے بچونکو شر اعدا سے کہان بچا کے رکھو گے بعضے ان مین سن رسیدہ ضعیفہ ہین کوئی طفل شیرخوار و چند بنات صغیرہ ہین کاش یہ کاروان ناموس کو مجھے سونپ دو زینب خاتون و ام کلثوم و سکینہ و فاطمہ کو یہان رکھو فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَاءَ اَنْ یَرَاهُنَّ سَبَایَا اوس مظلوم نے کہا اے برادر یہ نہین ہو سکتا ہے بدستے کہ قادر توانا محل امتحان مین چاہتا ہے اون سبکو اسیر طوق و زنجیر مین گرفتار دیکھے اور میری خواہر و دختر اونٹ پر سوار پھرے مجھے بمرتبہ عالیہ شہادت ملے اور اہلبیت کو سوز بلا و محنت سے کلیجہ جلے فَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَمَضٰی ناچار محمد ابن الحنفیہ نے یہ گفتار سنکے صبر و رضا پر توکل و سلام و تحیت ادا کیا اور مآل کار برادر نامدار خدا کی مشیت و ارادے کو سونپ دیا نالان و گریان مراجعت کی اور دلمین تشویش جان عترت طہارت رہی رُوِیَ فِیْ كِتَابِ الْمُنْتَخَبِ لَمَّا تَوَجَّهَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ مَسِیْرِهٖ اِلَی الْكُوْفَةِ دَنٰی اِلٰی مَنْزِلٍ اِسْمُهٗ سُوْقٌ کتاب منتخب طریحی مین لکھا ہے جب شہسوار دوش رسول خدا کا قافلہ جانب کوفہ چلا ہے اوس منزل مین ورود کیا کہ جس مقام کا

جعلت فداك انی انا ... بذ یزعمون ان اباك ... فقال کذبوا لعنهم الله لو کان کذا ما قسم میراثه ولا انکحت نساؤه ولکنه والله ذاق الموت کما ذاقه علی بن ابی طالب علیه السلام قال فقلت له فما تامرنی قال علیك بابنی علی من بعدی واما انا فانی ذاهب فی وجه لا ارجع منه ... فداك ... ارجع منه ... بغداد فلت جعلت فداك فقال ... فما الثانی قال ستعرفه ثم ... من ... فهذا الاذن ... قال خرج هارون من باب وخرج الرضا علیه السلام من باب فقال الرضا علیه السلام ... وهو یعنی هارون ... ما ابعد الدار واقرب اللقاء ... وباسناده عن الحسن بن ... ستجمعنی وایاه ... قال ... الرضا علیه السلام ... دینار ثم قلت ... قال کنت مع الرضا علیه السلام ... خالد مع قوم من آل برمك فقال ... ما یدرون ما یحل بهم فی هذه السنة ثم قال واعجب من هذا هارون وانا کهاتین وضم بین اصبعیه قال مسافر فما عرفت معنی حدیثه حتی دفناه معه وباسناده عن صفوان بن یحیی قال لما مضی ابو الحسن موسی علیه السلام جئنا علیه من ذلك وقلنا له انك قد اظهرت امرا عظیما وانا نخاف علیك هذا الطاغی فقال لیجهد جهده فلا سبیل له علی قال صفوان فاخبرنا الثقة ان یحیی بن خالد قال للطاغی هذا علی ابنه قد قعد وادعی الامر لنفسه فقال ما یکفینا ما صنعنا بابیه اتریدان نقتلهم

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہداء راہ مین شتر سوار کا خبر قتل مسلم لانا

نام سوق تہا قرینہ سی جا بجا خیامِ فلک احتشام برپا کئی عترتِ طاہرہ عماری اور محمل سی اوترکی
رونق افزای محل و ماوا ہوی فَجَلَسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَاحِيَةً عَنِ النَّاسِ سراپردۂ امامت مین
کہ ہمپایۂ عرشِ علا تہا فرش بچہا اور اوسمین کرسی عزو تمکین کو اوجِ شکوہ پر رکہا علاحدہ سب
خلق سی مسند آرای سریرِ شہادت نی فراز مین جلوہ کیا سطحۂ خاک کو افلاک پر اوس جلسی کا
فخر و مباہات ہوا وَاِذَا بِرَجُلٍ قَدْ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ فَسَأَلَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَقَالَ مَا الْخَبَرُ نورِ چشمِ رسول چارون طرف صحرا و بیابان کو نظرِ یاس و
حسرت سی دیکہتی تہی اور تلاشِ حالِ وکیلِ جلیل مسلم بن عقیل مین راہ وصول تکتی تہی ناگاہ
ایک شتر سوار جانبِ کوفہ سی شتابان اور نالان آیا ہر گاہ مقابلِ حرم سرای جنابِ سرورِ
شہیدان سی گذرا حضرت نی اوسکو اشاری مین بلایا خبر برادرِ نامدار کو اوس بیقرار سی سوال
فرمایا پوچہا ای بندۂ خدا تونی میری مسافر کو ایا کہین دیکہا ہی مسلم کو اوس شہرِ پر دغا مین
کس طور سی پایا ہی فَبَكَى الرَّجُلُ وَرَمَى الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهِ وہ برگشتہ نصیب نام مسلم سنتی
سنکر بہت رویا راحلہ سی اوترکی سلام اور تحیت بجالایا عمامہ کو سر سی دور پہینکا گریبان
جامۂ صبر و شکیبائی کو چاک کیا فَقَالَ لَهُ يَا سَيِّدِي مَا خَرَجْتُ مِنَ الْكُوفَةِ حَتّٰى
رَأَيْتُ هَانِيًا وَمُسْلِمًا مَقْتُولَيْنِ وَبُعِثَ بِرَأْسَيْهِمَا اِلَى يَزِيْدَ قرب کرسی مولا جاکی
کہڑا ہوا نالہ و بکا مین دلکو سنبہالا عرض کی یا ابن خیر الوریٰ مین کوفہ سی باہر نہین نکلا جب تک
کہ ہانی ابن عروہ اور مسلم ابن عقیل کو شہید تیغ جفا دیکہا دونو کی سرِ انور تن سی کاٹی ہین
نیزی پر چڑہا کی یزید کو ہدیہ بہیجی ہین لاشین بی گور و کفن پڑی تہین ابہی قبر مین بہی نہین
گڑی تہین ثُمَّ قَالَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ امامِ بحر و بر نی پہر فرمایا
کہ حکمِ قدر و قضا بعض کی ہلاکت مین گذر گیا ہی اور کسی کی جان کو وہ صدمہ اوٹہانا

وروى محمد بن يعقوب الكليني باسناده عن ابراهيم بن موسى قال الححت على ابي الحسن الرضا عليه السلام في شيء اطلبه منه وكان يعدني فخرج ذات يوم يستقبل والي المدينة وانا معه فجاء الى قرب قصر فلان فنزل عنده تحت شجرات ونزلت معه وليس معنا ثالث فقلت له جعلت فداك هذا العيد قد اظلنا ولا والله ما املك درهما فما سواه فحك عليه السلام بسوطه الارض حكا شديدا ثم ضرب بيده فتناول منه سبيكة ذهب ثم قال انتفع بها واكتم ما رأيت واما ما ظهر للناس بعده فانه من كثرة لا يحصى علامانه ومشهده المقدس العجائب التي شاهدها الخاص والعام ازعن العامر والناصل له والمخالف الى يعمنا هذا ابي.

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین شتر سوار کا سانحہ مسلم کہنا بنت مسلم کا ماجرا

ابہی باقی رہا ہی وَسَارَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وہ ستانی لائیوالا عبد
ادای کلام محنت فرجام چلاگیا اور حضرت کی اصحاب واقربا مین کسیکو اوسکا حال معلوم نہ ہوا

نُقِلَ وَكَانَ لِمُسْلِمٍ بِنْتٌ عُمْرُهَا اَحَدَ عَشَرَ سَنَةً مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
منقول ہی کہ مسلم کی ایک دختر گیارہ برس کی سن مین امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ ہی
رقیہ بنت علی خواہر سید الشہدا علیہما السلام اوسکی مادر ذیجاہ تہی فَلَمَّا قَامَ الْحُسَيْنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَجْلِسِهِ جَاءَ اِلَى الْخَيْمَةِ فَعَزَّ الْبِنْتَ وَقَرَّبَهَا مِنْهُ مَنْزِلَهَا
خامس آل عبا یہ ماجرا سنکی اپنی جا سی اوٹہی خیمہ اہلبیت مین تشریف فرما ہو کی مٹہی بنت
مسلم کو پیار مین نزدیک بلایا، زانوی محبت کی قرین عزت اور توقیر سی بٹہایا، گلی لگایا پیشانی کو
بوسہ دیا دستِ شفقت سر پر پہیرا، بالونکو پنجۂ مرحمت سی سلجہایا گرد و غبارِ ملال چہرسی پونچہا
مگر جوشِ غم سی روی حضرت متغیر ہوا، بیساختہ انسونکا دریا آنکہونسی بہا، آہ و نالہ کو سینہ مین
ہرچند ضبط کیا، مگر بیقراری دل نی پردۂ رقت اوٹہا لیا فَحَسَّتِ الْبِنْتُ بِالشَّيْءِ
لِاَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ مَسَحَ عَلَى رَأْسِهَا وَنَاصِيَتِهَا كَمَا يَفْعَلُ
بِالْاَيْتَامِ وہ دختر اس محبتِ تازہ اور الفتِ بی اندازہ سی گہبرائی اوسی مصیبت بی پدری
اور تباہی کی دربدری یاد آئی کہ حضرت شال آبای یتیم اوسی دلاسا کرتی ہین نگاہ حسرت
یاس مین دیکہہ کی آہ سرد بہرتی ہی فَقَالَتْ يَا عَمِّ مَا رَأَيْتُكَ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ
تَفْعَلُ بِي مِثْلَ هٰذَا الْيَوْمِ اَظُنُّ اَنَّهُ قَدِ اسْتُشْهِدَ وَالِدِي پس وہ لڑکی شدتِ
اندوہ سی بیقرار ہوئی غلبۂ حزن اور ملال مین عرض کی ای عم کرام و ای سرپرست انام
اجکی دن سی پیشتر آپکو اپنی نسبت ایسی مہربانی کرتی ندیکہا تہا یہ سلوک اطفال یتیم کی ساتہ
ہوتا ہی جو میری اوپر لطف حد سی سوا کیا گمان ہی کہ میری والد نی شہادت پائی جبھی

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا شتر سوار کا ماجرای مسلم کہنا اور بنت مسلم و سکینہ کا ماتم کرنا

روزگار نی مجہی شب مصیبت دکہائی فَلَمْ يَتَمالَكِ الحُسَيْنُ مِنَ البُكاءِ وَبَكى بُكاءً شَدِيداً یہ کلام حسرت انجام سنکی امام علیہ السلام کو تاب ضبط بکا نرہی داڑہین مارکی ایسا روئی کہ ریش مبارک سیرشک سی تر ہوئی وَقالَ يا ابْنَتي أنا أبوكِ وَبَناتي أخَواتُكِ فرمایا ای آرام جان زار اب صبر و تحمل کی جا ہی تہاری پدر کو خلق ہو فانی شہید ہوا جانا ہی جو قضا و قدر سی گذری اوسمین دل حزین کو تسلی دو صدمۂ مرگ مین تاب کی زیادہ بیتاب نہو نالہ و فریاد سی چپ رہو عزت و حرمت مین خاطر جمع رکہو آیندہ مجہی بجای پدر بزرگوار سمجہو میری بنات کو اپنی بہن اکبر و اصغر کو بہائی جانو دنرات اطفال کی ساتہہ جی بہلانا جو حاجت ہو وہ زینب و ام کلثوم سی مانگ لانا فَصاحَتْ وَنادَبَتْ بِالوَيلِ وَالعَويلِ ذکر قتل مسلم سی اوس یتیم مضطر کا حال غیر ہوا رقت کا جوش واویلا کا خروش مین سی آسمان کو پہنچا گویا زبان حال سی نوحہ او بین کرتی تہی خاک پر پچہاڑین کہاتی غش میں تہی ہای بابا در غربت کی مبتلا بیکس و بی اقربا مظلوم و تنہا تمہین شہر ناپرسان مین شہید کیا ہی بی خطا سر تن سی اوتار لیا معلوم نہین مرتی دم پیاس مین پانی بہی دیا ہی یا تشنہ لب مار ہی تمہاری لاش نی کفن اور کافور پایا ہی یا تن مجروح عریان رہا ہی کیا جانو ستمگارون نی جنازہ اوٹھایا ہی یا خاک و خون مین پڑا ہی کبہی خدا ترس نی عزا و ماتم مین سوگ رکہا ہی یا رسم سوم چہلم کو چہوڑا ہی ہای مصیبت مرتی وقت سخن وصیت کسکو سنایا ہوگا آنکہون پر تنہائی مین رومال کب باندہا ہوگا افسوس تمہین خواری و زاری ہی پردیس مین موت آئی چہوٹے سن مین فلک نی مجہی محنت یتیمی دکہائی فَسَمِعُوا أَولادُ مُسْلِمٍ ذلِكَ الكَلامَ وَناحُوا صَعْدُوا وَبَكَوا بُكاءً شَدِيداً وَرَمَوا عَمائِمَهُمْ إلَى الأرْضِ ناگاہ یہ کلام جانکاہ فرزندان مسلم کی سماعت مین پہنچی نوحہ اور افغان سی چلائی آہ سرد بہر کی خواہر کی پاس دوڑی

شدت سی رقت اور شیون و ماتم کیا گریبان پھاڑا عمامہ سر سی اپنی پھینک دیا سارے عم ابن بنی ہاشم اونکی ساتھ مصروف عزا تھے اہلبیت کی چھوٹی بڑی او سدم محو بکا تھی ثُمَّ اَقَامَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ ھٰذَا الْحَالِ وَقَتْلِ مُسْلِمٍ راوی کہتا ہی اس حالِ پر ملال مین امام حسین علیہ السلام کو جانی سی کوفہ کی توقف رہا اور قتل مسلم برادرِ والا مقام پر کمال تاسف ہوا وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اَھْلَ الْکُوْفَۃِ ھُمُ الَّذِیْنَ اَعَانُوْا عَلٰی قَتْلِہٖ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَنَھَبَ لِلْحَسَنِ وَضَرَبَہٗ بِالْخَنْجَرِ عَلٰی فَخِذِہٖ فرمایا یہ اہلِ کوفہ عجب خلق ہو فا جماعتِ پر دغا اور جفا ہین کہ ہم عترتِ رسولِ خدا کی ستانی پر ہمیشہ مہیا ہین امیر المومنین علی علیہ السلام کی قاتلون کو سہارا دیا حسنِ مجتبیٰ کی مال و اسباب کو سب لوٹ لیا اونکی رانمین خنجرِ ستم کا ہولہ مارا شرم اور مروت کا طریقہ ایک قلم چھوڑا فَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ وَبَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی اخْضَبَتْ لِحْیَتُہٗ بِالدُّمُوْعِ ساری بھائی میں حضرت کے پاس فراہم ہوکی روئی فرطِ اندوہ اور قلق سی چلائی دم بھر دبھر کی کہوئی ہوش اسقدر رادس جناب کے اشک حسرت انکہون سی بہی کہ محاسن شریف کی بال تر ہوگئی کتاب عین البکا مین ملا علی نقی نی لکہا ہی کہ فرزندانِ مسلم نی اوس روز سید الشہدا سی کہا ہی کسی جا ہم ذرات چین لینگی جبتک باپکی قاتلون سی انتقام نکرینگی جیسا اونکو مرتبہ شہادت ملا ہی راہ خدا مین آفت و بلانی ہجوم کیا ہی ہم بہی وہی راہ جائینگی بیدریغ تیغِ رضا و تسلیم سی گلا کٹوائینگی ای اہلِ عزا و محبانِ شاہ کربلا قدر قضانی خاندانِ اہلبیت مصطفیٰ پر جب دستِ جفا بڑہایا دو صبیہ مرتضیہ کو دردِ یتیمی مین داغِ بی پدری دکہایا ایک زکیہ خاتون بنت مسلم محزون تہی دوسری سکینہ دلخون دختر امام ہمایون تہی ہر چند شرح بیان سوزشِ الم نہان ہی لاکن تفاوت از زمین تا آسمان ہی زکیہ نی جو شہر غربت مین باپکا مارا جانا سنا

٣١٩

دسوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا شتر سوار کا خبر مسلم لانا اور ماجرا بنت مسلم و سکینہ کا

تو سر پر بنت اسیر الانام امام حسین علیہ السلام نی اونکو بہاتی سی لگایا پیار و محبت سی
پیشانی کو بوسہ دیکی اغوشِ ناز مین بٹہایا سکینہ کو زینِ خونچکان سی مرثیہ کی جو والدکا
سر جدا ہونا نظر ایا تو لشکرِ شقاوت نکی تلوارین لیی لوٹنی کو دوڑا خیمہ سی نکالکی زیور
اور خلخال و معجر ہی نہچوڑا زکیہ روتی تہی کہ ہای بابا کی جانا نکو قصہ مین لگایا ہی سکینہ
دیکہتی تہی کہ پدر کی لاشِ بی سر پر گہوڑی دوڑایا ہی زکیہ کو مرگِ والد مین المحرم نی
بہما کی عزت اور توقیر بڑہای سکینہ نی شہادت پدر مین رونی پر اعدا کی مار کہائی
زکیہ کو عزای قبلہ گاہ کا جو سوگ اوتارا تو زیور پہنایا سکینہ کو مصیبتِ بابا مین گوہر چہینا
تو کان سی لہو بہایا زکیہ یتیم ہو کی مادر و خواہر کی ساتہہ جی بہلاتی بسترِ آرام پر سوتی راحت سی
آب و طعام لذیذ پیتی اور کہاتی سکینہ دردِ مہجوری اور صدمہ دوری مین والد کی جلاتی
اسیر و قید ہو کی اونٹ پر سوار در بدر پہرای جاتی زکیہ اپنی مان بہن کو چین سی شادمان
دیکہتی غمِ پدر اور المِ غربت دل سی بہولی رہتی سکینہ ساری کنبی کو ناحق موذیان محبوس
اور خوار نظر کرتی ذراتِ خاکِ زندان اور خرابہ مین گرتی پڑتی آہ سرد بہرتی زکیہ ایک
ماتمِ مسلم سی بیقرار دل افگار تہی کہ اوسکی ساتہہ پرسا دینی کو ہر ایک بی بی سوگوار تہی
سکینہ اٹہارہ شہید چچا اور بہائی کی لاش خاک و خون مین دیکہہ کی فگار تہی اور اوسکی
ہمراہ تشہیر کوچہ و بازار تہی زکیہ کو بابا کی سوم و چہلم مین نوازشِ امام نی جامئہ نو پہنایا
ہر منزل مین سفر کی پردہ خیمہ مین حرمت اور عزت سی بٹہایا سکینہ کو روزِ شہادت دشمن والد کی
گہر لوٹا سر اچہ جلایا ماں اور پہوپہی کا سر کہلا دکہایا شالِ گنہگارانِ روم و فرنگ و دیلم
کی دربار ابن زیاد و یزید کی بلوی مین پہنچایا زکیہ نی عزیز و اقربا کی مہربانی سی مصیبت زمانہ
فراموش کی سکینہ نی شدتِ جفا اور محنت سی آخر کو قید خانہ مین جان پر خروش دی

گیارہوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا خطبہ حمد و تذکرہ فضائل خامس آل عبا

نظم لمولفہ سخن کوتاہ رقت کا سماہے افلاک پر شور ماتم ہو رہا ہے محبون کو دل مضطرب ہے
ہردم لبون پر آہ و افغان کی صدا ہے ہوئی پیر و جوان مصروف شیون ہر شک چشم سے
دامن بھرا ہے کوئی مومن نہین ہوا کہ ہرگز ازل سے ہمکو غم شہ کا ملا ہے وہ درد انگیز ہین
ناظم کی اشعار ہر ایک مصرع زمین کربلا ہے

گیارھوین مجلس غریب نینوا کا جانب کوفہ مکہ سے جانا راہ مین اصحاب کا پیام بازگشت و منع لانا حیات
وخلافت کا عوض شہادت ظہور مین آنا اور اولاد ابی عبد اللہ فرزند امام حسن علیہ السلام سے شرف پانا

رباعی مجلس مین جہان رونیکا غل ہوتا ہے اوس جا کہ زخم رسل ہوتا ہے داغون سے
کنول دلونکی روشن کرلو زہرا کا چراغ اہ گل ہوتا ہے رباعی فردوس سے روح مصطفی
اتی ہے پہولون مین بسی ہوئی صبا آتی ہے کہبرا مین نہ گرمی سے عزادار حسین یہان گلشن
جنت کی ہوا آتی ہے رباعی زر خلق مین مرد باحیا کو نہ ملی کچھ فیض امیرون سے گدا کو نہ ملی
بازار جہان مین کیا عجب ہے ای انس گر مفلس ہے دوا کو نہ ملی رباعی راحت مین
ہوئی بسر کہ ایذا گذری کیونکر تاریک گھر مین تنہا گذری ای کنج لحد کی رہنے والو افسوس
کس سے پوچھے کہ تم پہ کیا کیا گذری تمہید بکا فضائل سید الشہدا بقدر بلایا
کی عوض مین عطایای امامت نَحْمَدُكَ يَا مَنْ اَجَلَّ مُصِيبَتَنَا بِالصَّاحِبِ
الْمُصِيبَةِ الرَّاتِبَةِ وَالدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ حمد و سپاس کرتا ہون خدا کی جسنے
بڑہائی ہماری مصیبت ہے بسبب شہادت اور محنت اوسکی جسپر طغیانی غم پے در پے تسدید ہے
سر شک اہل ولا ماتم سے مولا کی جوش زن ہین اور اسمان و زمین اوسکی ذکر سے بیت الحزن ہین
الْمَطْرُوحِ الطَّعِينِ وَالْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ جو میدان مین گرایا گیا سیف و سنان سے

۳۲۱

واصبر علی ما بهت السفینة
علی ذنوبه واثنی وعظ علی عفوه
علیه السلم یقول اعذر اخاك
وشکی رجل اخاه فی مجلسه فانشد
ویاکل بعضنا بعضا عیانا
ولیس الذئب یاکل لحم ذئب
فینا ولو نطق الزمان بنا هجانا
عیب سوانا نعیب زماننا والعیب

گیارہوین مجلس کمسی روانگی سید الشہدا تذکرہ فضائل خامس آل عبا

ازبسکہ کانی کمین رگین دل وگردن کی تیغ بران سی اَلذَّبِیحِ العَطْشَانِ وَ السَّلِیبِ العُرْیَانِ
وہ پیاس کی شدت مین تڑپتا ذبح کیا ہی اوسکی بدنِ صد پارہ سی جامۂ خونچکان اوتار لیا ہی
شَیْبَتُہٗ بِدَمِہٖ خَضِیبٌ وَجِسْمُہٗ عَلَی الاَرْضِ تَرِیبٌ ریشِ سفید کو خون سی فرق و
پیشانی کی خضاب ہوا بدنِ بی سر خاکین آلودہ دہوپ سی جلتا پڑا رہا اَلْمُعَفَّرِ الخَدَّیْنِ
سِبْطِ رَسُولِ الثَّقَلَیْنِ وہ شہید جسکی دو نور رخسار زمین گہوڑی سی گرتی وقت مٹی بھری
وہ مظلوم سعید فرزند رسول جسی خیر الوریٰ نی امت کی پاس اپنی امانت رکھی مَوْلاَنَا
وَمَوْلَی الکَوْنَیْنِ اِمَامُ حُسَیْنٍ عَلَیْہِ السَّلاَمُ وہ آقا ہمارا کونین کا مولا ہی حضرت
امام حسین علیہ التحیۃ والثنا ہی فَعَزُّوا یَا اِخْوَانِیْ فَاطِمَۃَ البَتُوْلَ عَلٰی اِبْنِہَا المَقْتُوْلِ
پس ای برادرانِ ایمانی ماتم برپا کرو فاطمہ زہرا کی بتولِ عذرا کو تعزیت سید الشہدا کی
فَوَاحَسْرَتَاہُ لِجُسُوْمِہِمُ المُرَمَّلَۃِ بِالدِّمَاءِ وَوَالَہْفَتَاہُ لِاَفْوَاہِہِمُ اليَابِسَۃِ
مِنَ الظَّمَاءِ ہای افسوس و دریغ ہی اون اجسامِ ساداتِ انام پر جو لہو سی اپنی ہیکر کی
لال ہوی اور بہت حسرت ہی اون دہان و مبارک لب و زبان پر جو شدتِ تشنگی او
بی آبی سی خشک و بیحال رہی ع عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ المُثَنّٰی الہَاشِمِیِّ قَالَ قُلْتُ
لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاکَ مِنْ اَیْنَ جَاءَ لِوُلْدِ الحُسَیْنِ الفَضْلُ عَلٰی
وُلْدِ الحَسَنِ وَہُمَا یَجْرِیَانِ فِیْ شَرْعٍ وَاحِدٍ کتاب علل الشرائع مین عبد الرحمان ابن مثنی ہاشمی
روایت کی ہی جو اونسی کہا مینی حضرت صادق علیہ السلام سی یہ حلِ مشکل پوچھی ہی مین تیرہ فدا
ہون امام حسین کی اولاد کو حسن مجتبی علیہما السلام کی فرزندون پر کس وجہ سی شرف ہوا ہی
باوجود اسکی جو وہ دونو کا دریای امامت ایک ہی سرچشمۂ سعادت سی ساوی نکلا ہی
فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ لِاَنِّیْ یَکُمْ مَا تَاخُذُوْنَ بِہٖ اوس جناب نی جواب دیا تمکو سبب بتلاتا ہون

جو اپنا مدعا پاو، مرتبہ بزرگی عترتِ حسین علیہ السلام جاوین تاکہ ساکت رہجاو اِنَّ جبرئیل
نَزَلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَاَمَّا وَلَدَ الحَسَنُ بَعْدُ فَقَالَ لَهُ يُولَدُ لَكَ غُلَامٌ تَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ
مِنْ بَعْدِكَ جب امام حسن کی پیدایش سی چند روز گذری تو ایک دن جبرئیلِ امین سوخدا کی
خدمتمین نازل ہوی عرض کی قدرتِ باری نی چاہاہی رحمت کردگاری کا تقاضا ہی
کہ نسلِ رسول مین فاطمۂ زہرا سی ایسا لڑکا پیدا کری جو بعد از تمہاری رحلت کی امتِ
پرجفا کی تیغ سی شہید ہوی فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا جَبْرَئِيلُ لَا حَاجَتَ لِي فِيهِ
فَخَاطَبَهُ ثَلَاثًا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى نی فرمایا ای برادر جبرئیل مجھی ایسی فرزند کی حاجت
نہین اور تین مرتبہ یہ سوال وجواب کی باتین درمیان رہین ثُمَّ دَعٰى عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ
اِنَّ جَبْرَئِيلَ يُخْبِرُنِي عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ يُولَدُ لَكَ غُلَامٌ تَقْتُلُهُ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي
فَقَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَخَاطَبَ عَلِيًّا ثَلَاثًا پھر مخبرِ صادق نی
امام اور حجتِ ناطق علی ابن ابیطالب کو بلا کی کہا ای برادر مجکو جبرئیل نی خداوند جلیل کیطرف سی
پیام لا کی دیا کہ تمہاری صلب سی ایک بیٹا ایسا عالمِ وجود مین آئیگا جو میری وفات کی بعد
ظلم وستمِ امت سی مارا جائیگا، علی مرتضی نی بھی وہ مولود سی انکار کیا، کہ مین دلبندِ غم پرورد
لیکی کیا کرونگا، اونسی بھی تین بار اس باب مین تکرار ہوئی کیسی صوت مارِ مصیبت اوٹھانی کی
تاب نہی ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ يَكُونُ فِيهِ وَفِي وُلْدِهِ الْاِمَامَةُ وَالْوِرَاثَةُ وَالْخِزَانَةُ
پھر جبرئیل نی کہا ای رسوِ خدا حضرتِ باری کی اس آفرینش مین مصلحت دیکھا کہ اوسمین اور
اولادِ امجاد مین عہدہ امامت وخلافت معین رہیگا، بارِ وراثتِ انبیا واسرارِ کبریا وہ
اپنی دوش پر لیگا فَاَرْسَلَ اِلیٰ فَاطِمَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِغُلَامٍ تَقْتُلُهُ اُمَّتِي مِنْ
بَعْدِي فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَيْسَ لِي حَاجَةٌ فِيهِ يَا اَبَتِ فَخَاطَبَهَا ثَلَاثًا بنی بشیر ونذیر نی

٣٢٣

فاطمہ زہرا کو خبر دی کہ ایزد قدیر نی تیری واسطی پیدایش ولد مقدر کی جو میری رحلت ہوئی پیچھی است بی رحم ماریگی اور انواعِ محنت واذیت مین اوسکو ڈالینگی بتولِ عذرا نی جواب دیا مجھی اوسکا دیدار ناگوار ہی ایسا بیٹا جو شہید ہو نہین درکار ہی اونسی بہی تین دفعہ وہی کلام درمیان مین آیا آخر کو رازِ نہان سی پردہ کھولا سمجھایا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْہَا اَلَا بُدَّ اَنْ یَکُوْنَ فِیْہِ الْاِمَامَۃُ وَالْوِرَاثَۃُ وَالْخِزَانَۃُ پیام سی غم وشادی کی محزون اور مسرور کیا اور کہا کہ ضرور قبول کرو امرِ قدر و قضا اوسکی اوپر وراثتِ انبیا کا مرتبہ قرار پاتا ہی کنوزِ امانت وخزانۂ رحمت حضرتِ ربانی کا سونپا جاتا ہی فَقَالَتْ لَہٗ رَضِیْتُ عَنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلِقَتْ وَحَمَلَتْ بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَحَمَلَتْ سِتَّۃَ اَشْہُرٍ یہ نوید سنکی فاطمہ نی گردنِ تسلیم جھکا دی عرض کی خدا ورسول جسمین راضی ہون مجھی منظور کی پس مزید قلق واکراہ سی حمل رہا اور مدت چھ مہینی کا عرصہ گذرا ثُمَّ وَضَعَتْہُ وَلَمْ یَعِشْ مَوْلُوْدٌ قَطُّ لِسِتَّۃِ اَشْہُرٍ غَیْرَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ پھر ولادتِ باسعادت ہوئی تو مسرت ورقت اہلبیت کو توام رہی کوئی مولود چھ مہینی کا پیدا ہو کی نہین جیا سوای حسین ابن علی اور عیسی ابن مریم علیہما السلام کی جو اونپر جامہ حیات رسا کیا فَکَفَلَتْہُ اُمُّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہنگامِ پیدایش طاہر من کفالت امور پر ام سلمہ کا اہتمام تہا روایتِ معتبرہ سی لعبا حور العین نی ساتھ عوراتِ ام سلمہ کی ہر طرحکا سرانجام کیا وَلَمْ یَرْضَعْ مِنْ فَاطِمَۃَ وَلَا مِنْ غَیْرِہَا لَبَنًا قَطُّ فریقین کی اسنادِ حسن اور صحیح مین ایا ہی کہ امام حسین علیہ السلام نی اپنی والدہ خواہ دوسری خاتون کا شیر نوش نہین فرمایا ہی وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَاْتِیْہِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ فَیَضَعُ لِسَانَہٗ فِیْ فَمِ الْحُسَیْنِ فَیَمُصُّہٗ حَتّٰی یَرْوٰی رسولِ خدا ہر روز بتولِ عذرا کی قرین آتی تہی امام حسین علیہ السلام کو

گیارہوین مجلس مکہ سی عراق کو روانگی سید الشہداؑ تذکرہ امامت و رجعت یناوانکا عوض تھا۔

آغوش مین لیکی زبانِ مبارک اونکی دہان مین دیکی ہلاتی تہی وہ تشنہ کامِ لالِ شہادت ماناکی لسان کو جو سرچشمہ فضل و کرم تہی چوستی یہانتک کہ دو تین دنرات کو سیر ہوتی فَانْبَتَ اللّٰهُ لَحْمَهٗ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پس گوشت اور پوست اور خون و رگ و پی امام حسین کی بدنین جو پیدا ہوا خاتمِ انبیا کی اجزای جسم سی بڑہا اور اوسی بحرِ سعادت کا شعبہ تہا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ شانمین امام حسین علیہ السلام کی خدانی یہ ایت نازل کی ساری امت کو اونکی شرافت سی معرفت کامل دی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَّكَانَ حَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ظاہر معنی یہ ہین کہ وصیت کی ہمنی انسان کو واسطی نیکی اور احسانِ والدین کی اور بارور ہوئی مان اونکی مبتلای ہم اور غم اور بہی حالت کراہت کی شور و شین سی حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ تا یہ کہ قوت و زور کو پہنچا اور چالیس برس کا پورا ہوا کہا ای خدا نصیب کر مجکو کہ شکر بہیجون تیری نعمت کا جو مجہی عطا کین ہین اور میری والدین کو انواعِ نعمات دین ہین توفیق بخش کہ عملِ صالح بجا لاؤن جو تو اوسکی سبب رضامند ہو وہ کام کرون بارالہا نیک و پاکیزہ اور اچہا کر میری اولاد مین فَلَوْ قَالَ اَصْلِحْ لِيْ ذُرِّيَّتِيْ كَانُوْا ذُرِّيَّتُهٗ كُلُّهُمْ اَئِمَّةً معصوم نی فرمایا کہ اگر خامس آلِ عبا دعا مانگتی ربِ علا سی بلا قید صالح ہونیکی اپنی اولاد مین ہر اینہ اونکی ساری نسل امام ہوا کرتی وَلٰكِنْ خَصَّ هٰذَا اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ لاکن اوس بزرگوار نی تخصیص کی اپنی فرزندون مین بعض اولاد کی لہذا نو مٹی ہوتی اونکی ذریت سی امام ہوی ع رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا قَالَ الْاِحْسَانُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

الخطباء والشعراء فجعلوا يذكرون فضل الرضا عليه السلم وما كان من المأمون في امره ثم دعا ابو عباد بالعباس بن المأمون فوثب فدنى من ابيه فقبّل يده وامره بالجلوس ثم نودي محمد بن جعفر بن محمد وقال له الفضل بن سهل قم فقام ومشى حتى قرب من المأمون فوقف ولم يقبل يده فقيل له امض فخذ جائزتك وناداه المأمون ارجع يا ابا جعفر الى مجلسك فرجع ثم قام ابو عباد والفضل بن سهل ...

٣٢٥

... بالمدينة فقال في الدعاء له ولي عهد المسلمين علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي ... افضل من شرب صوب الغمام ... عليه السلم بولاية العهد قام بين يديه الخطباء والشعراء وخفقت الالوية على راسه فذكر بعض من حضر ذلك المجلس ممن كان يختص الرضا عليه السلم قال نظر الي وكنت مستبشرا بما جرى فاومى الي ان ادن فدنوت منه فقال لي من حيث لا يسمعه غيري لا تشغل قلبك بهذا الامر ولا تستبشر به فانه لا يتم ... الصوت باسناده عن الفضل بن ... سهل النوبختي او عن اخ له قال لما

کتاب عاشر بحار مین ابی عبداللہ ثانی کی زبانی روایت کی ہی کہ تفسیر مین اس ایت کی بشارت دی ہی، مراد احسان سی پیغمبر خدا ہین، جو عبارات کلام الٰہی اوسپر دلالت فرماہین وَقَوْلُهُ بِوَالِدَيْهِ إِنَّمَا عَنَى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اور فرمودہ خالق کام وزبان سی معنی والدیہ یون عیان ہین کہ وہ امام حسن اور امام حسین سید شباب جنان ہین، ثُمَّ عَطَفَ عَلَى الْحُسَيْنِ فَقَالَ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا پھر حق تعالی نی عطف کیا بیان مین طرف ذکر شاہ شہیدان اور اونکی شان مین، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ وَبَشَّرَهُ بِالْحُسَيْنِ قَبْلَ حَمْلِهِ اور یہ ماجرا یون گذرا کہ اللہ نی رسالت پناہ کو خوشخبری دی قبل از قرار پانی حمل کی جو اوس سی بعد امام حسین کی پیدایش ہوئی وَأَنَّ الْإِمَامَةَ تَكُونُ فِي وُلْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فضیلت کا مزید کرامت سی رتبہ قدر و منزلت بڑھایا کہ منصب امامت اونکی اولاد مین حشر تک قایم فرمایا، ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْقَتْلِ وَالْمُصِيبَةِ فِي نَفْسِهِ وَوُلْدِهِ پھر اپنی حبیب و پیغمبر کو مطلع کیا، وہ حادثہ مصیبت سی جو ابی عبداللہ گذریگا، دشت امتحان مین وطن سی جانا، بھوک پیاس مین زخم تیغ وسنان کہانا، اولاد و طفل و جوان کا شہادت پانا، ضرب خنجر ستم سی گردن کا جدا ہونا، اور جو عترت اطہار پر ظلم و جفائی اعدا گذرینگی گھر کا لٹنا خیمونکا جلنا عورات اسیر ہوکی دربدر پھرینگی، ثُمَّ عَوَّضَهُ بِأَنْ جَعَلَ الْإِمَامَةَ فِي عَقِبِهِ اوس صدمہ محنت اوٹھانی کا عوض بخشا اور اونکی فرزندونکو دی درجہ امامت دیا وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ يُقْتَلُ ثُمَّ يَرُدُّهُ إِلَى الدُّنْيَا وَيَنْصُرُهُ حَتَّى يَقْتُلَ أَعْدَاءَهُ وَيُمَلِّكَهُ الْأَرْضَ جب رسول اللہ کو اگاہ فرمایا کہ حسین شہید کیا جایگا کہا کہ قادر توانا بعد از مدت معلوم اوس مظلوم کو دنیا مین پہیر لائیگا، لشکر نصرت اور ظفر اپنی تا ریکا دیگا کہ ساری اعدای دین کو قتل کریگا سلطنت عالم کا اوسی مالک اور مختار بنایگا رتبۂ عز و جاہ

گیارہوین مجلس مکہ سی عراق کو روانگی سید الشہدا ثواب سورہ فجر کی تلاوت کا

اور شوکت امام ابرار بڑہایگا وہو قولہ تعالی اسپر دلیل قول رب جلیل ہی اور شان مین

امام حسین کی یہ تنزیل ہی و نُرِیدُ اَنْ نَمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ اِلٰی آخر

الآیۃ ارادہ کیا ہمنی اس بات کا منت رکہین اونپر جو دنیا مین ضعیف ہوگئی ہین یعنی امام حسین

اور اونکی اولاد و اصحاب امجاد جو بار ہلاکت اور اندوہ اوٹہای تہی اون سبکو قدرت کاملہ سے

پہر زندہ کرین اپنی اعدا پر غالب ہوکی ہماری یاری سی زمین کی مالک رہین و قولہ و لقد

کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ

دوسری جا قرانِ مجید مین اللہ کا قول آیا ہی کہ ہرگاہ لکہا ہمنی زبور مین بعد ایراد ذکر کی

اس حرف کو بدرستی کہ زمین میراث ملی گی بندگانِ برگزیدہ شایستہ کو جو اونکی قبضہ تصرف مین

دین و ایمان سی آباد ہو فَبَشَّرَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ اَنَّ اَهْلَبَیْتِكَ یَمْلِکُوْنَ الْاَرْضَ وَ

یَرْجِعُوْنَ اِلَیْهَا وَ یَقْتُلُوْنَ اَعْدَائَهُمْ پس ایزد تعالی نی اپنی رسول کو اس بات کی نوید

کرامت کی کہ تمہاری اہلبیت کی عالم مین کمال اقتدار سی مراجعت ہوگی ساری دنیا و مافیہا کی

مختار و مالک رہینگی اپنی مخالفونکو غلبہ قہر سی مارکی مدت تک سلطنت کرینگی کنز عن دارم

بن فرقد قال قال ابو عبد اللّٰہ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْفَجْرِ فِیْ فَرَائِضِکُمْ وَ نَوَافِلِکُمْ

فَاِنَّهَا سُوْرَةُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَ ارْغَبُوْا فِیْهَا رَحِمَکُمُ اللّٰہُ تعالی کتاب کنز العرفان مین

دارم ابن فرقد سی روایت کی ہی اور اونسی ابی عبد اللہ ثانی کی زبانی بشارت سنی ہی جو فرزند

مخبر صادق نی فرمایا کہ ای محبو سورہ فجر کو اپنی نماز فرض و سنت مین پڑہو رحمت کری تمپر

خدای تعالی کہ اجر و ثواب زیادہ ہوگا تمہارا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ کَانَ حَاضِرُ

الْمَجْلِسِ وَ کَیْفَ صَارَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ لِلْحُسَیْنِ خَاصَّةً ابو اسامہ جو حاضر

مجلسِ والا مقام تہا بولا کیونکر یہ سورہ واسطی امام حسین علیہ السلام کی خاص ہوا قال

گیارہوین مجلس مکہ سی عراق کو روانگی سید الشہدا اثنا مین ثواب سورہ فجر کی تلاوت کا

الا تسمع الی قولہ تعالی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی مترجم آیات کرامت نی ارشاد کیا
تو نی نہین دیکھا کہ فرمایا ای نفس مطمئنہ اپنی رب کیطرف رجوع کرنا درانحال کہ تو راضی خدا سی
اور ایزد باری خوشنود تجھسی اور داخل ہو بہترین عباد و میری جنت سعادت آباد مین الہی
حاضران بزم عزا مستمعان روایات بکا حدیث و قرآن سی مراتب عالیہ شاہ کربلا کو دیکھا
اور بیان صدق ترجمان سی مناصب زاکیہ مولا کو سنا مصائب کا عوض خدا نی کیا وعدہ
عطا کیا ہی اور مناقب سید الشہدا پر کس درجہ اعلا دیا ہی جو دار دنیا مین اونکا محب
صادق الولا ہی دونو جہان مین عزت و توقیر سی کامیاب مدعا ہی دوستی اور الفت کی
یہ نشانی ہی جو غمسی محزون ہو سرور مین شادمانی کری دعوای غلامی کی علامت وفا ہی
جو ہردم رفاہ و بلا مین آقا کا ساتھہ دی اندوہ نون اونکی اندوہ و الم سی محبت مین مبتلای شیون
رہنا اس عالم مین دوبارہ زندہ ہو کی فرح آل رسول کو چشم تمنا سی دیکھنا پس ای صدر نشینان
صفہ ملال حال پر اختلال مصیبت کو غور کرو اور نالہ و فریاد مین رسم تعزیت کی مصروف کوشش ہو
عشرہ محرم کی یہ ایام شور ماتم ہین ہماری والی پر سامان آفت کی فراہم ہین نظم للمولفہ یہ بزم
عزای حسین و حسن ہی + سرو سینہ پیٹو کہ روز محن ہی + جو شیون کریگا نہال علی پر اوسی باغ جنت کی
سیر چمن ہی + غضب ہی یہ مجلس مین خاموش رہنا + مصیبت پہ رونا ہمارا چلن ہی + گرفتار درد و
بلا ہی وہ مولا + کہ مظلوم و بیکس غریب الوطن ہی + نہین بہولتا ہی وہ زخمی کا احوال + جو سر کٹ کی
پر خون عریان بدن ہی + قلم خشک لب ہو گیا وقت تحریر + کہ یہ پیاس کا ذکر تشنہ دہن ہی
نزول ملایک سی ہوتا ہی ثابت + بھرا فیض رحمت سی یہ انجمن ہی + ہوی غمسی تبیاب ہر او جید
سر شک پیمبر سی بہیگا کفن ہی + کلام جگر سوز ناظم کو تحسین + ہر ایک مصرع نظم بیت الحزن ہی

وروی عن علی بن ابراہیم عن یاسر قال لما عزم المامون علی الخروج من خراسان الی بغداد خرج معہ ذو الریاستین وخرجنا مع ابی الحسن الرضا علیہ السلام فورد علی الفضل کتاب من اخیہ الحسن بن سہل ونحن فی بعض المنازل انی نظرت فی تحویل السنۃ فوجدت فیہ انک تذوق فی شہر کذا یوم الاربعاء حر الحدید وحر النار واری ان تدخل انت وامیر المومنین والرضا الحمام فی ہذا الیوم وتحتجم فیہ وتصب علی یدیک الدم لیزول عنک نحسہ فکتب ذو الریاستین بذلک الی المامون وسالہ ان یسال ابا الحسن علیہ السلام ذلک فکتب الی الرضا علیہ السلام یسالہ فیہ فاجابہ لست بداخل الحمام غدا فاعاد علیہ الرقعۃ مرتین فکتب الیہ ابو الحسن علیہ السلام انی رایت رسول اللہ ص فی ہذہ اللیلۃ فقال یا علی لا تدخل الحمام غدا فلا اری لک یا امیر المومنین ولا للفضل ان تدخلا الحمام غدا فکتب الیہ المامون صدقت یا ابا الحسن وصدق رسول اللہ ص لست بداخل الحمام غدا والفضل اعلم قال فلما امسینا قال لنا الرضا علیہ السلام قولوا نعوذ باللہ من شر ما ینزل فی ہذہ اللیلۃ فلم نزل نقول ذلک فلما صلی الرضا علیہ السلام الصبح قال لی اصعد السطح فاستمع ہل تجد شیئا فلما صعدت سمعت الضجۃ فلم نشعر بشیء فاذا نحن بالمامون قد دخل من الباب الذی کان من دارہ الی دار ابی الحسن وہو یقول یا سیدی یا ابا الحسن آجرک اللہ فی الفضل فانہ دخل الحمام ودخل علیہ قوم بالسیوف فقتلوہ واخذ ممن دخل علیہ ثلثۃ نفر احدہم ابن خالۃ الفضل ذی القلمین قال واجتمع الجند والقواد ومن کان من رجال الفضل علی باب المامون فقالوا ہو اغتالہ وشغبوا علیہ

روائی

روانگی امام حسین علیہ السلام از مکہ جانب عراق و احوالات راہ تا منزل ثعلبیہ

قدم پیمایانِ وادی اندوہ و ملال و رہ نوردانِ صحرای زاری و ابتہال مسافرانِ دشت کرب و بلا و قایدانِ لشکرِ شیون و بکا رسیدگانِ مراحل قربِ یزدانی و مقیمانِ منازلِ امتحانِ ربانی قصہ پرغصہ قربانی راہِ وفا و سانحہ واقعہ ثانی یحیی بن زکریا زبانِ صدق و صفا سے یون بیان کرتی ہین کہ جب عاشقِ باری کو یکباری ملال دوری نی مبتلای بیقراری کیا اور پیامِ یکباری علایق و اشتی وصالِ حضوری کی سروشِ کامگاری نی دیا روحِ پرفتوح پر جامہ ہستی ناگوار ہوا شوقِ تیغ سی سرِ پرشور کا گردن پر بار ہوا پیشانی سنگِ طعنہ و سمات پر کشادہ ابرو کجبازی چرخِ مقوس پر آمادہ انجمن نور نظر کی خاک مین ملانیکو راہِ اشارہ چشمِ گوش کو صدای الغیاث کی سماعت سی خبرین گذرتی مین دماغ شمیم شہادت کا جویا زبان یادِ مولا سے گویا لب و دہان زلالِ عطش کی راغب چہرہ رخسارہ بلا کا طالب سینہ جوشِ محبت سے نیزہ محنت کا خواہان جگر پارہ دلکی ٹکڑی ہونی پر خدنگِ جذب کا نشان ہاتھونکو قطعِ حیات پر خنجرِ جفا کی جستجو رہی کمر قوتِ بازو کی ٹوٹ جانی پر بندھی تھی قدم راہِ صبر و شکیبائی کی سالک سر تا پا آفات و بینوائی کی مالک جان متحملِ ہزار آزار اور تن مستعدِ زخم نیزہ و تلوار وہ وقت آیا کہ نام و نشانِ پنجتن دنیا سی جائی خاندانِ رسول پر شورشِ بلا و محن دستِ یغما برہائی سکینہ بی پدر ام کلثوم و زینب ننگی سر پھرین اطفالِ یتیم ضربِ سیلی و تازیانی تڑپتی ہین اولادِ بتول شالِ کفارِ ترک و دیلم لٹی اہلبیت کی عزت اسیری و قید مین ستی مروی ہی عن

الْوَاقِدِیِّ وَزُرَارَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَا لَقِینَا الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ قَبْلَ خُرُوجِهِ إِلَی الْعِرَاقِ بِثَلَاثَةِ أَیَّامٍ فَأَخْبَرْنَاهُ بِهَوَی النَّاسِ بِالْكُوفَةِ وَأَنَّ قُلُوبَهُمْ مَعَهُ

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ بن عباس و ابن زبیر کا مزاحم ہونا

وَشَیّعُوھُم عَلَیْہِ کتاب عاشر بحار الانوار مین واقدی و زرارہ ابنِ صالح سی روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ السلام سی تین روز قبل جانی سفرِ عراق کی ہماری ملاقات ہوئی ہی ہمنی اہلِ کوفہ کی نفاق سی اونکو خبر دی اور ابنِ زیاد و یزید کی حیلہ اور عداوت سی تفصیل کہی کہ اوس جماعت کے دل تمہاری طرف الفت پر مایل ہین اور تلوارین ساری اولادِ رسول کی جان کی قاتل ہین فَاَوْمیٰ بِیَدِہٖ نَحْوَ السَّمَاءِ فَفُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَنَزَلَتِ الْمَلَائِکَۃُ عَدَدًا لَا یُحْصِیْھِم اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی اوس زینتِ عرش و کرسی نی ہاتھہ اوٹھا کی جانبِ افلاک اشارہ کیا ناگاہ ہمنی دیکھا کہ دروازہ اسمان کا باز ہو گیا فوجِ ملایکہ سلاحِ جنگ باندہی اسقدر آئی کہ اونکی جمعیت کی گنتی سوای ذاتِ باری کسینی نہین پائی فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَوْلَا تَقَارُبُ الْاَشْیَاءِ وَھُبُوطُ الْاَجْرِ لَقَاتَلْتُھُمْ بِھٰؤُلَاءِ حضرت نی فرمایا اگر تقارب اشیا کا دہیان اور اپنی اجر کا نقصان نہوتا تو ہر اینہ اس لشکر کی امداد و نصرت سی لڑتا اور اعدا کو مارتا وَلٰکِنْ اَعْلَمُ یَقِیْنًا اَنَّ ھُنَاکَ مَصْرَعِیْ وَمَصْرَعَ اَصْحَابِیْ لاکن پہچانتا ہون یقین کہ میرا وہان قتل اور مدفن ہی اور تمامِ اولاد و اصحاب کا حشر تک خوابگاہ و مسکن ہی وَلَا یَنْجُوْا مِنْھُمْ اِلَّا وَلَدِیْ عَلِیٌّ ہلاکت سی کوئی ہمراہ نہین باقی رہیگا سوای زین العابدین کہ ذریتِ امامت و نبوت مین وہی بچی گا رُوِیَ وَجَاءَ اَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ فَاَشَارَا عَلَیْہِ بِالْاِمْسَاکِ پس اوس سافرِ جان اور عازم وفای عہد یزدان کی خدمت مین عبد اللہ ابنِ عباس و عبد اللہ ابنِ زبیر آئی اور بعدِ سلام و تحیت بطریقِ مشورت مکہ مین ہنی کی واسطی دلیل و برہان لائی فَقَالَ لَھُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَمَرَنِیْ بِاَمْرٍ وَاَنَا مَاضٍ فِیْہِ حضرتِ مخبرِ صادق کی فرزند بولی مجھی نانا رسولِ خدا نی جو امر کیا ہی اوسکا بجا لانا راہِ صواب خدا پر جانا طاعت و فرض ہوا ہی قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَھُوَ یَقُوْلُ

گیارھوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ بن زبیر و ابن عمر کا مزاحم ہونا

واحسيناه راوی کہتا ہی ابن عباس روتی ہوی باہر نکلی نوحہ و فریاد واحسینا واسیدا کرنی

بیت الحزن چلی مروی قال وجاء عبد الله بن عمر فاشار عليه بصلح اهل

الضلال وحذره من القتل والقتال راوی کہتا ہی جب عبد اللہ ابن عمر نی سنا

کہ امام حسین علیہ السلام مکہ سی جاتی ہین اور قصد ملک عراق پر قدم بڑہاتی ہین واسطی مشورہ

نصیحت کی حضرت سی ملاقات کی اور ترک مقاتلہ و طاعت اہل بدعت پر صلاح دی فقال

عليه السلام يا ابا عبد الرحمان اما علمت ان من هوان الدنيا على الله تعالى

اوس جناب نی جواب دیا ای ابا عبد الرحمان تمنی نہین یہ کہا کہ دنیا بی اعتبار ہی اور کسقدر اللہ تعالی کی

نزدیک پست و خوار ہی ان راس يحيى بن زكريا اهدى الى بغي من بغايا بني

اسرائيل خوشنودی زن فاحشہ کی واسطی یحیی ابن زکریا کا سر کاٹا گیا اور لہو مین بھرا وہ راس

بنی اسرائیل کی پاس کہا گیا اما تعلم ان بني اسرائيل كانوا يقتلون ما بين طلوع

الفجر الى طلوع الشمس سبعين نبيا وہ اشرار ایسی جفا کار تہی جو دلمین خوف خدا مطلق نرکہا

کہ مابین طلوع صبح اور ظہور آفتاب ستر پیغمبر کو مار ڈالا ثم يجلسون في اسواقهم يبيعون

ويشترون كان لم يصنعوا شيئا خوش و خرم بازارمین دکانین کہولتی خرید و فروخت مین

مصروف ہوتی گویا کچہہ نہین کیا جس کا چرچا کرین یا گریبان تاسف مین ذرا منہہ ڈالین فلم

يعجل الله عليهم بل اخذهم بعد ذلك اخذ عزيز ذي انتقام پس خدا نی اونکو مہلت

بخشی جب مصلحت دیکہی سخت عذاب کی سزا دی اتق يا ابا عبد الرحمان ولا تدع

نصرتي ای ابا عبد الرحمان تقوی و پرہیزگاری کو اپنا شعار اوقات کرو اور مجہہ بی یار و غریب کی

نصرت و مددگاری کو ہاتہہ سی ندو مروي عن الفرزدق انه قال حججت باُمي في

سنة ستين فبينما انا اسوق بعيرها حتى دخلت الحرم فرزدق شاعر کوفی سی

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین فرزدق شاعر کا آنا

یہ مضمون ادا ہوا کہ مین سنہ ساٹہہ مین والدہ کو ساتہہ لیکی عازم حج تہا صحرا و بیابان مین
ماکی اونٹ کو ہانکتا جاتا تاکہ حرم خدا کی قرب و جوار مین پہنچا اِذ لَقِیتُ الحُسَینَ خَارِجًا
مِن مَکَّۃَ مَعَہُ اَسیَافُہُ وَاَترَاسُہُ حوالی شہر مکہ مین قبلۂ ایمان امام حسین علیہ السلام کو
قدم باہر رکہا اونکا سامان سفر اور سپر تلوار والی سوار و پیادیکا لشکر جو ہمراہ تہا نظر سی گذرا
فَقُلتُ لِمَن ہٰذَا القِطَارُ فَقِیلَ لِلحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ عَلَیہِمَا السَّلَامُ مینی پوچہا
یہ قطار مین کسکا اسباب بار آتا ہی جواب دیا کہ فرزند احمد مختار امام حسین علیہ السلام کا جاہ و حشم
جاتا ہی فَاَتَیتُہُ وَسَلَّمتُ عَلَیہِ وَقُلتُ لَہُ اَعطَاکَ اللہُ سُؤلَکَ وَاَمَلَکَ
فِیمَا تُحِبُّ بِاَبِی اَنتَ وَاُمِّی یَابنَ رَسُولِ اللہِ مَا اَعجَلَکَ مِنَ الحَجِّ یہ خبر سُنکی
مین حضور شاہ دین مین گیا سلام و تحیت بجالا کی رسم دعا و ثنا کو ادا کیا عرض کی اے جانب والا
دنیا و مافیہا خدا تمہاری مراد اور آرزو کو برلاوی اور میری ماں باپ کو تمپر سی قربان اور فدا
کری ای فرزند رسول دلبند بتول کیا ماجرا گذرا جو حرم کبریا سی اتنا جلدی قدم باہر نکالا مناسک
حج کو ایام طواف مین پورا نہ کیا کس ہجوم بلا نی آپکو صدمۂ غربت دیا قَالَ لَو لَم اَعجَل لَاُخِذتُ
جواب دیا ہر گاہ مین اعمال حج بجالانی پر توقف کرتا تو اعدا کی ہاتہہ مین گرفتار اور مقید ہو جاتا
ثُمَّ قَالَ مَن اَنتَ قُلتُ رَجُلٌ مِنَ العَرَبِ وَلَا وَاللہِ مَا فَتَّشَنِی عَن اَکثَرَ مِن ذٰلِکَ
کمال شفقت اور مہربانی سی پوچہا تو کون ہی جو ہماری حال کا جویا ہوا مینی کہا قبائل عرب سے
ایک مسافر ہونگا قسم خدا کی زیادہ نام و نشان کا پتا نہ باونگا ثُمَّ قَالَ لِی اَخبِرنِی عَنِ
النَّاسِ خَلفَکَ پہر مجہی ارشاد کیا وہ خبر دی جو دیکہا ہی اور خلایق کو اپنی شہر مین کس طور پر
چہوڑا ہی فَقُلتُ اَیِّ خَبِیرٍ سَئَلتَ قُلُوبُ النَّاسِ مَعَکَ وَاَسیَافُہُم عَلَیکَ
وَالقَضَاءُ یَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَاللہُ یَفعَلُ مَا یَشَاءُ مینی عرض کی جو اپنی حال عراق پوچہا ہے

اونکی دل پر نفاق کو تمہاری دوستی پر اتفاق ہوا ہی مگر تلوارین قتل آل رسول پر چمکت جاتی ہین
یزید کی ہواداری مین جو ہر ستم دکہاتی ہین حکم قضا و قدر آسمان سی آتا ہی اور اللہ جو چاہتا ہی
وہ کرتا ہی قَالَ صَدَقْتَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَکُلَّ یَوْمٍ رَبُّنَا ہُوَ فِیْ شَاْنٍ
اِنْ نَزَلَ الْقَضَاءُ بِمَا نُحِبُّ فَنَحْمَدُ اللّٰہَ عَلٰی نَعْمَائِہٖ وَہُوَ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی اَدَاءِ الشُّکْرِ
فرمایا کہ سچ کہا تونی اول و آخر مین ہر کام پر ارادۂ الٰہی کو اختیار ہی اور اوسکی امر محکم کو ہر روز
نیا اقتدار ہی وہ قضا و بلا جاری کرتا ہی جیسا کہ بندونکی واسطی مناسب جانتا ہی اگر نازل ہو اوسکی
تقدیر جو مطلوب ہی پس حمد کرون اللہ کی نعمات پر اور مدد کرتا ہی ادای شکر و سپاس مین کائنات پر
وَاِنْ حَالَ الْقَضَاءُ دُوْنَ الرَّجَاءِ فَلَمْ یَبْعُدْ مَنْ کَانَ الْحَقُّ نِیَّتَہٗ وَالتَّقْوٰی
سَرِیْرَتَہٗ اگر برخلاف مرادِ عباد مشیت و ارادۂ خالق مین حکم صادر ہو تو بہی ناراض نہین ہوتا
جو حق کی ساتہہ اوسکی نیت اور سیرت پرہیزگاری فقلت لہ اجل بلغک اللہ ما تحب
وَکَفَاکَ مَا تَحْذَرُ مین بولا سچ ہی اللہ تمہاری مہم کو حسب دلخواہ برلائی اور اعدا کی شر و
آفت سی عترتِ رسالت پناہ کو بچائی وَسَاَلْتُہٗ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ نُذُوْرٍ وَمَنَاسِکَ
فَاَخْبَرَنِیْ بِہَا وَحَرَّکَ رَاحِلَتَہٗ یعنی پوچہا آدابِ زیارت اور مناسکِ طواف کو اوس
ہادی عالم نی ساری مسایل و ارکان تعلیم کئی مجکو بعد ازادای کلام زمام ناقہ سواری کو اوٹہا یا
سلام علیک فرما کی راہِ مقصد مین قدم بڑہایا وہ قاسم جنت و نعیم بشیر چلی تاکہ خوف و رجا کی
کشاکش سی منزلِ تنعیم مین پہنچی وَرُوِیَ وَلَحِقَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ بِابْنَیْہِ عَوْنٍ وَ
مُحَمَّدٍ وَکَتَبَ عَلٰی اَیْدِیْہِمَا کِتَابًا یَقُوْلُ فِیْہِ جسوقت شاہ بحر و بر کی خبر عبد اللہ جعفر کو
پہنچی تشویشِ جانِ فرزندِ احمدِ مختار سی طاقتِ ضبط و قرار باقی نرہی بہت الحاح و زاری سی
عرضی لکہی اور اپنی دو نو پسر عون و محمد کی ہاتہہ بہیجی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاللّٰہِ لَمَّا

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ جعفر کا حاکم سی نامہ امان لانا

اِنصَرِفْ حِینَ تَنظُرُ فِی کِتَابِی هٰذَا فَاِنِّی مُشْفِقٌ عَلَیْکَ مِنْ هٰذَا الوَجْهِ الَّذِی تَوَجَّهْتَ لَهُ ای قایم مقام رسول اور نشان ونام حیدر وبتول خدا کی واسطی جب میرا نوشتہ پڑھنا تو اوسدم سفرِ عراق سی پھرنا وہانکا ہرگز قصد نکرنا مین ازراہِ خیر خواہی عرض کرتاہون اور جدہر جاتی ہو مآل مین تباہی کا سامان دیکھتاہون بِاَنْ یَکُونَ فِیهِ هَلَاکُکَ وَاسْتِئْصَالُ اَهْلِ بَیْتِکَ یہ اسباب ہین تمہاری شہادت کی اور ہلاک وبربادی اہل وعیال وعترت کی وَاِنْ هَلَکْتَ الیَوْمَ طُفِیَ نُورُ الاَرْضِ فَاِنَّکَ عَلَمُ المُهْتَدِینَ وَرَجَاءُ المُؤْمِنِینَ پس اگر خدا نکری آپکو کچھ بلا اور آفت نی گھیرا جان سی مارا تو گویا عَلَمِ ہدایت گرا رونقِ اسلام پر پانی پھیرا حجت اور خلیفہ خدا دنیا سی گیا امیدگاہِ اہلِ سعادت کوئی نرہا تم زمین وزمان کی نور ہو جہان مین اندھیرا چھا جائیگا نشانِ طریقِ دین سردارِ مومنین ہو نقشہ ایمان کا بگڑ جائیگا وَلَا تَعْجَلْ بِالسَّیْرِ فَاِنِّی فِی اَثَرِ کِتَابِی وَالسَّلَامُ تمکو قسم دیتاہون جانی مین جلدی نکرو جہان میرا عریضہ دیکھو اوس مقام پر متوقف رہو کہ مین اس تحریر کی پیچھی آتاہون اور جو تدبیر مناسب ہی وہ کرتا لاتاہون وَصَارَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَی عَمْرِو بْنِ سَعِیدٍ فَسَأَلَهُ اَنْ یَکْتُبَ اِلَی الحُسَیْنِ اَمَانًا وَیُمَنِّیَهُ لِیَرْجِعَ عَنْ وَجْهِهِ عبد اللہ ابن جعفر نی شاہان قدم بڑہایا مکہ مین جاکی عمرو بن سعید سی چاہا کہ ای ایہ گردشِ تقدیر سی حضرت شبیر عجب مصیبت مین گھری ہین خوف اور نرغہ اعدا سی کہین پناہ نرہی تو مقتل کیطرف چلی ہین اگر گوشہ عافیت اور سلامت اونکی رہنی کو ملی تو مین پھیر لاؤن پنجتن آل عبا سی وہی باقی ہین عراق کو جانی ندون فَکَتَبَ اِلَیْهِ عَمْرُو بْنُ سَعِیدٍ کِتَابًا یُمَنِّیهِ فِیهِ الصِّلَةَ وَیُؤْمِنُهُ عَلَی نَفْسِهِ وَاَنْفَذَهُ مَعَ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ اوسنی حسبِ استدعا کی طومار شعر قول وقرار لکھا اور اپنی بھائی کی ہاتھ نوشتہ دلداری سید الشہدا کو بھیجا فَلَحِقَهُ یَحْیَی وَعَبْدُ اللّٰهِ

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عبد اللہ کا نامہ امان لانا فرزندونکو ہمراہ بہیجنا

بن جعفر بعد نفوذ ابنیه و دفعا الیه الکتاب وجهدا به فی الرجوع

پس یحیی کی ہمراہ بعد روانگی فرزندان عبد اللہ جعفر بہی امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین

ائی اور کتابت دیکی بہت اصرار و مبالغہ سی حرف بازگشت لب پر لائی فقال انی

رایت رسول اللہ فی المنام وامرنی بما انا ماض له حضرت نے کہا مینی اپنی نانا

رسولخدا کو خواب مین دیکہا ہی اوس مطلب کی سرانجام کو جاتا ہون جو ارشاد ہوا ہے

فقالوا له ما تلک الرؤیا پوچہا وہ رویا کا مدعا کیا ہی جو اوسنے اپکو امر کیا ہی فقال

ما حدثت احدا بها ولا انا محدث بها احدا حتی القی ربی عز وجل

جواب دیا وہ ماجرا اپنی کسی پر نہین کہولا ہی اور کبہی نہ کہونگا تا خدا سی ملاقات ہو کہ وہ وقت

نزدیک ایا ہی فلما یئس منه عبد الله بن جعفر امر ابنیه عونا و محمدا

بلزومه والمسیر معه والجهاد دونه جب عبد اللہ ابن جعفر سرور کی مراجعت سے

مایوس ہوئے تو اپنی دونو فرزند اوس جناب کی ہمراہ رکاب کئی وصیت فرمائی کہ تم یا نکی

ساتہہ مانند سایہ جاؤ اگر اعدا سی مقابلہ ہو جان نثاری مین شرط وفا بجا لاؤ جہوتی سن مین

بڑا نام کرو جسمین روح رسول و بتول خوش ہو انجام دو میدان جہاد مین حمایت امام دین پر

ایسا لڑنا جو دنیا مین نام اور نشان جعفر طیار کو زندہ کرنا و رجع مع یحیی بن سعید

الی مکة و توجه الحسین الی العراق پس عبد اللہ جعفر با چشم تر اور خون جگر یحیی کی

ہمراہ طرف مکہ معظمہ پہری اور حضرت امام حسین علیہ السلام المبیت اور موالی اپنی لیکی جانب عراق

راہی ہوی معهد الا یلوی الی شیء حتی نزل ذات عرق لاکن بنای شوق مین

کسی امر کی مقید اور پابند آسایش نہتے تا کہ منزل ذات عرق مین باجزا رکدو کاوش پہنچی قال ثم

سار صلوات اللہ علیه حتی نزل الثعلبیة وقت الظهیرة راوی کہتا ہی وہ سالک

یوم الجمعة لعشر خلون من رجب ... وقبض
علیه السلام ببغداد فی آخر ذی القعدة
سنة عشرین و مائتین وله یومئذ خمس
و عشرون سنة وکانت مدة خلافته
لابیه سبع عشرة سنة وکانت فی امامته
بقیة ملک المأمون وقبض علیه السلام
فی اول ملک المعتصم وامه ام ولد یقال
لها سبیکة و یقال درة ثم سماها الرضا علیه السلام
خیزران و کانت نوبیة و لقبه التقی و المنتجب
و الجواد و المرتضی و یقال له ابو جعفر الثانی
و دفن علیه السلام فی مقابر قریش
فی ظهر جده موسی علیهما السلام

الفصل الثانی فی ذکر النصوص الدالة

علی امامته یدل علی امامته علیه السلام
بعد ... الاعتبار و طریقة التواتر
... التی تقدم ذکرها فی امامة ابائه

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین ملنا ابا ہریرہ کا اور ابن زیاد کو ولید کا نامہ لکھنا

طریقِ ہدایت اکی بڑہی تا کہ ذوحب و وہہ مقام ثعلبیہ مین اوتری فَنَزَلَ بِالثَّعْلَبِيَّةِ فَبَاتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِی الْمَوْضِعِ فَلَمَّا اَصْبَحَ اِذَا بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ يُكْنَى اَبَا هِرَّةَ الْاَزْدِيِّ

قَدْ اَتَاهُ اتکو اوس یگانہ روزگار نی وہان آرام اور مقام فرمایا جب صبح ہوئی تو ایک

شخص ابا ہرہ ازدی جانب کوفہ سی آیا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا

الَّذِي اَخْرَجَكَ عَنْ حَرَمِ اللهِ وَحَرَمِ جَدِّكَ مُحَمَّدٍ لوازم اداب سی اوس محبت خدا کو

سلام کیا اور کہا ای فرزند خیر الوری کیا سبب ہوا کیون اس ایام شور و فساد مین حرم کبریا

روضہ مصطفی سی باہر نکلی ہو عترت طاہرہ عورات اور بچونکو دشت غربت مین ساتھہ لیکی

چلی ہو فَقَالَ الْحُسَيْنُ وَيْحَكَ اَبَا هِرَّةَ اِنَّ بَنِي اُمَيَّةَ اَخَذُوا مَالِي فَصَبَرْتُ

وَشَتَمُوا عِرْضِي فَصَبَرْتُ وَطَلَبُوا دَمِي فَهَرَبْتُ جواب دیا وای اوپر تیری ای ابا ہرہ

بنی امیہ نی میرا مال اور دولت غصب کیا تو چپ رہا علاوہ اوسکی برا کہا بد زبانی سی نا سزا

خطاب دیا پھر بھی در گذرا جب میری لہو بہانی کا بہانہ ڈہونڈا - قطع اولادِ رسول اتنگ

حرمتِ بتول کا سامنا ہوا تو چلا آیا وَاَيْمُ اللهِ لَتَقْتُلُنِي الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَلَيُلْبِسَنَّهُمُ

باغی طاغی مجھی کہین جیتا چھوڑینگی جہان پائینگی شدت جور و جفا سی مع اولاد قتل کرینگی

وَلَيُلْبِسَنَّهُمُ اللهُ ذُلًّا شَامِلًا وَسَيْفًا قَاطِعًا وَلَيُسَلِّطَنَّ عَلَيْهِمْ مَنْ يُذِلُّهُمْ

حَتَّى يَكُونُوا اَذَلَّ مِنْ قَوْمِ سَبَا میری شہادت کی انتقام سی ایزد قہار انکو ذلت دیگا

اور شمشیر قاطع سرکشونکی گردن پر پھیر دیگا اوسکو حاکم فرمائیگا جو سبکو ایسا جامہ رسوائی

پہنائی کہ قوم سبا سی بدتر انکا درجہ خواری ہو جائی وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ وَاتَّصَلَ

الْخَبَرُ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ اَمِيرِ الْمَدِينَةِ بِاَنَّ الْحُسَيْنَ تَوَجَّهَ اِلَى الْعِرَاقِ فَكَتَبَ

اِلَى ابْنِ زِيَادٍ راوی کہتا ہی جب امام حسین علیہ السلام کی خبر کوچ مکہ سی طرف عراق و ...

حاکم مدینہ کو بھی روضہ احمد مختار کا تلاطم دیکھہ کی بہت اوسی تشویش گذری ابن زیاد کو
نامہ لکھا اوس بد نہاد مبدا فساد کو آگاہ کیا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ تَوَجَّهَ
اِلَی الْعِرَاقِ وَهُوَ ابْنُ فَاطِمَةَ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاحْذَرْ یَا ابْنَ
زِیَادٍ اَنْ تَاْتِیَ اِلَیْهِ بِسُوْءٍ اما بعد معلوم ہو کہ امام حسین علیہ السلام جانب کوفہ قدم نہادہین
اور وہ فرزند فاطمہ زہرا بنت رسو خدا برگزیدہ کبریا ہین خبردار ہنگام ورود اوس حضرت کا
پاس احترام رکھنا کوئی طرحکی اذیت اور بی حرمتی کا مرتکب نہونا فَتَهِیْجُ عَلٰی نَفْسِكَ
وَقَوْمِكَ اَمْرًا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَا یَصُدُّهٗ شَیْءٌ وَلَا تَنْسَاهُ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ
اَبَدًا مَّا دَامَتِ الدُّنْیَا اپنی دلمین ذرا غور کرنا اوس جناب کی تعرض سی بچا رہنا
ہنوکہ دنیا کی عام و خاص مین تیری ظلم و جفا کا چرچا رہی خلق کو یہ سانحہ نہ بھولی قوم
اور قبیلہ کو حشر تک لعنت پڑی قَالَ فَلَمْ یَلْتَفِتِ ابْنُ زِیَادٍ اِلٰی کِتَابِ الْوَلِیْدِ
اوس شقاوت اثر نی ولید کی خط پر کچھہ التفات نکیا اور سامان قتل و آزار مظلوم کربلا مین
زیادہ سرگرم ہوا وَفِیْ کِتَابِ تَارِیْخِ عَنِ الرِّیَاشِیْ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ رَاوِیْ حَدِیْثِهٖ
قَالَ حَجَجْتُ فَتَرَکْتُ اَصْحَابِیْ وَانْطَلَقْتُ اَتَعَسَّفُ الطَّرِیْقَ وَحْدِیْ کتاب
تاریخ مین ریاشی کی زبانی لکھا ہی کہ اپنی سند سی راوی حدیث کہتا ہی جب روانگی
امام حسین علیہ السلام کا ماجرا مکہ سی جانب عراق سنا بعد فراغ طواف سب رفقا کو چھوڑ کی
تن تنہا راہ غیر مشہور سی اونکی پیچھی چلا فَبَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ اِذْ رَفَعْتُ طَرْفِیْ اِلٰی اَخْبِیَةٍ
وَفَسَاطِیْطَ فَانْطَلَقْتُ نَحْوَهَا غلبہ شوق ملازمت مین صحرا و بیابان سی گذرتا تہا
ناگاہ ایک طرف میری نگاہ پڑی خیمہ گاہ عرش اشتباہ کو دیکھا حَتّٰی اَتَیْتُ اَدْنَاهَا
فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ الْاَبْنِیَةُ فَقَالُوْا لِلْحُسَیْنِ جب نزدیک سراپردہ پہنچا پوچھا

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا عیاشی کا راہ ملنا

یہ دیرہ کسکا ہی جوابدیا کہ فرودگاہ حسین علیہ السلام خامس آل عبا ہی فقلت ابن علیؑ و ابن
فاطمة علیہما السلام قالوا نعم مینی سوال کیا حسین ابن علی مرتضی و فاطمہ زہرا علیہما
السلام ہین مجہی بتا دیا وہی جو فرزند ناز پروردہ رسولخدا خیر الانام ہین قلت فی ایہا ہو
قالوا فی ذلک الفسطاط مینی اونسی دریافت کیا وہ مولا کہان ہین بولی اسی منزل
بیت الشرف مین نور افشان ہین فانطلقت نحوہ فاذا الحسین متکئ علی باب
الفسطاط یقرء کتابا بین یدیہ مین آنجناب کو شتابان گیا حضرت کو دروازہ خیمہ پر
تکیہ لگائی دیکہا سامنی اونکی خطوط رکہی ہین وہ مالک تحریر مطالعہ کرتی ہین فسلمت فرد
علیّ فقلت یا ابن رسول اللہ بابی انت وامی ما انزلک فی ہذہ الارض
القفراء التی لیس فیہا ریف ولا منعة پس باداب تمام مینی سلام کیا امام انام نی
مہربانی سی جواب دیا عرض کی سبط خیر الوری فرزند زہرا میری مان باپ ہون آپ پر فدا کیا سبب ہی
جو حضور اس زمین بی آب و گیاہ مین اوتری ہین جہان زراعت اور استحکام آبادی کا نام نہین
سنی ہین قال ان ہؤلاء اخافونی وہذہ کتب اہل الکوفة وہم قاتلی جوابدیا کہ
بنی امیہ نی طغیان جور و جفا سی مجہی خوف کا مبتلا کیا ہی ناچار دشت غربت مین جلای وطن کا
بار دوش پر لیا ہی سرداران اہل کوفہ کی یہ نامی تقاضای طلب کی حامل ہین اور یقین جانتا ہون
کہ وہ سب میری دشمن قاتل ہین فاذا فعلوا ذلک ولم یدعوا للہ محرما الا انتہکوہ
بعث اللہ الیہم من یقتلہم حتی یکونوا اذل من قوم الامة جب ایسا فعل قبیح
کرینگی اور قہر الہی سی ہماری واسطی نہ ڈرینگی تو خدای تعالی اونپر ایسی جابر کو مسلط کریگا جو سبکو ماری
خاک مین ملجائین اور وہ ذلت دی کہ ساری است سی بدتر خوار ہو جائین قال المفید
ولما بلغ عبید اللہ ابن زیاد اقبال الحسین من مکة الی الکوفة بعث

الحُصَینُ بنُ نُمَیرٍ صَاحِبِ شُرطِہٖ سند معتبر سی شیخ مفید نی کہا ہی جبر گاہ اخبار ہجرت امام حسین علیہ السلام کو ابن زیاد نی سنا ہی کہ وہ قبلۂ شعر و بنا الحرم کو لیکی مکہ سی جانب کوفہ عازم ہوا عبید اللہ نی حصین ابن نمیر داروغہ اور نقیب کو فراوان لشکر دیکی سر راہ بھیجا حَتّٰی نَزَلَ القَادِسِیَّۃَ وَ نَظَمَ الخَیلَ مَا بَینَ القَادِسِیَّۃِ اِلَی القُطقُطَانِیَّۃِ وَ قَالَ لِلنَّاسِ ھٰذَا حُسَینٌ یُرِیدُ العِرَاقَ وہ ستمگر منزل قادسیہ مین ہمراہ سپاہ اوترا وہان سی قطقطانیہ تک اپنا لشکر ناکہ بندیکو مامور کیا خلایق سی کہا امام حسین عراق کو آتی ہین ہر راہ رو کو خبردار اونکی مدد کو جو آتا جاتا ہو گرفتار کر لو فَاَخَذَ مَا بَینَ وَاقِصَۃَ اِلٰی طَرِیقِ الشَّامِ وَ اِلٰی طَرِیقِ البَصرَۃِ فَلَا یَدَعُونَ اَحَدًا یَلِجُ وَ لَا اَحَدًا یَخرُجُ اوسنی طرف سی کوفہ کی راہ شام اور بصرہ مین اپنی نگہبان بٹھائی تاکہ مسافر کہین سی خبر آنی جانی نہ پائی فَاَقبَلَ الحُسَینُ لَا یَشعُرُ بِشَیءٍ حَتّٰی لَقِیَ الاَعرَابَ فَسَاَلَھُم امام حسین علیہ السلام کا مقام اور کوچ حال روزگار سی ناواقف ہوتا ناگاہ ایک جماعت عرب صحرا نشین کو دیکھا اونسی اخبار پوچھا فَقَالُوا لَا وَ اللّٰہِ مَا نَدرِی غَیرَ اَنَّا لَا نَستَطِیعُ اَن نَلِجَ وَ لَا نَخرُجَ فَسَارَ تِلقَاءَ وَجھِہٖ جواب دیا یا مولا ہمین کچھ معلوم نہین کیا ہوا مگر یہ کہ نہ کہین جاسکتی ہین اور نہ ادہر کوئی آسکی حضرت ویسی ہی آگی بڑہی خدا پر توکل کئی تہی وَ حَدَّثَ جَمَاعَۃٌ مِن فَزَارَۃَ وَ مِن بَجِیلَۃَ قَالُوا کُنَّا مَعَ زُھَیرِ بنِ قَینِ البَجَلِیِّ حِینَ اَقبَلنَا مِن مَکَّۃَ بعض لوگون نی فزارہ و بجیلہ سی روایت کی کہ ہمنی زہیر بن قین بجلی کی ہمراہ بعد فراغت حج جب مراجعت کی ہی وَ کُنَّا نُسَایِرُ الحُسَینَ عَلَیہِ السَّلٰمُ فَلَم یَکُن شَیءٌ اَبغَضَ عَلَینَا مِن اَن نُنَازِلَہٗ فِی مَنزِلٍ ہر منزل مین امام حسین علیہ السلام کی پیچہی راہ چلتی اور ہمکو ناگوار تہا جو حضرت کی ساتھ ایکجا اوترتی وَ اِذَا سَارَ الحُسَینُ وَ نَزَلَ فِی مَنزِلٍ

گیارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا اور زہیر بن قین کا شریک ہونا

لَم نَجِدْ بُدًّا مِنْ اَنْ نُنَازِلَهُ فَيَنْزِلُ الْحُسَيْنُ فِي جَانِبٍ وَنَنْزِلُ فِي جَانِبٍ
ہرگاہ وہ دین پناہ روانہ ہو جاتی اور منزل پر وارد ہوتی تو ہم اکی چلنی اسواسطی کہ اوکی
رفاقت ہمپر لازم ہو مگر دور مقام کرتی سبحان اللہ جور وجفای ابن زیاد سی کیا انقلاب روزگار
تھا کہ قرب وجوار فرزند احمد مختار خلایق پر اس درجہ ناگوار ہوا فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ نَتَغَدّٰى
مِنَ الطَّعَامِ لَنَا اِذْ اَقْبَلَ رَسُولُ الْحُسَيْنِ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ راوی کہتا ہی اتفاقا
ایکمنزل مین علاحدہ اوتری تہی دسترخوان بچہای ہم سب کہانی کو بیٹہی تہی ناگاہ امام حسین
علیہ السلام کا خادم ہماری پاس آیا سلام کیا اور خیمہ کی اندر داخل ہوا فَقَالَ يَا زُهَيْرَ بْنَ
الْقَيْنِ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنَ بَعَثَنِي اِلَيْكَ لِتَاْتِيَهُ بولا ای زہیر مجکو ابا عبد اللہ
الحسین علیہ السلام نی بہیجا ہی اور تجکو اپنی پاس طلب فرمایا ہی فَطَرَحَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنَّا
مَا فِي يَدِهِ حَتّٰى كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُسِنَا الطَّيْرُ یہ کلام سنکی حالت سکتہ مین سبکا نوالہ ہاتہ سی
گر پڑا گویا طایر ہوش نی سر سی ہماری پرواز کیا ہم ساری حاضرین خاموش تہی کسیکی منہہ
لا و نعم برنہ کہلی فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ وَهِيَ دَيْلَمُ بِنْتُ عَمْرٍو سُبْحَانَ اللهِ اَيَبْعَثُ
اِلَيْكَ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ثُمَّ لَا تَاْتِيَهُ اوسکی جورو مسماۃ دیلم بنت عمرو بولی کیا عجب ہی
فرزند رسولخدا بلاتی اور تو جانی سی جان چہپای اوسکا پیام خیال مین نہ لای وَلَوْ اَتَيْتَهُ
فَسَمِعْتَ كَلَامَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتَ مناسب ہی کہ جلدی جا کی حاضر ہو اور سنا حضرت
سنکی چلا آنا توقف نکر فَاَتَاهُ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ مُسْتَبْشِرًا قَدْ
اَشْرَقَ وَجْهُهُ پس زہیر وہان خدمت اشرف مین گیا تہوڑی دیر بعد خوش وخرم او
شگفتہ رو پہر اکی دم لیا فَاَمَرَ بِفُسْطَاطِهِ وَثَقَلِهِ وَمَتَاعِهِ فَقُوِّضَ وَحُمِلَ اِلَى
الْحُسَيْنِ اپنی خدام سی کہا خیمہ اوکہاڑو سب اسباب اوٹہاو بارکش پر لادو واپس اپنا

سامان

سامان حضرت کی لشکر مین لیگیا اور دل وجان سی زمرہ انصار مین جا ملا ثم قال لامرأتہ

اَنْتِ طَالِقٌ اِلْحَقِی بِاَہْلِكِ فَاِنِّی لَا اُحِبُّ اَنْ یُصِیْبَكِ بِسَبَبِی اِلَّا خَیْرٌ

اپنی زوجہ سی بولا مینی تجکو طلاق دیا بخیر و عافیت عزیزواقربا کی پاس ملحق ہو جا مجھی ناگوار ہی

کہ بلا مین بی اور تجھی کوئی آزار پہنچی وَزَادَ السَّیِّدُ وَقَدْ عَزَمْتُ عَلٰی صُحْبَةِ الْحُسَیْنِ لِاَفْدِیْہِ

بِرُوْحِی وَاَقِیْہِ بِنَفْسِی ثُمَّ اَعْطَاہَا مَالَہَا وَسَلَّمَہَا اِلٰی بَعْضِ بَنِی عَمِّہَا لِیُوْصِلَہَا اِلٰی اَہْلِہَا

روایت سید مین زیادہ بیان ہوا ہی کہ جب زہیر نی ملازمت امام حسین علیہ السلام کا قصد کیا ہی جان نثاری کی واسطی بارِ وفادوش پر لیا ہی بی بی کا مال و زیور دیکی اوسکی عمزاد بہائی کو سونپ دیا ہی

تاکہ قوم و قبیلہ مین عزت و حرمت سی لیجائی گوشہ خانہ عافیت مین سلامت اور تندرست بٹہائی

فَقَامَتْ اِلَیْہِ وَبَکَتْ وَوَدَّعَتْہُ وَقَالَتْ خَارَ اللّٰہُ لَكَ زوجہ زہیر خاوند کی وداع کو

اٹھی بڑہی روتی ہوئی حسرت و یاس مین کہنی لگی خدا تجکو خیر و برکت دارین دی اور منزل مقصود کا

مقام عالی نصیب کری اَسْاَلُكَ اَنْ تَذْکُرَنِی فِی الْقِیَامَةِ عِنْدَ جَدِّ الْحُسَیْنِ

عَلَیْہِ السَّلَامُ آرزو ہی کہ مجھی اپنی دل سی قیامت کی روز نہ بہولنا خدمت مین سید انبیا جد حسین علیہ

السلام کی یاد رکہنا زن و شوہر آپس مین بیتاب اور جگر کباب رخصت ہوئی مشاہدہ صدمہ

فراق پر ناظرین کی انکہون سی دریای سرشک بہی اس جا مجھی یاد آیا ایک زوجہ مصیبت زدہ کا

شوہر سی جدا ہونا اور مایوس اندوہ بلا مین رو رو کی جان کہونا وہ امام حسین علیہ السلام کا

دم واپسین خیمہ مین آنا صدای الوداع پر ام لیلی و ربابہ کا بیتاب ہو جانا بی بی نگران کی خاوند کا

بدن زخم نیزہ اور تلوار و تیر سی فگار ہی دہن ہر جراحت سی لہو بہتا ہوا چہرہ پر غبار ہی پیاس کی

شدت سی زبان مین کانٹی پڑی تہی صدہا خدنگ سوفار تک سینہ اقدس مین گڑی تہی

بہائی سب ماری گئی بیٹی بہتیجی کام آئی تن تنہا بیکس و بی یار سر دینی کو مقتل مین قدم ہا رہی ہی

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین شتر سوار اور حر بن یزید کا ملنا

اس صوت سراپا رقت مین بی بی سی رخصت کو آئی کلمۂ ھٰذا اِفراقُ بَینِی وَبَینِکُم کہ
لائی امام نی آئینۂ خیال مین اونکا اسیر ہونا دیکھا، ورطۂ ابتہال مین پردۂ خیمہ سی باہر نکلنا
مخفی زنہار، غارت گرونکی ہاتھہ سی چادر و معجر کا اوترنا، قید اعدا مین پشتِ شتر سی اُس گرنا
شہر کوفہ اور شام کی بلوای عام مین جانا، ابنِ زیاد کی روبرو گنہگارونکی مانند کہڑا ہونا
واویلا وا غربتا ہای مظلومی سید الشہدا اوس ہنگامۂ خونخوار مین کسکو فرمائین کہ ناموسِ
امامت کو وطن مین لیجای گوشۂ عافیت مین بٹہائی اونکی اقربا کو سلامت پہنچای نظمِ
لمولفہ یہ شرحِ مصیبت کرون مختصر، دکہایا ہی رقت نی سامانِ محشر، صدای فغان ہر طرف
بلند، غمِ شاہِ مظلوم بہایا ہی دلپر، زمین و زمان شورِ ماتم سی برہم، ملایک بہی روتی ہین مضطرب
سماعت کی اب تاب باقی نہین ہی، تڑپتی ہین بسمل سی احبابِ سرور، عزا مین ہوا ہی یہ ناظم کا

نقشہ، پہٹا ہی گریبان و خاطر مکدر

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین طرماح شتر سوار کو فی اور حر کا آنا

رباعی تہا اخترِ بلند ہر کوکب سی، کوچ اوسکا مبارک ہو افضل رب سی، اعدا سی ہو اب
طرفی سی جدا، غل تہا کہ قمر نکلگیا عقرب سی، رباعی بلبل پہ نظر ہی نہ کسی گل پر ہے،
زینت پہ توجہ نہ تجمل پر ہی، کچہہ کام کسی صاحبِ مسند سی نہین، تکیہ ہمین دیوارِ توکل پر ہی
رباعی ہان جوشِ غمِ سید عالی ہو جای، چہرہ و نیہ ان اشکونسی بحالی ہو جای، دیوانِ لخت
جگر چشم سی نکلین باہم، ہر شاخِ مژہ پہولونکی ڈالی ہو جای، رباعی کیون زر کی ہوس مین
آبرو دیتا ہی، ناداں یہ کسی فریب تو دیتا ہی، لازم نہین اپنی منہہ سی تعریف اپنی، خالص ہی

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا شہید بکا مین نوحہ عزا

جو سحاب بو دیتا ہی تمہید بکا احادیثِ فضائل و مصائبِ روزِ عاشورا
ورقتِ ائمۂ ہدٰے ماہِ محرم مین بنی آدم پر ہجومِ محنت اور الم ہی عالم مین اسبابِ راحت کم
سامانِ حسرت فراہم ہی پیر و جوان کو شغلِ نالہ و افغان ہی دلِ گبر و مسلمان کو جوشِ احزان ہی خاطر
ہر نیک سیرت بیقرار ہی چشم ہر صاحبِ بصیرت اشکبار ہی نوحہ و ماتم کا جہان مین چرچا ہے
سینہ و سر پیٹنی کا جن و ملک مین غلغلہ ہی وحش و طیرِ صحرا ہیجان مین ہین جماد و نبات ہی محوِ شور و شین ہین
زمین غبارِ مصیبت سر پر ڈالی سوگ نشین ہی آسمان ردای نیلی دوش پر سنبھالی غمگین ہے
دیدہ اختر و انجم رات بھر ارامِ جانِ زہرا کی واسطی بیخواب ہین سینی مہر و ماہ کی ساری دن سرگردانی
آلِ مصطفی پر سوزِ تعب مین کباب ہین ہوای خستہ جگر باری اندوہ کی بیتاب پھرتی ہی پانی کی
انکھہ حباب آسا موجِ سرشک سی بھرتی ہی آتش کو آہ فریاد کی شعلہ نی جلایا ہی خاک پر صدمہ طپش
ملال سی زلزلہ آیا ہی خلق مین جسکو دیکھو گریبان چاک افسردہ حال ہی جانہ سوگوار ہین عورت و
مرد کو اتہال ہی بچی روتی ہین کہ ہمارا والی مرنی چلا اب یتیم ہونگی بوڑہی جان کہوتی ہین کہ بڑہاپا کا
وقتِ شہادت آیا ہم ہی رقت سی یہ جیئنگی اسواسطی کہ خاصلِ طینت سی ائمہ طاہرین کی سرشت ہی مومنین ہی
اور یہ موسم مین اون بزرگوار و نکا خاندان اندوہگین ہی پس خود بخود ہر شخص کا لہو جوش مارتا ہے
اور تصورِ نامِ امام حسین علیہ السلام سی نالہ و خروش کرتا ہی نوحہ ای وای مصیبت کہ یہ تعزیت آیا
دل جوش مین لایا، احمد کو لہو رونیکو تربت سی اوٹھایا، وہ ظلم دکھایا، واحسرت و دردا کہ پیمبر کو
ستایا، گھر بار جلایا، سب لوٹ لیا خانۂ حیدر مین جو پایا، خیمونکو گرایا، ابن اسد اللہ پہ منہہ تیر و تیغ کا
برسا، وہ پانی کو ترسا، او سپرِ ستم نان کی بہالا جو لگایا، کانٹونمین لٹایا، زہرا نی جسی چہاتی پہ
ونازت سو لایا، اور ناز او ٹھایا، بالای سنان خولی نی سر اوسکا چڑہایا، کیا قہر مچایا، بیداد ہی
اکبر کی جوانی ہوئی برباد، قاسم رہا ناشاد، دریا یہ علمدار کو جو زنگ بنایا، تن خون مین نہایا، سر خوش شرع

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا خاتمہ نوحہ اور فضیلت آل عبا

برادر کا شہ دین کی کاٹا، بچہ بہی نہ چہوٹا، لاشون پہ نبی زادونکی گہوڑونکو پہرایا، مٹی مین ملایا،
بی گور و کفن جسم رہی خاک پہ غلطان، اور دہوپ مین عریان، مقتل مین کوئی رونیکو دلسوز نہ آیا،
مدفن نہین پایا، وارث نہ رہی جیتی حمایت کو حرم کی، دکہہ پائی ستم کی، باہر کیا پردیسی کو رحم نہ کہایا
فریاد حنہ ایا، مقتل مین کہڑی روتی تہی جسدم حرم شاہ، محشر ہوا واللہ، افلاک تو عرش معظم کو ہلایا، کیا
خون بہایا، وہ بانوی شبیر کا بیتابی سی گرنا، ناچار سنبہلنا، بالونکو پریشان کیا چہرہ چہپایا، گردنکو جہکایا، جب گوش سکینہ سی گہر چہین کی مارا، بانو نی پکارا، کیا قہر ہی احکام الہی کو
بہلایا، کچہہ خوف نہ آیا، اوس دشت بلاخیز مین زینب کا تڑپنا، بی مقنعہ پہرنا، بابا کو جگر تہام کی
اندوہ سنایا، اور پاس بلایا، یا شاہ نجف دکہہ مین تیمونکی خبر لو، ایذا سی چہڑادو، دیکہو کہ لعینون نی
یہ طوفان اوٹہایا، آفت مین رولایا، پہر سنت وزاری مین جفا کارون سی کہتی، الزام کو سہتی
زندان مین سجاد کو مغلول بٹہایا، دین اپنا گنوایا، ای اہل عزا سینہ پہ داغ کو سیٹو، خاموش نہ بیٹہو
ناظم نی جو یہ نوحہ جانسوز سنایا، ماتم کو بڑہایا، رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کتاب منتخب مخزن مین جابر بن عازب
سی منقول ہوا ہی کہ خیر الورٰی نی ایکروز علی مرتضی کو فرمایا ہی، قُلْ يَا عَلِيُّ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِي مِنْ عِنْدِكَ عَهْدًا وَفِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ مَوَدَّةً یا علی دعا مانگو بار الہا
گردان میری لیی اپنی پاس عہد رحمت وکرامت کو اور دلونمین ساری مومنین کی مہر ومحبت
ولایت کو فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى پروردگار نی اثر اجابت مین اوس مناجات کی نازل فرمایا
آیت بشارت کو اپنی ولی کی شان مین جو ایا اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ
لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا بدرستی کہ جو لوگ خدا و پیمبر پر ایمان لائی اور نیک عمل کرتی ہین قریب ہی کہ
ایزد سبحان اونکی واسطی الفت برہای، لہذا محبان صادق الولا اس شور وشین کو نہین بہولتی ہین

ابی

بارہوین مجلس کہ سی رواگی سید الشہدا حدیث حزن عاشورا بکا ئی ال ارض و سما

اپنی مان باپ فرزند کی الم سی زیادہ مصروف ذکر حسین علیہ السلام ہوتی ہین مَروِیٌ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیہِ السَّلَامُ اَنَّہُ قَالَ بہشت والون کو معصوم نی اپنا دوست قرار دیا سند معتبر سی حضرت صادق علیہ السلام نی ارشاد کیا ہی رَحِمَ اللّٰہُ شِیعَتَنَا لَقَد شَارَکُونَا فِی المُصِیبَۃِ بِطُولِ الحُزنِ وَالحَسَرَاتِ عَلٰی مُصَابِ الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلَامُ رب العزت اپنی رحمت بھیجی زمرہ اخلاص مند و نکو جو ہماری مصیبت کی شریک رہتی ہین او واقعہ جد بزرگوار حسین مظلوم کی حزن و اندوہ مین سعی کرتی ہین مَروِیٌ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیہِ السَّلَامُ اَنَّہُ کَانَ اِذَا اَہَلَّ ہِلَالُ عَاشُورَا اِشتَدَّ حُزنُہُ وَعَظُمَ بُکَاؤُہُ عَلٰی مُصَابِ جَدِّہِ الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلَامُ کتاب منتخب فخری مین روایت کی ہی جب حضرت صادق علیہ السلام ہلال محرم دیکھتی تو شدت سی اونپر حسرت و رقت کی سامان فراہم رہتی امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر دن رات آہ و فریاد مچاتی جد بزرگوار کی صف عزا و ماتم پر سیلاب سرشک بہاتی وَالنَّاسُ یَاتُونَ اِلَیہِ مِن کُلِّ جَانِبٍ وَمَکَانٍ یُعَزُّونَہُ بِالحُسَینِ وَیَبکُونَ وَیَنُوحُونَ مَعَہُ عَلٰی مُصَابِ الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلَامُ گروہ گروہ خلائق ہر طرف سی خدمت حضرت مین آتی نوحہ و بکا سی امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتی اور ماتم پرسی کی رسم بجالاتی فَاِذَا فَرَغُوا مِنَ البُکَاءِ یَقُولُ لَہُم اَیُّہَا النَّاسُ بَکَتِ السَّمٰوٰتُ السَّبعُ وَمَا فِیہِنَّ وَمَا بَینَہُنَّ مِنَ الجِنِّ وَالاِنسِ ہرگاہ جوش زاری و ابتہال مین افاقہ پاتی تو وہ جناب حاضرین کو خطاب فرماتی ایہا الناس شہادت امام حسین علیہ السلام پر ساتون آسمان روئی ہین اور اونکی درمیان جو مخلوقات ہین انس و جن سی محزون ہوئی ہین وَالوُحُوشُ وَالدَّوَابُّ وَالاَشجَارُ وَالاَطیَارُ وَمَا فِی الجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَمَا یُرٰی وَمَا لَا یُرٰی کُلُّ ذٰلِکَ یَبکُونَ عَلَی الحُسَینِ وَحَزِنُوا لِاَجلِہٖ ساری جانوران دریا و چارپایان صحرا

فی ایام امامتہ بقیۃ ملک المعتصم
یقال لہ ابو الحسن الثالث وکانت
و الفقیہ و الامین و الطیب و
یقال لہا سمانۃ و لقبہ النقی و العالم
ثلثا و ثلثین سنۃ و امہ ام ولد
لسبیلہ و کانت مدۃ امامتہ
الی سر من رای فاقام بہا حتی مضٰی
مع یحیی بن ہرثمۃ بن اعین من المدینۃ

بارہوین مجالس یکمسی روانگی سید الشہدا حدیث بکای اہل دنیا و حزن یوم عاشورا

ومرغان ہوا و اجرام عالم بالا تمامی اشجار و کوہسار اور جسقدر اندر جنت و نار کی پیدا ہین
دکہائی دینی والی خواہ نادیدنی جو دنیا و ما فیہا مین تہی سب نی امام حسین علیہ السلام کی مصیبت
کہرام مچایا اور جملہ ساکنان فوق و تحت نی لوازم سوگواری مین اہتمام کیا اِلَّا ثَلَاثٌ طَوَائِف
مِنَ النَّاسِ فَاِنَّہَا لَمْ تَبْکِ عَلَیْہِ اَبَدًا مگر تین فرقہ خلایق کی جو مطلق یہ نہین کرتی بلکہ سرور
اور نشاط کی سعی مین دبرات بڑہی قِیْلَ مَنْ ہٰذِہِ الثَّلَاثَۃُ الَّتِیْ لَمْ تَبْکِ الْحُسَیْنَ
بْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ پوچہا یا بن رسول اللہ وہ کون شقی ہوگا جو ایسی حالت پر سید الشہدا کی
نہ رویگا فَقَالَ لَہُمْ اَہْلُ دِمَشْقٍ وَاَہْلُ الْبَصْرَۃِ وَبَنُوْ اُمَیَّۃَ جوابدیا وہ اہل شام
بصرہ و قوم بنی امیہ ہین کہ فرزند زہرا کی قتل و اسیری اہلبیت سی خوشی مین بہری وہ بدروئین
فَیَا عَجَبَاہُ مِنَ الْقُلُوْبِ الْقَاسِیَۃِ وَالنُّفُوْسِ اللَّعِیْنَۃِ الْعَاصِیَۃِ عجب ہی
اوس دل سخت بیدردی جو ایسی ماجرا مین ضبط آہ و فریاد کری اور جای تاسف و ملامت ہی اوس
نفس عاصی پر کہ سرگذشت کربلا مین چین و بیقرار رہی کَیْفَ لَا تَبْکِیْ لِمَنْ بَکَاہُ مُحَمَّدُنِ
الْمُصْطَفٰی وَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ وَمَلٰئِکَۃُ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَیْنَہُمَا
وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی کیونکر نہ روئین کی اہل اسلام سانحہ شہادت مین اوس مولای سرور دین کی
جسپر محمد مصطفی نی مہر اشک بہائی اور علی مرتضی فرط الم سی چلائی فاطمہ زہرا نی زاری اور شیون کیا
ملایکہ آسمان و زمین اور تحت و فوق کی موجودات نی عزا مین ساتھہ دیا رُوِیَ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ
ابْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَہْرٌ کَانَ اَہْلُ الْجَاہِلِیَّۃِ
یُحَرِّمُوْنَ فِیْہِ الْقِتَالَ اخبار الاحزان مین ابراہیم ابن محمود سی روایت کی ہی کہ امام حسین
علیہ السلام نی یہ حدیث کہی ہی ماہ محرم کی عرب مین وہ قدر و منزلت عظیم تہی کہ زمانہ جاہلیت
لڑائی جہگڑی کی اندنون تحریم تہی، فَاسْتُحِلَّتْ فِیْہِ دِمَاؤُنَا وَہُتِکَتْ فِیْہِ حُرُمَتُنَا

من النص الدال على امامته عليه السلام يدل ايضا
على امامته بعد الطرق التي ذكرناها في الدلالة
على امامة ابائه عليهم السلام ما ثبت من اشارة
اليه و توقيعه عليه وهو ما رواه محمد بن يعقوب
عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن اسماعيل بن مهران
قال لما خرج ابو جعفر عليه السلام في الدفعة
الاولى من المدينة الى بغداد قلت له اني اخاف
عليك في هذا الوجه فالى من الامر بعدك قال فكر
بوجهه الي ضاحكا وقال ليس حيث ظننت في هذه
السنة

وَسُبِیَ فِیْهِ ذَرَارِیْنَا وَنِسَائُنَا وَاُضْرِمَتِ النِّیْرَانُ فِیْ مَضَارِبِنَا اس آفت

بی رحم نی ایسی شہر مبارک مین عترتِ رسالت کا لہو بہایا اہلبیتِ نبی کو بدتر از کفار محبوس

بیحرمت بنایا گہر مین رولاکر کی خیمۂ عصمت سرا کو جلایا ہماری عوراتِ پردۂ تطہیر کو اسیر کر کی

دربدر پہرایا وَانْتُهِبَ مَا فِیْهَا مِنْ ثِقْلِنَا وَلَمْ تُرْعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حُرْمَتُهٗ فِیْ

اَمْرِنَا جو مال و اسباب ورثۂ انبیا پایا دہڑا دہڑی لوٹ لیا عزت و قدر پیغمبر کا ہماری

حق مین مطلق لحاظ نہ کہا کیا شدت جور و ستم کی الحرم گذری ہی چہوٹی بچی تک حلال کیگی

کسی لاش بی سر کو قبر نہین ملی ہی اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ

دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا بِاَرْضِ کَرْبَلَا وَاَوْرَثَنَا الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اِلٰی یَوْمِ

الْقَضَاءِ روزِ شہادتِ امام حسین علیہ السلام کی ذکر سی ہماری سرشک بہتی ہین کثرتِ بکا

رقت سی آنکہین اور پلکون مین زخم رہتی ہین زمین کربلا نی عزیزانِ آلِ رسول کو خوار کیا او

بارِ محنتِ کرب و بلا قیامت تک بشمار دیا فَعَلٰی مِثْلِ الْحُسَیْنِ فَلْیَبْکِ الْبَاکُوْنَ

پس چاہیی کہ سانحۂ امام حسین علیہ السلام بنای شور و شین ہوی اور ہر فرد بشر شال زنِ فرزند مردہ

عمر بھر روی فَاِنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْهِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ بدرستی کہ اونپر گریہ و بکا محن

ثواب وافر ملتا ہی اور صاحبِ رقت کو بڑی گناہون سی منزہ کرتا ہی ای مستمعانِ حدیث بلاو

وای حاضرانِ بزمِ نالہ و شیون فی الحقیقت آب گہر جب درجِ صدف مین چہپتا ہی تو قدر و قیمت

اپنی بڑہاتا ہی اور اشکِ بصر ہرگاہ گوشۂ نظر سی گرتا ہی تو آبروی عزت اور بہای مغفرت

دلواتا ہی یہ شور پانیکا قطرہ جب چشمۂ رقت سی بہتا ہی تو دریای رحمت اور عنایتِ رب کو

جوش مین لاتا ہی اگر ظاہر مین بمقدار ہی باطن مین درِ شہوار ہی یہ وہ گوہر ہی جس کا بازارِ محشر مین

خیر الورٰی جوہری اور حضرتِ داورِ مشتری ہی قربانِ امام حسین علیہ السلام جنکی نام سی یہ اکرام

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا اطراح وشترسوار کا راہ مین ملنا

عزاداروںکو ملتا ہی اور سر انجام دنیا واخرت اونکی وسیلہ سی ہر غلام با وفا کا ہوتا ہی پس اسیکی اکثر

ذکرِ محنت والام سنو تو فریاد وخروش دو اور یہ ایام کی تصورِ مصیبت مین خاموش ہو نظم

ملولغہ ای صاحبانِ صدق وصفا فکرِ غم کرو دامن سرشکِ چشم سی ، ورو کی نم کرو

آمدہی کربلا مین حسینی سپاہ کی رقت سی پیشوائی اہل حرم کرو مینو الم سی لبرِ زہرا کی واسطے

صحنِ عزا مین آہ وفغان کو علم کرو آتا ہی دن بہارِ مصیبت کی جوش کا شاخِ نہالِ عیش کو اِنکی قلم کرو

یہ عمرِ باد پا کا نہین اعتبار کچھہ + ناظم اساسِ زادِ سفر کو بہم کرو

مجلسِ دوانگی از مکہ معظمہ وملاقات شتر سوار ونامدادات وکرار بسیر امام ابرار وترول کربلا

مسافرانِ وادی غربت وبینوائی وحاملانِ بارِ محنت وناشکیبائی مہمانانِ خوانِ اندوہ وبلا

وشائقانِ الوانِ نوائبِ کربلا طالبانِ معرکۂ امتحانِ ملال وسرفرازانِ عرصۂ قتل وقتال

کاروانِ مصائب نجف کو بیابانِ بینوائی سامعہ مین یون پہنچاتی ہین کہ جب خلعتِ شاہ

نجف کو چارونطرف سی ہجوم کینہ اعدائی گھیر لیا اوس نو باوہ عز وشرف نی لابد مکہ سی عراق کا

عزم کیا اصحاب واقربای صادق الولا ہم رکاب تہی اور اضطراب واندیشہ مین اہلِحرم محترم

بیتاب تہی زینب خاتون کو واہمہ جانِ برادر سی اشکباری رہتی ام کلثوم کو ہر دم خیالِ پامالی سی

بیقراری رہتی سکینہ ورقیہ کو پردہ محمل مین دردِ یتیمی کا وسواس آتا ام لیلیٰ ورباب کو زندگانی

علی اکبر وعلی اصغر ربطنہ یاس جاتا دستِ روزگار قوتِ بازوی امامِ ابرار عباسِ دلاور کی

جوانی پر کفِ افسوس ملتا اور چرخِ دوار طغیانِ اشرار کو دیکھہ کی عون وجعفر پر تشویش سی ملتا

حیف کہ باغبانِ قدر کو خاک مین ملانا اوس گلزار ہمیشہ بہار کا مقصود افسوس کہ دہقانِ اجل کو

ایسی لشکر وسردار کا خنجر وتلوار سی کٹنا روزِ عاشورا مین منظور ہر قدم پر ہجومِ حسرت ویاس کا

بارھوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین طرماح بن حکم کا آنا

سامنا ہوتا ہر دم سپاہ ہموم مشئوم کی شدت سی اساس ہوش و حواس کھوتا امام مظلوم کی ب
یاو مرنی پر کمر باندہی تہی سرانجام شہادت کی واسطی وہ دلاور سینہ سپر ٹہہی تہی جاودُن مضا
اوس قافلہ تسلیم و رضا مین نعرہ هَلُمُّوا اِلٰی مَضَاجِعِکُمْ پکارتا اور سروش غیب بانیان
کوی وفا کو مژدہ وَسَارِعُوا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ سناتا۔ وَرُوِیَتْ اِلَی الطِّرِمَّاحِ
بْنِ حَکَمٍ قَالَ لَقِیْتُ حُسَیْنًا وَقَدْ امْتَرْتُ لِاَهْلِیْ مِیْرَةً طرماح ابن حکم سی روایت ہی
اوسنی کہا مین جو اکبار عیال کی واسطی لیی جاتا تہا راہ مین امام حسین علیہ السلام سی ملاقات ہوئی
اونکی سوارئی میمنت شکوہ باری مکہ سی آتی دیکہی فَقُلْتُ اُذَکِّرُکَ فِیْ نَفْسِکَ وَلَا یَغُرَّنَّکَ
اَهْلُ الْکُوْفَةِ آگی جا کی سلام اور تحیت بجا لایا بطریق خیر خواہی اونسی عرض کیا قسم دیتا ہون
آپکو اہل کوفہ کی فریب مین نہ آنا اوس ملک مین عیال و اطفال کو لیکی ہرگز نجانا فَوَاللّٰہِ
لَئِنْ دَخَلْتَهَا لَتُقْتَلَنَّ واللہ ہرگاہ کہ وہان جاوگی تو ضرور شہادت پاوگی وَاِنِّیْ لَاَخَافُ
اَنْ لَا تَصِلَ اِلَیْهَا فَاِنْ کُنْتَ مُجْمِعًا عَلَی الْحَرْبِ مجہی اندیشہ ہی کہ اوس شہر مین نہ پہنچوگی
جو زغہ لشکر جفا مین گہر کی شہید ہوگی فَانْزِلْ اَجَاءَ فَاِنَّهٗ جَبَلٌ مَنِیْعٌ وَاللّٰہِ مَانَالَنَا
فِیْهِ ذُلٌّ قَطُّ صلاح دولت ہی اگر اجا مین جبل منزل کروگی وہ کوہ بہت سخت جای تمکین
ہی شر اعدا سی محفوظ رہوگی قسم خدا کی میری اتنی عمر گذری ہمنی کبہی وہان غلبہ دشمن کی خواری
نہین دیکہی وَعَشِیْرَتِیْ یَرَوْنَ جَمِیْعًا نَصْرَکَ فَهُمْ یَمْنَعُوْنَکَ مَا اَقَمْتَ فِیْهِمْ میری قوم کی لوگ
اپکی خدمت اور حمایت مین رہینگی وہان حضرت جتنک توقف کرینگی اونکو اپنا یاور دیکہینگی
فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْقَوْمِ مَوْعِدًا اَکْرَهُ اَنْ اُخْلِفَهُمْ فرمایا میری اور خلق کوفہ کے
درمیان وعدہ ہوا ہی اوس عہد سی جان بچاون ہرگز نہین گوارا ہی فَاِنْ یَدْفَعِ اللّٰہُ
عَنَّا فَقَدِیْمًا مَا اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَکَفٰی پس اگر خدا نی اونکی شر کو دفع کیا تو اوسکی احسان

بارہوین مجلس کمہ سی روانگی سید الشہدا منزل خزیمہ پر مقام کرنا نوحہ جنات کا بیان زینب خاتون

قدیم ہی جو ہمیشہ ہمپر شامل رہا اعدا سی بچایا وَاِنْ یَکُنْ مَالَا بُدَّ مِنْہُ فَفَوْزُ وْ شَہَادَۃ
اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اور جسکا چارہ نہین جو وہ امر واقع ہوا پس انشاء اللہ شہادت و رستگاری
پاونگا ثُمَّ حَمَلْتُ الْمِیْرَۃَ اِلٰی اَھْلِیْ وَاَوْصَیْتُھُمْ بِاُمُوْرِھِمْ وَخَرَجْتُ اُرِیْدُ الْحُسَیْنَ
فَلَقِیَنِیْ سَمَاعَۃُ بْنُ زَیْدِ النَّبْہَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ بِقَتْلِہٖ فَرَجَعْتُ وَفِی الْمَنَاقِبِ
وَلَمَّا نَزَلَ الْخُزَیْمِیَّۃَ اَقَامَ بِھَا یَوْمًا وَلَیْلَۃً فَلَمَّا اَصْبَحَ اَقْبَلَتْ اِلَیْہِ اُخْتُہٗ
زَیْنَبُ کتاب مناقب مین لکھا ہی جب منزل خزیمیہ مین اوتری وہ مالک کوثر و تسنیم وہان
ایکروز و شب مقیم رہی دوسری دن صبح کو اونکی خواہر محترم زینب خاتون آئین عجب خبر و حشت اثر
بہائی کی پاس لائین فَقَالَتْ یَا اَخِیْ اَلَا اُخْبِرُکَ بِشَیْءٍ سَمِعْتُہُ الْبَارِحَۃَ کہا اے
تمکو خبر دون جو انکو سینی سنا ہی فَقَالَ الْحُسَیْنُ وَمَا ذَاکَ سید الشہدا نی پوچھا بیان کرو
وہ کیا ہی فَقَالَتْ خَرَجْتُ فِیْ بَعْضِ اللَّیْلِ لِقَضَاءِ حَاجَۃٍ فَسَمِعْتُ ھَاتِفًا
یَھْتِفُ وَھُوَ یَقُوْلُ عرض کی تہوڑی رات گذری مین خیمہ سی باہر نکلی ایک طرف رفع حاجت کو
گئی ناگاہ آواز ہاتف سنی کہتا تہا اَلَا یَا عَیْنُ فَاحْتَفِلِیْ بِجُھْدٍ وَمَنْ یَبْکِیْ عَلَی الشُّھَدَاءِ
بَعْدِیْ اے چشم سعی کر آنسو بہانی مین کہ ایسا وقت نہو نیگا بعد ازین اون شہدا کی حال پر کون
رویگا عَلٰی قَوْمٍ تَسُوْقُھُمُ الْمَنَایَا بِمِقْدَارٍ اِلٰی اِنْجَازِ وَعْدِیْ جنہین موت لیی جاتی ہی
وعدہ گاہ شہادت مین پہنچاتی ہی فَقَالَ لَھَا الْحُسَیْنُ یَا اُخْتَاہُ کُلُّ الَّذِیْ قُضِیَ فَھُوَ
کَائِنٌ فرمایا اے خواہر با جان برابر جو امر مقدر ہوا ہی لا محالہ وہ ظہور کرنیوالا ہی مروی ہے
عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سُلَیْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الْمُشْمَعِلِ الْاَسَدِیَّانِ قَالَا لَمَّا قَضَیْنَا
حَجَّتَنَا لَمْ تَکُنْ لَنَا ھِمَّۃٌ اِلَّا اللِّحَاقُ بِالْحُسَیْنِ فِی الطَّرِیْقِ لِنَنْظُرَ مَا یَکُوْنُ
مِنْ اَمْرِہٖ عبد اللہ ابن سلیمان اور منذر ابن مشمعل سی روایت کی ہی جو اونہون نی کہا حج کی

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا وعبد اللہ ومنذر اسدی کا خبر شہادت مسلم شتر سوار سے لانا

اعمال سی جب ہم فارغ ہوی تو اور کچھہ قصد نہتا مگر یہ کہ راہ مین امام حسین علیہ السلام سی جا ملین اور اونکا حال کیا ہوتا ہی دیکھین فَاَقْبَلْنَا تُوْقِلُ بِنَا نَاقَتَانَا مُسْرِعَیْنِ حَتّٰی لَحِقْنَاہُ بِزَرُوْدِ حضرت اگی بڑہ گئی تہی ہم ناقہ سواری کو ہنکاتی چلی تاکہ بمقام زرود مین اوس منزل مقصود سی ملی فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُ اِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ مِنَ الْكُوْفَةِ وَقَدْ عَدَلَ عَنِ الطَّرِیْقِ حِیْنَ رَاٰی الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ جب خدمت اقدس مین ہمارا مرکب پہنچا ناگاہ ایک سوار کوفہ کی طرف سی پیدا ہوا شاید اون اور اونکی رفقا کا انبوہ دیکھا تو راہ چھوڑکی دوسری جانب بڑہا فَوَقَفَ الْحُسَیْنُ کَاَنَّهٗ یُرِیْدُهٗ ثُمَّ تَرَکَهٗ وَمَضٰی امام حسین علیہ السلام وہان ٹھہری گویا اوسکی منتظر ملاقات تہی ہرگاہ ملاحظہ کیا وہ دوسری سمت گیا تو اوس سی ہاتہ اوٹھا کی اپنا راستہ لیا وَمَضَیْنَا نَحْوَهٗ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰی هٰذَا لِنَسْاَلَهٗ فَاِنَّ عِنْدَهٗ خَبَرَ الْكُوْفَةِ ہماری رفیق نی کہا اسکی پاس چلو پوچھی شاید اوسی خبر کوفہ معلوم ہو فَمَضَیْنَا حَتَّی انْتَهَیْنَا اِلَیْهِ فَقُلْنَا السَّلَامُ عَلَیْكَ فَقَالَ وَعَلَیْكُمَا السَّلَامُ قُلْنَا مِمَّنِ الرَّجُلُ قَالَ اَسَدِیٌّ ہم گئی تاکہ قریب پہنچی سلام کیا اوسنی بہی خوش ہوکی جواب دیا ہمنی پوچھا تو کون قوم کا ہی کہا بنی اسد سیر اقبیلہ ہی قُلْنَا لَهٗ وَنَحْنُ اَسَدِیَّانِ فَمَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا بَکْرُ بْنُ فُلَانٍ فَانْتَسَبْنَا لَهٗ ثُمَّ قُلْنَا لَهٗ اَخْبِرْنَا عَنِ النَّاسِ وَرَاءَكَ ہمنی بہی اوسی اپنا پتا جتایا اور اوسکا نام ونسب دریافت کیا پھر ہم بولی کچھہ احوال بیان کرو جہان سی تم اب اتی ہو قَالَ نَعَمْ لَمْ اَخْرُجْ مِنَ الْكُوْفَةِ حَتّٰی قُتِلَ مُسْلِمُ بْنُ عَقِیْلٍ وَهَانِیُ بْنُ عُرْوَةَ وَرَاَیْتُهُمَا یُجَرَّانِ بِاَرْجُلِهِمَا فِی السُّوْقِ کہا مین کوفہ سی باہر نہین نکلا جو مسلم بن عقیل اور ہانی ابن عروہ کو مار ڈالا دیکھا پیر ونکو پکڑی بازارون مین پھراتی تہی لاش بیسر جفا اوخوار بکو ڑاتی تہی فَاَقْبَلْنَا حَتّٰی لَحِقْنَا بِالْحُسَیْنِ فَسَایَرْنَاهُ حَتّٰی نَزَلَ الثَّعْلَبِیَّةَ

بارہوین مجلس یکّہ سی روانگی سید الشہدا علیہ السلام و مسلم کا خبر شہادت مسلم سی سوار سی لانا

ہمسنیایہ ماجرای حسرت افزا سنکی ہم محزون چلی شاہ شہدا کی لشکر مین ملی وہ سرور منزل ثعلبیہ مین
قریب شام اوتری فجئناہ حین نزل فسلمنا علیہ فرد علینا السلام جب ساری لوگ
ٹہکانی سی ہوی تو ہم سرور انام کی خدمتمین گئی آداب سلام ادا کیا اوس جناب نی جواب دیا
فقلنا لہ یرحمک اللّٰہ ان عندنا خبرا ان شئت حدثناک بہ علانیۃ وان شئت
سرا عرض کی خدا تیرا اپنی رحمت بہیجی اور ہمیشہ منور و عنایت رکہی ہماری پاس ایک خبر ہی
ارشاد ہو تو خفی کہین ورچاہو تو علانیہ عرض کرین فنظر الینا والی اصحابہ ثم قال
ما دون ہؤلاء سر حضرت نی ہماری طرف نظر فرما کی اپنی اصحاب کو دیکہا بولی ان سی
کوئی راز چہپا ہوا نہین رہا فقلنا لہ ارایت الراکب الذی استقبلتہ
عشی امس فقال نعم قد اردت مسئلتہ ہمنی کہا کل رات آپنی وہ سوار کوئی
دیکہا ارشاد کیا ہان مین چاہتا تہا کوئی خبر پوچہیا فقلنا قد واللّٰہ استبرانا لک
خبرہ وکفیناک مسئلتہ وہو امرء منا ذو رای وصدق وعقل ہمنی عرض کی
بخدا کہ دریافت خبر مین پیروی کی احوال کوفہ سی تفصیل پوچہی وہ شخص ہماری قبیلہ سی آدمی تہا
مرد عاقل اور فہمیدہ و دانا ہی وانہ حدثنا انہ لم یخرج من الکوفۃ حتی قتل مسلم
وہانی ورآہما یجران فی السوق بارجلہما اوسنی یہ بات کہی ہین کوفہ سی نہین نکلا
تا دامی کہ مسلم اور ہانی کو مقتول دیکہا پیرونکو پکڑ کی بازار مین پہرایا لاش کو ابہی تک نہین گاڑا
بہر یزید کو بہجوایا فقال انا للّٰہ وانا الیہ راجعون رحمۃ اللّٰہ علیہما یردد ذلک
مرارا یہ سنکی حضرت پر غم و الم طاری ہوا مکرر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہا فرمایا خدا رحمت کری
دونو کو اور جزای خیر دی اپنی اونکو فقلنا لہ ننشدک اللّٰہ فی نفسک واہلبیتک
الا انصرفت من مکانک ہذا ہمنی عرض کی یا ابن رسول اللہ خدا کی قسم دیتی ہین کہ آپ

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا خبر شہادت ہانی و مسلم راہ مین پایا

یہان سی پہر چلی اپنی جان اور اہلبیت کو معرض ہلاک مین مبتلا نہ کیجیی وَاَنَّهُ لَیْسَ لَكَ بِالْكُوفَةِ
نَاصِرٌ وَلَا شِیْعَةٌ بَلْ نَتَخَوَّفُ اَنْ یَكُوْنُوْا عَلَیْكَ کوفہ مین اپکا کوئی دوست اور یار
نہین رہا بلکہ یہ اندیشہ ہی کہ تمہاری قتل پر بلوا ہوگا فَنَظَرَ اِلٰی بَنِیْ عَقِیْلٍ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ
فَقَدْ قُتِلَ مُسْلِمٌ وہ سرورنی جانب اولاد عقیل نظر کی خبر شہادت مسلم کی تعزیت کہی سائل
جانگزا ہین تسلی دی امور بازگشت مین مشورت پوچھی فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا نَرْجِعُ حَتّٰی نُصِیْبَ
ثَارَنَا اَوْ نَذُوْقَ مَا ذَاقَ اَبُوْنَا سب نی کہا ہم اسطرفسی ہرگز نہین پہرتی جبتک خون مسلم کی
باز پرس نہین کرتی یا جو شربت مرگ اوس مظلوم والد نی پیا ہی ہمکو بہی وہ شہادت کا مرتبہ گوارا ہی
فَاَقْبَلَ فَقَالَ لَا خَیْرَ فِی الْعَیْشِ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ حضرت متوجہ ہوی اصحاب سی بولی بعد ایسے
عزیزوا قربا کی جینی کا مزا کب ہی فَعَلِمْنَا اَنَّهُ قَدْ عَزَمَ رَاْیُهُ عَلَی الْمَسِیْرِ یعنی جانا کہ رای جناب
سفر کوفہ پر مقرر ہی اور مراجعت کسی صورت سی نہین مدنظر ہی فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ اِنَّكَ
وَاللّٰهِ مَا اَنْتَ مِثْلُ مُسْلِمٍ وَلَوْ قَدِمْتَ الْكُوْفَةَ لَكَانَ اَسْرَعَ النَّاسُ اِلَیْكَ فَسَكَتَ
او سوقت بعض اصحاب اوس جناب کی بولی آپ مسلم سی نہین جو خلق کی رجوع نہوی اگر کوفہ میں
تشریف لیجائینگی تو سب لوگ دوڑ کی آئینگی حضرت خاموش رہی پہر کچہہ متکلم نہوی ثُمَّ انْتَظَرَ
حَتّٰی اِذَا كَانَ السَّحَرُ فَقَالَ لِفِتْیَانِهِ وَغِلْمَانِهِ اَكْثِرُوْا مِنَ الْمَاءِ فَاسْتَقَوْا وَاَكْثَرُوْا
پس طلوع سحر کا انتظار کیا لڑکی بالونکو بہت پانی ساتہہ لینی کا فرمان دیا فَسَارَ حَتَّی انْتَهٰی اِلٰی
زُبَالَةَ فَاَتَاهُ خَبَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَقْطُرَ فَاسْتَعْبَرَ باکیا پہر وہان سی آگی چلی منزل زبالہ مین
اوتری اوس جا خبر شہادت عبد اللہ یقطر پہنچی اونکی سانحہ مین بہت رقت حضرت پر غالب ہوئی
سرشک حسرت بہائی نالہ و آہ لب پر آئی ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا وَلِشِیْعَتِنَا مَنْزِلًا
كَرِیْمًا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

مناجات کی الہی میری اور سب محبون کی واسطی دارِ عقبی مین منزلِ نیک مہیا کرنا غرفات جنان مین

ہم سبکو قرین رحمت ایکجا رکہنا فَاَخْرَجَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِلنَّاسِ کِتَابًا فَقَرَاَءَ عَلَیْہِمْ بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّہٗ اَتَانَا خَبَرٌ فَظِیْعٌ قَتْلُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ وَّھَانِیِ

بْنِ عُرْوَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَقْطُرٍ وَقَدْ خَذَلَنَا شِیْعَتُنَا ایک نامہ لکہا ہوا نکالا

اور حاضرین کو سنایا مجہی خبر موحش پہنچی ہی اہل کوفہ نی بیوفائی کی ہی مسلم و ہانی و عبد اللہ مارے

گئی ہماری شیعہ اور دوستون نی یاریسی ہاتہہ اوٹہائی فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمُ الْاِنْصِرَافَ

فَلْیَنْصَرِفْ غَیْرَ حَرَجٍ فَلَیْسَ عَلَیْہِ ذِمَامٌ جو شخص چاہی میری رفاقت چہوڑی اپنی گہر جائی

تمہاری شوقسی کوچ کری اندیشہ ملامت بیکار ہی فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْہُ وَاَخَذُوْا

یَمِیْنًا وَّشِمَالًا حَتّٰی بَقِیَ فِیْ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ جَاءُوْا مَعَہٗ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ جو لوک طمعِ مال

دنیا کی واسطی آئی تہی امید حصولِ دولت اور حکومت مین خدمت بجالائی تہی وہ بیوفا اس

کلام کو سنکی اوٹہی چارو نطرف داہنی بائین اونکہہ بچاکی بہاگنی لگی یہانتک کہ وہی باقی رہی

جو ملازمت حضرت مین مدینہ سی چلی تہی وَاِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ عَلِمَ اَنَّ الْاَعْرَابَ

الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھُمْ یَظُنُّوْنَ اَنَّہٗ یَاْتِیْ بَلَدًا قَدِ اسْتَقَامَتْ لَہٗ طَاعَۃُ اَھْلِھَا

یہ امتحان اسواسطی کیا کہ خالص طالب مولا کا رہنا منظور تہا جانتی تہی عربونکو مظنہ ہی

حضرت اوس شہر مین جاینگی جہاکی لوگ طاعت سی پیش آینگی امام کی ترقی شوکت ہوگی ہمین

رفاقتمین غنیمت ملیگی ثُمَّ سَارَ حَتّٰی مَرَّ بِبَطْنِ الْعَقَبَۃِ فَنَزَلَ عَلَیْھَا فَلَقِیَہٗ شَیْخٌ

مِّنْ بَنِیْ عِکْرِمَۃَ یُقَالُ لَہٗ عُمَرُ بْنُ یُوْذَانَ پس وہانسی آگی روانہ ہوئی تاکہ منزل

بطنِ عقبہ مین اوتری ناگاہ ایک مرد پیر قبیلہ بنی عکرمہ سی آیا کہ اوسکا نام عمر ابن یوذان تہا

قَالَ لَہٗ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ الْکُوْفَۃَ عمر نی اوس قافلہ سالارِ شہدا سی پوچہا کہا کا

قصد کیاہی امام حسین علیہ السلام نی فرمایا کوفہ کو ہمارا کاروان چلاہی فقال لہ الشیخ
انشدک اللہ لما انصرفت فواللہ ما تقدم الا علی الاسنۃ وحد السیوف
وہ مرد عرب بولا قسم بخدا کہ ادہر جو قدم بڑہاتی ہو تو بجز نوک نیزہ اور دم شمشیر جانی ہو
وہانکی خاک راہ غبار انگیز مصیبت ہی پانی گلوگیر آرام وراحت ہی گل بوستان داغ مرگ
عزیزان خار بیابان سنان جان ستان ہی سبزہ مرغزار نیشتر جگر ہوای بہار خزان عمر ہی اور
پسر اسد کی لئی اس عزم سی ہاتہہ اوٹہاؤ جدہر سی آئی ہو ادہر کو پہر جاؤ کوفہ مین سراسر فا[illegible] ہے
اوس شہر مین قتل آل پیغمبر کی غوغا ہی وان ہؤلاء الذین بعثوا الیک لو کانوا کفوک
معونۃ القتال و وطئوا لک الاشیاء فقدمت الیہم کان ذلک رایا وہ شخص
جنہون نی انکو پیام طلب لکہا ہی عہد وپیمان نصرت قاصد کی ہاتہہ بہیجا ہی اگر دفع اعدا اور اتفاق
اسباب فتح وظفر آمادہ دکہادین تو وہان جانا مصلحت ہی والا کید ومکر ہی اونکی ہلاک عترت ہی
فقال یا عبد اللہ لیس یخفی علی الرای حضرت نی فرمایا جو تونی کہا ہی مجہپر وہ سب راز
کہلاہی ثم قال واللہ لا یدعوننی حتی یستخرجوا ہذہ العلقۃ من جوفی
قسم خدا کی قوم بنی امیہ ہرگز دست بردار نہوگی جبتک میرا دل اور جگر پرخون پیٹ سی نکالینگی
جہان رہونگا جیتا نچہوڑینگی تن سی سر کاٹکی آرام کرینگی ثم سار من بطن العقبۃ حتی
نزل شراف فلما کان السحر امر فتیانہ فاستقوا من الماء واکثروا
روانہ ہوی اور مقام شراف مین جاکی اوتری ہرگاہ وقت سحر ہوا خدام سی امر کیا پانی بہت سا
بہرلو اور اپنی ساتہہ لیی چلو وہ مسافر ملک بقا سوار یکران تسلیم ورضا آگی بڑہی تاکہ قریب دوپہر
ڈہلی کی دشت غربت مین راہ چلتی رہی فبینما ہو یسیر اذ کبر رجل من اصحابہ
جس ہنگام مین وہ کاروان رواں تہا ناگاہ ایک صحابی حضرت نی اللہ اکبر کا نعرہ مارا فقال لہ

سعی بہ الیہ فکتب المتوکل الیہ کتابا یدعوہ فیہ الی حضور العسکر علی نحو جمیل من القول
فلما وصل الکتاب الیہ تجہز للرحیل وخرج معہ یحیی بن ہرثمۃ حتی وصل الی سر من رای
فلما وصل الیہا تقدم المتوکل ان یحجب عنہ فی منزلہ فنزل فی خان یعرف بخان
الصعالیک فاقام فیہ یومہ ثم تقدم المتوکل بافراد دار لہ فانتقل الیہا
عن الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن احمد بن محمد بن ابی عبد اللہ عن محمد بن یحیی
عن صالح بن سعید قال دخلت علی ابی الحسن علیہ السلام فی یوم
قدومہ فقلت لہ جعلت فداک فی کل الامور ارادوا اطفاء نورک
والتقصیر بک حتی انزلوک ہذا الخان الاشنع خان الصعالیک

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین ہزار سواری ملنا حر کا

علیہ السلام اَللّٰہُ اَکْبَرُ لِمَ کَبَّرْتَ امام کہبر نی بہی تکبیر کہی پوچہا ای مرد کیا وجہ تہی کہ خدا کی۔ قَالَ رَاَیْتُ النَّخْلَ قَالَ جَمَاعَۃٌ مِمَّنْ صَحِبَہٗ وَاللّٰہِ اِنَّ ہٰذَا الْمَکَانَ مَا رَاَیْنَا فِیْہِ نَخْلَۃً قَطُّ وہ بولا کہ یا سولا ظاہر نخلستان نظر آتا ہی رفقا نی جواب دیا یہان کبہی نام درخت خرما ہی نہین دیکہا فَقَالَ الْحُسَیْنُ فَمَا تَرَوْنَہٗ قَالُوْا وَاللّٰہِ نَرَاہُ اَسِنَّۃَ الرِّمَاحِ وَاٰذَانَ الْخَیْلِ فَقَالَ وَاَنَا وَاللّٰہِ اَرٰی ذٰلِکَ امام حسین علیہ السلام نی فرمایا پہر یہ کیا ثابت ہوتا ہی عرض کی نیزہ و گوش اسپان مخالف کا ہجوم آتا ہی امام مظلوم نی ارشاد کیا مین بہی وہی جانتا ہون جو تمنی بتایا ثم قَالَ مَا لَنَا مَلْجَاٌ نَلْجَاُ اِلَیْہِ وَنَجْعَلُہٗ فِیْ ظُہُوْرِنَا وَنَسْتَقْبِلُ الْقَوْمَ بِوَجْہٍ وَاحِدٍ حضرت نی کہا آیا کوئی جای پناہ قریب ہے کہ وہان ٹہرین اور اعدا کا مقابلہ ایکطرف سی کرین فَقُلْنَا لَہٗ بَلٰی ہٰذَا ذُوْ حُسُمٍ اِلٰی جَنْبِکَ فَمِلْ اِلَیْہِ عَنْ یَسَارِکَ فَاِنْ سَبَقْتَ اِلَیْہِ فَہُوَ کَمَا تُرِیْدُ اصحاب نی عرض کی بلی ای آقا یہ بائین طرف کوہ پہاڑ ہی بہت اونچا اوس جانب چلیی اگر جلدی ہم پہنچی تو حسب مراد پایا جیسا چاہا فَاَخَذَ اِلَیْہِ ذَاتَ الْیَسَارِ وَمِلْنَا مَعَہٗ فَمَا کَانَ بِاَسْرَعَ مِنْ اَنْ طَلَعَتْ عَلَیْنَا ہَوَادِی الْخَیْلِ اون جناب نی جانب یسار کو توجہ کی ہمنی اونکی ساتہہ باگ پہیری تہوری دیر نہ گذری تہی جو گردن اسپان مخالفونکی دکہائی دی نیزونکی انی مانند نیستان نیزاتی اور کثرت پرچم علم کی مثال پرہای طیور نظر آتی فَاسْتَبَقْنَا اِلٰی ذِیْ حُسُمٍ فَسَبَقْنَاہُمْ اِلَیْہِ ہم اوپر سبقت کرگئی اور جلدی اوس ٹیلی پر جا پہنچی وَاَمَرَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِاَبْنِیَۃٍ حضرت امام حسین علیہ السلام نی استادہ خیام فلک احتشام کا حکم دیا چابکدستی برق و باد سی ملازمون نی سراپردہ طیار کیا عماری اور ہودج اہل حرم کو آگی بڑہایا مخدرات طہارت کو عزت و حرمت سی اوتارکی ٹہایا سبکی دل اندیشہ ہجوم سپاہ مین لرزتی تہی نیزہ و تلوار مخالفین دیکہہ کی سوس

کرتی تہی بچونکو غل اور شور کی ماری خوف و اضطراب فی گہیر آخواتین بلا نصیب کو سامان
ہلاک و دربدری نظر آیا پردی پر ڈیوڑی کی دریافتِ خبر کو لونڈیان کہڑی تہین حضرت کی
بی بی اوڑہنین دمبدم اونسی ماجرا پوچہتی تہین زینب خاتون کو ہراس تہا یہ لشکرِ دشمن آیا ہی
دیکہیی مقابلہ مین جانِ برادر کا انجام کیا ہوتا ہی علی اصغر کی والدہ دمبدم گہوارۂ فرزند کی
جاتی طفلِ شیرخوار کو بحسرت دیکہہ کی آنسو بہاتی تردیاب تہا کہ شور بکا بیقراری مین آف کہتا نکلی
لاکن ماری غیرت کی جو نامحرم آواز سنی شرماتی وَجاءَ الْقَوْمُ زُهاءَ أَلْفِ فارِسٍ مَعَ الْحُرِّ
بْنِ يَزِيدَ التَّمِيمِيِّ حَتّٰى وَقَفَ هُوَ وَخَيْلُهُ مُقابِلَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي حَرِّ
الظَّهِيرَةِ وہ سوار جب قریب آئی دیکہا ہزار جوان کا راہی اور حر بن یزید تمیمی اونکا سردار
آگی بڑہا آتا ہی روبرو شاہدین وایمان کی لشکرِ کفر و ضلالت نی صف کہینچی لاکن دوپہر کی
شدتِ گرمی سی جان معرضِ تلف مین تہی فَقالَ الْحُسَيْنُ لِفِتْيانِهِ اِسْقُوا الْقَوْمَ وَارْوُوهُمْ
مِنَ الْماءِ وَرَشِّفُوا الْخَيْلَ تَرْشِيفاً اوس منبعِ سخاوکرم نی پیاسکی طغیانی مین مردو مرکب
تباہ دیکہی تو فرزندِ ساقیِ کوثر نی اپنی خدام سی یہ کلام کہی اس جماعتِ تازہ وارد کو پانی پلادو اور گہوڑونکو
بہی خوب سیراب کرو فَفَعَلُوا وَأَقْبَلُوا يَمْلَئُونَ الْقِصاعَ وَالطِّساسَ مِنَ الْماءِ ثُمَّ
يُدْنُونَها مِنَ الْفَرَسِ فَإِذا عَبَّ فِيها ثَلاثاً أَوْ أَرْبَعاً أَوْ خَمْساً عُزِلَتْ عَنْهُ
پس اصحابِ جناب نی سرچشمۂ لطف وعطا کہولا سبکو زلالِ رحمت دینا شروع کیا کہڑی او
لگن بہر بہر کی روبرو گہوڑونکی لیجاتی جب دو تین چار سانس مین ہر جانور پی لیتا تو آگی سی ہٹاتی
حَتّٰى سَقَوْها عَنْ آخِرِها وہ دوست پرور دشمن نواز کو آپ بہی اہتمام رہا تاکہ ساری انسان
اور حیوان کو بلای عطش سی چہڑادیا ہو وَكانَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيادٍ بَعَثَ الْحُصَيْنَ بْنَ
نُمَيْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِلَ الْقادِسِيَّةَ وَتَقَدَّمَ الْحُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ ابن زیاد نی حصین کو

۳۵۷

عن علی بن عمر النوفلی قال کنت مع ابی الحسن علیه السلام فی صحن داره فمر بنا محمد ابنه فقلت جعلت فداك هذا صاحبنا بعدك فقال لا صاحبكم بعدی الحسن و بهذا الاسناد عن بشار بن احمد عن عبد الله بن محمد الاصفهانی قال قال ابو الحسن علیه السلام صاحبکم بعدی الذی یصلی علی قال ولم نکن نعرف ابا محمد علیه السلام قبل ذلك فلما مات ابو الحسن علیه السلام خرج ابو محمد فصلی علیه وبهذا الاسناد عن سعد بن احمد عن موسی بن جعفر بن وهب عن علی بن جعفر قال کنت حاضرا ابا الحسن علیه السلام لما توفی ابنه محمد فقال للحسن یا بنی احدث لله شکرا فقد احدث فیك امرا محمد بن یعقوب عن الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن احمد بن محمد

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین حر کا آنا

سوار و پیادہ واقدی کی بہیجا تہا اقامت منزل قادسیہ اور حر کو لشکر کا ہراول کی بڑہنی کو ام
سیا تہا۔ فلم یزل الحر موافقا الحسین حتی حضرت صلوۃ الظہر دیرتک
بر خدمت امام حسین علیہ السلام مین سخنان خیرخواہی عرض کرتا رہا تا کہ وقت صلوۃ ظہر کا
داخل ہوا فامر الحسین الحجاج بن مسروق ان یوذن فلما حضرت الاقامۃ
خرج الحسین فی ازار و رداء و نعلین امام عصر نی حجاج اپنی مکبر کو فرمایا اذان کہی
جب اقامت کا ہنگام ہوا تو مولا لنگ باندہی ردا کو اوڑہی نکلی فحمد اللہ و اثنی علیہ
ثم قال ایہا الناس انی لم اتکم حتی اتتنی کتبکم و قدمت علی رسلکم
ان اقدم علینا فلیس لنا امام لعل اللہ ان یجمعنا و ایاکم علی الہدی والحق
کہڑی ہو کی خطبہ پڑہا حمد و ثنا کی بعد کہا اگر وہ خلایق مین تمہاری ملک مین نہین آیا
جبتک بیشمار نامہ و پیام کو تمنی بہیجا اور لکہا کہ جلدی کوفہ مین تشریف لاو ہمارا کوئی امام
نہین ہدایت فرماؤ امید ہی کہ تمہاری ساتہہ خدا حق ہمین جمع کرے اور بمقام ارشاد مین انکی فرمایا کہ
لائی فان کنتم علی ذلک فقد جئتکم فاعطونی ما اطمئن الیہ من عہودکم
و مواثیقکم وان لم تفعلوا وکنتم لمقدمی کارہین انصرفت عنکم
الی المکان الذی جئت منہ الیکم پس اگر تم اپنی عہد پر ثابت ہو تو ایمان اپنا
تازہ کرو اور ہرگاہ قول و قرار کی سی انحراف ہوا ہی آنا میرا تمہنی ناگوار و خلاف جانا ہی
تو مین جہان سی آیا ہون اہل و عیال کو لیکر مراجعت کرتا ہون فسکتوا عنہ ولم یتکلموا
کلمۃ وہ سب غدار چپ رہی حضرت کی جواب مین کچہہ نبولی فقال للموذن اقم فاقام
الصلوۃ امام نی موذن کو فرمایا اقامت کہی اور وہ زینت محراب و مصلی آگی بڑہی فصلی
الحسین علیہ السلام وصلی الحر خلفہ حضرت نی نماز ظہر پڑہی حر اور باقی دونون لشکر نی

آمد اکی وانصرف الحر الی مکانه الذی کان فیه فدخل خیمة قد ضربت له

حرا پنی جگہ پھر گیا اور کی لیی بہی خیمہ برپا کیا تہا فاجتمع الیه خمسمائة من اصحابه وعاد

الباقون الی صفهم الذی کانوا فیه پانسو آدمی حر کی پاس فراہم ہوی اور باقی

صف میدان مین کہڑی رہی ثم اخذ کل رجل منهم بعنان فرسه وجلس فی

ظلها ہر ایک سوار گرمی سی بیتاب ہو کی اور اپنی گہوڑی کی سایی مین باگ پکڑی نگہبانی شاہ

شہدا کو بیٹہا فلما کان وقت العصر امر الحسین ان یتهیئوا للرحیل ففعلوا

جب ہنگام عصر ہوا سید الشہدا نی واسطی کوچ کی حکم دیا خدام نی طیاری سفر مین اسباب لادا

ناقہ ومحمل سواری حرم کو دروازہ خیمہ پر کہڑا کیا ثم امر منادیه فنادی بالعصر واقام فاستقدم الحسین

وقام فصلی بالقوم ثم سلم وانصرف الیهم بوجهه پس قبلہ اسلام نی منادی کو فرمایا

نماز عصر کی لیی اذان دی اقامت کہی امام کونین کی ساتہہ موالف اور مخالف نی اقتدا کی

جب سلام پہیرا تو اونکی جانب منہہ کیا وحمد الله واثنی علیه فقال خطبہ حمد وثنا کی

پڑہا اتمام حجت کی واسطی یون کہا ایها الناس فانکم ان تتقوا الله وتعرفوا الحق

لاهله یکن عنکم ارضی لله ای گروہ خلایق خدا کی خوف سی پرہیزگاری کرو اہل

حق کو پہچانو کہ اللہ تمسی راضی ہو ونحن اهلبیت محمد اولی بولایة هذا الامر

علیکم من هؤلاء المدعین ما لیس لهم والسائرین فیکم بالجور والعدوان

ہم اہلبیت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ برگزیدہ رب علا ہین مخصوص طہارت وکرامت منصب

امامت کو اولی ہین اونسی جو دعوی خلافت کرتی ہین تیر ظلم وبدعت مین آزار کی درپی

رہتی ہین فان ابیتم الا الکراهة لنا والجهل بحقنا پس اگر فضل وشرف

جان کی بہی انکار ہی ہماری حق پر جہل ونادانی سی اصرار ہی وکان رایکم الان غیر

٣٥٩

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا حر بن یزید کا روکنا کربلا

مَا اَتَتْنِی بِہٖ کُتُبُکُمْ وَ قَدِمَتْ عَلَیَّ بِہٖ رُسُلُکُمْ اِنْصَرَفْتُ عَنْکُمْ

تمہین جو اقرار لکھی تہی اور پشیمان ہوا وس عہد سی کہ قاصدونکی زبانی کہی تہی مین اپنی وطن کو پہر

جاتا ہون تمہاری بستی مین نہین آتا ہون فَقَالَ الْحُرُّ اَنَا وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا ہٰذِہِ

الْکُتُبُ وَالرُّسُلُ الَّتِیْ تَذْکُرُ حر نی عرض کی یا ابن رسول اللہ مین کاتبون خطوط کا نہین جو

فرماتی ہو اور بیخبر ہون نامہ برون سی جنکو تباتی ہو فَقَالَ الْحُسَیْنُ لِبَعْضِ اَصْحَابِہٖ یَا

عُقْبَۃُ بْنُ سَمْعَانَ اَخْرِجِ الْخُرْجَیْنِ اللَّذَیْنِ فِیْہِمَا کُتُبُہُمْ اِلَیَّ حضرت نی عقبہ ابن

سمعان کو پکارا کہ وہ خرجین لاو جسمین مراسلات ہین کہو لکی انکو دکہاؤ فَنُشِرَتْ بَیْنَ

یَدَیْہِ پس نوشتہ ہای کوفیان سب نکالی ہر ایک نام کاتب اوسکی سامنی ڈالی فَقَالَ لَہٗ

الْحُرُّ لَسْنَا مِنْ ہٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَتَبُوْا اِلَیْکَ وَقَدْ اُمِرْنَا اَنَّا اِذَا لَقِیْنَاکَ اَنْ لَّا

نُفَارِقَکَ حَتّٰی نُقْدِمَکَ الْکُوْفَۃَ عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ حر بولا جنہون نی

آپکو نامی لکھے ہین اون لوگون مین سی نہین ہون مجھی تو امر کیا ہی جب آپ سی ملاقات ہو تو

نہین جانی دون عبید اللہ کی پاس کوفہ مین داخل کردون رفاقت سی ایک لحظہ جدا نہون فَقَالَ

الْحُسَیْنُ الْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ امام حسین علیہ السلام نی فرمایا اس خواری اور ذلت سی

موت کو بہتر جانتا ہون اور جبتک زندہ ہون ہرگز اطاعت ظالم نکرون ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ

قُوْمُوْا فَارْکَبُوْا وَانْتَظَرَ حَتّٰی رَکِبَتْ نِسَاؤُہٗ اپنی اصحاب کو حکم دیا اوٹہو سوار ہو اور

خیمہ و اسباب اپنا بار کرو فوراً اسب ہمراہی اسپہ مرکب چڑہی خود حضرت در حرم سرا منتظر

ٹہری تاکہ ہودج اور محمل اونٹون پر بندہی مخدرات عصمت و طہارت عماری مین بیٹہی فَقَالَ

انْصَرِفُوْا فَلَمَّا ذَہَبُوْا لِیَنْصَرِفُوْا حَالَ الْقَوْمُ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ الْاِنْصِرَافِ وہ راکب

دوش نبی بہی صدر آرای زین ہوی اقربا و انصار پر مراجعت کی تقاضی کیی جب وہ غازیان

بارہوین مجلس مکہ سے روانگی سید الشہدا حر سے ملاقات راہ مین او تکرار کا ہونا

دین پناہ مدینہ کی راہ پر چلے حر اور اوسکی ہمراہی مزاحمت کو آگے بڑہے فقال الحسین علیہ السلام ثکلتک امک
یا ابن یزید ما ترید سلطان کربلا نے حر کو پکار کہا کہ اے تیری مان تجکو پیٹی کیون ہمین کہان لیے
فقال له الحر اما لو غیرک من العرب یقولها لی وهو علی مثل ذلک الحال
التی انت علیها ما ترکت ذکر امه بالثکل کائنا من کان حر نے عرض کی یا مولا
اگر اور کوئی سردار عرب میری مان کا نام لیتا جیسی کہ آپ بزرگ و رئیس زادی ہین تو مین بھی اوسکی
ماں کا بھی ویسا ہی جواب دیتا ولکن واللہ ما لی من ذکر امک من سبیل الا باحسن
ما نقدر علیه لیکن تمہاری مادر مطہر کا ذکر بجز درود نہین کر سکتا ہون مگر جسقدر ممکن ہو سلام
اور تحیت اوپر بہیجون فقال له الحسین فما ترید قال ارید ان انطلق بک الی
الامیر عبید اللہ بن زیاد حضرت نے فرمایا پھر تو کیا چاہتا ہے کہ وہ کرون کہا منظور ہے
کہ عبید اللہ کی پاس تک تمہاری ساتھ چلون فقال اذا واللہ لا اتبعک فقال اذا
واللہ لا ادعک وترادا القول ثلاث مرات اوس وقت قادر توانا نے کہا مین بھی ساتھ نہین
نہ جاونگا حر نے جواب دیا مین بھی عنان اختیار آپکی مراجعت کو نہ چھوڑونگا تین مرتبہ یہ قول کی رد
بدل ہوئی دونو لشکر کی اس تکرار مین تلوار نکلنے کو تھی فلما کثر الکلام بینهما قال له
الحر انی لم اومر بقتالک انما امرت ان لا افارقک حتی اقدم بک الکوفة
جب درمیان مین گفتگو بہت بڑہی حر نے خدمت مولا مین عرض کی مین آپکی جدال و قتال پر مامور
نہین آیا ہون بلکہ یہان سے تو جدا نہون تا کوفہ مین پہنچاون فاذا ابیت فخذ طریقا لا یدخلک
الکوفة ولا یردک الی المدینة یکون بینی وبینک نصفا حتی اکتب الی الامیر
فلعل اللہ ان یرزقنی العافیة من ان ابتلی بشیء من امرک اے فرزند خیر الوری اگر
قبول نہین کرتی پس ایسا کہنا ہے وہ راہ چلو جو نہ کوفہ کو جائے اور نہ مدینہ کو تا درمیان مین حرف نہ آئے

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین حر سی تکرار کا ہونا آگی بڑہنا

اس عرصہ مین ابن زیاد کو لکہون بلکہ راہ عافیت اور صلح دیکہون تمہاری مقابلہ مین کشت و خون سے بچا رہون مبادا مواخذہ خدا و رسول مین پکڑا جاؤن فخذ ہاھنا فتیاسر عن طریق العذیب والقادسیۃ یہان سی درمیان عذیب و قادسیہ کی راہ چلو شاید مسلک خیر و سلامت آگی دیکہو وسار الحسین علیہ السلام وسار الحر فی اصحابہ یسایرہ ناچار حضرت بضرورت بائین جانب کو روانہ ہوئی سواران حر بہی اپنی سردار کی ہمراہ اکطرف چلی وھو یقول لہ یا حسین انی اذکرک اللہ فی نفسک راہ مین حر شاہ مظلوم کی پاس آیا آہستہ امام ہدی سی کہا یا ابن رسول اللہ تمکو قسم دیتا ہون اس گروہ سی اپنی جان بچایا فانی اشہد لئن قاتلت لتقتلن مین گواہی دیتا ہون اگر لڑائی کروگی تو ضرور درجہ شہادت سی فائز ہوگی فقال لہ الحسین افبالموت تخوفنی وھل یعدو بکم الخطب ان تقتلونی حضرت نی ارشاد کیا تو موت سی مجہی ڈراتا ہی میری قتل کی سوا تمسی کیا ہو سکتا ہی فلما سمع الحر تنحی عنہ ہرگاہ یہ کلام حر نی سنا جانا کہ مرنی پر کمر کو باندہا ہی مایوس ہوکی اپنی لشکر کیطرف پہر گیا ہی ثم اقبل الحسین علی اصحابہ وقال ھل فیکم احد یعرف الطریق علی غیر الجادۃ وہ سالک طریق نجات نی اصحاب سی پوچہا تم مین سوای جادہ متعارف کی دوسری راہ کوئی جانتا ہی فقال لہ الطرماح نعم یا ابن رسول اللہ انا اخبر الطریق فقال لہ الحسین سر بین ایدینا طرماح ابن عدی نی عرض کی مین واقف ہون ای فرزند مصطفی سرور غرا نی فرمایا پس ہماری آگی قدم بڑہا فسار الطرماح واتبعہ الحسین واصحابہ وجعل الطرماح یرتجز طرماح پیشتر چلا اور یہ اشعار مانند رجز پڑہنی شروع کئی شاہ شہید اور ان کی اصحاب اوسکی پیچہی روان ہوی، یا ناقتی لا تذعری من زجری، وامضی بنا قبل

طلوعِ الفجرِ الماجدُ الجدّ حبیبُ الصدرِ اتا به الله للخیر الی امرٍ بخیرٍ
فتیانٍ وخیرِ سفرِ ال رسول الله ال الفخر السادة البیض الوجوه الزهر
الطاعنین بالرماح السمر الضاربین بالسیوف البتر حتی تحلّی بکرم الفجر
عمرة الله بقاء الدهر یا مالک النفع معاً والضر ایّد حسیناً سیدی
بالنصر علی الطغاة من بقایا الکفر فلمّا سمع الحرّ ذلک تنحّی عنه وکان
یسیر باصحابه ناحیة والحسین فی ناحیة حرنی جب وہ مضمون حضرت اوراسنا
تو اثنای فوج اور سواری حضرت سی کنارہ کیا شاہدین اوراونکی انصار واہلبیت علاحدہ جاتی
تہی اضطراب اور بیقراری دل سی ہول کہاتی ہی کتاب ملادربندی مین حوالہ مختلف اسناد
کہاہی اور خروج مکہ سی تا ورود کربلا احوال ہر منزل اور مقام کو لکہاہی جب لشکر امام علیہ السلام
بستان بنی عامر مین پہنچا تو فرزدق شاعر کو یوم ترویہ دیکہا پہر یحیی ابن سعید ابن عاص مزاحم سفر ایا
حتی زبانی تکرار سی تازیانہ اوٹہایا اوسیہ بہی ظفر نپایا بعد ازان عبداللہ ابن مطیع قرب وجوار مین
حرم کی ملا بیخمان مصلحت کو منع عزم کوفہ سی اظہار کیا لاکن جو روایت بازگشت امام کعبہ سی منی کو
اپنی اخبار کی ظہور سی لاتی ہین اور طلب رفاقت مین زاری عترت کو اوسیر پیوند لگاتی ہین
دونو مضمون شاعری کی ردیف اور فارسی روضہ خوانونکی تصنیف بنا بر شہرت افزائی دامان مجالس
ایسی تازہ حدیثات سی بہراہی اور حکایات خواب وخیال سی بہت چہرہ مجالس کو رنگ دیاہی
خذف پارہ وجواہرات آبدار ملائی فرط غلو سی ملانی دانستہ دہوکی کہائی ومنہا قال
ابو مخنفٍ واذا باربعة نفرٍ قد اقبلوا علی رواحلهم من الکوفة یخبّون
السیر علی افراسهم قول ابو مخنف سی اکسیر العبادت مین ذکر کیا ناگاہ امام کی راہ مین
جانب کوفہ سی چار مراکب سوار ای رکاب کا بوسہ لیا واذا هم نافع بن هلال المرادی

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہین حر سی ملنا مردم کوفہ کا آنا

وَعُمَرُ بنُ خالِدِ الصَّیداوِیُّ وَسَعِیدُ بنُ مَولیٰ وَمُجَمِّعُ بنُ عَبدِ اللّٰہِ المَذحِجِیُّ

وہ بزرگوار نافع بن ہلال و عمر بن خالد و سعید بن مولی و مجمع بن عبد اللہ بعزم نصرت قدم بجائی

سرور شہدا سی جب ملی تو رفاقت حضرت مین ساتھہ رہی قَالَ وَاَقبَلَ الحُرُّ اِلَیہِ وَقَالَ

لَہٗ یا حُسَینُ اِنَّ ہٰؤُلاءِ قَدِ اَقبَلُوا اِلَیکَ وَاَنَا اُرِیدُ اَن اَرُدَّہُم اونکی ملازم ہوئی

حر دلاور خدمت اقدس مین آیا کہا چاہتا ہون یا حسین یہ لوگ جو تمہاری مدد کو آئی ہین دور کرون

قَالَ عَلَیہِ السَّلامُ اِنِّی اَمنَعُ کَمَا اَمنَعُ عَن نَفسِی امام نی جواب دیا کہ مین انکی مفارقت سی

راضی کبھی ہونگا جیسا کہ اپنی نفس کی ایذا کو نہ مانونگا اَلَیسَ ہُم اَعوَانِی وَاَنصَارِی یہ

وَقَد کُنتَ قَد اَعطَیتَنِی عَہداً اَنَّکَ لَا تَتَعَرَّضُ بِی حَتّٰی یَاتِیَکَ کِتَابُ ابنِ زِیَادٍ

لوگ میری یاری و ہواداری مین گہر چہوڑ کی پردیس آئی ہین اولاد رسول کو مبتلای بلا سنکی قدم جما

رہی ہین آیا تونی عہد نہین کیا جو مجہسی تعرض و مخاصمت نہ کریگا جبتک نوشتہ ابن زیاد تیری نام

نہ آئی مدارات کا دم بہری فَاِن کُنتَ عَلیٰ مَا کَانَ بَینِی وَبَینَکَ وَاِلَّا نَاجَزتُکَ الحَربَ

فَکَفَّ الحُرُّ عَنہُم جو تو اپنی قول و قرار پر کہ ہمامین ہوا ثابت ہی تو خاموش رہو نہ والا جنگ و

جدال کا حکم اپنی رفقا کو دون حر یہ کلام سنکی چپ رہا اور مسافران کوفہ سی کچہہ نہ کہا فَقَالَ لَہُمُ

الحُسَینُ اَخبِرُونِی عَنِ النَّاسِ فَقَالُوا یَا ابنَ رَسُولِ اللّٰہِ اَمَّا الاَشرَافُ فَقَد

مُلِئَت غَرَائِرُہُم وَاَمَّا سَائِرُ النَّاسِ فَقُلُوبُہُم وَاَسیَافُہُم عَلَیکَ سید الشہدا نی

اونسی پوچہا خبر دو خلق کوفہ سی کیونکر چہوڑا جواب دیا ای فرزند رسولخدا اشراف رفاقت یزید پر

باہم ہین اور باقی سائر ناس کی دل تمہاری محبت سی توام دست و شمشیر تیر علم ہین فَقَالَ

ہَل لَکُم بِرَسُولِی قَیسِ بنِ المُسہِرِ عِلمٌ فَقَالُوا اَخَذَہُ الحُصَینُ بنُ نُمَیرٍ وَبَعَثَ

بِہٖ اِلَی ابنِ زِیَادٍ فَقَتَلَہٗ فرمایا میری نامہ بر قیس ابن مسہر کی تمکو خبر ہی کیا ہوا عرض کی حصین ابن

بارہوین مجلس کمسی روانگی سید الشہدا راہ مین جانا اہل کوفہ کا امداد پر بلانا

بن منیر نی اوسکو پکڑکی پاس ابن زیاد کی بہیجا اوسنی مارڈالا فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَیْنُ تَغَرْغَرَتْ
عَیْنَاهُ بِالدُّمُوعِ ثُمَّ قَرَاءَ مِنْهُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَنْتَظِرُ وَمَا
بَدَّلُوا تَبْدِیلًا حضرت نی یہ ماجرا سنکی بہت اندوہ وحزن کا صدمہ پایا چشم گہربار سی پانی
بہر اشک بہایا سامانِ غم ورقت کثرت سی بڑہا قرآن کی اس آیت کو پڑہا فَاَقْبَلَ الطِّرِمَّاحُ
اِلَی الْحُسَیْنِ وَاَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهٖ وَقَالَ لَهٗ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اوسوقت طرماح گہبرا
کی آیا مہارِ ناقۂ امام کو پکڑکی زبان پر لایا لَوْ لَمْ یُقَاتِلْكَ اِلَّا هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ تَرَاهُمْ لَکَفٰی
وَقَدْ رَاَیْتُ قَبْلَ خُرُوْجِیْ مِنَ الْکُوْفَةِ مِنَ النَّاسِ مَا لَمْ اَرَ مِثْلَهُمْ قَطُّ فِیْ
جَمْعٍ اَکْثَرَ مِنْهُمْ اگر اس گروہ اعدا سی جو موجود ہین لڑو گی تو شاید سرانجام ہو ظفر کا ہو الا قبل روانگی
کوفہ اجتماع سپاہ کا مینی وہ انبوہ دیکہا ہی جو کبہی نہین ہوا قبایلِ عرب کی فوج فراہم ہوتی ہی کثرت اسباب
خونریز کی ہوش کہوتی ہی فَسَئَلْتُ عَنْهُمْ فَقِیْلَ اَنَّهُمْ جُمِعُوْا لِیُعْرِضُوْا وَیَمْضُوْا اِلٰی
حَرْبِ الْحُسَیْنِ مینی اوس ہجومِ عام اور شورِ لیام پر تعجب سی پوچہا یہ کیا عزم اور کسکا رزم درپیش ہی
تو کہا ساری تیاری پیادہ وسوار کی ہوی جو مقابلہ امام حسین کو جائین اونکو روکین آب ودانہ
مذین سر کاٹ لائین فَاِنْ قَدَرْتَ اَنْ لَا تَقْدِمَ اِلَیْهِمْ فَافْعَلْ پس ای فرزند پیغمبر اگر ہو سکی
تو اودہر سی حذر کرو جانبِ تیغ وتبر بین قدم آگی نہ دہرو ہم تو مخفی کوفہ سی باہر آئی ہین نقد جان و
مال اپنی لٹی نثار کو لائی ہین قَالَ وَسَارَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالْحُرُّ بْنُ یَزِیْدَ الرِّیَاحِیُّ
مَعَهٗ حَتّٰی انْتَهَوْا اِلٰی عُذَیْبِ الْهِجَانَاتِ ثُمَّ مَضَی الْحُسَیْنُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی قَصْرِ
بَنِیْ مُقَاتِلٍ پس امام حسین علیہ السلام اور حر بن یزید باہم چلی راہ مین ہر طرحکی صدمات اوس ہادی
طریق کو پہونچی ہر گام پر دونو لشکر آپسمین ٹرنکو بڑہتی سپاہ حر ہمراہیانِ شاہ بحر وبر کو نگران رہتی
تا آخر مین روز کی وہ خضرِ سرچشمہ وفا آبِ عذیب پر اوتری وہان سی آگی قدم رکہی تو شام کو

قال اختلج فی صدری مسئلتان اردت
الکتاب بہما الی ابی محمد علیه السلام فکتبت اسئله
عن القائم اذا قام بم یقضی واین مجلسه
الذی یقضی فیه بین الناس واردت
ان اکتب اسئله عن شیء لحمی الربع فاغفلت
ذکر الحمی فجاء الجواب سالت عن القائم
واذا قام قضی بین الناس بعلمه کقضاء داود
علیه السلام لا یسأل عن بینة وکنت
اردت ان تسأل عن حمی الربع فانسیت
فاکتب فی ورقة وعلقها علی المحموم
یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم
فکتبت ذلک وعلقته علی محموم لنا
فافاق وبرئ وفی امثال هذه
الاخبار کثیرة یطول الکتاب بذکرها

بارہوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین عبداللہ بن حر کا ملنا

يقاتل ثم يقاتل نهری وَاِذا هُم بفسطاطٍ مضروبٍ ورُمحٍ مركوزٍ وفرسٍ موقوف

ایک طرف دیکھا خیمہ برابر کھڑا اور نیزہ در پر گڑا ہی گھوڑا زین کسا ہوا باگ ڈور سی لگا ہی

فقال الحسين لمن هذا الفسطاط قيل لرجل يقطع الطريق ويخفي السبيل

يقال له عبد الله بن الحر الجعفي امام حسین علیہ السلام نی پوچھا یہ خیمہ و خرگاہ کس کا ہی بولی

جو مخفی راہ چلتا عبداللہ بن حر نام او سکا ہی فارسل في طلبه فدعاه اليه فجاءه

يرفل في غلالةٍ جادقةٍ حتى وقف بين يدي الحسين علیہ السلام پس شاہ کربلا نی

طلب کو آدمی بھیجا وہ جامہ باریک پہنی آیا سامنی حضرت کی کھڑا ہوا فصاح فقال له يا

ويلك ارجع والبس غير هذه الثياب والبس ثياب الصالحين سرور اولیا

خاموش بولی وای اوپر تیری پھر جا اس لباس کو اوتار صلاح اور تقوی والونکی پوشاک بدن پر سنوار

فرجع ولبس غيرها واقبل حتى وقف بين يدي الحسين علیہ السلام فقال له

يا هذا انك لتجلب على نفسك ذنوبا كثيرة فهل لك من توبة تمحي بها

ذنوبك وہ کپڑی بدلکی سرور ناس کی پاس آیا حضرت نی فرمایا ای مرد اغوای نفس مین بہت گناہ کا

مرتکب رہا آیا توبہ اور تلافی کرسکتا ہی جو راضی ہو خدا فقال وما هي يا ابن بنت رسول

الله قال تنصر ابن بنت نبيك وتقاتل معه پوچھا وہ کیا عمل خیر ہی ای پسر دختر پیغمبر

کہا ہماری نصرت و یاری ابن بنت نبی کی ہواداری کرحمایت مین جا کی اعدای دین سی لڑنا

اور سبط رسول کا معین بلا مین رہنا قال يا ابن بنت رسول الله ما خرجت من الكوفة

الا مخافة ان تقدم اليها فاكون اول من يقاتلك مع ابن زياد بولا ای زادہ

خیر الوری مین اسی خوف کا مبتلا کوفہ سی نکلا تا کہ ابن زیاد کی طرف مین شمار نہون تسی لڑنی و الا لكن هذا

فرسي سابقا من الخيل ما طلبت بها شيئا الا لحقته وما هربت الا نجوت

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین عبداللہ بن حر جعفی کا ملنا

وَهٰذَا سَيْفِي الْقَاطِعُ مَا ضَرَبْتُ بِهِ شَيْئًا اِلَّا وَفَرَيْتُهُ فَخُذْهُمَا وَاعْفُ عَنِّي
مِنْ ذٰلِكَ مگر اي مولا یہ رہوار ہیرا کہ ساری مراکبِ دنیا کا سردار ہی جسکی پیچہ پیچہ کیا اوسی پایا او
جو بہاگا تو نجات حاصل ہوئی دوسری تلوار کہ جسپر لگائی وہ چیز دو نظر آئی اونکو دیتا ہون عوض مین
اور مجہ کو اس سے معاف کرو فَاَعْرَضَ عَنْهُ الْحُسَيْنُ وَقَالَ اِذِ انْجَلَتْ عَلَيْنَا بِنَفْسِكَ
فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي مَالِكَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ پس امام ہدی نی اوسکی طرف سی منہ پہیرا
خفا ہو کی بولی جب تونی ساتہ نہ دیا ہمارا تو مال سی تیری حاجت کیا اوسکی ہرگز نہین پروا ہم
یہ آیت پڑہی اور شانِ بی نیازی بڑہی وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا فَاِنِّي
سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ وَاعِيَتَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُجِبْهُ
كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْخَرَيْهِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حضرت نی کہا مجہی اپنی نانا سی گوش زد ہوا ہی
فرماتی تہی جسنی استغاثہ ہم اہلبیت کا سنا مدد کو ساتہ نہ دیا ہی اوسکا خدا روز قیامت گلا باندہ کی
دوزخ کی آتش مین اوٹا لٹکا ئیگا وَفِي الْاِرْشَادِ قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ فَاِنْ لَمْ تَنْصُرْنَا فَاتَّقِ
اللّٰهَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يُقَاتِلُنَا کتاب ارشاد مین وارد ہی مولا نی امر کیا اگر تو ہماری نصرت
نہین کرتا تو ہماری قاتلوں کی شرکت سی بچنا ظلم آل رسول کو اپنی حق مین زہر سمجہنا وَاللّٰهِ لَا يَسْمَعُ
وَاعِيَتَنَا اَحَدٌ ثُمَّ لَا يَنْصُرُنَا اِلَّا هَلَكَ قسم خدا کی جسنی فریاد و زاری سنی ہماری اور نہ کی
طرفداری اوسکی جان ایمان سی ہلاک ہوی ساری فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَلَا يَكُوْنُ اَبَدًا اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ عرض کی ہرگاہ تمہاری نصرت مینی نہین کی تو انشاء اللہ دشمنوں سی بہی موافقت نہو گی
قَالَ اَبُوْ مِخْنَفٍ فَجَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُرِّ الْجُعْفِيُّ يَعَضُّ كَفَّهُ نَدَمًا عَلٰى مَا فَاتَهُ
لِاَجْلِ نُصْرَةِ الْحُسَيْنِ وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلٰى يَدٍ وَيُنْشِدُ وَيَقُوْلُ اَبُوْ مِخْنَفٍ
ناقل ہی بعد ازان عبداللہ ہمیشہ تاسف مین ہاتہ ملتا عدم یاری امام حسین علیہ السلام پر پشیمان

بارہوین مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا راہ مین عمرو بن قیس کا آنا

رہتا اور کہتا شعر فیالک حسرۃ ما دمت حیا تردد بین صدری والتراقی
حسین جاء یطلب نصر مثلی علی اہل العداوۃ والشقاق و منہا مسندا
عن عمرو بن قیس المشرقی قال دخلت علی الحسین انا وابن عم لی وہو فی
قصر بنی مقاتل فسلمنا علیہ اور ہی اپنی سند سی روایت کی ہی جو عمرو بن قیس مشرقی
یہ حکایت کہی ہی مین اور برادر عمزاد امام حسین علیہ السلام کی پاس گئی جب وہ قصر بنی مقاتل کی
مقیم تہی آداب سی سلام کیا جناب نی لطف مین جواب دیا فقال لہ ابن عمی یا ابا عبد اللہ
ہذا الذی اری خضاب او شعرک فقال خضاب والشیب الینا بنی ہاشم
یعجل راوی کا بیان ہی میری چچا زاد بہائی نی عرض کی یا ابا عبد اللہ اپکی محاسن مین خضاب لگا
یا رنگ بالونکا ہی جو ابد یا سواد و سمہ ہی اور ہم بنی ہاشم کو بڑہاپا جلدی آتا ہی ثم اقبل علینا
فقال جئتما لنصرتی اوسکی بعد ہمسی پوچہا تم ہماری پاس نصرت اور امداد کو آئی ہو تا کوئی
حاجت اور غرض کا پیام لائی ہو فقلت انی رجل کثیر السن کثیر العیال کثیر الدین
وفی یدی بضایع للناس ولا ادری ما یکون واکرہ ان اضیع امانتی
مین بولا یہ عاصی ایک مرد ضعیف کثیر العیال و قرضدار ہی بہت امانت مردم سپرد میری ہین حیران
ہون کیا کرون تلف اونکا ناگوار ہی وقال لہ ابن عمی مثل ذلک جو مینی اظہار کیا وہی
میری ابن عم نی کہا قال لنا فانطلقا فلا تسمعا لی داعیۃ ولا تریا لی سوادا فرمایا
پس جاو دور ہو سواد لشکر دشمن زیادہ نکرو ہماری آواز فریاد کو نہ سنو حالت بیکسی و آفت نہ دیکہو
فانہ من سمع داعیتنا او رای سوادنا فلم یجبنا ولم یغثنا کان حقا
علی اللہ عز وجل ان یکبہ علی منخریہ فی النار سواسطی کہ جو سنیگا ہمارا استغاثہ بیداد کو
یا دیکہیگا سیاہی و ہجوم اہل عناد کو نصرت و امداد کو نہ آئیگا جانب داری ہی سے پہر جائیگا اسکو لازم ہی

الاسناد یا نبیرقال دخل العباسیون علی صالح بن وصیف عند ما حبس ابو محمد علیہ السلام فقالوا لہ ضیق علیہ فقال لہم صالح ما اصنع بہ وقد وکلت بہ رجلین من شر من قدرت علیہ فقد صارا من العبادۃ والصلاۃ والصیام علی امر عظیم ثم امر باحضار الموکلین فقال لہما ویحکما ما شأنکما فی امر ہذا الرجل فقالا ما تقول فی رجل یصوم النہار ویقوم اللیل کلہ لا یتکلم ولا یتشاغل بغیر العبادۃ واذا نظر الینا ارتعدت فرائصنا وداخلنا ما لا نملکہ من انفسنا فلما سمع ذلک العباسیون انصرفوا خاسئین وبہذا الاسناد عن جماعۃ من اصحابنا قالوا سلم ابو محمد الی نحریر وکان یضیق علیہ ویؤذیہ فقالت لہ امرأتہ اتق الله فانک لا تدری من فی منزلک وذکرت لہ صلاحہ وعبادتہ فقال والله لارمینہ بین السباع ثم استأذن فی ذلک فاذن لہ فرمی بہ الیہا ...

بارھویں مجلس کہ سی روانگی سید الشہدا راہ میں زین پر دیکھنا خواب کا

اوسی گردن سی بندھوائی آتش سقر میں اوٹا لٹکائی اس بیان میں تصور کی جاہی رقت میں ہر گھنا
رواہی ہای کیا کیا محنت وناچاری میں سولاگرفتار ہی جس سلمان سی خواہش رفاقت کرتی
بھائی اور انکار ہی افسوس ای عزاداران حسین اگر اوسدن تم سب ہوتی بضرور صدق نیت سی
آقا کی نام پر جان ومال کہوتی وَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ أَمَرَ فِتْيَانَهُ بِالاسْتِقَاءِ مِنَ الْمَاءِ
ثُمَّ أَمَرَ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ مِنْ قَصْرِ بَنِي مُقَاتِلٍ جب مصیبت زدہ روزگار کو رکاب پلایا
ہوا بہت پانی ساتھ لیکی چلنی کو حکم دیا حرم محترم کا قافلہ ہمراہ بدرقہ بلا سوار ہوا جہی سمع لینی
غول کی عقب نور خدا مانند سایہ دوڑا فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ سِمْعَانَ فَسِرْنَا مَعَهُ سَاعَةً
فَخَفَقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ خَفْقَةً عقبہ ابن سمعان کہتا ہی اوس جناب کی
رکاب میں ہمنی بہی گھوڑی کو مہمیز لگائی ناگاہ امام بیدار دل کو پشت زین ذوالجناح پر غنودگی آگئی
ثُمَّ انْتَبَهَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
فَفَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا تھوڑی دیر میں نیند سی چونکی تو بار بار کلمات حسرت اور شکر
کہتی تھی فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَالَ مِمَّ حَمِدْتَ اللَّهَ وَاسْتَرْجَعْتَ
علی اکبر اوسکی فرزند نی مشیر قدم پر پایا والد سی پوچھا کیا باعث تھا جو آپنی کہ حمد اور استرجاع کو
ادا کیا قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي خَفَقْتُ خَفْقَةً فَعَنَّ لِي فَارِسٌ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ الْقَوْمُ يَسِيرُونَ
وَالْمَنَايَا تَسِيرُ إِلَيْهِمْ فرمایا ای فرزند اس گھڑی خانہ زین میں میری آنکھ جھپک گئی خواب میں
ایک سوار کی پرچھائیں سامنی دیکھی کہتا تھا یہ لوگ جلکی نہوہ جاتی ہی موت انکی طرف چلی آتی ہی
فَعَلِمْتُ أَنَّهَا أَنْفُسُنَا نُعِيَتْ إِلَيْنَا میں جانا کہ ہمارا نفس خبر مرگ دیتا ہی اور یہ واقعہ حق
سچا ہونی والا ہی فَقَالَ لَهُ يَا أَبَهْ لَا أَرَاكَ اللَّهُ سُوءًا أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ قَالَ بَلَى
وَالَّذِي إِلَيْهِ مَرْجِعُ الْعِبَادِ اوس امام زادہ والا مقام نی یہ کلام سنا تو ای پدر خدا تمکو

بین السباع ثم استأذن فی ذلک فاذن لہ فرمی بہ الیہا ... ۳۶۹ فامر باخراجہ الی دارہ وکان مرض ابی محمد علیہ السلام الذی توفی فیہ فی اول شہر ربیع الاول سنۃ ستین ومائتین وتوفی علیہ السلام یوم الجمعۃ لثمان خلون من ہذا الشہر وخلف ولدہ الحجۃ القائم المنتظر لدولۃ الحق وکان قد اخفی مولدہ وستر امرہ لشدۃ طلب سلطان الوقت لہ واجتہادہ فی البحث عن امرہ فلم یرہ الا الخواص من شیعتہ علی ما ذکرناہ بعد وتولی اخوہ جعفر اخذ ترکتہ وسعی الی السلطان فی حبس جواری ابی محمد علیہ السلام وشنع علی الشیعۃ فی انتظارہم ولدہ وقطعہم بوجودہ واعتقادہم لامامتہ ... ذلک علی مخلفی ابی محمد وشیعتہ ... بلاء ومحنۃ من حبس واعتقال ... وشنع واجتہد جعفر فی القیام مقامہ فلم یقبلہ احد من الطائفۃ

برادن نہ دیکہا کیا ہم حق پر ہین یا نہین حضرت نی فرمایا ای فرزند حق ہماری طرف ہی او
اعدا کو باطل مین شغف ہی قَالَ فَاِنَّنَا اِذًا لَا نُبَالِیْ اَنْ نَمُوْتَ مُحِقِّیْنَ علی اکبر نی کہا
پس ہمین کچہ نہین پروا جو حق کی ساتہہ مرنا ہوگا ہمارا۔ فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ جَزَاكَ اللّٰهُ
مِنْ وَلَدٍ خَیْرَ مَا جَزٰی وَلَدًا عَنْ وَالِدِهٖ سید الشہدا نی ارشاد کیا اللہ تجکو جزای خیر
بابکی دعا اور نیک بختی سی رحمت بہیجی فَلَمَّا اَصْبَحَ نَزَلَ وَصَلّٰی بِهِمُ الْغَدَاةَ جب فجر
طالع ہوئی امام راکع نی اوترکی ہمراہ دوست اور دشمن نماز پڑہی ثُمَّ عَجَّلَ الرُّکُوْبَ وَاَخَذَ
یَتَیَاسَرُ بِاَصْحَابِهٖ یُرِیْدُ اَنْ یُفَرِّقَهُمْ فَیَاْتِیْهِ الْحُرُّ بْنُ یَزِیْدَ فَیَرُدُّهٗ وَاَصْحَابَهٗ
فَجَعَلَ اِذَا رَدَّهُمْ نَحْوَ الْکُوْفَةِ رَدًّا شَدِیْدًا امْتَنَعُوْا عَلَیْهِ فَارْتَفَعُوْا بس جلدی سے
امام ابرار سوار ہوی راہ سی بائین طرف کو اگی بڑہی چاہتی تہی کہ اپنی اصحاب کو متفرق کرین
اور اوس محاصرہ اعدا سی نکلین حر دوڑ کی آتا جو حضرت اور صحابہ ہمراہی کو دیکہہ جاتا لشکر یزید
کو جانب کوفہ لیجانا چاہتا تہا۔ لاکن یہ لوگ مزاحمت شدید کرتی تہی غل اور شور کی ہنگامی باہم
ہوتی تہی فَلَمْ یَزَالُوْا یَتَسَایَرُوْنَ کَذٰلِكَ ایسی تکرار مین تہوڑی دور چلتی داہنی بائین جانب سی
اٹیمین جہکڑ کرتی حَتّٰی انْتَهَوْا اِلٰی نِیْنَوٰی بِالْمَکَانِ الَّذِیْ نَزَلَ بِهِ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ یہان تک کہ ارض نینوا مین داخل ہوی امام حسین علیہ السلام اوس مقام پر اوترے
فَاِذَا رَاکِبٌ عَلٰی نَجِیْبٍ لَهٗ عَلَیْهِ السِّلَاحُ مُتَنَکِّبًا قَوْسًا مُقْبِلًا مِنَ الْکُوْفَةِ
فَوَقَفُوْا جَمِیْعًا یَنْتَظِرُوْنَهٗ ناگاہ ایک سوار کوفہ سی آتا گہوڑی پر دیکہائی دیا، دونو لشکر نی
اوسکی انتظار مین توقف کیا فَلَمَّا انْتَهٰی اِلَیْهِمْ سَلَّمَ عَلَی الْحُرِّ وَاَصْحَابِهٖ وَلَمْ یُسَلِّمْ
عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ ہرگاہ وہ روسیاہ قریب آیا، تو حر اور اوسکی سپاہ کو سلام کیا امام حسین
علیہ السلام و اونکی اصحاب پر ملتفت نہوا گویا کفر مجسم تہا کہ اسلام سی پہرا رہا وَدَفَعَ اِلَی الْحُرِّ

کتابا من عبید اللہ بن زیاد فاذا فیہ اما بعد فجعجع بالحسین حین یبلغک
کتابی ہذا و یقدم علیک رسولی حر کو نامہ ابن زیاد کا حوالہ کیا اوسنی کہولا پڑا تو لکہا
جس جا میرا ایک بہی لیگا حسین کو تنگ پکڑنا جہان آرام نہ پانا ولا تنزلہ الا بالعراء
فی غیر خضر و علی غیر ماء وہان اوتارنا جہان دشت و صحرا کا دامن ریت بہرا ہو
سبزی اور پانی کا نام بہی کچہ نہ پیدا ہو وقد امرت رسولی ان یلزمک ولا یفارقک
حتی یاتینی بانفاذک امری والسلام یعنی اپنی قاصد کو سمجہا یا ہی کہ تیری ساتہہ ہی
تعمیل حکم پہ بہی سرگرم دیکہی تو اکی خبر کری فلما قرء الکتاب قال لھم الحر ھذا کتاب
الامیر یامرنی ان اجعجع بکم فی المکان الذی یاتینی کتابہ جب وہ نامہ پڑہ چکا
سب پڑہا تو حر نی رفقای سید الشہداء سی پکار کی کہا امیر عبید اللہ کا حکم میری نام آیا ہی مجکو
وادی بی آب وگیاہ مین ٹہرانی کو لکہا ہی وھذا رسولہ وقد امرہ ان لا یفارقنی
حتی انفذ امرہ فیکم یہ اوسکا فرستادہ میری ساتہہ رہیگا تا دیکہی کرمینی تمہاری باب مین
اوسکی حکم کو پورا کیا واخذھم الحر بالنزول فی ذلک المکان علی غیر ماء ولا فی
قریۃ حر نی فریاد کی یا حسین اور ہمراہیان شاہ مشرقین یہان اوترو اور اس جای بی آب
دور از آبادی مین منزل کرو فقال لہ الحسین دعنا ویحک ننزل فی ھذہ القریۃ
او ھذہ یعنی نینوی والغاضریۃ او ھذہ یعنی شفیۃ ہر چند امام مظلوم نی
فرمایا ای حر کیا کرتا ہی وای اوپر تیری کیون اسقدر ہمین تنگ پکڑتا ہی مزاحمت سی کنارہ ہو جا
تا ہم ادہر چلین اوس قریہ مین یعنی نینوا یا غاضریہ خواہ شفیہ مین رہین قال لا واللہ
ما استطیع ذلک ھذا رجل قد بعث الی عینا علی حر نی جوابدیا خلاف حکم
ابن زیاد ہرگز نہین ہوسکتا ہی اسواسطی کہ یہ امیر کا سرہنگ میرا ناظر حال ٹہرا ہی فقال لہ

التضاد بین فی القالۃ اذ لو کان ابطال لما توفرت دواعی المنکر لہ فی نقلہ وبعض حجۃ علیہ بل کانت منہ الکامن مشہورۃ فی دفعہ علی فہو التزوف والعادۃ ولانیا وقد سلم من نقل معارضۃ سقط الحجۃ براور معرفتہ کما فیہ فی الظاہر فیمتنع من العمل علیہ والاعتماد علیہ واذا کانت الاخبار الواردۃ فی اعداد الائمۃ عقد وحصل علیہم السلام بہذہ الصفۃ نقلہا علی صحتہا فیما جاء من الاخبار التی تدل علی زیادۃ اصحاب الحدیث خبر الائمۃ ابن ماجہ واصحاب السنن واحمد ومعجم وما رواہ او ما جاء اہل خراسان قال اخبرنا التیم فمنکہ محدث خراسان حدثنا ابو الحسین ابو العباس المستغفری حدثنا ابو العباس اسمعیل الکتانی اخبرنا محمد بن احمد بن اسماعیل الکلبی اخبرنا ابو حاتم جبرئیل بن مجاع الکلبی اخبرنا ابو القاسم الکاتب قتیبۃ بن سعید قال اخبرنا ابو العباس ابن سلمۃ القاضی اخبرنا ابو القاسم الصائغ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال حدثنا حاتم بن اسماعیل عن المہاجر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال کتبت الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع ان اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ یوم الجمعۃ عشیۃ رجم الاسلمی یقول لا یزال الدین قائما حتی یقوم الساعۃ ویکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش وسمعتہ یقول انا الفرط علی الحوض رواہ مسلم فی الصحیح عن ابی بکر بن ابی شیبۃ وقتیبۃ بن سعید قال قالا واخبرنا ابو القاسم الکاتب اخبرنا ابو حامد الصائغ اخبرنا ابو العباس الثقفی حدثنا محمد بن رافع حدثنا ابن ابی فدیک اخبرنا ابن ابی ذئب عن مہاجر مسمار عن عامر بن سعد انہ ارسل

۳۷۱

بارہوین مجلس بکرسی روانگی سید الشہدا دشت نینوا مین اوتارنا حرم کا صحابہ سی اتمام حجت مولا

زُهَیْرُ بْنُ الْقَیْنِ اِنِّیْ وَاللهِ لَا اَرٰی اَنْ یَکُوْنَ بَعْدَ الَّذِیْ تَرَوْنَ اِلَّا اَشَدَّ
مِمَّا تَرَوْنَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ زہیر ابن قین بولی یا ابن رسول اللہ مینی جو یہ ابتدا دیکھی معلوم ہوا
کہ اسکی سختی بہت زیادہ ہوگی اِنَّ قِتَالَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ السَّاعَةَ اَهْوَنُ عَلَیْنَا مِنْ
قِتَالِ مَنْ یَاْتِیْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَلَعَمْرِیْ لَیَاْتِیْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مَا لَا قِبَلَ لَنَا
اگر اجازت دو تو ہمین آسان ہی انسی لڑنا، نسبت اوس لشکر فراوانکی جو بعد ازین آئیگا
فَقَالَ الْحُسَیْنُ مَا کُنْتُ لِاَبْدَاَهُمْ بِالْقِتَالِ اوس معدن رحم اور مروت نی فرمایا
یہ تمنی راست کہا لاکن مین ابتدا قتال کی انسی ہرگز نہ کرونگا فَقَامَ الْحُسَیْنُ خَطِیْبًا
فِیْ اَصْحَابِهٖ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ تَرَوْنَ
پس جناب نی اپنی اصحاب کو جمع کیا خطبہ پڑہکی فرمایا نوبت ہماری یہانتک پہنچی جو تمنی دیکھا
فَاِنِّیْ لَا اَرَی الْمَوْتَ اِلَّا سَعَادَةً وَالْحَیَاةَ مَعَ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا بَرَمًا مین راہ خدا مین
شہادت کو سعادت جانتا ہون اور ظالمونکی ساتہہ زندگانی کو موجب محنت پاتا ہون فَقَامَ
زُهَیْرُ بْنُ قَیْنٍ فَقَالَ لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا لَنَا بَاقِیَةً وَکُنَّا فِیْهَا مُخَلَّدِیْنَ لَاٰثَرْنَا
النُّهُوْضَ مَعَکَ عَلَی الْاِقَامَةِ فِیْهَا پس زہیر ابن قین نی عرض کی اگر دنیا ہمیشہ رہتی
اور ہماری زندگانی اوسمین وفا کرتی ہر آینہ آپکی ساتہہ مرنیکو سعادت سمجہتی اور تیر جان و دل سی
بلا گردان ہوتی وَوَثَبَ هِلَالُ بْنُ نَافِعٍ فَقَالَ وَاللهِ مَا کَرِهْنَا لِقَاءَ رَبِّنَا وَاَنَا
عَلٰی نِیَّاتِنَا وَبَصَائِرِنَا نُوَالِیْ مَنْ وَالَاکَ وَنُعَادِیْ مَنْ عَادَاکَ پہر ہلال ابن
نافع بولی ہمین ناگوار نہین رحمت خدا کا وصال ملی ہم دوست ہین تمہاری محبونکی اور دشمن ہین
مخالفونکی وَقَامَ بُرَیْرُ بْنُ خُضَیْرٍ الْهَمْدَانِیُّ فَقَالَ وَاللهِ یَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ لَقَدْ
مَنَّ اللهُ عَلَیْنَا بِکَ اَنْ نُقَاتِلَ بَیْنَ یَدَیْکَ فَتُقَطَّعَ فِیْکَ اَعْضَاؤُنَا اور بریر ابن خضیر ہمدانی

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا ورود زمین کربلا

کہڑی ہوگی کہا خدانی احسان کیا ہمپر تمہاری رفاقت کا آرزو ہی کہ آپکی روبرو جہاد کرون سرانکا
کٹکری ہو جای تمپر فدا ہون قَالَ ثُمَّ اِنَّ الْحُسَيْنَ رَكِبَ وَسَارَ كُلَّمَا اَرَادَ الْمَسِيْرَ يَمْنَعُوْنَهُ
تَارَةً وَيُسَايِرُوْنَهُ اُخْرٰى راوی کہتا ہی اوسوقت امام حسین علیہ السلام نی المحرم ورفقای
محترم سوار کیئی اور آپ ہی تلاشِ منزلِ مقصود مین خانۂ زین سی برآمد ہوی جب ارادہ فرماتی قدم بڑہانی ہمراہیان حرمانع ہونیکو سامنی آتی تہوڑی دور سینہ زوریسی چلتی کبہی حرکی سدّ رہ سی
رک رہتی حَتّٰى بَلَغَ كَرْبَلَا تاکہ دشتِ کربلا مین بابزار بحث و تکرار اونکی گذر ہوئی وہ سرزمین
بی آب صحرای پرخطر تہی وَفِي الْمَنَاقِبِ فَقَالَ لَهُ زُهَيْرٌ فَسِرْ بِنَا حَتّٰى نَنْزِلَ بِكَرْبَلَا
فَاِنَّهَا عَلٰى شَاطِئِ الْفُرَاتِ فَنَكُوْنُ هُنَالِكَ فَاِنْ قَاتَلُوْنَا قَاتَلْنَاهُمْ وَاسْتَعَنَّا
اللّٰهَ عَلَيْهِمْ زہیر بن قین نی امام سی عرض کی ہمین لیچلو تاکربلا مین اوترین کہ وہ کنارِ شطِ
فرات ہی اگر وہان جنگ ہو تو لڑین اللہ سی مدد او نپر ظفر کی مانگین کہانی پینی کا سہارا رہیگا
قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ راوی کہتا ہی زہیر ابن قین نی کچہ عرض کیا
تہا کہ امام حسین علیہ السلام نی رو دیا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَرْبِ
وَالْبَلَاءِ پہر درگاہِ الٰہی مین باچشمِ اشکبار دعا کی خداوندا کرب اور بلاسی مین پناہ مانگتا ہون
تیری وَنَزَلَ الْحُسَيْنُ فِيْ مَوْضِعِهِ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَهُوَ يَوْمُ
الثَّانِيْ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ پس وہ مسافر منزل جنت نی وہین نزولِ
اجلال کیا وہ روز پنجشنبہ دوسری شہرِ محرم سالِ شصت ویکم ہجری تہا وَنَزَلَ الْحُرُّ خِذَاءَهُ فِيْ
اَلْفِ فَارِسٍ حر بہی ہزار سوار سی اوترا مقابل امام ابرار خیمہ اپنا برپا کیا قَالَ فَجَمَعَ الْحُسَيْنُ
وُلْدَهٗ وَاِخْوَتَهٗ وَاَهْلَ بَيْتِهٖ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِمْ فَبَكٰى سَاعَةً ہرگاہ جابجا لوگ اپنی ٹہکانی مین
مبتلای تشویش رہی سراچہ اور خیام برپا ہوی خواتین محترم اوسمین بیٹہی شاہ شہدا نی سب رفیق

سَأَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ نَعَمْ
سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ فَقَالَ
اِثْنَا عَشَرَ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

بارہوین مجلس مکہ سی روانگی سید الشہدا اور ورود زمین کربلا

اور عزیز اور بہائی اور فرزند بلا کی ایکجا کہینی نظر حسرت سی دیر تک اونکی صورت دیکہہ کی روتی رہی عباس برادر کی شانی کٹنی اور خاک وخون مین گرنی کا تصور تہا قاسم فرزند حسن علیہ السلام کی لاش صد پاش کا پامال ہونا خیال مین گذرا علی اکبر کی سینی مین سنان فرق پر ضرب عمود کا صدمہ یاد آیا علی اصغر کا گلوی خشک تیری ہدف نی دہیان کیا وہ مقتل مین جوانان بنی فاطمہ کی لاشون کا اور تلی اژدہام وہ اہلحرم نالان کا اپنی شہادت مین غارت ہونی پہ کہرام ثُمَّ قَالَ اَهٰذِهٖ کَرْبَلَا فَقَالُوا نَعَمْ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ پہر پونچہا یہ ارض کربلا ہی جسمین ہمارا اقامت اتفاق پڑا ہی عرض کی ہان یا ابن رسول اللہ یہ وہی محل ہی جہان زراعت اور آبادی کی نام خشک ریت کا تل ہی فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ کَرْبٍ وَبَلَاءٍ هٰهُنَا مُنَاخُ رِکَابِنَا فرمایا یہ جگہ کرب اور بلا کی ہی اور غلبہ محنت ورنج وعنا کی ہی اسی زمین پر ہماری اونٹ جبر سی بٹہائی جائینگی انواع مصیبت وخواری کی لشکر ہجوم لائینگی وَمَحَطُّ رِحَالِنَا وَمَقْتَلُ رِجَالِنَا وَمَسْفِکُ دِمَائِنَا سادات ال پیغمبر کی اوترنی کا مقام ہی عزیزونکی سرکٹنی نیزون پر پہرنی کا سرانجام ہی جوان وپیر کی بدن پر تلوار و تیر و نیزہ برسینگی دہان زخم سی لہو کی پرنالی بہینگی پانی کی بندش پر پیاسکی طغیانی ہوتی ہی ہم سبکو جفای اعدا سی یہان جان کہونی ہی اس خاک پہ لاشین بیدفن پڑی رہینگی مان بہنین چہوٹی بڑونکا ماتم کرینگی خاندان رسول کی بیحرمتی کا سامنا ہی دختران بتول کو دست تعدی مین اسیر جانا ہی خیمونمین غارت وتاراجی اسباب کا سامان ہوگا قیامت تک یہی خرابہ گاہ اولاد ابوتراب کا مکان ہوگا وا ویلا جب خبر محنت افزا شہادت عصمت سرا مین گذری کہ یہ زمین کربلا ہی یہان عترت خیر الورا کی سواری اوتری ہی پیشتر سب نی زبانی رسول خدا و علی مرتضی و حسن مجتبی علیہم السلام کی سنا تہا کہ حسین بیکس ومظلوم دشت کربلا مین پیاسا شہید ہوگا یہ نام حسرت انجام کی سماعت سی جملہ عورات کا ہوش جاتا رہا تمام اہلبیت کو اپنی اپنی عزیزونکی ہونکا سامان نظر آنی لگا

قافلہ سالار بانوان حرم زینب پر غم و الم کو تشویش نے گھیرا ساری کنبہ کی جان کا اوس نے کہیا پہ وسواس بڑہا نظم المولفہ ہجوم غم سے نہین ہے کسیکی دلکو قرار * سپہر شک چشم سے کرتا ہے شرم سے بہار * فلق مین سینہ و سر پیٹتے ہین اہل جہان * وفور ماتم شہ سے ہوا ہے حال فگار * جگر کی ٹکڑی ہو ہوئی چاک سینہ ہے افلاک پہ نالہ و فریاد نے کیا ہے گذار * گہلی ہین شام کی گیسو پیٹتا ہے دامن صبح * یہ انقلاب سے برہم ہے آسمان کا مدار * تغور دیکہو جو ناظم مہ محرم مین * لرز رہا ہے مصیبت سے مصطفے کا مزار *

مجلس تیرہوین فضائل کربلا و زیارت شہدا عمر سعد کا بالشکر آنا شمر کا نامہ ابن زیاد لانا

رباعی زوار و نکی دل کا مدعا ملتا ہے * روضہ سے حسین کی خدا ملتا ہے * کہلتا ہے جو قفل باب درگاہ حسین * جبریل ہی خادمون مین آملتا ہے * رباعی اب خواب سے چونک وقت بیداری ہے * زاد سفر کوچ کی طیاری ہے * مرمر کی پہنچتے ہین مسافر وہان تک * یہ قبر کی منزل ہے بہت بہاری ہے * رباعی لبریز غم شہ سے ہر ایک سینہ ہے * ہر چشم پر آب شکل آئینہ ہے * ذاکر کا جہان مین کیون نہ پایا ہو بلند * منبر ہے کہ بام عرش کا زینہ ہے * رباعی پیری مین یہ تن کا حال ہو جاتا ہے * ہر موی بدن وبال ہو جاتا ہے * دنیا مین کمال کو ہے آخر مین زوال * جب بدر ہوا ہلال ہو جاتا ہے *

تمہید بکا فضایل ارض کربلا و احادیث زیارت و مجاورت قبر سید الشہدا

زہے شرافت زمین جو اوسکی دشت و صحرا کا غبار غازہ رخسار ہفت آسمان ہے اور گرد دامان بیابان کحل الجواہر دیدہ حور و غلمان بلکہ غالیہ جنان ہے خاک وادی کربلا کا ہر ذرہ نظر عنایت سے خورشید رسالت کی غیرت اختر و انجم درخشان ہے اور اوسمین روضہ سید الشہدا کا قطعہ فرید کرامت سے رب العزت کی چراغ شبستان کن فکان ہے ازل سے اوس معمورہ نینوی مین ایوان بزم انبیا و اولیا

فانه مع الحق والحق معه ثم يأتي من بعده احد عشر اماما مفترضة طاعتهم كلها عنه قال واخبرني المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان قال اخبرني محمد بن علي قال حدثني ابن محمد العلوي حدثنا احمد بن يحيى النشابي حدثنا ابو حاتم محمد بن ادريس بن الفضل حدثنا ابو بكر محمد بن ابي غياث الاماني حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن يزيد بن سعيد الانباري حدثنا عمر بن سعيد عن ابيه عن بن سيرين الضبعي عن ابن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه قال سالت النبي كم خليفة يكون لرسول الله صلى الله عليه واله فقالت اخبرني رسول الله خليفة قال يكون بعده اثنا عشر خليفة ثم يكون عددهم كعدد نقباء بني اسرائيل فقالت اسماؤهم عندي مكتوبة فقلت لها من هم فقالت لها فاعرضيه فابت والله ما انتم من اهل بيتي قال فقلت لها من هم فقالت يا ملائكة رسول الله محمد بن عثمان قال

قال واخبرني ابو عبد الله محمد بن احمد بن ابراهيم بن احمد القمي حدثنا ابو علي احمد بن ... علي بن ابي عمير بن العباس قال حدثنا ابي قال حدثنا سليمان بن اسحاق بن سليمان بن علي ... ۳۷۵ عند الرشيد فذكر المهدي وما ذكر من عدله فاطنب في ذلك فقال الرشيد اني احسبكم تحسبونه ابي اني ابي المهدي حدثني عن ابيه عن جده عن ابن عباس بن عبد المطلب ان النبي صلى الله عليه واله قال يا عم يملك من ولدي اثنا عشر خليفة ثم يكون امور كبيرة وشدة عظيمة ثم يخرج المهدي من ولدي يصلح الله امره في ليلة فيملأ الارض عدلا كما ملئت جورا ويمكث في الارض ما شاء الله ثم يخرج الدجال هذا بعض ما جاء من الاخبار من طرق المخالفين في النص على عدد الائمة الاثنى عشر عليهم السلام واذا كانت الفرقة المخالفة قد نقلت ذلك كما نقلته الشيعة الامامية ولم ينكر ما تضمنه الخبر فهو اول دليل على ان الله تعالى هو الذي نصبهم

تیرہوین مجلس فضائل کربلا اور ثواب زیارت و اقامت جوار سید الشہدا

بناہی اہل صدق و صفا ستقین ہین اور ابداً حایر خامس آل عبا ہین محل نزول انوار خداہی ارباب
یقین کرین وہ گنبد طلائی جسکا شمسہ نخچۂ بیضا دکھاتا ہی اگر شکوہ عرش الہ کہون تو بجا ہی اور آستانہ
ابواب مینائی پر فرشتون کا پرا جار بنا ہی ہرگاہ در خلد کا سجدہ گاہ لکھون تو روا ہی ضریح تو صریح عظمت و
قدس کی پیشوا ہی اور صندوق مین گنجینۂ عظمت و جبروت کبریا بھرا ہی رواق مین عرشی گردون نشین
پردہ دار ہین کفش کن مین ملائکہ مقربین پاسبان زوار ہین قلعۂ سعادت بنیاد واسطی دفع فوج عذاب کے
محکم حصار عافیت و کرامت ہی اور شہر عتبہ آبادی محبان ابو تراب کی لیئی تختہ گلزار مغفرت ہی محلات کے
قطع مسکن و ماوای ارواح عنبر سرشت ہی کوچہ و بازار کی وضع صفا بخش خیابان بہشت ہی
نخلستان سی روش دلکشای حدایق رضوا نکو ملی ہی سبزہ ریان سی طرز سر سبزی نہال طوبی کہلی ہی
نہر سی کوثر و تسنیم فی جداول آبرو پائی ہی ہوا نی نسیم لاسکاکی ترویح خوشبو دکھائی مرغان داود الحان ان
سدرۃ المنتہی سی ہم آشیان ہین اور وحشیان خضر گذران غزالان بادیۂ ملاء اعلی کی پروردہ دامان ہین مجاورین
اوسکی دایم ہمسایۂ فضل و کرم ذو الجلال ہین اور مسافرین دنیا و آخرت ہین غرفہ نشین درجات اقبال ہین اوسی
ارض مقدس کو سبقت خلقت مین کعبہ پر دعوای فخر درجات ہی اور عزت و حرمت مین بیت الحرام سے
جای فخر و مباہات ہی مروی عن ابی جعفر الباقر علیہ السلام انہ قال خلق اللہ تعالی
کربلا قبل ان یخلق الکعبۃ باربعۃ و عشرین الف عام ثم قدسہا و بارک
فیہا منتخب فخری مین حضرت ابی جعفر محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی جو کہا کہ حق تعالی نے
زمین کربلا کی چوبیس ہزار برس ایجاد کعبہ سی پہلی خلقت کی ہی پھر اوسکو مقدس اور مبارک و افضل
گردانا انواع بزرگی و جلالت قدر سی جگایا فما زالت ارض کربلا مقدسۃ مبارکۃ
طاہرۃ قبل ان یخلق اللہ الخلق و قبل ان یکون اللہ الکون ہمیشہ وہ پاکیزہ و طاہرہ
و زاکیہ و قدسیہ رہی جبکہ ابھی مواد کسی شی کی بنیاد نہوئی تھی و لم تزل کذلک حتی جعل اللہ

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا ہجوم لشکر تا روز عاشورا فضائل زمین غاضریہ نینوا

کربلا افضل ارض فی الجنۃ اور آیندہ بہی قیامت تک اللہ تعالی کربلا کو ایسا ہی رکہیگا
تاکہ محشر میں اوس میں کو جنت الماوا میں داخل کریگا وافضل منزل ومسکن لیسکن اللہ فیہا
اولیائہ فی الجنۃ وھی اعلی وارفع مساکن الجنۃ اومیں نبی ولیا واصفیا و برگزیدہ خاص بندو
جا دیگا اور اوس قطعہ نیک سرشت کو بہترین بقعہ بہشت بنایگا وانہا اذا زلزل اللہ الارض و
تسیر رفعت کما ھی بتربتہا نورانیۃ صافیۃ ہرگاہ جناب رب العزت زمین دنیا کو واسطی قیام
یوم نشور وجزا و سزا کی زلزلہ میں لائیگا تب یہ خاک پاک و تربت نورانی و صافیہ کو جیسی ہی اوٹہو لیجائیگا
فجعلت اول روضۃ من ریاض الجنۃ وافضل مسکن فی الجنۃ لایسکنہا الا
النبیون والمرسلون واولو العزم من الرسل پس وہ تختہ مزکی وطہر کو بہترین گلزار
فردوس مقرر فرمایگا اور اوسمیں نہیں رہنی دیگا مگر انبیای مرسلین اور پیغمبران اولو العزم کو مقام دیگا
وانہا لتزھر بین ریاض الجنۃ کما یزھر الکوکب الدری لاھل الارض یغشی
نورھا ابصار اھل الجنۃ جمیعا وہ ارض مقدس درمیان خلد برین ایسی چمکتی کہ سی رو
شنی دیگی کہ ویسی جہلک دنیا میں کوکب زہرہ اور مشتری کی نہ دیکہی ہوگی اوس شعاع نور سی مردم دار النعیم کی
ابصار کو تاب نظارہ نہ آئیگی وھی تنادی انا الارض المقدسۃ الطیبۃ المبارکۃ التی
تضمنت جسد سید الشہداء وسید شباب اھل الجنۃ ابی عبد اللہ الحسین
علیہ السلام وہ تربت ذی رفعت افتخار سی پکاریگی زمین مقدس وطیب و مبارک ہوں کہ میں نی
جسد مطہر سید الشہدا بر میں لیا ہی وہ مولا کہ سردار جوانان فرادیس علا ہی نور الثقلین امام الکونین سبط
مصطفی ہے نام کرام اوسکا ابی عبد اللہ الحسین علیہ التحیۃ والثنا ہی مروی انہ قال قال ابو جعفر
علیہ السلام الغاضریۃ ھی البقعۃ التی کلم اللہ فیہا موسی بن عمران وناجی
نوحا فیہا بحار الانوار میں یہ حدیث حضرت باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ زمین غاضریہ یعنی کربلا کو خالق

الخبر بتمامہ وعنہ عن عدۃ من اصحابنا عن احمد
محمد بن خالد عن ابیہ عن عبد اللہ بن القاسم
عن حنان السراج عن داود بن سلیمان الکسائی
عن ابی الطفیل قال شہدت جنازۃ ابی بکر
یوم مات وشہدت عمر حین بویع وعلی علیہ السلام
ناحیۃ فاقبل یہودی جمیل علیہ ثیاب حسان
وھو من ولد ہرون حتی قام علی راس
عمر بن الخطاب فقال یا امیر المؤمنین
انت اعلم ہذہ الامۃ بکتابہم وامر
نبیہم فطأطأ راسہ فاعاد علیہ القول فقال
لہ عمر لم ذاک فقال لہ انی جئتک مرتادا
لنفسی شاکا فی دینی ارید الحجۃ واطلب
البرہان فقال لہ عمر دونک ہذا

تیرھوین مجلس کربلا مین ورود سید الشہدا فضائل زمین غاضریہ و نینوا

ارض و سمائی وہ برکت دی ہی جو اونمین خطاب الٰہی موسیٰ بن عمران سی ہوا ۔ نوح نجی اللہ نی بھی اُن

پروردگار سی راز و نیاز کیا وَهِیَ اَکْرَمُ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا اسْتَوْدَعَ اللّٰهُ فِيهَا اَوْلِيَاءَ

وَاَنْبِيَاءَ اَنْبِيَائِهِ یہ ہستی کہ وہ گرامی ترین بقعات جہان آفرین ہی اور انجا صفحہ سی محل ابتلای بلایای

اصفیا و مرسلین ہی اگر ایسا نہوتا تو خدا تعالیٰ اونمین اپنی اولیا کو جاندیتا اور فرزندان پیغمبرون کی جسد

مطہر کو اونمین نہ سونپتا فَزُوْرُوْا قُبُوْرَنَا بِالْغَاضِرِيَّةِ معصوم ناطق صادق آل محمد نی فرمایا

پس لازم ہی احبا کو وہان جاکی ہماری قبرونکی زیارت کرنا فَيَا لَكَ مِنْ تُرْبَةٍ زَاحَمَتْ فِي

الرُّتْبَةِ رَوْضَ الْجِنَانِ وَبَلَغَتِ الْغَايَةَ فِي الْفَضِيلَةِ وَالشَّانِ واہ واہ کیا اچھی

تربت ہی رتبہ بزرگی سی کربلا مین جیسی شرف و فضل پایا ہی کہین زیادہ ریاض خلد سی فضیلت و عقبی مین

فَقَدْ جَعَلَهَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ حَرَمًا اٰمِنًا لِلْاَنَامِ وَفِي تُرْبَتِهَا شِفَاءُ الْاَبْدَانِ

مِنَ الْاَمْرَاضِ وَالْاَسْقَامِ بتحقیق کہ حق تعالیٰ نی کربلا کو واسطی عباد کی حرم امن و امان گردانا

اور اوسکی خاکمین شفاء امراض اور علاج ہر بیماری مقدر کیا كُلُّ ذٰلِكَ تَعْظِيمًا لِمَنْ اَعَدَّهَا لَهُ يَوْمَ

دَحَاهَا وَعِوَضًا عَمَّا اُصِيبَ بِهِ مِنْ مَرَدَةِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَشْقِيَائِهَا یہ سب کرامت

مزید تعظیم اور جلالت سی لی ہی جو روز ایجاد جب کہ زمین کی بنیاد پہلی عطا ہوئی ہی عوض مین مصیبت

کی جو اشقیای امت سی وہ ساکن تربت نی پائی اور پی درپی محنت راہ خدا مین صبر و رضا سی اوٹھائی

رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ جُعْفِيٍّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا جَابِرُ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ

قَالَ قُلْتُ يَوْمٌ اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ اٰخِرِ کتاب بحار مین جابر جعفی سی اور اونسی ابی عبداللہ ثانی کی زبانی

روایت کی ہی کہ ایک روز صادق آل محمد نی مجہسی یہ بات پوچھی ہی ای جابر تمہاری وطن سی روضہ امام حسین

علیہ السلام کا فاصلہ کتنا ہی عرض کی بقدر ایک منزل بلکہ اوس سی کچھہ بعد تہوڑا ہی قَالَ فَقَالَ اَتَزُوْرُهُ

قَالَ قُلْتُ نَعَمْ راوی کہتا ہی امام نی دریافت کیا آیا کبھی زیارت کرتا ہی مین بولا اشرف موئمنان

یابن رسول اللہ جب وقت ملتا ہی قَالَ اَوَلَا اُفَرِّحُكَ اَوَلَا اُبَشِّرُكَ بِثَوَابِهٖ حضرت نی کہا
ایا چاہتا ہی کہ زیارت کی ثواب سی تجھی مسرور کروں اور درجہ حسنات جو فضل پروردگار سی ملیگا
بشارت دوں قُلْتُ بَلٰى جُعِلْتُ فِدَاكَ مینی عرض کی ضرور آپ ارشاد فرمائیں تیری جان اور
ماں باپ تیرے فدا ہو جائیں قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَتَهَيَّاُ لِزِيَارَتِهٖ فَيَتَبَاشَرُ بِهٖ اَهْلُ
السَّمَاءِ ہرگاہ کوئی آدمی سامانِ سفر لیکی عازم زیارت ہوتا ہی اہل آسمان میں آپس کر اور خوشی کا
چرچا پھیلتا ہی فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ دَارِهٖ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ
اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ پس جب سوار مرکب اپنی گھر کی دروازی سی نکلتا ہی ایزد تعالی
چالیس ہزار فرشتونکو اوسکی ہمراہ تعین کرتا ہی يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَاْتِيَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وہ ذات مانند ملازم اور خدام وہ ملائکہ ساتھ رہتی ہیں دائم صلوۃ اور تحیات زائر کی ہم
بھیجتی ہیں تاکہ زوار حسین علیہ السلام قبر مولا پر آتا ہی نظارہ گنبد پرنور سی مسرور ہوتا ہی و ثواب
كُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا كَثَوَابِ الْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثواب ہر قدم کا جو اوس
راہ میں اٹھاتا ہی مانند شہید مجاہد کی جو اپنی خون میں واسطی اوسکی لوٹتا پایا جاتا ہی فَاِذَا اَسْلَمْتَ
عَلَى الْقَبْرِ فَالْمِسْهُ بِيَدِكَ وَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ پس چاہیے کہ
ہرگاہ روضہ اقدس میں تو داخل ہو ضریح کو تھام کی یا قبر پر ہاتھ پھیر کی باادب سلام کر و کہو کہ تحفہ درود
ثنا تیرا نازل ہو حضرت سبحان کی ای امام و حجت و خلیفہ الٰہی درمیان زمین و آسمان کی ثُمَّ انْهَضْ اِلٰى
صَلٰوتِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُصَلِّيْ عَلَيْكَ وَمَلَائِكَتُهٗ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِكَ
بعد ازاں لازم ہی کہ تو پھر کی پشت ضریح اقدس میں نماز پڑھ کہ خدا و ملائکہ تجھپر صلوات بھیجیں گے
جبتک مشغول نماز ہی وَبِكُلِّ رَكْعَةٍ تَرْكَعُهَا عِنْدَهٗ كَثَوَابِ مَنْ حَجَّ اَلْفَ حَجَّةٍ
وَاعْتَمَرَ اَلْفَ عُمْرَةٍ ہر ایک رکعت کی عوض جو زائر مرقد مطہر میں پڑھیگا ہزار حج اور ہزار عمرہ کا

تیرہوین مجلس کربلامین واخلہ سید الشہدا فضائل زمین وزائر نینوا

ثواب ملیگا واعتق الف رقبۃ وکمن وہب فی سبیل اللہ الف مرۃ مع
نبی مرسل ہزار بندی آزاد کرنیکی حسنات سی زیادہ شاد ہوجایگا اوراوسکی جو ہزار دفعہ
ہمراہ نبی مرسل جہاد مین گیا ہو اجر پائیگا فاذا انت اقمت من عند قبر الحسین
نادی منادٍ ولو سمعت مقالتہ لافنیت عمرک عند قبر الحسین علیہ
السلام جب تو زیارت قبر حسین علیہ السلام سی فارغ ہوکی اوٹہیگا ایک منادی پکار کی خطاب
کریگا اگر تو اوسکا بیان سنی تو ہر آئینہ اپنی عمر جوار تربت سید الشہدا مین تمام کردی وھو یقول
طوبیٰ لک ایھا العبد لقد غنمت وسلمت قد غفر اللہ لک ما سلف
فاستانف العمل وہ کہیگا جنت ورضوان تیری واسطی ہی ای بندہ سعادت کردار خدا
پرستی کہ آمرزش ومغفرت کی غنیمت پائی اور تو رستگار ہوا اسنی سب گناہ سابق تیری محو کی فرمائی
لازم ہی کہ اعمال نیک پھر سے سی بجالائی قال فان مات من عامہ او من لیلۃ او من
یومہ لم یقبض روحہ الا اللہ تعالیٰ راوی کہتا ہی امام نی فرمایا ہرگاہ وہ زوار اوس برس
خواہ رات یا دن مین قضا کری تو پروردگار اوسکی قبض روح مین دست رحمت سی آپ متوجہ ہوی
قال وتقوم معہ الملائکۃ یسبحون ویصلون علیہ حتی یوافی منزلہ جب زائر
مولا کا جانب وطن قدم بڑہاتا ہی تو لشکر ملایکہ اوسکی ہمراہ پھرتا ہی ذکر تسبیح وتہلیل کرتی اوسپر صلوات بہیجتی
اتی ہین تاکہ وہ زوار اپنی مکان مین پہنچی ملایکہ در پر ہجوم لاتی ہین فتقول ملائکۃ ربنا عبدک
وافی قبر ولیک وقد وافی منزلہ فاین نذھب ساری ملایکہ درگاہ الہی مین عرض کرینگی
خداوندا یہ عبد صالح زیارت قبر ولی سی تیری مشرف ہوا پھر کی صحت اور سلامت سے اپنی گہر آیا اب ہم
کہان جائین اور کیا خدمت بجا لائین فیاتیھم النداء من قبل السماء یا ملائکتی قفوا
بباب عبدی فسبحونی وقدسونی وھللونی واکتبوا ذلک فی حسناتہ

تیرہوین مجلس کربلامین ورود سید الشہدا فضائل زوّار ان مولا

الی یوم وفاتہ آسمان سی آواز آئیگی اون فرشتونکو میری بندہکی دروازی پر ہمیشہ مقیم رہو

تسبیح و تقدیس و تہلیل کرو عبادت کا ثواب روزِ وفات تک اس عبدِ صالح کی نامۂ عمل مین لکہو

فاذا توفی ذلک العبد شہدوا غسلہ وکفنہ وصلوا علیہ پس ہرگاہ وہ روز

وفات پاتا ہی تو ملائکہ مجاورین کا غول تجہیز و تکفین مین شریک ہوتا ہی اوسپر نماز پڑہکی دعای

مغفرت کرتی ہین دفن ہونی تک مددگاری مین حاضر رہتی ہین ثم یقولون ربنا وکلتنا

بباب عبدک وہو توفی فاین نذہب بارگاہِ الٰہی مین وہ ملائکہ کہتی ہین خداوندا

تونی ہمین دروازی پر اپنی بندہکی تعنات کیا تہا وہ مر گیا اب ہم کہان جائین فیاتیہم النداء

یا ملائکتی قفوا بقبر عبدی فسبحونی وقدسونی وہللونی واکتبوا ذلک

فی حسناتہ الی یوم یاتینی فی یوم القیامۃ آسمان سی اونکو جواب ملیگا فرشتہ ہای

مقرب کو حکم ہوگا میری زوّارِ حسین کی دروازی پر مقیم رہو ذکر عبادت مین صرفِ اوقات کرو

جریدۂ عمل مین اوسکی وہ ثواب لکہو تا کہ روزِ قیامت میری پاس بہیجی اوفیا طوبی لمن

احبہم ووالاہم ویا خسران من ابغضہم وعاداہم زہی سعادت اور خوش نصیب ہین

جو اونکی محب اور دوستدار ہین اور وای بدبخت کہ خاندانِ رسول کی دشمن اور عدوی کردگار

وفی خبر عن جابر عن الصادق علیہ السلام قال دخلت علیہ وہو جالس

مع اصحابہ یوم عاشورا جابر ابن عبد اللہ انصاری نی حضرت صادق علیہ السلام سی ذکر کیا

کہ مین خدمتِ حضرت مین جو روز عاشور گیا تو دیکہا کہ جناب اصحاب کی جلسی مین بیٹہی ہین

اور کمالِ غم و اندوہ سی بہری ہین فاشار الی بعضہم وقال ہؤلاء زوار اللہ فی

عرشہ وحق علی المزور ان یکرم الزائر ناگاہ اوس امام نی کہا جماعتِ حاضرین کیطرف

اشارہ فرماکی یہ لوگ زیارت کرنیوالی ہین عرش علای خدا تعالی کی لازم اور واجب ہے جو زیارت

من ذلک ما رواہ الشیخ ابو جعفر بن بابویہ رحمہ اللہ قال حدثنا ابی محمد بن موسی بن المتوکل و محمد بن علی ما جیلویہ واحمد بن علی بن ابراہیم والحسین بن ابراہیم بن ناتانہ واحمد بن زیاد الہمدانی قالوا حدثنا علی بن ابراہیم بن ہاشم عن ابیہ ابراہیم بن ہاشم عن بکر بن صالح وحدثنا ابی محمد بن الحسن قال حدثنا سعد بن عبد اللہ وعبد اللہ بن جعفر الحمیری جمیعا عن ابی الحسین صالح بن ابی حماد والحسن بن طریف جمیعا عن بکر بن صالح عن عبد الرحمن بن سالم عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ابی علیہ السلام لجابر بن عبد اللہ الانصاری ان لی الیک حاجۃ فمتی یخف علیک ان اخلو بک واسئلک عنہا فقال لہ جابر فی ای الاوقات شئت فخلا بہ ابی فقال لہ یا جابر اخبرنی عن اللوح الذی رایتہ

٣٨١

تیرہویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا فضائل زائران مولا

سیا جاہی اپنی زوار کو معزز و محترم بنائی فعلنا الله کیف ذلک ہمنی پوچھا کیونکر ہوا جو رتبہ
اپنی بتایا ای فرزند خیر الورا قال من زار الحسین عارفا بحقه کمن زار الله فی عرشه
ارشاد فرمایا کہ جو زیارت کری امام حسین علیہ السلام کی اور عارف ہو اونکی مرتبہ کرامت آمات سی
ایسا ہی کہ اوسنی ملاقات کی خدا سی اوپر عرش کی و قال من بات عند الحسین لیلة
عاشورا لقی الله یوم القیامة ملطخا بدمه کانما قتل معه فیه فی عصره
وکان کمن استشهد بین یدیه جو سوئی کہ بیداری اور عبادت میں ہی شب عاشورا
والی قبر سید الشہدا میں روز قیامت اپنی خون میں آلودہ محشور ہو گا جیسا کہ اونکی رفاقت میں یا رکہا
اور اونکی روبرو شہید ہوا و من زار الحسین علیه السلام فی یوم عاشورا حتی یظل
عنده باکیا حزینا کان کمن حج الفی الف حجة والفی الف عمرة والفی الف
غزوة جو روز جہانسوز عاشورا والی تربت مطہر میں بسر کری اور محزون و مغموم شام تک روتا رہی
اوسکو واہب العطایا ایسا اجر دی کہ دو ہزار حج و دو ہزار عمرہ و دو ہزار جہاد کا ثواب ملی و ثواب کل
حجة وعمرة وغزوة کثواب من حج واعتمر وغزا مع رسول الله والائمة
الراشدین ہر ایک اس حج و عمرہ و غزوہ کا اجر مانند اوسکی مقدر کری جو رفاقت میں سوئی خدا و
ائمہ ہدی کی ادا ہو گئی ہی روی عن الامام ابی عبد الله قال قال الحسین علیه السلام
من زارنی بعد موتی زرته یوم القیامة ولو لم یکن فی النار لاخرجته حضرت ابی
عبد الله جعفر صادق علیہ السلام نی بشارت دی ہی جو بعد شہادت کی میری زیارت کریگا میں بہی
روز قیامت اوسکی ملاقات کو جاؤنگا ہر اینہ اگر آتش دوزخ میں پاؤنگا تو نکال کی روضہ خلد میں لیجاؤنگا
روی ابن وہب قال دخلت یوم عاشورا الی دار امامی جعفر الصادق علیه
السلام ورایته ساجدا فی محرابه فجلست من ورائه حتی فرغ بحار الانوار میں بعبارت

تیرہوین مجلس کربلا مین ورود سید الشہدا حدیث شرف زائران مولا

کی ہی ابن وہب سے جو اوسنی یہ حکایت کہی ہی اپنی امام اور مولا جعفر صادق علیہ السلام کے
دولتسرا مین روز عاشورا کو حاضر ہوا پیشوای عابدین کو روبقبلہ سجدہ مین کہی دیکہا اونکی بہی
جاکی مین بیٹہا تا کہ وہ سہ ورنی ذکر خدا سی فراغ کیا فاطال فی سجودہ وبکائہ فسمعتہ
یناجی ربہ وھو ساجد وھو یقول بہت زاری ورقت مین سجدہ کو طول دیا مینی سنا
کہ اس مضمون کی مناجات کو فرمایا اللّٰھم یا من خصنا بالکرامۃ ووعدنا الشفاعۃ
ای خداوند رحیم جو مخصوص گردانا ہمکو تونی اپنی کرامت سے اور عزت وشرف بخشا اپنی وعدہ شفاعت سے
وحملنا الرسالۃ وجعلنا ورثۃ الانبیاء وختم بنا الامم السالفۃ ہماری سر پہ
تاج پیمبری کو رکہا ہی میراث انبیای مرسلین کو سونپا ہی ہمیں نبوت وہدایت امت ختم کی ہم پر رسالت سی
شریعت دی وخصنا بالوصیۃ واعطانا علم ما مضی وعلم ما بقی وصیت پیغمبری ہماری
درمیان مین مقرر فرمائی علوم اولین وآخرین کی عطا سی قدر ومنزلت بڑہائی وجعل افئدۃ
من الناس تھوی الینا دلہای خلائق پر واجب کیا کہ ہماری طرف رجوع ہوں اور طریقہ عبادت
طاعت فرض وسنت سیکہیں واغفر لی اللّٰھم ولاخوانی ولزوار ابی عبد اللّٰہ الحسین
علیہ السلام الذین انفقوا اموالھم فی حبہ الہی بخش دی مجہی اور برادران دین ایمانی کو
زائران حسین علیہ السلام جو صرف کرتی ہین اونکی محبت مین مال وزندگانی کو واشخصوا ابدانھم
رغبۃ فی برنا ورجاءً لما عندک فی صلتنا وہ لوگ جو ہماری دوستی مین بدن
تصدیع اوٹہاتی ہین اور تیری فضل وکرم سی امید عطا وجود رکہتی ہین وسروراً ادخلوہ علی نبیک
محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واجابۃ منھم لامرنا وغیظاً ادخلوہ علی عدونا
واراد وا بذلک رضوانک فرحت مین تیری حبیب محمد مصطفی علیہ وآلہ السلام کو سرور
پہنچاتی ہین ہماری احکام اوامر ونواہی کو رغبت مین بجا لاتی ہین اس حال مین اعدا کی جان کو غصہ وغم

تیرہوین مجلس کربلا مین ورود سید الشہدا فضائل زائران باکیان مولا

دو سمانی ہین اور عوض مین تیری رضوان اور مغفرت چاہتی ہین اَللّٰھُمَّ فَکَافِھِمْ عَنَّا
بِالرِّضْوَانِ وَاکْلَاْھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ بارالہا ہماری طرف سے اونکو فراوان رحمت و
غفران دینا اور دن رات اونکا وکیل اور نگہبان رہنا وَاخْلِفْھُمْ فِیْ اَھَالِیْھِمْ وَاَوْلَادِھِمْ
الَّذِیْنَ خَلَفُوْا بِاَحْسَنِ الْخَلَفِ وَاکْفِھِمْ شَرَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَکُلِّ ضَعِیْفٍ
مِنْ خَلْقِکَ وَشَدِیْدٍ وَشَرَّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اچھی جسی ونکی اہل و عیال جنکو
وطن مین چھوڑ کی جاتی ہین محافظت فرمانا اور شر ظالم و ہر ضعیف و قوی و شیطان انس و جن سے
بچانا وَاَعْطِھِمْ اَفْضَلَ مَا اَمَّلُوْہُ مِنْکَ فِیْ غُرْبَتِھِمْ عَنْ اَوْطَانِھِمْ وَمَا اٰثَرُوْنَا
بِہٖ عَلٰی اَبْنَائِھِمْ وَاَھَالِیْھِمْ وَقَرَابَاتِھِمْ بہترین آرزو اور تمنا جو غربت اور سفر مین رکھتی ہون
عطا کرنا اور جو ایثار کیا ہو اہل دیار و اولاد و اقربا و نکو اوسکا بدلا اچھا دینا اَللّٰھُمَّ فَارْحَمْ تِلْکَ
الْوُجُوْہَ الَّتِیْ غَیَّرَتْھَا الشَّمْسُ وَارْحَمْ تِلْکَ الْخُدُوْدَ الَّتِیْ تَقَلَّبَتْ عَلٰی قَبْرِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ
عَلَیْہِ السَّلَامُ الٰہی ارحم فرما اون چہرون پر جو تمازت آفتاب راہ سی کربلا کی سفر مین مرجہاتی
اور سو ملاتی ہین اور کرم و فضل کرنا ایسی رخسارون پر جنکو قبر مطہر حسین علیہ السلام سی فرط اخلاص مین
ملکی ہی ہین وَارْحَمْ تِلْکَ الْاَعْیُنَ الَّتِیْ جَرَتْ دُمُوْعُھَا رَحْمَۃً لَنَا وَارْحَمْ تِلْکَ الصَّرْخَۃَ
الَّتِیْ کَانَتْ لِاَجْلِنَا الٰہی رحم کر اون آنکھون پر جنکی سرشک ہماری مصیبت سی بہتی ہین اور دل
ترس کہا کی ہم اہلبیت کیواسطی آہ و نالی دل سی نکلتی ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ تِلْکَ الْاَنْفُسَ
وَتِلْکَ الْاَبْدَانَ حَتّٰی تُرَوِّیَھُمْ مِنَ الْحَوْضِ یَوْمَ الْعَطَشِ الْاَکْبَرِ وَتُدْخِلَھُمْ الْجَنَّۃَ
وَتُسَھِّلَ عَلَیْھِمُ الْحِسَابَ اِنَّکَ الْکَرِیْمُ الْوَھَّابُ کریما تجہی سونپتا ہون زوار امام حسین
علیہ السلام کی جان کو اور غزادار سید الشہدا کی اجسام ناتوان کو تاکہ روز عطش اکبر صحرائی محشر مین
حوض کوثر سی سیراب ہو جائین حساب قیامت انکو اوپر آسان کرنا کہ ازدیدہ نعمات خلد پائین تو دہندہ ہی

قال حدثنا محمد بن عبد الله بن جعفر الحمیری عن ابیه عن جعفر بن محمد بن مالک الفزاری الکوفی عن مالک السلولی عن درست بن عبد الحمید عن عبد الله بن القاسم عن عبد الله بن جبلة عن ابی السفاتج عن جابر الجعفی عن ابی جعفر الباقر علیه السلام عن جابر بن عبد الله الانصاری قال دخلت علی فاطمة بنت رسول الله و قدامها لوح یکاد ضوءه یغشی الابصار فیه اثنا عشر اسما ثلثة فی ظاهره و ثلثة فی باطنه و ثلثة اسماء فی آخره و ثلثة اسماء فی طرفه فعددتها فاذا هی اثنا عشر فقلت اسماء من هولاء قالت هذه اسماء الاوصیاء ...

تیرھوین مجلس کربلا مین نزول سید الشہداء روایت فضائل زائران مولا

اور کریم مالک رحمت ہے قَالَ فَمَا زَالَ الْاِمَامُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَدْعُو لِاَھْلِ الْاِیْمَانِ
وَلِزُوَّارِ الْحُسَیْنِ وَھُوَ سَاجِدٌ فِیْ مِحْرَابِہٖ راوی کہتا ہی علی الاتصال امام علیہ السلام اہل ایمان کی
نام سی دعا مانگتی زوارانِ امام حسین علیہ السلام کی لئی سجدہ مین فضل و کرم خدا چاہتی فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ
اَتَیْتُ اِلَیْہِ وَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَتَاَمَّلْتُ وَجْھَہٗ جبکہ محراب عبادت مین سجدہ سے سر اوٹھایا
مین پیش جا کی سلام کیا اونکی صورت کو دیکھا وَاِذَا ھُوَ کَاسِفُ اللَّوْنِ مُتَغَیِّرُ الْحَالِ ظَاھِرُ الْحُزْنِ
وَدُمُوْعُہٗ تَنْحَدِرُ عَلٰی خَدَّیْہِ کَاللُّؤْلُؤِ شدتِ رقت مین رنگ متغیر ہوا ہی ہجوم حزن ہے
رخسارون پر سلسلۂ اشک مانند موتیکی ڈہلتا ہی فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ مِمَّا بُکَاؤُکَ لَا اَبْکٰی
اللّٰہُ لَکَ عَیْنًا وَمَا الَّذِیْ حَلَّ بِکَ مین عرض کی ای مولا خدا تمہاری آنکھونکو ہرگز نہ رولائی
کیا سبب ہے کونسا دکھ پہنچا جو اسقدر آنسو بہائی فَقَالَ اَوَ فِیْ غَفْلَۃٍ عَنْ ھٰذَا الْیَوْمِ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّ جَدِّیَ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْیَوْمِ فرمایا ای پسر وہب غافل ہی تو آج کی دن سے
نہین جانتا کہ مثل اسی روزِ عاشورا کی امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا فَبَکَیْتُ لِبُکَائِہٖ وَحَزِنْتُ
لِحُزْنِہٖ راوی کہتا ہی اونکی غم و الم سی میرا دل ودما حضرت کی ہمراہ مین بھی بہت رویا فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ
فَمَا الَّذِیْ اَفْعَلُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ پوچھا یا ابن رسول اللہ جب ایسا دن آئی تو آدمین کونسا عمل خیر
ناسب ہے بجالائی فَقَالَ یَا ابْنَ وَھْبٍ زُرِ الْحُسَیْنَ مِنْ بَعِیْدٍ اَقْصٰی اَوْ قَرِیْبٍ اَدْنٰی
ارشاد ہوا ای ابن وہب امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے ماجور ہو نزدیک میسر آئی خواہ دور ہو وَجَدِّدِ
الْحُزْنَ عَلَیْہِ وَاَکْثِرِ الْبُکَاءَ وَالشَّکْوٰی لَہٗ صف ماتم کو بچھا نوحہ و فغانکو بڑہا بہر شکِ حسرت آنکھون سی بہا
نالہ و شیون کو اونچا پہیلا فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ اِنَّ الدُّعَاءَ الَّذِیْ سَمِعْتُہٗ مِنْکَ وَ
اَنْتَ سَاجِدٌ کَانَ لِمَنْ لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَظَنَنْتُ اَنَّ النَّارَ لَا تَطْعَمُ مِنْہُ
شَیْئًا مین بولا یا مولا یہ دعا جو ہم سنی ہی آپنی زائران حسین علیہ السلام کی واسطی سجدہ مین کی ہی اگر شخص

عن ابی عن محمد بن ابی عمیر عن عمر بن اذینہ عن ابان بن ابی عیاش عن سلیم بن قیس الہلالی قال سمعت عبد اللہ بن جعفر الطیار یقول کنا عند معاویۃ انا والحسن والحسین وعبد اللہ بن عباس وعمر بن ابی سلمۃ واسامۃ بن زید فذکر حدیثا جری بینہ وبینہ وانہ قال لمعاویۃ بن ابی سفیان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول انی اولی بالمومنین من انفسہم ثم اخی علی اولی بالمومنین من انفسہم فاذا استشہد فابنی الحسن اولی بالمومنین من انفسہم فاذا استشہد فابنی الحسین اولی بالمومنین من انفسہم ثم ابنی محمد بن علی و ستدرکہ یا علی ثم ابنی جعفر ... یا حسین تکملۃ اثنا عشر اماما تسعۃ من ولد الحسین قال عبد اللہ بن جعفر ثم استشہدت الحسن والحسین

٣٨٥

خدا شناس کی تحسین ہوتی تو میرا گمان ہی کہ آتش جہنم اوسکی بدنسی کچہہ نکرتی و اللہ لقد تمنیت انی کنت زرتہ قبل ان احج واللہ کہ آرزو کیمی کاش مین پیشتر حج سی کربلا گیا ہوتا اور اس مظلوم غلام مولانی پایا ہوتا فقال لی فما الذی یمنعک من زیارتہ یا ابن وہب ولم تدع ذلک پوچہا کیا باعث نے تجہی زیارت سے مہجور کیا آیندہ یا ابن وہب اس شرفکو ترک نکرنا جو تباہ و یا فقلت جعلت فداک لم ادر ان الامر یبلغ ہذا کلہ سمعت دعاءک لزوارہ عنی کی تیہر فدا ہو جان میری ان درجات ثوابکو نہین جانتا تہا جنکو زوار نکی حق مین آپکی عاشی سجہا فقال لی یا ابن وہب ان الذی یدعو لزوارہ فی السماء اکثر ممن یدعو لہم فی الارض فیا ابن لا تدع ذلک زیارتہ لخوف من احد فرمایا ای پسر وہب بدرستیکہ دعا کرنیوالی زوار ان حسین علیہ السلام کی آسمانون مین زمین سی بہت زیادہ ہین پس خبردار اس شرفکو کسی خوف سی ہرگز ترک نکر فمن ترکہا لخوف رای الحسرۃ والندامۃ حتی انہ یتمنی ان قبرہ عندہ نبذۃ جو کوئی دہشت اہل عداوت سی زیارت حسین علیہ السلام سی محروم رہیگا آخر بین حسرت اور ندامت سے آرزو کریگا بلکہ قبر اوسی کا ہر دالدی تا زندہ ہوکی تربت سید الشہدا پر جاتی اور اسکی اسکو پہر دنیا مین پایی یا ابن وہب اما تحب ان یری اللہ شخصک اما تحب ان یکون غدا فیمن رای ولیس علیہ ذنب یتبع بہ یا ابن وہب آیا نہین چاہتا ہی تو کہ باریتعالی نظر توجہ اور عنایت سے تیری طرف دیکہی آیا نہین گوارا ہی تجہی کہ روز قیامت خدا سامنی پہنچی اور سب گنا ہونسی پاک ہوی اما تحب ان تکون غدا فیمن تصافحہ الملائکۃ وتصافحہ رسول اللہ یوم القیامۃ آیا نہین خوش ہوتا ہی اس بات سے کہ فردای محشر تجہی ان مین لیجاین جنسی مصافحہ کو ملایکہ و رسول خدا دست شفقت بڑہائین و سواد لک فیمن یدعو لہ رسول اللہ وعلی وفاطمۃ والائمۃ علیہم جمیعا السلام مگر خواہش نہین کہتا کہ اوس گروہ مین تو بہی شمار ہو جنکی لئی رسول خدا و علی مرتضی و فاطمہ زہرا و ائمہ ہدی سلام اللہ علیہم دعا گو رہین عن بشیر الدہان قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام

احمد بن یحیی بن زکریا القطان حدثنا
بکر بن عبد الله بن حبیب حدثنا
الفضل بن الصقر العبدی حدثنا
ابو معاویة عن الاعمش عن عبایة
بن ربعی عن عبد الله بن عباس قال
قال رسول الله صلی الله علیه و
آله وسلم انا سید النبیین وان علی بن ابی
طالب سید الوصیین وان اوصیائی
من بعدی اثنا عشر اولهم علی بن ابی طالب
وآخرهم القائم قال وحدثنا غیر واحد
من اصحابنا قال حدثنا محمد بن همام عن جعفر بن محمد
بن مالک الفزاری عن الحسن بن محمد بن
سماعة عن احمد بن الحارث عن المفضل
بن عمر عن یونس بن ظبیان عن جابر بن
یزید الجعفی قال سمعت جابر بن عبد الله
الانصاری یقول لما انزل الله تعالی علی
نبیه صلی الله علیه وآله یا ایها الذین
آمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
قلت یا رسول الله عرفنا الله
ورسوله فمن اولی الامر الذین قرن الله
طاعتهم بطاعتک فقال علیه السلام
هم خلفائی یا جابر وائمة المسلمین بعدی
اولهم علی بن ابی طالب علیه السلام ثم الحسن ثم
الحسین ثم علی بن الحسین ثم محمد بن علی المعروف
فی التوراة بالباقر وستدرکه یا جابر فاذا لقیته
فاقرأه منی السلام ثم الصادق جعفر بن محمد ثم
موسی بن جعفر ثم علی بن موسی ثم محمد بن علی
ثم علی بن محمد ثم الحسن بن علی ثم سمیی وکنیی
حجة الله فی ارضه وبقیته فی عباده ابن
الحسن بن علی ذاک الذی یفتح الله تعالی ذکره
علی یدیه مشارق الارض ومغاربها
وذاک الذی یغیب عن شیعته واولیائه
غیبة لا یثبت فیها علی القول بامامته
الا من امتحن الله قلبه للایمان
قال جابر فقلت له یا رسول الله
فهل یقع لشیعته

٣٨٧

ربما فاتنی الحج واعرف عند قبر الحسین علیہ السلام منتخب فخر بین بشیر دہان سی روایت کہی ہے
جو اونے کہا ایکدن مینے حضرت صادق سے یہ حکایت کی ہے یا ابن رسول اللہ بارہا ایسا ہوتا ہے جو مین حج کا
نہین قصد کرتا ہون ثواب وقوف اور مناسک طواف سے محروم رہتا ہون تو کربلا مین روضہ سید الشہداء جاتا ہون
زیارت امام حسین علیہ السلام کی ارکان بجالاتا ہون قال علیہ السلام احسنت یا بشیر ارشاد کیا
واہ بہت اچھا کرتا ہے ای بشیر تو سعادت عظمی اور توفیق نیک پاتا ہے ایما مومن اتی قبر الحسین
عارفا بحقہ فی غیر یوم عید کتب اللہ لہ عشرین حجۃ وعشرین عمرۃ مبرورات متقبلات
وعشرین غزوۃ مع نبی مرسل او امام عادل جو مومن کہ سوای روز عید قبر امام حسین علیہ السلام کی
زیارتکا تہیہ کرے اور شناسا ہو اونکی رتبہ امامت اور کرامت علیہ سے خدا لکہی ہے بیس حج اور بیس عمرہ کا
ثواب اوسکی لیے اور یہ سب اعمال مقبول و مبرور ہین اور بیس غزوہ کا حسنہ بہی عطا ہو جو نبی مرسل اور امام
عادل کی رفاقت مین کیا ہو ومن اتاہ یوم عید کتب لہ مائۃ حجۃ ومائۃ عمرۃ ومائۃ
غزوۃ مع نبی مرسل او امام عادل اور جو شخص عید کی دن جائے تربت مطہر پر اوسکی نامہ عبادت مین ثبت ہوگا
سو حج و سو عمرہ و سو غزوہ کا اجر کہ پیغمبر اولوالعزم خواہ امام عادل کی ہمراہ بجالایا ہوگا ومن اتاہ
یوم عرفۃ عارفا بحقہ کتب لہ الف حجۃ والف عمرۃ مبرورات متقبلات
والف غزوۃ مع نبی مرسل او امام عادل اور جو کوئی یوم عرفہ کو اس روضہ اقدس مین آئے
اور اون پر معتقد و پیشوا وحجت کبریا ہونیکا عقیدہ لائے اوسکو ثواب ہزار حج و ہزار عمرہ مقبول و مبرور خدا دیگا
اور اجر ہزار غزوہ کا جو رسول کرام یا امام انام کی ساتھ کئے ہون لکہے گا قال قلت لہ وکیف
لی بمثل الموقف راوی کہتا ہے مینے عرض کی زیارت کربلا میری واسطے برابر حج کیونکر ہوگی قال فنظر
الی شبہ الغضبان حضرت کو یہ کلام ناگوار ہوا مثل نگاہ غضب میری طرف دیکہا ثم قال یا بشیر
ان المومن اذا اتی قبر الحسین یوم عرفۃ فاغتسل من الفرات ثم توجہ الیہ

تیرہوین مجلس کربلا مین نزول سید الشہدا اور ابن سعد و شمر کا اما ہنگامہ روز تاسوعا

كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَجَّةً بِمَنَاسِكِهَا وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَعُمْرَةً

فرمایا ای بشیر دہرتی کہ جو مومن روز عرفہ مرقد سید الشہدا کو جاتا ہی اور نہر فرات مین نہا کی تربت مولا کا متوجہ ہوتا ہی ہر قدم جو راہ مین اوٹہاتا ہی عوض ایک گام کی مناسک حج اور وقوف مشاعر کا اجر پاتا ہی راوی کہتا ہی مجہی یاد نہین کہ عمرہ بہی کہا تہا یا نہین پس ای حاضران بزم عزا اتنی فضائل کربلا کو سنا کہ سید الشہدا علیہ السلام کی زائر نی کیا رتبہ عالی پایا ہی جو ازل سی ابد تک موجودات ارض و سما مین کسیکو نہین ملا ہی امام حسین علیہ السلام کی سبب یہ شرف خدا کی طرف سے بڑہا ہی جو ونکا ذکر دردناک رولانی والا و ماتمدار ہوگا اونکا پایہ بہی وصف سے بالا ہی اب تصور غم و الم کر دونکر بکا درد مین ایام محرم کی ہر دم رہو نظم لمولفہ موسم نالہ و فریاد کا موسم آیا ابر غم دلپہ ہر اک فرد بشر کی چہایا اندنون خانۂ زہرا ہوا برباد و تباہ در و دیوار پہ ہی نقش مصیبت چہایا حال پر ال پیمبر کی ہی واجب رونا چشم حسرت سے فلک نی تو لہو برسایا کربلا مین ستمگارونکی بدعت کدری لاش بی سر نی کئی روز نہ مدفن پایا سنکی ناظم کا سخن مردم مہا بونی سلک اندوہ مین سب در مضا مین لایا

مجلس ورود کربلا و آمد عمر سعد پرجفا و کتابت با مبرزن یاد و رسید شمر نہاد

واصلان مقام ذبح عظیم و نازلان منزل امید وبیم عاملان وفای عہد شہادت و حاملان لوای سر اطاعت جانبازان معرکہ تسلیم و رضا و سرفرازان درجہ کربت و بلا وواقعہ ابتلای امام امم کے اخبار ماتم کو ہجوم اندوہ و الم سی یون بیان کرتی ہین کہ جب خبر ابن زیاد نی ہر طرف سے گہیرکے شاہ شہید کو دشت کربلا مین اوتارا خیام اور مقام اہل حرم اب و آبادی سی دور میدان ہولناک مین ہوا صحابہ و اقربای غریب الغربا نی جابجا ڈیرہ کیا لشکر حر بہی ہزار سوار کی جمعیت سے مقابل مین ٹہہرا

فلما كان من الغد قدم عليهم عمر بن سعد بن ابي وقاص في اربعة الف
فارس فنزل نينوى صبح روز چہارم محرم کو عمر سعد ابن ابی وقاص چار ہزار سپاہ خونخوار
کی ساتھ آیا اور قریہ نینوی کی محاذی مین اوس شوم نی ورود کا ہنگامہ مچایا فبعث الی الحسين
عليه السلام عروة بن قيس الاحمسي فقال فسئله ما الذي جاء بك
وما ذا تريد عمر سعد نی عروۃ ابن قیس کو امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین جانی کو حکم دیا کہ
جاکی پوچھہ یہان تشریف لانیکا سبب کیا ہوا وكان عروة ممن كتب الى الحسين فا
ستحيى منه ان ياتيه عروہ اون اشخاص مین تھا جنھون نی نامہ طلب لکھا تھا پس اوسنے
شرم سی عذر کیا اور پیام لیکی نہ گیا فعرض ذلك على الرؤساء الذين كاتبوه فكلهم
ابى ذلك لكان انهم كاتبوه اس کام کی سرانجام کو جتنی سرداروں نی کہا ہر ایک بیحیائی جو
عرضی لکھی تھی قدم آگے بڑھانی سی منہ چھپایا فدعا قرة بن القيس الحنظلي فبعثه فجاء فسلم على الحسين
عليه السلام فابلغه رسالة ابن سعد ناچار عمر سعد نی قرہ ابن قیس کو سفارتین بھیجا اوسنی حاضر ہوکی
بعد سلام امام علیہ السلام سی پیام ابن سعد عرض کیا فقال له الحسين عليه السلام كتب الى اهل
مصركم هذا ان اقدم فاما اذ كرهتموني فانا انصرف عنكم سبط خیر الوری نی فرمایا
تمہاری شہر کی روسانی خطوط بلانیکی لکھی تو آیا ہون اب اگر تم پشیمان ہو اور وصال میرا ناگوار ہی پھر جاتا ہون
فلما سمع عمر هذه المقالة قال ارجو ان يعافيني الله من حربه وقتاله
جب عمر سعد نی یہ جواب سنا تو کہا کہ خدا مجھی بچائی امید ہی کہ فرزند رسول کی لڑائی کا دن نہ دکھائے
وكتب الى عبيد الله بن زياد اما بعد فان الله قد اطفى النائرة وجمع
الكلمة واصلح امر الامة ابن زیاد کو لکھا اما بعد خدا نی آتش فساد بجھا دی ہی صورت اتفاق
بخشی وصلاح امت دکھائی ہی هذا حسين قد اعطاني عهداً ان يرجع الى المكان الذي

تیرہوین مجلس کربلا مین سید الشہدا کا آنا ابن زیاد کو عمر سعد کا نامہ بھیجنا

منه اتی وان یسیر الی ثغر من الثغور فیکون رجلا من المسلمین له
ما لهم وعلیه ما علیهم امام حسین ابن علی نی مجھسی عہد کیا جدہر سی آئی ہین پھر جاینگا یا کہ
ملک دور کسی گوشہ و کنارہ مین جا رہین سارے ناس کی شامل رہ وہ بہی بولین نہ ہم اونسی غرض رکھین
او ان یاتی امیر المؤمنین یزید فیضع یده فی یده فیری فیما بینه وبینه
فیری رایه وفی ذلک الرضا وللامة صلاح یا یہ کہ یزید سی ملاقات کرین باہم معاملہ کو
انفصال دین اسمین تیری مرضی کا منتظر ہا ہون اور خیریت طرفین کی صلح مین پاتا ہون فلما قرء
عبید الله الکتاب قال هذا کتاب ناصح مشفق علی قومه ہرگاہ ابن زیاد نی
وہ نامہ پڑہا کہا اپنی قوم کی ناصح خیرخواہ کا لکہا ہیگا فقام الیه شمر بن ذی الجوشن
فقال اتقبل هذا منه وقد نزل بارضک واتی جنبک والله لئن
رحل من بلادک ولم یضع یده فی یدک لیکونن اولی بالضعف والعجز
اوسوقت شمر شریر کہڑا ہو کی ابن زیاد سی بولا آیا حسین ابن علی تیری قلمرو مین آیا تو یہ قول عذر کا قبول
کریگا واللہ اگر اونہون نی اس ملک سی کہین کا قصد کیا اور امیر کی اطاعت پر اپنا ہاتہ نہ پہیلایا پہر تو
اونپر ہرگز دست اقتدار نہ پایگا فقال ابن زیاد نعم ما رایت الرای رایک اخرج
بهذا الکتاب الی عمر بن سعد فلیعرض علی الحسین واصحابه النزول علی
حکمی ابن زیاد بولا ہان یہی مناسب ہے جو تونی کہا میرا نامہ لیکی عمر سعد کی پاس جا حسین ابن علی و
اونکی اصحاب سے کہنا قبول کرین میری اطاعت و فرمان برداری مین رہنا فان فعلوا فلیبعث
بهم الی سلما وان هم ابوا فلیقاتلهم اگر حکم مانا تو سلامت کوفہ مین بہیجنا اور درحال انکار انسی
لڑنا اور مارنا فان فعل فاسمع له واطع وان ابی ان یقاتلهم فانت امیر الجیش
فاضرب عنقه وابعث الی براسه ای شمر جب تو وہان جائی اور عمر کو اس مہم پر مستعد نہ پائی

یحفظ اللہ دینہ وبہم یمنع بلادہ و
بہم ینزل رزق عبادہ وبہم تنزل القطر
من السماء وبہم تخرج برکات الارض
ہؤلاء اوصیائی وخلفائی وائمۃ
المسلمین وموالی المؤمنین قال وحدثنا
ابو الحسن احمد بن ثابت الدوالیبی
بمدینۃ السلام قال وحدثنا محمد
بن الفضل النحوی قال حدثنا محمد بن
عبد الصمد الکوفی عن ابیہ علی بن موسی
بن جعفر قال حدثنا علی بن عاصم عن محمد
بن علی بن موسی عن ابیہ موسی بن جعفر عن ابیہ
جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن علی عن ابیہ
علی بن الحسین بن علی علیہم السلام قال دخلت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعندہ
ابی بن کعب فقال لی رسول اللہ مرحبا
بک یا ابا عبد اللہ یا زین السموات والارضین
قال لہ ابی وکیف یکون یا رسول اللہ احد
السموات والارض غیرک قال یا ابی والذی بعثنی بالحق نبیا
ان الحسین بن علی فی السماء اکبر منہ فی الارض وانہ
لمکتوب علی یمین عرش اللہ مصباح ہادٍ
وسفینۃ نجاۃ وامام غیر وہن وعزٍ
وفخر وعلم وذخر وان اللہ عز وجل
رکب فی صلبہ نطفۃ طیبۃ مبارکۃ
زکیۃ خلقت من قبل ان یکون مخلوق
فی الارحام او یجری ماء فی الاصلاب
او یکون لیل او نہار ولقد لقن اللہ
دعوات ما یدعو بہن مخلوق الا حشرہ
اللہ عز وجل معہ وکان شفیعہ فی
آخرتہ وفرج اللہ عنہ کربہ وقضی
دینہ ویسر امرہ واوضح سبیلہ وقواہ
علی عدوہ ولم یہتک سترہ فقال لہ
ابی ما ہذہ الدعوات یا رسول اللہ
قال تقول اذا فرغت من صلاتک
وانت قاعد اللہم انی اسئلک
بمکانک ومعاقد عزک وسکان

تیرھوین مجلس کربلا مین سید الشہدا کا آنا شمر کا خط ابن زیاد کو لانا عباس وعون کو امان سنانا

توبہتر ہی والا اوسکا سر کاٹکی روانہ کرنا ہمراہ لشکر ہو کی حسین اور اوکی سپاہ سی لڑنا فاقبل شمر
بکتاب عبید اللہ الی عمر بن سعد فلما قرأہ قال لہ مالک ویلک لا قرب
اللہ دارک وقبح اللہ ما اقدمت بہ علی شمر شریر ابن زیاد کا خط لیکی عمر سعد کی پاس
آیا اوسنی پڑھکی نفرین کی اور کہا حیف ای مردود تو نی صلح نہ ہونی دی لکی خدا تیرا منہہ کالا کری کیونکہ تو نی قطع سلسلہ
ہیمبر مین سعی کی لا یستسلم واللہ حسین ان نفس ابیہ لبین جنبیہ قسم اللہ کی حسین بڑی
غیور فرزند علی مرتضی ہین اور ہرگز طاعت عبید اللہ کبہی نکرینگی مرنی پر مہیا ہین قال لہ شمر اخبرنی ما انت
صانع اتمضی لامر امیرک وتقاتل عدوہ والا فخل بینی وبینہ وبین الجند
شمر نی کہا مین ان باتونکو نہین جانتا تو صاف بتا اپنی امیر کا حکم مانتا ہی تو اوسکا امر عمل مین لا ورنہ دست لشکر
لشکر سی ہاتھہ اوٹھا مین سر انجام جنگ کرونگا قال لا ولا کرامۃ لک ولکن انا اتولی ذلک
وکن انت علی الرجالۃ عمر سعد نی جواب دیا یہ نہین ہو سکتا اور تجکو امارت سپاہ ندونگا نہ تجہی یہ
فخر وشرف ہوگا بلکہ مین اہتمام قتال مین رہونگا تو سرداری پیادونکا منصرم ہونا ونہض عمر بن
سعد عشیۃ یوم الخمیس لتسع مضین من المحرم پس عمر نی فوج کی چڑہائی کا نقیبان
ہیدین کو حکم دیا روز پنجشنبہ نوین محرم کو محاصرہ سید الشہدا کا تہیہ کیا وجاء شمر حتی وقف علی
اصحاب الحسین علیہ السلام فقال این بنو اختنا اوسوقت شمر نزدیک خیمہ گاہ امام
علیہ السلام آیا اصحاب خدام ذوی الاکرام سی پکارکی پوچھا ہماری فرزندان خواہر کہان ہین یعنی بنو
این بات سنین فخرج الیہ العباس وجعفر وعثمان بنو علی علیہ السلام عباس وجعفر وعبد اللہ و
عثمان ابنای شاہ مردان نکلی سامنی اوس شریر کی میدان مین کہڑی ہوی فقالوا ما ترید الی
انتم یا بنی اختی امنون شاہزادون نی فرمایا ہمسی کیا چاہتا ہے بولا تم بہن کی اولاد ہو منی تمکو امان جان و
مال سی مطمئن کیا فقالوا لعنک اللہ ولعن امانک اتؤمننا وابن رسول اللہ لا امان لہ

تیرھوین مجلس کربلامین سید الشہدا کا اناابن سعد کا روز تاسوعا ہجوم لشکر لانا

عباس علی علیہ السلام اور سب بہائی پر جا بجہی اور تیری امان کو لعنت کری خدا ہمکو ہلاکت سے بچانا ہے سبط پیغمبر کی قتل کا پیام لاتا ہی ثُمَّ نَادَی عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبِی وَبِالْجَنَّةِ اَبْشِرِی وَرَکِبَ النَّاسُ ثُمَّ زَحَفَ نَحْوَهُمْ بَعْدَ الْعَصْرِ اوسوقت عمر سعد نی اپنی سپاہ گمراہ مین پکارا ہ بشارت اور خوشیمین سوار ہوای لشکر مردود خدا پس وہ اشقیا بعد از نماز عصر قَالَ نَاخِتُ عَتْرَتِ خیر الوری پر چہیا ہوی جانب فوج امام حسین علیہ السلام آمادہ رزم و پیکار دوڑی وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ اَمَامَ بَیْتِهِ مُحْتَبٍ بِسَیْفِهِ اِذْ خَفَقَ بِرَاْسِهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ امام حسین علیہ السلام اپنی خیمی مین در پر تلوار سی تکیہ لگای بیٹہی تہی ناگاہ سر مبارک زانوی الم پر دہری سوگئی تہی وَسَمِعَتْ اُخْتُهُ الصَّیْحَةَ فَدَنَتْ مِنْ اَخِیْهَا وَقَالَتْ یَا اَخِی اَلَا تَسْمَعُ الْاَصْوَاتَ قَدِ اقْتَرَبَتْ دہ بہیب کہوڑونکی اور سواران مخالف کی غل زینب خاتون خواہر حضرت کی سنی روتی ہوئی بیتاب و توان بالین برادر پر دوڑکی پکاری ای بہائی مگر تمکو خبر نہین جو ہنگامہ برپا ہے اسدم کیا دشمنونکا ہمہ زغہ اور ہجوم ہوا ہی فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اِنِّی رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّاعَةَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِی اِنَّکَ تَرُوْحُ اِلَیْنَا سرور شہدا نی سنکر دہشت فرمایا ای بہن ابہی مین سوگیا تہا رسولخدا کو خواب مین دیکہا مجہی کہتی تہی عنقریب تو ہماری پاس آئیگا فَلَطَمَتْ اُخْتُهُ وَجْهَهَا وَنَادَتْ بِالْوَیْلِ اس کلام حسرت انجام کی سماعت سے زینب نی اپنا سر پیٹا واویلا اور نالہ و فریاد کا شور مچایا سینہ نوچا دریای شہر شاک آنکہونسی بہایا فرط اندوہ مین بیتاب ہوا کیا فَقَالَ لَهَا الْحُسَیْنُ مَهْلًا لَا تُشْمِتِی الْقَوْمَ بِنَا لَیْسَ لَکِ الْوَیْلُ یَا اُخْتِ اُسْکُتِی رَحِمَکِ اللّٰهُ مظلوم کربلا نی دلاسا دین سمجہایا ای بہن عذاب و ویل سی تمہین علاقہ کیا اپنی بی صبری اور جزع نکرو کہ دشمنونکی ہمہ شماتت ہو ساکت رہو خدا تپر اپنا رحم فرمائی چاہیئی کہ صابطہ شکیبائی بدست نہ دی وَقَالَ لِلْعَبَّاسِ ارْکَبْ بِنَفْسِکَ بِنَفْسِی اَنْتَ یَا اَخِی حَتّٰی تَلْقَاهُمْ

۳۹۲

تیرہوین مجلس کربلا مین نزول سید الشہداء اور عمر کا غوغا روز تاسوعا

وَنَقُولُ لَهُمْ مَا بَدَاءَ لَكُمْ وَ تَسْئَلُهُمْ عَمَّا جَاءَ بِهِمْ پس عباس کو بلاکی ارشاد کیا یہ جان تیرا ہو میرے
جیتی آگی بڑہکی قوم جفاکو روکو اور پوچہو کیا امر تازہ ظہور مین آیا جو دوڑی آتی ہو فَاَتَاهُمُ الْعَبَّاسُ فِي نَحْوٍ
مِنْ عِشْرِينَ فَارِسًا مِنْهُمْ زُهَيْرُ بْنُ قَيْنٍ وَحَبِيْبُ بْنُ مُظَاهِرٍ فَقَالَ لَهُمُ الْعَبَّاسُ مَا بَدَا لَكُمْ
وَمَا تُرِيْدُوْنَ عباس لاور نے بیس سوار سے اون جفاشعاروں کا مقابلہ کیا ہر دار سے شور و غوغا
مچانی کا باعث پوچہا قَالُوْا جَاءَ اَمْرُ الْاَمِيْرِ اَنْ نَعْرِضَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْزِلُوْا عَلٰى حُكْمِهٖ اَوْ نُنَاجِزَكُمْ
وہ اشقیا پکاری امیر ابن زیاد کا حکم آیا ہی تم سی بیعت لین یزید کی والا قتل کرین تاکید تمام لایا ہی قَالَ
فَلَا تَعْجَلُوْا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عمدۂ شہدا نی فرمایا ذرا ٹہرو جلدی پر کمر نہ باندہو تاکہ
مین ابی عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت سے پہر اون جب تک آگی نہ بڑہو فَانْصَرَفَ الْعَبَّاسُ رَاجِعًا
يَرْكُضُ اِلَى الْحُسَيْنِ يُخْبِرُهٗ وَوَقَفَ اَصْحَابُهٗ يَعِظُوْنَ الْقَوْمَ وَيَكُفُّوْنَهُمْ عَنْ قِتَالِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عباس تنہا گہوڑا دوڑاتی پہر کی امام حسین علیہ السلام کی پاس آئی اہل کوفہ و شام
کی بیہودہ کلام حضرت کو سنائی باقی اصحاب مقابل لشکر کہڑی ہی اون منافقوں کو قتال امام مظلوم سی انی
اس جماعت بیدین طلب دنیا مین آخرت کو نہ ہولو معاملہ سید ال عبا مین خدا اور رسول کا خوف کرو یہ وہ سردار
جوانان جنان ہی جسکا گہوارہ جبرئیل نی ہلایا ہی پیغمبر نی بارہا دوش پر چڑہایا حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ
حُسَيْنٍ فرمایا ہی تمنی ہزاروں نامی اور قاصد بہیجکی وطن سی دیار غربت مین بلایا ہی ذریت نبی عورات
اطفال اپنی لیکی مہمان آیا ہی وہ پانی جو سگ و خوک و کافر پیتی ہین اوسکی اہل و عیال پر بند کیا ہی آب
ارادہ قتل معصوم کو تمنی یہ شور و غوغا مچایا ہی بی بیون کی دل اندیشہ سی دہڑکتی ہین بچی خوف سی لرزتی
تڑپتی ہین خیر البشر کو روز محشر کیا جواب دوگی علی مرتضی جو ل عذر اسی کیونکر عذر خواہ ہوگی وہ بی شرم
سب کہڑی سنتی تہی کچہہ جواب نہین دیتی تہی فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ارْجِعْ اِلَيْهِمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ
اَنْ تُؤَخِّرَهُمْ اِلٰى غُدْوَةٍ وَتَدْفَعَهُمْ عَنَّا الْعَشِيَّةَ لَعَلَّنَا نُصَلِّيْ لِرَبِّنَا اللَّيْلَةَ وَنَدْعُوْهُ

تیرہوین مجلس کربلا مین ورود سید الشہدا حالات شب عاشورا

وَنَسْتَغْفِرَہٗ امام حسن علیہ السلام نے اقوال اعدا سکی فرمایا ای برادر تم پھر جاو اگر ہو سکی تو اسدم سے ہمکو

سنگ سی ٹال دو کل فجر پر ٹھہراو تا ہم آجکی رات عبادت کی مہلت پائین آخری نماز پڑہین مناجات

استغفار کو بجا لائین فَمَضَى الْعَبَّاسُ إِلَى الْقَوْمِ وَرَجَعَ مِنْ عِنْدِهِمْ وَمَعَهُ رَسُولٌ مِنْ

قِبَلِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ يَقُولُ إِنَّا قَدْ أَجَّلْنَاكُمْ إِلَى غَدٍ پس عباس علی پیام لیکی گئی اعدا کو سمجہا

جب ان لیا تو حضرت کی خدمتمین پھری ذلیل عمر بھی ساتہہ آیا عرض کی ہمنی تمہاری خاطر سی رات بہر کی

مہلت دی تاکہ اس عرصہ مین حامی بھر و ابن زیاد کی رضا اور اطاعت کی فَجَمَعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَصْحَابَهُ عِنْدَ قُرْبِ الْمَسَاءِ بعد ازان جو شکر پھر اتو امام تشنہ جگر نے سر شام دربار عام کیا جملہ

صحابہ واقربا کو اخبار مصیبت کی واسطی اپنی خیمہ مین بلایا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِينَ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ لِأَسْمَعَ مَا يَقُولُ لَهُمْ وَأَنَا إِذْ ذَاكَ مَرِيضٌ امام زین العابدین علیہ

السلام فرماتی ہین کہ اوس راتکو مین بہت مریض اور مبتلای درد حبس تہا لاکن مشتاق ہو کی دیکہون کیا

ارشاد کرتی ہین کر نا پڑتا نزدیک جا بیٹھا فَسَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ أُثْنِي عَلَى اللَّهِ أَحْسَنَ

الثَّنَاءِ وَأَحْمَدُهُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ سنا مینی کہ حضرت نے کمال فصاحت و بلاغت سے خطبہ پڑہا حمد و

ثنا کو ادا کیا ہو گذشتہ و نہ ہو ایسا کوئی یہ ثنا کریگا اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ عَلَى أَنْ كَرَّمْتَنَا بِالنُّبُوَّةِ وَ

عَلَّمْتَنَا الْقُرْآنَ وَفَقَّهْتَنَا فِي الدِّينِ کہا اے خدا تیرا شکر بجا لاتا ہون کہ ہمکو نبوت سے مکرم کر دانا ہماری

زبان مین قرآن شریف کو تعلیم فرمایا دین مبین اور شرع متین کا خزانہ ہمین بنایا سارے فیض و رحمت سے

ارض و سما مین مشہور ٹہرایا أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَصْحَابًا أَوْفَى وَلَا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِي وَلَا

أَهْلَ بَيْتٍ أَبَرَّ وَلَا أَوْصَلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي پس از حمد و نعت فرمایا مینی کسیکی اصحاب اپنی انصار سے وفادار

بہتر نہین دیکہی اور نہ اقربا و اہلبیت سے زیادہ پاکیزہ و نیک عزیز و قریب کسی کی سنی فَجَزَاكُمُ اللَّهُ عَنِّي خَيْرَ

الْجَزَاءِ أَلَا وَإِنِّي قَدْ أَذِنْتُ لَكُمْ فَانْطَلِقُوا جَمِيعًا فِي حِلٍّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ حَرَجٌ مِنِّي وَلَا ذِمَامٌ

تیرھویں مجلس کربلا میں ورود سید الشہدا و حالات شب عاشورا

هذا اللیل قد غشیکم فاتخذوه جملا تم سبکو میری طرف سے خدا کی جزای خیر دے اور بہترین
عوض اپنے فضل و کرم کا شامل کرے اسوقت میں اپنی بیعت تم سے اوٹھالی بہت رغبت سے چلے جانیکی
سبکو اجازت دی میری جانب سے بے اندیشہ ملامت کرنیکے ہو کل جاؤ زن و فرزند و برادر کا باعث کروہ
سلامت کہیں پہنچاؤ یہ اندہیری راتکا پردہ حجاب کی واسطے پڑا ہے اطراف دنیا میں جانیکا راستہ کہلا ہے
اہل کوفہ و شام فقط میری جان کی پیچھے سرگردان ہیں جب مجھے پائینگے پھر کسی کی نہیں جستجو کرینگے فقالوا
لَهُ اِخْوَتُهُ وَاَبْنَاؤُهُ وَبَنُو اَخِيهِ وَاَبْنَاءُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ لِمَ نَفْعَلُ ذٰلِكَ لِنَبْقَى
بَعْدَكَ لَا اَرَانَا اللهُ ذٰلِكَ اَبَدًا یہ کلام حسرت فرجام جو خدام عقیدت نظام نے سنے بھائی
اور بیٹے اور بھتیجے و اولاد جعفر طیار متفق ہو بولے واللہ کہ ہرگز آپکی مفارقت گوارا نکرینگے کس امید سے آپکے بعد ہم
ہم جیتے رہینگے ہماری جانیں قدم امام پر نثار ہو جائیں اور مولا کی شہادت ہمیں زندگی میں خدا نہ دکہائے فَبَدَأَهُمْ
بِهٰذَا الْقَوْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ فَاتَّبَعَهُ الْجَمَاعَةُ عَلَيْهِ وَتَكَلَّمُوا بِمِثْلِهِ وَنَحْوِهِ پہلے عباس
ابن علی نے کہا اے آقا ہرچند بلا و آفت آئے ہم منہ نہ موڑینگے ویسا ہی سب اقربا چلائے کہ زندگی بھر
تمہاری رکاب سعادت نہ چہوڑینگے فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا بَنِي عَقِيلٍ حَسْبُكُمْ مِنَ
الْقَتْلِ بِمُسْلِمٍ فَاذْهَبُوا اَنْتُمْ فَقَدْ اَذِنْتُ لَكُمْ پس حضرت متوجہ اولاد عقیل ہوئے کہ تمہارا جو
مسلم نے میری لئے شہادت پائی میں خوشی سے رخصت دیتا ہوں پھر جاؤ یہاں کی جفا و محنت زیادہ
نہ اوٹھاؤ قَالُوا سُبْحَانَ اللهِ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ نَقُولُ اَنَّا تَرَكْنَا شَيْخَنَا وَسَيِّدَنَا
وَسَيِّدَ بَنِي عُمُومَتِنَا خَيْرَ الْاَعْمَامِ وَلَمْ نَرْمِ مَعَهُمْ بِسَهْمٍ وَلَمْ نَطْعَنْ بِرُمْحٍ
وَلَمْ نَضْرِبْ دُونَهُمْ بِسَيْفٍ اون سعادتمندوں نے جواب دیا سبحان اللہ ایسا ہرگز نہیں
ہو سکتا لوگ ہمیں کیا کہینگے دوست اور دشمن طعنہ دینگے جو ہم بیان کرینگے اپنی بزرگ اور سید بڑے
چچا کو چہوڑ کی جان بچا لائے اونکے روبرو اعدا پر کوئی تیر و نیزہ و تلوار کی وار نہ لگائے ولا ندری

و لا نسیف معنا فادا جان وقت ... انطقنا الله عن ... فلا تقطع ذلك السيف من ... يا وقى الله ... ويجلب فنقول السيف ... ويجلب الناس نقتل عن قبل اعداء الله ... فيقتل اعداء الله حيث نقتلهم ... ويجلعكم ... الله وحكم ... وميكائيل عن يسار ... ونقف بين يدي الله ... الوجل ... بين ... فقد شبه ... ولو يعلم ... وطوبى لمن ... الملائكة ... الارض كمثل ... مثلهم في الارض ... الجنة مثلهم ... الذي يستطيع ... السماء كمثل ... قال ابي يا رسول الله كيف ... قال صلى الله عليه واله ... الا ... عند الله عز وجل ان الله عز وجل انزل على ... اثنى عشر صحيفة اسم كل ... امام على خاتمه وصفته في صحيفته

٣٩٥

عن ماجيلويه قال حدثنا عمي محمد بن ابي القاسم
عن احمد بن ابي عبد الله البرقي عن محمد بن علي
القرشي عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر
عن ابي حمزة الثمالي عن محمد بن علي الباقر
عن ابيه علي بن الحسين عن ابيه الحسين بن علي
عليهم السلام قال دخلت انا واخي على جدي
رسول الله صلى الله عليه واله فاجلسني على فخذه
واجلس اخي الحسن على فخذه الاخرى ثم قبلنا
وقال بابي انتما من امامين صالحين اختاركما
الله مني ومن ابيكما وامكما واختار من صلبك
يا حسين تسعة ائمة تاسعهم قائمهم كلهم
في الفضل والمنزلة سواء قال وحدثنا
ابي ومحمد بن الحسن قالا حدثنا سعد بن
عبد الله وعبد الله بن جعفر الحميري
ومحمد بن يحيى العطار واحمد بن ادريس
جميعا قالوا حدثنا احمد بن ابي عبد الله
البرقي قال حدثنا ابو هاشم داود بن

تیرہوین مجلس کربلامین ورود سید الشہدا شب عاشورا کو اتمام حجت صحابہ و اقربا

ماصنعوا یابہ سیدان نبرد مین مبتی سردار سی بیوفائی کی معلوم نہین اونپر کون سی بلا و آفت گذری ہیشہ خلایق سی ہیپر ملامت ہیگی اوس جینی سی موت اچہی ہیگی لا واللہِ لا نفعلُ ولکن نفدیک بانفسنا واموالنا واھلینا و نقاتل معک حتی نرد موردک واللہ کہ ہم آپ سی کبہی علاحدہ نہونگی جان و مال و اہل عیال کو سب فدا کرینگی آپکی دشمنون سی لڑینگی ہتیار چلینگی جہان آپ جائین ہم قدم آگی دہرینگی قبّح اللہُ العیشَ بعدک وبال ہے نکال ہی تہماری بعد زندہ پہرنا خدا نہ دکہائی بدون حضرت دنیا مین ہنا وقام الیہ مسلم بن عوسجۃ فقال انحن نخلی عنک و بم نعتذر الی اللہِ تعالی فی اداء حقک لا واللہِ حتی اطعن فی صدورہم برمحی واضربہم بسیفی ما ثبت قائمہ بیدی پس اصحاب وفا دار سی مسلم ابن عوسجہ کہڑی ہوکی بولی ایا ہم آپکو اس محنت مین تنہا چہوڑین کیا کوئی عذر سی خدا کی حضور مین جائینگی ادای حق رفاقت مین جو سرنہ کٹائین توکیا پہیل پائینگی واللہ کہ مخالفونکی سینہ پر نیزہ چلائینگی جہان تک قابو پڑیگا تلوار لگائینگی مادامی کہ ہمارا ہاتہ قبضہ ہاتہ مین رہی اور تن سی قدم سے ور پر دم نکلی واللہِ لو علمتُ انّی اُقتَلُ ثمّ اُحییٰ ثمّ اُحرَقُ ثمّ اُحییٰ یُفعلُ بی ذٰلک سبعینَ مرّۃً ما فارقتک حتی القی حمامی دونک بخدا اگر مین جانو کہ مارا جاونگا پہر جیونگا بعد ازان آگ مین جلائینگی پہر جیونگا ستر مرتبہ ایسا اتفاق پڑی توبہی جدا نہونگا بلکہ تمہاری حمایت مین آگی بڑہکی لڑونگا مردہ گرونگا فکیف ذٰلکَ لا افعلُ وانّما ہی قتلۃٌ واحدۃٌ ثمّ ہی الکرامۃُ التی لا انقضاءَ لہا ابداً پہر کیونکر مین جی چرائون کہ ایک مرتبہ قتل ہونیسی زیادہ مرنا نہین ہے اوسکی بعد ہی کرامت ابدی اور نعیم خلد برین وقام زہیر بن القین فقالَ واللہِ لوددتُ انّی قُتلتُ ثمّ نُشرتُ ثمّ قُتلتُ ہٰکذا الفَ مرّۃٍ وانّ اللہَ دفعَ بذٰلکَ القتلَ عن نفسکَ وعن انفسِ ہٰؤلاءِ الفتیانِ من اہلِ

تیرہوین مجلس کربلا مین ورود سید الشہدا مع الاصحاب بیقراری زینب خاتون شب عاشورا

بیتابی ناگاہ زہیر ابن قین اوٹھی مارے شوق مین یہ کلمی کہی ای فرزند رسول اگر جانوکہ قتل ہونا

جیون پھر مارا جاون ٹکڑی ٹکڑی ہو کی زندگانی پاون میری اوپر ہزار دفعہ یہ صدمات گذرین

دوستی عترت پیغمبر مین بند بند جدا کرین اسکی عوض مین خدا تمہین بلای ہلاکت سے بچائی تمہاری اولاد

اور سب اقربا کی موت ٹل جائی مخالف رذر ہین اہلبیت نبی سلامت رہین اس عالم مین بہت دمان

نقد جان دیتا کبھی نام حیات اور بقای دنیا نہ لیتا وَتَكَلَّمَ جَمَاعَةُ اَصْحَابِهٖ بِكَلَامٍ يُشْبِهُ

بَعْضُهٗ بَعْضًا فِيْ وَجْهٍ وَّاحِدٍ باقی جملہ صحابہ نی بہی ایسا ہی کہا جیسا اون فاداروں کا اقرار تہا فَجَزَاهُمُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرًا وَانْصَرَفَ اِلٰى مَضْرِبِهٖ یہ باتین سنکی امام حسین

علیہ السلام نی تحسین و آفرین کی وہان سی اوٹھکی خیمہ خاص مین تشریف رکھی قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِنِّيْ لَجَالِسٌ فِيْ تِلْكَ الْعَشِيَّةِ وَعِنْدِيْ عَمَّتِيْ زَيْنَبُ تُمَرِّضُنِيْ سید سجادی

نی کہا شب عاشور کو مین علیل و رنجور بیٹہا جاگتا رہا ایک طرف صدمہ بیماری اوسپر علاوہ اندیشہ فردا مین

مبتلا تہا پرستاری کو پہوپہی زینب میری بالین پر موجود تہین بیقراری مین کبھی جاکی بہائی کو دیکہ آتین اِذِ

اعْتَزَلَ اَبِيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ خِبَاءٍ لَهٗ وَعِنْدَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ وَهُوَ يُعَالِجُ

سَيْفَهٗ وَيُصْلِحُهٗ وَاَبِيْ يَقُوْلُ اوسوقت پدر بزرگوار نی اپنی خیمہ خلوت مین قدم رکہا دروازی پر

فلان غلام ابی ذر غفاری ٹہر اتلوار ملا کیا ناگاہ مینی سنا جو ان اشعار کو والد نی پڑہا یَا دَهْرُ اُفٍّ لَّكَ

مِنْ خَلِيْلٍ كَمْ لَكَ بِالْاِشْرَاقِ وَالْاَصِيْلِ مِنْ صَاحِبٍ اَوْ طَالِبٍ قَتِيْلٍ وَالدَّهْرُ لَا يَقْنَعُ

بِالْبَدِيْلِ وَاِنَّمَا الْاَمْرُ اِلَى الْجَلِيْلِ وَكُلُّ حَيٍّ سَالِكٌ سَبِيْلِيْ مَا اَنْ قَضَى اللّٰهُ مِنْ

مُقِيْلٍ مَا اَقْرَبَ الْوَعْدَ اِلَى الرَّحِيْلِ وَاَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اونکا مضمون حسرت

مشحون یاس و اندوہ سی بہرا تہا دو تین مرتبہ فرمایا کہ مجہی خوب یاد ہوا حَتّٰى فَهِمْتُهَا وَعَرَفْتُ

مَا اَرَادَ فَخَنَقَتْنِي الْعَبْرَةُ فَرَدَدْتُهَا وَلَزِمْتُ السُّكُوْتَ وَعَلِمْتُ اَنَّ الْبَلَاءَ قَدْ نَزَلَ

ان اخذ من ارض الله فتجهز
بحله خارج المسجد فما درى
على اثره قال فما كان الا ان وضع
فانظر ان يقضه فخرج الحسن ابن علي
ومضى فقال امير المؤمنين يا ابا محمد
امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته ثم قام

تیرہوین مجلس کربلامین ورود سید الشہدا بیقراری زینب خاتون شب عاشورا

بہاکہ آفت وبلا قدر ضاسی آئی ہی اب ہہ ورنی حادثی پر ٹہرائی ہی بی اختیار میری آنسو نکل پڑی
زنان حرم کی لحاظ سی کہ بیتاب ہون پونچہ ڈالی نالہ ورنی سے خاموش ہاں مرگ پدر واقربا کا دہیان
ہند ہا وَاَمّا عَمَّتی فَاِنَّہا سَمِعَت وَہِیَ اِمْرَأَۃٌ وَمِن شَأنِ النِّساءِ الرِّقَّۃُ وَالجَزَعُ
لکن پہوپہی زینب نے جو وہ بیان مصیبت ترجمان سنا وہ عورت ذات تہین اونکی شان نرم
دلی ہی رونا تہا فَلَم تَملِک نَفسَہا اَن وَثَبَت تَجُرُّ ثَوبَہا وَاِنَّہا لَحاسِرَۃٌ حَتّی اِنْتَہَت
اِلَیہِ رنج والم کا صدمہ اونسی ضبط نہو سکا دل قابو سی جاتا رہا تڑپنی لگین سنہ پیٹا گریبان پہاڑا
سر نکی بہائی کی پاس دوڑین فَقالَت وا ثُکلاہُ لَیتَ المَوتَ اَعدَمَنی الحَیوۃَ اَلیَومَ
ماتَت اُمّی فاطِمَۃُ الزَّہراءُ وَاَبی عَلِیٌّ وَاَخِی الحَسَنُ یا خَلِیفَۃَ الماضی وَثِمالَ
الباقی نالہ واویلا صیحہ وادریغا کیا شدت بکا مین ہچکی بند ہی سینہ کوٹ کے کہا افسوس بہائی تمہارا
حال پر کاش کہ اسدم مجہی موت آتی واقعہ کربلاسی پہلی مرجاتی ہای ہای آجکا دن روز وفات
امان فاطمہ زہرا کی بدتر جانسوزہی یہ غم حسین حادثہ شہادت سے علی مرتضی اور حسن مجتبی کی بیشتر آتش افروز ہی
ای جانشین آبا واجداد ای شنبیہ بزرگان والانژاد ای بقای نام اورنشان رسول ای پروردہ کنار
آرام جان بتول حیف مین زندہ رہی تہین ہاتہ سی کہونی کو یہ سانحہ دیکہا بہائی بیتونکی رونی کو
فَنَظَرَ اِلَیہا الحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ عَلَیہِمَا السَّلامُ وَقالَ لَہا یا اُخَیَّۃُ لا یُذہِبَنَّ حِلمَکِ
الشَّیطانُ وَتَغَرغَرَت عَیناہُ بِالدُّمُوعِ جب امام حسین علیہ السلام نی زینب کو بیتاب
پریشان پایا حضرت سے نظر کی دلاسی مین فرمایا ای بہن اتنا بیتابی پر جان نہ کہبرائی تمہاری صبر و
تحمل کو شیطان نہ لیجائی اسقدر جزع اور فزع ہرگز نکرو ذرا دلکو مصیبت مین قائم رکہو لاکن اونکی قرب
حضرت کو رحم آیا دریای ہیر شک آنکہون سی بہایا وَقالَ لَو تُرِکَ القَطا لَنامَ حضرت نے کہا
افسوس اگر مجہی اپنی حال پر چہوڑتی تو آرام سی رہتا تیر یہ صدمات نہ گذرتی فَقالَت یا وَیلَتاہ

تیرہویں مجلس کربلا مین داخلہ سید الشہداء بیقراری و زاری زینب خاتون شب عاشورا

اَتَغْتَصِبُ نَفْسَكَ اِغْتِصَابًا فَذٰلِكَ اَقْرَحُ لِقَلْبِی وَاَشَدُّ عَلٰی نَفْسِی زینب خاتون
بیشتر غمناک ومحزون ہوئین فریاد و واویلا اور نالہ و اغوثا کرنی لگین کہاں یا تونسی اور ہمارا دل ہو گیا
کہ راہ چارہ بند ہو گئی تمہاری جان کا بچاو نہیں لا علاج تم زغہ اعداسی تنگ کی شربت ناگوار موت
پیتی ہو اس دشت غربت مین اہل وعیال کو بی وارث چھوڑتی ہو ثُمَّ لَطَمَتْ وَجْهَهَا وَاَهْوَتْ
اِلٰی جَیْبِهَا فَشَقَّتْهُ وَخَرَّتْ مَغْشِیًّا عَلَیْهَا پھر شدت کا مین اپنا منہہ نوچا مقنعہ سر سے
پھینک دیا گریبان صبر وطاقت پھاڑ ڈالا زمین پر پچھاڑین کہا مین غش گیا فَقَامَ الْحُسَیْنُ
اِلَیْهَا فَصَبَّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْهِهَا امام حسین علیہ السلام کو شاہدہ صوت خواہر نی بیقرار کیا دوڑ کی
خاک سی بہن کو اوٹھا لیا منہہ پر پانی چھڑکا دامن ہلا یا کہ اونہیں ہوش آیا وَقَالَ لَهَا یَا اُخْتَاهُ
اِتَّقِی اللّٰهَ وَتَعَزِّی بِعَزَاءِ اللّٰهِ دست شفقت سر پر پھیرا چھاتی سی لگا کی دلاسا دیا فرمایا ای
ہمشیر تقدیر الہی مین تسلیم مصیبت بہو جو اوسکی مرضی ہو ہر گز خلاف نکرو وَاعْلَمِی اَنَّ اَهْلَ الْاَرْضِ
یَمُوتُونَ وَاَهْلَ السَّمَاءِ لَا یَبْقُونَ وَاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ الَّذِی
خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ وَاِلَیْهِ یَعُودُونَ ای خواہر بہر الیقین جانو کہ سب اہل زمین مر جائینگے
اور سکان آسمان بہی باقی رہینگی کل شیا کی واسطی ہلاک ہونا کہا ہی سوای ذات احدیت کی جسنے خلق کو
اپنی قدرت سے ایجاد کیا ہی اوسکی جانب سبکی بازگشت ہو گی سوای ایزد باری کسی چیز کو فنا چھوڑ جائے
اَبِی خَیْرٌ مِنِّی وَاُمِّی خَیْرٌ مِنِّی وَاَخِی خَیْرٌ مِنِّی وَلِی وَلِکُلِّ مُسْلِمٍ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهِ اُسْوَةٌ فَعَزَّاهَا بِهٰذَا وَنَحْوِهِ ای زینب ذرا غور کرو کہ والد بزرگوار مادر عالی قدر
برادر والا تبار مجہسی جو بہتر تہی دنیا مین نہ رہی جناب رسول سی اہل اسلام کو دعوی پیروی ہے
وہ بہی گذر گئی پس حضرت سید الشہداء نی ایسی باتون مین خواہر کی جی کو بہلایا اجر صبر اور شکر الہی کا
درجہ دکہلایا وقال یَا اُخْتَاهُ اِنِّی اَقْسَمْتُ عَلَیْكِ فَاَبِرِّی قَسَمِی لَا تَشُقِّی عَلَیَّ جَیْبًا

یحیی العطار عن محمد بن الحسن الصفار
موسی بن المتوکل قال حدثنا محمد بن
وحدثنا محمد بن علی ماجیلویہ و محمد بن
والدعاة الی دین اللہ سرا و جہرا قال
اولئك المخلصون حقا وشیعتنا صدقا
بمنزلة المجاهدین بین یدی رسول اللہ
بمنزلة المشاهدة وجعلهم فی ذلك الزمان
والافهام والمعرفة ما صارت به الغیبة عندهم

تیرہوین مجلس کربلامین داخلہ سید الشہدا زاری وبیقراری زینب خاتون شب عاشورا

وَلَا تَخْمُشِی عَلَیَّ وَجْہًا وَلَا تَدْعِی عَلَیَّ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُورِ اِذَا اَنَا هَلَکْتُ پہر اوسکو

سمجہایا کہ ای بہن میری سوگند عمل مین لانا نہین ہماری قسم دیتا ہون جب مین شہید بلامین ہوجاؤن

پاؤن زنہار گریبانِ پیراہن چاک نکرنا رخسارون پر طمانچی نہ مارنا منہ کو نہ نوچنا بال سر کی نہ کہولنا

نعرہ واویلا و نالہ جانکاہ سی نہ چلانا مگر رونی کو منع نہین کرتا کہ ابتلای غم سی آنسو بہانا۔ ثُمَّ جَاءَ بِهَا

فَاَجْلَسَهَا عِنْدِی وَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ سید سجاد فرماتی ہین کہ شاہِ مظلوم نی یہ فقرات وصیت کو

سنایا زینب خاتون کو مزید توقیر مین بہن سی اوٹھایا ہاتہہ پکڑکی لائی میری پاس بالین پر بٹہایا پہر آپنی

صحابہ کی خیمہ مین قدم بڑہایا ای اہلِ عزا احبای آلِ عبا تصور اور غور کرو ذرا کہ جب سرا پردۂ عصمت

اور طہارت مین یہ ماجرا گذرا بہائی بہن سی ان کلماتِ جانگزا کو اہلبیت نی سنا ہر ایک بی بی کی دل پر صدمات

روزِ عاشورا کا نقشہ کہنچا وارث کا مرنا اپنی فرزند و برادر کی موت کا آنا یقین ہوا خواتینِ محترم کو تاب

ضبط و قرار جاتی رہی اونکی نالہ و زاری سی بچونکو بہی نیند حرام ہوئی ہر ایک نی شدتِ اندوہ اور بکا مین

کہرام مچایا + شیون و فریاد سی شورِ محشر کو خوابِ عدم سی جگایا ام لیلی سینہ کوٹکے نامِ علی اکبر سی روتی

ام کلثوم ہاتہہ سر پر مارتی واسطی عباس کی جان کہوتی مادرِ قاسم روی فرزند کو حسرت زدہ اور ناشاد

نگران تہی رباب علی اصغرِ شیرخوار کی جہولی پر تڑپتی اور نالان تہی سکینہ و رقیہ کا دل دہڑکتا ہر دم جی کا

اندیشہ دہیان مین گذرتا لاکن ای صاحبانِ ماتم اس حدیث کی بیان سی تمہاری سماعت مین آیا کہ زینب

خاتون کا رونا سرا پردۂ عزت مین امام حسین علیہ السلام سی دیکہا گیا ہر گاہ بہن کو ذکرِ محنت سی بیتاب و

توان پایا تو الفاظِ تسلی اور دلاسا سکی بہلایا واحسرتا یہی خواہر سید الشہدا نی ہر گاہ لاش برادر پر فرطِ

رقت مین غش کہایا تو کوئی مونس و پرستار پلا کی حیرانی والا پانی کا قطرہ پلانی کو باقی تہا او سپر اعدا کی کسقدر

بی تحاشا ستایا عوضِ تسکین اور دلداری تازیانۂ ستم لگایا قربان سر گذشتِ زینب خاتون کہ خبرِ ہلاکت بہائی کی

تلی مین ہوش نہ ہا حیران چران جا او نکا پدر بی سر خاک و خون مین غلطان دیکہا وہ صدمہ کیونکر سہا ایک تو

مصیبت عزیزونکی ماری جانی کی دوسری آفت نازپروردہ زہرا کی گلاکٹانی کی تیسری گہر بار کا لٹنا خیمونکا جلنا چوتہی نامحرمون مین بی چادر اور مجمع اسیر پہرنا پانچوین بہائی بیٹونکی سر لہو بہتی نیزون چڑہی دیکہی چہٹی لاش صدپاش عزیزونکو بیدفن میدان مین پڑا نظر کرتی فوج اعدا گہوڑی اونپر دوڑاتی پہرتی آلِ مصطفی کی بہو بیٹیان ہر گوشہ مین جاکی چہپتین بچی تڑپتی وہ آفتاب سے چہری بالون مین چہپائی ہوئی شال قیدیانِ ستمگار اونٹون پر چڑہائی ہوئی نظم لمولفہ جو عرض کرون اگی نہین طاقتِ گفتار بتیاب ہوئی نالہ و شیون سے عزادار ارکانِ جہان برہم و درہم نظر آئی شیون سی ہوا غلغلۂ حشر نمودار رہی چار طرف نوحۂ ماتم سی عجب دہوم انسان تو کیا جن و ملک روتی ہین شاہ زار ہی شور بپا ہای حسینا کی صدا کا فریاد زمین جاتی ہی افلاک پہ ہر بار ناظم سے منبر یہ دعا مانگ خدا سی پہر روضۂ پرنور دکہائی مجہی غفار

چودھوین مجلس فضائل فقاو اقربای سید الشہدا حالات شب و صبح روز عاشورا

رباعی کیا کیا دنیا سی صاحبِ مال گئی دولت نہ ہوئی ساتہ نہ اطفال گئی پہنچا کی لحد تک پہر آئی سب لوگ ہمراہ اگر گئی تو اعمال گئی رباعی تشنہ کہتی تہی کل تیر ہی اور سینہ ہی بیدینون کو بہی بی سبب کینہ ہی دن بیت کے ای مجاہدو ختم ہوئی طاعتین گذار و شب آدینہ ہی رباعی ہرشی کا زمانی مین اک اندازہ ہی بچہ اور تیر یہ ستم تازہ ہی کسطرح کہلا رہی نہ سوفار کا منہ قتلِ علی اصغر کا یہ خمیازہ ہی رباعی جب بیبیون سی وداع ہوتی تہی حسین تقریر سے سب کے ہوش کہوتی تہی حسین سبکو تو تسلی دیتی جاتی تہی مگر زینب کیطرف دیکہ کی روتی تہی حسین تمہید بکا ذکر آیاتِ کلام خدا احادیث فضائلِ شہدای کربلا رضوان اللہ علیہم الی یوم الجزا مجاہدانِ حق پرست معرکۂ دین شرفای قبیلۂ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا جانتی ہین کہ بیدار جہان نشین

(ج ۲۱ س عنکبوت)
اور جنہون نے محنت کی ہماری راہ مین سو ہم دکہا دینگے انکو اپنی راہین — میدان

قیل وعلمه لانه ... طلبا وجوه فی ... اخبار الصادق فقد مر ذکر هذا الحدیث فی ... علیه السلام وکل ذلک ... العجائب ... ما شاء ... فیه ... الاخبار کثیرة لا یحتمل هذا الکتاب اکثر مما ذکرناه وقد ذکر کثیرا منها الشیخ ابو جعفر بن بابویه فی کتاب کمال الدین وتمام النعمة فی اثبات الغیبة وکشف الحیرة فمن اراد الزیادة فلیطلب من هناک وفی النعمانی الشیخ المفید ابو عبد الله محمد بن ... فی هذا ... الاخبار الواردة فی ذلک کما اشرنا الیه ... التفصیل الفصل الاول فی ذکر ... فیه ما انبئنا به ... المغنی فیه ... القسم الاول فی ذکر ... الثالث من القسم ... ما ذکرناه علی امامة ائمتنا علیهم السلام ... علی امامتهم فیما نقله من الکتاب احد ... علیهم السلام ما ظهر من العلوم التی تفرقت ... العالم فحصل فی کل فرقة فن منها واجتمعت فنونها وسائر انواعها فی آل محمد علیهم السلام الا تری ... المؤمنین فی ابواب التوحید ... عنه من علوم الدین واحکام الشریعة وتفسیر القرآن ... وغیر ذلک ما زاد علی کلام جمیع الخطباء و العلماء والفصحاء حتی اخذ عنه المتکلمون والفقهاء والمفسرون ونقل اهل العربیة عنه اصول الاعراب ومعانی اللغة وقال فی الطب ما استفاده منه الاطباء وفی الحکمة والوصایا والآداب ما اربی علی کلام جمیع الحکماء وفی النجوم وعلم الآثار ما استفاده من جهته جمیع اهل الملل والآراء ثم نقل الطوائف عمن ذکرناه من عترته وابنائه علیهم السلام مثل ذلک من العلوم فی جمیع الاشیاء ولم یختلف فی فضلهم وعلو درجتهم فی ذلک من اهل العلم اثنان فقد ظهر عن الباقر والصادق علیهما السلام ... منها من الاظهار وذلک عنهما ائمة التی کانت عن سید العابدین علیه السلام من الفتاوی فی الحلال

چودہوین مجلس فضائل رفقای سید الشہدا حالات شب وصبح روز عاشورا

چشم شہسوار روزگار نی سپہ‌سالار مانند امام حسین علیہ السلام کی زمرہ وجعلناهم ائمة یهدون
بامرنا مین حسین دیہہ اور غازیان زبردست عرصۂ یقین عظمای فرقہ وفضل الله المجاهدین
علی القاعدین اجرا عظیما بہاتی ہین کہ مضمار امکان مین گوش یکہ تاز فلک نی لشکر شبل سید
کربلا کی جنود رضی الله عنهم ورضوا عنه اولئک حزب الله مین بہن سنا اسواطی کہ
ندای یوم ندعوا کل اناس بامامهم کی آواز پر دعوت واعتصموا بحبل الله جمیعا
ولا تفرقوا کو سر اجابت پر پہایا اور بخبیر جیش مین صلای الذین آمنوا وهاجروا
وجاهدوا فی سبیل الله مین لوای اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی ہوا
حب وطن اور تعلقات فرزندون سی ہاتھہ اوٹہایا دو خار سعادت سے نعمات ان خیر الزاد التقوی
آذوقہ لیا راحلہ سبحان الذی سخر لنا هذا کو قدم ثبات سے زین کیا طریق واسعات من یهد الله
فلا مضل له سی جا کی منزل پائی دشت حمایت سادات پر خیمہ لیدخلنهم مدخلا یرضونه
مین جہاونی چہائی روزینہ طیب ومواہب فآتاهم الله ثواب الدنیا وحسن ثواب
الآخرة پرواز اسید پہیلایا ہنگام شمار خال وخط چہرہ سیماهم فی وجوههم من اثر السجود
سی نقب ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله کو جایزہ دکہایا روز
امتحان یا ایها الذین آمنوا ان تنصروا الله ینصرکم ویثبت اقدامکم مین سلاح صلاح
الذین صبروا وعلی ربهم یتوکلون سی جوشن بیکر بنایا اور صف وقاتلوا فی سبیل الله
مین جگہی تیغ وما النصر الا بالله کو میدان فلا تطع الکافرین وجاهدهم به جهادا
کبیرا پر چمکایا توسن جرأت اور جلادت ومن یتوکل علی الله فهو حسبه تو جولان کی ان
صدق ترجمان سی نحن انصار الله آمنا بالله واشهد بانا مسلمون کا رجز سنایا جماعت
حزب شیطان قوم وجنود ابلیس اجمعون فوج عصاة والذین یؤذون رسول الله لهم

چودہوین مجلس فضائلِ شہدا و کربلا حالات روز و شب عاشورا

عذابٌ الیمٌ سی سارزِ بلا یا نہنگ آسا دریای جنگ مین الَّذِینَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ

کی غوطہ لگایا و کارخانہ نام و ننگ سی نقشہ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ

کا نغمہ پایا و فتح باب شہادت مین اونکو صلہ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ سی نقد وقتِ

الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ کا ادنا انعام ہی اور درگاہ کرامت سے

اس خطاب أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ کی علاوہ سندی جاگیر لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بہی اونکی نام ہی طغرای آیاتِ قران سی اِلٰی بغاوتِ فی الحسین

الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ملا ہی انسانی

نہ امام کی زبانی رسالہ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَأَحِبَّاءَهُ وَأَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَأَوِدَّاءَ

أَنْصَارَ دِينِ اللّٰهِ اونکی واسطی لکہا ہی او سپر یہ ترقی ہی کہ معصوم نی کہا ای فقای الشہید بِأَبِي أَنْتُمْ

وَأُمِّي یعنی ہماری ماں باپ تمپر ہون خدا ہمکو قدر و منزلت کو زیادہ بڑہایا القاب طِبْتُمْ وَطَابَتِ

الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دُفِنْتُمْ فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ سے بی نیاز فرمایا وہ جرار ین جنکی تلوارنی

تیس ہزار پیادہ اور سوارسی منہہ نہین موڑا ایسی دہنی مردانِ کارزار ہین جنہون نی کوفہ اور شام کی

نامدار تیغ زنونکو مار کی چہوڑا وہ شیرِ بیشہ جرات جو فرزند اسد اسد کی حمایت مین بڑہکی حملہ کرتی تہے

دلیرِ عرصہ ہمت کہ رفاقتِ مولا مین بہوکی اور پیاسی زخم کہانی پر مرتی تہی وہ سرورکہ نوکِ نیزی پرچڑہنی کو

معراج قربِ الہی جانتی رہی ایسی دین پرور جو گہر بار لٹنی مین تخت و تاج شاہی کو پشت پا لگاتی رہی

بزمِ معرکہ رزم مین خاک و خونکو غازہ رخسار تابناک جانتی تہی اور ہنگامہ جنگ مین تنِ بی

چاک چاک کو خلعت پوشِ زربفت ہلاک جانتی تہی شمع قامت پر لوای امامت کے عرصہ فنا مین

پروانہ جانباز نظر آتی گلِ صوت پر نہالِ رسالت کے غنچہ لب آسا ہزارون نیاز لاتی او شیعہ ہی

عبید و احرار کی ہراول لشکر سی ختم نامدار ہی کہ دونو جہان مین آزاد نکلا اور تقتدای روزگار کی

معنی عالِم تبیہ فی الذین فعلنا المرہ ... الا انکار من جرافی ہذا التخصیص ... النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ... من المفضول فی ملذین ... [illegible]

چودہوین مجلس فضائلِ رفقای سید الشہدا علیہ السلام شب و صبح روزِ عاشورا

مقدمۂ عسکرین ہلال ماہ عذار ہی کہ چاند سا پیکر اوسکا خونِ شفق سی چمکا میمنۂ اصحاب میمنین
زُہیرِ ابرار ہی پشت و پناہ اہلِ توحید اور میسرۂ انصارِ دین مین حبیبِ ذی وقار ہی دوستی شاہ
زمانی مین وحید رونقِ قلبِ سپاہ اوس دلبندِ پیغمبر کی فرزندِ عنبت جگر علی اکبر سی دوبالا ہی نظمِ
نسق مین ساقۂ جنودِ مسعود اوس قائمِ جن و بشر کی وجودسی خیلِ انجم پر غیرت افزا ہی جلوۂ نجمۂ علم
نشانِ حیدرِ کرار عباسِ غازی کی ہاتہہ مین شکوہِ عرشِ کبریا دکہلاتا ہی اور سوادِ صفِ جوانانِ
حسینی اور حجازیِ میدانِ وغا مین شعشعۂ نورِ خدا دور و نزدیک پہیلاتا ہی وہ فوجِ قلیل بہر
نوبادۂ خلیل کی نظرِ لطف و کرمِ ربِ جلیل تہی پر یہان دلیلِ راہِ نجات کی قربان ہونیکو موجود جان و
روحِ جبرئیل و میکائیل تہی آسمان کو تمنا کہ زمینِ کربلا پر خاک ہوجاؤن جو یہ کواکبِ ثابت قدم
مجکو ملین مہر و ماہ کو شوق نی گہیرا کہ ان بلند اختر و نکو نظرِ بد نہ لگی ہم سپرِ بلا ہو کی روبرو چلین روزِ
ازل اون سارزونکی فہرست کاتبِ قضا و قدر نی فردِ رحمت پر لکہی ہی شاہ و سپاہ کی شوکت
جاہ عالمِ ذر مین انبیا و مرسلین کے آنکہہ سی بیشتر گذری تہی رُوِیَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَیٰ
ذِکْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الْحُسَیْنِ لَمْ یَنْقُصُوْا رَجُلًا وَلَمْ یَزِیْدُوْا
رَجُلًا نَعْرِفُہُمْ بِاَسْمَائِہِمْ مِنْ قَبْلِ شُہُوْدِہِمْ کتابِ مناقبِ شہر آشوب مین روایت کی ہی
کہ جب ابن عباس کو ملامت کی ہی کیون تمنی رفاقتِ امام حسین علیہ السلام کی
ترک کیا ندامت اور پشیمانی سی ابنِ عباس نی جواب دیا بدرستی کہ اصحابِ سبطِ رسول سی کوئی موقوف
چہوڑ دی جو رتبہ فوزِ عظیم سی شہادت ملتی اور نہ اونمین ایک آدمی زیادہ ملایا جاتا شناخت اور شمار کئی تہی وہ لوگ نام سی
نہین ہوسکتا
اپنی آبا و اجداد کی اور لکہی ہوی لوحِ محفوظ مین قبلِ پیدائش و ایجاد کی رُوِیَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
الْحَنَفِیَّةِ وَاِنَّ اَصْحَابَہٗ عِنْدَنَا لَمَکْتُوْبُوْنَ بِاَسْمَائِہِمْ وَاَسْمَاءِ آبَائِہِمْ ایسا ہی
محمد ابن حنفیہ نی فرمایا کہ سب انصار و رفقای امامِ ابرار کی نام اور آبا کی اسم ہمارے پاس لکہی ہین

چودہویں مجلس حالات صبح عاشورا فضائل اولاد عقیل عباس رضی اللہ عنہما

جو وفتر ودائع ایمان ہیں بطور امانت خدا ورسول سے ملی ہیں لی عَنْ زِیَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی جَعْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ کِتَابِنَا شیخ صدوق نے امالی میں زیاد بن منذر سے نقل فرمائی ہے کہ سالم نے کہا کعب احبار ایکروز بیان کرتا تھا ہمنے یہ بات اپنی کتاب میں لکھی پائی ہے اَنَّ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ یُقْتَلُ وَلَا یَجِفُّ عَرَقُ دَوَابِّ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ فرزندان محمد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے ایک جوان مظلوم اور بیکس مارا جائیگا کہ اوسکی ہمراہیوں کی مرکبوں کا پسینا نہیں سوکہنے پائیگا جو سا لشکر نزل جنت میں اوتریگا اور اہل بہشت کی حور اور قصور کو سرور وزینت دیگا فَمَرَّ بِنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فَقُلْنَا ھٰذَا قَالَ لَا راوی کہتا ہے اس حال میں امام حسن علیہ السلام ہماری طرف سے گذر ہوا کعب سے پوچھا یہ ہیں وہ بزرگ بولا انکا پایا اونمیں نہیں لَمَّا فَمَرَّ بِنَا الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقُلْنَا ھُوَ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ تھوڑی دیر میں امام حسین علیہ السلام کو سامنے آتے دیکھا دریافت کیا جو تعریف کی تونے یہ وہی ہیں کہا ہاں قسم بخدا لی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَتُحِبُّ عَقِیْلًا حتاب امالی میں ابن عباس کی زبانی روایت کی ہے کہ ایک دن علی مرتضی نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ بات پوچھی ہے ای رسول مقبول آیا تم عقیل میری بھائی کو دوست رکھتے ہو بسبب فرط توجہ جو مجھپر کرتی ہو قَالَ اِیْ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّہٗ حُبَّیْنِ حُبًّا لَہٗ وَحُبًّا لِحُبِّ اَبِیْ طَالِبٍ لَہٗ مخبر صادق نے ارشاد کیا ہاں واللہ ایسا ہی دو جہت سے اونپر بہت پیار آتا ہے ایک اوسکا ذاتی اخلاص محبوب ہے دوسری چچا ابیطالب کی خاطر مطلوب ہے وَاِنَّ وَلَدَہٗ لَمَقْتُوْلٌ فِیْ مَحَبَّۃِ وَلَدِکَ فَتَدْمَعُ عَلَیْہِ عُیُوْنُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ یا علی اولاد عقیل تمہاری فرزند کی الفت ورفاقت میں ماری جائیگی اور اونکی ذکر شہادت پر مومنین آنسو

والباقی النبوال انبہ محمد علیہما السلام وکان لکل انسان منہم اتباع وبلا منہ فی المغرب الذی یعتقد بہ وانہم کانوا یتعلقون من العراق الی الحجاز فی کل عام یتحرون ویتلقون عنہ الاقوال

الی الدلالات وکانت حالہم علی ہذہ الکاظم والرضا علیہما السلام

ورکذا الی ابی محمد الحسن العسکری علیہم السلام وحصل العلم باختصاص ہولاء بالامامۃ

السلام کما نعلم اختصاص ابی یوسف ومحمد بن الحسن بابی حنیفۃ وکما نعلم اختصاص المزنی والربیع بالشافعی واختصاص النظام والجاحظ بالمعتزلۃ

الہذیل

۲۰۵

یکون مجمعۃ فی ذلک صادقۃ او مبطلۃ فی شہادتہا کاذبۃ فان کانت مجمعۃ صادقۃ فی نقل النص عنہم علی خلفائہم علیہم السلام مصیبۃ فیما اعتقدتہ فیہم من العصمۃ والکمال فقد ثبت علی ما قلناہ وان کانت کاذبۃ فی شہادتہا مبطلۃ فی عقیدتہا فلن یکون کذلک الا ومن سماہم من ائمۃ الہدی علیہم السلام ضالون برضاہم بذلک فاسقون بترک النکیر علیہم مستحقون للبراءۃ من حیث تولوا الکذابین مضلون للامۃ لتغریرہم ایاہم واختصاصہم بہم

من بین الفرق کلہا ظالمون فی اخذ الزکوات والاخماس عنہم وہذا ما لا یطلقہ مسلم فیمن یقول بامامۃ

واذا کان الاجماع المقدم ذکرہ صالحا علی طہارتہم وعدالتہم وجب ولا بہم ثبت امامتہم بنص نقیہم

چودہویں مجلس در ذکر صبح عاشورا فضائل عباس علی و مراتب شہدا

بہائینگی ملائکہ مقربین اون لاشوں پر نماز پڑھینگی وفاداراداے حق طاعت پر اونکی درود بھیجینگے
ثم بكى رسول الله حتى جرت دموعه على صدره ثم قال الى الله اشكوا
ما تلقى عترتي من بعدي اس بیان حسرت ترجمان سے جناب رسولخدا بیتاب ہوگئے
یہان تک کہ آنسو دیدہ حق بین کے جاری ہوئے فرمایا خالق سے جو امت کے شکایت کرونگا میری بعد
جو اولاد تلف اور برباد ہوگی وہ مصیبت مالک سے کہونگا روي عن الثمالي قال نظر علي بن
الحسين سيد العابدين الى عبد الله ابن عباس بن علي بن ابيطالب عليهم
السلام فاستعبر ثمالی نے یہ حکایت پر درد اور محنت کی ایکروز علی بن الحسین علیہما السلام نے عبید اللہ
ابن عباس علی کی صورت دیکھے بے اختیار واقعہ کربلا یاد آیا انکھونمین رقت کا جوش ہوا ثم قال ما من
يوم اشد على رسول الله من يوم احد قتل فيه عمه حمزة بن عبد المطلب
اسد الله واسد الرسول پھر فرمایا رسول دوسرا پر کوئی دن سخت تر نہین گذرا مانند غزوۂ
احد کے جسمین انکے چچا حمزہ ابن عبد المطلب شیر کبریا اور اسد خیر الوری مارے گئے وبعده يوم موتة
قتل فيه ابن عمه جعفر ابن ابيطالب اوسکے بعد روز محنت و غم آیا جنگ موتہ کا کہ ابن عم و بھائی انکے
جعفر ابن ابیطالب اوس معرکہ مین شہید ہوگئے ثم قال ولا يوم كيوم الحسين اذ دلف اليه
ثلاثون الف رجل يزعمون انهم من هذه الامة كل يتقرب الى الله عز وجل
بدمه بعد ازان یہ حسرت اور اندوہ سے زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا کہ ہرگز نہین دیکھا کوئی روز ماتم نے
الوری نے جانسوز و رقت افزا مثال عاشورا کہ امام حسین علیہ السلام کو تیس ہزار اہل جفا نے گھیر کر دعوا کرتے
تھے امت مین مسلمان ہونیکا اور ہر ایک اونکی خون بہانے سے بہانہ ڈھونڈھتا تھا قرب خدا کا وهو
بالله يذكرهم فلا يتعظون حتى قتلوه بغيا وظلما وعدوانا وہ حضرت اونکو اللہ رب کے
غضب سے ڈراتے ہر چند موعظہ اور نصیحت سناتے مگر لشکر اشقیا اپنی جور سے باز نہ آیا تا کہ بہت ظلم اور بغاوت

چودھویں مجلس ذکر صبح عاشور افضائل عباس علی و مراتب شہدا

طغیان سے فرزند پیغمبر کو مارا ثُمَّ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْعَبَّاسَ فَلَقَدْ اٰثَرَ وَاَبْلٰی وَفَدٰی اَخَاهُ
بِنَفْسِهٖ حَتّٰی قُطِعَتْ یَدَاهُ پھر کہا اللہ رحمت کرے عباس کو کہ اپنی اہل و عیال کو بلا میں بھائی کے
نثار کیا حمایت اور نصرت و وفا میں جان سے ہاتھ اوٹھایا کہ دونوں شانے تیغ ستم سے کٹ گئے گئی سیتمار زخم
بدن پر لگی تا کہ پیاسے بے دم ہوئے فَاَبْدَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا جَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلٰئِکَةِ
فِی الْجَنَّةِ کَمَا جَعَلَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ پس واہب العطایا نے عباس چچا کو دونوں شانوں کے عوض
دو بال زبرجد عنایت کیے ہیں کہ فردوس بریں میں ہمراہ ملائکہ اونسے پرواز کرتے پھرتے ہیں جیسے کہ
دو پر لگا دیے تھے جعفر ابن ابیطالب کو بدلے ہاتھوں کے وَاِنَّ لِلْعَبَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی
مَنْزِلَةً یَغْبِطُهٗ بِهَا جَمِیْعُ الشُّهَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بدرستی کہ واسطے عباس علی کی حضور
پروردگار میں اور بہت مراتب ہیں اعلی کہ روز محشر ساری شہدا کو شادی سے اونکی غبطہ ہو گا
عَنِ ابْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ
عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاِقْدَامِهِمْ عَلَی الْمَوْتِ کتاب علل شرایع میں ابن عمار اور وہ اپنے باپ سے
روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے ابی عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بات پوچھی کہ خبر دو اصحاب
امام حسین علیہ السلام سے جو واقعہ کربلا میں گذرا اور اونکا مرنے کی واسطے بڑھنا کیونکر ہوتا تھا فَقَالَ
اِنَّهُمْ کُشِفَ لَهُمُ الْغِطَاءُ حَتّٰی رَاَوْا مَنَازِلَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فرمایا اون سبکی چشم بصیرت سے
حجاب درمیان اوٹھہ گئی تھی تا کہ رائی العین ہر ایک نے اپنی مقام جنت میں دیکھی فَکَانَ الرَّجُلُ
مِنْهُمْ یُقْدِمُ الْقَتْلَ لِیُبَادِرَ اِلٰی حَوْرَاءَ یُعَانِقُهَا وَاِلٰی مَکَانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ
یہی بیقراری کا باعث ہوا کہ ایک دوسرے پر مرنیکو سبقت کرتا رہا تا کہ جلدی جان تن سے نکل جاے
فردوس بریں میں حوروں کو اپنی گلے لگائے مکان خدا داد میں چین کرے نعیم خلد اور قصر عالی میں
آرام لے ع عَنِ الثُّمَالِیْ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ

چودہویں مجلس کر صبح عاشورا نمایش مراتب شہدا

فِی اللَّیلَۃِ الَّتِی قُتِلَ فِی صَبِیحِہَا کتاب علل الشرایع مین ثمالی سی روایت کی ہی کہ اونے کہا امام زین العابدین علیہ السلام سی یہ حدیث سماعت کی ہی حضرت نے فرمایا مین اپنے والد کی پاس رہا جس رات کی صبح کو جانے درجہ شہادت پایا فَقَالَ لِاَصحَابِہٖ ہٰذَا اللَّیلُ فَاتَّخِذُوہُ جُنَّۃً فَاِنَّ القَومَ اِنَّمَا یُرِیدُونَنِی وَلَو قَتَلُونِی لَم یَلتَفِتُوا اِلَیکُم وَاَنتُم فِی حِلٍّ وَسَعَۃٍ یعنی کانون سی یہ کلام کو سنا کہ وہ حضرت نے اپنی یاران باوفا سی ارشاد کیا اس رات مین اندھیرا چھایا ہی کوئی کسی کو نہین دیکھتا ہی ہر ایک دوسری رفیق کا ہاتھ پکڑ لو جدھر چاہو میری لشکر سی نکل کی چلی جاو مینی اپنی بیعت تمہاری گردن سی اوٹھالی خوشی اور رضا مین مفارقت کی اجازت دی ہو رسی کہ یہ سب لوگ میری خواہان ہین اور درپی ابن زیاد کی اتی فرمان ہین جب مجھی قتل کرینگی پھر کسی کی تلاش مین رہینگی فَقَالُوا لَا وَاللّٰہِ لَا یَکُونُ ہٰذَا اَبَدًا اون سعادتمندون نی یکبارہ انکار کیا کہا قسم خدا کی ایسا ہرگز نہو گا جو ہم اپکو تنہا چہوڑدین اور پھر دنیا مین جیتی پھرین فَقَالَ اِنَّکُم تُقتَلُونَ غَدًا کُلُّکُم وَلَا یُفلِتُ مِنکُم رَجُلٌ حضرت نے سمجھایا کہ تم سب کل ماری جاوگی ایک آدمی بھی موت سے نجات نپاوگی لوا الحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی شَرَّفَنَا بِالقَتلِ مَعَکَ ساری انصار و اقربانی جواب دیا کہ زہی نصیب ہمارے تمہاری ساتھ شہادت ملے تو یہ کرم ہی خدا کا ثُمَّ دَعَا فَقَالَ لَہُم اِرفَعُوا رُءُوسَکُم وَانظُرُوا شاہ اولیانی جب انکا امتحان کر لیا تو فرمایا کہ اب ثابت قدم رہنا ذرا سر کو اونچا کرو ہر ایک اپنی مقام عالی کو دیکھو فَجَعَلُوا یَنظُرُونَ اِلٰی مَوَاضِعِہِم وَمَنَازِلِہِم مِنَ الجَنَّۃِ پس وہ نیکبخت اوپر نگران ہوئی ہر واحدنی درجہ رفیعہ جنت اپنی رہنی کی ملاحظہ کئی وَہُوَ یَقُولُ لَہُم ہٰذَا مَنزِلُکَ یَا فُلَانُ وہ ہادی سبیل نجات نام لیکی ہر شخص کا اوسی بتاتی یہ تیرا گھر ہی ای فلان خلد مین پای گا فَکَانَ الرَّجُلُ یَستَقبِلُ الرِّمَاحَ وَالسُّیُوفَ بِصَدرِہٖ وَوَجہِہٖ لِیَصِلَ اِلٰی مَنزِلَتِہٖ مِنَ الجَنَّۃِ یہ باعث اونکی شوق شہادت کا ہوا تہا ہر کوئی نیزہ اور تلوار کا زخم سینہ و سر پر کہانی کو بڑہتا رہا تاکہ جلدی گردن کٹائی بہشت بریں مین

چودھویں مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا پشت خیمہ کنواں کھودنا اور مشکیں بھرنا عباس کا

جاتی ہو روںکو گلی سی لگاتی نعیم جاودان ہیں چین پاتی فی الحقیقت محبت اور الفت ایسی کہتی ہیں اور اہلِ مودّت جان و مال کو بیدریغ رکھتی ہیں خوشا حال اوسکا جو راہِ دوستی عترت رسالت میں ثابت قدم آئی اور واسطی خوشی کی اظہارِ مسرت اور عزا میں نالہ وغم کرتی آیام ماتم کو اہلبیتِ رسول کی رونی پیٹنی میں گذراتی شام وصبح بساطِ اندوہ پر واسطی امام حسین علیہ السلام کی خاک چھانتی وحسرتاکہ نہ زاری اور بیقراری کی دن آئی چاہیئی رسمِ سوگواری کو ہر محب بجالائی نظم للمولفہ یاد آتی ہی جہان شہ کی مصیبت مجکو آہ و فریاد سی ہوتی نہیں فرصت مجکو دل تڑپتا ہی غم و دردِ ہی بسمل کی مثال جب کیا ذکرِ حسین آگئی رقت مجکو نام پر قاسم و عباس و علی اکبر کی فرطِ اندوہ میں ہی جوش کی حالت مجکو رہ میں ہرگاہ کوئی خستہ مسافر دیکھا دھیان میں آئی وہیں شاہ کی غربت مجکو دلمیں آیا جو کہیں پیاس کا مولا کی خیال پانی پینی سی نہیں ہوتی ہی راحت مجکو بخت و اقبال کی تا ئید ہو ناظمؔ پھر بھی کربلا کی جو میسّر ہو زیارت مجکو

مجلس مصائب روزِ عاشورا و لشکر آرائی حضرت و شہادت حر باوفا

صف آرایانِ سپاہِ نالہ و ابتہال و طرفدارانِ شاہِ اندوہ و ملال دلاورانِ ثابت قدم واقعۂ مصیبت و مجاہدانِ سرفروش معرکہ رقت غازیانِ میدانِ زاری و ماتم و پیش تازانِ نشانِ سوگواری و الم و دستِ امتحانِ نوحہ و بکا میں یوں سینہ سپرِ ابتلای عزا ہوتی ہیں کہ جب مسافرانِ راہِ خدا کا لشکر زمینِ نینوا میں پہنچا اور جنودِ مردودِ ابنِ زیاد کا چاروں طرف سی ہجوم و غوغا ہوا نصیب بلانی نام آوران اصحاب و انصار باوفا کا جائزہ لیا اور موالیانِ صدق وصفا نی ایثار مال و جان کا اقرار و اثبتہ کیا و ورد کتاب ابن زیاد فی الاثر الیہ ان حل بین الحسین و اصحابہ و بین الماء فلا یذوقوا منہ قطرۃ کما صنع بالتقی عثمان بن عفان عمر سعد کو اوس جلاد کا نامہ پہنچا کہ امام حسین علیہ السلام اور اوسکی اصحاب پر پانی بند کرنا خبردار ایک قطرہ پینی کو نہ دینا جیسا کہ پیاسا عثمان ابن عفان کو رکھا تھا

چودھوین مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا پشت خیمہ کنوان کہونا عباس کا مشکین بھر لانا

فبعث ابن سعد فی الوقت عمرو بن الحجاج فی خمسمائة فارس فنزلوا علی الشریعة
وحالوا بین الحسین واصحابه ان یسقوا منه قطرة اوس خونخوار نی فورا عمرو بن حجاج بد نژاد کو
پانسو سوار دیکی بھیجا کہ نہر فرات کی گھاٹ مین سپاہ امام حسین علیہ السلام کو پانی بھرنی سی روکا و ذلک
قبل قتل الحسین علیه السلام بثلاثة ایام یہ بندش پانی کی جب ہوئی تین روز شہادت سی
پہلی امام حسین علیہ السلام کی ساتوین محرم تہی واشتد العطش بالحسین واصحابه راوی کہتا ہی کہ
امام حسین علیہ السلام اور اونکی صحابہ پر عطش کا غلبہ ہوا خیمہ حرم محترم مین عورات و اطفال کو پیاس نی
بیتاب کیا فاخذ الحسین فاساً الی وراء خیمة النساء فخطا فی الارض تسع عشرة خطوة
نحو القبلة اوسوقت امام بحر و بر ایک کلنگ لیکی پشت سراپردہ اہلبیت کو آئی اور حضرت نی اونیس قدم
کنار جانب قبلہ پر بڑہائی ثم حفر هناک فانبعث له عین من الماء العذب دست حق
سی وہ کلنگ زمین پر مارا تہوڑا کہودا تہا جو فرزند ساقی کوثر کی اعجاز سی آب شیرین کا چشمہ نکلا
فشرب الحسین علیه السلام وشرب الناس باجمعهم وملؤا اسقیتهم
آپ نی اور تمام سپاہ و اہلبیت نی
ثم غابت العین فلم یر لها اثر اوس تشنہ کام زلال شہادت اور تمام سپاہ و اہلبیت نی
وہ پانی پیا مشکین بھر لین دواب کو بہی سیراب کیا پہر وہ چشمہ ایسا غائب ہوا کہ آیندہ کبہی نشان و کا
نہ دیکہا وبلغ ذلک ابن زیاد فارسل الی عمر بن سعد بلغنی ان الحسین یحفر
الآبار ویصیب الماء فیشرب هو واصحابه یہ ماجرا پانی اور چشمہ کا جو گوش ابن زیاد مین
پہنچا بجہت جوش عتاب اور خطاب سے عمر سعد کو پیام بہیجا مینی سنا ہی کہ امام حسین کنوان کہودتی ہین
پانی نکال کی آپ اور اونکی اصحاب پیتی ہین فانظر اذا ورد علیک کتابی فامنعهم من
حفر الآبار ما استطعت وضیق علیهم ولا تدعهم یذوقوا الماء بس خبردار جو مین نی
لکہا ہی تو پانی چاہیی کہ تدارک محاصرہ اور ضیق اوتا ہے میں اپنی جہان تک ہو سکی کنوان کہودنی

چودہوین مجلس امام پر پانی بند کرنا عمر کا نہر سی عباس کا مشکین بہر لا پشت پر کنوان کھودنا

منع کرنا اور ایسا تنگ پکڑنا کہ قطرہ پانی بہن نہ دیا وافعل بہم کما فعلوا بالزکی عثمان

سکو پیاسا مارنا جیسا کہ عثمان زکی سی اعدا نی؛ فعندها ضیق عمر بن سعد علیہم غایۃ

التضییق راوی کہتا ہی اسکی بعد عمر سعد نی بہت سخت گیری کی اور لشکر ہر ورین ایک قو

پانی کی پہنچنی نہ دی فلما اشتد العطش بالحسین دعا باخیہ العباس فضم الیہ

ثلاثین فارسا وعشرین راجلا وبعث معہ عشرین قربۃ ہرگاہ امام اور سرور ناس

پیاس کا غلبہ ہوا برادر باجان برابر عباس دلاور کو بلایا فرمایا ای بہائی مین شک اور کچہ سوار

اسپ شترکی لیجاو سب تشنہ لب مرتی ہین پانی لا کی پلاو فاقبلوا فی جوف اللیل حتی دنوا

من الفرات وہ غضنفر اپنی ہمراہی کی شب تاریک مین بڑہا کہ نہر فرات کی ساحل پر وارد ہوا

فقال عمرو بن الحجاج من انتم فقال رجل من اصحاب الحسین قال لہ ہلال

بن نافع البجلی ابن عم لک جئت اشرب من ہذا الماء اندہیری مین نگہبانان نہر کی سردار

عمرو ابن حجاج نی پوچہا تم کون لوگ ہو ایک شخص ہلال بن نافع انصار امام حسین علیہ السلام سی تہا

وہ بولا تیری چچا کا بیٹا مین آیا ہون تہوڑا پانی پینی کو چاہتا ہون فقال عمرو اشرب ہنیئا

فقال ہلال ویحک کیف تامرنی ان اشرب والحسین بن علی ومن معہ یموتون

عطشا عمرو نی کہا تمہین گوارا ہو پینا ہلال نی جواب دیا وای او پر تیری ای دشمن خدا مجہی پانی کی اجازت

دیتا ہی اور امام حسین فرزند علی مرتضی علیہما السلام کو بیخ رفقا پیاسا مارتا ہی فقال عمرو صدقت

ولکن امرنا بامر لا بد ان ننتہی الیہ عمرو چلا یا سچ کہتا ہی لیکن جو حکم دیا وہ ہمین بجا لانا ہی

فصاح ہلال باصحابہ فدخلوا الفرات وصاح عمرو بالناس واقتتلوا قتالا

شدیدا ہلال پکارا ہمراہیون سی جلدی فرات مین دوڑکی پانی بہر لینا عمرو نی لشکر شقی کو للکارا غرض

بڑہی نہ دیا فکان قوم یقاتلون وقوم یملئون حتی ملؤہا ولم یقتل من اصحاب

چودھویں مجلس عمر کا امام پر پانی بند کرنا نہر سے عباس کا مشکیں بھر لانا پشت خیمہ کنواں کھودنا

الحسین احدٌ ثم عباس بیتابِ دریای شجاعت آگی بڑھی تا تلاطم جنگ مین موج آب تیغ دکھائی ہی
باکر بھا مشکین بھر کی نہر سی باہر نکلی آپسمین رد و بدل کی ہتھیار بہت چلی لاکن اس لڑائی مین کوئی
ملازمان امام سی مارا نہ گیا گوہر مراد و شناورانِ لجہ سعادت کی ہاتھ آیا ثُمَّ رَجَعَ الْقَوْمُ اِلٰی مُعَسْکَرِہِمْ
فَقَرَبَ الْحُسَیْنُ وَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ وَلِذٰلِکَ سُمِّیَ الْعَبَّاسُ السَّقَّا اپنی لشکرگاہ مین
صحیح و سالم جب غازی پہنچا اور وہ ہو لادس پانی کو شاہِ تشنہ لبان امام حسین علیہ السلام اور ساری
اندر باہر کی زن و مرد نی پیا اسی واسطی عباس علی کا نام سقہ رکھا ہی کہ شب عاشور کو پانی لا کی
اہل حرم کو سیراب کیا ہی ثُمَّ خَرَجَ الْحُسَیْنُ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یُقَرِّبَ بَعْضُهُمْ بُیُوْتَهُمْ
مِنْ بَعْضٍ فَیَسْتَقْبِلُوا الْقَوْمَ مِنْ وَجْہٍ وَاحِدٍ پھر وہ سردار شہیدان حق نی اپنی اصحاب کی طرف
قدم بڑھایا او نحو خیمہ او کہانی آپسمین ملا کی برپا کرنی کو امر کیا تا آمد و رفت عدو ایک جانب سی ہو کری
پیچھی اور داہنی بائین راہ باقی نرہی مبادا وہ اشقیا حرم پر ہجوم لائین غارت اسباب اور ایذای
اہلبیت پیش آئین وَ رَجَعَ اِلٰی مَکَانِہٖ فَقَامَ اللَّیْلَ کُلَّہٗ یُصَلِّیْ وَ یَسْتَغْفِرُ وَ یَدْعُوْہُ
وَ یَتَضَرَّعُ وَ قَامَ اَصْحَابُہٗ کَذٰلِکَ یَدْعُوْنَ وَ یُصَلُّوْنَ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ پس امام عابد زاہد
پھر کی اپنی خاص مکان اشرف مین گئی ساری رات سجادہ عبادت پر محو نماز اور استغفار و دعا رہا کئے
کبھی قیام صلوٰۃ پر قدم بڑھاتی گاہی مناجات کو ہاتھ اوٹھاتی اوس پیشوای دین کی ایسی ہی اصحاب
یقین تہی کہ ہر دم مشغولِ طاعتِ ربّ العالمین رہی دو لیالی جمعہ دختران ہر اپر توالی غم اور آفت سر بر ہو رہی تہین
کہ جنہیں سوای اہلبیت نی وہ شکستہ حالی کی راتین کبھی نہ دیکھین ایک نوزدہم [19] ماہِ رمضان جسمین ام کلثوم بیدار رہی
رکوع و قیام پدر سی بیقرار تہین دوسری شب پر تعب عاشورا کہ زینب خاتون ملاحظہ نماز اور طاعات
برادر سی پچھاڑین کہاتین کہ ہای ہای یہ بدنِ نازپروردہ رسالت پناہی جو یاد الہی مین جان سی
بیچین ہی کل زخمون کا نگار ہوگا اور یہ سر و گردن جو سینہ بتول پر پلا ہی سجودِ معبود مین خم ہوتا ہی

فی الارض و زید ... و نرید ان نمنّ علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم ائمۃ و نجعلہم الوارثین

فقال علیہ السلام اشہد ان لا الٰہ الا ... و اوصیٰ بالصلوٰۃ علی محمد و آلہ ... علیہما السلام و علی الائمۃ ...

الیوم ... فقال صدقت ... الشیخ ابو محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ قال اخبرنا الحسین ... محمد بن احمد بن الحسن بن یعقوب قال حدثنا ابو عبد اللہ الحسین قال حدثنی الحسن بن علی ... ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر قال حدثتنی ... العسکری الحسن بن علی علیہ السلام ...

قال ... الحمد للہ رب العالمین ... وصلی اللہ علی محمد و آلہ ... ان حجۃ اللہ ... قال ابراہیم بن محمد ... قال الشاک قال ابراہیم ... فقال قال لی صاحب الزمان ... قلت بلیٰ ... تمیم قال قال لی ... علیہ بعد مولدہ بلیلۃ فعطست فقال ... رحمک اللہ قال ففرحت بذلک فقال علیہ السلام الا ابشرک فی العطاس فقلت بلیٰ فقال ہو امان من الموت

الفصل الثالث فی ذکر من ... رآہ علیہ السلام محمد بن یعقوب عن علی بن محمد عن محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر و کان اسن شیخ من ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ بالعراق قال رأیت ابن الحسن بن علی بن محمد بن ... و عنہ عن محمد بن یحییٰ عن ...

تتمہ خبر حکیمہ بنت محمد علی علیہا السلام

چودھوین مجلس لشکر آرائی سید الشہدا روز عاشورا

اوسیر خنجر اعدا پھر کیا کبہی سراسیمہ گوشہ مین جاکی تنہا زمین پر بیٹہتی اندیشہ مرگ برادر مین رو رو کی منہہ اور بہائی کو بیٹی عترت پیغمبر مین سب سے زیادہ تر مین بزرگوار لحظہ بہر غنیدہ نائی مانند چشم انجم وخہستہ بیداری مین سحر تک آنکہہ نہین جہپکائی اول سید الشہدا کہ ذکر خدا مین علی الاتصال جاگتی گذرا دوسری عباس باوفا کہ پاسبانی ناموس برادر مین قرار نہ لیا تیسری زینب خاتون کہ فرط تشویش مین بہائی کی آرام نکیا یا رقت کا جوش ہا دیا امام حسین علیہ السلام کو جاکی دیکہا یا سید سجاد کا حال مرض پوچہا دستور ہے جس گہر سی کوئی شخص سفر کو جانی والا ہوتا ہی رات بہر عورات الخانہ مین طیاری زاد راہ کا چرچا رہتا ہے فجر کو مسافر سی باری باری سب عزیز گلی ملتی ہین دامید مراجعت پر ایام فراق کو دعا و تمنا ہی لقا مین بسر کرتی ہین پس تصور کرو خاندان رسول ہین اوس رات کو جو بائیس ہزار لشکر اعدا عازم قتل گہیری تہا ہر بی بی کو بہائی بیٹی کی ماری جانیکا یقین ہرا تشویش سی کیا دل تڑپتا ہوگا جس شب کی صبحکو مانند امام حسین علیہ السلام بہائی مارا جائی زینب سے خواہر کی جیکو کب چین آئی جس رات کی فجر کو شبیہ علی اکبر بیٹا برچھی کی انی کہائی سر کٹائی ام لیلی ماکی جگر کو تڑپنی سی کیونکر قرار ہو چہاتی مین دم سمائی دل اور کلیجہ یادر قاسم کا پامال لشکر ملال تہا کہ حسن سبز قبا کا لال سم سمند سی کل روندا جائیگا رباب کی سینی سی تیر اندوہ اوس وقت پار گذرتا کہ حلقوم علی اصغر ناوک ستم سی فگار ہوگا لشکر امام حسین علیہ السلام سی رات بہر آواز تسبیح و تہلیل وتضرع و زاری بلند رہی کہ عالم ملکوت مین فرشتونکی روح کو وہ تقدیس کی فریاد سی کل پڑی و اصبح علیہ السلام فعبأ اصحابہ بعد صلوة الغداة پس بانہرا ادای فرض اور سنت و منتہای شوق شہادت نے امام صبح کی اور جماعت صحابہ نی وہ نماز آخری اپنی مقتدا کی پیچہی پڑہی بعد از وظایف و تعقیب مصلی سی اوٹہے آسلحہ جہاد بدن پر سجی ہوی خیمہ سی برآمد ہوی اقربا و انصار نی صف ادب مین ادای تحیت اور سلام کیا حضرت نی نگاہ حسرت و یاس مین سب کے جمال و کمال کو دیکہا واقعی فلک پیر نی ایسی جوان غنادیا مین اینجا کا ہیکو پائی تہی جیسی یکہ تاز عرصہ وفا گریہ خدا لغی خیل وصفر سید الشہدا کو ہاتہہ آئی تہی وکان

هذا قول الامامين عليهما السلام

فاسمع لهما واطعهما فانهما الثقتان المأمونان

العمري وابنه ثقتان فما اديا اليك

محمد عليه السلام عن مثل ذلك فقال له

الثقة المأمون واخبرني ابو علي انه سال ابا

وما قال لك فعني يقول فاسمع له واطع فانه

له العمري ثقتي فما ادى اليك عني فعني

من اعامل وعمن اخذ وقول من اقبل فقال

عن ابي الحسن عليه السلام قال سالته وقلت

ليطمئن قلبي وقد اخبرني ابو علي احمد بن اسحاق

فقال له اولم تؤمن قال بلى ولكن

چودہویں مجلس شکر اراے سید الشہدا روز عاشورا

مَعَهُ اِثْنَانِ وَثَلَاثُوْنَ فَارِسًا وَاَرْبَعُوْنَ رَاجِلًا وَقَالَ السَّيِّدُ رُوِيَ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُمْ كَانُوْا خَمْسَةً وَاَرْبَعِيْنَ فَارِسًا وَمِائَةَ رَاجِلٍ خود مسعودین اوس بزرگوار کی تیس اور دو سوار اور چالیس پیادو نکا شمار ہوا پہر دوسری روایت مین سید مرتضی نے امام محمد باقر علیہ السلام سی نقل کیا کہ چالیس اور پانچ سوار اور سو پیادو نکا ارادہ تہا جو عرصہ امتحان مین دینی ثابت قدم تہا فَجَعَلَ زُهَيْرَ بْنَ الْقَيْنِ فِيْ مَيْمَنَةِ اَصْحَابِهِ وَحَبِيْبَ بْنَ مُظَاهِرٍ فِيْ مَيْسَرَةِ اَصْحَابِهِ اوس وقت بادشاہ جلیل اور فخر ذریہ جلیل نی اپنی سپاہ قلیل کو موافق رویہ جدال ترتیب دیا اور تکمیل قواعد جنگ سی مقدمہ اور ساقہ میدان قتال مین انتظام کیا میمنہ اصحاب ہمیون کو زہیر ابن قین کی دم سی زینت بخشی اور میسرہ اصحاب ہمایون مین حبیب ابن مظاہر کی قدم سی رونق دی وَاَعْطَى رَايَتَهُ اَخَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ علم ہدایت پرچم اپنی بہائی عباس علی کو عنایت فرمایا اور اس شان جلو و حشم سی اوں کا رتبہ حمزہ و جعفر کی شان پر دو بالا بڑہایا وَجَعَلُوا الْبُيُوْتَ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ وہ پیشوای دوجہان پیادہ و سوار کی صفین باندہکی کہڑی ہوی اور خیام حرم محترم اپنی پشت کی پیچہی کی وَاَمَرَ بِحَطَبٍ وَقَصَبٍ كَانَ مِنْ وَرَاءِ الْبُيُوْتِ اَنْ يُتْرَكَ فِيْ خَنْدَقٍ كَانَ قَدْ حُفِرَ هُنَالِكَ وَاَنْ تُحْرَقَ بِالنَّارِ مَخَافَةَ اَنْ يَاْتُوْهُمْ مِنْ وَرَائِهِمْ امام دین پناہ نے ملازمان درگاہ کو امر کیا تا سراپردہ عصمت کے تین طرف خندق کہودین اور انبار نرکل اور ہیزم سو ختنی کی صحراسی لاکی اوسمین بہرین جب سوز کینہ اعدا سی آتش قتال نی اشتعال پایا اور میدان رزم ماریو نکی طغیان سی گرم ہوا جو کچہ خندق مین چن کہا تہا آگ سی جلانی کو حکم دیا اس اندیشی مین یہ تدبیر کی جو آسیب دشمن سی حین بسادہ اتقیا پشت سر خواہ پہلو سی حملہ کرین وَاَصْبَحَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقِيْلَ يَوْمُ السَّبْتِ فَعَبَّا اَصْحَابَهُ وَخَرَجَ فِيْمَنْ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ نَحْوَ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ عَلٰى مَيْمَنَتِهِ عَمْرَو بْنَ الْحَجَّاجِ وَعَلٰى مَيْسَرَتِهِ

چودھوین مجلس لشکر آرائی سید الشہدا و عمر سعد پرجفا

شمر ذی الجوشن اوس دن جو روز جمعہ تہا اور قول ضعیف سے ہفتہ بہی کہا عمر سعد نی دشت نبرد مین سپاہ روسیاہ کا یون انتظام قرار دیا کہ غول میمنہ مین عمرو بن حجاج کو اور انبوہ میسرہ شریر نابکار کو سردار کیا وعلی الخیل عروۃ بن قیس وعلی الرجالۃ شبث بن ربعی سوارون مین عروہ ابن قیس کو افسر بنایا اور پیادون کا شبث ابن ربعی کو بندوبست بنایا واعطی الرایۃ دریدا مولاہ وکانوا نیفا علی اثنین وعشرین الفا وفی روایۃ عن الصادق علیہ السلام ثلاثین الفا علم ضلالت شیم درید اپنی غلام کو سونپا اور اس طیاری لشکر سے قتال آل رسالتمین ٹڑہا ایک روایت مین بیس اور دو ہزار اشرار کا مجمع لکہا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام کی زبانی تیس ہزار کو ذکر کیا ہی اسقدر فوج کہ مانند سیل کوہسار میدان مین موج زن ہوئی فقط ایک سبط رسول اور زادہ بتول کی سہرن سی جدا کرنی کی لئی وارد رن تہی تمام صحرا و بیابان سوار اور پیادہ سی بہرا نظر آتا ہر شقی واسطی مارنی جوانان آل نبی کی تلوار اور نیزہ چمکاتا آواز دہل اور نقارہ سی اہل البیت دہل جاتا شور و غوغا سکی دم سینی مین نہ سماتا خیمون مین پانی کی نایابی سی چہوٹی بڑون پر پیاس کا غلبہ ہوا ہر طرف خندق مین آگ جو بہڑکی تو گرمی نی ہوش پراگندہ کیا وہ بچونکا افسوس گہبرانا دریافت کرکی شکوہ گو اور لکا در پر ہجوم لانا ثم دعی الحسین علیہ السلام براحلتہ فرکبہا ونادی باعلی صوتہ یا اہل العراق وجلہم یسمعون جب دو لشکر مین مقابلہ نور و نار کا ہوا اسلام و کفر کی سامان رزم و پیکار مین کیا ایک دوش سید ثقلین حضرت امام حسین علیہ السلام نی اپنی سوار کا ناقہ صبا رفتار منگایا اوسکی پشت پر جلوہ فرما کی شان حیدر کرار سی معرکہ کارزار مین ٹڑہا یا مثال آفتاب نصف النہار درمیان میدان کہڑی ہو کی آواز بلند سی پکارا انہت عضنفری شوکت و دبدبہ سکندری سی ساری اون بد دلونکو للکارا کہ ای امت بیدین ذرا ٹہرو گوش ہوش سی میرا کلام سنو تا اغوای شیطان سی بجو آتش قہر خدا مین نہ جلو ثم حمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی فلم یسمع متکلم قط

چودہوین مجلس لشکر آرائی روز عاشورا و ادای خطبۂ سید الشہدا

قَبلَہ وَلَا بَعدَہ اَبلَغَ فِی مَنطِقٍ مِنہُ بعد ازان اوس فرزندِ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوی نی جسنی
بلاغت مین حمد و ثنای الٰہی کا خطبہ پڑہا اور خیر الورٰی نبی ہدیٰ کی نام پر تحفۂ سلام اور درود بہیجا کہ ایسا
قبل مین کسی گوئندہ نی ہرگز انشا نہین کیا تہا اور نہ پہر کبہی ویسا لہجۂ حق آشنا سماعت مین آئیگا پہر فرمایا
اَمَّا بَعدُ فَانسِبُونِی وَانظُرُوا مَن اَنَا ثُمَّ ارجِعُوا اَنفُسَکُم وَعَاتِبُوھَا فَانظُرُوا
ہَل یَصلُحُ لَکُم قَتلِی وَانتِہَاکُ حُرمَتِی پہر فرمایا ای گروہِ پر دغا کیا مجہی بہلا دیا اب میری حال مین
بتوجہ دیکہو مین کون ہون اپنی گریبان مین منہ ڈالو ذرا نفسِ شقی کو ملامت کرو آیا جایز ہی کہ ظلم او
ستم سی مجہی مارو اور میری حرمِ محترم و ذریتِ پیغمبر کو لوٹو حقِ اہلبیت مصطفی و حرمتِ رسول کو منظور
رکہو اَلَستُ ابنَ بِنتِ نَبِیِّکُم وَابنَ وَصِیِّہِ وَابنَ عَمِّہِ وَاَوَّلَ المُومِنِینَ المُصَدِّقِینَ
لِرَسُولِ اللّٰہِ آیا مین تمہاری نبی رحمت کی دختر کا خلف اور وصی و ابنِ عمِ سیدِ البشر کا پسر نہین ہون (بلکہ جایز ہین تمہارا)
جو پہلی سب مومنین سی ایمان لایا حبیبِ خدا کو تصدیق کیا اوسکا دلبر نہین ہون اَوَلَیسَ حَمزَۃُ سَیِّدُ
الشُّہَدَاءِ عَمَّ اَبِی اَوَلَیسَ جَعفَرُ الطَّیَّارُ فِی الجَنَّۃِ بِجَنَاحَینِ عَمِّی آیا تم نہین جانتی کہ حمزہ سید الشہدا
میری والد کی چچا ہین کیا نہین پہچانتی کہ جعفرِ طیار بہشت مین پرواز کرنیوالی میری عم باوفا ہین اَوَلَیسَ
فَاطِمَۃُ الزَّہرَاءُ اُمِّی اَوَلَیسَ الحَسَنُ المُجتَبٰی اَخِی مگر فاطمہ زہرا سیدۃ النساء بنتِ محمد مصطفی مادرِ گرامی
نہین کیا حسنِ مجتبی سبطِ شاہِ انبیا میرا برادرِ سامی نہین اَوَلَم یَبلُغکُم مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ نے
فِیَّ وَفِی اَخِی ھٰذَانِ سَیِّدَا شَبَابِ اَہلِ الجَنَّۃِ مگر تمکو یہ شرف و کرامت کی خبر نہین پہنچی جو
حدیث پیغمبر نی میری اور برادرِ نامور کی حق مین کہی کہ یہ دونو سردارِ جوانانِ اہلِ جنت ہین اور میری
پیاری برگزیدۂ رب العزت ہین فَاِن صَدَّقتُمُونِی بِمَا اَقُولُ فَلِمَ لَم تَترُکُونِی وَلَا تَدَعُونِی (وہو الحق)
پس اگر تمنی میرا قول باور کیا ہی تو کیون وطن پہر جانیکا راستہ روکا ہی وَاِن کَذَّبتُمُونِی فَاِنَّ فِیکُم
مَن اِذَا سَاَلتُمُوہُ عَن ذٰلِکَ اَخبَرَکُم اگر ان باتون مین فرق جانتی ہو تو اوسی جو خبر دینی والا ہی

چودہوین مجلس متعلق سید الشہدا روز عاشورا

اِسألوا جابِرَ بن عبدِ اللهِ الانصاریّ وَاَبا سعیدِ الخُدریّ وسَہلَ بن سعدِ السّاعِدیّ وَزیدَ بن ارقم وانسَ ابن مالِکٍ یخبروکم انّہم سمعوا ہذہِ المقالَۃَ مِن رسولِ اللهِ لی ولاخی اما فی ہذہٖ حاجزٌ لکم عن سفکِ دمی

پوچھو صحابۂ نبوی سے جنہوں نے یہ کلام خاتم المرسلین سنا ہے اور یہ سب ہماری مرتبہ توقیر و عزت کو دیکھا ہے آیا ان فضایل اور بزرگی سے جو حاصل ہے مجھے مانع ہے کوئی بات ایسی نہیں جو مزاحم ہو تمکو بہانے سے

فقال لہ شمرٌ ہو یعبدُ اللهَ علی حرفٍ اِن کانَ یدری ما یقولُ شمر شریر بولا کہ امام حسین علیہ السلام عبادت اشک مین کرتے ہین اور ہم اونکا کلام نہین سمجھتے کیا کہتے ہین ثمّ قال لہم الحسینُ فاِن کنتم فی شکٍّ مِن ہذا اَفتشکّون انّی ابنُ بنتِ نبیّکم بعد اوسکے

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ایّہا النّاس اگر اس حرف مین شک ہے تو کیا اس مین شک رکھتے ہو کہ مین بنت رسول کا بیٹا ہون اور مجھے نہین پہچانتے ہو فواللهِ ما بینَ المشرقِ والمغربِ ابنُ بنتِ نبیٍّ غیری فیکم ولا فی غیرِکم واللہ کہ مشرق سے مغرب تک درمیان تمہارے سواے میرے کوئی فرزند دختر پیغمبر نہین ہے اور ساری جہان مین اگر تلاش کرو سبط مصطفیٰ نہ دوسرا کہین ہے ویحکم اتطلبونی بقتیلٍ منکم قتلتُہ او مالٍ لکم استہلکتُہ او بقصاصٍ من جراحۃٍ پہر آپ نے کہا وای تم اے گروہ بے اصحاب مگر سینے تمہارا کوئی عزیز مارا ہے جو اوسکا خون بہا لینے کو میرے قتل پر ہجوم کیا ہے خواہ کسیکا مال غصب کرکے تصرف مین لیا ہے یا کسیکا بدن میرے ہاتھ سے مجروح ہوا ہے جو اوس قصاص کو اپنے مجھسے چاہتے ہو ورنہ بے سبب آل نبی پر کیون دست جفا اوٹھاتے ہو فاخذوا لا یکلّمونہ پس وہ بیحیا و بیشرم خاموش ہو رہے جواب امام برحق مین کچھ نہ بولے فنادیٰ علیہ السلام یا شبثُ بن ربعیٍّ یا حجّارُ بن ابجرٍ یا قیسُ بن الاشعثِ یا یزیدُ بن الحارثِ الم تکتبوا الیّ ان قد اینعتِ الثّمارُ واخضرّتِ الجنابُ وانّما تقدم علی جندٍ لک مجنّدۃٍ اوس وقت حجت پروردگار نے سردار ان

عبد العظیم بن عبد الله الحسنی عن ابی

بالله فی العہد حاجۃ وروی

فقال اما البغضی حتی یقول الجاہل

عن امیر المومنین علیہ السلام انہ ذکر القائم

سعد بن طریف عن الاصبغ بن نباتۃ

لئلا یبطل حججک وبیناتک ورد بک

بحجۃ اما ظاہر مشہود او خائف مغمور

٤١٧

چودھویں مجلس احتجاج سید الشہدا نزول نصرت کا روز عاشورا

کوفہ کا نام لی کی پکارا یا شبث و یا حجار و یا قیس و یا یزید تم نے مجھے نہیں لکھا تھا کہ درخت میوہ دار آئے ہیں
اور سبزہ بیابان و صحرا لہرائے ہیں لشکر آپکے لیے مہیا ہوئے ہیں جلد آؤ کہ ہم تمہاری انتظار نصرت میں راہ
دیکھ رہے ہیں فقال لہ قیس بن الاشعث ماندری ما تقول ولکن انزل علی حکم
بنی عمک فانہم لن یریدوا بک الا ما تحب قیس بے حمیت بولا میں ان باتوں کو
نہیں جانتا تمکو مناسب ہے اپنے ابن عم امیر کوفہ و شام کی طاعت کرنا کہ اونسے جو چاہو گے وہ بجا لاوینگے
برائی اور مکروہ طبع کی ایذا نہ اوٹھاو گے فقال الحسین علیہ السلام لا واللہ لا اعطیکم
بیدی اعطاء الذلیل ولا اقر لکم اقرار العبید اوس خلیفہ الٰہی نے ارشاد کیا بخدا ہرگز
تمہارے ہاتھ میں اپنی جان کو نہیں سونپنا مردمان رذیل سے ذلت گوارا نہیں کرتا مثال غلاموں کی اقرار
بندگی نہیں لاتا ثم نادی یا عباد اللہ انی عذت بربی وربکم ان ترجمون واعوذ
بربی وربکم من کل متکبر لا یومن بیوم الحساب ثم انہ اناخ راحلتہ بعد ان
حافظ قرآن ناطق نے یہ آیت تلاوت کی اور عنان ناقہ سواری اپنی رفقائے حق کی طرف پھیرے
ثم ان الحسین علیہ السلام دعا بفرس رسول اللہ المرتجز فرکبہ وعبا اصحابہ
پھر اوسدم امام حسین علیہ السلام نے مرتجز نام گھوڑا نانا رسول خدا کا منگایا پشت پر سوار ہوئے آپ نے لشکر
سعادت اثر میں قدم رکھا وروی عن مولانا الصادق علیہ السلام انہ قال سمعت
ابی ان یقول لما التقی الحسین علیہ السلام و عمر بن سعد و قامت الحرب
حضرت مولانا صادق علیہ السلام سے یہ حکایت سنی ہے جب کربلا میں دونوں لشکر کا سامنا ہوا عمر سعد نے
امام حسین علیہ السلام سے لڑائی کا سامان کیا انزل النصر حتی رفرف علی راس الحسین
علیہ السلام ثم خیر من النصر علی اعدائہ وبین لقاء اللہ تعالیٰ رب العزت کی
طرف سے نصرت وظفر نازل ہوئی اور خلف شاہ نجف کی سر پر مانند باز طیران کرتی رہی عرش کی

۴۱۸

چودہوین مجلس روز عاشورا خدمت سید الشہدا مین حر کا انا شہادت پانا

یامولا ہرگاہ فتح وفیروزی اعدا پر چاہو تو ہو جای اگر تمکو اشتیاق لقای پروردگار غالب ہے تو اسباب شہادت آی فلما رای الحر بن یزید ان القوم قد صمموا علی قتال الحسین علیہ السلام اوسوقت حر ابن یزید نی جو دیکھا کہ اہل کوفہ قتل امام حسین علیہ السلام پر جرات کرتی ہین اور سید الشہدا نی ہرچند موعظہ کیا وہ اشقیا شرارت سے باز نہین ہوتی ہین قال لعمر بن سعد ای عمر اتقاتل الحسین علیہ السلام انت قال ای واللہ قتالا ایسرہ ان تسقط فیہ الرؤس و تطیح فیہ الایدی پس حر قریب عمر ابن سعد گیا پوچھا ای عمر آیا تو امام حسین علیہ السلام سی لڑیگا او شقی نی جوابدیا کہ ہان بہت بڑا قتال کرونگا جو میدان مین سر لوٹتی پھرینگے اور ہاتہ تن سی کٹ کٹ کے گرین قال افما لکم فیما عرضہ علیکم رضا حر نی کہا جو یہ سید مظلوم غریب ہمارا ہی اوسکا عذر تمہین قبول نہین ہوتا ہی قال اما لو کان الامر الی لفعلت ولکن امیرک قد ابی عمر سعد بولا اگر میری اختیار مین فیصلہ ہوتا تو ہر آینہ مین منظور کرتا لاکن تیری امیر کسی طور نہین مانا فاقبل الحر و معہ رجل من قومہ یقال لہ قرۃ بن قیس فقال لہ یا قرۃ ہل سقیت فرسک الیوم قال لا حر وہان سی مایوس ہوکی اپنی مقام پر آیا اوسکی ہمراہ ایک ہمقوم قرہ ابن قیس کھڑا تھا حر نی پوچھا آجکی دن تو نی اپنی گھوڑیکو پانی دیا ہی قرہ بولا کہ ابھی نہین پلایا ہی قال قرۃ فظننت واللہ انہ یرید ان یتنحی فلا یشہد القتال قرہ نی بیان کیا مجہی صاف گمان ہوا کہ چاہتا ہی جہان سی کنارہ کریں تا معرکہ قتال مین حاضر رہی ولو انہ اطلعنی علی الذی یرید لخرجت معہ الی الحسین اگر وہ مجہی خبر دیتا جو دلمین ارادہ کیا تہا ہر آینہ مین بہی امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین اوسکی ساتہہ جاتا فاخذ یدنوا من الحسین قلیلا قلیلا پس آہستہ آہستہ روبرو حسین کی بڑہنی لگا اور امام لشکر مین چلا فاخذہ مثل الافکل وہی الرعدۃ فقال لہ رجل ما ہذا الذی اری منک لاکن بالبدن حر کا لرزتا تہا کسیغی طعنہ دیا ای بہادر یہ کیا حال ہی تیرا فقال لہ الحر انی

چودھوین مجلس روز عاشورا حر کا روبروی سید الشہدا عذر خواہ آنا

وَاللّٰہِ اُخَیِّرُ نَفْسِی بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَوَاللّٰہِ مَا اَخْتَارُ عَلَی الْجَنَّۃِ شَیْئًا وَلَوْ قُطِّعْتُ

وَاُحْرِقْتُ بولا مین میانِ بہشت اور دوزخ کی اپنی جان کو حیران پاتا ہون واللہ کہ جنت پر کوئی چیز

اختیار نکرون اگر ٹکڑی ہو کی جلایا جاون ثُمَّ ضَرَبَ فَرَسَہٗ فَلَحِقَ بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

فَقَالَ لَہٗ جُعِلْتُ فِدَاکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَا صَاحِبُکَ الَّذِیْ حَبَسْتُکَ عَنِ

الرُّجُوْعِ وَجَعْجَعْتُ بِکَ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ پس گھوڑی کو اپنی تازیانہ مارا دوڑا کی قدمِ امام حسین

علیہ السلام کی نزدیک پہنچا بہت ادب سے تسلیم کو سر جھکایا زبانِ عذر و ندامت سے کہا ای فرزندِ نجدا

تیپر جان و دل میرا ہو فدا مین وہ بندہ شرمندہ آیا ہون جسنی تمہین گھیر کی پھرنی ندیا یہان لا کی

دشتِ بلا مین فی الا نرغہ اعدا مین گرفتار محنت کیا وَمَا ظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ یَرُدُّوْنَ عَلَیْکَ

مَا عَرَضْتَہٗ عَلَیْہِمْ وَلَا یَبْلُغُوْنَ مِنْکَ ھٰذِہِ الْمَنْزِلَۃَ میرے گمان مین ہرگز یہ تہا کہ اہلِ کوفہ

یون تمسی پھر جائینگی بر ملا وگرنہ اونکی پاس تک آپکو نہ لاتا اور کاہیکو ایسا صدمہ تلفِ جان و مال کا حضرت کو

ملتا وَاللّٰہِ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ الْقَوْمَ یَنْتَہُوْنَ بِکَ اِلٰی مَا اَرٰی مَا ارْتَکَبْتُ مِنْکَ الَّذِیْ

ارْتَکَبْتُ وَاِنِّیْ تَائِبٌ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِمَّا صَنَعْتُ فَتَرٰی لِیْ مِنْ ذٰلِکَ تَوْبَۃً واللہ اگر مین

جانتا کہ اس قوم سی آلِ پیغمبر کو یہ دکھہ ہوگا جو حالِ ابتلا دیکھتا ہون پیش آیا کبھی آپکو پھر جانی سی نہ روکتا

اوسکی خجالت سے جو ہو امجھی پشیمان کیا اب خدا کی درگاہ مین توبہ کار ہون آیا میرا گناہ بخشا جائیگا کہ بہت سا

ہون فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَعَمْ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْکَ فَانْزِلْ امام حسین علیہ السلام کی

دریای عفو و کرم نی جوش مارا حر کو راہِ عداوت سے پھرتی دوستی کا دم بھرتی دیکھا تو فرمایا نعم جب تو نی دشمنی

چھوڑی خدا قبول کریگا جو توبہ کی پس شاہِ غریب نواز نی ارشاد کیا ای مہمانِ تازہ وارد گھوڑی سی اوتر سایہ

لطف مین آلِ نبی کی تھوڑی پر آسایش کر قَالَ فَاَنَا لَکَ فَارِسًا خَیْرٌ مِّنِّیْ رَاجِلًا اُقَاتِلُہُمْ عَلٰی فَرَسِیْ

سَاعَۃً وَاِلَی النُّزُوْلِ مَا یَصِیْرُ اٰخِرُ اَمْرِیْ حر نی عرض کی مین سوار بہتر ہون پیدل سی کہ حمایت مین

چودھویں مجلس روز عاشورا سید الشہدا پر ہجوم اعدا و شہادت حربا وفا

تمہاری واسطی لڑونگا آخر کار نوبت آیکی جو شیث زین سی نیچی گر کی مرونگا وَنَادَی عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

یَا ذُرَیْدُ اُدْنِ رَایَتَکَ فَاَدْنَاهَا ثُمَّ وَضَعَ سَهْمًا فِی کَبِدِ قَوْسِهٖ ثُمَّ رَمٰی وَقَالَ

اِشْهَدُوْا اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ رَمَی النَّاسَ اوس وقت عمر سعد نے دُرَید اپنی غلام کو پکارا کہ ذرا علم حاکم

شام میری برابر کہڑا کرنا جب وہ شقی بیرق کفر نزدیک لایا عمر نحس چلہ کمان میں تیر جوڑ کی بولا تم سب

اخوان الشیاطین گواہ رہنا کہ امام حسین پر پہلی حربہ کیا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَرَمٰی اَصْحَابُهٗ

کُلُّهُمْ فَمَا بَقِیَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَّا اَصَابَهٗ مِنْ سِهَامِهِمْ محمد بن ابی

طالب سے منقول ہی کہ اوس خونخوار کی پیروی اور طاعت میں ہر ایک نی تیر مارا سپاہ امام حسین علیہ السلام

مانند باران بہار تیروں کا مینہ برسایا کوئی اصحاب اور اقربا سی حضرت کے باقی نرہا جو خدنگ جفای

خطا کاروں کی زخمی نہوا قِیْلَ فَلَمَّا رَمَوْهُمْ هٰذِهِ الرَّمْیَةَ قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ وَقُتِلَ فِیْ

هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُوْنَ رَجُلًا ہر گاہ اس کثرت سے جنود روسیاہ کی سہام اکبیارہ ٹوٹ پڑی اور ان

قلیل امام جلیل میں پچاس غازی شہید ہوکی زمین پر گری اس حملہ نی انصار امام ابرار کو اور بہی کم کردیا

خیمہ حرم محترم میں بہت طایر پکان کا آشیان بنا وَقَالَ اِنَّ الْحُرَّ اَتَی الْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کُنْتُ اَوَّلَ خَارِجٍ عَلَیْکَ فَاْذَنْ لِیْ لِاَکُوْنَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ

بَیْنَ یَدَیْکَ راوی کہتا ہی حُر نی پاس جاکی رکاب امام حسین علیہ السلام کو بوسہ دیا عرض کی ای

سبط خیر الوریٰ میں اول آپکی مقابلہ کو آیا تہا اب مجہی اجازت دو کہ اول جاکی مارا جاؤں اور سب

شہیدوں سی پہلی برچہی اور تلوار کی پہل کہاؤں فَقَالَ لَهُ الْحُسَیْنُ فَاصْنَعْ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ مَا

بَدَا لَکَ فَاسْتَقْدَمَ اَمَامَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مظلوم کربلا نی فرمایا جو ارادہ ہی لائق

اوسی بجالا تجہی رحمت کری خدا پس حر سامان کو بڑہا وَجَعَلَ یُنْشِدُ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ اَنَا الْحُرُّ

وَمَاْوَی الضَّیْفِ اَضْرِبُ فِیْ اَعْنَاقِکُمْ بِالسَّیْفِ نزدیک قوم بڑہا جاکی رجز پڑہا کہ میں

چودہوین مجلس روز عاشور اشہادتِ باوفا

حُر دلاورِ جری ہون ملجا و ماوٰی تمہارا ہونگا اپنی تلوار سے تمہاری گردن مارونگا عَن خَیرِ مَن حَلَّ

بِاَرضِ الخَیفِ اَضرِبُکُم وَلَا اَرٰی مِن حَیفٖ اوسکی حمایت مین جو زمین خیف پر وارد ہوا ہے

لڑونگا اور بیدریغ تم جفا کارونکو قتل کرونگا قَالَ الحُصَینُ بنُ نُمَیرٍ یَا یَزِیدُ ھٰذَا الحُرُّ الَّذِی

کُنتَ تَتَمَنَّاہُ قَالَ نَعَم فَخَرَجَ اِلَیہِ فَمَا لَبِثَ الحُرُّ اَن قَتَلَہٗ حصین ابن نمیر اپنی ہم وطن

یزید رکاب سے بولا وہ دیکھہ حُر کو میدان مین آیا جسکی نبرد کا تجھی ارمان تھا پہلے مین اوسکی سامنی جاتا ہوں

تماشا کرنا کیسا لڑتا ہون پس حر کی مقابلہ کو آیا ابھی سیدھا ہونی پایا کہ حر نی اوس شقی کو فی النار کیا

وَقَتَلَ اَربَعِینَ فَارِسًا وَرَاجِلًا فَلَم یَزَل یُقَاتِلُ حَتّٰی عُرقِبَ فَرَسُہٗ وَبَقِیَ رَاجِلًا

وَھُوَ یَقُولُ حر نی جوشِ تہور و شجاعت مین چالیس پیادہ و سوار کو مارا دلیرانہ پی درپی حملہ کرتا تھا

تاکہ ایک نامردی بیچھی اگی رہوار پی کیا حر پیادہ ہو کی مانند شیر اور پلنگ دادِ جنگ دیتا اور افتخارمین

اظہار نام ننگ سی دو سہرا رجز پڑہتا اِنِّی اَنَا الحُرُّ وَنَجلُ الحُرِّ اَشجَعُ مِن ذِی لُبَدٍ ھِزَبرٍ وَلَستُ

بِالجَبَانِ عِندَ الکَرِّ لٰکِنِّی الوَقَّافُ عِندَ الفَرِّ ثُمَّ لَم یَزَل یُقَاتِلُ حَتّٰی قُتِلَ رَحمَۃُ اللّٰہِ

عَلَیہِ وہ جرار پیوستہ اعدای دین سی حرب و ضرب مین مصروف تھا تاکہ وفورِ جراحاتِ نیزہ و تلوار سے

شہید ہوکی زمین پر گرا فَاحتَمَلَہٗ اَصحَابُ الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلَامُ حَتّٰی وَضَعُوہُ بَینَ یَدَیِ

الحُسَینِ وَبِہٖ رَمَقٌ اصحابِ امام حسین علیہ السلام نی دوڑ کی اوٹھایا لاشِ حُر کو لاکی سامنی حضرت کے

خاکِ مقتل پر لٹایا ابھی اوس دلاور کی بدن مین رمقِ جان باقی تھی آنکھین کھولکی نگاہِ یاس اور حسرت مین

عرض کی ای مولا آیا میری جانبازی سی راضی ہو تم پر تحیت و درود نازل خدا کی ہو فَجَعَلَ الحُسَینُ عَلَیہِ

السَّلَامُ یَمسَحُ وَجہَہٗ وَیَقُولُ اَنتَ الحُرُّ کَمَا سَمَّتکَ اُمُّکَ وَاَنتَ الحُرُّ فِی الدُّنیَا

وَاَنتَ الحُرُّ فِی الاٰخِرَۃِ امامِ عرش مقام کہوڑ سی زمین پر اوتری دستِ مبارک سی خاک و خون چہرہ

حر کا پونچہہ کی بولی جیسا تیری مادر نی نام رکہا تو حر یعنی آزاد ہی ویسا ہی دنیا و آخرت مین برات ہمرہ ہے

مجلس نہمہ مین فضائل انصار با وفا جدال یاوران سید الشہدا

شادہی و رثاہ من اصحاب الحسین علیہ السلام و قیل بل رثاہ علی بن الحسین علیہما السلام ماتم حزین فرط اندوہ اور قلق سی اصحاب امام حسین علیہ السلام فی مرثیہ رہا اور دوسری روایت مین ہی کہ سید سجاد نی چند شعر نوحہ ورقت کو انشا کیا + نظم المولفہ خرکی غسی کیا اصحاب نے ماتم برپا + دشت مین نالہ و فریاد کا پہیلا چرچا + نوحہ گر جن و ملک اگی عزا مین بیٹھی ہر طرف حسرت و اندوہ سی تھا حشر بپا + مومنو غور کرو رتبہ انصار حسین + احمد و حیدر و زہرا کی ہما صل علی آل یاسین پہ جو دل سی فدا ہوتا ہی + اونکی قرآن مین کرتا ہی خدا مدح و ثنا + قدم شاہ پہ جسنی اوتارا ناظر + بند اندوہ سے دارین مین آزاد ہوا

مجلس دہم بیان ہوئی کثیر العبادت کے عبادت سے متقویاد ان سید الشہدا کی فضیلت و شہادت سے

رباعی یارب خلاق مہر و ماہی تو ہی + بخشندہ تاج و تخت شاہی تو ہی + بی منت و بی سوال و بی استحقاق + دیتا ہی جو سبکو یا الہی تو ہی + رباعی تیلی کی طرح نظر سی مستور ہی تو + آنکہین جسی ڈہونڈہتی ہین وہ نور ہی تو + قربت شہ رگ سی اور او سپر یہ بعد + اللہ اللہ کسقدر دور ہی تو + رباعی گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہی + بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہی + ہر رنگ مین جلوہ ہی تری قدرت کا + جس پہول کو سونگہتا ہون بو تیری ہی + رباعی ممکن نہین عبد سی عبادت تیری + جود و کرم و سخا ہی عادت تیری + صحرا صحرا ہین کرچہ عصیان میری + دریا دریا مگر ہی رحمت تیری + تمہید بکا فضایل انصار سید الشہدا و مراتب احبا و اولیای خدا و باعث جوش دلہا سبحان اللہ معاونان و اقربای مظلوم کربلا کی قامت پر جامۂ مہر و وفا رسا تہا کہ یاران خاتم انبیا و تابعان شاہ اولیا نی ایسا حق خدمت ہرگز ادا نہین کیا + وہ غنیمت اموال کی امید حصول پر جہاد کو جاتے تہا + مین حکومت بلاد کی قدم نصرت اور امداد بڑہاتی + ہمیشہ نام خدا سی ہمراہ رسول واسطی جاہ کی

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مثلہ و فی روایۃ عبد الرحمن بن ابی نجران عن فضالۃ بن ایوب عن سدیر الصیرفی قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان فی القائم سنۃ من یوسف قلت کانک تذکر حیرتہ او غیبتہ فقال لی و ما تنکر من ذلک ہذہ الامۃ اشباہ الخنازیر ان اخوۃ یوسف کانوا اسباطا اولاد انبیاء تاجروا یوسف و بایعوہ و خاطبوہ و ہم اخوتہ و ہو اخوہم فلم یعرفوہ حتی قال لہم انا یوسف فما تنکر ہذہ الامۃ ان یکون اللہ تعالی فی وقت من الاوقات یرید ان یستر حجتہ لقد کان یوسف علیہ السلام ملک مصر و کان بینہ و بین والدہ مسیرۃ ثمانیۃ عشر یوما فلو اراد اللہ عز و جل ان یعرفہ مکانہ لقدر علی ذلک و اللہ لقد سار یعقوب و ولدہ عند البشارۃ تسعۃ ایام من بدوہم الی مصر فما تنکر ہذہ الامۃ ان یکون یفعل

اللہ تعالی بحجتہ ما فعل بیوسف ان یکون یسیر فی اسواقہم و یطأ بسطہم و ہم لا یعرفونہ حتی یأذن اللہ تعالی لہ ان یعرفہم نفسہ کما اذن لیوسف حتی قال ہل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیہ اذ انتم جاہلون قالوا انک لانت یوسف قال انا یوسف و ہذا اخی و روی احمد بن محمد بن سعید عن عثمان بن عیسی الکلابی عن خالد بن نجیح عن زرارۃ بن اعین قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان للقائم غیبۃ قبل ان یقوم قلت و لم قال یخاف و اومی بیدہ الی بطنہ ثم قال یا زرارۃ و ہو المنتظر و ہو الذی یشک فیہ الناس فی ولادتہ منہم من یقول ہو حمل و منہم من یقول ہو غائب و منہم من یقول ما ولد و منہم من یقول قد ولد قبل وفاۃ ابیہ بسنین و ہو المنتظر غیر ان اللہ تعالی یحب ان یمتحن الشیعۃ فعند ذلک یرتاب المبطلون قال زرارۃ فقلت جعلت فداک

لڑتی غلام و کنیز بناتی جوزن و فرزندِ خوش جمال سنگار کی کرتی روزِ جنگ پانی موجود کہانی پینی
کہاتی جب کبہی غزا و سریّہ مین مرتی درجہ شہادت پاتی پیغمبر جنازون پر نماز پڑہکی عزت دفناتی
عیال و اطفال کو اونکی پرسا دیتی نان و نفقہ پہنچاتی سارِ صحابہ مدح و ثناکی ادعیہ مغفرت اور قرآن
سناتی رسم فاتحہ سوم و چہلم کو عزا و سوگ مین بجالاتی شعر بیانِ ماہ من تا ماہِ گردون تفاوت
از زمین تا آسمان ست. لاکن سلطانِ بی سپاہ کی پیرؤون پر مین نثارِ ہمراہیانِ مولا کی ہمت پر
جن و انس کو اقرار کہ ہر ایک غازی نی معرکہ عاشورا مین جان و جہان سی ہاتہہ اوٹہایا دنیا و ما فیہا
چہوڑی داعیہ حمایت پر امام کی قدم بڑہایا دفعِ اذیت مین حرمِ نبی کی ہر دم جینی سی بیزار تہی در سبب
رفاقت مین آقا کی مرنی پر طیار تہی بہوک پیاس مین زخم کہانی سی اونکی منہہ نہ پہرتی خاک و خون مین
لوٹنی کو ایک دوسری پر سبقت کرتی بکتاب اکسیر العبادت مین ملّا دربندی فرماتی ہین تائید قول پر
اسنادِ حدیث و روایات لاتی ہین فی وبالجملۃ اِنَّ حَوَارِیَّ سَیِّدِ الشُّہَدَاءِ وَاَنْصَارَہٗ
اَعَاظِمُ اَوْلِیَاءِ اللہِ الَّذِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ فِیْ شَاْنِہِمْ مدعا یہ ہی کہ حوارِی اور انصار سید الشہدا
بڑی اولیای خدا ہین کہ اونکی شان مین رسولِ خدا یہ فرماتے ہین اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہِ سَکَتُوْا فَکَانَ
سُکُوْتُہُمْ ذِکْرًا وَنَظَرُوْا فَکَانَ نَظَرُہُمْ عِبْرَۃً تحقیق کہ اولیاء اللہ ہرگاہ ساکت رہتی ہین
تو اونکی خموشی مین ثواب ذکر ملتا ہی اور جب امورِ ما وجب مین نظر کرتی ہین ہر مشاہدہ سی حال
عبرت کہلتا ہی وَنَطَقُوْا فَکَانَ نُطْقُہُمْ حِکْمَۃً وَمَشَوْا فَکَانَ مَشْیُہُمْ بَیْنَ النَّاسِ بَرَکَۃً
جو وہ بولتی ہین ہر کلام سی اونکی حکمت نکلتی ہی اگر راہ چلتی ہین رفتار سی درمیان خلایق برکت برستی ہی
لَوْلَا الْاٰجَالُ الَّتِیْ قَدْ کُتِبَ عَلَیْہِمْ لَمْ یَقِرَّ اَرْوَاحُہُمْ فِیْ اَجْسَادِہِمْ خَوْفًا مِنَ الْعَذَابِ
وَشَوْقًا اِلَی الثَّوَابِ الحدیث اگر نہو تین وہ اجلین جو بتقدیرِ فطرت سے اونپر مقدر کی گئین ہر آیینہ
ارواحین اونکی اجساد مین خوفِ عذاب اور شوقِ ثواب سے قرار نہ لیتین ایضًا اِنَّ الصَّدُوْقَ

پندرہوین مجلس فضائل خاصان خدام تب شہدا

قَدْ رُوِیَ مَرْفُوْعًا اِلَی النَّبِیِّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا غَمِّیْ وَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ تَفَکُّرِیْ وَاِلٰی
اَشْتَاقُ قَالَ اَصْحَابُہٗ لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عَلِمْنَا بِھٰذِہٖ اَخْبِرْنَا بِغَمِّکَ وَتَفَکُّرِکَ
وَتَشَوُّقِکَ شیخ صدوق نی مرفوع روایت کی ہی اس قول کی رسول علیہ السلام سی نسبت دی ہی
فرمایا حاضرین کو تم جانتی ہو مجھی کیا غم اور فکر و شوق کسکا ہی عرض کی ہمین نہین معلوم ارشاد کرو
جو غم و فکر و شوق آپکا ہی ثُمَّ تَنَفَّسَ فَقَالَ ھَاہْ شَوْقًا اِلٰی اِخْوَانِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْنَا اِخْوَانَکَ پھر حضرت آہ سرد بھر کی بولی بس تمنا ہی اپنی اخوا انکی جو ہونیوالی
ہین بعد میری ابوذر نی کہا ای خیر الوری مگر ہم نہین ہین انکی برادران ایمان سی جو وہ لوگ پیاری ہین
انکو ساری جہان سی فَقَالَ لَا وَاَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانِیْ یَجِیْئُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ
شَاْنُھُمْ شَاْنُ الْاَنْبِیَاءِ قَوْمٌ یَفِرُّوْنَ مِنَ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّھَاتِ وَمِنَ الْاِخْوَۃِ وَالْاَ
خَوَاتِ وَمِنَ الْقَرَابَاتِ کُلُّھُمْ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ جواب دیا تم بھائی نہین اصحاب ہو اخوان
مجھی سی ہی آئینگی اپنی شان مانند انبیا دکھائینگی ایسی اشخاص وہ ہین جو ماں باپ اور بھائی بہن قرابتی
رضای خدا مین کنارہ کیا حب الٰہی مین اپنی بیگانہ سبکی الفت کو چھوڑ دیا یَتْرُکُوْنَ الْمَالَ لِلّٰہِ وَ
یُذِلُّوْنَ اَنْفُسَھُمْ بِالتَّوَاضُعِ لِلّٰہِ لَا یَرْغَبُوْنَ فِی الشَّھَوَاتِ وَفُضُوْلِ الدُّنْیَا واسطی
پروردگار کی مال و دولت سی ہاتھ اوٹھائینگی جان و نفوس کو ذلت سے تواضع مین جھکائینگی خواہش و
رغبت فضول دنیا سی کرینگی قناعت و زہد کا بار دلپر رہینگی یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ
کَاَنَّھُمْ غُرَبَاءُ تَرَاھُمْ مَحْزُوْنِیْنَ لِخَوْفِ النَّارِ وَحُبِّ الْجَنَّۃِ کسی گھر مین جمع ہونگی صورت غربا
واہم آئینگی دیکھنا خوف نار دوزخ اور حب جنت کا غم کہائینگی فَمَنْ یَعْلَمُ قَدْرَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
لَیْسَ بَیْنَھُمْ قَرَابَۃٌ وَلَا مَالٌ یُعْطُوْنَ بِھَا بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ مِنَ الْاِبْنِ عَلَی الْوَالِدِ
وَالْوَالِدِ عَلَی الْوَلَدِ کون جانی اونکی قدر و منزلت جو نزدیک رب العزت ہے آپسمین شفقت قرابت نہین

عبادۃ المقدار وذلک الغفور فی الطول الحول
عمر العبد الصالح من غیر سبب اوجب
ذلک الا العلۃ الا استدلال علی عمر
الغائب ولنقطع بذلک حجۃ المعاندین
لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الموت
ثم انہ روی عن الصادق علیہ السلام فی مثل ذلک
المفضل وما جاء فیہ عن ابی الحسن موسی بن
جعفر علیہ السلام فی مثلہ ما رواہ سعد بن
عبد اللہ عن الحسن بن عیسی بن محمد بن علی بن جعفر
عن ابیہ عن جدہ عن علی بن جعفر عن اخیہ
موسی بن جعفر علیہ السلام قال اذا فقد الخامس
من ولد السابع فاللہ اللہ فی ادیانکم لا یزیلکم احد
عنہا یا بنی انہ لا بد لصاحب ہذا الامر من
غیبۃ حتی یرجع عن ہذا الامر من کان یقول بہ
انما ہی محنۃ من اللہ عز وجل امتحن بہا خلقہ
ولو علم آباؤکم واجدادکم دینا اصح من ہذا
لاتبعوہ فقلت یا سیدی من الخامس من ولد
السابع فقال یا بنی عقولکم تصغر عن ہذا
واحلامکم تضیق عن حملہ ولکن ان تعیشوا فسوف

تدرکونہ ومما روی عن علی بن ابراہیم بن ہاشم
عن ابیہ عن صالح بن السندی عن یونس بن
عبد الرحمن قال دخلت علی موسی بن جعفر
علیہ السلام فقلت لہ یا ابن رسول اللہ انت
القائم بالحق فقال انا القائم بالحق ولکن القائم
الذی یطہر الارض من اعداء اللہ ویملأہا
عدلا کما ملئت جورا ہو الخامس من ولدی
لہ غیبۃ یطول امدہا خوفا علی نفسہ یرتد
فیہا قوم ویثبت فیہا آخرون وقال علیہ السلام
طوبی لشیعتنا المتمسکین بحبلنا فی غیبۃ
قائمنا الثابتین علی موالاتنا والبراءۃ من
اعدائنا اولئک منا ونحن منہم قد رضوا بنا
ائمۃ ورضینا بہم شیعۃ فطوبی لہم
ہم واللہ معنا فی درجتنا یوم القیامۃ
وما روی عن الرضا فی ذلک ما رواہ
محمد بن الحسن الصفار عن یعقوب
بن یزید عن ایوب بن نوح قال

پندرہویں مجلس فضائلِ خاصانِ خدا مناقب شہدا

غالق سی وصلت ہی کچھ مقدور نہوگا ایک دوسریکو دین باہم شفقت اور مہربانی ایسی کہ پدر و فرزندکی
چاہت پر غالق ہین هاه شوقاً اليهم و يفرغون انفسهم من كد الدنيا و نعيمها
بنجاة انفسهم من عذاب الابد ودخول الجنة لمرضات الله واہ کیا محجو و شتیاق ہے
اونکا خدا بہ ملاقات سے زیادہ بڑہا اونکی دلونکو تلاش نعمت اور پیدایش لذت دنیا سی فراغت ہے رضای
مولا کا دہیان فکر نجات جہنم اور تمنای بہشت کرہتے ہے و اعلم یا ابا ذر ان للواحد منهم
اجر سبعون بدريا واحد منهم اكرم على الله من كل شيء خلق الله على وجه
الارض ای اباذر جان تو کہ اونمین ہر ایک شخص کا مرتبہ اجر جہاد مین ستر غازیانِ بدر کی برابر ہے
اور ہر واحد کا درجہ عزت پیش پروردگار ساری خلقتِ دنیا سی عزیز تر ہی قلوبهم و عملهم لله
اونکی دل نورِ معرفتِ اللہ سی روشن ہین اور عمل واسطی بی نیاز کی حسن ہین لو مرض احدهم
فضل عبادت الف سنة صيام نهارها و قيام ليلها لو ان احدا منهم اذا
مات فكانما مات من في الدنيا من فضله على الله اگر ایک روز ان مین سی کوئی
بیمار ہو تو شرف عبادتِ ہزار سال کا پائے جو دن کو روزہ رکہی شبکو بیدار ہین قیام نماز بجالائے
ہرگاہ ایک شخص اوس گروہ کا قضا سی فوت ہو جائے تو قرب و منزلتِ الٰہی کی سبب کو یا سب
خلق دنیا نی صدمۂ موت اوٹہائی لو ان احدهم يؤذيه قملة في ثيابه فله عند الله اجر
اربعين عمرة و اربعين حجة و اربعين غزوة و عتق اربعين نسمة من ولد
اسماعيل اگر کسی ایک آدمی کو اونمین سی کپڑونکی جون ستائے تو خدا سی چالیس عمرہ و حجہ و غزوہ
ازادی اولادِ اسماعیل کا اجر پائی و يدخل واحد منهم اثنا عشر الفا في شفاعته
اونکا مرتبہ قرب ذو الجلال مین ایسا ہوگا کہ ہر واحد کی شفاعت سے بارہ ہزار گناہگار آمرزیدہ و رستگار
خلد کو جائینگی لو ان احدا منهم اشتهى شهوة من شهوة الدنيا فيصبر و لا يطلبها

پندرہوین مجلس فضائل خاصان خدا شہدا

كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ بِذِكْرِ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَمُّ وَيَتَنَفَّسُ كَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ نَفَسٍ اَلْفَيْ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ اگرکسی کو اوس جماعت سے خواہش ہو کہی اسباب دنیا کی لاکن نہ ملنی پر صبر کری اور طلب چہوڑ دی ایسی ہی بندہ شایستہ کی لیے اجر و ثواب ہے کہ اہل و عیال خواہشمند ہون اور جو میسر نہ آی تو غم کہای اور آہ سرد بہری پس لکہا جای نامہ عمل مین واسطی اوسکی عوض ہر سانس اور ایک ایک دم کی دو ہزار ہزار حسنہ اور محو ہو ہزار ہزار سیئہ اور بلند کرین ہزار ہزار درجہ رضا و تقرب حق تعالی کو لَوْ اَنَّ اَحَدًا مِنْهُمْ يَصْبِرُ مَعَ اَصْحَابٍ لَا يَقْطَعُهُمْ وَيَصْبِرُ فِي مِثْلِ جُوْعِهِمْ وَفِي مِثْلِ غَمِّهِمْ كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَاَجْرِ سَبْعِيْنَ مِمَّنْ غَزَا مَعِيَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ ایک اون مین سی جو اپنی یارونکی صحبت نچہوڑی محنت پر صبر کری مثل رفقا بہوک اور پیاس کا درد سہی غم کہاتا اور الم اوٹہاتا رہی اوسکا اجر مانند ستر غازی کی ہی جو میری نصرت کو تبوک مین کفار سی لڑی شہادت پاکی مزار سعادت و رحمت مین گڑی اِلٰی اَنْ قَالَ ثُمَّ قَالَ الْمُقَصِّرُ مِنْهُمْ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَلْفِ مُجْتَهِدٍ مِنْ غَيْرِهِمْ تا کہ راوی نی ذکر کیا کہ نبی الوریٰ نی کہا مقصر اونمین سی افضل ہی پیش خدا ہزار مجتہد سی اونکی سوا يَا اَبَا ذَرٍّ ضِحْكُهُمْ عِبَادَةٌ وَفَرَحُهُمْ تَسْبِيْحٌ وَنَوْمُهُمْ صَدَقَةٌ وَاَنْفَاسُهُمْ جِهَادٌ وَيَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ای اباذر ہنسی اور خوشی طبعی اونکی عبادت ہے سرور خاطر نا شاد تسبیح اور طاعت ہے سونا اور غنودگی یاد معبود مین برابر صدقات ہے اور سانس لینا گہری اوٹہی جہاد کی مثل حسنات ہے دن رات مین تین مرتبہ نظر لطف سی اونکو رب رحیم دیکہتا ہی اوقات مغفرت مین نزول رحمت سے دامن بہر دیتا ہی يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اِلَيْهِمْ لَمُشْتَاقٌ ثُمَّ غَمَّضَ عَيْنَيْهِ وَبَكٰى شَوْقًا فرمایا ای اباذر مین اونکا بہت مشتاق ہون آزردہ جان درد فراق ہون پس آنکہون مین تب اور حسرت کی جوش محبت اور ذوق کی غلبہ سی آنسو بہای ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى مَنْ خَالَفَ

علیہم ولا تخذلہم واوعفنی بہم یوم القیامۃ الا ان اولیاء اللہ لا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون پھر حضرت نے کہا بارالہا اونکا حافظ رہنا روز ہجوم محنت اعدا پر نصرت
حمایت کرنا جفا کاروں کی ہاتھہ سی پامال نہونی دینا بلا اور بیکسی میں تواپنی کرم سی خبر لینا قیامت میں
سبکو مجھسی ملانا میری چشم نور دیدار سی روشن فرمانا پس یہ آیت تلاوت کی مرتبہ شہدا سی بشارت دی
ایضا وردی فی حدیث ابی ذر عن رسول اللہ فی وصف المومن حیث قال صلی
اللہ علیہ والہ لو ان احدا منہم وضع جبینہ علی الارض ثم یقول آہ فتباکی
ملائکۃ السماء السبع لرحمتہم علیہ دوسری حدیث میں ابوذر نی روایت کی ہی کہ رسولخدا نی
مومنین کی صفت کہی ہی اگر ایک محب الہی اپنی پیشانی تضرع وزاری میں زمین پر جھکائے بلا اور سیم
مخالفین سی آہ کا نعرہ زبان پر لائی ہفت آسمان کی ملائکہ رونی سی چلاتی ہین رحم اور شفقت میں غم زدہ
ہوجاتی ہین فقال اللہ یا ملائکتی لم تبکون فیقولون یا الہنا وسیدنا فکیف
لا نبکی وولیک علی الارض ویقول فی وجعہ آہ اوسوقت اللہ تعالی خطاب کرے گا
ای ملائکہ میری کیون روتی ہو کہینگی یارب اور مالک ہماری کسطرح آنسو نہ بہائین کہ دوست ترا خاک پر
جبہ کہی اپنی دردسی آہ کرتا ہی سماعت سے نالۂ سوزش کی ہمین چین نہین رہتا ہی فیقول اللہ یا ملائکتی
اشہدوا انتم انی راض عن عبدی بالذی یصبر بالشدۃ ولا یطلب الراحۃ
پس فرماتا ہی تبارک وتعالی ای ملایکہ میری تم گواہ رہنا کہ مین اپنی بندی کی اس فعل سی بہت راضی ہوا
جو وہ شدت محنت مین صبر کرتا ہی راحت کو نہین مانگتا فیقول الملائکۃ یا الہنا وسیدنا لا یضرہ
الشدۃ بعبدک وولیک بعد ان تقول ہذا القول ملایکہ عرض کرینگی ای خدا ہمارے
اے صاحب تونی حق عبد مین ایسا ارشاد کیا تو پھر درد و بلا وزحمت اس بندی کو نقصان وضرر کچھ
نہی ہرگز نہ دیگا۔ فیقول یا ملائکتی ان ولیی عندی کمثل نبی من انبیائی

پندرہوین مجلس فضائل شہدای کربلا جسکو اکسیر العبادت سے لکھا

ولو دعانی واستشفع فی خلقی شفعت فی اکثر من سبعین الفا حضرت باری تعالی
جواب دیگا ای فرشتگان ملا اعلی یہ بستی کہ یہ دوست میرا رتبہ مین ہی شال انبیا اگر دعا مانگی شفاعتین
خلقت کی قبول کرون اور ستر ہزار سی زیادہ اوسی بخشدون اشار الیہ رسول اللہ علیہ
وآلہ السلم بقولہ ان للہ شرابا لاولیائہ اذا شربوا سکروا واذا سکروا
طربوا واذا طربوا طلبوا واذا طلبوا وجدوا الحدیث اور ہی سرورکائنات نے صفات مومنین پر
اشارہ کیا ہی حدیث مین اپنی صحابہ کو فرمایا ہی ایزد غفور کی شراب طہور واسطی اولیای مذکور کی
جب پیین مخمور ہون نشہ مین اونکی طرب اور ذوق سی چور ہون ہرگاہ نشاط بیخودی کا وفور ہو اللہ کو
طلب کرین تا جلوہ ظہور ہو جو ڈھونڈہین وہین پاین دولت وصال مین سب کہ رہ جاین
ایضا فاعلم انک قد عرفت ان شہداء کربلاء وحواری سید الشہداء لم
یسبقہم سابق ولا یلحق بہم لاحق من السعادۃ العظمی ومکارم الاخلاق
الحسنی ارباب صدق وصفا جانین اصحاب مہر و فا جانین کہ شہدای کربلا حواری سید الشہدا نے
سعادت عظمی اور مکارم حسنی مین درجہ پایا کہ امت سابق اور ملت لاحق مین کوئی برگزیدہ اونکی رتبہ کو نہین
پہنچا وقد عرفت انہم بلغوا درجۃ العصمۃ لیلۃ عاشورا وانہم کانوا من
اعاظم اہل المشاہدۃ والمکاشفۃ تحقیق کہ جانا ہی وہ جو لوگ شب عاشورا مقام
عصمت پر فائز ہوی اور اعلی صفیہ نظر مین اہل مکاشفہ سی گذری اسرار الہی کو آشکارا دیکھا
حجاب مکنون کا راز اونپر کہلا وقد عرفت سر قول رسول اللہ فی شانہم انہم
لا یجدون الم مس الحدید رسولخدا کی ارشاد سی یہ نکتہ سمجھا ہی کہ اونکی شان مین کیا بادہ
الفت نے ایسا سرمست کیا ہی جو زخم تیغ وخنجر فولادی دکھہ اور الم نہین پاتی نقد جان اور مایہ زندگانی
پر ذخیرہ شرف وکرامت مول لیا ہی وہکذا سرائر الامام النسوۃ الطاہرات البنات

عز وجل فقال یا ابا القاسم قلت
انی اقول ان اللہ تبارک وتعالی واحد
لیس کمثلہ شی خارج من الحدین حد
الابطال وحد التشبیہ وانہ لیس بجسم ولا
صورۃ ولا عرض ولا جوہر بل ہو مجسم
الاجسام ومصور الصور وخالق
الاعراض والجواہر ورب کل شی ومالکہ و
جاعلہ ومحدثہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
خاتم النبیین فلا نبی بعدہ الی یوم القیامۃ
وان شریعتہ خاتمۃ الشرائع فلا شریعۃ
بعدہا الی یوم القیامۃ واقول ان الامام
والخلیفۃ وولی الامر بعدہ امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی
بن الحسین ثم محمد بن علی ثم جعفر بن محمد
ثم موسی بن جعفر ثم علی بن موسی ثم محمد بن علی
ثم علی بن محمد ثم انت یا مولای فقال
علیہ السلام ومن بعدی الحسن ابنی فکیف الناس بالخلف
من بعدہ قال فقلت وکیف ذالک یا مولای
قال لانہ لا یری شخصہ ولا یحل ذکرہ
باسمہ حتی یخرج فیملأ الارض قسطا
وعدلا کما ملئت ظلما وجورا قال فقلت
اقررت واقول ان ولیہم ولی اللہ وعدوہم
عدو اللہ وطاعتہم طاعۃ اللہ ومعصیتہم
معصیۃ اللہ واقول ان المعراج حق و
المسائلۃ فی القبر حق وان الجنۃ حق و
النار حق والصراط حق والمیزان حق و
ان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ
یبعث من فی القبور واقول ان الفرائض
الواجبۃ بعد الولایۃ الصلوۃ والزکوۃ
والصوم والحج والجہاد والامر بالمعروف
والنہی عن المنکر فقال علی بن محمد
علیہ السلام یا ابا القاسم ہذا واللہ
دین اللہ الذی ارتضاہ لعبادہ
فاثبت علیہ ثبتک اللہ بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی
الآخرۃ و روی عن ابن ابراہیم عن

پندرہوین مجلس فضائل شہدای کربلا جنکو اکسیر العبادت سے لکھا

الہاشمیاتِ بحرورٍ جہن من الخیامِ وقد خرجن مشعثاتٍ اٰباہم فاتلابٍ یا
حملۃَ التنزیلِ ویا اہلَ الغیرۃِ والحمیۃِ حاموا عن حریرِ رسولِ اللّٰہ وحرمِ
امامِکم اور ایساہی بعدہی قول ہین امام کی جو روزِ عاشور اعوراتِ طاہرات اور بناتِ ہاشمیا کو
اسرپا انصار و اصحاب کے روبرو خیمونسی باہر نکل آئی کا بسفِ مجاہدین ہین کہ سبھو کی غل مچانی کا وہ بھو
بیٹیان فاطمہ زہرا کی بڑہاوادیتی آئین ای حاملانِ تنزیل وغیرت وحمیت والو حملہ کرو یہ کہتی چلاتین
اہلبیتِ رسولخدا کی طرف داریین اگی چلو حمایتِ امام وعترتِ آقا کی واسطی اعداسی لڑو ایضاً
وقد کان الائمۃُ المعصومون یبکون علیہم ویأمرون الشعراءَ بانشادِ
القصائدِ فی ثنائہم لیقرءوہا فی مجالسِ ذکرِ مصائبِ الِ الرسولِ کیا درجہ عظیم تھے
اونکا جو آئمہ اظہار حالِ زار پر سبکی روتی تہی شعراکو انسلی مرثیہ اور قصاید شان ہین اونکی موکد ہوی
تاکہ مجالس عزامین اولادِ نبی کی پڑہین جان نثارانِ سید الشہدا کی صفات او ثناخلق مین پڑہین
ہٰذہِ الطریقۃُ باقیۃٌ الی الاٰنِ عندَ معشرِ العربِ من اہلِ البلادِ والقریٰ
والبدویین فانّ رثاتَہم وشعراءَہم یقرءون فی مجالسِ ذکرِ المصائبِ القصائدَ
المتضمنۃَ لاوصافِ الشہداءِ وثنائہم وصبرِہم عندَ الشدائدِ یہ طریقہ
ابتک درمیان اہلِ بلاد وقریہ واعرابِ بدو جاری رہا ہی کہ مرثیہ خوان شعرا نی بزمِ مصیبت مین
اونکی قصاید کو اوصافِ شہداسی پڑہاہی جو شدتِ بلامین صبر کیا اونکا چرچا اسمین پہیلاتی ہین
ذکرِ مناقب اور مدحتِ مجاہدین کو روتی پیٹتی سناتی ہین وبذلہم مہجہم دونَ الامامِ
وعدّہم القتلَ بینَ یدیہِ احلیٰ من العسلِ والذُّ من اعتناقِ الحورِ العینِ الیٰ غیرِ
ذٰلکَ روبروی امام جو یاری اور نصرت مین زندگی سی ہاتھہ اوٹھایا اور وہ مزہ شہد سی میٹھا
معانقہ حور العین پر فوق پایا مرنی مین وہ دادِ شجاعت دی کہ قیامت تک نام زندہ رہا

فقال نعم الایام نحن ما قامت به السموات و
الارض فالسبت اسم رسول الله صلى الله
عليه وآله والاحد امير المؤمنين والاثنين
الحسن والحسين والثلثا علي بن الحسين
ومحمد بن علي وجعفر بن محمد و
الاربعا موسى بن جعفر وعلي بن موسى
ومحمد بن علي وانا والخميس ابني
الحسن والجمعة ابن ابني الذي اليه
تجتمع عصابة الحق وهو الذي

پندرھویں مجلس فضائل شہدای کربلا جنکو اکسیر العبادت سے لکھا

دین کی سپر جانیں اپنی سینہ پر لی جو تیغ نصرت سے بر افروز و نیام کا بند ہا مروی فی کتاب المقتل للمحدث الحاذق ابن عصفور البحرانی قد قتل من الاعداء والکفار خمسة وعشرین الفا فھولاء غیر المجروحین بید العباس کتاب مقتل مین ابن عصفور بحرانی جو بڑی محدث ہیں لکھا ہی کہ اعدا سی پچیس ہزار کفار کو سوای مجروحین کی عباس غازی نی مارا ہی وقد قتل سائر المستشھدین بین یدی الامام من العترة الھاشمیة خمسة وعشرین الفا سایر شہدا و عترت رسولخدا نی ہاشم سی جو امام کی طرفدار جاکی لڑی اونکی مقتول کئی ہوی ہیں پچیس ہزار ناکار ہیں وقد قتل الامام ثلاثة مائة الف وثلاثین الفا بتحقیق کہ امام حسین علیہ السلام جب ذوالفقار کا کی متوجہ رزم و پیکار ہوی ضرب دست حضرت سی تین لاکھہ اور تیس ہزار اشرار دار البوار گئی وکان عدد جمیع عسکر ابن زیاد اربع مائة الف وستین الفا اونی سب شکر ابن زیاد کا جو تخمین کیا ہی تو چار لاکھہ اور ساٹھہ ہزار پیادہ وسوار لکہا ہی فلم یبق منھم بعد انقضاء المعرکة الا ثمانون الفا پس خاتمہ لڑائی میں جو اشقیا بچی رہی وہ شمار میں اسّی ہزار باقی تھی ونقل عن ذلک الکتاب ان بعض اوغاد الطغام لما قال فی مجلس یزید ان الحسین جاء فی نفر من اصحابه وعترته اور اوسی کتاب میں نقل کیا ہی کہ بعض فی واحمق نی مجلس یزید میں کہا ہی کہ امام حسین علیہ السلام جب کربلا میں آئی تہوڑی لوگ صحابہ و اقربا کی اپنی ساتھہ لائی فھجمنا علیھم وکان یلوذ بعضھم بالبعض فلم تمض ساعة الا قتلناھم عن اخرھم پس ہماری شکر نی اوپر ہجوم اور غلبہ کیا اونہوں نی خوف مرگ سی ایک دوسرے کی پناہ میں سہارا لیا ای امیر تہوڑی دیر نہ گذرنی پائی جو سب ماری گئی صفائی اور فتح ہمکو نظر آئی قالت الصدیقة الصغرا زینب سلام الله علیھا ثکلتک الثواکل ایھا الکذاب ان سیف اخی الحسین علیه السلام لم یترک فی الکوفة بیتا

فقلت له یا ابن رسول الله فمن الخلیفة قال وبه یخرج برکات الارض عن اهل الارض وبه ینزل الغیث من حجة علی خلقه به یدفع البلاء خلق آدم ولا یخلیها الی ان تقوم الساعة تبارک و تعالی لم یخل الارض منذ

پندرہوین مجلس فضائل شہدای کربلا جنکو کتاب اکسیر العبادت سے لکھا

الا وفیہ نالۃ وباکیۃ وناحۃ ونائحۃ صدیقہ صغری زینب خاتون علیہا السلام
جو ایدیا ای کذاب تھی رو وین سٹنی والی نازل ہو قہر خدا میری بہائی حسین علیہ السلام کی تلوار نی ایسا
ہو ہیایا جو میدان رزم کو تمہاری لاشونسی بھرایایا اور شہر کوفہ مین کوئی محلہ اور گہر باقی نہین بچا
کہ جسمین ماتم اقربا سی رونا اور نوحہ کا شور نہین مچا ایضا عن بصائر الدرجات عن عبد
اللہ بن سنان قال سالت اباعبد اللہ عن الحوض فقال حوض ما بین بصری الی
صنعاء اتحب ان تراہ قلت نعم جعلت فداک بصائر الدرجات مین عبد اللہ ابن سنان سے
روایت کی ہی اونہی کہا مینی اباعبد اللہ ثانی سی کیفیت حوض کی پوچھی ہی فرمایا کہ مابین بصری تا صنعا ہی
تو چاہتا ہی کہ اوسے دیکھے ارز و المتمنی عرض کی ہان مین اپنی ال و جانسی تیرے فدا ہون مجھی آرزو ہی کہ اوسکی
دنیا مین زیارت کرون فاخذ بیدی فاخرجنی الی ظہر المدینۃ حضرت نے اوسکی میرا ہاتھ
پکڑ ا پشت شہر مدینہ جا کی قدم والا ٹھرا ثم ضرب برجلہ فنظرت الی نہر یجری لا یدرک
حافتاہ الا الموضع الذی انا فیہ قائم فانہ شبیہ بالجزیرۃ وہان پای عرش فرسا
زمین پی مارا ناگاہ تختہ خاک شق ہو کی بہتا پانی نہر کا نظر آ جو اوسکا پایان اور کنارہ معلوم نہوتا الا جہان
ہم کہڑی تہی مانند سواد کہائی دیتا فانی کنت انا وھو وقوفا فنظرت الی نہر یجری جانبہ
ھذا ماء ابیض ومن جانبہ ھذا لبن ابیض من الثلج وفی وسطہ خمر احسن
من الیاقوت مین ہمراہ جناب کہڑا حیران اور نگران رہا یکایک تماشا قدرت کا دیکھا ایک طرف
پانی صاف بہتا کہ سفید و سرد چمکتا جاتا دوسری جانب مانند برف دودہ جاری تہا اور درمیان مین
بادہ سرخ برنگ یاقوت موج مارتا فما رایت احسن من تلک الخمر بین اللبن والماء
جو کبھی دنیا مین تہیر اوس خوبی سی نہین پائی کہ آب و شیر کی وسط مین حیرت افزا مجکو نظر آئی فقلت لہ
جعلت فداک من این مخرج لھذا ومجراہ مین بولا تیرے فدا ہون اسکا منبع اور جاری آمد

پندرہویں مجلس فضائل رفقا و صحابی سید الشہدا و ذکر حوض یا ہیں بنینا

کہاں ہی ان نہر کا پانی کدھر سی آتا اور انتہا کون مکان ہی فقال هٰذِهِ الْعُيُونُ الَّتِي ذَكَرَهَا

اللّٰهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ اَنَّهَا فِي الْجَنَّةِ عَيْنٌ مِنْ مَاءٍ وَعَيْنٌ مِنْ لَبَنٍ وَعَيْنٌ مِنْ خَمْرٍ تَجْرِي

فِي هٰذَا النَّهْرِ فرمایا یہ وہی چشمہ سار کہ بہشت سے نکلا ہی الله نی اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ بہشت مین

پانی اور دودہ اور شراب کی ایک جوہی او مہمان ساقی کوثر کو دور محشر مین پینا اسکا نہ گنگو ہی وَحَافَّتَاهُ

حَافَتَهُ عَلَيْهِ شَجَرٌ فِيهِ جَوَارٍ مُعَلَّقَاتٌ بِرُؤُسِهِنَّ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُنَّ اطراف

او کنارین درختوں کی قطارین سبز و خرم دکھیں خوبصورت حورین جو کبھی وہم و گمان مین نہ گذرین تہین شاخون

جہولتی ہوئی نظر پرین وَبِاَيْدِيهِنَّ اٰنِيَةٌ مَا رَاَيْتُ اٰنِيَةً اَحْسَنَ مِنْهَا لَيْسَتْ مِنْ اٰنِيَةِ الدُّنْيَا

اونکی ہاتہہ مین ساغر و پیمانہ وہ تحفہ و نفیس پائی کہ ویسی برتن دنیا و مافیہا کی وہم و خیال مین کبھی نہ ہی فَدَنَا

عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اِحْدٰيهُنَّ فَاَوْمٰى اِلَيْهَا بِيَدِهٖ لِلتَّسْقِيَةِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا وَقَدْ مَالَتْ

لِتَغْرِفَ مِنَ النَّهْرِ فَمَالَ الشَّجَرُ مَعَهَا پس اوس جناب نی قدم اگی بڑہا یا نزدیک جا کی ایک حوری کو

ہاتہہ سی اشارہ فرمایا آمین سی جام خوشگوار بہر لا زلال رحمت کا قدح مجکو پلا دیکہا مینی وہ خادمہ نہر کی طرف

جہکی شاخ درخت بہی اوسکی ساتہہ جہکی لگی فَاغْتَرَفَتْ ثُمَّ نَاوَلَتْهُ ثُمَّ شَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَاَوْمٰى

عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَيْهَا فَمَالَتْ فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ مَعَهَا حوری نی ایک پیمانہ بہر کی حاضر کیا حضرت نی

پی لیا کٹورا اوسی پہیر دیا پہر ابا عبد الله علیہ السلام نی اشارہ فرمایا وہ جاریہ جہکی تو درخت بہی ساتہہ جہکی آیا

فَاغْتَرَفَتْ ثُمَّ نَاوَلَتْهُ فَنَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ فَمَا رَاَيْتُ شَرَابًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْهُ وَلَا اَلَذَّ

مِنْهُ وَكَانَتْ رَائِحَتُهُ رَائِحَةُ الْمِسْكِ جب وہ ساغر لبریز اوسنی کہ ذرا اوس جرعہ نوش میں ہات

نی لیکی مجہی سرفراز کر دیا ہر گاہ میری ہاتہہ مین وہ جام ذوق آیا اوسکی مانند لذیذ و گوارا پانی

جو ویسی شراب ہرگز نہ دیکہی نہ سنی جذبہ شوق سی کیف نشا مین تعادہ آخر تک پی فَنَظَرْتُ فِي الْكَاْسِ

فَاِذَا فِيهِ ثَلَاثَةُ اَلْوَانٍ مِنَ الشَّرَابِ ناگاہ عجائب صنع خدا پیالہ مین ہوش با نظر کی کہ اکہجا پانی

قلت لابي محمد عليه السلام جلالتك تمنعني عن مسئلتك فتأذن لي ان اسئلك فقال سل فقلت هل لك ولد قال نعم قلت فان حدث بك حدث فاين اسئل عنه قال بالمدينة

وعنه عن الحسين بن محمد الاشعري … عبد الله قال خرج على ابي محمد عليه السلام حين قتل الزبيري هذا جزاء من اجترئ على الله في اوليائه زعم انه يقتلني وليس لي عقب فكيف رأى قدرة الله فيه … سنة ست وخمسين ومأتين

پندرہوین مجلس فضائل رفقاء و احبای سید الشہدا و ذکر جای ارواح مومنین و اعدا

اور شیر سفید اور شراب گلگون کی شوخی جدا جدا لہراتی تہی فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا رَأَيْتُ
كَالْيَوْمِ قَطُّ وَلَا أَرَى إِنَّ الْأَمْرَ هٰكَذَا مشاہدہ رنگ انہار سے حضرت والا مین وے بولا ہو
تیرمین خدا واقعی کہبی ایسا معاملہ نہوا اور نہ ہوا فَقَالَ لِي أَقَلُّ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالَى لِشِيعَتِنَا
إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا تُوُفِّيَ صَارَتْ رُوحُهُ إِلَى هٰذَا النَّهْرِ وَرَعَتْ فِي رِيَاضِهِ وَشَرِبَتْ
مِنْ شَرَابِهِ جواب یا ای عبد الله یہ تہوڑا حصہ ہی نعمات راحت کا ہماری دوستونکو جو خدا نی اونکی واسطے
وعدہ کیا اور آمادہ رکہا ہے کہ مومن اور محب آل نبی جب مرجاتا ہی اونکی روح کا اس نہر پر مسکن ہوتا ہے
سبزہ اور درختان خرم کو دیکہتا میوہ کہاتا پہرتا ہی حوران جمیلہ سی آنکہہ لڑاتا شراب عشرت اسکا پیکی عیش
کرتا ہی وَإِنَّ عَدُوَّنَا إِذَا تُوُفِّيَ صَارَتْ رُوحُهُ إِلَى وَادِي بَرَهُوتَ فَأُخْلِدَتْ فِي
عَذَابِهِ وَأُطْعِمَتْ مِنْ زَقُّومِهِ وَأُسْقِيَتْ مِنْ حَمِيمِهِ الحدیث اور دشمن ہمارا ہر گاہ بیدم ہو جاے
جان کو وادی برہوت مین مقام عذاب ملتا ہی ہمیشہ ایذا و نکال مین زقوم کہاتا ہی اور پیپ و ریم پیتا
بار عقاب اوٹہاتا ہی الحديث رُوِيَ أَيْضًا عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شِيعَتُنَا أَلَا تَرَى أَنَّكَ تُفْرِطُ فِي أَمْرِنَا اور یہی کتاب مذکور مین روایت
ہو مالک جہنی کہتا ہی کہ مجہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی جو ارشاد کیا یون یاد پڑتا ہی تم گروہ شیعہ کو نظر
نظر نہین آتی ہی کہ ہماری امر مین زیادتی اور افراط ہو جاتی ہی إِنَّهُ لَا تَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللّٰهِ وَكَمَا لَا
تَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللّٰهِ لَا تَقْدِرُ عَلَى صِفَتِنَا وَكَمَا لَا تَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِ بدرستی کہ
قدرت و طاقت فہم نہین بشر کی جو ادا کر سکی صفت اور شان داور کی اور جیسی قاصر ہی احاطہ فکر شمار
عظمت رب انام کی مانند اونکی عاجز ہی قوت اوہام ادراک سی مراتب امام کی پس جب نہین دریافت کر سکتا
آدمی زاد ہماری مقام کو بیان مین نہین آتا درجہ شرف جو ملا ہی مومنین عظام کو إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى
الْمُؤْمِنَ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللّٰهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا تَتَحَاتُّ

… علي بن محمد عن سعد بن عبد الله … البغدادي قال سمعت ابا محمد عليه السلام يقول كأني بكم وقد اختلفتم بعدي في الخلف مني اما ان المقر بالائمة بعد رسول الله صلى الله عليه وآله المنكر لولدي …

پندرہویں مجلس فضائل سید الشہدا اور مناقب اصحاب الائمہ ہی

وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰی یَنْقَرُ قَا بتحقیق کہ ایک مومن جب دوسرے سی ملتا یا یکدیگر مصافحہ کرتا ہی
اللہ تعالی چشم رحمت اور لطف سی اونکی طرف نگران رہتا ہی اوسوقت گناہ دونوکی ویرو گرجاتی ہین
جیسی خزان مین پتی درختو کی جہڑتی نظر آتی ہین تاکہ وہ جدا ہوکی اپنی راہ پر قدم بڑہاتی ہین پس کیونکر وصف
ہوسکی ایسی خواص الہی کا ہرچند کہی جاتی ہین وَ مِنْهَا مَا وَرَدَ فِی رِوَایَةِ اَبِی الْحَجَّاجِ قَالَ
قَالَ لِی اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا اَبَا الْحَجَّاجِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَ اٰلَ مُحَمَّدٍ مِنْ
طِیْنَةِ عِلِّیِّیْنَ وَ خَلَقَ قُلُوْبَهُمْ مِنْ طِیْنَةٍ فَوْقَ ذٰلِكَ روایت ابی الحجاج مین آیا ہی
کہ حضرت ابو جعفر نی فرمایا ہی ای ابی الحجاج اللہ تعالی نی محمد و آل محمد علیہم السلام کو طینت علیین سی خلق
کیا اور اونکی قلوب کا ایجاد فوق مرتبہ اعلی سی ہوا وَ خَلَقَ شِیْعَتَنَا مِنْ طِیْنَةٍ دُوْنَ عِلِّیِّیْنَ
وَ خَلَقَ قُلُوْبَهُمْ مِنْ طِیْنَةِ عِلِّیِّیْنَ فَقُلُوْبُ شِیْعَتِنَا مِنْ اَبْدَانِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوٰةُ
اللّٰهِ عَلَیْهِمْ خدا نی پیدا کردانا ہماری شیعہ اور موالی کو طینت تحت علیین سی اور بنایا اونکی دلو کو
خاص غالب طیبین اور طاہرین سی پس قلوب محبان اولاد علی ولی کی اجزای بدن سی ہین عترت
نبی کی ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنْ طِیْنِ سِجِّیْنٍ وَ خَلَقَ قُلُوْبَهُمْ اَخْبَثَ مِنْ
ذٰلِكَ پہر موجود کیا اللہ ان کو دشمنان ذریت رسول کی خاک بوسیدہ سجین سی اور شہود و ظہور ہوا دلو کا
اونکی بدتر اور نجس گل زمین سی وَ خَلَقَ شِیْعَتَهُمْ مِنْ طِیْنٍ دُوْنَ سِجِّیْنٍ وَ خَلَقَ قُلُوْبَهُمْ
مِنْ طِیْنِ سِجِّیْنٍ قُلُوْبُهُمْ مِنْ اَبْدَانِ اُولٰٓئِكَ آفرینش ہوئی ہماری اعدا کی دوستوں اور
تابعین کی اسفل سجین سی اور اونکی دلونکو خلق فرمایا کانی خبیث سٹی کی محبین سی پس دل منافقین خراب ہین بدن
معاندین کی اور سرشت پیدایش مین عدو این نسل خیر المرسلین کی وَ کُلُّ قَلْبٍ یَحِنُّ اِلٰی بَدَنِهٖ
الحدیث لہذا ہر ایک دل جو ٹکڑا ہی کسی جسم و جان سی خلقت کا مجبول راغب و مایل ہوتا ہے
اپنی مادہ نور و ظلمت کا یہی باعث ہی کہ ہرچند مخالفان دین فضائل و مناقب اہلبیت طاہرین ہین باتی

الباب الثالث فی بیان وجہ الاستدلال بہذہ الاخبار الواردۃ فی النصوص علی الائمۃ وذکر احوال غیبتہ وما شوہد من الآیات ونشانۃ وبعض ما خرج من توقیعاتہ

الفصل الاول فی ذکر الدلالۃ علی اثبات غیبتہ علیہ السلام وصحۃ امامتہ من جہۃ الاخبار التی تقدم ذکرہا وذکر احوال غیبتہ علیہ السلام یدل علی امامتہ علیہ السلام ما اثبتناہا من اخبار النصوص

پدر ہوں مجلس فضائل بقا و حیاتی سید الشہدا و باعث حزن و بکا

اوسپر اعتقاد قبول نہیں لاتی عترت یاسین کا تولا و اعدای ظالمین سی تبرا فضول و شعار مجانین
باتی ہیں و انّ قُلوبَ الشیعۃِ تُنادی و تحزن فی غایۃِ الحزنِ اذا ذُکِرَ عِندہٗ
مَصائبُ آلِ الرّسولِ اور پیکر شیعہ کا سماعت کراست اور شعبت سی فرط شادی میں پہولا
نہیں سماتا ہی جگر اما شیعہ کا روایت مظلومی اور مصیبت فرزندان رسالت سے محزون و غمناک ہوتا ہی
و برباد ہوا جاتا ہی جہان زبان پر نام آیا کسی ذریۂ خیر الانام کا فوراً جاتا رہا قرار و آرام سوالی حاصل
غم کا فینبعثُ عن ذٰلکَ طوفانُ الحزنِ و التوجعِ علی القلبِ الذی فی جوفِ
الانسانِ پس جوش مارتا ہی اوس قلب پر محبو کی بخار غم اور الم سوز جگر کا اور سوزش کرتا ہی دریا
سرشک آنکہون سی ایام محرم میں قت کا مؤید اس مقام کی پایا ہی کلام امام حسین علیہ السلام جو فرمایا ہے
انا قتیلُ العبرۃِ لا یذکرنی مؤمنٌ الّا بکیٰ و استعبر یعنی میں ہوں کشتہ گریہ و
سوز و اندوہ و بیقراری بہانہ ماتم و سوگواری اسوا سطی کہ جس مرد مومن و زن مومنہ کی روبرو میرا ذکر ہوا
فوراً نالہ و آہ کا علم سینہ عزاداروں سی اوٹھا آنسو چشمۂ چشم سی مانند پرنالہ بہنی لگا جور و خوا بکا مزہ جسم سی
دوستوں کی جاتا رہا جب خاندان اہلبیت کا سامان لٹا ہر گھر میں دیکھو عورتوں نے زیور اوتارا رشتہ نلو کا
توڑا ہر گل جامہ شہدا غارت اعدا سی نہ بچا لباس رنگین ہاتہ اور سی کو چہوڑا حرم کی سو پریشانی سی ہال
بکہیری سہ میں خاک ہی خواتین کی عریانی میں پہ میں پر سونا گریبان چاک ہی غذای لذیذ نہیں کہاتی ہیں کہ طفلان
امام بہوکی رہی تہی آب سرد نہیں پیتیں کہ سوکہی گلی آل نبی کی خنجر سی کٹی تہی بچوں کا ہی شیون اور زاری
بدلا ہی جوان و پیر کو فرط قلق سی زندگی دشوار ہی ہای ہای وہ مصائب اہلبیت کس زبان سی بیان کروں
اور نقشہ عجائب روزگار کیونکر صفحۂ امکان پر کہینچوں وہ دہوپ کی شدت سے خیمو نکا مثل تنور گرم ہونا
وہ پیاس کی طغیانی سی نہی بچونکا شور کی رونا زینب و ام کلثوم کی بیقراری بیبیوں کی فریاد آہ و زاری
چار طرف خیمہ گاہ کی خندق سی شعلہ آتش بلند دہوئیں کی ہجوم سی اندر سراپردہ کی ہر خاتون کا دم بند

پندرہوین مجلس شہادت انصار شاہ کربلا

پی درپی ماتم عزیزون مین وقت کا بوشس ہر گوشۂ زمین پر بانوی غمزدہ فرط مصیبت بیہوشِ ہزارون سنانِ نیزہ اور نگی تلوار وکتارہ وبر وچکنا اصحاب کی ماری جانی سی لشکر مخالف مین نقارہ فتح کا بجنا سپاہ دشمن کا تیرہای جفا کو سادات مظلوم پر پہینکنا امام حسین علیہ السلام کا بہائی اور بیٹونکی لاشون کو خون مین تر دیکہنا ہر ایک یگانہ کو خاک پر زخمی طپان چہوڑنا قاسم او علی اکبر کا مرگ نا گہانی مین دم توڑنا گہوڑی کی اوپر سی گرنی مین بدن کی جراحات پہٹی ہوئی عون اور محمد اور سارا قربا کی سوکہی گلی کٹی ہوئی کشتونکی جسم سی لہو کی دہارین روان پہلو اور سینہ و لاد مصطفی تیرونکا نشان ہر جوان کا بدن ضرب نیزہ و شمشیر سی چاک چاک سراپا کہا دبی بخیہ و مرہم لبریز خاک در وازۂ خیمہ کی نزدیک تلی اوپر لاشونکا انبار دیکہنی سی اون جنازۂ بیدفن وکفن کی اہل حرم بیقرار بتصور کردِ اہل ولا اسی وقت مین عوراتِ حرم نی کیا دکہہ اوٹہایا اور بارِ خدایا اون غریبونکو اتنی بلا و محنت پر کیونکر صبر آیا جس حکایت کی یاد نی زن و مرد کو چین و آرام سی چہڑایا اور ذکرِ امام حسین علیہ السلام نی سارے عالم مین فرشِ عزا و ماتم بچہایا نظم لمولفہ خونِ دل جوش مین آیا نہ رہا صبر و قرار آہِ جانسوز کا فلک پر جاتا ہی شرار خنجرِ غم نی جگر سینی مین صد پاش کیا منفعل دیدۂ دربار سی ہی ابرِ بہار ماتم باد و انصار مین حضرت کی مدام ہشتین سنتا دہری روتی ہین مومن شار شورِ محشر ہوا فریاد سی ہر اک کی نمود نوحہ و نالہ سی برہم ہی سپہر کا مدار مرحبا ناظمِ دلخستہ عزا مین شہ کی سلکِ تحریر مین باندہی ہین جو گوہر شہوار

مجلس شہادت وزد و مرہمگان اصحاب صدق و صفا واحباب خاص اہل عبا سرور گلگون قبا علیہ التحیۃ و الثنا

معاودانِ سلطانِ اندوہ و ملال و ناصرانِ کشتہ زاری وابتہال نامورانِ اصحاب غم و الم و یاورانِ اربابِ عزا و ماتم مجاہدانِ معرکہ نالہ و افغان و غازیانِ عرصۂ مصیبت و اخوانِ علمِ نوحہ و فریاد سی توام باہی ترکتازی میدان سہ بازی مین یون بڑہاتی ہین کہ جب روزِ جہانسوز عاشورا مین لشکر

أبو القاسم الحسين بن روح ... وقام مقامه بنص أبي جعفر محمد بن عثمان عليه ... مقام نصبه ومات رضي الله عنه في شعبان سنة ست وعشرين وثلثمائة أبو الحسن علي بن محمد السمري بنص أبي القاسم عليه وقام مقامه وتوفي في النصف من شعبان سنة تسع وعشرين وثلثمائة فروي عن أبي محمد الحسن بن احمد المكتب أنه قال كنت بمدينة السلام في السنة التي توفي فيها علي بن محمد السمري فحضرته قبل وفاته بأيام فأخرج إلى الناس توقيعا نسخته بسم الله الرحمن الرحيم يا علي بن محمد السمري أعظم الله أجر إخوانك فيك فانت ميت ما بينك وبين ستة أيام فاجمع أمرك ولا توص إلى أحد يقوم مقامك بعد وفاتك فقد وقعت الغيبة التامة

پندرہوین مجلس شہادت بریر ابن خضیر ہمدانی

اسلام و کفر باہم روبرو ہوا سب شاہباز دست آموز سید الشہدا کا واسطی شکار اوج سعادت کی
بازو پھیلا شمع لوای دین کا ہر ایک ہما پایہ پروانۂ جانباز بنا اور گل بوستان خیر المرسلین سی عندلیب آسا
نغمۂ نیاز ادا کیا آقا کی حمایت مین شمشیر غلام کی جوہر وفا اور جلاوت نیام ہمت سی منو دار طرفداری
فرزند رسالت پر اپنی بیگانہ کی شاہین خدنگ پرواز کو طیار فردجمت مین اوس فوج خدا کا حال خط
لکھا ہوا ہر چہری پر نور کا صاد ید بیضا سی کہچا تہا دین مین جوانان حسینی کی طنطنۂ شجاعت کا جوش
برین صلاح و تقوی سی مغفرت اور کرامت کی سلاح پوش زمین قضا و قدر کی ہنر سپاہگری دکہانیکو
ہتہیار
نعرہ مارتی سوار و پیادہ صف امام کی مقابلۂ اعدا مین ہتہیار چلانی کو پکارتی نوبت جدال پر نقارۂ
حربی اور نای رزمی کی دہوم برپا دشت نبرد اور قتال مین مرد و مرکب کی تکاپو سی ہجوم قیامت زا
جنگی
بازار موت مین خریدار نام و ننگ سودای اجل کی ہاتہ مین ہر طرف سر و تن کا رنگ جدائی
حر کو ہر اولی سپاہ حق مین آزادی کو مین منظور مسلم و حبیب کو میمنہ و میسرہ مین جذبۂ عشق حسین علیہ السلام
دو تیغ سی گردن کٹوانی کو وہب کلبی نی اپنا گلا بڑہایا سپر سینہ زخم کہانی کو زہیر ابن قین سامنی لایا
نیزی کی سنان پر اپنی سر فراز یکو قیس مجنون پہرتا تیر کی نشان پر دندنہ جان سعید اور ابن قرظہ کا
تہا عابس و شوذب مین چرچا کہ جبتک ہم جیتی ہین آل نبی کو مرنی ندینگی ایک دوسرے کو سنانی لگا
کہ عترت علی سی پہلی باغ فردوس مین ہم جلینگی ثم قالوا وکان کل من اراد الخروج ودع
للحسین وقال السلام علیک یا ابن رسول اللہ فیجیبہ وعلیک السلام
ہوا
ونحن خلفک بحار مین لکہا ہی کہ راویان اخبار نی کہا ہی اوسوقت جو رفیق امام عازم جدائی
پاس آکی دست و رکاب مولا کو بوسہ دیا وداع مین تحیت و سلام ادا کیا حضرت بہی حسرت سے اوسکی
دیکہتی جواب سلام سنا کی ارشاد فرماتی رہتی تو آگی چل ہم عنقریب آتی ہین اپنا کاروان شہید جنت جانی
ہین و یقرء صلوات اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا

پندرھوین مجلس شہادت بریر ابن خضیر ہمدانی

تبذیلا وہ کلام اللہ ناطق تریل بلاد شان امتحان مین پڑہنی زبان وحی ترجمان سی اس آیت کو
پڑہی ثُمَّ بَرَزَ بُرَيْرُ بْنُ خُضَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ بَعْدَ الْحُرِّ وَكَانَ مِنْ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ
فَبَرَزَ وَهُوَ يَقُولُ پس بریر ابن خضیر ہمدانی بری سی نکلا بعد از حر دلاور اُنکو اعداسی جہاد
وہ بندگان صالح اور برگزیدہ خداسی تہا مضمون رجز کو فی البدیہ کہا أَنَا بُرَيْرٌ وَأَبِي خُضَيْرٌ
لَيْثٌ يَرُوعُ الْأُسْدَ عِنْدَ الزَّئِيرِ يَعْرِفُ فِينَا الْخَيْرَ أَهْلُ الْخَيْرِ أَضْرِبُكُمْ وَلَا أَرَى مِنْ ضَيْرٍ
كَذَاكَ فِعْلُ الْخَيْرِ مِنْ بُرَيْرٍ وَجَعَلَ يَحْمِلُ عَلَى الْقَوْمِ وَهُوَ يَقُولُ مانند شیر گرسنہ حملہ کرتا رو سای شام
کو ہی یون کہتا اِقْتَرِبُوا مِنِّي يَا قَتَلَةَ الْمُؤْمِنِينَ اِقْتَرِبُوا مِنِّي يَا قَتَلَةَ أَوْلَادِ الْبَدْرِيِّينَ
اِقْتَرِبُوا مِنِّي يَا قَتَلَةَ أَوْلَادِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَذُرِّيَّتِهِ الْبَاقِينَ ای دشمنان
مومنین مقابلہ کو سر باز میدان کی قدم بڑہاو ای قاتلان اولاد مجاہدین بدر میری تلوار کی سامنی گردن لاو
ای دشمنان عترت رسولخدا صلعم بدبخت موالی خیر الوری اوٹہاو ای مخالفان دین ذریہ طاہرہ کی مرنی
والی روبروی غلام امام آو وَكَانَ بُرَيْرٌ أَقْرَأَ أَهْلِ زَمَانِهِ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتَّى قَتَلَ
ثَلَاثِينَ رَجُلًا بریر اپنی زمانی مین بہت زاہد بی بدل اور بڑا قاری ضرب المثل تہا باین دین
اور حمایت اہلبیت طاہرین مین ایسا لڑا کہ تیس آدمی کو مارا فَبَرَزَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ
مَعْقِلٍ فَقَالَ لِبُرَيْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنَ الْمُضِلِّينَ فَقَالَ لَهُ بُرَيْرٌ هَلُمَّ فَلْنَدْعُ اللهَ
أَنْ يَلْعَنَ الْكَاذِبَ مِنَّا وَأَنْ يَقْتُلَ الْمُحِقُّ مِنَّا الْمُبْطِلَ پس مقابلہ کو ایک نامرد بری سی
نکلا اوسکا نام یزید ابن معقل مشہور تہا بریر سی بولا کہ ای فرزند خضیر مین گواہی دیتا ہون کہ تو فرقہ
گمراہون سی ہی اوس غازی نی جواب دیا امتحان کو قدم اگی بڑہا آزمالیو جہوٹی پر لعنت ہو خدا سی دعا
مانگین میدان آوردگاہ مین مباہلہ کرین جو حق پر ہو باطل کو مار ڈالی دکہا دین فَتَضَارَبَا وَأَقْضَى
يَزِيدُ لِبُرَيْرٍ ضَرْبَةً خَفِيفَةً لَمْ تَعْمَلْ شَيْئًا وَضَرَبَهُ بُرَيْرٌ ضَرْبَةً قَدَّتِ الْمِغْفَرَ وَصَلَتْ

پندرہوین مجلس شہادت وہب بن عبد اللہ بن حباب کلبی

اِلیٰ دِمَاغِهٖ فَسَقَطَ مَیِّتاً پس دونو آگی بڑہی یزید نی ضرب لگائی کہ نہ کاٹا بریر نی تلوار

چلائی کہ خود اور سر کاٹکی دماغ پر او ترائی دوزخ کو روح شقی پہنچائی مرا ہوا خاکپر گرا خسر الدنیا والآخرۃ

را قَالَ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ زِیَادٍ فَقَتَلَ بُرَیْراً وَکَانَ یَقُوْلُ لِقَاتِلِهٖ بُحَیْرُ

بْنُ اَوْسٍ الضَّبِّیُّ پس دوسرا اشقی ابن زیاد کا یار نکلا بریر کو شہید کیا بعض نی اوسکا نام بحیر بن

اوس لیا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبَابِ الْکَلْبِیُّ وَقَدْ کَانَتْ

مَعَهٗ اُمُّهٗ یَوْمَئِذٍ بعد ازان وہب ابن عبد اللہ نی طیاری یاری کی اور اوسکی مان بہی ساتہین

آئی تہی فَقَالَتْ قُمْ یَا بُنَیَّ فَانْصُرِ ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اَفْعَلُ یَا اُمَّاهُ وَلَا

اُقَصِّرُ فَبَرَزَ وہ زن جوانمرد بولی ای بیٹا اوٹہہ فرزند بنت رسولخدا کی نصرتکو جا جواب دیا مرنی

پر دل آمادہ ہوا یونہین کرونگا اور تقصیر مین نہ رہونگا ثُمَّ حَمَلَ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قَتَلَ

مِنْهُمْ جَمَاعَةً فَرَجَعَ اِلیٰ اُمِّهٖ وَاِمْرَاَتِهٖ فَوَقَفَ عَلَیْهِمَا پس معرکہ نبرد کو وہ شیر مرد بڑہا دست

تیغ دادسی جماعت کو مارا پہر کی مان اور جورو کی پاس آیا کہڑا ہو کی ذرا دم لیا یا دِ مصائب مین

اونکی آنسو بہرلایا فَقَالَ یَا اُمَّاهُ اَرَضِیْتِ فَقَالَتْ مَا رَضِیْتُ اَوْ تُقْتَلَ بَیْنَ یَدَیِ

الْحُسَیْنِ پوچہا ای مادر تو میری جانبازی سی راضی ہوئی بولی ابہی نہین جبتک امام حسین علیہ

السلام کی روبرو مارا نہ جای مجہی خوشی نہوگی فَقَالَتْ اِمْرَاَتُهٗ بِاللّٰهِ لَا تُفْجِعْنِی فِیْ نَفْسِكَ

فَقَالَتْ اُمُّهٗ یَا بُنَیَّ لَا تَقْبَلْ قَوْلَهَا وَارْجِعْ زوجہ نی شوہر سی کہا مرنیکو واسطی خدا کی نجاؤ

مجکو بیوہ نہ بناؤ اپنی غم سی رولاؤ مان پکاری ای فرزند اوسکی بات پر عمل نکرو میدان مین بڑہو راہ مولا

سر دو فَقَاتِلْ بَیْنَ یَدَیِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَیَکُوْنَ غَدًا فِی الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لَكَ بَیْنَ

یَدَیِ اللّٰهِ روبروی فرزند رسول لڑنی مین تلاش حمایت کرنا کہ روز قیامت خدا کی سامنی وہ شفاعت خواہ

تیری ہون جنت مین رہنا فَرَجَعَ قَائِلاً اِنِّیْ زَعِیْمٌ لَكِ یَا اُمَّ وَهْبٍ بِالطَّعْنِ فِیْهِمْ تَارَةً

پندرہوین مجلس نصار مولا سی شہادت وہب بن عبد اللہ کلبی

والضرب ولست بالخوار عند النکب حسبی الٰهی علیم حسبی فلم یزل یقاتل حتی قتل تسعة عشر فارسًا واثنی عشر راجلاً ثم قطعت یداہ پس میدان مین اوس شیر نے اعدا پر حملہ کیا تیغ و نیزہ دلیری کا پیکار انجام دیا اشقیا کی اونیس سوار او بارہ پیدل جان سی مارے تاکہ زخم بیشمار تن پر لگی ہاتھ دونو قلم ہوی واخذت امه عمودا واقبلت نحوه وهی تقول فداك ابی وامی قاتل دون الطیبین حرم رسول الله مان نے بیٹی کا بدن صد چاک لہو بہتا جو نظر پڑا خون دل نے جوش مارا صبر و قرار جاتا رہا چوب خیمہ لیکی مدد کو دوڑی اعدا کو مارا وہب سے بولی میری مان باپ تجھ پر فدا ہون لڑائی مین کوتاہی نکرنا طرفداری مین حرم سو خدا کی جان سی گذرنا فاقبل کی یردها الی النساء فاخذت بجانب ثوبه وقالت لن اعود او اموت معك وہ غازی فرط غیرت سی آگی بڑھا کہ والدہ کو عورتین مین پہنچای مادر غمدیدہ بیٹی کی پہری آستین جامہ یا دامن پکڑلی ہاتھ پہیلائی بس وہ نیک سیرت جدا نہین ہو وگی تیری ساتھ حمایت پر جان اپنی دونگی فقال الحسین علیه السلام جزیتم من اهل بیت خیرا ارجعی الی النساء رحمك الله فانصرفت جب امام حسین علیہ السلام نے اوس عورت کی جانفشانی نظر فرمائی بولی خدا تمکو رحمت کرے اور ہم اہلبیت کی طرف سی جزای خیر دے جو رحمت اوٹھائی اب سراپردہ مین اہل حرم کی طرف پھر ناچار پھری وہ سر آسیمہ او مضطر وجعل یقاتل حتی قتل رضوان الله علیه وہب دیر تک بھی لڑتا رہا تاکہ درجہ شہادت سی فایز ہوا قال فذهبت امرأته تمسح الدم عن وجهه فبصر بها شمر فامر غلاما له فضربها بعمود کان معه فشدخها وقتلها ہوی کی لاش جو خاک و خون مین پڑی دیکھی بیسر پیٹتی زوجہ وہب دوڑی اوس پر گری لہو خاوند کا اپنی منہ پر ملتی تھی بین جگر خراش سی روتی آہ بھرتی تھی شمر کو جو وہ ماجرا نظر آیا غلام کو قتل عاجزہ کا امر کیا اوس شقی نی زن مومنہ کی سر پر عمود آہنی مارا جو فرق شگافتہ قتل ہوی ورد دم نکلا وهی اول امرأة

پندرہوین مجلس اسرار شاہ کربلا سی شہادت وہب بن عبد اللہ کلبی

قُتِلَتْ فِی عَسْکَرِ الْحُسَیْنِ یعنی جو عورت لشکر امام حسین علیہ السلام سی کام آئی زوجہ وہب بن عبد اللہ
کلبی نی شہادت پائی وَرَاَیْتُ حَدِیْثًا اَنَّ وَهْبَ هٰذَا کَانَ نَصْرَانِیًّا فَاَسْلَمَ هُوَ وَاُمُّهٗ
عَلٰی یَدَیِ الْحُسَیْنِ فَقَتَلَ فِی الْمُبَارَزَةِ اَرْبَعَةً وَعِشْرِیْنَ رَاجِلًا وَاثْنَیْ عَشَرَ فَارِسًا
ثُمَّ اُخِذَ اَسِیْرًا فَاُتِیَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ مولف ناقل ہین یعنی ایک حدیث مین کہا جو وہب نصرانی
کربلا مین آیا تہا مع اپنی والدہ امام حسین علیہ السلام کی روبرو اسلام لایا مجاہدہ مین چوبیس پیادہ اور بارہ
سوار کو جہنم پہنچایا وفور جراحات مین لشکر نی گہیر اقیدی بنایا اسیر بلا کو طعنہ وشماتت سناتی ہوئی اسی
جسم خونچکان سی عمر سعد کی قریب لائی قَالَ مَا اَشَدَّ صَوْلَتَكَ ثُمَّ اَمَرَ فَضُرِبَتْ عُنُقُهٗ
وَرُمِیَ بِرَاْسِهٖ اِلٰی عَسْکَرِ الْحُسَیْنِ وہ بولا تیری صولت وہمت کا انجام کیا ہوا پس ملاعین نابکار نی
کہا وہب مظلوم کا سر کاٹ لیا اور جنود سید الشہدا مین پہینک دیا فَاَخَذَتْ اُمُّهُ الرَّاْسَ فَقَبَّلَتْهُ
ثُمَّ رَمَتْ بِالرَّاْسِ اِلٰی عَسْکَرِ ابْنِ سَعْدٍ فَاَصَابَتْ بِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَتْهُ مادر نی سر پسر کو
اوٹہایا چہاتی سی لگایا بوسہ دیکی سپاہ عمر سعد کو زور سی مارا کر ایک شخص کی سینہ پر لگا۔ جو وہ نابکار
بیدم ہوا ثُمَّ شَدَّتْ بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْ رَجُلَیْنِ پس فرط اندوہ سی چوب خیمہ کو اٹہا
توم ستمگر سی لڑکی دو اور مرد کو قتل کیا فَقَالَ لَهَا الْحُسَیْنُ اِرْجِعِیْ یَا اُمَّ وَهْبٍ اَنْتِ وَابْنُكِ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ الْجِهَادَ مَرْفُوْعٌ مِنَ النِّسَاءِ امام علیہ السلام نی اوسکو فرمایا ای مادر وہب
مراجعت کر بدرستی کہ تو اور فرزند تیرا رسول خدا کی ساتھہ ہین روز جزا جہاد سی خدا نی عورت کو معاف کیا
فَرَجَعَتْ وَهِیَ تَقُوْلُ اِلٰهِیْ لَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ فَقَالَ لَهَا الْحُسَیْنُ لَا یَقْطَعُ رَجَائَكِ یَا اُمَّ وَهْبٍ
ناچار وہ شیر دل پہر کی اور عرض کی الہی مجہی ناس سی محروم نکر جو آس لگائی حضرت نی اوسی تسلی دی ای ام
وہب تیری امید ہرگز قطع نہوگی ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الْاَزْدِیُّ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی
قُتِلَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بعد ازان عمرو ابن خالد ازدی مولا سی رخصت ہوکی میدان مین گیا مردانہ لڑتا رہا

پندرہویں مجلس اختصار ہو اسی شہادت کا پانا او عمرو بن حجاج کا ملامت اہل کوفہ کو سنانا

رحمت خدا و سپر کردہ شہادت ملا ثُمَّ تَقَدَّمَ ابْنُهُ خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ

حَتّٰى قُتِلَ اوسکی بھی بیٹا عمرو کا خالد پریشان دین کی کلاہ سی اور تلاش جہاد مین اکی بڑہا یہانتک

جو بیدم ہو کی زمین پر گرا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهِ سَعْدُ بْنُ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيُّ ثُمَّ حَمَلَ وَ قَاتَلَ

قِتَالًا شَدِيدًا ثُمَّ قُتِلَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ بعد سعد بن حنظلہ تمیمی نی قدم حمایت و نصرت کا

اوٹھایا رزدو کشت اعدا سی میدان وغا مین شور مچایا آخر کو جور مخالفون سی مارا گیا رضوان و رحمت الٰہی

جا کی ملا وَ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهِ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَذْحِجِيُّ وَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتّٰى قَتَلَهُ

مُسْلِمُ الضِّبَابِيُّ وَ عَبْدُ اللهِ الْبَجَلِيُّ پس عمیر ابن عبداللہ مذحجی دو ڈاد ستا نمون سی خوب لڑا مسلم

ضبابی و عبداللہ بجلی نی بہیرا شہید کیا او تیغ و خنجر خا حلق پر پہیرا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهِ مُسْلِمُ بْنُ

عَوْسَجَةَ ثُمَّ قَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا ناگاہ بیتاب ہو کی مسلم بن عوسجہ نی اجازت حرب پائی غازی

آورد گاہ مین جا کی قتل سوار او پیادہ سی دہوم مچائی فَصَاحَ عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ بِالنَّاسِ يَا حَمْقٰى

اَتَدْرُوْنَ مَنْ تُبَارِزُوْنَ وَ مَنْ تُقَاتِلُوْنَ تُقَاتِلُوْنَ فُرْسَانَ اَهْلِ الْمِصْرِ وَ

اَهْلِ الْبَصَائِرِ وَ قَوْمًا مُسْتَمِيْتِيْنَ اوس وقت عمرو ابن حجاج اپنی گروہ ضلالت کو پکارا و ای او

تمہاری ای ستم شعار حمقا نہین جانتی کس جماعت کے مقابلہ ہی جا نکا یہ شہسوار عرصہ ہیجا گزیدہ و چیدہ

ہر شہر و دیار ہین سب مرنی پر طیار یاری سبط رسول مین زندگی سی بیزار ہین لَا يَبْرُزُ اِلَيْهِمْ مِنْكُمْ

اَحَدٌ اِلَّا قَتَلُوْهُ عَلٰى قِلَّتِهِمْ وَاللهِ لَوْ لَمْ تَرْمُوْهُمْ اِلَّا بِالْحِجَارَةِ لَقَتَلْتُمُوْهُمْ تمہارا جو کوئی قدم

جرات اونکی سامنی بڑہاتا ہی باوجود قلت عدد اور شدت بلای عطش مارا جاتا ہی مناسب ہے دور کہڑی

ہتہیار نہ چلاؤ الا پتہر او نپر پہینکو تا کہ سبکو قتل کرو فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ صَدَقْتَ الرَّأْيُ

مَا رَأَيْتَ فَاَرْسِلْ فِي النَّاسِ مَنْ يَعْزِمُ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يُبَارِزَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ عمر سعد کا

سچ ہی میری رای ہی جو تونی کہا لڑنیوالونکو منع کر تا کہ عرصہ نبرد مین ہرگز قدم نہ رکہنا وَ قَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ

۴۴۳

عنه كثيرا ما يقول اذا رأني اختلف الى مجلس شيخنا محمد بن الحسن بن احمد بن الوليد رحمه الله وارغب في كتب العلم وحفظه ليس بعجب ان يكون لك هذه الرغبة في العلم فانت ولدت بدعاء الامام عليه السلام قال حدثنا صالح بن شعيب الطالقاني عن احمد بن ابراهيم بن مخلد قال حضرت بغداد عند المشايخ فقال الشيخ علي بن محمد السمري رحمه الله ابتداء منه رحم الله علي بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي قال فكتب المشايخ تاريخ ذلك اليوم فورد الخبر انه توفي في ذلك اليوم

پندرہوین مجلس انصار مولا کا شہادت پانا عمرو بن حجاج کا حملہ اور مسلم بن عوسجہ کا جان سے جانا

اِلَيْهِمْ وُحْدَانًا لَاَتَوْا عَلَيْكُمْ مُبَارَزَةً بولا ہرگاہ تم اکیلے اونپر جاوگے تو دلیرانہ وہ حملہ و زور کرینگے
شکست کہاوگے وَدَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْكُوفَةِ
اِلْزَمُوا طَاعَتَكُمْ وَجَمَاعَتَكُمْ وَلَا تَرْتَابُوا فِي قَتْلِ مَنْ مَرَقَ مِنَ الدِّينِ وَخَالَفَ
الْاِمَامَ اوسوقت عمرو بن حجاج اصحاب امام کی قریب آیا پکارا کہ ای مردم کوفہ طاعت مین جماعت کے
رہنا سرکشی اور گمراہی اونکی قتل سے نکرنا جو دین بنی امیہ سے نکلے اور پھرے ہین مخالف یزید ہوکے
اوسکو امام نہین سمجھے ہین فَقَالَ الْحُسَيْنُ يَا ابْنَ الْحَجَّاجِ اَعَلَيَّ تُحَرِّضُ النَّاسَ اَنَحْنُ مَرَقْنَا
مِنَ الدِّينِ وَاَنْتُمْ ثَبَتُّمْ عَلَيْهِ وَاللّٰهِ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَا الْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ وَمَنْ هُوَ
اَوْلٰى بِصِلِيِّ النَّارِ امام حسین علیہ السلام نے پکار کے فرمایا ای پسر حجاج مجھپر خلق کو دلیر کرتا ہے لڑائی کو
بلاتا ہمین بیدین اور اپنے گمراہو نکو ثابت بیعت والا ٹھہراتا ہے خدا دانا ہے کہ اسلام سے کون پھرا ہے منہ اوراز خلق
دوزخ بنا ہے ثُمَّ حَمَلَ عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ فِي مَيْمَنَتِهِ مِنْ نَحْوِ الْفُرَاتِ فَاضْطَرَبُوا سَاعَةً
فَصُرِعَ مُسْلِمُ بْنُ عَوْسَجَةَ الْاَسَدِيُّ وَانْصَرَفَ عَمْرٌو وَاَصْحَابُهُ وَانْقَطَعَتِ الْغَبَرَةُ
فَاِذَا مُسْلِمٌ صَرِيعٌ پس عمرو نے غول ہمراہی لیکے دہاوا کیا میمنہ سپاہ امام جماعت مسلم پر ساعت بھر
ہنگامہ مچایا اوس دار و گیر اشرار سے ابن عوسجہ کا بدن پرزے ہوا کثرت زخم سے اتنا لہو بہا کہ تیورا کے
خاکپر وہ غازی گرا جب عمرو کا پرا بھی ہٹا غبار صحرا منقرض ہوا سے کٹا مسلم کو دریای خون مین غلطان دیکھا
کہ دم توڑنے کو ہاتھ پیر مارتا تھا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَسَقَطَ اِلَى الْاَرْضِ وَبِهِ رَمَقٌ
فَمَشٰى اِلَيْهِ الْحُسَيْنُ وَمَعَهُ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ اپنی سند سے محمد ابن ابیطالب نے کہا کہ امام
حسین علیہ السلام کو وارثہا اوسکی بالین پر قدم رنجہ کیا حبیب ابن مظاہر بھی ساتھ آیا تھا راوی کا ہے بیان
جب مسلم زمین پر کھو پسے گرا کچھ سانس باقی تھی جو سینے مین جان اٹکی چارطرف دیکھا فَقَالَ لَهُ
الْحُسَيْنُ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا مُسْلِمُ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

بن اسحاق قال سمعت ابا علي محمد بن همام قال
سمعت محمد بن عثمان العمري يقول خرج
توقيع بخط اعرفه من سماني في مجمع من الناس
باسمي فعليه لعنة الله قال ابو علي محمد بن همام
قال سألت محمد بن عثمان العمري رضي الله عنه
ان يوصل لي كتابا سألت فيه مسائل اشكلت
علي فورد التوقيع بخط مولانا صاحب الزمان
عليه السلام اما ما سألت عنه ارشدك الله و
ثبتك من امر المنكرين لي من اهل بيتنا وبني
عمنا فاعلم انه ليس بين الله وبين احد قرابة
ومن انكرني فليس مني وسبيله سبيل ابن نوح
عليه السلام واما سبيل عمي جعفر وولده فسبيل
اخوة يوسف عليه السلام واما الفقاع فشربه
حرام ولا بأس بالشلماب واما اموالكم فلا
نقبلها الا لتطهروا فمن شاء فليصل ومن شاء
فليقطع فما آتاني الله خير مما آتاكم واما ظهور
الفرج فانه الى الله تعالى ذكره وكذب الوقاتون
واما قول من زعم ان الحسين لم يقتل فكفر
وتكذيب وضلال واما الحوادث الواقعة فارجعوا فيها الى
رواة حديثنا فانهم حجتي عليكم وانا حجة الله
عليهم واما محمد بن عثمان العمري رضي الله عنه
وعن ابيه من قبل فانه ثقتي وكتابه كتابي
واما محمد بن علي بن مهزيار الاهوازي
فسيصلح الله قلبه ويزيل عنه شكه
واما ما وصلتنا به فلا قبول عندنا الا لما طاب
وطهر وثمن المغنية حرام واما محمد بن شاذان
بن نعيم فهو رجل من شيعتنا اهل البيت
واما ابو الخطاب محمد بن ابي زينب الاجدع
فملعون واصحابه ملعونون فلا تجالس
اهل مقالتهم فاني منهم بريء وآبائي
عليهم السلام منهم براء واما المتلبسون
باموالنا فمن استحل منها شيئا فاكله
فانما يأكل النيران واما الخمس
فقد ابيح لشيعتنا وجعلوا منه
في حل الى وقت ظهور امرنا

پندرہوین مجلس لشکر اعدا کا حملہ کرنا مسلم بن عوسجہ کا خاک پر گرنا اور مرنا

یارِ وفادار کو پکار کی فرمایا کلام خدا کی اس آیت کو سنایا بولی خدا انھی رحمت کری جو مصیبت و بلا مین ہمارا ساتھ دیا راہِ حمایت اور تولا مین جان کو قربان کیا ثُمَّ دَنیٰ حَبِیْبٌ فَقَالَ یَعِزُّ وَاللّٰہِ عَلَیَّ مَصْرَعُكَ یَا مُسْلِمُ اِبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ حبیب ابنِ مظاہر نی نزدیک جا کی کہا آقا میرا کہڑی ہین خوشحال قسم خدا کی مجہکو دشوار ہی تیرا خاک و خون مین پڑا ہونا ای مسلم داخلہ بہشت کا مبارک ہو تمکو معانقۂ حور و آرامِ قصور مین جاوید رہو فَقَالَ لَہٗ قَوْلاً ضَعِیْفًا بَشَّرَکَ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ آوازِ نحیف سی جواب دیا بشارت ہو تمکو خیر و سعادت کی امتیاز و عزت پاؤ میری دعا ہی تمہاری لئی فَقَالَ لَہٗ حَبِیْبٌ لَوْلَا اَعْلَمُ اَنِّیْ فِی الْاَثَرِ لَاَحْبَبْتُ اَنْ تُوْصِیَ اِلَیَّ بِکُلِّ مَا اَھَمَّکَ حبیب ابنِ مظاہر بولی اگر مین جانتا کہ دنیا مین جیتا رہونگا ہر آینہ تمہاری پیچھی راہِ قضا مین نہ چلونگا تو کہتا کہ تمنا ہی جو چاہو اپنی وصیت کرو بجالاونگا الا مین بہی کوئی دم کا مہمان اسی قدم تیری پاس عازمِ جان ہونگا فَقَالَ مُسْلِمٌ اِنِّیْ اُوْصِیْکَ بِھٰذَا وَاَشَارَ اِلَی الْحُسَیْنِ فَقَاتِلْ دُوْنَہٗ حَتّٰی تَمُوْتَ فَقَالَ حَبِیْبٌ لَاَنْعَمْتُکَ عَیْنًا ثُمَّ مَاتَ مسلم نی جواب دیا تمکو وصیت کرتا ہون انکی ملازمت کی اور جانبِ امام حسین علیہ السلام اشارہ کیکی رفاقت سی کوئی حالت مین جدا ہونا حمایت پر انکی لڑنا نصرت مین جان کہونا حبیب نی کہا یہ امر انکھون سی منظور کیا بعد ازان مسلم نی دنیا سی جادہ فردوس لیا مرگیا قَالَ وَصَاحَتْ جَارِیَۃٌ لَہٗ یَا سَیِّدَاہُ یَا ابْنَ عَوْسَجَتَاہُ راوی ناقل ہی مسلم کی جاریہ حرم اہلبیت مین حاضر تہی اس حادثہ مین روئی سر و سینہ پیٹ کی ماتم کرتی رہی ہای میری آقا کو بہو کا پیاسا مارا ہی واای ابنِ عوسجہ زاہد قاری کا سر تن سی اوتارا ہی ثُمَّ حَمَلَ شِمْرُ بْنُ ذِی الْجَوْشَنِ فِی الْمَیْسَرَۃِ فَثَبَتُوْا لَہٗ وَطَاعَنُوْہُ وَحَمَلَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ وَقَاتَلَھُمْ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ قِتَالًا شَدِیْدًا بعد ازان شمر ابنِ ذی الجوشن اور اوسکی سپاہ ہمراہ نی میسرہ پر حملہ کیا جماعتِ حق شناس نی ثباتِ قدم سی وہ بہالی ماری کہ ہٹا دیا جس طرح نی

٤٤٥

پندرھوین مجلس روز عاشورا لشکر سید الشہدا پر حملہ اعدا

کوفی اور شامی اصحابِ امام پر ہجوم لائی غازیانِ زبردست نی جان لڑا کی بہت منافق خاک پر گرائی زد وکشت سی میدانِ نبرد مین ہنگامہ قیامت پہیلا جدہر سی کفار کا نرغہ ہوا مجاہدوں نی اونکو روکا وَاَخَذَتْ خَیْلُہُمْ تَحْمِلُ وَاِنَّمَا ہُمْ اِثْنَانِ وَثَلَاثُوْنَ فَارِسًا فَلَا یَحْمِلُوْنَ عَلٰی جَانِبٍ مِنْ اَہْلِ الْکُوْفَۃِ اِلَّا کَشَفُوْہُمْ لشکریانِ ستم چارجانب سی یکبارہ ٹوٹ پڑی لاکن جس پہلو سی اعدا منہہ پر چڑہی اور لڑی ہرچند امام کی انصار بتیس گہوڑی سوار تہی حملہ مردانہ سی تیغ زنونکو بہگاتی رہی فَدَعَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ بِالْحُصَیْنِ ابْنِ نُمَیْرٍ فِیْ خَمْسِمِائَۃٍ مِنَ الرُّمَاۃِ فَاقْتَتَلُوْا حَتّٰی دَنَوْا مِنَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ فَرَشَقُوْہُمْ بِالنَّبْلِ جب اس پایداری رفیقانِ سرور کی عمر سعد گہبرایا حصینِ ابن نمیر کو مع پانسو تیر اندازکی اپنی قرین بلایا وہ خطاکار ان کی ہٹاتی ہیلاتی بیشتر رہی امام حسین علیہ السلام اور جنود مسعود کی قریب ہوی قوس جفاکی ابر سی تیروں کا منہہ برسایا سینہ اور بازوی انصارِ شاہِ دین کو ہدف بنایا فَلَمْ یَلْبَثُوْا اَنْ عَقَرُوْا خُیُوْلَہُمْ حَتّٰی انْتَصَفَ النَّہَارُ اسپ ہی ہرگاہ اون ستمگرونکو غلبہ ظفر نہ ملا تو گہوڑونکو رفقای ابنِ حیدر کی پی کیا لاکن ہرایک غازی نی رزم و پیکار سی دہوم مچائی یہانتک جو دوپہر ڈہلنی کو آئی وَاشْتَدَّ الْقِتَالُ وَلَمْ یَقْدِرُوْا اَنْ یَّاْتُوْہُمْ اِلَّا مِنْ جَانِبٍ وَّاحِدٍ لِاجْتِمَاعِ اَبْنِیَتِہِمْ وَتَقَارُبِ بَعْضِہَا مِنْ بَعْضٍ معرکہ نبرد کا ایسا مافوقِ جنگِ رستم اور سام گذرا کہ منافقون کو میسر نہوا سوای ایکطرف کی راستہ لڑائی کا اتصال خیام اور بندشِ عبور کی باعث تاخت وتاز میسر نہی تاکہ حرم نبوی لوٹ مار سی کفار کی بچی رہی فَاَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الرِّجَالَ لِیُقَوِّضُوْہَا مِنْ اَیْمَانِہِمْ وَشَمَائِلِہِمْ لِیُحِیْطُوْا بِہِمْ پس عمر سعد نی اپنی پیادونکو دوڑایا ملازمانِ خلف شاہِ نجف کی صف تو ڑنیکو بتایا کہ داہنی بائین سی اونکو گہیر لین بیچ پٹ کی بیچی برابر سی گہوڑونکی پشت پر جا نکلین وَاَخَذَ الثَّلَاثَۃُ وَالْاَرْبَعَۃُ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ یَتَخَلَّلُوْنَ فَیَشُدُّوْنَ عَلَی الرَّجُلِ

الباب الرابع في ذكر علامات قيام القائم عليه السلام ... الفصل الاول في ذكر علامات ...

پندرہویں مجلس روز عاشورا سید الشہداسے رخصت ... علی بارگی

يَعْرِضُ وَيَنْهَبُ فَيَرْمُونَهُ عَنْ قَرِيبٍ فَيَصْرَعُونَهُ فَيَقْتُلُوهُ ... تین چار چار ہو ادا امام ابرار کو محاصرہ مین لاتی اونپر ہجوم اور انبوہ سی دوڑتی آتی تفرقہ ڈالکی ... اکو مارتی غارت اور لوٹ کرتی جاتی نزدیک سی تیر لگاتی جب کر پڑتی تو چیری پھراتی فَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ اَحْرِقُوا هَا بِالنَّارِ فَاَضْرَمُوا فِيهَا ابن سعد بولا خیمونکو جلادو کہ فصیل ہو لڑائی بس خندق سی آگ اوٹھا کی سراپردہ مین لگائی فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعُوهُمْ يُحْرِقُوهَا فَاِنَّهُمْ اِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ لَمْ يَجُوزُوا اِلَيْكُمْ فَكَانَ كَمَا قَالَ حضرت نے فرمایا چھوڑ دو آتش افروزی کرین کہ پھر تم تک دوسری راہ سی آمد وشد نکر سکین ہر گاہ ناریونکی شعلہ جانی قنات اور سراچہ مین سراوٹھایا تو جیسا ارشاد ہوا تھا وہی ظہور مین آیا فَلَمْ يَزَلْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الْوَاحِدُ وَالْاِثْنَانِ فَيَبِينُ ذَلِكَ لِقِلَّتِهِمْ وَيُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ عُمَرَ الْعَشَرَةُ فَلَا يَبِينُ فِيهِمْ ذَلِكَ لِكَثْرَتِهِمْ یونہین سروتن کی جدائی کا ہنگامہ برپا رہا اور ملازمان امام حسین علیہ السلام سی جو ایک آدمی مارا جاتا صف مین رخنہ پڑتا قلت انبوہ سی مقام خالی نظر آتا لاکن عمر سعد کی خیل ضلالت سے اگر دس ہلاک ہوتی تو بھی کثرت ازدحام سی معلوم نہ ہوتا فَلَمَّا رَاَى ذَلِكَ اَبُو ثُمَامَةَ الصَّيْدَاوِيُّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ نَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ هَؤُلَاءِ اقْتَرَبُوا مِنْكَ اس محصہ کو جو ابو ثمامہ صیداوی نی حسرت ویاس مین دیکھا امام حسین علیہ السلام سی عرض کی یا ابا عبد اللہ میری جان اپکی قدم پر فدا ہو یہ جفا شعار مولا کی ہلاکت کو آمادہ ہوی ہین تیر ونیزہ وتلوار مارتی نزدیک حضرت پہنچی ہین لَا وَاللهِ لَا يُقْتَلُ حَتَّى اُقْتَلَ دُونَكَ قسم خدا کی مین ہرگز قتل ہونگا جبتک تمہاری سامنی اعدا کو بہت نہ مارونگا وَاُحِبُّ اَنْ اَلْقَى اللهَ رَبِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ مَعَكَ آرزو ہی کہ اپنی خدا سی ملاقات کروں در آنحالیکہ یہ نماز آخر آپکی ساتھ پڑھ لون فَرَفَعَ الْحُسَيْنُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ ذَكَرْتَ الصَّلَاةَ

پندرہویں مجلس روز عاشورا درخواست صحابہ سی ادای نماز سید الشہدا

جَعَلَكَ اللّٰهُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ نَعَمْ هٰذَا اَوَّلُ وَقْتِهَا پس امام عرش مقام نی جانب آسمان کی
اونچا کیا زوال آفتاب کو دیکھا تو کہا صلوٰۃ کا ذکر یاد مین لایا خدا تجہی نمازیون سی شمار فرمای یہ اول
وقت ہی ظہر کا ثُمَّ قَالَ سَلُوْهُمْ اَنْ يَكُفُّوْا عَنَّا حَتّٰى نُصَلِّيَ فَقَالَ الْحُصَيْنُ ابْنُ نُمَيْرٍ اِنَّهَا
لَا تُقْبَلُ اوس حجت پروردگار نی ارشاد کیا اچہا مہلت مانگو اشقیا سی برای خدا تا اتنی دیر جنگ سی
باز رہین کہ ہم فرض الٰہی کو ادا کرلین ہرگاہ توقف کو چاہا حصین ابن نمیر بی پیر بولا جب یزید کو اپنا
امام بناتا تو عمل عبادت تمہارا ہرگز قبول نہوگا فَقَالَ الْحَبِيْبُ بْنُ مُظَاهِرٍ لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ
زَعَمْتَ مِنِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَتُقْبَلُ مِنْكَ يَا خَمَّارُ يَا حِمَارُ حبیب ابن مظاہر نی کہا
سبحان اللہ زمانہ اولٹا کہ فرزند رسول خدا کی نماز جایز نہ ٹہہری اور تجہہ گنہگار فاسق شراب خوار کی صلوٰۃ
مقبول ہی فَحَمَلَ عَلَيْهِ الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَمَلَ عَلَيْهِ حَبِيْبٌ فَضَرَبَ وَجْهَ فَرَسِهٖ
بِالسَّيْفِ فَشَبَّ بِهِ الْفَرَسُ وَوَقَعَ عَنْهُ الْحُصَيْنُ فَاسْتَوْحَشَتْهُ اَصْحَابُهٗ فَا
اَسْتَنْقَذُوْهُ پس حصین غضب آلودہ بڑہا اور حبیب نے بہی اوسپر حملہ کیا تلوار کا وار گہوڑی کی منہ پر مارا
وہ جہکا تو حصین زمین پر گرا ہمراہیان مردود کا ہجوم ہوا شقی کو پنجہ موت سے بچالیا فَقَالَ الْحُسَيْنُ
لِزُهَيْرِ بْنِ قَيْنٍ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ تَقَدَّمَا اَمَامِيْ اُصَلِّي الظُّهْرَ اوس وقت
امام حسین علیہ السلام نی زہیر ابن قین اور سعید ابن عبد اللہ کو بلایا آگی آؤ فرمایا میری روبرو کہری ہو
تا صلوٰۃ ظہر ہم بجا لائین فَتَقَدَّمَا اَمَامَهٗ فِيْ نَحْوٍ مِنْ نِصْفِ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ
الْخَوْفِ پس دونو جانباز مقابل حضرت حایل ہوی نصف صحابہ لڑتی گئی اور آدہی امام کی پیچہی
مقتدی رہی صلوٰۃ خوف کو صدق نیت سی پڑہنی لگی وَرُوِيَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
الْحَنَفِيَّ تَقَدَّمَ اَمَامَ الْحُسَيْنِ فَاسْتَهْدَفَ لَهُمْ يَرْمُوْنَهٗ بِالنَّبْلِ كُلَّمَا اَخَذَ
الْحُسَيْنُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُرْمٰى بِهٖ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى الْاَرْضِ

ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان قدام القائم
علامات تکون من اللہ عز وجل للمؤمنین قلت
فما ہی جعلنی اللہ فداک قال ذلک قول
اللہ عز وجل ولنبلونکم یعنی المؤمنین
قبل خروج القائم بشیء من الخوف و
الجوع ونقص من الاموال والانفس و
الثمرات وبشر الصابرین الذین قال یبلوکم
بشیء من الخوف من ملوک بنی فلان فی آخر
سلطانہم والجوع بغلاء الاسعار ونقص
من الاموال فساد التجارات وقلۃ الفضل
فیہا ونقص الانفس بالموت الذریع ونقص
الثمرات قلۃ ریع ما یزرع وقلۃ برکات
الثمار وبشر الصابرین عند ذلک بتعجیل
خروج القائم ثم قال یا محمد ہذا تاویلہ
ان اللہ تعالی یقول وما یعلم تاویلہ الا اللہ
والراسخون فی العلم وروی علی بن مہزیار عن
عبد اللہ بن محمد الحجال عن ثعلبۃ بن میمون
عن شعیب الحداد عن صالح
قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام
یقول لیس بین قیام آل محمد و بین
قتل النفس الزکیۃ الا خمس عشرۃ لیلۃ
وروی محمد بن ابی البلاد عن علی بن محمد
الاشدی عن ابیہ عن جدہ عن امیر
المؤمنین علیہ السلام قال بین یدی القائم
موت احمر وموت ابیض وجراد فی حینہ
وجراد فی غیر حینہ کالوان
الدم فاما الموت الاحمر فالسیف و
اما الموت الابیض فالطاعون وروی
عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر قال
الزم الارض ولا تحرک ید ولا رجل
حتی تری علامات اذکرہا
لک وما اراک تدرک اختلاف
بنی العباس ومنادیا ینادی من
السماء وخسف قریۃ من قری
الشام تسمی الجابیۃ ونزول

پندرہوین مجلس روز عاشورا جہاد وضہاے سید الشہدا نماز ظہر کو پڑہنا عمرو بن قرظہ انصاری کا لڑنا

روایت کی سعید ابن عبد اللہ رو بروی امام علیہ السلام کہڑا رہا جو تیر لشکر مخالف سے شاہ تشنہ کام کی طرف آتا دوڑکی اپنی چہاتی پر اور داہنی بائین سی روکتا یہان تک ہدف پیکان جفا بنا کہ آخر کو غش کہاکی زمین پر گر پڑا وھو یقول اَللّٰھُمَّ الْعَنْھُمْ لَعْنَ عَادٍ وَّثَمُوْدَ اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ نَبِیَّکَ عَنِّی السَّلَامَ وَاَبْلِغْهُ مَا لَقِیْتُ مِنْ اَلَمِ الْجِرَاحِ فَاِنِّیْ اَرَدْتُ بِذٰلِکَ نُصْرَۃَ ذُرِّیَّۃِ نَبِیِّکَ ثُمَّ مَاتَ دم آخر مین نفرین کی الٰہی اس قوم کو مثل عاد و ثمود لعنت کرنا اپنی پیغمبر کو میرا سلام کہنا اور جو الم جراحت حمایت مین ذریت طاہرہ کی سہا اوسکی خیر البشر کو خبر دینا پس اتنا کہو اور آخر کو تڑپکی مرگیا فَوُجِدَ بِہٖ ثَلَاثَۃَ عَشَرَ سَہْمًا سِوٰی مَا بِہٖ مِنْ ضَرْبِ السُّیُوْفِ وَطَعْنِ الرِّمَاحِ علاوہ زخم شمشیر و نیزہ کی جو بدن مین لگی تہی اوس قربانی وفا کی تیرہ جوبہ تیر دوبا ہوئے وَقَالَ ابْنُ نَمَا وَقِیْلَ صَلَّی الْحُسَیْنُ وَاَصْحَابُہٗ فُرَادٰی بِالْاِیْمَاءِ قول ابن نما مین روایت لکہی ہی امام اور صحابہ کرام نی فرادی اشارہ مین نماز ادا کی ہی ثُمَّ قَالُوْا ثُمَّ خَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْیَزَنِیُّ ثُمَّ حَمَلَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ پہر عبد الرحمان ابن عبد اللہ میدان کو بڑہا خوب لڑا سنا قہو نکو مارا آکر شہید ہوا وَقَالَ السَّیِّدُ فَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ قُرْظَۃَ الْاَنْصَارِیُّ فَاسْتَاْذَنَ الْحُسَیْنَ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَاتَلَ قِتَالَ الْمُشْتَاقِیْنَ اِلَی الْجَزَاءِ وَبَالَغَ فِیْ خِدْمَۃِ سُلْطَانِ السَّمَاءِ حَتّٰی قَتَلَ جَمْعًا کَثِیْرًا مِّنْ حِزْبِ ابْنِ زِیَادٍ بعد ازان عمرو بن قرظہ انصاری جہاد کو نکلا حضرت سے اذن وغا مانگا جب رخصت ملی تو مانند مشتاقان طالب جزا یا جیسی بادشاہ کی خدمت مین جانی والا شوق پر چلا بڑی جوانمردی سی مصروف تیغ رہا جمع کثیر کو ابن زیاد کی بیدم کیا وَجَمَعَ بَیْنَ سِدَادٍ وَّجِہَادٍ وَکَانَ لَا یَاْتِیْ اِلَی الْحُسَیْنِ سَہْمٌ اِلَّا اتَّقَاہُ بِیَدِہٖ وَلَا سَیْفٌ اِلَّا تَلَقَّاہُ بِمُہْجَتِہٖ فَلَمْ یَکُنْ یَصِلُ اِلَی الْحُسَیْنِ سُوْءٌ حَتّٰی اُثْخِنَ بِالْجِرَاحِ دوستی اور جان بازی کا خاتمہ کیا جو تیر آتا دوڑکی ہاتہ سی روکتا تہا تلوار کا وار سینہ و سر پر لیتا …

۴۶۹

پندرہوین مجلس جہاد جون ابی ذرغفاری فدای سید الشہدا

زخم عدو کا امام پر نہ آنی دیا۔ فدا ہونیکو اپنی جان پر کھیلا تاکہ وفور جراحات سے چور ہوگیا فَلَمَّا الْتَفَتَ اِلَى الْحُسَيْنِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَوْفَيْتُ قَالَ نَعَمْ اَنْتَ اَمَامِي فِي الْجَنَّةِ فَاقْرَأْ رَسُولَ اللّٰهِ مِنِّي السَّلَامَ وَاَعْلِمْهُ اِنِّي فِي الْاَثَرِ جب امام حسین علیہ السلام نی اوسکا حال زار دیکھا تو حضرت نے پکار کی کہا ای فرزند رسو لخدا مین راہ وفا مین تمہاری ثابت رہا۔ فرمایا تونی حق خدمت پورا کیا اور جنت مین میرا پیشرو ہوگا پس نانا خیر الوری کو سلام پہنچانا اور خبر دینا کہ مین بہی پیچہی آتا ہون غم نہ کہانا فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ پہر وہ جانباز مقابلہ کو بڑہا اور ایسا مقاتلہ کیا جو درجہ شہادت سے فایز ہوا وَقَالَ السَّيِّدُ ثُمَّ تَقَدَّمَ جَوْنُ مَوْلَى اَبِي ذَرِّ الْغِفَارِي وَكَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ اَنْتَ فِي اِذْنٍ مِنِّي فَاِنَّمَا تَبِعْتَنَا طَلَبًا لِلْعَافِيَةِ فَلَا تَبْتَلِ بِطَرِيقِنَا سید نی اپنی روایت مین بیان کیا کہ بعد ازان مسمی جون غلام ابی ذرغفاری آیا طالب رخصت مولا کی سامنی کہڑا رہا وہ حبشی سیاہ فام گریہ منتظر تہا حضرت نے فرمایا تجہی اجازت آزادی ہی تونی رفاقت ہماری واسطی چین و آرام کی اختیار کی تہی پس اب ہم غمزدہ کی پی مبتلای زحمت نہو زندہ اور سلامت چلا جا کسیطرف کو فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَنَا فِي الرَّخَاءِ اَلْحَسُ قِصَاعَكُمْ وَفِي الشِّدَّةِ اَخْذُلُكُمْ بولا یا ابن رسول اللہ مین ایام رفاہ مین تمہارا نمکخوار جہوٹا کہاتا رہا محنت و مصیبت کی دن منہ چہپا دون یہ نہین روا وَاللّٰهِ اِنَّ رِيحِي لَمُنْتِنٌ وَاِنَّ حَسَبِي لَلَئِيمٌ وَلَوْنِي لَاَسْوَدُ فَتَنَفَّسْ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ قسم خدا کی میرا پسینا بدبو اور نسب و حسب کمینہ و رنگ سیاہ ہی اسیر آرزوی جنت اور معانقہ حور و جوار پیغمبر کی چاہ ہی فَتَطِيبُ رِيحِي وَيَشْرُفُ حَسَبِي وَيَبْيَضُّ وَجْهِي تاکہ رو سفید اور نورانی اور نام و نمود عز و شرف مین لاثانی ہوجاون قدم والا پر سر دہری خوشبوی مشک و عنبر عرق پیشانی مین پاون لَا وَاللّٰهِ لَا اُفَارِقُكُمْ حَتّٰى يَخْتَلِطَ هٰذَا الدَّمُ الْاَسْوَدُ مَعَ دِمَائِكُمْ اسد جانتا ہی یہ ہرگز نہوگا کہ جون راہ مفارقت

پندرہویں مجلس مجاہدہ عمرو بن خالد ناصر سید الشہدا

ہلی جبتک میرا کالا ہوا کی خونِ طاہر وطیب سے نہ ملی ثُمَّ بَرَزَ لِلْقِتَالِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ پس دلیرانہ میدان میں جا کی معرکہ آرای قتال ہوا خوب لڑا کہ بحساب زخم کہا کی خاک پر گرا دنیا سی انتقال کیا فَوَقَفَ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهَهُ وَطَيِّبْ رِيحَهُ وَاحْشُرْهُ مَعَ الْاَبْرَارِ وَعَرِّفْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ امام حسین علیہ السلام بالینِ غلام پر تشریف لائی دعا کو ہاتھہ اوٹھا کی یہ کلماتِ مناجات فرمائی الٰہی اسکا چہرہ ضیا بار اور بو باس خوشگوار کر اسکا حشر کو ساتھہ ابرار اور زمرہ احمد مختار کی رکھنا وَرُوِيَ عَنِ الْبَاقِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَحْضُرُونَ الْمَعْرَكَةَ وَيَدْفِنُونَ الْقَتْلٰى فَوَجَدُوا جَوْنًا بَعْدَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَفُوحُ مِنْهُ رَائِحَةُ الْمِسْكِ حضرت امام محمد باقر اور علی ابن الحسین علیہم السلام سی روایت کی ہی کہ جو لوگ واسطی دفنِ شہدا کی مقتل میں آئی تہی لاش جون کی سب نی دیکہی ہی بعد مدت دس روز کی جو بوی خوشِ عطر جسدِ غلام سی آتی تہی کہ دماغ روحانیونکو بساتی اور چادرِ مغفرت و رضوان اوسپر اوڑہاتی تہی ثُمَّ بَرَزَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الصَّيْدَاوِيُّ فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْحَقَ بِاَصْحَابِي وَبِكَ تَرَكْتُ كَرِهْتُ اَنْ اَتَخَلَّفَ وَاَرَاكَ وَحِيدًا مِنْ اَهْلِكَ قَتِيلًا بعد ازان عمرو بن خالد صیداوی امام حسین علیہ السلام کی پاس آیا بولا یا ابا عبد اللہ مینی ارادہ کیا ہی اپنی رفقا سی جا ملنی کا لاکن تمہیں تنہا چھوڑ جانی کا الم حد سی زیادہ رکہتا ہوں سب یار و مددگار قتل ہوی نرغہ اعدا کا آپ پر دیکہتا ہوں فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ تَقَدَّمْ فَاِنَّا لَاحِقُونَ بِكَ عَنْ سَاعَةٍ فَتَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ سید الشہدا نی فرمایا آگی بڑہ جا کہ میں بہی عنقریب تجہسی ملونگا پس وہ سعادت مند عرصہ نبرد کو قدم زن ہوا یہانتک لڑا کہ آخر کو مارا گیا وَجَاءَ حَنْظَلَةُ ابْنُ سَعْدٍ الشَّامِيُّ فَوَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْحُسَيْنِ لِعِتْبَةِ السِّهَامِ وَالرِّمَاحِ وَالسُّيُوفِ بِوَجْهِهِ وَنَحْرِهِ پس حنظلہ ابن سعد شامی حمایت پر امام کی روبرو کہڑا ہوا مولا کی سامنی جو تیر و نیزہ و تلوار آتی روکنی کو

پندرہوین مجلس روز عاشورا جدال ابن سعد نصار سید الشہدا

سینہ سپر بنا اوسکی منہ اور سر و گردن و جسم پر وار پڑتی ہر چند اوپر تلی گہاو لگتی قدم و فا ہمت

پہی نہ ہٹتی واخذ ینادی یا قوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب مثل

داب قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدہم وما اللہ یرید ظلما للعباد

ویا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد یوم تولون مدبرین ما لکم من اللہ

من عاصم یا قوم لا تقتلوا حسینا فیسحتکم اللہ بعذاب وقد خاب من

افتری اوس حالمین اہل ضلال کو پکارتا اور واسطی اتمام حجت کے متن قران سی ایات عذاب کو سناتا

ای قوم حسین علیہ السلام کی قتل سی باز آو خوف خدا و رسول مین اس بدعت سے ہاتھہ اوٹہاو فقال لہ

الحسین یا ابن سعد رحمک اللہ انہم قد استوجبوا العذاب حین ردوا علیک

ما دعوتہم الیہ من الحق ونہضوا الیک یشتمونک واصحابک فکیف بہم

الآن وقد قتلوا اخوانک الصالحین ارشاد کیا یا ابن سعد تجہ پر اللہ رحمت بہیجی یہ منافقین

عذاب ابدی کی سزاوار ہوی جو تیری نصیحت سنکی رد و انکار کیا اور جو دعوت حق کی اوس سی منہ پہیرا دشنام

دینی کو تجہی اور اصحاب کے لئی قدم بڑہایا ساری برادران ایمانی کا شمشیر جفا سی لہو بہایا فقال صدقت

جعلت فداک افلا نروح الی ربنا فنلحق باخواننا اوسنی جواب دیا سچ ہی اور ہونہین ہی

مین ہو جاوں تیری فدا اگر ہم نہین ملحق ہونگی اپنی یاروں سی جنت مین روبروی خدا فقال لہ رح

الی ما ہو خیر لک من الدنیا وما فیہا والی ملک لا یبلی فقال السلام علیک

ورحمۃ اللہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیک وعلی اہل بیتک وجمع بیننا

وبینک فی الجنۃ قال آمین آمین امام ہدی نی فرمایا قدم بڑہا آگی جا کہ وہ دنیا و

ما فیہا سی بہتر ہی دار بقا حنظلہ بولا اسلام و رحمت خدا تمپر ہو ای فرزند نبی الوری اور اہلبیت پر انکی علاوہ ان

جنکو اللہ نی ہر بدی سی پاک بنایا عنقریب خالق ہمکو جنت مین انکی ساتھہ جمع کری حضرت نی کہا آمین آمین

ایساہی ہوگا تیری خاطر شاد رہی ثم استقدم فقاتل قتال الاشد ید الحموا علیہ فقتلوہ
رضوان اللہ علیہ پس وہ غازی رجز خوان صف اعدا پر حملہ ور ہوا خوب لڑا چاروں طرفسی لشکر کی بھیر تھا
زخم بیحساب زمین پر گرا آخر کو مارڈالا رضوان اور مغفرت کو پہنچا فتقدم سوید بن عمرو بن
ابی مطاع وکان شریفا کثیر الصلوۃ فقاتل قتال الاسد الباسل وبالغ فی الصبر
علی الخطب النازل بعد ازان سوید ابن عمرو جو بڑا شریف اور شب زندہ دار اور نماز گذار تھا میدان
رزم کو سرگرم قتال مثل شیر دلیر آمادہ مرگ ہوا نزول بلا پر صابر و شاکر چلا حمایت دین میں جز مفاخر پڑھا حملات
جراتسی شور قتال مچایا میمنہ و میسرہ اعدا کو خاک میں ملایا حتی سقط بین القتلی وقد اثخن بالجراح فلم
یزل کذلک ولیس بہ حراک حتی سمعھم یقولون قتل الحسین جب وفور جراحات سے چور ہوگیا
تو فوق زین سی زمین پر گرا لاشوں میں مانند مردہ پڑا تھا قوت حرکت نرہی ناگاہ شور لشکر سنا کہ امام حسین علیہ السلام
شہید ہوی اہلبیت سید انام دست یغما سی لوٹی گئی فتحامل واخرج سکینا من خفہ وجعل یقاتلہم
حتی قتل سماعت ہوا اس مصیبت کی تاب و توان نہ ہی مقتل سی اوٹھا گرتا پڑتا چلا اپنی موزی سی چھری نکالی
دشمنوں کی مارنیکو جان سنبھالی شدت سے دوڑ کی بیقرار لڑا تا کہ مرا ہوا خاک و خون میں فگار پڑا فخرج یحیی بن
سلیم المازنی ثم حمل فقاتل حتی قتل پھر یحیی ابن سلیم مازنی صف سے نکلا حملہ کیا لڑتا رہا کہ مارا گیا ثم
خرج من بعدہ قرۃ بن قرۃ الغفاری قال ثم حمل فقاتل حتی قتل پھر قرہ ابن قرہ غفاری
پرسی آگی بڑھا خوب لڑا کثرت جراحت اور غلبہ عدسی مارا گیا وخرج من بعدہ مالک بن انس المالکی
ثم حمل فقاتل حتی قتل بعد ازان مالک ابن انس قدم ہمای نبرد ہوا اپنی درپی حملہ کیا لڑتا رہا آخر کو مارا گیا
ثم خرج من بعدہ عمرو بن مطاع الجعفی ثم حمل فقاتل حتی قتل پس عمرو بن مطاع جعفی کو حملہ
اعدا کا سامنا ہوا تیغ جفا سی بیدم ہوا ثم خرج الحجاج بن مسروق وھو مؤذن الحسین ثم حمل
فقاتل حتی قتل اونکی پیچھی حجاج ابن مسروق جو موذن امام علیہ السلام تھا میدان میں آ مردانہ لڑا وفور جراحت سے گرا

پندرہوین مجلس جانبازی زہیر بن قین وسعید بن عبد اللہ اصحاب سید الشہدا

فدای سولاسر اپنا کیا ثم خرج من بعدہ زہیر بن قین وہو یرتجز ویقول بس بادہ ذا

امام حسین علیہ السلام زہیر ابن قین کرار ہوا رہوا رجنگ کی تلوار نکالی یون رجز کو پڑہتا تہا انا زہیر بن

القین اذودکم بالسیف عن حسین ان حسینا احد السبطین من عترۃ البر التقی الزین

ذاک رسول اللہ غیر المین اضربکم ولا اری من شین فقاتل حتی قتل مائۃ وعشرین

رجلاً پہر ایسا رزم و پیکار کیا ایکسو بیس پیادہ و سوار کو خاک پر گرا دیا آخر کو لشکر مخالف ٹوٹ پڑا کثرت

زخم سی قابو زہیر کا جاتا رہا فشد علیہ کثیر بن عبد اللہ الشعبی ومہاجر بن اوس التمیمی

فقتلاہ اوس حال مین دو شقی نی گہیر ا وہ دلاور بہی مرتبہ شہادت کو پہنچا فقال الحسین حین صرع

زہیر لا یبعدک اللہ یا زہیر ولعن قاتلک لعن الذین مسخوا قردۃ وخنازیر

اوسکو امام حسین علیہ السلام نی جب لہو مین غلطان دیکہا حسرت و اندوہ سی ملال و گریان کہا ای زہیر خدا

تجہی مرتبہ سی ہم اہلبیت کے جدا نہ کری اور تیرے قاتلونکو لعنت کری مثل اونکی جو بندر و خوک ہوی ثم خرج من

بعدہ سعید بن عبد اللہ الحنفی فلم یزل یقاتل حتی قتل پہر سعید ابن عبد اللہ حنفی جنگ کو

نکلا خوب لڑتا رہا تاکہ قربانی راہ وفا ہوا ثم برز حبیب ابن مظاہر الاسدی ثم حمل

رجل من بنی تمیم فطعنہ بعد ازان حبیب ابن مظاہر عرصہ نبرد کو بڑہا ایک شقی نی بنی تمیم سی بہالی کا

ہولا مارا فذہب لیقوم فضربہ الحصین بن نمیر علی راسہ بالسیف فوقع ونزل

التمیمی فاحتز راسہ اوسکی صدمہ سی حبیب کو تورا آیا گر پڑا پہر ہاتہ پیر سنبہالکی اوٹہنا چاہا

ناگاہ حصین ابن نمیر نی اوسکی تلوار فرق پر لگائی کہ سر بخون ہوی طاقت ضبط اور قرار نہ پائی کافر تمیمی

اوترکی دوڑا مجاہد حق کا سر کاٹا جو ہنگامہ برپا ہوا قد مقتلۃ الحسین فقال علیہ السلام عند اللہ

احتسب نفسی وحماۃ اصحابی قتل حبیب سی لشکر امام حسین علیہ السلام درہم و برہم ہوا حضرت نی

حسرت و اندوہ مین پکار کی کہا خدا ہی بدی کا دور کرنیوالا اوسکی حوالی ہی میری جان ناتوان اور سب یاور

چند روز مجالس ائمہ حبیب بن مظاہر ناصر سید الشہداء و شبیب شاکری کا ماجرا

انصار کا وہی نگہبان وقیل بل قتلہ رجل یقال لہ بدیل بن صریم دوسری روایت
آیا ہی کہ حبیب کو بدیل نی شہید کیا ہی واخذ راسہ فعلقہ فی عنق فرسہ فلما دخل
مکۃ راٰہ ابن حبیب وھو غلام غیر مراھق فوثب الیہ فقتلہ واخذ راسہ سر
گردن رہوار مین لٹکایا جب شہر مکہ مین داخل ہوا فرزند حبیب نی جو غیر بالغ لڑکا تہا اپکا سر دیکہا
قاتل پدر کو مار کی سر چہین لیا ثم برز من بعدہ ھلال بن نافع البجلی فلم یزل یرمیھم
حتی فنیت سہامہ ثم ضرب یدہ الی سیفہ فاستلہ وقتل ثلاثۃ عشر رجلا
بعد ازان ہلال ابن نافع بجلی افق میدان سی برآمد ہوا خطا کار دنکو نشانِ تیر قضا کرنی لگا یہانتک کہ ترکش مین کوئی
باقی نرہا پس تلوار میان جلادت سی نکالی اعدا مین قتل کی دہوم ڈالی پیادہ اور سوار مین ہل چل پڑی تیرہ شقی کی
روح جہنم کو بہیجی فکسروا عضدیہ واخذوہ اسیرا فقام الیہ شمر فضرب عنقہ اعدا کا
ہجوم ہوا دونو شانکو توڑا پہر تاب قیام نرہی وفور جراحت سے حالت غیر ہی ستمگارنی جبر کی اسیر کیا
روبروی ابن سعد پہنچایا شمر شقی نے تیغ لیکی اوٹھا دستِ جور وستم سی غازی کا سر کاٹا وفی المناقب
ثم خرج جنادۃ بن الحرث الانصاری وقال ثم خرج من بعدہ عمرو بن جنادۃ
روایت مناقب ابن شہر آشوب کی آیا ہی پہر جنادہ ابن حرث اور عمرو ابن جنادہ نی درجہ شہادت پایا ہی
قال ثم خرج عبد الرحمان بن عروۃ ثم قاتل حتی قتل پس عبد الرحمن ابن عروہ میدان میں
بڑہا خوب لڑا وہ بہی آخر کو مارا گیا وجاء عابس بن شبیب الشاکری ومعہ شوذب مولی
شاکر فقال یا شوذب ما فی نفسک ان تصنع قال ما اصنع اقاتل حتی اقتل اور
جان بازی اور معرکہ آرائی مین وقتِ امتحان دیکہا تو عابس ابن شبیب شاکری جوش تہور مین ہم
سید انکو بڑہا اوسکی ساتہہ غلام ہی شوذب نام بند حیات سی آزاد تہا آقا نی پوچہا کہو تمہین ارادہ کیا ٹہرا
کہا بولا تمہاری رکاب مین رہونگا اور اعدا سی حمایت پر لڑونگا یہانتک جو مارا جاون مولا کی کام آون

۴۵۵

يقبل منه ذلك لاستغناء بالناس
ويأخذ منه زكوة فلا يجد احدا
يطلب الرجل منكم من يصله بماله
كنوز يخرجها الناس على وجهها
الف ذكر لا يولد منهم انثى

برزم وفا مین سے دیکھی قدم بڑہاون او سدم آرام پاون قَالَ ذَالَ الظّنُّ بِكَ فَتَقَدَّمْ بَيْنَ يَدَي
اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يَحْتَسِبَكَ كَمَا احْتَسِبُ غَيْرَكَ فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يَنْبَغِي لَنَا اَنْ
نَطْلُبَ فِيْهِ الْاَجْرَ بِكُلِّ مَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ لَا عَمَلَ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاِنَّمَا هُوَ الْحِسَابُ
عابس نی کہا یہی ظن تہا تجہپر بہر ابس غریب کربلا کی روبرو سپر بلا ہو جا تاکہ جو پاسداری کا رہ گیا ہی
پورا دیکہا جیساکہ امر واقع شر اعدا غیر دن سی ظہور مین آیا ہے سینکہ یہ روز یاری او ر طاعت ہے سا تہہ
مولا کی ہمارا جوا ومین کوشش او ر سعی سی طلب کرین اجر عقبیٰ جہان تک ہو سکی طرفداری اولاد
خیر الوریٰ کہ بعد ازین پہر دن نہین عمل کی مہلت کا فَتَقَدَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَقَالَ يَا اَبَا
عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَمْسٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَرِيْبٌ وَلَا بَعِيْدٌ اَعَزَّ عَلَيَّ وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْكَ
وَلَوْ قَدَرْتُ عَلٰى اَنْ اَدْفَعَ عَنْكَ الضَّيْمَ اَوِ الْقَتْلَ بِشَيْءٍ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَدَمِيْ
لَفَعَلْتُ پس وہ وفادار جان نثار امام حسین علیہ السلام کی حضور مین آیا آداب تحیت اور سلام دوری
بجالایا مولا کی تنہائی او ربیکسی کا غم کہایا اشک خون چشم حسرت سے بہایا عرض کی یا ابا عبد اللہ بخدا قسم
کوئی نزدیک میری قریب اور بعید کا تسی عزیز نہین ہی اور کوئی خیر آپ سے زیادہ مجہی محبوب و مرغوب
مد نظر نہین ہی اگر آپکی ستم و جور سی بار ہی جانی کو مین قادر دفع ہو سکتا اور سوای اپنی لہو بہانی جان قربان
کرنی کی دوسری صورت پاتا ہرگز دریغ نہ کہتا لاکن کیا کہون بہت جی جلتا ہی بغیر مرنیکی اور کچہہ
بہنین بن پڑتا ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَلٰى هُدَاكَ وَهُدٰى
اَبِيْكَ یا مولا ابا عبد اللہ نازل ہو تیپر درود و رحمت خدا مین گواہی دیتا ہون کہ دنیا مین تمہاری
ہدایت پر چلتا رہا اور شاہ ولایت والد آقا کی پیروی مین آخرت کو چلا ثُمَّ مَضٰى بِالسَّيْفِ
نَحْوَهُمْ بعد پابوسی اشکبار و بیقرار اسرور کو وداع کیا تلوار علم کئی صف لشکر کفار سے مقابل ہوا +
قَالَ رَبِيْعُ بْنُ تَمِيْمٍ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ مُقْبِلًا عَرَفْتُهُ وَقَدْ كُنْتُ شَاهَدْتُهُ فِي الْمَغَازِيْ

پندرھوین مجلس روز عاشورا حال عابس و شوذب انصار سید الشہدا

وکان اشجع الناس فقلت ایھا الناس ھذا اسد الاسود ھذا ابن شبیب لا یخرجن الیہ احد منکم ربیع ابن تمیم حاضرِ معرکہ کہتا ہی جب مینی عابس کو متوجہ میدان دیکھا پہچانا ہی کہ اوسکو بہت واقعہ غزوات مین لڑتا پایا تھا بڑا شجاعت شعار بہادر جرأت نشان عرصۂ ہیجا تھا اپنی سپاہ سی بولا ایھا الناس کوئی اسکی مقابل نجائی اور شیر ابن شبیب سی جان بچائی حد کہاں خذ نیادی الا رجل الا رجل فقال عمر بن سعد ارضخوہ بالحجارۃ من کل جانب وہ صفدر غازی اور فدیۂ شاہ حجازی میدان مین کہڑا جلوہ طرازی کرتا ہوا ان ترکی و تازیکو للکارتا کہ ہی کوئی مرد سپاہی جو ہرکی نیزہ بازی مین مجھسی لڑتا جب کسی بزدل نی قدم جرأت آگی نہ رکھا عمر ابن سعد نی چلا کی اپنی سنگدلون سی کہا اس دلیر کو چار طرف سی گہیر لو اور دستِ جفا سی پتھر برساؤ فلما رای ذلک القی درعہ ومغفرہ ثم شد علی الناس فواللہ رایتہ یطرد اکثر من مائتین من الناس ثم انھم تعطفوا علیہ من کل جانب فقتل ہرگاہ یہ ماجرا عاشقِ شاہِ کربلا نی دیکھا اپنی دل سی شوقِ شہادت مین بیتاب ہوکی بکتر زرہ اور خود اور چار آئینہ جان بچانی کی اوزار ہین مرنیوالونکی سر و تن پہ بار ہا گوارا کیا اور کارِ ہین مغفر اور بکتر کو اوتار کی زمین پر پہینکا غول سوار و پیادونکی حملہ کیا قسم خدا کی زیادہ دو سو آدمی کو مار بہگاتا جدہر باگ رہوار کی پہراتا صف کی صفائی کرجاتا وہ ناپکار پہر کمین سی چارون جانب ہجوم لاتی اور تیر و نیزہ و پتھر کی وار لگاتی آخر کو وفورِ جراحت سے چور کیا مرکب سی گرا کی دلاور کو مار لیا فرایت راسہ فی ایدی رجال ذوی عدۃ ھذا یقول انا قتلتہ والاخر یقول کذلک راوی کہتا ہی کہ مینی اوسکا سر چند ذی ہمتونکی ہاتہہ مین دیکھا کہ آپسمین قتلِ عابس پر جہگڑا ہوتا تہا ثم جاء عبد اللہ و عبد الرحمن الغفاریان فقالا السلام علیک یا ابا عبد اللہ احببنا ان نقتل بین یدیک وندفع عنک اونکی بہی خدمتِ سلطانِ کربلا مین عبداللہ اور عبدالرحمان غفاری آئی ادابِ سلام ادا کرکی یہ سخن لب پر لائی

پندرہوین مجلس جہاد انصار و غلام ترکی سید الشہدا

ہم چاہتی ہین اپکی دفع بلا کو قربان ہون اور معرکہ شہادت مین جان دیکی زندہ جاودان ہون فقال
مَرحَبًا بِکُما اُدنُوا مِنّی فَدَنَوا مِنہُ وَھُما یَبکِیانِ فقال یَا ابنَی اَخِی مَا یُبکِیکُما وَاللہِ
اِنّی لَاَرجُوا اَن تَکُونَا بَعدَ سَاعَۃٍ قَرِیرَیِ العَینِ حضرت نے فرمایا رحمت خدا خوشا حال تمہارا
میری پاس آو پکی جاو سر کٹاو جب نزدیک ائی قدم والا پہ سر جھکائی نظارہ کیا آنسو بہاتی تہی
یاد اور آہ کرتی جاتی تہی امام علیہ السلام بولی ای فرزندان برادر کیون اشکبار ہو تجہ ابہی امید ہی کہ بعد از ایک
ساعت بادل مسرور اور دیدہ پر نور حورون سی ہمکنار ہو فقالا جَعَلَنَا اللہُ فِدَاکَ وَاللہِ مَا
عَلَی اَنفُسِنَا نَبکِی وَلٰکِن نَبکِی عَلَیکَ نَرَاکَ قَد اُحِیطَ بِکَ وَلَا نَقدِرُ عَلٰی اَن نَنفَعَکَ
جواب دیا اللہ ہمکو تمہاری اوپر فدا کری کہ تم اپنی ساری اپنی جان اور ترک جہان کی واسطی نہین روتی ہین
بلکہ اپکی تنہائی پر حسرت و زاری کا غلبہ ہی کہ تمہین اعدائی گہیرا ہی کچہہ نہین ہو سکتا ہی فقال جَزَاکُمَا اللہُ
یَا ابنَی اَخِی بِوُجدِکُمَا مِن ذٰلِکَ وَمُوَاسَاتِکُمَا اِیَّایَ بِاَنفُسِکُمَا اَحسَنَ جَزَاءِ المُتَّقِینَ
اوس حجت پروردگار نی کہا جزای نیک دی تمکو خدا او نہین پاتا ہون الفت اور دوستی کو تمسی ای فرزندان
برادر عنقریب پاس حمایت اور جان نثاری مین مرتبہ متقین سی ہو گی بہرہ ور ثُمَّ اسْتَقدَمَا وَقَالَا
اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا ابنَ رَسُولِ اللہِ فقال وَعَلَیکُمَا السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ
فَقَاتَلَا حَتّٰی قُتِلَا وداع آخر کو سرور کی پاس آئی عرض کی یا ابا عبد اللہ تم پر سلام اور تحیت الٰہی نازل
ہو جاوی حضرت نے جواب سلام دیا مزید رقت اور اندوہ سی رخصت کیا دو نو غازی مانند شیر حملہ آور ہوی
قوم بیدین سی خوب لڑی رتبہ شہادتکو پہنچی ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ تُرکِیٌّ کَانَ لِلحُسَینِ وَکَانَ قَارِیًا
لِلقُراٰنِ فَجَعَلَ یُقَاتِلُ ثُمَّ سَقَطَ صَرِیعًا بعد ازان مولای بندہ و آزاد کا غلام ترکی علیہ و فاتحہ
نکلا قاری قران عابد و زاہد پروردہ احسان شاہ شہیدان تہا حمایت اور پاسداری مین آفاقی اعدا
خوب لڑا غلبہ زخم کاری اور ہجوم پیادہ و سوار سی خاک و خون مین گرا فجاء الحسین فبکی ووضع

منیتہ فرای الحسین فقتلتم ثم صار الی ربہ دم توڑتا ہچکیان لیتا سکرات موت مین

انہین پہیر دیتا ناگاہ فرطِ محبت سے امام بالینِ غلام پر آئی حالت زار دیکہی تو سینہ شکب لالہ فام ہوا

تہوڑی سی اوتری اپنی رخسار کو اوسکی چہری پر ملا غبارِ صورت کی صفائی کو دستِ شفقت سے پہرا جبہ ثانی

انہین کہولین دیکہا مولا کو پیار کرتی روتی پایا تو ہنس دیا جان کو رونمائی پر قدم سرور کی وارا

حضورِ خدا مین باغِ فردوس اور قصرِ اعلی کو سدہارا قال ثم رماهم یزید بن زیاد بن الشعثا

بثمانیۃ اسہم ما اخطأ منہا بخمسۃ اسہم امام جلیل کی صف قلیل سی یزید بن زیاد نی اعیان

اہل عناد پر کمان کہینچی چہ تیر اعدا کو ماری کہ پانچ فی خطانہ کی ہپانی ہمہی وکان کلما رمی قال

الحسین اللہم سدد رمیتہ واجعل ثوابہ الجنۃ فحملوا علیہ وقتلوہ جو خدنگ

تیز پرواز قدر انداز کا چہوٹ جاتا امام علیہ السلام دعا مانگتی ہدفِ اجابت دکہاتا کہ خدایا اسکی نگاہ

تو دہ دلِ منافق کی تہہا اور ثواب مین تیر لگانی والی کو منزلِ خلد مین ہمارا لاحق بنا پس اعدا کا اوس دلاور پر

ہجوم ہوا مرکی حافظ شہد سی جاملا ثم قال محمد بن ابیطالب وغیرہ وکان یاتی الحسین

الرجل بعد الرجل فیقول السلام علیک یا ابن رسول اللہ یس راویان محمد ابن ابیطالب

وغیرہ نی کہا کہ باری باری ہر ایک صحابی آتا السلام علیک یا اباعبداللہ کہتا سبطِ مصطفی سی رخصت

مانگتا فیجیبہ الحسین ویقول وعلیک السلام ونحن خلفک ثم یقرأ امامِ غریب جواب

سلام دیتی اس آیت کو تلاوت فرماتی ٹہنڈی سانس لیتی فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من

ینتظر حتی قتلوا عن اخرہم رضوان اللہ علیہم ولم یبق مع الحسین الا اہل بیتہ

تاکہ انصار و یاوروں سی ایک دوسرے کی رخصت ہوا میدان کو جاتا اہ حمایت پر جان کہوتا

یہان تک جو کوئی فدائی باقی نہ رہا سوای مردانِ اہلبیت اور اقربای شاہ شہدا وهكذا یکون

المؤمن یوثر دینہ علی دنیاہ وموتہ علی حیاتہ فی سبیل اللہ ینصر الحق و

سولہوین مجلس فضائل بکا و قتال اقرباے سید الشہدا

ان قیل قال سبحانہ و تعالی یو نہین مو منین اپنی دین کو دنیا پر غالب رکھتی ہین تو انکو حیات ہی
راہ خدا یاری حق پر گوارا کرتی جب ماری جاتی ہین رب انام سی خطاب عظمی پاتی ہین ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون سید ان قتال ہین جو لوگ
دار انتقال سی گذرتی ہین جاودان جنت کہاتی پیتی رہتی ہین ولما وقف رسول اللہ علی
شہداء احد و فیہم حمزۃ وقال انا شہید علی ہولاء القوم زملوہم
بدمائہم فانہم یحشرون یوم القیمۃ واوداجہم تشخب دما فاللون لون الدم
والریح ریح المسک روایت کی ہی ہرگاہ رسول اللہ شہداے احد کی مقتل مین پہنچی کہ حمزہ سید الشہداے
وہان پڑی تہی کہڑی ہو کی بولی مین گواہی دیتا ہون اس قوم پر کہ خاک اور خون مین غلطان ہین روز
قیامت کو درجات عالیہ انکی لابیان ہین جب محشور ہونگی حلق سی لہو بہتا نظر آئیگا سرخی خون مین
خوشبوی مشک سی دماغ معطر ہو جائیگا نظم لمولفہ بیان کیا کرون انکی حدیث رنج و ملال
کہ دلکو تاب نہین ہی زبان ناطقہ لال سرشک خون سی دامن بہری ہین مردم کی فغان و آہ نی برہم کیا
جہان کا حال صف عزا مین فرشتونکو ہوش عمسی نہین ہوا ہی طارم اعلی مین جبرئیل ندہال یہ شور
ماتم عظمی جو عرش سی گذرا غلط نہین تلاطم ہو بارگاہ جلال عجب کلام ہی ناظم کا دردسی موزون
پسند خلق و خدا و رسول وسحر حلال

سولہوین مجلس فضائل بکا و خوف خذلان بیکسی و رد عاشورا جہاد اقرباے جناب سید الشہدا

دباعی تیر غم شاہ دلکو برماجائی ایسا رو و کہ ابر شرماجائی سرما تو گیا سرد ہی کیون بزم حسین
ٹہنڈی آہین بہر و تو گرما جائی رباعی تعمیر نگر خراب ہو نیکی لئی غافل کیا قبر کم ہی سو نیکی لئی
ہی عین خطا یہ چشم پوشی تیری آنکہین تجہی حق نی دی ہین رو نیکی لئی رباعی بیہوش سکینہ تہی

عطش کی ماری اور زرد غم شاہ سی تہی رخساری حیرت ہے نہ کیون خشک ہوا شمر کا ہاتھ شبیر کی بیٹی کو طمانچی ماری دماعی جب کٹ گیا سجدی مین سرِ پاکِ حسین تب ٹوٹ پڑی لشکری پوشاکِ حسین فریادہی امت نے کفن کی بدلی پامال کیا پیکرِ صدچاکِ حسین تمہیدِ بکا فضائلِ بانی عزا و ذاکرِ مراثی شہدا ثواب بانی اور کہنا دینی کا اہلِ اسلام کا ایمان تمام بملکِ علّام اور خیرالانام اور اوصیای کرام ہی اور صدقِ دوستی کو زیارتِ محبوب اور ذکرِ مطلوب ضروری خاص و عام ہی لاکن جب کہ ملاقات کے اسباب حجاب درمیان سی مفقود ہون تو باتین ذات و صفات مدعا بہا کی ہر مقام و ایام مین چاہیی موجود ہون یہ فعل بدون اجتماعِ اشخاص اور استماعِ بیان قاری نہین آتا ہی بنابران انعقادِ مجالس اور انشادِ مراثی کا قاعدہ نزالِ مقصود بتاتا ہی کہ بدونِ یاد آوری اور تمہید فضیلت اور مصیبت بندید مدت مدید مین غفلت ہوجاتی + حرکتِ بیقراری اور تولید محبت مین مسامحت اور منافرت شدید صورت دکہاتی شواہد عقل ہی جانو کہ اصلِ بکا کیا ہی قوۂ نقل مین پہچانو کہ دریای سرشک کس چشمہ سی بہتا ہی اول مشاہدہ عجایبات اور مرغوبات مین سیلان طبیعی والہ و شیدا کردیتا ہی دوسری سماعتِ حروف و حکایاتِ واقعاتِ غیب کا تصور نقشہ بناکے اوس اضطراب مین خونِ دل کا جوش کہانا بخارِ شوق اور شعف یا حزن اور ملال کا غلیان مین آنا عیان ہوکی جانا کاسہ فرق مین ٹکرانا وہان سی استحالہ پاکی پانی کا رنگ لانا راہ چشم اور دماغ سی تقاطر فرمانا اور فرطِ اندوہ مین نالہ اور شیون کا سر اوٹہانا صیحہ و فریاد کا طاقتِ صبر و تحمل سی گرانا جزع فزع کا غلبہ بیتابی مین قریب ہلاک پہنچانا تصرفِ غم و الم سی کشورِ وجود کا درہم و برہم ہوجانا ان امور کو تجربہ سی بداہت کا مرتبہ حاصل ہی اور منکر اس مقدمہ کا نادان اور جاہل ہی جو کہ اس زمانہ مین انبیا اولیا کا دیدار دشوار تا نظارہ طلعت سے عشق کی قوت بہ حین کری الابعاد وصف العشق یضعف العیش اونکی جمالِ خصال کا انوار نقشہ خیال اور آئینہ افکار مین دیکہنا درکار کہ ولولہ بیخودی سی شور و

هذه العلة منتفية عن أوليائه من الظالمين واتقاؤه من المخالفين اذا كانت العلة في غيبة الامام خوفه ولا انذار مسئلة خامسة فان قالوا منعها الامام من البروز والظهور ولو اتفق ذلك لما كان الا في حال تمكن

ستر سوین مجلس فضائل بکا خدمت اہل عزا و جہاد اقربای سید الشہدا

سلسلۂ ولا و دوستی بدون اس حلقہ کی محکم نہین ہوتا اور سوای طریق مذکور کی راہِ الفت کا پتا نہین
ملتا بلاد و امصار مین بازار سود و زیان کہلا ہی عامل ابرار نی اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ کشت کاری
کہا ہی مگر یہہ ہی دلال چاہیی کہ متاعِ نفع و ضرر کو بتائی اور خریدار کو نقدِ غیبت سی دوکانِ سوداگر تک
پہنچائی لہذا جو مجلس جمعیتِ احباب کی مقرر کری بانیٔ رسمِ حسنات ہی اور جو بختِ جگر اور خوناب بصر
اصحاب کو صلای دعوت دی وہ مستحقِ دعواتِ خیرات ہی جو نظم و نثر مین فقراتِ معرفت لکہی نار جہرا
معینِ ائمہ ہدی ہو جو حدیث و روایات کو مراتبِ اہلبیت سی پڑہی ممدوحِ آلِ عبا ہو اوس تقریری
جو روئی یا رولائی خواہ شبیہ اہلِ عزا ہوی ہمرتبہ حلقت و ولا کہلائی جو حسرت زدہ یَا لَیْتَنِیْ
کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا خالصِ نیت سی کہی درجۂ شہدا و جنت و طوبی پائی جو ارباب
ذکر کو حرمت و عزت سی بلائی اونکی ساتھہ کچہہ سلوکِ نقد و جنس مین پیش آئی خواہ زن و مردِ حضار کو
طعام کہلائی یا جامِ لطف سی پانی اور شربت پلائی اگر مقدور نہو تو جہاڑو دی مطبخ مین آگ سلگائی
دستِ صدق و صفا سی فرش بچہائی واسطی حفاظت کی اونکا جوتا اوٹہائی کوئی طرح کی خدمت
آرام و آسایش کی بجالائی بگوشِ ہوش مین سنو کیا نعمت اور دولت پائی خاطر جمع رہو سلطان
ہفت کشور سی زیادہ ہو جائی مجلس کرنیوالا اور حاضرینِ بزمِ عزا کا رتبہ خبرِ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا
الی آخر ختمی پناہ سی ماثور ہی اور ارشادِ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ الْحُسَیْنِ وایضا یَا فُضَیْلُ
اَتَجْلِسُوْنَ وَتُحَدِّثُوْنَ الْحَدِیْثَ ابی عبد اللہ سی دونو کا مذکور ہی منشی نثر اور مرثیہ کی شعرا دونو
ذاکرِ فضایل اور مصائبِ مولا کا صلہ خواب ابنِ دعبل مین دیکہو اور نقلِ ابی عمار و ابی ہارون و جعفر و سہل
اجر و ثوابِ خدا و ناصر و معین و یاور کا خطاب سنو سامعِ عباراتِ حدیث و روایات جو اس بزم تک آیا
اور جالسِ محفل و ریزندۂ عبرات کو صادقِ آلِ پیمبر نی یون فرمایا ہی کہ رسولِ خدا و علیِ مرتضی و فاطمہ زہرا
حسنین علیہم السلام سی وصلت کرتا ہی ہم اہلبیت کی حقِ معرفت اور دوستی و محبت مین پورا کامل

ستر ہوین مجلس حدیث الہام الٰہی حضرت موسیٰ کو اطلاع عاشورا

رہتا ہی خدام تعزیت سرا کی وصف مین حکایت زنِ زانیہ بجا مین یدہ سنگر دیکہی اب انعام قاری
اور ناظم واقعات کو بیان کرون جو اونکو نقد وجنس اجر سی عوض مین کیا لی خوانند ونکا پڑا درجہ ہی
کہ اپنی کلام سی معجزہ داود لاتی ہین دل سخت غافلین کو حرف جانگداز اور صوتِ حسن سی نرم بناتی ہین
اگر یہ پیشہ ورکشورِ علم اور مقامِ انشا واملا وارشاد مین جان نہ کہوتی ہر آئینہ ابواب یاد آوری سیرت
عترتِ طاہرہ کی مسدود ہوتی یہ منصب شرف تمکین پہلی روح الامین اور بعض ملائکہ مقربین کو حاصل تہا
جو آدم سی لیکی خاتم المرسلین تک ہر نبی سی قصہ شہادت امام حسین علیہ السلام کا قایل تہا اونکی بعد
مخبرِ صادق سیدِ کائنات وائمہ ہداۃ وصحابہ حضرات نی اس مضمون کو ادا فرمایا ارواح گذشتہ واشباح آیندہ کو
حسرت واندوہ مین سرشک خون سی رولایا و قد ذکر جمع من العلماء حدیثا فی هذا الباب
قال موسی فی مناجاته لم فضلت یا ربی امة محمد صلی الله علیه واله علی سائر الامم
ہماری علمانی اس باب مین حدیث صحیح بیان کی ہی کہ ایکروز مناجات مین موسیٰ نی خدا سی یہ بات کہی ہے
بار الہا است محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کو سائر امم پر کس وجہ سی فضیلت دی کہ بنی اسرائیل اور کسی فرقہ کو
وہ شرافت نہین پہنچی قال اللہ تعالی فضلتهم بعشر خصال قال وما تلك الخصال التی
یعملونها حتی امر بنی اسرائیل یعملونها جناب داور نی ارشاد کیا دس صفت سی اونکا رتبہ بڑہا
کلیم الٰہی نی کہا وہ بتا کہ اپنی قوم کو امر کرون اوسکا قال الله الصلوة والزکوة والصوم و
الحج والجهاد والجمعة والقران والعلم والعاشورا قال موسی یا رب وما العاشورا
حق تعالی نی فرمایا کہ اس عشرہ مبشرہ پر اونکا عمل ہوتا ہی جمیع و سوین خصلت حسنہ روزِ عاشورا ہی
موسیٰ نی پوچہا الٰہی اوسکی حقیقت کیا ہی جو سبکی آخر مین نام باسعادت لیا ہی قال البكاء والتباكی
علی سبط محمد والمرثية والعزاء علی مصیبة ولد المصطفی خالق عالم نی کہا
ای موسیٰ واسطی فرزند محمد مصطفی کی نالہ وبکا اور شدتِ اندوہ مین رونی والونکی صورت بنانا

خصصنا من غيره كما ميزت انتعاص الاثم ... والمعجز انما نعلم دلالته ... والاستدلال والشبه تدخل في ذلك ... يمتنع ان يكون كل من ... بان المعلوم من حالها ... وفي النظر في معجز ... يخاف منه على ان اوليائه ... مستقفون به في حال ... على وجوب طاعته عليهم
بينهم وقطعهم على وجوب ... وان ارتكاب القبيح ...
لا لكان ان يخافه وان ارتكاب ...
من نادية وانتقامه ومواخذته ... ارتكاب القبيح ...
فعل الواجب وتقل ارتكاب القبيح ... يحصل لهم اللطف ...
الى فعل الواجب ... في هذا الباب اقوى
بل ربما كانت الغيبة في هذا الباب ...
لان المكلف اذا لم يعرف مكانه ...
على موضعه وتجوز فيمن لا يعرفه ... ان يكون
الى فعل الواجب اقرب منه الى ذلك لو عرفه
٣٦٣
... في الانتفاع به وللخوف فيه فالقول ان ...
لا يجوز ان يكون في المنافع كاستتار ...
يكون ذلك وفي ظهوره وقوة سلطانه ...
الولي والعدو والمحب والمبغض ولا ينفع
به في حال الغيبة الاولياء دون عدوه
وايضا فان في انبساط يده منافع كثيرة
لاوليائه وغيرهم لانه يحمي حوزتهم ويسد
ثغورهم ويومن طرقهم فيتمكنوا من التجارات
والمغانم ويمنع الظالمين من ظلمهم فيتوفر
اموالهم ويصلح احوالهم غير ان هذه منافع
دنيوية لا يجب اذا فاتت مع الغيبة
ان يسقط التكليف معها والمنافع الدينية
الواجبة في كل حال بالامامة قد
بينا انها ثابتة لاوليائه مع الغيبة
فلا يجب سقوط التكليف بها
مسئلة سادسة قالوا لا يمكن
ان يكون في العلم بشر له من التقي

سولہوین مجلس فضائل بکا وعزا حضرت موسیٰ کو الہام خدا سے اطلاع روز عاشورا

اوسکی عزا ومصیبت پر مرثیہ جانسوز پڑہنا یا موسیٰ مامن عبد من عبیدی فی ذلک الزمان بکی او تباکی و تعزی علی ولد المصطفیٰ الّا وکانت لہ الجنۃ ثابتا اے صاحب درگاہ کبریا کلیم بے ہمتا کوئی بندہ میری عبادسے نہوگا جو اوس ایام حیات مین او پر سبط خیر الوریٰ سیرشک بہائے خواہ وضع گریہ اور بکا دکہائے الّا بہشت مین ضرور جائیگا وما رجل انفق مالہ فی محبۃ ابن بنت المصطفیٰ طعاما وغیر ذلک درہما او دینارا الّا وبارکت لہ فی دار الدنیا الدرہم بسبعین درہما جو آدمی محبت مین فرزند بنت مصطفیٰ کی اپنی مال سے طعام دیگا یا زر قلیل اور کثیر سامان تعزیہ اور سوگ مین صرف کریگا اوسکو دنیا مین برکت کے عوض ہر ایک درہم کی ستر دونگا اور نقد رضا و خوشنودی مین ہر دینار کا دنیاہی بدلہ بخشونگا وکان معافا فی الجنۃ وغفرت لہ ذنوبہ باعزتی وجلالی مامن رجل او امراۃ سال دمع عینیہ فی یوم عاشورا وغیرہ قطرۃ واحدۃ الّا وکتبت لہ اجر مائۃ شہید الحدیث اوس شخص کو آمرزیدہ اور مسرور جنت مین رکہونگا حشر مین سب خطا کی مواخذہ سے برات آزادی لکہونگا مجہے سوگند اپنی عزت وجلال کی جس عورت مرد کی آنکہہ سے روز عاشورا وغیرہ قطرہ اشک باہر آئے اوسکی نامہ عمل مین قلم رحمت سے اجر سو شہید کا رقم کیا جائے روی فی الوسائل عن ابی الحسن الرضا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ ظہر فی بنی اسرائیل قحط شدید سنین متواترۃ کتاب وسائل سے شہادتین لکہاہے کہ حضرت امام رضا نے قول رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ نقل کیاہے ایکدفعہ قوم بنی اسرائیل مین قحط شدید ہوا جو دو سال متواتر غلہ کی پیدائش مین فتور مزید پڑا وکان عند امراۃ لقمۃ من خبز فوضعتہا فی فیہا لتاکلہا فنادی السائل یا امۃ اللہ الجوع اوس قوم مین ایک عجوزہ کی پاس فقط لقمہ نان خشک باقی تہا جو شدت اشتہا مین کہانیکو اپنی منہ مین کہا ناگاہ مضطر مینوا

سولہوین مجلس فضائل کا وصدقات راہ خدا عوض پانی پلانیکا

بکا اسہوک سی مرا نہ کی واسطی ایزن پارسا گر اکہلا فقالت المرأۃ اتصدق فی مثل ہذا الزمان فاخرجتہا من فیہا ودفعتہا الی السائل ہر زال نی اپنی دلسی کہا ایسی وقت عسرین مزہی خیر انکلا پس دست توفیق نی نوالہ دہان سی نکالکی سائل کو دیا وکان لہا ولد صغیر یحطب فی الصحراء فجاء الذئب فحملہ فوقعت الصیحۃ فعدت الام فی اثر الذئب عورتکا ایک فرزند ہی چہوٹا تہا جو صحرا سی لکڑیان چنکی لایا کرتا ناگاہ بہیڑیا اوسپر کمین سی دوڑا منہ مین کمر کو پکڑ لیا اور ٹہا کی سمت بیابان بہاگا بچہ زور سی ماںکو چلایا والدہ سنکی پیچہی چلی شور مچایا فبعث اللہ جبرئیل فاخرج الغلام من فم الذئب فدفعہ الی امہ ثم قال لہا جبرئیل یا امۃ اللہ ارضیت لقمۃ بلقمۃ رب جلیل نی جبرئیل کو وہان بہیجا کہ طفل کو دہان گرگ سی چہڑا لیا جیتا اور سلامت ماںکی حوالی کیا پہر اوسکو پکار کی حامل وحی نی فرمایا راضی اور خوش ہوئی تو ای کنیز خدا جو ایک لقمہ دیا ویسا ہی لقمہ سترہ دیا پایا مروی عن امیر المؤمنین اول ما یبدء بہ فی الآخرۃ صدقۃ الماء امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی سرچشمہ دہان سی زلال ارشاد بہا ہی کہ روز قیامت جو ابتدا کرینسا تہ اوس عمل خیر کی صدقہ پانیکا ہی وعن الصادق افضل الصدقۃ ابراد کبد حراء اور جعفر صادق علیہ السلام نی کہا ہی بہترین خیرات جگر کی عطش کا بجہانا ہی وعنہ من سقی الماء فی موضع یوجد فیہ الماء کان کمن اعتق رقبۃ پہر اوسی حضرت نے ارشاد کیا جسنی برادر مومن کو پانی ایسی جا دیا کہ جہان وہ میسر آتا ہی بہت سا ثواب اوسنی پایا بردہ آزاد کرنیکا ومن سقی الماء فی موضع لا یوجد فیہ الماء کان کمن احیا نفسا فکانما احیا الناس جمیعا اور جو سیراب کری پیاسی کو ایسی مقام پر کہ وہان قحط آب شیرین کا اوسنی کا تہ مردیکو جان بخشی بلکہ باعث احیاء ہو خلق عظیم کا وعن الباقر قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ والہ فقال علمنی دعاء ادخل بہ الجنۃ کتاب سیر

ثمانین وخمسین سنۃ فلما اتاہ ملک الموت علیہ السلام قال یا نوح یا اکبر الانبیاء یا طویل العمر ویا مجاب الدعوۃ کیف رأیت الدنیا قال مثل رجل بنی لہ بیتا لہ بابان فدخل من واحد وخرج من الآخر وکان لقمان بن عاد الکبیر اطول الناس عمرا بعد الخضر وذلک انہ عاش ثلاثۃ آلاف سنۃ وخمسمائۃ سنۃ ویقال انہ عاش عمر سبعۃ انسر وکان یاخذ فرخ النسر الذکر فیجعلہ فی الجبل فیعیش النسر منہا ما عاش فاذا مات اخذ آخر فرباہ حتی کان آخرہا لبد وکان اطولہا عمرا فقیل طال الامد علی لبد وعاش ربیع بن ضبع الفزاری ثلاثمائۃ سنۃ واربعین سنۃ وادرک النبی ص وہو الذی یقول ہا انا ذا ... امل الخلود وقد ادرک عمری ومولدی حجرا امرئ القیس ... ومنہا ... قال اذا عاش الفتی مائتین عاما ... المستوغر بن ربیعۃ ثلاثمائۃ وثلاثین سنۃ وہو الذی یقول ولقد سئمت من الحیاۃ وطولہا وعمرت من عدد السنین مئینا مائۃ اتت من بعدہا مائتان لی وعمرت من عدد الشہور سنینا ... وعاش اکثم بن صیفی الاسدی ثلاثمائۃ وستۃ وثلاثین سنۃ وہو الذی یقول ان امرأ قد عاش تسعین حجۃ الی مائۃ لم یسأم العیش جاہل خلت مائتان غیر ست واربع بعد عشر ... وکان ممن ادرک النبی ص وآمن بہ ومات قبل ان یلقاہ وعاش ذو یزن بن زید ... سنۃ وستا وخمسین سنۃ فلما حضرہ الموت قال الفتی علی الدہر خلدا ... والدہر ما اصلح یوما افسد یغد ما اصلح الیوم غدا وعاش دوید بن ... الصمتمائۃ سنۃ وقتل یوم حنین وعاش صیفی بن رباح بن اکثم

۶۵ ہم

سولہوین مجلس فضائل کا ثواب واجر پانی پلانیکا

شہادت مین آیا ہو زبانِ وحی ترجمان پر حضرتِ باقر علیہ السلام کی جاری ہوا کہ رسو خدا کی پاس ایک اعرابی حاجت اپنی لایا شفیعِ دریای ہدایت اور کہنے لگے بولا ای سیدِ انبیا ایسی عامجھی تعلیم کرو کہ او سکی سبب مین پاون جنت اور تسنیم کو فَقَالَ اَطْعِمِ الطَّعَامَ وَاَفْشِ السَّلَامَ قَالَ فَقَالَ لَا اُطِيقُ ذٰلِكَ ہادی طریقِ نجات نے بتایا کہانا دیا کر اور سب سے پہلی سلام کیا کر بولا یہ مجھسی نہین ہو سکتا کہ مقدور کچھ نہین رکھتا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَهَلْ لَكَ اِبِلٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظُرْ بَعِيْرًا فَاَسْقِ عَلَيْهِ اَهْلَبَيْتٍ لَا يَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ اِلَّا غِبًّا حضرت نے پوچھا آیا شتر ہی تیرا بولا ہان موجود ہی اوسنے کہا کہ اوسی بار کش نا پکھال پانی کی لادی پھرا گھر مین اون لوگونکی پہنچا جو نہین پاتی ہون پانی مگر کبھی تھوڑا سا فَلَعَلَّهٗ لَا يَنْفُقُ بَعِيْرُكَ وَلَا يَنْخَرِقُ سِقَاكَ حَتّٰى تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ امید ہی کہ اونٹ تیرا صرف نہونی پای گا نہ پکھال او رشک پر صدمہ دریدگی آئی گا کہ تو بہشت کا مستحق ہو جای گا اور کناری دریای رحمت کی پیاس بجہای گا وعنہ علیہ وآلہ السلام قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اِبْرَادَ الْكَبِدِ الْحَرَّاءِ وَمَنْ سَقٰى كَبِدًا حَرَّاءَ مِنْ بَهِيْمَةٍ اَوْ غَيْرِهَا اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اور یہی اوس جناب نے ارشاد کیا بدرستیکہ دوست رکھتا ہی خدا جو کوئی سوزِ عطش کو پیاسی کی جگر سے بجہائی اور التہابِ کبد کو تشنہ لب کی ٹھنڈا کر دکھائی جاندار چرند اور پرند حیوان ہو خواہ غیر ازان کوئی انسان ہو پروردگار سقۂ بہشتی کو اپنی چھانو مین ٹھہرائیگا روزِ محشر کہ سوائی اوسکی رحمت کا سایہ نظر نہ آئی گا وعن ابن عباس قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَقَالَ مَا عَمَلٌ اِنْ عَمِلْتُ بِهٖ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ابن عباس نے چشم دید روایت کی ایک شخص نے نبی الوریٰ سی آکی یہ بات کہی کونسا عملِ خیر ہی جو مین کرون اوسکی سبب سے بہشت مین داخل ہون فَقَالَ اشْتَرِ سِقَاءً جَدِيْدًا ثُمَّ اَسْقِ فِيْهَا حَتّٰى تَخْرِقَهَا فرمایا کہ مشک نئی ابہی مول خرید لی اوس مین پانی بھر کی پلاتا پھرتا ہو جای سُندرس اور ٹکری فَاِنَّكَ لَا تَخْرِقُهَا حَتّٰى تَبْلُغَ بِهَا عَمَلَ

سولہوین مجلس فضائل کا اجر و ثواب خدمت سادات کا

عَمِلَ الْجَنَّةِ درستی کہ تو اوسی کہنہ اور دریدہ نہین کریگا کہ ہمیشہ اوس سی خلد برین میں جا کی شاد رکہیگا

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ مَنْ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ثِمَارِ

الْجَنَّةِ علی ابن الحسین علیہما السلام نی فرمایا جو بہوکی مومن کو طعام سی سیر کری منعم حقیقی فواکہہ طوبی

اور فردوس اعلی سی اوسکا پیٹ بہری وَمَنْ سَقٰى مُؤْمِنًا مِنْ ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ

الْمَخْتُوْمِ اور ہرگاہ کوئی برادر مومن کو پیاس مین پانی پلائی اوسکو خدا جام کوثر اور سلسبیل اور شراب مختوم

عنایت فرمائی وَمَنْ كَسَا مُؤْمِنًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ الثِّيَابِ الْخُضْرِ احدیث اور جو ارباب توفیق

کسی محب عریان کو لباس پہنائی مالک جامہ خانہ کرم پوشاک سبز خلد سی اوسکی بر و دوش مین زینت

بڑہائی وَقَالَ الصَّادِقُ دَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَادْفَعُوا الْبَلَاءَ بِالدُّعَاءِ وَاسْتَنْزِلُوا

الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ وَهِيَ تَقَعُ فِيْ يَدِ الرَّبِّ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِيْ يَدِ الْعَبْدِ حضرت صادق

علیہ السلام نی راہ ہدایت اور احسان بتادی کہ شفا مانگو صدقات سی اپنی بیمار اور مرضا کی دفع کرو بلا کو

ساتھ دعا سی اور نزول رزق مین طالب رہو خیرات فقرا سی تحقیق کہ عطیہ راہ خدا اہلی دست

رب مین جاتا ہی پہر کف محتاج پر قرار پاتا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَنَعَ يَدًا اِلٰى اَحَدٍ مِنْ

اَهْلِيْ اُكَافِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مخبر صادق رسول کریم نی خطاب فرمایا کہ جسنی میری اولاد سے

کچہہ دینی کو ہاتہہ ملایا بروز قیامتین اوسکی حاجات کو روا کرونگا اور جو سلوک چاہیئی زیادہ عمل مین

لاونگا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنِّيْ شَافِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاَرْبَعِ اَصْنَافٍ وَلَوْ جَاءُوْا بِذُنُوْبِ

اَهْلِ الدُّنْيَا سرور کائنات نی خطاب کیا ایہا الناس روز قیامت مین شافع ہونگا ان چار صنف کی

خلایق کا اگرچہ وہ آئین ساتہہ گناہ تمام اہل دنیا رَجُلٌ نَصَرَ ذُرِّيَّتِيْ وَرَجُلٌ بَذَلَ مَالَهُ

لِذُرِّيَّتِيْ جو میری اولاد کی امداد اور نصرت کری یا تہوڑا بہت مال اپنا اونکو دیتا رہی دوسرا

اَحَبَّ ذُرِّيَّتِيْ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَرَجُلٌ سَعٰى فِيْ حَوَائِجِ ذُرِّيَّتِيْ اِذَا طُرِدُوْا

فی باب الائمة فانا لا نجد فرقا
المراد خرق العادات ومن انکر ذلک
لا معجزات ولا اعتبار بالاسماء بل
وان یسمی بعض الامة ذلک کرامات
ذلک من جمیع الامة الا المعتزلة والخوارج
علی من لیس بنبی من امام او ولی لا ینکر

سولہوین مجلس فضائل بکا تمہید عزا

وشگر دو واده شخص جو عترت طاہره کو دوست رکہی دل و زبان سی حرمت اور محبت مین شمس ائی اہل ایمان اور عرفان سی زمع حاجات مین سیری نسل اور فرزندو کی قدم سی بڑہائی جب پامال حوادث دور دشت زده ہون دکہہ سی چہڑائی بیان ناله و فغان سبحان الله امت بیرحم اور مروت نی کسقدر وصیت رسالت پناه کو بہلایا اور برعکس ضیعت اہلبیت کو حرم مصطفی خانہ خدا مین خاطرخواه ستایا جوار اور مزار نبی سی ایذا و تکلیف دینی کو باہر کیا دشت غربت مین آواره اور بیچاره کر دیا سید سردار اولاد خیر الوری کو بیعت فاسق پر بلایا اعانت کی بدلی ابر عداوت سے باران جور و جفا برسایا آب دریا جو سگ و خوک پیتی بچونکی منہہ سی چہڑایا غذا کی عوض لخت جگر نواله غم اور غصه کہلایا محبت کیسی راه حمایت مین حال زار پر کچہہ ترس نہ آیا اونکی پریشانی اور حیرانی مین دست دشمن سی نہ بچایا ہر ایک نوجوان آل رسول اور بتول کا بدن زخم تیغ سی جو زنگ بنایا خنجر کینه سی گردن اور سر کاٹ کی نیزه ستم پر چڑہایا شور تکبیر مچایا کمینی وقت ذبح سبط احمد کو قطره پانی کا نہ پلایا لباس پہنانی کی جا پوشاک خون آلود کو اوتارا دہوپ مین خاک پر لٹایا لاشہ عریان پر سید الشہدا کی پرانا کپڑا پہٹا ہوا بہی نہ اوڑہایا اجسام پاره پاره پر مقتل مین توسن عناد اور پامالی کو دوڑایا قبر کہان سدر و کافور کیسا جان و تن کو مٹی مین ملایا اسباب حرمت اور سامان امامت لوٹکی خیمونکو آتش قہر سی جلایا عورات سادات کو زیور و معجر لیکی اسیر و دربدر پہرایا تسلی اور پرسی کی مقام پر بہالیکی ڈانڈا اور تازیانے فرق اور جسم دکہایا امداد اور نصرت زر و مال کی جا خواتین غارت زده کو بی پرده شماتت سے اوٹہایا بٹہایا اولاد رسول مختار کا درجہ کفار دیلم و زنگبار سی بدتر جماعت اسلام نی پہنچایا کسی مسلمان کو عترت احمد پر طلق رحم نہ آیا تھا ثواب مین اعانت کی واسطی ہرگز قدم نہ رکہا کیا اطفال صغیر کو ستایا ادنا کلمہ کو بجا نہ لایا مقال حرمت کو مانند رعایت حیوان بہی نہ مانا ای اہل عزا تمہار اجمع اسی ادا ہنا کہ ذریت نبی کی غمخواری کرو اپنی کاروبار دنیا کو چہوڑ کر اول تعزیت فرزند فاطمہ کی رسم سوگواری

سولہوین مجلس روز عاشورا بھا و اقربای سید الشہدا

ادا ہو ظاہر انقدِ بضاعت کو دریغ نہین کہتی کہ سب اونکی کام آئی اطاعت و عزت مین امام و پیشوا

کہتی جان اور عیال لٹا دیتی کہ نام ہو جای حسرت دو رہین اونکی خدمت سے نالہ و فریاد مچاتی ہو

یادِ محنت اور مصیبت مین او نپر سے اشک خون بہاتی ہو بہو کی پیاسی پھرتی ہو کہ وقت مجلس ہاتھ سے

نہ جاتا رہی دوست اور آشنا کو امر کرتی ہو کہ حسین مظلوم پر شیون کا چرچا رہی ماتم سی چھاتی سو جی

بھر ہی گریبان پر نظر ہی رقت مین ہر آنکھ اوبلی لاکن جوشش دلسی حال ابتر ہی گہر مین ان فرزند کو جو عہدہ

زاری اور شور و شین یا عورت و مرد کا آرام چھوٹا ٹکجا رہنی بی چین کیا نظم لمؤلفہ حسرت سے

یار و دلکو مری اس مقام پر گذرا جو ظلم بعد نبی کی امام پر جس تن کو مصطفی نی کیا جان سی عزیز

زہر اثار ہوتی تہی اوسکی خرام پر تیغ و تبر سی ٹکڑی ہو پیکر وہ نور کا محضر بلا کا ختم ہو اجسکی نام پر ذکر غم

حسین و حسن کیون نہو لمنہ چہایا الم کا صدمہ جو دار السلام پر ناظر رہا حدیث و روایت کا خوشہ چین

تحسین و آفرین ہی اوسکی کلام پر

مجلس شہادت عباس علی امام حسین علیہما السلام کی تمنائے بیعت و احسنِ عمِ خیر الانام ؐ

معاونانِ اخوانِ رقت و زاری و مجاہدانِ معرکہ تعزیت و سوگواری ناموران ماتم سرای اندوہ

بکا و ناصرانِ اہلبیت مبتلای کرب و بلا علمدارانِ سپاہِ شیون و ابتہال و غمگسارانِ قبیلہ حزن و

ملال دشتِ محنت اور مصیبت مین ساتھہ ذکرِ نوحہ و فریاد کی خاک حسرت پر یون لطیان ہوتی ہین

کہ جب روزِ عاشورا لشکرِ جور و جفا سید الشہدا کی سامنی آیا اور سب رفقا و اقربا کا قافلہ دریای جنگ مین

نہنگ آسا بہایا ہر ایک غازی حمایتِ سلطانِ دین پر جان کو بیدریغ دیا شوقِ شہادت رکہتو

پیاس مین آبِ تیغ اور خنجر کو برغبت پیا شاہِ کربلا کی اصحاب مین کوئی مونس و ہمدم زندہ نہ کیسی

اکی قدم بڑھایا صدمہ تنہائی و یاسمین جو یاور اور مددگار نہ تہا تو سوزِ جگرنی سر اوٹھایا بدن کثرت سے

وکان النبی قد اعلمنا بان القایم من ولدہ فعن انا
یجب اتباعہ وقبول احکامہ وان خالف بعض
من الی ما یحکم فینا وان خالف بعض الا
حکام المتقدمۃ غیر عالمین بالنسخ لان
النسخ لا یدخل فیما یطلب الدلیل وھذا
واضح و ھذا اما او یرید ذلک تبین من
مسایل الغیبۃ وجوابا بہا و استقصاء
الکلام فی مسائل الامامۃ والغیبۃ یخرج
عن الغرض المقصود فی ھذا الکتاب ومن تامل
کتابنا ھذا ونظر فیہ بعین الانصاف وتجنب
ما اثبتناہ من الفصول والابواب وصل الی
الحق والصواب ونحن نحمد اللہ سبحانہ علی تیسیرہ
من ذلک وسہلہ واعان علیہ ووفق لہ و
نسالہ سبحانہ وتعالی ان یجعل ما علمناہ خالصا
لوجہہ وموصلا الی ثوابہ ومنجیا من عقابہ
وبلغنا دعاء من اوغل فی شعابہ وخاض اللذ
الثمینۃ من لجج عبابہ واستفاد الغرر المتینۃ
من حلل ابوابہ ویوافق
الفراغ من املائہ السابع
عشر شوال سنۃ احدی وثلاثین
وخمسمائۃ وللہ الحمد والمنۃ والعلو والقدرۃ
والصلوۃ علی محمد و الہ سادۃ البریۃ
وحسبنا اللہ ونعم الوکیل
نعم المولی ونعم النصیر

۴۶۹

نقل خاتمہ از کاتب کتاب منقول عنہ
قد اتفق الفراغ من تسوید ھذا الکتاب المسمی
باعلام الوری وکنی باعلام الھدی علی ید
اقل الخلیقۃ بل لا شئ فی الحقیقۃ تراب اقدام
المومنین والصالحین المحتاج الی ربہ الغنی
میر محمد صادق تحریرا فی التاریخ شہر صفر
ختم بالخیر والاقبال من شہور سنۃ احدی
ومائۃ بعد الالف من الھجرۃ النبویۃ
المشقۃ العبد المذنب الضعیف میر
محمد فاضل کہ چندروز در خدمت
حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبد اللہ
مشق کردہ است و قد قوبل من اولہ
الی اخرہ من نسخۃ الاصل مع الاخوین

سولہوین مجلس روز عاشورا احبا و اقربای سید الشہدا

زخم کاری کی نڈہال اور چور ہوا دشمن کی ناوکِ تیر اور سنانِ نیزہ نی سینہ کو غربال شکل خانہ زنبور کیا اوسوقت ساری اہلبیت خیمہ کی در پر سراسیمہ اور مضطر کہڑی تہی اور حضرت ناچار اعدا سی جہاد کو آمادہ بڑہی تہی دنیا کا دستور دیکہا ہی آشنا و بیگانہ سی یون سنا ہی جب گہر کی باہر مردونمین قصہ و فساد ہوتا ہی تو محلہ اہن اندیشہ و ضطراب عورتکی جان کہوتا ہی اس نظر سی کہ دیکہین ہماری فرزند و برادر کیا صدمہ گذری لڑائی مین کسکی بدنکو ضرب اعدا کا زخم فگار کری ہر ایک بی بی اور مادر و خواہر وسواس اور ہراس مین بہرتی ہی آنی جانی والون سی صورتِ واقعہ پوچہتی رہتی ہے کوئی دعا مانگتی پریشان دیرآتی ہی کوئی نذر و نیاز سی سلامتی کی خیر مناتی ہی بسخت حیران ہون ماجرای کربلا کیا لکہون قربانِ تحمل او رصبرِ خواتینِ محترمات بلاگردانِ دل اور حوصلہ بناتِ فاطمیات کہ اپنی آنکہوں کی سامنی عزیز ونکا لہو بہنا مارا جانا نظر فرماتین وارثونکا جسم تلوار اور تیر و نیزہ سی ٹکڑی ہوتا پاتین کہ سب لڑکی اور نوجوان خاکِ مقتل مین اوپر تلی پڑی ہین مانندِ حیوان قربانی رو بر گلی کٹی دہر مین نہین کری ہین ایک طرف گرسنگی اور تشنہ کامی سی رقتِ اطفال کا خیال ایکجانب غلبہ مصیبت سے اسیری کی تصور مین جینا و بال مٹی کا ماتم ابہی تمام نہین ہوتا کہ بہائی کا غم حسرت سی جان کہوتا کبہی سید سجادِ بیمار کی پرستاری گرمین لگا ہی فکر اور تشویش سی مظلوم کربلا کی مجبور زاری پہر مین خیمہ کی اندر کوئی محرم نہین جو فرطِ اندوہ مین تسلی دی ایک عزیز پاس کہڑا نہین جو مرنی جینی کی خبر لی لاعلاج سراپردہ کی چوب سے اونکا ٹکرانا زمین پر منہہ کی پریشان آنسو بہانا وَلَمّا

قُتِلَ اَصحابُ الحُسَینِ وَلَم یَبقَ اِلّا اَهلُ بَیتِهِ وَهُم وُلدُ عَلِیٍّ وَوُلدُ جَعفَرٍ وَوُلدُ عَقِیلٍ وَوُلدُ الحَسَنِ وَوُلدُهٗ اِجتَمَعُوا یُوَدِّعُ بَعضُهُم بَعضاً وَعَزَمُوا عَلَی الحَربِ راوی

کہتا ہی ہرگاہ ساری پیادہ اور سوار لشکرِ امام حسین علیہ السلام کی ماری گئی اور سوای جوانان اقربا و اولادِ علی و جعفر و عقیل و حسنین علیہم السلام کی باقی نرہی وہ بزرگوار شوقِ شہادت پر طیار نکلی

سولہوین مجلس روز عاشورا جہاد اقربای سید الشہدا

پروانہ وار شمع لوای دین پر نثار ہونیکو بال و پر کہوی امام کی نصرت مین زندگانی سی بیزار فرقی
ایک دوسری سی وداع ہوئی کو صفِ فراق مین داد رقت دی کوئی فرطِ ملال سی گردن مین
بہائی کی ہاتہہ ڈالتا سوز جگر سی زبانِ حال مین فقرات درد جدائی سناتا کیون برادر اب ہم تم
مصیبت کے ماری جیا تنکو ملینگی سید الشہدا کی جلو مین سر کٹا لہو بہری جنت کو چلینگی اگر مین جاتا
کہ تم دنیا مین زندہ رہوگی تو وصیت کرتا اسلی نگہبانی کی مان بہن کا ہاتہہ تمہاری کف حمایت مین
رہتا کوئی بہتیجی کا سر چہاتی سی لگاتا کوئی بہانجی کو پیار مین تسلی فرماتا حسینی کہتا میدان مین
فدیۂ شبیر ہم لڑینگی دو سہرا بولا نصرتِ فرزند زہرا مین جان دینی کو میری قدم بڑہینگی فَاَوَّلُ مَنْ
بَرَزَ مِنْ اَهْلِبَيْتِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَاُمُّهٗ رُقَيَّةُ
بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ فَقَتَلَهٗ عُمَرُ بْنُ صَبِيْحٍ پہلی سب عبداللہ ابن مسلم ابن عقیل نی سبقت کی
امام حسین علیہ السلام سی بعد ادای تحیت رخصت مانگی والدہ کا اوس دلاور کی رقیہ بنت علی مرتضی
نام تہا دشتِ نبرد مین عمر ابن صبیح کی دست جور سی شہادت کو پہنچا وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلٍ
اُمُّهٗ اُمُّ وَلَدٍ قَتَلَهٗ اَبُوْ جُرْهُمِ الْاَزْدِيُّ وَلَقِيْطُ بْنُ اَيَاسٍ الْجُهَنِيُّ پہر محمد ابن مسلم ابن عقیل نی قدم
جرات نکالا مان اونکی اُمِ ولد تہی اَبُو جرہم ازدی اور لقیطِ ابن ایاس نی مار ڈالا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِهٖ
جَعْفَرُ بْنُ عَقِيْلٍ وَاُمُّهٗ اُمُّ الثَّغْرِ بِنْتُ عَامِرِ الْعَامِرِيِّ فَقَتَلَ خَمْسَةَ عَشَرَ فَارِسًا
قَتَلَهٗ عُرْوَةُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيُّ بعد ازان جعفر ابن عقیل نی جنگ کی والدہ کو ام ثغر بنت عامر
کہتی تہی شور دلیری مچا دیا جب پری سی باہر نکلی ایسا لڑی کہ پندرہ سوار ماری و نو جراحت سے
چور ہو کی گری عروۃ اللہ ابن عبداللہ نی بید امین گہیر لیا زخم سنگ سی ظالم کو شہید کیا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ
بَعْدِهٖ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَقِيْلٍ فَقَتَلَ سَبْعَةَ عَشَرَ فَارِسًا ثُمَّ قَتَلَهٗ عُثْمَانُ بْنُ
خَالِدِ الْجُهَنِيُّ پس اونکی بہائی عبدالرحمان ابن عقیل نی میدان کارزار مین سبقت کی سترہ سوار کو

پہنچایا عثمان ابن خالد کی ہاتہہ سی راہ جنت لی وقال ابو الفرج وعبد اللہ بن عقیل
بن ابیطالب امہ ام ولد قتلہ عثمان بن خالد بن اشیم الجہنی وبشر بن حوط
القابضی ابو الفرج نی کہا عبد اللہ ابن عقیل کی والدہ ام ولد تہین جنکی قتل پر عثمان ابن خالد اور بشر ابن
حوط کی تلوارین چلین وعبد اللہ الاکبر بن عقیل بن ابیطالب امہ ام ولد قتلہ
فیما ذکر المدائنی عثمان بن خالد الجہنی ورجل من ہمدان اور ایسا ہی روایت
مدائنی سی پایا ہی جو عبد اللہ اکبر کی بیان ہلاکت مین لایا ہی ومحمد بن ابی سعید بن عقیل بن
ابیطالب الاحول وامہ ام ولد قتلہ لقیط بن یاسر الجہنی بعد ازان مرکب ہمت پر کے
سوار طلب ہوی محمد ابن ابی سعید ابن عقیل جو احول اور ام ولد کی خلف تہی اعدا ہی لقیط ابن یاسر جہنی
مقابل مین آیا اوس مظلوم کو فراز ہستی سی بیدم گرایا وذکر محمد بن علی بن حمزہ انہ قتل معہ
جعفر بن محمد بن عقیل اپنی سند سی محمد ابن علی ابن حمزہ نی ذکر کیا کہ اونکی ساتہہ جعفر ابن محمد
ابن عقیل بہی شہید ہوا وان علی بن عقیل بن ابیطالب وامہ ام ولد قتل یومئذ
اور علی ابن عقیل بہی کہ بطن ام ولد سی تہی اوس دن معرکہ جہاد مین جان سی گذری ثم قالوا من بعدہ
وخرج محمد بن عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب ثم قاتل حتی قتل عشرۃ انفس
ثم قتلہ عامر بن نہشل التمیمی رواۃ ثقات نی خبر وحشت اثر دی کہ آخر کو محمد ابن عبد اللہ
ابن جعفر طیار نی سبقت کی ماموں سی عرض درود وسلام مین رخصت مانگی معرکہ نبرد مین دس نامرد کی
جان بہالی اور تیغ سی نکالی ناگاہ عامر ابن نہشل تمیمی نی ایسا وار کیا کہ اوس مظلوم کو زین سی گرایا
خلد بریں مین پہنچایا ثم خرج من بعدہ عون بن عبد اللہ بن جعفر ثم قاتل حتی قتل
من القوم ثلاثۃ فوارس وثمانیۃ عشر راجلا ثم قتلہ عبد اللہ بن بطہ
الطائی وقال ابو الفرج بعد ذکر قتل محمد وعون وعبید اللہ بن جعفر الطیار

سولہوین مجلس روز عاشورا جہاد عبداللہ و ابو بکر ابنای حسن و ابو بکر بن علی علیہما السلام

پھر اونکی بھی عون ابن عبداللہ ابن جعفر صفِ شجاعت سی آگی بڑہی تین سوار اور سترہ پیدل غازی کی ہاتہہ سی ماری بڑی عبداللہ ابن قطبہ شقی حملہ آور ہوا حیدرِ کرار کا نواسہ اوسکی حربہ سی ناشاد ہوا تذکرہ محمد و عون کی شرح مین ابو الفرج لکہتا ہی اور نام عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن جعفر طیار کو زیاد کہتا ہی ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَعْدِہٖ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبِ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ اَوَّلًا وَھُوَ الْاَصَحُّ اَنَّہٗ بَرَزَ بَعْدَ الْقَاسِمِ فَقَتَلَ اَرْبَعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ قَتَلَہٗ ھَانِیُ بْنُ ثُبَیْتِ الْحَضْرَمِیُّ فَاسْوَدَّ وَجْہُہٗ اوسوقت شاہِ کم سپاہ کی بہتیجی عبداللہ ابن امام حسن علیہ السلام باہر نکلی چچاسی آدابِ تحیت کہتی عباس اور علی اکبر کی اجازت لیتی جانبِ میدان چلی جوانا انکا بھلی زبان پر آیا ہی ہر آینہ قرینِ صدق اور اعتبار پایا ہی کہ وہ بعدِ قاسم اپنی برادر کی لڑی ہین چودہ ناپکار پیادہ اور سوار سی تیغ کہی ہین اونکو ہانی ابن ثبیتِ ظالم نی مار ڈالا کہ اس انعام پر غضب خدا سے مردود کا منہہ ہوا کالا ثُمَّ قَالَ وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَاُمُّہٗ اُمُّ وَلَدٍ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُقْبَۃَ الْغَنَوِیَّ قَتَلَہٗ پس ابو بکر ابن امام حسن علیہ السلام کہ فرزند ام ولد تہی یعنی صفِ شکستہ نبی ہاشم سے طرفِ آوردگاہ بڑہی عم بزرگوار کی نصرت مین جان سی کام آئی جنکو عبداللہ ابن عقبہ نی زخم سنگ لگا کی اعضا خاک مین ملائی قَالُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَتْ اِخْوَۃُ الْحُسَیْنِ عَازِمِیْنَ عَلٰی اَنْ یَّمُوْتُوْا دُوْنَہٗ فَاَوَّلُ مَنْ خَرَجَ مِنْہُمْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبِ وَاسْمُہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَاُمُّہٗ لَیْلٰی بِنْتُ مَسْعُوْدِ بْنِ خَالِدِ رِبْعِیِّ التَّمِیْمِیِّ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُ حَتّٰی قَتَلَہٗ زَحْرُ بْنُ بَدْرٍ النَّخَعِیُّ وَقِیْلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُقْبَۃَ الْغَنَوِیُّ راوی کہتی ہین کہ جب اقربای باوفا نے خاک و خون مین دم دیا برادرانِ سرورِ دین قدم حمایت سی اوسکی رہ رو ہونیکا عزم کیا پہلے جو دلاور سینہ سپر بلا گردانِ سبط پیغمبر چلا وہ ابو بکر عبید اللہ نام ابن علی علیہ السلام زادہ لیلی بنت مسعود تھا عرصہ رزمگاہ کو دمِ شمشیر سی لالہ زار بنایا مردوں مرکبِ اعدا کی صفحہ کارزار مین تن و سر بچہایا

سولہویں مجلس روز عاشورا جہاد عمر و محمد الاصغر و عثمان و جعفر ابنای علی علیہ السلام

آخر کو عمر ابن بدری حربۂ جان ستان لگایا بعض نے کہا کہ عبداللہ ابن عقبہ کی ضرب شمشیر سے صدمۂ
ہلاک اوٹھایا قَالُوا ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ اَخُوهُ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ حَمَلَ عَلٰى زَحْرٍ قَاتِلِ
اَخِيهِ فَقَتَلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقَوْمَ وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِسَيْفِهٖ ضَرْبًا مُنْكَرًا فَلَمْ يَزَلْ
يُقَاتِلُ حَتّٰى قُتِلَ پھر اونکے بھائی عمر ابن علی علیہ السلام جہاد کو برآمد ہوئے قاتل برادر کو مار کے
حملات جرات میں مشغول رہے ناگاہ لشکر کا غول اون پر ٹوٹ پڑا شاہزادہ مرنے پر آمادہ دلیرانہ اونسے
لڑا تلوار سے چار و نطرف صفائی کی آخر کو تلاش نام و ننگ میں راہ جان فدائی لی ثُمَّ قَالَ
وَمُحَمَّدُ الْاَصْغَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَاُمُّهٗ اُمُّ وَلَدٍ اِنَّ رَجُلًا مِنْ تَمِيمٍ مِنْ بَنِي اَبَانَ
بْنِ دَارِمٍ قَتَلَهٗ راوی کہتا ہے کہ محمد اصغر ابن حیدر صفدر دشت وغا میں جلوہ نما ہوئے جو کہ
ام ولد سے وہ عالی نسب پیدا تھے داد شجاعت کی ہنر دلاوری دکھایا آیک نامرد نے قبیلہ تمیم سے
بنی ابان ابن دارم کی جام ہلاک پیا قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ لِاَخِيهِ مِنْ اَبِيهِ وَاُمِّهٖ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ تَقَدَّمْ بَيْنَ يَدَيَّ حَتّٰى اَرَاكَ وَاَحْتَسِبَكَ فَاِنَّهٗ لَا وَلَدَ لَكَ
فَتَقَدَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَشَدَّ هَانِي بْنُ ثُبَيْتٍ فَقَتَلَهٗ ای احباب مولا
ارباب نوحہ و زاری اب تو جناب عباس کی وفاداری ہر گاہ ساری عزیز و اقربا کو مقتول نظر فرمایا اور
شاہ بی سپاہ کو طغیان اعدا سے ملول پایا سگے بھائی اپنی ماں باپ سے عبداللہ کو نزدیک بلایا حکم بدر کو
ابن زہرا پر جان قربان کر نہیں یاد دلایا کہا ای برادر تمہاری کوئی اولاد نہیں جسکی الفت میں پھنسے گا جو
میری روبرو آج میدان غا میں دلیرانہ بڑھو جا کی حمایت امام پر اعدا سے لڑو یہی چاہتا ہوں اور میں
تمہارا بدن خاک و خون میں غلطاں دیکھوں اُم علمدار سے غضنفر جرار اسد اللہ کی پسر نے مانند شیر حملہ کیا
لشکر ستمگر نے چاروں طرف سے نیزہ و تیغ میں گھیر لیا یکہ و تنہا پر انبوہ جفا ٹوٹ پڑا نہنگ دریای بلا کو
ابن ثبیت نے جان سے مارا قَالَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَا

الباب الرابع في ذكر الامام ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام وفيه خمسة فصول الفصل الاول في ذكر تاريخ مولده ومبلغ عمره ومدة امامته ووقت وفاته وموضع قبره ولد بالمدينة سنة سبع وخمسين من الهجرة يوم الجمعة غرة رجب وقيل الثالث

سولہویں مجلس شہادت برادران عباس علی علیہ السلام

عَقَبَ لَهُ یہ قولِ معتبر دوناقلانِ آثار کی ہی کہ عبد اللہ دنیا مین لاولد ہی جب شہید ہوی
پچیس برس کی تہی وبِہٰذَا الاِسْنَادِ اِنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ قَدَّمَ اَخَاهُ جَعْفَرًا بَيْنَ يَدَيْهِ
فَشَدَّ عَلَيْهِ هَانِي بْنُ ثُبَيْتِ الَّذِيْ قَتَلَ اَخَاهُ فَقَتَلَهُ پہر سندِ مذکور سی راویوں نے
ذکر کیا کہ عباس ابن علی علیہ السلام نے دوسرے بھائی جعفر کو حکم دیا لشکر شہدا ز فتنین فی زید حروالوی
سمتِ جنت جاتا ہی اپنا بیگانہ روبروی غریبِ کربلا خوش ہمت بڑہاتا ہی برادِ جانِ شیرین کو قدم
امام حسین علیہ السلام پر تم ہی آگی چلو رفدِ امتحان ہی راہِ رضای خداسی پیچہے نرہو ہر تبہ اثار کی صف
لوای مہر ضیا کی انبار ہو ارچمکایا میمنہ او میسرہ مین تلوار کی گہاٹ خونِ اعداسی دریا بہایا کمین
کمین سی ثبیتِ رزیل نے بخیہ دستِ جفا نکالا اوسی قاتلِ برادر نے جعفر کو بہی مار ڈالا وقیل
فَرَمَاهُ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الْاَصْبَحِيُّ فَاَصَابَ شَقِيْقَتَهُ اَوْ عَيْنَهُ وَقُتِلَ جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ تِسْعَ عَشَرَ سَنَةً قولِ ثانی مین آیا ہی کہ خولی بن یزید اصبحی نے تیر
پہینکا ہی جو اونکی شقیقہ خواہ آنکہ مین پیوست لگا ہی گہوڑیسی خاکِ مقتل مین گرے آنا ہو یا کہ تہا لے
بہری جب دنیا سی ناکام گذری تو عمر میں انیس برس کی تہی ثُمَّ بَرَزَ مِنْ بَعْدِهٖ اَخُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُمُّهٗ اُمُّ الْبَنِيْنَ بِنْتُ حُزَامِ بْنِ خَالِدٍ مِنْ بَنِيْ كِلَابٍ اَيْضًا
فَرَمَاهُ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الْاَصْبَحِيُّ بِسَهْمٍ عَلٰى جَبِيْنِهٖ فَسَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ پس لشکرِ امام سی اونکی
بہای عثمانِ بن علی علیہ السلام میدانِ قربانگاہ کو بڑہی جو بطنِ اُمّ البنین بنت خزام بن خالد قبیلہ بنی
کلاب سی وہ بہی متولد تہی ناگاہ خولی بن یزید نے خدنگ جفا مارا کہ پیشانی نورانی پر لگا اونکی صدمہ
زخم سی فگار ہوی ترکی زین سی مین پرگری وَجَزَّ رَاْسَهٗ مِنْ بَنِيْ اَبَانِ بْنِ حَازِمٍ قَالُوْا
قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً ایک حرمی
طایفہ بنی ابانِ بن حازم نے سر جدا کیا، دونو راویوں سی نقل ہوا کہ روزِ عاشورا جب عثمان بن علی

من دلائل الاخبار لبعدها عن التاویل والاحتمال فاما النصوص الدالة علی امامته والاثار الواردة فی الاشارة الیه من ابیه فمن ذلک ما رواه محمد بن یعقوب الکلینی عن احمد بن ادریس عن محمد بن عبد الجبار عن ابی القاسم الکوفی عن محمد بن سهل عن ابراهیم بن ابی البلاد عن اسماعیل بن محمد بن عبد الله بن علی بن الحسین عن ابی جعفر ع قال لما حضر علی بن الحسین الوفاة اخرج سفطا او صندوقا عنده فقال یا محمد احمل هذا الصندوق قال فحمل بین اربعة فلما توفی جاء اخوته یدعون فی الصندوق سهما فقال والله ما لکم فیه شیء ولو کان لکم فیه شیء ما دفعه الی وکان فی الصندوق سلاح رسول الله وکتبه صلوات الله علیه وعنه عن محمد بن یحیی عن عمران بن موسی عن محمد بن الحسن عن محمد بن عبد الله

سولھوین مجلس عباس بن علی علیہ السلام کا ہمراہ امام فرات پر جانا معرکہ قتال مین جدا ہو کے شہادت پانا

علیہ السلام درجۂ شہادت کو پہنچے تو عمر مین اکیس برس کی نوجوان پر ارمان تھے
واہ عباس کی مانند سبطِ رسول اللہ کا فدائی اور شیدا کون ہوسکی جو زن و فرزند اور مال و متاع و تن بدن کو
بلاگردانِ پسر زہرا کری درد فراق سی کسکی یگانۂ آفاق کو پروا تھی محبتِ امام حسین علیہ السلام سی اپنی مجبت مین
راحت دیکھی دنیا مین بہت عاشق صادق رضای محبوب پر مرتی آئی ہین لاکن جو صدمات کہ اوس
برگزیدہ خالق نی اوٹھائی تصور مین تاب نہین لائی ہین غازی کی جبتک تن مین دم اور ہاتھہ مین
علم رہا قدم مولا سی مثالِ سایہ جدا نہوا صد ہا زخم پی در پی حمایت پر کرسنگی مین کھائی دریای خون مین
پیاسی بالبِ خشک اور چشم تر نہائی جان دیکی بھر بھی سر شکِ حسرت بہائی کہ ہای دل و جگرِ بتول کو
اب کون اعدا سی بچائی قَالَ الْمُفِيدُ وَالسَّيِّدُ وَابْنُ نَمَا وَاشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ
وَرَكِبَ الْمُسَنَّاةَ يُرِيدُ الْفُرَاتَ وَالْعَبَّاسُ اَخُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ شیخ مفید اور سید ابن
نمانی اپنی سند سی لکھا ہی کہ ہر گاہ پیاس نی امام حسین علیہ السلام پر غلبہ کیا ہی وہ گھوڑا کو پکر جو مانند
سیل روان تھا اوسپر چڑھی جانب دریای فرات سوزِ عطش بجھانیکو چلی عباس دلاور علم نصرت لیے
اگی بڑھی دست و تیغ سی راہ کشادہ کرتی رہی فَاعْتَرَضَهُ خَيْلُ ابْنِ سَعْدٍ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
دَارِمٍ فَقَالَ وَيْلَكُمْ حُولُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفُرَاتِ وَلَا تُمَكِّنُوهُ مِنَ الْمَاءِ لشکر عمر سعد نی
مزاحمت کو صف باندہی سوار و پیادہ کی ہجوم سی مہلتِ عبور کسی طرف نرہی اونمین ایک شقی نی
بنی دارم سی نعرہ مارا پیروانِ یزید اور بنی اُمیّہ کو پکارا او ای اوپر تمہاری امام حسین علیہ السلام کو شمشیر و
سنان سی روک لو دریای فرات اور اونکی درمیان حایل کھڑی ہو پانی سی لب تر نکرنی دو بلکہ آب دم
خنجر اور سیف پلاتی رہو فَقَالَ الْحُسَيْنُ اَللّٰهُمَّ اَظْمِئْهُ فَغَضِبَ الدَّارِمِيُّ وَرَمَاهُ
بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِي حَنَكِهِ الشَّرِيفِ امام حسین علیہ السلام نی قہر و جلال مین کوسا الٰہی اس بے رحم کو
پیاس کی سزا دارین مین دینا وہ شقی سنگی جلا غیظ و طیش مین آیا اپنا تیر حضرتِ شبیر کی حنک شریف پر مارا

سولہوین مجلس ہمراہ امام ؑ اس جناب عباس کا جانا کثرت جراحات سی شہادت پانا

فانتزع السہم و بسط یدہ تحت حنکہ حتی امتلأت راحتاہ من الدم ثم رمی بہ جب تیر کو حلقوم سی باہر نکالا خون تھا پر نالہ بہنی لگا مظلوم کربلا نی دونو کف دست مین لہو بھر ایکبار آسمان رنگ جفای است کو پہینکا قال اللہم انی اشکو الیک ما یفعل بابن بنت نبیک عرض کی خداوندا تیری پاس شکایت ظلم اعدا کرتا ہون جو اس قوم نی فرزند بنت پیغمبر سی برا کیا جاتا ہون پس معرکہ ستیز و آویز مین دو شیر نی حملہ کیا شعلہ تیغ سردار اور علمدار نی ارواح عدو سی جہنم بہر دیا دونو شجاع صف شکن کی ضرب سی زمین پر لاشو نکا انبار ہوا یہانتک سر تن سی کٹی دریای خون مین حباب وار بہی کہ طوفان اجل نمودار دیکہا ثم اقتطعوا العباس عنہ و احاطوا بہ من کل جانب حتی قتلوہ وہ اشقیا دور و نزدیک سی تیر مارتی بہالی لگاتی برہی تلوارونکی وار کرتی ایکبارہ ٹوٹ پڑی جو خدنگ جانستان آتا عباس اپنی سینہ کو ہدف بناتی جو برچہی کا پہل جانب امام جہکتا اوسکو دور کی تمنای حمایت مین آپ کہاتی حملات اعدا مین تیغو نکی مار سی بدن پرزی ہوا جہانتک ممکن تہا داہنی اور بائین چل پہر کی شاہ کو بچایا آواز تکبیر سی عباس کی امام کو حالت یاس مین تقویت آتی صوت سرور ناس کو جب علمدار پہر کی دیکہتی جرأت بڑہ جاتی ناگاہ جماعت بیحیانی ہجوم کیا اور درمیان سی برادرونکی سلسلہ رفاقت کاٹ دیا ماہ بنی ہاشم کو ہالہ نرغہ جور و جفا مین گہیرا بیحد زخم لگائی کر دونو شانی کٹی سر عمود آہن سی دو پارہ ہوا گہوری سی جب زمین پر گری تو اور بہی گہاو کی منہ پہٹی دم نکلنی مین حق وفا سی نہ پہری تا سب اعضا پامال لشکر خاک مین اٹی وکان المتولی لقتلہ زید بن ورقاء الحنفی و حکیم بن طفیل السنبسی بعد ان اثخن بالجراح فلم یستطع حراکا اسقدر وفور جراحت سی چور ہوی جو طاقت کلام اور حرکت اندام سی بیقابو رہی اونکی قتل مین زید ابن ورقا اور حکیم ابن طفیل نی قدم مارا کافر ازلی دین اسلام کو ہو کی اللہ اکبر پکارا فبکی الحسین لقتلہ بکاء شدیدا اخ اکسی بہائی کو بدن صد پارہ برادر ندیکہای

فہ نہی الاخ الامۃ ... و مسنونۃ الکی
ما ورد فی ہذا النوع بما ہذا انشاء اللہ
فی الفصل الثالث فی ذکر بعض ما

غ و عبد ص و عبد اللہ بن محمد لمہا
سہما و لا نطیق سہامی ایضا سطر
اخلص اللہ فی ہوای ثمہ اغرق
علیہ ایضا سطر ۲۰ غ قولہ ص قولی شعر
۲۶۲ سطر ۱۶ غ فاستاذن ص فاستاذن
غ الحسین ص الحسین

سولہوین مجلس جناب عباس کا ہمراہ امام جانا شہادت پانا اور واقعہ حمزہ عم رسولخدا

اپنی پشت و پناہ سی غربت اور بیچارگی مین نہ چہرای تحقیق کہ فرزند عزیز نور نظر ہی اور برادر قوت بازو اور زور کمر ہی لہذا امادامی کہ عباس بن علی علیہ السلام زندہ اور سلامت رہی امام حسین علیہ السلام کی اصحابی عم ہمت ہلاک اقربا مین بہی نشان حیدر کرار کی ہیبت سے قوم اعدا کو اپنی غلبہ کا بھروسا نتہا اہلبیت کو اسید فتح مین جان ہی سبط بتول پر ظلمہ جانا مجنبو دیکھو یہ مثل باور کرو جب صدمہ انکھہ پر آتا ہی ہر آدمی بی اختیار ہاتہہ اوٹہاکی روکتے علی اکبر کی حیات اور تہا کا باعث وجود علمدار تہا ہر گاہ وہ دنیا سی ناکام گذر گئی تو خانۂ ال احمد مختار ہوا بی عباس پر امام حسین علیہ السلام بیقرار کہڑی روتی بشدت زاری ہین ہای برادر قوت کمر شانی بدرآفت کی سپر ونماکی جان کہوتی مروی لما انہزم اصحاب رسول اللہ فی غزوۃ احد واقبلوا یصعدون علی الجبال روایت کی ہی جب غزوہ احد مین صحابہ رسول نی شکست کہائی پہاڑون چرہ گئی وہان سے دست امان جان پائی وکانت ھند قد اعطت وحشیا عھدا لئن قتلت محمدا او علیا او حمزۃ لاعطینک کذا وکذا وکان وحشی عبد الجبیر بن مطعم حبشیا ہند زوجہ ابو سفیان نی وحشی غلام عبد الجبیر ابن مطعم کو جو حبشی تہا بلا یا کہا اگر تو نی محمد یا علی یا حمزہ علیہم السلام سی ایک ہی درجہ شہادت کو پہنچایا تو اتنا زر و مال دونگی دل کو تیری خوشحال کرونگی فقال وحشی اما محمد فلا اقدر علیہ واما علی فرایتہ حذرا کثیر الالتفات فلا مطمع فیہ اوسنی جواب دیا اما محمد اونکی مارنی پر قدرت نہین پاتا اور علی کو مینی بہت ہوشیار دیکہا اونسی بہی مطمع امید ہی کہ ہاتہہ نہین پڑتا فکمن لحمزۃ قال فرایتہ یھذ الناس ھذا فمر بی فوطاء علی حرف نھر فسقط پس واسطی قتل حمزہ کی داؤ کیا وحشی کہتا ہی اونکو دیکہا دشمن کو ناچیز سمجہتی خیال مین نہین لاتی تہی ناگاہ میری طرف سی گذری پاؤن رفتار مین اوبھی ایک نشیب خشک نہر مین گری فاخذت حربتی فھززتھا ورمیتہ فوقعت فی خاصرتہ وخرجت من عانتہ فسقط (تہیگاہ یعنی پہلو) مینی اپنا حربہ اوٹہاکی تولا اور اونکی طرف پہینکا کہ پہلوی شریف مین جا کی لگا اور پشت مبارک سی باہر نکلا

حمزہ تنور کی خاک چہل بیجان او سپر طپان ہوئی فَاَتَیْتُهُ فَشَقَقْتُ بَطْنَهُ فَاَخَذْتُ کَبِدَهُ وَجِئْتُ بِهٖ اِلٰی هِنْدٍ فَقُلْتُ هٰذَا کَبِدُ حَمْزَةَ مین جلد سی جانب مقتول دوڑا بیچ کے کلیجہ نکالا ہند کو لیجاکی دیا اور کہا جو وعدہ کیا تہا پورا کر دیا یہ جگر ہی حمزہ عم ضرالوری کا فَاَخَذَتْهَا فَلَاکَتْهَا فَجَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ فِیْهَا مِثْلَ الْعَظْمِ فَلَفَظَتْهَا وَرَمَتْ بِهَا ہندنی بادل پرعنا دلیکی او نہایا غس منہ مین ڈالکی چبایا خدانی مثل استخوان سخت بنایا تو گوشت نرم اور طاہر کو دور پہینکا قَالَ فَجَاءَتْ فَقَطَعَتْ مَذَاکِیْرَهُ وَقَطَعَتْ اُذُنَیْهِ وَقَطَعَتْ یَدَهُ وَرِجْلَهُ اوس خونخوار نی بالین کشتۂ مظلوم پر قدم بڑہایا عضو تناسل او رکان اور ہاتہہ اور پیر کاٹ کے ہار بنایا گلی مین ڈالکی بہت خوش ہوئی یہ زینت کفر یزید کی دادی سی ایجاد ہی وَلَمْ یَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَبُوْ دُجَانَةَ سِمَاکُ بْنُ حَرْثٍ وَعَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ راوی کہتا ہی نبی برحق کی پاس کوئی صحابی باقی نرہا ہوا سماک ابو دجانہ ابن حرث اور علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا فَکُلَّمَا حَمَلَتْ طَائِفَةٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اِسْتَقْبَلَهُمْ عَلِیٌّ فَدَفَعَهُمْ عَنْهُ حَتّٰی اِنْقَطَعَ سَیْفُهُ فَدَفَعَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَیْفَهُ ذَا الْفَقَارِ شکر کفار ہی جو بکار قتل احمد مختار کو آتا حیدر کرار دوڑ کی اوسی مارتی کہ جہنم کو جاتا یہان تک تنہا لڑی کہ تلوار ٹوٹ گئی سید انبیانی شمشیر خاص ذوالفقار عنایت کی وَانْحَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی نَاحِیَةِ اُحُدٍ فَوَقَفَ وَکَانَ الْقِتَالُ مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ اوس وقت پیغمبر خدا جانب گوشۂ احد متوجہ ہوئی وہان جاکی توکل بار یتعالی اور حمایت شاہ اولیا مین ٹہری لڑائی حق و باطل کی ایک راہ سی خاطر خواہ ہی تاکہ نسیم فتح وظفر پرچم علم پر دست یداللہ کی چلی فَلَمْ یَزَلْ عَلِیٌّ یُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی اَصَابَهُ فِیْ وَجْهِهٖ وَرَاْسِهٖ وَیَدَیْهِ وَبَطْنِهٖ وَرِجْلَیْهِ سَبْعُوْنَ جِرَاحَةً علی ابن ابیطالب علیہ السلام متصل ایسی گرم نصرت وباری تہی کہ سینہ اور سر اور ہاتہہ اور شکم اور پیر مین ستر زخم کاری لگی قَالَ فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ اِنَّ هٰذِهِ لَهِیَ الْمُوَاسَاةُ یَا مُحَمَّدُ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ

ایضا بقا باقصیدہ وعبادت صفحہ ۲۸۰
من علے افضل الحالات یقفی ویخبر
الطاہرین الاولی بہم من المصطفی فی
وعنصر الی اخرہا وقلت بعد ذالک شعر
ایا راکبا نحو المدینۃ حسرۃ عذافرۃ بطوی
بہا کل سبسب اذا ما بدا لک اللہ غائب جعفر
فقل لولی اللہ وابن المہذب الا یا امین
وابن امینہ اتوب الی الرحمان ثم تاوبی الید
من الامر الذی کنت مبطنا اجادب فیہ
جاہد کل معرب وما کان قولی فی ابن
خولہ دانیا معاندۃ منہ لنسل المطہر
ولکن رونا عن وصی بیننا وما کان
فیما قالہ بالمکذب بان ولی الامر بعد
لا برے سنین کفعل الخائف المترقب
مغتنم اموال الفئۃ کانما نعیہ
بین الصیغہ المنصب فیمکث حینا

سولھوین مجلس شہادت اقربای سید الشہدا سانحہ غزوہ احد اور تشبیہ حال عباس و حمزہ رضی اللہ عنہما

وَاَنَا مِنْکُمَا اس ثنا کی مدح و ثنا پر جبرئیل امین آئی اور بولی یا رسول اللہ حق دوستی اور طاعت سے جو ولی کا دل ہے
ظفر کھو لی فرمایا کیون نہو وہ میراہی اور مین اوسکا جبرئیل نی عرض کی مجھی دونوسی دعوا ہی توسل کا اخوانی

تَاَمَّلُوْا فِیْمَا تَضَمَّنَتْهُ اٰثَارُ هٰذِهِ الْقَضِیَّةِ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا وَاسَا بِنَفْسِهِ
الشَّرِیْفَةِ اَخَاهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَکَذَا وَاسَا وَلَدُهُ الْعَبَّاسُ اَخَاهُ سَیِّدَ الشُّهَدَاۤ

ملا در بندی کہتی ہین ای برادرانِ ایمانی ساعی رہو نالہ و رقت مین فکر و تصور کرو اس قضیہ اندوہ حسرت مین
کہ امیر المومنین علی نی جیسا اپنی جان کو رسول خدا پر وارا ویسا ہی اونکی فرزند عباس نی بھائی سید الشہدا
زن و فرزند و حیات کو عزیز نہ جانا

اِلَّا بَیْنَ الْقَضِیَّتَیْنِ فَرْقًا وَذٰلِكَ اَنَّ جِرَاحَاتِ اَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ قَدِ انْدَمَلَتْ وَبَرِئَتْ وَاَمَّا جِرَاحَاتُ الْعَبَّاسِ فَلَمْ تَنْدَمِلْ وَلَمْ تَبْرَءْ

الا دونو سانحو مین تفاوت بڑا ہی بنظر انصاف سی دیکھو دیکھا جراحات بدن علی مرتضی علیہ السلام
اگرچہ فراوان تہی مگر سبکو بخیہ اور مرہم لگا بھر آئی اچھی ہو ئی عباس کی زخم بے شمار کو اندمال اور علاج کیسا
گھوڑونکی ٹاپون سی اعدا نی روندا خاک و خون مین سارا جسم پڑا رہا تمازتِ آفتاب مین کچھ سایہ بھی نہ ملا

ثُمَّ اَنَّ ثَبَاتَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ صَارَ سَبَبًا لِاِنْهِزَامِ جُنُوْدِ الْکُفَّارِ وَحُصُوْلِ الظَّفَرِ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ ثَبَاتَ وَلَدِهِ الْعَبَّاسِ صَارَ سَبَبًا لِانْقِطَاعِ یَدَیْهِ وَتَقَطُّعِ
اَعْضَائِهِ وَشَیْئًا بَاقِیًا لِلْمُؤْمِنِیْنَ

پھر شاہ مردان کا قیام اور ثبات جدال مین سبب انہزام کفار
اور ظفر احمد مختار ہوا لاکن پایداری اور حملات عباس موجب قطع بازو اور ٹکڑی ہونی بدنِ فگار کا اور حسرت
مومنین کو سرمایہ اندوہ رہا اہل زمین و آسمان کی چشم حسرت سے دریا بہا

ثُمَّ اَنَّ حَمْزَةَ سَیِّدَ الشُّهَدَاۤءِ
وَاِنْ قُطِعَتْ مَذَاکِیْرُهُ وَاُذُنَیْهِ وَیَدُهُ وَرِجْلُهُ هِنْدَةُ اِلَّا اَنَّ رَاْسَ الشَّرِیْفَ
لَمْ یُقْطَعْ وَلَمْ یُشْتَهَرْ عَلٰی رُءُوْسِ الرِّمَاحِ وَلَمْ یُدَرْ بِهٖ عَلٰی اَقْطَارِ الْاَرْضِ

ہرچند حمزہ کی
اعضای بدن ہندنی کاٹی لاکن سرتن سی جدا نہین ہوا نیزی پر چڑھا کی نہو پھرا طشتِ آفتاب مین در بدر نہین پھرا

بلکہ سب ٹکڑی جسد سی ملاکی جنازی کو عزت و حرمت مین اوٹھایا سید انبیا و ملایکہ نی نماز پڑہکی قبر مین دفنایا۔ عزا و ماتم پر صحابہ اور عورات بنی ہاشم نی رقت و زاری کی۔ سوم و چہلم کو فاتحہ اور قران خوانی سی داد سوگواری دی کما انہ قطع رأس العبّاس کان مُلقی فی الارض کربلا و مقطوع الیدین والاعضاء وجثتہ موضوضۃ فی الفلا افسوس صد افسوس کہ سر عباس علی بیکان تیری جہد ضرب عمود سی پہٹا تیغ خونبار سی کٹا نیزۂ اعدا پر چڑہا بیابان و صحرا و بازار ہر دیار مین پہرا گرمی اور دہوپ مین جلا گرد اور خاک راہ مین اٹا بدن بہی ضرب تلوار و نیزہ سی چور نگ ہوا گہوڑونکی سم سی روندا گیا بی گور کفن رن مین پڑا رہا کسینی ترس نہ کہایا جنازہ بی سر قبر مین نہ چہپایا۔ سوم و چہلم کیا سورۂ فاتحہ کی جا قصیدۂ مذمت اور کلام تشنیع سنایا نظم للمولفہ اس غم سی جگر ٹکڑی ہوا خلق ہماکا پہنچا ہی قدم عرش پہ اب آہ و فغانکا۔ آئی ہین ہیت جن و ملک ہو کی عزادار شیعوں مین یہان ساتہہ دیا پیر و جوان کا ہین سوگ نشین حیدر و زہرا و پیمبر ماتم ہی ہوا بیت حزن قصر جنان کا مجلس مین جہان ذکر مصیبت کا بیان ہو رتبہ ہی بڑا پیش خدا ایسی مکان کا اک قطرہ بہا دیکا شرر کو سقر کی دیکہو تو ذرا مرتبہ اشک رواں کا۔ تالیف احادیث مین ناظم کو ملا ہی اللہ و پیمبر سی لقب صدق بیان کا

سترہوین مجلس فضائل بکا شہادت قاسم بن الحسن علیہ التحیۃ والثنا

رباعی روشن رخ قاسم کو قمر سی پایا۔ بہتر قد موزونکو شجر سی پایا۔ ہتہیار لگائی تو ہوئی اور بہا شمشیر سی ہل ہول سپر سی پایا۔ رباعی کسطرح کری نہ ایک عالم افسوس جی بہر کی کیا نہ شہ کا ماتم افسوس۔ کیا جلد گذر گئی یہ دس دن غم کی تو ساجو ہو چکا محرم افسوس۔ رباعی ہر چند ہزار رنگ عالم بدلی۔ ممکن نہین تاثیر محرم بدلی۔ باقی ہی ابہی دعوی خون شبیر۔ کعبہ کیونکر لباس ماتم بدلی۔ رباعی فرزند نبی کا یہ عزاخانہ ہی۔ کیا نور ہی کیا جلوہ شاہانہ ہی کہتی ہین جسی لوگ چراغ سحری

ستر ہوین مجلس فضائلِ بکا شہادت قاسم بن امام حسن مجتبی علیہ السلام

الشہدا
فضائلِ مرثیت بر مصائب سید الشہدا

وہ بیان کی ہر ایک شمع کا پروانہ ہی۔ تمہیدِ بکا فضائلِ مرثیت بر مصائب
یہ ایام رقت وزاری ہین دوستون کی اور ہنگام نالہ وبیقراری مومنون کی خوشا حالِ عزادارِ
سلطانِ شہیدان جو مجالسِ ماتمِ آلِ عبا کو آہ وفغان سی رونق دیتی ہین مرحبا دیدۂ محبانِ بیکسانِ
کربلا مصائبِ مظلوم کربلا مین گریان رہتی ہین اس غم سی رونا شادی دوجہان ہی محزون ہونا تذکرۂ
الحرم پر باعثِ داخلۂ جنان ہی زاری وبکا درگاہِ خدا مین اوسکی خوف جزا یا شوقِ لقا سی مرغوب ہی
اور مصائبِ اولیاء اللہ کا یاد کرنا رونا بشرطِ عرفان محبوب ہے مگر نہین کہتی کہ جسنی دوست کے غلام خادم کو
رنج وراحت مین راضی کیا مالکِ مولانی خوش ہوکی اضعافِ احسان سی ہر طرح کا عوض دیا امام حسین
علیہ السلام سی جو پروردگار کو تعلقِ رحمت ہی اوسکی ذریعہ سی چشم گریان ودلِ بریان مورد عنایت ہے
یہی وجہ خاص نظر مین آتی ہی کہ رونیکی صوت بنانی باعثِ مغفرت ہوجاتی ہی کبھی اور مچھر کی پر کے
مساوی گر آنسو نکلا کتنا ہو تسی عددِ ریگ بیابان کی آمرزش ملی لی عن علی بن الحسن بن فضال
عن ابیہ قال قال الرضا من تذکر مصائبنا وبکی لما ارتکب منّا کان فی
درجتنا یوم القیامۃ کتاب امالی سی بحار الانوار مین نقل کی علی بن حسن بن فضال نی اپنی باپ کی
زبانی سنی کہا امام رضا علیہ السلام نی فرمایا جو مومن تذکرہ کری ہماری مصائب کا وہ آزار کہ اعدا نی
پہنچایا اور صدمہ دیا بس روزِ قیامت کو اہلبیت کی درجات مین ساکن رہیگا ومن ذکر بمصابنا
فبکی وابکی لم تبک عینہ یوم تبکی العیون اور جو سنتا ہو ہماری مصیبت اور بکا
اوس پر گریان ہی یا دوسرونکو رولائی بر ملا ہرگز نہونگی آنکھین اوسکی اشکبار جسدن ہر چشم سی جاری ہونگی
آنسو نکلا اور ومن جلس مجلسا یحیی فیہ امرنا لم یمت قلبہ یوم تموت القلوب
اور جو اوس مجلس مین بیٹھی جہان ہمارا چرچا کیا جای جسدن خوفِ الٰہی مین قلوب مری ہونگی اوسکا
دل غمگین مرجھای جاما عن محول بن ابراہیم عن الربیع بن المنذر عن ابیہ عن الحسین

بن علیؓ قَالَ مَا مِن عَبدٍ قَطَرَت عَیناہُ فِینَا قَطرَۃً اَو دَمَعَت عَینَاہُ فِینَا
دَمعَۃً اِلّا بَوّأہُ اللہُ بِہَا فِی الجَنَّۃِ حُقبًا محول نے ابراہیم فرزند ربیع بن منذر اوسنے اپنے باپ سے
روایت کی کہ سید الشہدا حسین بن علی علیہما السلام سے یہ عبارت سنی فرمایا جس بندہ خدا کی آنکھ سے
ہماری لئے قطرہ اشک ٹپکے یا ترس کہا کی اب چشم ہم اہلبیت پر جاری رہے اوسکو اللہ امرزیدہ مشکوری
جنت مین قدم سرور ہری قَالَ اَحمَدُ بنُ یَحیَی الاَزدِیُّ فَرَأَیتُ الحُسَینَ بنَ عَلِیٍّ فِی المَنَامِ
فَقُلتُ حَدَّثَنِی مُحوَلُ بنُ اِبرَاہِیمَ عَنِ الرَّبِیعِ بنِ المُنذِرِ عَن اَبِیہِ عَنکَ اَنَّکَ
قُلتَ احمد بن یحییٰ ازدی ناقل ہی ایک شب امام حسین علیہ السلام کو خواب مین دیکھا عرض کی یا مولا
محول ابن ابراہیم فرزند ربیع اوسنے اپنے باپکی زبانی آپکا ارشاد بیان کیا مَا مِن عَبدٍ قَطَرَت عَینَاہُ
اِلَی اٰخِرِ الحَدِیثِ قَالَ نَعَم قُلتُ سَقَطَ الاِسنَادُ بَینِی وَبَینَکَ حضرت نے اقرار کیا یہ قول ہی
ہمارا مین بولا شکر خدا جو درمیان مین شبہ زائل ہوا عَن اَبِی عُمَارَۃَ المُنشِدِ قَالَ مَا ذُکِرَ
الحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ عِندَ اَبِی عَبدِ اللہِ فِی یَومٍ قَطُّ فَرُأِیَ اَبُو عَبدِ اللہِ مُتَبَسِّمًا فِی ذٰلِکَ
الیَومِ اِلَی اللَّیلِ ابی عمار منشد سے روایت کی ہی جو اوسنے مدام یہ حالت دیکھی ہی کہ جعفر صادق کے
روبرو نام امام حسین علیہ السلام کبھی نہین آیا مگر یہ کہ اوسدن شب تک پھر کسینے متبسم حضرت کو نہین پایا
وَکَانَ اَبُو عَبدِ اللہِ یَقُولُ الحُسَینُ عَبرَۃُ کُلِّ مُؤمِنٍ ہمیشہ ابو عبد اللہ یہ کہا کرتے تھے
کہ سید الشہدا باعث رقت ہین ہر مومن کامل کی فس عَنِ ابنِ مَحبُوبٍ عَنِ العَلَاءِ عَن مُحَمَّدِ بنِ
اَبِی جَعفَرٍ قَالَ کَانَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ یَقُولُ اَیُّمَا مُؤمِنٍ دَمَعَت عَینَاہُ لِقَتلِ
الحُسَینِ بنِ عَلِیٍّ دَمعَۃً حَتّٰی تَسِیلَ عَلٰی خَدِّہِ ابن محبوب او علا نے محمد ابن ابی جعفر سے
حکایت کی کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے تھے مع رقت کی جس مومن کی آنکھ سے شہادت امام
حسین بن آنسو نکلے اور اونکی مصیبت سے وہ بہ شک رخسارون پر بہلے بَوَّأَہُ اللہُ بِہَا فِی الجَنَّۃِ

ستر ہوین مجلس فضائل بکا شہادت قاسم بن حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا

عُمْرٌ فَاِیَکْنُہَا اَحْقَابًا اسد دروازہ بہشت رونیوالی پرکہولدی کہ نعیم خلد مین آرام سی مقام کری
وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَیْنَاہُ دَمْعًا حَتّٰی تَسِیْلَ عَلٰی خَدِّہٖ لِاَذًی مَسَّنَا مِنْ
عَدُوِّنَا فِی الدُّنْیَا بَوَّأَہُ اللّٰہُ مُبَوَّءَ صِدْقٍ فِی الْجَنَّۃِ جو مرد با ایمان کی سرشک چشم
باہر آئین تا کہ چہری پر سیلان پائین بسبب اوس ایذا کی جو اعداسی دنیا مین ہمکو ملی کشادہ کری خدا
جنت مین اوسکی جا و منزل صدق و صفا کی وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَسَّہٗ اَذًی فِیْنَا فَدَمَعَتْ
عَیْنَاہُ حَتّٰی تَسِیْلَ دَمْعُہٗ عَلٰی خَدَّیْہِ مِنْ مَضَاضَۃِ مَا اُوْذِیَ فِیْنَا اور جس مومن کو
ہماری لئی ایذا پہنچی اوسکی آنکہون سی اشک نکلی روی حسرت پر بہی بسبب زحمت و سختی کہ ستایا
گیا ہو ہماری واسطی صَرَفَ اللّٰہُ عَنْ وَجْہِہِ الْاَذٰی وَاٰمَنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ
سَخَطِہٖ وَالنَّارِ اوسکی طرف سے اللہ ہر بدی کو دور کریگا چین و آرام کی قرین روز حشر آتش غضب
امان دیگا کش عَنْ زَیْدِ الشَّحَّامِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَنَحْنُ جَمَاعَۃٌ مِنَ الْکُوْفِیِّیْنَ
کتاب رجال کشی مین زید شحام سی روایت کی اوسنی کہا ہم چند آدمی اہل کوفہ خدمت ابی عبد اللہ مین
حاضر تہی جو دیکہا فَدَخَلَ جَعْفَرُ بْنُ عَفَّانَ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَرَّبَہٗ وَاَدْنَاہُ جعفر ابن عفان
حضرت کی پاس آیا جناب نی اوسی قریب اپنی بلایا عزت سے بٹہایا ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ قَالَ لَبَّیْکَ
جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ پہر فرمایا ای ابا جعفر اوسنی جواب دیا لبیک خدا مجہی فدا کری تیرا قَالَ بَلَغَنِیْ
اِنَّکَ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فِی الْحُسَیْنِ وَتُجِیْدُ فَقَالَ نَعَمْ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ حضرت نی فرمایا
مینی یون سنا ہی کہ تو امام حسین علیہ السلام کی حال مین شعر کہتا ہی ردیف بلاغت سے قافیہ مدح و مصیبت
لاتا ہی اچہا مضمون فکر صائب سے نظم کرجاتا ہی اوسنی جواب دیا نعم ہنر دلکش ابیات مین طبع موزون کہتا ہون
خدا کری تمہاری اوپر قربان ہو جاوٴن قَالَ قُلْ قَالَ فَاَنْشَدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَبَکٰی
وَمَنْ حَوْلَہٗ حَتّٰی صَارَتِ الدُّمُوْعُ عَلٰی وَجْہِہٖ وَلِحْیَتِہٖ ارشاد کیا جو کہا ہی اوسی مجکو سنا

ستر ہوین مجلس فضائل اہل بکا و محن شہادت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

مجھی اور حاضرین کو اسوقت رولا را وی ناقل ہی پس مینی اپنا کلام پڑہا وہ جناب اور جو پاس تہی
سبکا دریای سرشک بہا اسقدر کہ چہرہ منور تر ہوا محاسن کو بہی بہگو یا ثُمَّ قَالَ یَا جَعْفَرُ وَاللّٰهِ
لَقَدْ شَهِدَتْ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُونَ هٰهُنَا يَسْمَعُونَ قَوْلَكَ فِي الْحُسَيْنِ
وَلَقَدْ بَكَوْا كَمَا بَكَيْنَا وَاَكْثَرُوا پہر خطاب کیا ای جعفر واللہ کہ ملائکہ مقربین خدا یہان آ کی
بیٹہی ہین تیرا مرثیہ غم امام حسین مین سنا مثل ہماری بلکہ زیادہ روئی ہین وَلَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ
تَعَالٰى لَكَ يَا جَعْفَرُ فِي سَاعَتِهِ الْجَنَّةَ بِاَسْرِهَا وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ بدرستی کہ پروردگار نے
رحمت سے لازم گردانا ای جعفر اس گہڑی تیری لئی بہشت مین جانا سب گناہونکو بخشدیا ہی صاحب
مغفرت و رتبہ عالی کیا ہی فَقَالَ يَا جَعْفَرُ اَلَا اَزِيدُكَ قَالَ نَعَمْ يَا سَيِّدِي پہر کہا ہو
اسپر زیادہ بیان کرون مینی عرض کی ہان ای سید نیع سکون قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ قَالَ
فِي الْحُسَيْنِ شِعْرًا فَبَكٰى وَاَبْكٰى بِهِ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَغَفَرَ لَهُ فرمایا جو شخص
امام حسین علیہ السلام کیواسطی شعر کہتا ہی اوسپر آپ روتا اور وں کو رلاتا ہی مگر یہ مستحق جنت ہوتا
گناہ سی آمرزیدہ کیا جاتا ہی لی ابن منذر و دعن ابن عامر عن عمہ عن ابراہیم
بن ابی محمود قال قال الرضا ان المحرم شہر کان اہل الجاہلیۃ یحرمون
فیہ القتال ابن منذر و نی عامر او سنی اپنی چچا او سنی ابراہیم بن ابی محمود سی روایت کی جو امام
رضا علیہ السلام نی ایک روز یہ عبارت حامل رقت کہی شہر محرم وہ بابرکت مہینا ہی کہ اہل جاہلیت
او سمین حرام جانتی تہی لڑنا فَاسْتُحِلَّتْ فِيهِ دِمَاؤُنَا وَهُتِكَتْ فِيهِ حُرْمَتُنَا وَسُبِيَ
فِيهِ ذَرَارِيْنَا وَنِسَاؤُنَا ایسی مہینی مین امت بی رحم نی حلال جانا ہمارا لہو بہانا اور ہماری
خواری پہنچانا اولاد و عورات کو اسیر کرنا قید و بند مین بیمار و ناتوان کو رکہنا وَاُضْرِمَتِ النِّيرَانُ
فِي مَضَارِبِنَا وَانْتُهِبَ مَا فِيهَا مِنْ ثِقْلِنَا وَلَمْ تُرْعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ حُرْمَةٌ فِي اَمْرِنَا

شروع مجلس فضائل اہل بکا شہادت قاسم بن الحسن علیہ التحیۃ والثنا

ہماری خیمون مین ناریون نی جلانیکو آگ لگائی جو چیز لباس وزیور وسامانکی پائی لوٹ لی رعایت

حرمت نبی عترت طاہرہ مین نکی ایذا وتکلیف ہماری تئین جدیہ پان دی اِنَّ یَوْمَ الْحُسَیْنِ

اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِیْزَنَا بِاَرْضِ کَرْبٍ وَبَلَاءٍ وَاَوْرَثَنَا

الْکَرْبَ وَالْبَلَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْاِنْقِضَاءِ تحقیق کہ روزِ شہادت نے امام حسین علیہ السلام کی ایسا

رولایا کہ پلکونمین جراحت ہے اوس مصیبت کی یاد مین انسی سے اشک بہائی جو رخسارون پر اثر

کلفت ہے عزیز ونکو ارض کربلا مین ذلیل کیا روزِ محشر تک بلا وکرب واندوہ کا ورثہ دیا فَعَلٰی مِثْلِ

الْحُسَیْنِ فَلْیَبْکِ الْبَاکُوْنَ فَاِنَّ الْبُکَاءَ عَلَیْہِ یَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ پس چاہئی کہ

اربابِ رقت مثلِ روزِ شہادت پر امام حسینؑ کی زاری کرین اسلئی کہ اوسپر بکا بڑی گناہون سی پاکیزہ

کرتاہی جیسی کہ والد سی کلینیؒ ثُمَّ قَالَ کَانَ اَبِیْ اِذَا دَخَلَ شَہْرُ الْمُحَرَّمِ لَا یُرٰی ضَاحِکًا

وَکَانَتِ الْکَاٰبَۃُ تَغْلِبُ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمْضِیَ مِنْہُ عَشَرَۃُ اَیَّامٍ پھر امام رضا علیہ السلام نے

کہا میری والد کو جب ماہِ محرم آتا تو کوئی ہنستا نہین دیکھتا حزن والم اوسپر غلبہ کرتا یہان تک جو

عشرہ گذرتا فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْعَاشِرِ کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ یَوْمَ مُصِیْبَتِہٖ وَحُزْنِہٖ

وَبُکَائِہٖ وَیَقُوْلُ ہُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْہِ الْحُسَیْنُ پس جب یومِ عاشور ظاہر ہوتا وہ

دن مصیبت وغم ورقت سی اونکی ہوش کہوتا فرماتی ایسی ہی روزِ جانسوز مین سید الشہدا مارے گئے

قتلِ امام حسین واقربا سی ماتمدار جن و انس رہی ن لی مَاجِیْلُوْیَہٖ عَنْ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الرَّیَّانِ

بْنِ شَبِیْبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الرِّضَا فِیْ اَوَّلِ یَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ کتابِ امالی مین ماجیلویہ

اور علی اور اوسنی اپنی باپ سے روایت کی ریان ابن شبیب نے کہا مجھی پہلی تاریخ محرم کو امام رضا علیہ

السلام کی زیارت ملی فَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ شَبِیْبٍ اَصَائِمٌ اَنْتَ قُلْتُ لَا حضرت نے پوچھا آیا تو

آجکی دن صائم ہوا ہی مینی انکار کیا روزہ نہین رکہا فَقَالَ اِنَّ ہٰذَا الْیَوْمَ ہُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ

سترہوین مجلس فضائل اراباب ان والام شہادت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

ہو الاول والاخر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد
الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا
احد تعالى عن الصاحبة والولد و[illegible]
عن العدد والعداد وتقدست عن شبه
الخلايق صفته وارتفعت عن مدارك
العقول عظمته واعجزت [illegible]
جلالته وصمت الشواهد [illegible]
وظهرت في كل شيء حكمته [illegible]
من اعلامه ودلالاته واوضح من [illegible]
وابطل الباطل بما ادحض من شبهاته [illegible]
عن متشابهاته وصلى الله على عبده الحبيب
ونبيه المصطفى خير الانبياء والمرسلين
وافضل الاولين والآخرين البشير النذير
الداعي اليه باذنه السراج المنير
العجم والعرب محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
وعلى اوصيائه الائمة المنتجبين
المرضيين المنتجبين من [illegible]
للحافظين لشريعته المعصومين من كل
دنس ورجس المفضلين على كافة الجن
والانس الذين ينجز الموعود يوم الدين
بانجازهم ولا يجاز الصراط الا بجوازهم
فهم الثمرة الوسطى من تقدمهم مرق ومن
تأخر عنهم زهق ومن لزمهم لحق وهم
كباب حطة وكسفينة نوح من ركبها
نجى ومن تخلف عنها غرق وهم خاصة
الرسول صلى الله عليه وآله وصفوة عترته
الذين قرن الله معرفتهم بمعرفته وجعل
محبتهم في الوجوب كمحبته وهم دعائم
الاسلام وائمة الانام ومصابيح الظلام
ونسلم وسرج في كل ظلام ودجى
الى كل مرام عليهم افضل الصلوة و
السلام ما لاح برق واستهل غمام
وتوشحت الرياض بعوادي نباتها
والنوار وبعد فان اشرف الكلام

دعا فيه زكريا ربه عز وجل فرمایا ثل اوس روز کی ہی ایکادن جو زکریا نی خدا سے
دعا مانگی ہنگام کبر سن فقال رب هب لي من لدنك ذرية طيبة انك
سميع الدعاء فاستجاب الله له وامر الملائكة فنادت زكريا وهو قائم
يصلي في المحراب ان الله يبشرك بيحيى کہا خدایا مجھی عطا کر اپنی فضل و کرم سی پاکیزہ اولاد
بتحقیق کہ تو سامع دعا ہی پس اللہ نی اجابت کی اور ملائکہ کو امر فرمایا پکارو زکریا کو اور وہ جانماز
تھی کہ رب تیرا ایسا یحیی کی بشارت دیتا ہی فمن صام هذا اليوم ثم دعى الله
عز وجل استجاب الله له كما استجاب لزكريا جو شخص اسکی دن روزہ رکھی اور دعا مانگی
خدا لطف و عطا سی اوسکی حاجت کو بر لائی جیسی زکریا کی تمنا قبول ہوئی ثم قال يا ابن شبيب
ان المحرم هو الشهر الذي كان اهل الجاهلية فيما مضى يحرمون فيه الظلم
والقتال لحرمته ای پسر شبیب یہ مہینا محرم کا وہ تہا کہ ایام گذشتہ مین اہل جاہلیت اسمین
لڑنا حرام جانتی تہی اس مہینی کی حرمت کسیکو نہین مارتی اور نہ ستاتی تہی فما عرفت هذه
الامة حرمة شهرها ولا حرمة نبيها افسوس کہ اس امت جفاکار نی توقیر ماہ محرم کی
نہ جانی اور نہ عترت پیغمبر کی عزت اور حرمت پہچانی لقد قتلوا في هذا الشهر ذريته
وسبوا نسائه وانتهبوا ثقله فلا غفر الله لهم ذلك ابدا حیف کہ اندنون مین
قتل کیا اولاد رسول خدا کو اسیر بنایا اہلبیت کی عورات بی بیونکو تمام اسباب حرم مصطفی کو لوٹا
خیمہ گاہ امام حسین علیہ السلام کو جلایا خدا ہرگز اون جفاکارونکو نہ بخشی ہمیشہ عذاب سقر مین مبتلا
رکہی يا ابن شبيب ان كنت باكيا لشيء فابك للحسين بن علي بن ابي طالب ای ابن
شبیب اگر تو کسی غم سی محزون اور گریان ہوتا تو مصیبت امام حسین ابن علی علیہما السلام کی یاد
نالہ و فغان سی رونا فانه ذبح كما يذبح الكبش وقتل معه من اهل بيته ثمانية

عشر رجلا ما لهم في الارض من نظير ولا شبيه بتحقیق کہ اوس جناب کو مانند
گوسفند قربانی ہو کا پیاسا ذبح کیا ہی اور ساتھ اوکی اٹھارہ بنی فاطمہ کو جان سی مارا ہی کہ زمین پر
اونکی مثل اور مانند کوئی نتہا گوشت اور پوست رسو لخدا کی بدن سی ملا تہا ولقد بكت السماوات
السبع والارضون لقتله بدرستی کہ سید الشہدا کی ماتم پر ایسا ابر الم چہایا کہ ساتوں آسمان
زمین نی سہر شک گلگون دیدہ حسرت سی بہایا ولقد نزل الى الارض من الملائكة
اربعة الاف لنصره فوجدوه قد قتل بتحقیق کہ آسمان سی چار ہزار فرشتوں کا غول
نصرت کو زمین پر آیا جب کربلا میں پہنچا تو ابی عبد اللہ کو شہید پایا فهم عند قبره شعث
غبر الى ان تقوم القائم فيكونون من انصاره وشعارهم يا لثارات الحسين
پس وہ ملایکہ اطراف قبر شریف میں گریان سو پریشان خاک بسر مجاور ہین ہین تا صاحب الامر
ظہور کرین اوکی ملازم اور ناصرین ہین شعار ملایکہ خونخواہی امام حسین علیہ السلام ہی اور ماتم شبانروز
اوسی امام سی کام ہی یا ابن شبيب ولقد حدثني ابي عن جده انه قال لما قتل
جدي الحسين عليه السلام امطرت السماء دما وترابا احمر یا ابن شبیب مجہی ابا
اجداد نی خبر دی ہی حدیث معتبر بیان کی ہی کہ جب سانحہ شہادت امام حسین علیہ السلام گذرا افلاک سے
خاک سرخ اور خون تازہ کا مینہ برسا یا ابن شبيب ان بكيت على الحسين حتى تصير
دموعك على خديك غفر الله لك كل ذنب اذنبته صغيرا كان او كبيرا
ہر گاہ تو مصیبت پر حسین مظلوم کی بکا کری و اسقدر کہ آنسو رخساروں پر جاری ہوں حق تعالی تیری سب گناہ ان
صغیرہ و کبیرہ سی درگذریگا بہت ہوں خواہ تہوری بالکل بخشدیگا یا ابن شبيب ان سرك
ان تلقى الله عليك ذنب فزر الحسين عليه السلام یا ابن شبیب ہر گاہ تو خوش
ہوتا ہی خدا کی ملاقات سی اور تجہی کسی گناہ کا مواخذہ نہو تو جا یا کر اوس غریب بیکس کی زیارت کو

ستر ہوین مجلس فضائل اہل بکا و شہادت ابن امام حسن علیہ التحیۃ والثنا

ترب کو یا ابن شبیب ان شاء ان تسکن الغرف المبنیۃ فی الجنۃ مع النبی
فالعن قتلۃ الحسین علیہ السلم اگر چاہی تو بیچ درجات عالیۂ بہشت کے رہنا ہمراہ رسول خدا
تو ہمیشہ اونکی قاتلوں پر نفرین کرنا یا ابن شبیب ان سرک ان یکون لک من الثواب
مثل ما لمن استشہد مع الحسین فقل متی ذکرتہ ہرگاہ تو مسرور ہوا چاہی اور یہہ
ثواب ملی تجکو مانند ثواب شہدا کی جو روز عاشورا ہمراہ مظلوم کربلا جان سی قربان ہوئی تو جب اونکی مصیبت کو
یاد کری لازم ہی کر ان کلمات کو زبان سی کہی یا لیتنی کنت معہم فافوز فوزا عظیما
یعنی کاش کہ دشت بلا مین اونکی ساتھہ ہوتا تو جان فدا کرتا فوز و سعادت عظمی پاتا یا ابن شبیب
ان سرک ان تکون معنا فی الدرجات العلی من الجنات فاحزن لحزننا
وافرح لفرحنا وعلیک بولایتنا ای پسر شبیب اگر تو ارادہ کری کہ خوش ہوی مرتبۂ
جنت مین مجاورت سی ہمراہ آل مصطفی کی پس ہماری غم کی دنون مین نالہ اور خروش کرنا اور ایام
شادی مین فرحناک اور خندان رہنا مین تجہی ولایت اور دوستی اہلبیت سی تاکید فرماتا ہون کہ
راہ رضای خدا اور رسول بتاتا ہون فلو ان رجلا احب حجرا یحشرہ اللہ معہا یوم
القیامۃ تحقیق کہ اگر کوئی دنیا مین پتھر کو پرستش کریگا اوسکی الفت دلمین اپنی رکھی گا روز قیامت
پتھر کی ہمراہ پکارا جای گا و فاقت سنگ مین خدا محشور فرمائی گا دوستو تمنی عنایت حدیث کو سنا
ارشاد ایمہ ہدی کو دریافت کیا پس لازم ہی اونکی ایام حزن اور مصیبت پر بہت رونا عشرہ ماہ محرم
مین نالہ و فغان پر مصروف ہونا کہ رسول خدا علی مرتضی فاطمہ زہرا حسن مجتبی علیہم السلام دعا دینگی
ملایکہ و ارواح انبیا مرحبا کہینگی وہ حضرات تمہاری داخل جان و مال ہی مجلس آتی دیکھو کسی صدمہ
محنت اور بلا اوٹھائی بنظم فصیح اہل ماتم کی ہی الغت مین بنی کا یہ حال جیسی مان باپ کا
ہوتا ہی پسر پر اضال بصرف کرتا ہی عزای شہ بیکس مین جو مال اوسکو فرماتی ہین زہرا و علی پایا

وکلدہ وکلدہ منذ حین خط الشارب
بالمسک عذارہ الی ان وخط الشیب
بالکافور عذارہ علی افنان العلوم وفی
افانینہا و ضبط قوانینہا حتی اصبح مفلقا
من ثمار النحو والادب ذوا مرہا ومرہا
مفترعا من بحار اصول الدین وفروعہ
جواہرہا ودررہا ما کان کل فاضل فان
تعد فی الفضل ملۃ و بلغ من کل علم الغایۃ
اذا لم یشرف بفضل تراب الحضرۃ العالیۃ
الاصفہبندیۃ الشریفۃ العلامیۃ ادام
العلو والعلی و السمو والسنا والقدس
والبہاء فلم ینسب الی جملۃ حلہا ولم
فرد فرۃ حسنہا فہو ناقص عن حد الکمال عادل
عن الحقیقۃ الی المثال شعر لانہا الغایۃ القصوی
التی عجزت عن ان توصل ادراکہا الفہم والتحقیق
ملوک الدہر الا الصاحبہا من فوقہا قدم
ونالہا ان دہا الشکوک ملکہ و ظلہا ان
جلالۃ الملک اذا دخل الشرف عدو البلاد الموصوف
ادواتہ واکرم ذوی الفضل من الانام
واصطناع الکرم والانعام علی الخاص و
العام اشہر صفاتہ فالامال منوطۃ بہ
والہمم مصروفۃ الیہ والثناء والحمد
والشکر باجمعہا موقوفۃ علیہ واشتغل
بما عجزت الملوک عن حمل اعبایہ وقام بما
قعد الدہر عن معاناۃ عنایۃ بعزمۃ
علائیۃ وغریزۃ علویۃ وعقیدۃ علویۃ
شعر وذی مثل الدین جدیدا واعاذ منہ
الایام حمیدا حتی اوضحہ وباطل فضحہ
وہدی اعادہ وضلال ابادہ فلا انتزع
اللہ العلی حدبا بہ ولا انتزع اللہ ظلہ
عن نفسی والحسن عن حفظ الخلق
والہ وری سوام الدین تو خیر شکرہ
فما یدرک المداح ادنی حقوقہ
باعراق منظوم الکلام و نثرہ لان

ستر موین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

کمال، روزِ محشر مین ثواب اسکا عیان ہوگیا۔ آج جو رویگا کل خندہ زبان ہوگا۔

مجلس شہادت قاسم ابن الحسن علیہ صلواۃ من رب المومن

مشاطہ گانِ عروسِ حزن وملال وغازہ کشانِ چہرۂ افسوس وابتہال نقل ریزانِ سپرشکِ بیقراری، دیرودہندانِ حجلۂ عزاوسوگواری، منادیانِ صلای محنت وغم، وشُدودسرایانِ نوای درد والم، روایتِ صداقت اساس کو مجلس سامعہ حسرت ویاس مین سازونوازِ شورِ شورشِ استعاراتِ بکاظہورمین یون مذکور کرتی ہین کہ جب منشی قضانی روزِ عاشورا رقعۂ البلاءُ للولاءِ اہلِ دعا کو لکہا، اورسب آلِ مرتضیٰ کو پیامِ وصلتِ کرب وبلاسی نامزد کیا، نقارۂ سینۂ ناشکیبائی نوبتِ ماتم کا غلغلہ اوٹہا، درخانۂ زہرا پر گلبرگ سی خزانِ اشجارِ عمر کی بندہین وار بندہا، ہر ایک نے اولادِ مصطفیٰ سی ارغوانی جامہ بلاک بصد رنگ شادی پہنا، اور ساحتِ قتلگاہ مین ذبحِ عظیم سی ہنگامہ عیدِ قربان کا دکہائی دیا، شیون کی برات کا آرایشِ مصیبت سی اہلبیت کی گہر مین ورود ہوا، عورات حرم نی غلغلۂ رقت کا جوش برہمزنِ حواس اور ہوش کیا، آہ کی آتشبازی کا شرارہ زمین سے آسمان تک مہتابِ چرخ کو پہنچا، اور بتاعِ نثارِ جانفشانی سی کفِ دشت اور دامنِ صحرا بہر صفحۂ کربلا کا نقشۂ رشکِ چمنِ جنت الماوا بنا، اور جوان وپیرِ عترتِ رسول کا قبیلہ بسترِ فنا مین ایک جا بیٹہا، ساداتِ ہاشمی نی شربتِ ناکامی زندگانی کا جامِ خوشگوار پیا، اور گل ریحانِ زخمِ تیغ وخنجر کو طرۂ دستار اور گلی کا ہار کیا، عطرِ خون اور غالیۂ خاک دستِ تسلیم ورضا سی بر ودوش مین لگا، بیڑہ پیکانِ تیر کا اور تنبولِ آبِ سنان رخصتِ روح مین دہانِ جراحت سی کہایا، چارطرف داغِ حسرت کی چراغ روشن کفِ افسوس طناحہندی کی جہنکارِ انجمن وہ رہروانِ نبرد مین سامانِ دعوت سے بہوک پیاس کی دہوم وہ غم ودرد مین مداراتِ زن ومرد پر تشویش اور ہراس کا ہجوم اوس دم حسنِ عباسِ

سترہوین مجلس شہادت ابن الحسن علیہ السلام

خطیبِ عشق نے محفلِ سعادت مین ندا دی اور بانوی موت کی جسر کو قدمِ خواستگاری برہانی کی تکلیف کی رُوِیَ فِی کِتَابِ الْبِحَارِ عَنْ ثِقَاةِ الْاَخْبَارِ خَرَجَ قَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ طِفْلٌ صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ ناگاہ قاسم ابن الحسن علیہ السلام خلعتِ یاری کو عمِ گرامی کی زیبِ تنِ اشکباری کا سہرا ہمسلک درِ عدن تا بدامن آیا۔ وکیلِ فراق کی ہمراہ بہ مجمع حضور ہوا مسندِ زرین پر شہانہ جلوہ دکھایا خطبہ رقت سے طلبِ عروسِ شہادت مین منہ پھیلایا دنیا کا مہر بین نقدِ جان کا منظور کیا ہرچند وہ لڑکا معرکہ کرب وبلا مین دولہا بنا ابھی حدِ بلوغ کو نہین پہنچا تھا وصیتِ پدرِ بزرگوار کی تعویذ کو بازوی آرزو سے کھولا عقدۂ دل تنگی سے عقدِ مہ‌زوجِ موت پر زبانِ حال مین بولا ای عمِ نامدار آلِ عبا کی غمخوار آج بزمِ امتحان مین ساری اقربا ملنی سے مقصودۂ اجل کی شادی مرگ ہوتی ہین جامۂ ہستی اوتار کی جیسی بیاہ کی ناتی سہرا عزو ناز بر سوتی ہین ای باباکی یتیم پرور آپ میری سر پر بجای والدِ نامدار ہین چاہتا ہون کہ اب اس ہنگامہ گیرودار مین کتخدائی قتال سے مجھی بھی ہمکنار کرین آرائشِ جہاد سے شہید ونکی برات مین نوشاہ بنائیے خلعتِ رضا دیکے فرشِ عزت پر حجلۂ شادی مین بٹھائیے پیکرِ توقیرِ صغرِ سن کو جلبۂ اقربا مین بڑھائیے تا رسمِ جان بازی مین میری مان باپ کی ارمان دلی نکلین وصلتِ عروسِ شہادت سے قاسم کو بھی شادمان دیکھین فَلَمَّا نَظَرَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَيْهِ قَدْ بَرَزَ اِعْتَنَقَهُ ہرگاہ امام بی سپاہ اور گرفتارِ زرغۂ اشک وآہ سے وہ نامدار ملاقی ہوا حضرت کو فرطِ قلق اور جوشِ محبت سے یارای ضبط وقرار باقی نرہا دیکھا کہ شاہِ مردانگی پوتی نی سوار ونکی بری سے کھوڑا نکالا ہی واسطی طلبِ رخصت کی ہاتھہ مین بہالا کمر مین تلوار لگائی کھڑا ہی حضرت نے بی اختیار دستِ شفقت بہلا کے اوسکو اپنی سینی سے لگا لیا فرطِ محبت سے سوکھا منہہ دیکھہ کی پیشانی کو بوسہ دیا آستینِ عنایت سے گرد وغبار چہرۂ نورانی کا پوچھا کلماتِ دلداری فرما کی صورتِ برادر زادی پر اپنا دامانِ معجز بیان کہا

الركن الرابع في امامة الائمة الاثنى عشر وكل ركن منها
والامام الثاني عشر وكل ركن منها يتضمن ابوابا وفصولا نذهب بها فيها
من مكنون العلم ومخزون الحكم مفصولا
وهو مقبول وان من اول الامور فيما تحقق
عند الجمهور وان يطل حلال الحلال المتعلقات
على اجل يتعقد بها ويعرض وان يشبه
على اجل اكمل متعقد بها والمامول الشمول
الجواهر على اعلى الاصحان بغيرف
من الذهب العالي اعلى من اعلى عرفه
على هذه الاكسية البسيطة وبيسيل اعلى الغرف
العقيلة النبيلة حائج القبول لينال المنول
المخلص بذلك غاية المرام ونهاية المتمنين
فانها خير الكونة حليت الى قلوب المؤمنين وافضل
واكرم سمات مبنت على اذان العارفين
والى الرشاد المنيد الى الرشاد الحامد
سبحانه الموفق السداد الجاد الى الرشاد
توكلت واليه انيب الركن الاول في ذكر النبي
صلى الله عليه واله ونسبه ومولده ومبعثه
[illegible]
وكمال نبوته ومعجزات وذكر اولاده
وازواجه واعمامه واخواله ومعرفة
بعض غزواته واحواله ويشتمل على خمسة
ابواب الباب الاول في ذكر نسبه
ومولده وذكر اسمائه ومدة حيوته
ووقت وفاته يشتمل على ثلاثة فصول
الفصل الاول في ذكر مولده ونسبه
الى آدم عليه السلام وذكر اسمائه ومدة
حيوته ووقت وفاته وُلِدَ رسول الله
صلى الله عليه واله يوم الجمعة عند طلوع
الشمس السابع عشر من شهر ربيع الاول
عام الفيل وفي رواية العامة وُلِدَ
يوم الاثنين ثم اختلفوا من قائل
يقول لليلتين خلتا من شهر ربيع
الاول ومن قائل يقول لعشر ليال
خلون منه وذلك لاربع وثلاثين
سنة وثمانية اشهر مضت من
ملك كسرى انوشيروان بن قباد

سترھوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

وَجَعَلَا یَبْکِیَانِ حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہِمَا شدتِ غم والم سی چچا اور بہتیجی دہ تو صدمۂ مہجوری مین
ایسا روی کہ خانۂ زین مین غلبۂ رقت اور اندیشۂ فرقت سی غش ہوگئی ثُمَّ اسْتَاذَنَ
اَلْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الْمُبَارَزَۃِ جب حالتِ زاری مین افاقہ ہوا فرزندِ حسن
مجتبی علیہ السلام نی جان قربان کرنیکا فرمان مانگا راوی کہتا ہی اوسوقت امام حسین علیہ
السلام لاشہای یار واقربا پر مصروفِ نالہ وفغان ہوتی تہی فراقِ برادر اور فرزند جوان مین نال
پر کفنان روتی تہی ایک طرف ازدحامِ اندوہ وآلام سی غلبۂ تشنہ دہانی ایک جانب تمام
لشکرِ مخالف کی غریبِ مظلوم پر طغیانی خیمہ گاہ مین العطش للطفال سی کہرام تہا عورتنکا عزای
اقربا مین فریاد سی کام تہا حضرت کو استماع سی زاریِ اہلِ حرم کی بیقراری وفای وعدۂ شہادت مین
سہروتن سی بیزاری اس وقت مین جو قاسم کو دیکہا کہ سو جان سی مرنی پر طیاری کرتا ہی بہوک
پیاس مین لذتِ زندگی سی سیر زخم کہانیکو جاتا ہی نظرِ حسرت سے اوسکی چہرے پر نگاہ کی دلِ درد
والا سیما اٹہکی آہ سرد بہری تابِ ضبط نرہی کہ گرمی ہوسی وہ گلِ رخسار مرجہائی تہی سوزِ عطش سی
آنکہونمین حلقی پڑی دہن خشک ہونٹہہ پپڑائی تہی فَاَبَی الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْ یَاذَنَ
لَہٗ موافقِ سندِ واثق غریبِ کربلا اپنی بہائی امام حسن مجتبی کی عاشق تہی اور اونکی اولاد کی فریفتہ
اور شیفتۂ صادق تہی سید الشہدا کو صدمۂ فراقِ قاسم ناگوار تہا مرنی کی رضا سی اوس راحتِ روح
کے انکار کیا اسواسطی کہ دہ نوجوانِ شمع قامت خانۂ چشمِ آرزو کا اوجیالا تہا آغوشِ محبت مین بہت
نازون سی بارہ برس پالا تہا نہالِ باغِ نوجوانی برادرِ بزرگوار کی نشانی الحق کسی کی دلکو یہ صدمہ
جانکاہ کیونکر گوارا ہوی کہ ایسا چاند سا منہہ خاک اور خون مین ڈوبا دیکہی جس نازکبدن پر کہی کا
بیٹہنا دشوار وناگوار ہوا وسپرِ تیر تیرین نیزکی انی سی فگار ہو جس گلی پریشانِ گریبان دیکہی ہے
مان باپکا دم گہٹتی اوسکی رگہای گلو سی خون بہی خنجرِ بیداد کی رگِ گردن سی کٹی وہ اپنی ہو بہی مرنی اور

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

ام کلثوم کا پیارا مادرِ ضعیف کی جینی کا سہارا عباس اور عون و جعفر کا نورِ نظر علی اکبرِ دلاور کا
مونس و یاور ایسی ماہ پیکر کو کیونکر مرنی کا حکم فرمائین کس دل سی تیرِ فراق یادگارِ برادر کا جگر پر کہائین
فَلَمْ یَزَلِ الْغُلامُ یُقَبِّلُ یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ حَتّٰی اَذِنَ لَهٗ قاسم نی التماسِ تمام سے
دست و رکابِ امامِ انام کو بوسہ دیا اور گریہ و فغان مین دمبدم واسطہ نامِ جد و پدر سی وہی
سوال کیا پیرون پر شاہِ دین کی منت سے سر کو جہکایا ہوئی ہاتھہ جوڑ کی بحاجت سے زبانِ حال مین یہ سنایا
عمو جان امیدوار ہون مجھی اجازتِ سربازی دو ہنگ کہ قربانگاہ مین منصب اعزاز سی زندہ جاوید گرو
کہ زیادہ غمِ دوری احباب سہنا دشوار ہی سماعتِ شیونِ اہلبیت سی جینا ساعت بھر ناگوار ہی سکینہ و
رقیہ کی بیتابی سی دم نکلتا ہی عبد اللہ و علی اصغر کی تشنہ لبی پر کلیجا جلتا ہی ناچار اس گفتگو سے قاسم
امامِ ابرار کو چارہ نرہا بھر جہاتی سی لگا کی پارہ دل اور جگر کو مرنی کی واسطی رخصت کیا بعضی ناقلان
مصیبت سی ہمنی سنا ہی کہ بیانِ حسب حال مین ایسا لکہا ہی وہ مسافرِ ملکِ بقا وداع کرنی کو حرمِ محترم کے
دروازہ خیمہ پر آیا مادرِ ناشاد اور پہوپہی زینب و ام کلثوم کو آواز جانگداز سی پکارا تم سبکا خدا نگہدار کہ
مین اسدم قتلگاہ کو روانہ ہوتا ہون مبتلای دردِ فراق کو بخشو کہ دیدارِ آخر دکہانی کو آیا ہون واویلا
یہ صدای غم افزا سنکی ساری خواتینِ اندوہگین دوڑین گرد و پیش اسپِ شاہزادہ مانند بناتِ نعش کی
جمع ہوئین ایک طرف کہڑی زار و نزار مان روتی تہی اکیجانب بلائین لیتی پہوپہی قربان ہوتی تہی
سراپردۂ امامِ مظلوم مین الوداع کی دہوم ہوئی عوراتِ بنی عرب نے شکایتِ ظلمِ سپاہِ مشوم کی تو جا بجا
قاسم بھی مرنی کو جاتا ہی چچا کی حمایت مین خنجرِ قاتل سی گلا کٹاتا ہی آج ہمارے وارثون مین کوئی باقی
نہ رہیگا فلک خانۂ فاطمہ زہرا کو تباہ اور برباد کریگا اوس وقت عجب طرح کا شورِ فریاد و فغان بپا ہوا
ہر ایک نی دامن اور آستین کو فرزندِ حسن علیہ السلام کی رقت مین پکڑا کوئی کہتی تہی ہای کشتۂ زہرِ جفا کی
نشانی کوئی چلاتی تہی افسوس یہ خزانِ بہارِ نوجوانی ای اہلِ عزا دنیا کا دستور دیکہا ہی جو مسافرنی

وهو ادريس ع بن يرد بن يارد بن مهلائيل بن قينان بن انوش بن شيث بن آدم ابي البشر عليه السلام وامنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب وارضعته حتى شب حليمة بنت عبد الله بن الحرث بن شجنة السعدية من بني سعد بن بكر بن هوازن وكانت ثويبة مولاة ابي لهب ابن عبد المطلب ارضعته قبل ان تقدم حليمة وذلك انها ارضعته ايضا بلبن ابنها مسروح وتوفيت ثويبة مسلمة سنة سبع من الهجرة ومات ابنها قبلها وكانت ثويبة قبله ارضعت حمزة بن عبد المطلب عمه فلذلك قال رسول الله صلى الله عليه وآله حمزة اخي من الرضاعة وكان حمزة اسن من رسول الله باربع سنين واما جدته ام ابيه عبد الله فهي فاطمة بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم وام عبد المطلب سلمى بنت عمرو من بني النجار عاتكة بنت مرة بن هلال من بني سليم وام قصي وزهرة فاطمة بنت سعد من ازد السراة وبعث بالرسالة يوم السابع والعشرين من رجب وله يومئذ اربعون سنة وقبض صلوات الله عليه وآله يوم الاثنين لليلتين بقيتا من شهر صفر سنة عشر من الهجرة وهو ابن ثلث وستين سنة

الفصل الثاني في ذكر اسمائه صلوات الله عليه وآله وسنى اصله ونسبه اما اسماؤه وصفاته صلوات الله عليه وآله فمنها ما جاء به التنزيل وهو الرسول النبي الامي في قوله الذين يتبعون الرسول النبي الامي الذي يجدونه مكتوبا عندهم في التورية والانجيل والمزمل والمدثر في قوله يا ايها المزمل يا ايها المدثر والنذير المبين في قوله قل اني

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

اپنی گھر سی باہر جاتا ہی عزیز و اقربا کی ہمراہ کہانا کہاتا پانی پیتا رخصت ہوتا ہی سکنان وطن کو بہ

نان کی قسم سی توشۂ راہ ساتھہ کرتی ہین تہوڑی دور پہنچا کی گلی لگا کی شادمان پھرتی ہین وای مصیبت

خاندانِ رسالت کی ہای محنت و طغیانی دشتِ غربت مین جفای است کی اہلبیت کو اوسدن

وداعِ قاسم مین کچھہ میسر ہنوا ناچار سامانِ حسرت اور افغان سی زادِ سفر مہیا کیا فَخَرَجَ وَدُمُوعُهُ

تَسِيلُ عَلٰى خَدَّيْهِ خلاصہ کلام المحرم ناکام مین ماتم کا کہرام رہا قاسم نی عنانِ توسن توڑ کی

عزمِ میدانِ خون آشام کیا بار بار سبہہ پھرا کی خیمہ گاہ اور چچا کی حالتِ تباہ دیکہتا جاتا تھا ہجیر او

غمِ مہجوری مین انکہون سی اشکِ گلگون بہاتا تھا کبہی ماکی بیکسی اور حسرت پر آہ بہرتا کبہی عبد اللہ

بہائی کی یتیمی کو یاد کرتا غریبی اور تنہائی پر امام حسین علیہ السلام کی بیچین فراقِ عباس و علی اکبر سی محو

شور و شینِ احسن و جہ مین شانِ سروری دکہاتا شکوہ اور دبدبۂ حیدری سی مقابلِ سپاہ پہنچا

چہوٹی سن مین بہالا ہلا کی بڑی فنِ غضنفری جتاتا ٹہرا ہوا وَهُوَ يَقُولُ زبانِ فصاحت ترجمان سے

رجز کی یہ اشعار انشا فرمائی باوجودِ بی آبی دہان جوہرِ بلاغت تیغِ زبان سی اعدا کو دکہائی

اِنْ تُنْكِرُونِي فَاَنَا ابْنُ الْحَسَنِ سِبْطُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَالْمُؤْتَمَنِ یعنی ای اہلِ کوفہ و شام

اگر تم ہماری شرف کو نہین جانتی ہو اور عزت و اکرامِ خداداد سی المحرم کی انکار کرتی ہو بس یقین جانو

اور مجہی پہچانو کہ فرزندِ حسنِ مجتبیٰ امامِ ہدیٰ سبطِ مصطفیٰ ہون حسب اور نسب مین نواسۂ پیغمبر کا

دل و جان سی بنوا ہون، هٰذَا حُسَيْنٌ كَالْاَسِيْرِ الْمُرْتَهَنِ بَيْنَ اُنَاسٍ لَا سُقُوا صَوْبَ

الْمُزُنِ یہ حسین ابنِ علیِ مرتضیٰ میرا چچا ہی کہ مانندِ مرتہن لشکرِ اعدا مین پہنسا ہی امت پر جفا نی

اوسی کنارِ دریا پیاسا رکہا ہی اٹھہ پہر گذری کہ چشمۂ مروت سی ایک قطرہ پانی کا نہین دیا وَكَانَ

وَجْهُهُ كَفِلْقَةِ الْقَمَرِ راوی کہتا ہی قاسم کا آفتابِ جمال ہر گاہ افقِ میدان سی نظر مین

تیرہ طبعانِ شام کی طالع ہوا چہرہ رشکِ مہر اوسکا مثالِ ماہِ شبِ چاردہ کی چمکتا تھا سوار او

ستروین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

پیادہ نی بغور دیکہا سب نی ذرہ و سلام بہیجا اولاد والونکو ہیبت حضرت تہی کرا ایسا فرزند دلبند

کہکالال ہی برحم دلون نی کہا مان باپ پر کیا گذری جو اس نونہال کو جیتا و بال ہی کوئی کہتا

سنہہ دیکہو سو کہاہی ظاہرا یہ ابر کرم کا ٹکڑا ایسا ہی کوئی بولا یہ آسمان حسن کا ستارا ہی پدر اسکا

رسول اللہ کا نواسا ہی فَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِیدًا پس قاسم نی کمر سی تیغ صفدری اور جگر سی غرہ

حیدری کو صولتِ غضنفری مین کہینچا سمندِ اشقری کو جولان دیکی مبارز میدانِ ہمسری کا طلب گیا

ہونا بکار دل چلا نیزہ گزار کی معرکہ نبرد مین قدم رکہتا قاسم اوسکی جان دم سنان شہر بار عدم کو

روانہ کرتا اگر کوئی سوار نگاور جرات دوڑا کی آوردگاہ مین آتا تازیانہ سیف شاہزادی کا اوسکی

سہر پر غرور کو مرکب تن سی پیادہ پہراتا مشاہدہ جنگ وارثِ شجاعت سے آہنگِ رزم سبکو نہی

ہرچند وہ پلنگِ بیشۂ جرات اور نہنگِ لجۂ محنت نی اوس لشکر بی ننگ و شرم کو ندادی مقابلہ مین

زادہ شاہ مردانکی کوئی آگی نہین بڑہتا تہا ایک دوسری کی پیچہی چہپا تہا جب غبارِ خوف اور دہشت

سپاہِ ظلم پر چہایا کوئی نابکار لڑنی کو سامنی نہ آیا اوس شیرِ غیسانِ مہابت نے نیزہ ہلاکی نعرہ اللہ اکبر کیا

صفِ میمنہ اور میسرہ کو حملہ پی در پی سی درہم و برہم کر دیا ہل چل مین حواس باختہ سوار پیدل پر گرتی تہی

غلبۂ ہراس مین پیادی ماری ماری پہرتی تہی صفحہ پیکار مین کارنامہ رستم اور سام بہلایا معرکہ نبرد مین

کشتِ خون اعداسی دشت و صحرا کو لالہ فام بنایا حَتّٰی قَتَلَ عَلٰی صِغَرِ سِنِّہٖ خَمْسَۃً

وَّثَلَاثِیْنَ رَجُلًا وہ گرانبہا دُرِ عمان تہو مثلِ نہنگ چار موجہ حرب مین غوطہ لگاتا تہا اور لشکر

مخالف سنگ اور تیر کا مینہ اوسپر برساتا تہا باوجود بہوک پیاس کی بیتابی اور پہلی قتال عمر خرد سالی

تیس اور پانچ نامردونکو نار مین بہیجا بڑی پہلوانانِ کوفی اور شامی کی سینونکو سنان سی زخمی کیا

چند اوسپاہ نی یکبارہ اوس ماہِ فلکِ حسن کو گہیر لیا چار طرف سی زخمِ تیغ اور برچہی نی بدنِ گل

پیرہن کو چور کیا ای سنو انصاف کرو اس ماجرا کو بغور سنو ہر گاہ مردانِ قوی بازو کی جسم

بعد وفاۃ عبد المطلب فکان

سنین ثم کفلہ عمہ ابو طالب

ومع جدہ عبد المطلب ثمانی

مع امہ وابیہ سنتین واربعۃ اشہر

علیہ والہ السلم ثلثا وستین سنۃ

الثالث فی ذکر مدۃ حیوتہ صلعم

۴۹۵

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

تندرست مین کانٹا چبہتا ہی خراشِ درد کی سبب آرام اور قرار قابو سی جاتا رہتا ہی مجہی بہت حیرت ہے یہ روایت سرمایۂ حسرت ہے کہ اوس طفلِ غریب پر ہجوم آفت مین کیا گذری ہوگی بہر سن و سال مین حالتِ صبر و توان کیونکر باقی رہی ہوگی اول غلبۂ تشنگی دوم صدمۂ گرسنگی تیسری غم و غصۂ ہجرانِ عزیزان چوتہی اندیشۂ رقتِ عمہ و خواہران ایکطرف ماکی فراق مین رونا ایک جانب چچا کی اشتیاق پر جان کہونا کبہی منہہ پہرا کی خیمونکو یاس مین دیکہنا کبہی بیتابی سی گوش بر آواز نالۂ حرم رہنا کثرتِ زخم سی بدن صدپارہ مہر بن موسی جاری لہو کا فوارہ ایک جی کی ہزار نابکار خواہان تہی ایک سر پر ہتہیار خنجر بران تہی تیغ کی گہاو پر تیر سہ پہلو حال پرسی کو آتا تہر کی جراحت کو پنجۂ گرزِ گران دباتا دردِ جگر کی خبر کو ناوکِ تیز پر تیہ جاتی بیکسی اور تنہائی مین بہلانی کو دلکی بہالی آتی سوار کو غلبۂ نقاہت مین طاقتِ قرار نابود تہی رہوار کی تاب و دوسی قوتِ رفتار مفقود تہوی ضعف مین تیورانی لگی شدتِ بیحالی سے ہجوم جہوم کی دہنی بائین جہکی قَالَ حُمَیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ کُنْتُ فِی عَسْکَرِ ابْنِ سَعْدٍ فَکُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی هٰذَا الْغُلَامِ حمید ابن مسلم سی منقول ہی کہ اوسنی کہا لشکرِ عمر سعد مین کہڑا ہوا قاسم کو میدان مین وارد ہوتی دیکہا کس دبدبہ اور شان سی اکیلا لڑ رہی دلاور ونکو مار مار کے جنگ مین نام کیا عَلَیْهِ قَمِیْصٌ وَاِزَارٌ وَنَعْلَانِ فَانْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِهِمَا بکر بدن انور مین کرتا پاجامہ دو نعلین سی جلوہ نما ہوا لاکن تسمہ ایک پاپوش کا اوسدم ٹوٹا تہا مَا اَنْسٰی اِنَّهٗ کَانَ الْیُسْرٰی مجہی خوب یاد ہی نہین بہولا کہ وہ بائین پانو کا جوتا تہا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الْاَزْدِیُّ وَاللّٰهِ لَاَشُدَّنَّ عَلَیْهِ میری پہلو سی عمر ابن سعد ازدی بولا قسم خدا کی مین اوس پر وار لگانی کو حملہ کرونگا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا تُرِیْدُ بِذٰلِکَ مینی اوس بیرحم کو بہت ملامت کی اور یہ نصیحت سی کہی سبحان اللہ قاسم مظلوم ہی تو کیا چاہتا ہی

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

اوس معصوم کی مارنی کو کیون جاتا ہی وَاللّٰہِ لَوْ ضَرَبَنِی مَا بَسَطْتُ اِلَیْہِ یَدِی بخدا وہ لڑکا ہرگاہ مجھی تلوار لگائی زخم کھاؤن تو بھی مین اوسکی طرف دفع کو ہاتھ نہ اوٹھاؤن اَلَمْ یَکْفِیکَ ہٰؤُلَاءِ الَّذِینَ تَرَاہُمْ قَدِ اسْتَوْحَشُوہُ آیا کافی نہین تجھی یہ کہ اوسکو انبوہ جفا نی گھیرا ہی چارسمت سی جراحات مین تلوار و تیر و نیزہ کی گھبرایا ہی بدنِ ناتوان سی لہو بہتا ہی ضعفِ عطش مین غش کرتا ہی قَالَ وَاللّٰہِ لَأَفْعَلَنَّ اوسنی کہا خدا کی سوگند مین جاتا ہون ابنِ حسن کو خاک پر گراتا ہون فَشَدَّ عَلَیْہِ پس اوس شقی نی گھوڑا بڑہایا کمین گاہ سی دوڑ کے حملہ کیا فَمَا وَلّٰی حَتّٰی ضَرَبَ رَأْسَہٗ بِالسَّیْفِ کچھ عرصہ نہ گذرنی پایا تھا کہ سرِ قاسم پر تلوار کا وار لگایا فرقِ فرقد سای شاہزادہ پیشانی تک دو ٹکڑی ہوا خون مانند پرنالی کی بہنی لگا فَوَقَعَ الْغُلَامُ بِوَجْہِہٖ وَنَادٰی یَا عَمَّاہُ اَدْرِکْنِی اوس صدمۂ زخم کاری سی زین خالی ہو گیا وہ غازی منہہ کی بل خاک مین گرا ضعیف آواز سی سید الشہدا کو بلایا چچا کو یہ کلام حسرت انجام سنایا اے مولا میری پاس امداد کو جلدی آو مین تمپر فدا ہوا دم واپسین دیدار دکھاؤ جب صدای نالہ قاسم کان مین سرورِ دین کی پہنچی طاقتِ ضبط اور قرار دلکو باقی نرہی فَجَاءَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَالصَّقْرِ الْمُنْقَضِّ امام حسین علیہ السلام مثالِ بازِ تیز پرواز غصہ مین بھری دوڑی جب کہ بالین پر صیدِ گران خونبہا کی وارد ہوئی چار طرف دشمنون کا نرغہ اور انبوہ پایا ازدحام سوار اور پیادہ کا امام زادہ کو گھیری نظر آیا فَتَخَلَّلَ الصُّفُوفَ وَشَدَّ شِدَّۃَ اللَّیْثِ الْحَرِبِ شمشیرِ آتشبار سی اعدا کی صفونکو توڑ دیا اوس لشکرِ روباہ پر مانند شیر غضبناک کے حملہ کیا تلوار کی ہر وار مین سیکڑون سر گرا دیے یہانتک کہ لشکرِ شور پشت کی پانو بھی چھٹی میدان مین جہان قاسم پڑی تھی جا کی نزدیک سی دیکھا برادرزادی کا قاتل ذبح کرنیکی ارادی مین کھڑا ہی فَضَرَبَ عُمَرَ قَاتِلَہٗ بِالسَّیْفِ شاہ بحر و بر نے قاتل حضرت قاسم عمر بد اختر کو تیغ دو پیکر

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

اکائی ضربتِ عمرِو اشرکش کی صفائی ابن فائح خیبر نی دکہائی فَاتَّقَاهُ بِيَدِهٖ فَاَطَنَّهَا مِنَ
الْمِرْفَقِ اوسنی اپنی دست جفا اوٹہا کی دمِ شمشیر پر سپر کی بدکار کی دونو ہاتہہ کہنی سی قلم ہوی فَصَاحَ
ثُمَّ تَنَحّٰی عَنْهُ عمرِ سعد ازدی استغاثہ مین چلایا اپنی لشکر کو حمایت مین مدد کی واسطی بلایا گروہ اوس
شقی کی طرفداری کو آئین امام حسین علیہ السلام کی قہر سی ٹہر ائین وَحَمَلَتْ خَيْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ
لِيَسْتَنْقِذُوْا عُمَرَ مِنَ الْحُسَيْنِ پیادہ اور سوارِ اشرار کوفہ چار جانب سی ٹوٹ پڑی کہ امام کی
ذوالفقار سی عمر کو بناہ ملی وہ ملعون تو حال زبون سی مارا گیا جنگِ مغلوبہ کا ہنگامہ برپا ہوا
حضرت ناچار اون کفار سی جہاد کرنی لگی ہجومِ عام مین گرد و پیش سر ورسی وہ بہاگ نکلی فَاسْتَقْبَلَتْهُ
بِصُدُوْرِهَا وَجَرَحَتْهُ بِحَوَافِرِهَا وَوَطِئَتْهُ حَتّٰى مَاتَ الْغُلَامُ وا مصیبتاہ وا ویلا
کہ قاسم جو اوس میدانِ دار و گیر مین بیہوش پڑی تہی آمد و رفتِ سپاہِ ظلم سی پامال ہو رہی تہی
گہوڑونکی ٹاپون نی سر و سینہ روند ڈالا کوئی عضو اوس زخمی بدن کا نتہا جو پامال نہوا تہا اوسکی
جسم صد پاش پر صدمات گذری کہ حالتِ جان کنی اور سکراتِ موت مین تڑپنی لگی فَانْجَلَتِ
الْغَبَرَةُ فَاِذَا بِالْحُسَيْنِ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ الْغُلَامِ وَهُوَ يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ راوی کہتا ہے
ہر گاہ سپاہِ رو سیاہ کا غول ہٹا گرد و غبارِ صحرا کا اندہیرا فرو ہوا ہین گہبرا کر شبیر کیا نظر آتا ہے
یہ ماجرا دیکہا اعضای جسمِ قاسم ٹکری ٹکری جلتی ریت پر سامنی پڑی ہین امام حسین علیہ السلام
اوسکی سرہانی با چشمِ گریان کہڑی ہین صورتِ ماہ ظلمتِ خاک و خون مین اٹی ہی پوشاک بہی
بدنکی نعلِ سمند سی پہٹی ہی آنکہو مین فرقِ مبارک کا لہو جما ہی چہری پر مُردنی چہائی ہی گردن کا
ڈہلا ہی وہ صغیر زمین پر ایڑیان رگڑتا ہی غش مین ہچکیان لیکی دم توڑتا ہی فَقَالَ وَيَقُوْلُ
الْحُسَيْنُ يَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلٰى عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوَهُ فَلَا يُجِيْبُكَ اَوْ يُجِيْبُكَ فَلَا يُعِيْنُكَ
اَوْ يُعِيْنُكَ فَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ امام حسین علیہ السلام نی جب یہ حالِ پر اختلال دیکہا اوسکے

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

مصیبت پر کمال ملال اور ابتہال مین کہا ای جان جہان ای پر حسرت وارمان افسوس تیری نوجوانی پر
صد حیف یہ تشنہ دہانی بخدا قسم مجہپر شاق اور ناگوار ہی کہ تو اپنی چچا کو حمایت مین بلائی اور وہ امداد مین
پاس نہ آئی اور اگر تیری کمک مین قدم بڑہائی تو شر اعدا سی نہ بچائی ہر گاہ پناہ دی اعانت کری
تو کچہہ نفع پہنچا نہ سکی بُعْدًا لِلْقَوْمِ قَتَلُوكَ وای اور اوس قوم کی جن بر جمعون فی تجہی مارا ہی
غرقہ بحر عذاب ہون وہ بی ابرو کہ جسم کو تیری لہو مین نہلایا ہی راوی کہتا ہی مین فکر مین حیران تہا
کہ امام حسین علیہ السلام اب کیا کرینگی جنازہ برادر زادی کو دیکہون کہان لیجائینگی ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَكَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى رِجْلَيِ الْغُلَامِ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ وَقَدْ وَضَعَ صَدْرَهُ عَلَى صَدْرِهِ
ناگاہ مینی دیکہا سید الشہدا کہڑی ہوئی اور کمر خم ہوئی اوس لاش صد پاش کو ہزار نالش سی اوٹہا کی
زمین پر بیٹہی دونوں ہاتہوں سی سر و سینہ قاسم کو اپنی چہاتی سی لگائی تہی بہزار مشکل تہا جنازہ اوٹہائی ہوئی
گردن اور سر جہکائی تہی واللہ مجہی خوب یاد ہی کہ قاسم کی دونوں پانون زمین پر کہینچتی جاتی تہی
لہو کی قطری زخم سر و تن سی گرتی نظر آتی تہی فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يَصْنَعُ فَجَاءَ حَتَّى أَلْقَاهُ بَيْنَ
الْقَتْلَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مین اپنی دل مین سوچتا کہ شاہ دین اب کیا کرینگی اور یہ جنازہ ابن الحسن علیہ
السلام کہان لیجائینگی مظلوم کربلا نی جانب خیمہ گاہ حرم محترم قدم بڑہایا مقتل شہدا مین جسد قاسم کو
خاک پر لٹایا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا
وَلَا تَغْفِرْ لَهُمْ أَبَدًا پہر فرمایا خداوندا ہماری غریبی اور مظلومی پر نگاہ کر ان دشمنان ستمگار کو
اپنی قہر سی تباہ کر اس گروہ جفا شعار کو تیغ انتقام سی مار نا بخدہ غضب سے کسیکو نہ چہوڑنا نظر لطف و کرم سی
انکی طرف ہرگز نہ دیکہنا دنیا و آخرت مین کبہی آمرزش گناہ نہ دینا صَبْرًا يَا بَنِي عُمُومَتِي صَبْرًا
يَا أَهْلَ بَيْتِي لَا رَأَيْتُمْ هَوَانًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ أَبَدًا اس جانب اجساد پارہ پارہ متوجہ
ہوئی فرزندان و برادران عم اوسی خطاب کیا ای کشتگان غم و الم ای میری اہلبیت مبتلای جور و ستم

٤٩٩

من اتی به قال مکتوب فی التوریة فی حروف
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ من ولد اسمعیل
وصفتہ بہذہ الالفاظ الاشمعیل
تمعیشحا ہینی براخت او توا ہغربت
اوتو بمؤدموشیتم عوسو دنیم بولدی
تابتو لغو ذکو ذول وتغتین اسمعیل
قبلت صلوتہ وبارکت منہ وانمتہ
فکثرت عددہ بولد لہ اسمہ محمد یکون
اثنین وتسعین فی الحساب سأخرج اثنی
عشر ملکا من نسلہ واعطیہ قوما کبیرا
العدد ومن ذلک ما اخبرنی الثقة
انہ قرأ فی الانجیل ذکر الشیخ ابو جعفر
بابویہ فی کتاب اکمال الدین وتمام النعمة
انی انا اللہ لا الہ الا انا الذی لا ازول
صدقوا النبی الامی صاحب الجمل و
المدرعة والتاج وہی العمامة
والنعلین والہراوة وہی القضیب

ستر ہوین مجلس شہادت قاسم بن الحسن علیہ السلام

چاہیی اس حادثۂ بلامین صبر کرو کہ آیندہ پہر خواری اور ہلاکت مین مبتلا ہو ای حاضران بزم ماتم ای سامعان حدیث درد والم خدا کسی خاندان محترم کو روز مصیبت نہ دکہائی اور عزیزونکی خبر موت عالم غربت مین نہ سنائی مادر شکستہ بال کی روبرو جنازہ فرزند کا نہ لائی بہن اور بہائی کو پردیسمین جدائی سی نہ رولای فکر و تصور کی جاہی محل نالہ اور فغان و بکاہی قاسم کی مادر بی نصیب کو جسدم یہ ماجرا پہنچا کہ بیٹا ناشاد نامراد ہو کا پیاسا مارا گیا اوسکا بدن ضرب تیغ و نیزہ و تیر سی ٹکڑی ہوا لاشہ خاک و خون مین بہرا دروازہ پر خیمہ کی دہرا ہی نہ جنازی کی نہلانی او کفن کی تدبیر ہی نہ نماز میت اور دفن کی تقریب ہی بیتابی سی پچہاڑین کہاتی تہی ہہر و سینہ پیٹ کی روتی چلاتی تہی دل پر درد سی آہ سرد بہرتی زبان حال سی یہ بیان کرتی تہی ہای میری ساری عمر کی دولت اور کمائی افسوس تصانی جی کی امید خاک مین ملائی مجہی آرزو تہی کہ اوسکی شادی کرونگی دولہن گود عیش مین فرزند کی پہلو سی مل دیکہونگی مجہ بیوہ کا خانۂ ویران بہو سی آباد ہوگا نام حسن مجتبی علیہ السلام شمع شادیسی روشن رہیگا آخر عمر مین عصای پیری میرا نوجوان بیٹا ہی جب مرونگی یہ رونق زینت جنازا ہی حیف اور دریغ کہ دست دہر نی حجلہ گاہ کی جا قتلگاہ سجی عوض عروس نعل بستر نوشاہ مرگ ہم بستر دیکہی خلعت دامادی کی بدلی کفن بہی نہ ملا شربت اور نقل کی نام آب تیغ اور خنجر گلی سی اوترا سرود کی مقام پر نالہ و نوحہ ہوتا ہی شور مبارکباد کی مقابلہ مین سارا عالم رونا واویلا دشت کربلا مین دفن میت کی صورت نہین ظلم اعدا سی غزا و شیون کی مہلت نہین ای نانا بنی ہاشم اس مصیبت مین میری امداد کرو مرگ قاسم نوجوان کا مجہی پرسا دو کیا کرون کہ مرتی وقت نازونکی پالی کو پانی کا قطرہ نہین بہم پہنچا کس سی کہون زخم تیغ او نعل سمند سی ایسا بدن ٹکڑی ہوا کوئی عضو ثابت نہ رہا کہان ہین حسن مجتبی علیہ السلام کہ اپنی لال کا یہ حال دیکہین خاک و خون بہری جسم کو حسرت اور ملال مین چہاتی سی لگالین اوسوقت تمام اہلبیت ضعیفہ پر ارمان کی ساتہہ روتی ہی

اٹھارہویں مجلس فضائلِ بکا و مناقب سید الشہدا و شہادت عباس بن علی علیہ السلام روزِ عاشورا

خرد و بزرگ فرطِ نالہ و فغان سے جان کھوتے تھے نظم لمولفہ کہرام ہوا خیمہ میں شبیر کے اوسدم
جب مادرِ قاسم نے کیا بیٹے کا ماتم روتے تھے حرم شاہ کے سر پیٹ کے باہم ۔ تھے ارض و سما شورشِ
فریاد سے برہم شاہِ شہداء لاش پہ مدہوش کھڑے تھے عباسِ علی چاک گریبان کیے تھے ۔ صد پاش جنازہ
جو رہا دھوپ میں عریان مقتل کی زمین کرنے لگی نوحہ کا سامان ۔ خاموش ہو ناظم کہ نہیں تاب
بیان کی ۔ آتی ہے صدا عرش سے بھی آہ و فغان کی

مجلس اٹھارہوین بکائے خلیلِ خدا و فدائی اسماعیل و رضا بکا ابراہیم بر سید الشہدا امام حسین کا مختلف بیان و شہادت عباس بن علی علیہ السلام روز عاشورا

رباعی عباس ہیں رشکِ ملک انسانوں میں ۔ ہے ہیں عوض دست کٹے شانوں میں ۔ پر کہولی ہوئے ہیں
قبرِ شہ پہ ۔ ہم بھی ہیں اسی شمع کی پروانوں میں ۔ رباعی یہ بزمِ عزائے بشر زہرا ہے ۔ بیٹھو باادب یہاں
گذرِ زہرا ہے ۔ چادر سے ہر ایک کی اشک کرتی ہے پاک ۔ ہر چشم کی اوپر نظرِ زہرا ہے ۔ رباعی رومال کو
اشکوں سے بھگو کر اوٹھو ۔ فردِ عصیان کو اپنی دھو کر اوٹھو ۔ آئے ہو حصول کیا جو محروم رہے ۔ بیٹھو اس بزم میں
تو روکر اوٹھو ۔ رباعی خون میں شہِ مظلوم کا سینہ ڈوبا ۔ بطحا ہوا برباد مدینہ ڈوبا ۔ کیا مٹھی بھر
خاک ڈالو یارو خشکی میں محمد کا سفینہ ڈوبا ۔ تمہید بکا کرنا ابراہیم کا بر سید الشہدا
و ثواب پانا مانند ذبح اسمٰعیل از خدا فی الحقیقت عبادت اعظم ہے سوگواری
اہلِ حرم کی اور دارین میں وسیلۂ نجات بنی آدم ہے تعزیہ داری کشتۂ ستم کی عجب مرتبہ اون لوگوں کا ہے
جو بزمِ غمِ اہلبیت میں جمع ہوتے ہیں ۔ بڑا درجہ ہے اوس گروہ کا کہ ذکرِ ماتم پر اولادِ پیغمبر کی روتے ہیں
نالہ و فغان کرنیوالے دنیا میں سیدِ ابرار کی یار اور انصار کہلاتے ہیں اس عملِ رقت کی آئے واسطے
دارِ آخرت کو مستوجبِ خلدِ برین جاتے ہیں کتبِ معتبرہ میں علمائے لکھا ہے کہ ائمہ اطہار نے اپنی خواص
اصحاب سے بارہا کہا ہے سانحۂ روزگار میں ہر بندۂ خدا پرست کا رونا فعلِ کراہت ہے الا اونکے

اٹھارہویں مجلس کا بیچ تمثیل سے قربانی اسمٰعیل کی فدا و شہادت عباس بن علی علیہ السلام روز عاشورا

اور شہادت امام حسین علیہ السلام پر سو وکا بین ہنا عبادت ہے رُوِیَ عَنِ الفَضلِ قَالَ سَمِعتُ الرِّضَا عَلَیهِ السَّلَامُ یَقُولُ

لَمَّا اَمَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِبرَاہِیمَ اَن یَذبَحَ مَکَانَ اِبنِہٖ اِسمَاعِیلَ الکَبشَ الَّذِی اَنزَلَہٗ عَلَیہِ تَمَنّٰی

اخبار مین حضرت امام رضا علیہ السلام سے فضل نے روایت کی ہے اور وہ علی اظہار شرف بکا مجھکو یہ نوید کرامت دی ہے

کہ جب نے حضرت ابراہیم کو عوض ذبح اسماعیل قربانی کرنے کو دنبا بھیجا مقام عظمت خلیل اللہ نے گوسفند کا اپنے

ہاتھ سے کل ناتمنے اِبرَاہِیمُ اَن یَکُونَ قَد ذَبَحَ اِبنَہٗ اِسمَاعِیلَ بِیَدِہٖ وَاَنَّہٗ لَم یُؤمَر بِذَبحِ الکَبشِ مَکَانَہٗ اور وقت

ابراہیم کی دلمین تمنا اور حسرت ہی خلیل رب کریم نے اس بات کی آرزو کی کاش میرے ہاتھ سے بیٹا ذبح ہوتا اور فرزند جگر بند کی

عوض بانی دنبہ کا حکم تہ لِیَرجِعَ اِلٰی قَلبِہٖ مَا یَرجِعُ اِلَی القَلبِ الوَالِدِ الَّذِی یَذبَحُ اَعَزَّ وَلَدِہٖ عَلَیہِ

بِیَدِہٖ تاکہ دلکو اونکی وہ دکھ اور درد ملتا جو باپکو پیاری اولاد کی حلال کرنے سے ہوتا فَیَستَحِقُّ بِذٰلِکَ اَرفَعَ دَرَجَاتِ

اَہلِ الثَّوَابِ عَلَی المَصَائِبِ تا اس غم والم پر صبر کرکے درگاہ بے نیاز مین مستحق اجر مصیبت کہلاتے راہ خدا مین باعث ہو

اونچا کی بڑی درجے اہل ثواب کی پاتے فَاَوحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیہِ یَا اِبرَاہِیمُ مَن اَحَبُّ خَلقِی اِلَیکَ تا کہ

پروردگار نے ابراہیم پر وحی کو نازل کیا اور خلیل بیٹا سے یہ سمجھا پوچھا کہ دنیا کی مخلوقات مین تم کسکو زیادہ دوست رکھتے ہو

کس ہماری بندی کو سب موجودات مین پیار کرتے ہو فَقَالَ یَا رَبِّ مَا خَلَقتَ خَلقًا ہُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِن

حَبِیبِکَ مُحَمَّدٍ المُصطَفٰی عرض کی خدایا تو نے کوئی بشر ایسا نہین پیدا کیا ہے کہ وہ میری نزدیک محمد مصطفے

صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیشتر حبیب ہو جو تیرا پیارا ہے فَاَوحَی اللّٰہُ اِلَیہِ اَفَہُوَ اَحَبُّ اِلَیکَ اَم نَفسُکَ

پس بار تعالی نے وحی نازل کی کہ اونکو زیادہ عزیز جانتے ہو یا خیر البشر سے اپنی جانکو سوا چاہتے ہو قَالَ ہُوَ اَحَبُّ

اِلَیَّ مِن نَفسِی ابراہیم نے کہا بار الہا خاتم انبیا کی وہ قدر و منزلت ہے کہ اپنی جسم و روح سے زیادہ مجھے الفت ہے

قَالَ فَوَلَدُہٗ اَحَبُّ اِلَیکَ اَم وَلَدُکَ جناب احدیت نے پھر پوچھا کہ ای خلیل بیٹا مقرب کبریا فرزند محمد کو بہت

عزیز رکھتے ہو یا اپنی بیٹے کو سوا پیار کرتے ہو قَالَ بَل وَلَدُہٗ ابراہیم نے کہا بلکہ اونکی پسر کو دل و جگر سے بہتر جانتا ہوں او

نور چشم سعیہ کو نظر الفت مین جان سے بہتر جانتا ہون قَالَ فَذَبحُ وَلَدِہٖ ظُلمًا عَلٰی اَیدِی اَعدَائِہٖ اَوجَعُ لِقَلبِکَ

قال لما ظهر سيف بن ذي يزن

وذلك بعد مولد النبي صلى الله عليه

ومنهم عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف

بن عبد شمس وعبد الله بن عبد مناف

اٹھارہوین مجلس بکائی خلیل سی قربانی اسماعیل کی فدا و شہادت عباس بن علی علیہ السلام رو رحاشیہ پا

اَوْ ذَبْحُ وَلَدِكَ بِيَدِكَ فِى طَاعَتِىْ ایزد معبود نی ارشاد کیا آیا ذبح ہونا اوسکی بعنت جگر کا اعدا کی ہاتھ سے تمہاری دلکو بہت جلاتا ہی یا سر کاٹنا اپنی بیٹی کا ہماری طاعت مین تمکو دکھہ پہنچاتا ہی قَالَ يَا رَبِّ بَلْ ذَبْحُهُ عَلٰى اَيْدِىْ اَعْدَائِهِ اَوْجَعُ لِقَلْبِىْ تب ابی محبت حرم نی کہا ای خداوند محترم اوسکی گلا کٹنا تیری حبیب کی فرزند کا دست اعدای غدار سی مجھی ناگوار ہی اور تحمل اس غم جانسوز مین بہت زیادہ دشوار ہی قَالَ يَا اِبْرَاهِيْمُ فَاِنَّ طَائِفَةً تَزْعَمُ اَنَّهَا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ایزد کریم نی فرمایا کہ ای خلیل میری جانو تم کہ ایک طایفہ آخر زمانی مین پیدا ہوگا اور اپنی گمان مین محمد کی امت سے ہونیکا دعوا کریگا سَتَقْتُلُ الْحُسَيْنَ ابْنَهُ مِنْ بَعْدِهٖ ظُلْمًا وَّعُدْوَانًا كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ ظلم اور عدوان سی بعد وفات رسول بہول جائینگی تب ثقلین کو قتل کرینگی حبیب میری حسین فرزند سید کونین کو جیسی قصاب گوسفند کو ذبح کرتی ہین اور خوش و خرم بخوف رہتی ہین وَيَسْتَوْجِبُوْنَ بِذٰلِكَ سَخَطِىْ یاد رکہو اس گناہ کی مستحق نار ہین اور میری قہر و غضب کے سزاوار ہین فَجَزِعَ اِبْرَاهِيْمُ لِذٰلِكَ وَتَوَجَّعَ قَلْبُهٗ وَاَقْبَلَ يَبْكِىْ پس حضرت ابراہیم ان باتونکی سننی سے اندوہناک ہوی اور انکہون سی اشک حسرت جاری کیی اونکا دل بہت ہی غم والم کا ہجوم ہوا فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ فَدَيْتُ جَزَعَكَ عَلٰى ابْنِكَ اِسْمَاعِيْلَ اوسوقت خداوند علیم نی وحی بہیجی کہ ای ابراہیم یہ تمہاری قت ذبح اسماعیل کی بدل ہوئی لَوْ ذَبَحْتَهٗ بِيَدِكَ بِجَزَعِكَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَقَتْلِهٖ اگر میری کہو تم اپنی ہاتہہ سی کاٹتی قلق مرگ فرزند مین دردناک اور بچین رہتی تو یہ ثواب رونی مین شہادت امام حسین کیواسطے جو ملا ہی قربانی اسماعیل کی برابر اجر اسکا عطا ہوا ہی وَاَوْجَبْتُ لَكَ اَرْفَعَ دَرَجَاتِ اَهْلِ الثَّوَابِ عَلَى الْمَصَائِبِ بلکہ اوس مرتبہ سی زیادہ ہمنی یہ درجہ عظیم کیا ہی اور اپنی رحمت سی بڑا مقام حسنہ تمکو دیا ہی ای ابراہیم عوض مین ان آنسوونکی جو تمہاری آنکہون سی بہی اور ان نالونکی بدلی جو سینہ غمگین اور محبت سی اوٹہی واجب کردیا دینی کو بہت بلند درجی ثواب کی اور مستحق کیا ہمنی تمکو ساتہہ مرتبون اہل مصاب کی وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ اس مضمون کو حق تعالی نی کلام مجید مین فرمایا ہی قصہ مذکور سی رسول امین کو واقف کیا ہی کہ ہمنی فدیہ بہیجا ابراہیم کو یعنی قربانی اسمعیل پر ذبح عظیم کو بدرستی کہ

ثم ساق الحديث الى ان قال فارسل الى عبد المطلب فادخل عليه ثم قال يا عبد المطلب انى مفض اليك من سرى ... على امر لو كان غيرك لم ابح به ولكن رايتك معدنه فاطلعتك عليه فليكن عندك مطويا حتى ياذن الله فيه فان الله بالغ امره انى اجد فى الكتاب المكنون والعلم المخزون الذى اخترناه لانفسنا واحتجبناه دون غيرنا خبرا عظيما وخطرا جسيما فيه شرف الحيوة وفضيلة الوفاة للناس عامة ولرهطك كافة ولك خاصة فقال عبد المطلب مثلك ايها الملك من سر وبر فما هو فداك اهل الوبر زمرا بعد زمر فقال اذا ولد بتهامة غلام بين كتفيه شامة كانت له الامامة ولكم به الزعامة الى يوم القيمة فقال له عبد المطلب ابيت اللعن لقد ابت بخبر ما آب بمثله وافد ولولا هيبة الملك واجلاله واعظامه لسالته من بشارته اياى ما ازداد به سرورا فقال ابن ذى يزن هذا حينه الذى يولد فيه او قد ولد فيه اسمه محمد يموت ابوه وامه ويكفله جده وعمه وقد ولد سرارا والله باعثه جهارا وجاعل له منا انصارا يعز بهم اولياءه ويذل بهم اعداءه ويضرب بهم الناس عن عرض ويستفتح بهم كرايم الارض يكسر الاوثان ويخمد النيران ويعبد الرحمن ويدحر الشيطان قوله فصل وحكمه عدل يامر بالمعروف ويفعله وينهى عن المنكر ويبطله فقال عبد المطلب ايها الملك عز جدك وعلا كعبك وطال عمرك ودام ملكك فهل الملك سارى بافصاح فقد اوضح لى بعض الايضاح فقال ابن ذى يزن والبيت ذى الحجب والعلامات على النصب انك يا عبد المطلب لجده غير الكذب قال فخر عبد المطلب ساجدا فقال له ارفع

اٹھارہوین مجلس فضائل سید الشہدا وجناب عباس بن علی علیہ السلام روز عاشورا

اوسکا رونا مصیبت امام حسین پر ہمکو زیادہ تر مقبول ہواہی اور پسر کی گردن کاٹنی سی راہ خدا مین جو
درجہ ملتا اوس سی یہ بڑہا ہی پس ای سامعان حدیث کا قدر و منزلت کو اس شیون و شین کی جانو رسم
عزا مین ذکر مصیبت امام حسین علیہ السلام پر خاموش ہنو جو ستم اور جفا امت بیوفانی کربلا مین کئی ہین یاد کرو
سرگذشت برادر اور فرزند سید الشہدا کو چاہیی گوش ہوش مین سنو نالہ و فریاد مین مصروف رہو اس غم و
الم سی رو رو کی جان دو مل عَنْ اَبِیْ یَعْفُورٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللهِ فِیْ
مَنْزِلِ فَاطِمَةَ وَالْحُسَیْنُ فِیْ حِجْرِہٖ اِذْ بَکٰی وَخَرَّ سَاجِدًا احباب کامل الزیارت مین ابی یعفور نی
جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ایک دن خیر الوری جا کی منزل بتول عذرا کو زینت جلوس دی
امام حسین علیہ السلام کو اغوش ناز مین لیا بہت رو کی سجدہ بی نیاز کیا ثُمَّ قَالَ یَا فَاطِمَةُ یَا بِنْتَ
مُحَمَّدٍ اِنَّ الْعَلِیَّ الْاَعْلٰی تَرَائٰی لِیْ فِیْ بَیْتِکِ هٰذَا سَاعَتِیْ هٰذِہٖ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَاَهْیَا
هَیْئَةٍ پھر کہا یا بنت محمد اسد م علی اعلی یعنی ظہور علم با صفات کمال اللہ نی مجکو تمہاری گھر مین جلوہ کیا با
حسن صورت اور بنیات مین اوسکی رحمت و جبروت کو پایا وَقَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ اَتُحِبُّ الْحُسَیْنَ فَقُلْتُ
نَعَمْ قُرَّةُ عَیْنِیْ وَرَیْحَانَتِیْ وَثَمَرَةُ فُؤَادِیْ وَجِلْدَةُ مَا بَیْنَ عَیْنَیَّ اوسنی پوچہا ای محمد
ایا تم حسین کو پیار کرتی ہو جو سینہ سی لگا رکہا ہی مینی عرض کی نعم وہ میرا نور دیدہ گل مراد میوہ دل حدقہ
چشم کہلاتا ہی فَقَالَ لِیْ یَا مُحَمَّدُ وَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ بُوْرِکَ مِنْ مَوْلُوْدٍ
عَلَیْهِ بَرَکَاتِیْ وَصَلَوَاتِیْ وَرَحْمَتِیْ وَرِضْوَانِیْ پس خطاب کیا مجہی کر یا محمد اور دست
کرم اپنا سر حسین پر رکہا اوسپر برکت و صلواۃ و رحمت و رضوان میری ہی یہ کہا وَلَعْنَتِیْ
وَسَخَطِیْ وَعَذَابِیْ وَخِزْیِیْ وَنَکَالِیْ عَلٰی مَنْ قَتَلَهٗ وَنَاصَبَهٗ وَنَاوَاہُ وَنَازَعَهٗ اور غضب
لعنت و عذاب و خذلان و نکال خداوندی اوسکو شامل ہی جو اونکا عدو اور ناصب حرب و عداوت
بدی و قاتل ہی اَمَا اِنَّهٗ سَیِّدُ الشُّهَدَاءِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

الحسين البيهقي في كتاب دلائل النبوة عن
طرفين ومن ذلك حديث بحيرا الراهب قال ان
نقله او رده محمد بن اسحق بن يسار قال ان
ابا طالب خرج في ركب الى الشام تاجرا
فلما تهيأ للرحيل واجمع السير
الله صلى الله عليه وآله فاخذ بزمام ناقته
وقال يا عم الى من تكلني لا اب لي ولا ام

اٹھارہویں مجلس لباس حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ ہونا

وَسَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَبُوْهُ اَفْضَلُ مِنْهُ وَخَيْرٌ یعنی جانو
کہ وہ سید الشہدای اولین وآخرین ہی اور بہترین جوانان بہشت برین ہی حسین کی والد اونسی بہی بہتر
افضل ہین جو یہ شرف کی دنیا وآخرت ہین مشتمل ہین فَاَقْرِءْهُ السَّلَامَ وَبَشِّرْهُ بِاَنَّهُ رَايَةُ الْهُدٰى
وَمَنَارُ اَوْلِيَائِيْ وَحَفِيْظِيْ وَشَهِيْدِيْ عَلٰى خَلْقِيْ پس اوسکو میرا اسلام و پیام انعام خاص کہو
بتحقیق کہ وہ علم ہدایت محل نور اولیا حافظ و شاہد خلق دنیا ہی یہ بشارت دو وَخَازِنُ عِلْمِيْ وَحُجَّتِيْ
عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ وَالثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وہ میری علم کا بن کا حجت
انس مین خازن ہی اور اہل آسمان و زمین کی حجت ظاہر و باطن ہی بیان اِنَّ الْعَلِيَّ الْاَعْلٰى اَيْ
رَسُوْلَهُ جِبْرَئِيْلُ اَوْ يَكُوْنُ التَّرَائِيْ كِنَايَةً عَنْ غَايَةِ الظُّهُوْرِ الْعِلْمِيِّ وَحُسْنِ الصُّوْرَةِ كِنَايَةً
عَنْ ظُهُوْرِ صِفَاتِ كَمَالِهِ تَعَالٰى وَوَضْعُ الْيَدِ كِنَايَةً عَنْ اِفَاضَةِ الرَّحْمَةِ وَرُوِيَ
عَنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ الْاَخْيَارِ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ دَخَلَا يَوْمَ عِيْدٍ اِلَى الْحُجْرَةِ جَدِّهِمَا
رَسُوْلِ اللّٰهِ صبا غان حلہ صدق دامان مضامین ورنگریزان جامہ بیان لہذا آستین لباس صنعت کو
طراز تالیف سی بعضی ثقاۃ اخیار کی لالی خلعت روایت کو خم تراجم سی بوقلمون کا لون دکہاتی ہین
کہ ایک دفعہ حسنین علیہما السلام کو اغوش نانا مین جد بزرگوار کی عید آیا اور شاہزادونکی لئی ملبوس تبدیل
ہنین تہا فَقَالَا يَا جَدَّاهُ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْعِيْدِ وَقَدْ تَزَيَّنَ اَوْلَادُ الْعَرَبِ بِاَلْوَانِ
اللِّبَاسِ وَلَبِسُوْا جَدِيْدَ الثِّيَابِ نانا سی عرض کی آج روز عید کو آپ سی یہ بات کہنی ہی
اولاد عرب نے ہر طرحکی نئی پوشاک پہنی ہی وَلَيْسَ لَنَا ثَوْبٌ جَدِيْدٌ وَقَدْ تَوَجَّهْنَا لِذٰلِكَ
اِلَيْكَ ہماری بر مین ثیاب نو کا تار نہا دیکہہ لو اسواسطی آپکی پاس آئی ہین کر بنا دو فَتَاَمَّلَ النَّبِيُّ
حَالَهُمَا وَبَكٰى وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِي الْبَيْتِ ثِيَابٌ تَلِيْقُ بِهِمَا وَلَا رَاٰى اَنْ يَمْنَعَهُمَا
فَيَكْسِرَ خَاطِرَهُمَا طراز ندہ شعار احسان اوس حال مین حیران تہی گہر مین کوئی خرقہ تہا جو پہناتے

فلما راى بحيرا القوم لم يجد الصفة
في رحال القوم تحت الشجرة
والله من بين القوم لحداثة سنه
وتخلف رسول الله صلى الله عليه
تاكلون منه كلكم فاجمعوا اليه
احببت ان اكرمكم واصنع لكم طعاما
قد كان ما تقول ولكنكم ضيف وقد

اشعارہویں مجلس حلۂ حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ ہونا شہادت عباس علی علیہ السلام

اور نہ مناسب جانا منع کریں کہ خاطر اونکی پریشان رہی فَکَّ خَادِعَۃٌ وَقَالَ اِلٰھِی اِجْبُرْ قَلْبَھُمَا

وَقَلْبَ اُمِّھِمَا ناچار درگاہِ خدا مین دعا کی ای قادرِ توانا قلوبِ حسنین اور اونکی والدہ کو مسرور

فرما فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَمَعَہٗ حُلَّتَانِ بَیْضَاوَانِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ فَسُرَّ النَّبِیُّ

پس خدمتِ رسول مین جبرئیلِ امین آئی دو جوڑی سفید حلۂ جنت کی اپنی ساتھ لائی محبوبِ الٰہی کو

دیئی وہ جناب خوشنود ہوئی وَقَالَ لَھُمَا یَا سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ خُذَا

اَثْوَابًا خَاطَھَا خَیَّاطُ الْقُدْرَۃِ عَلٰی قَدْرِ طُوْلِکُمَا دونو نواسونکو بلایا کہا ای سردارانِ

جوانانِ جنت لو اپنی خلعت کہ درزی قدرتکی تمہاری ایسی سیئی ہین بقدرِ طولِ قامت فَلَمَّا

رَاٰیَا الْخِلَعَ بَیْضَاءَ قَالَا یَا جَدَّاہُ کَیْفَ ھٰذَا وَجَمِیْعُ صِبْیَانِ الْعَرَبِ لَابِسُوْنَ اَلْوَانَ

الثِّیَابِ جب ابنای زہرانی جامۂ ابیض دیکھی بولی یا جدّاہ ہم کیونکر اس لباس کو پہنین کہ ساری

اطفالِ عرب تو رنگین کپڑون سی بناو کرین فَاَطْرَقَ النَّبِیُّ سَاعَۃً مُتَفَکِّرًا فِیْ اَمْرِھِمَا فَقَالَ

جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ طِبْ نَفْسًا وَقَرَّ عَیْنًا اس کلامِ پیغمبر ساعت بھر فکر مین رہی کہ اولادِ عزیز جانی

جبرئیل نی عرض کی یا نبی اللہ دل خوش آنکھین روشن رکھو یہ آسان ہی اِنَّ صَانِعَ صِبْغَۃِ اللّٰہِ

عَزَّ وَجَلَّ یَقْضِیْ لَھُمَا ھٰذَا الْاَمْرَ وَیُفَرِّحُ قُلُوْبَھُمَا بِاَیِّ لَوْنٍ شَاءَ تحقیق کہ خالقِ بیاض

سفیدیہ مراد اونکی پوری کریگا جیسا چاہین وہی لون ظاہر دکھاویگا فَأْمُرْ یَا مُحَمَّدُ بِاِحْضَارِ الطَّسْتِ

وَالْاِبْرِیْقِ فَاُحْضِرَا یا محمد کہو کہ طشت و آفتابہ لائین پس وہ حاضر کیا کہ مدعا پائین فَقَالَ

جِبْرَئِیْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰی ھٰذِہِ الْخِلَعِ وَاَنْتَ تَفْرُکُھُمَا بِیَدِکَ

فَتَصْبَغُ لَھُمَا بِاَیِّ لَوْنٍ شَاءَ جبرئیل بولی ای رسولِ خدا کپڑے دونو لگن مین رکھیں مین پانی ڈالون

آپ ملیئی جو رنگ اونہین مطلوب ہو اوسی بچون کی دیکھ لو فَوَضَعَ النَّبِیُّ حُلَّۃَ الْحَسَنِ فِی

الطَّسْتِ فَاَخَذَ جِبْرَئِیْلُ یَصُبُّ الْمَاءَ پس خیر الوریٰ نی جامۂ حسنِ مجتبیٰ طشت مین رکھا

۵۰۶

اٹھارہویں مجلس جامۂ حسنین علیہما السلام کا مختلف رنگ ہونا شہادت عباس بن علی علیہ السلام

جبرئل نے اوسپر آب کرامت ڈالا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّبِیُّ عَلَی الْحَسَنِ وَقَالَ لَهٗ یَا قُرَّةَ عَیْنِیْ بِاَیِّ لَوْنٍ تُرِیْدُ حُلَّتَكَ پھر حبیب خدا نے امام حسن سے پوچھا اے نور دیدہ کس لون کا چاہتے ہو حلہ اپنا فَقَالَ اُرِیْدُهَا خَضْرَاءَ فَفَرَكَهَا النَّبِیُّ بِیَدِهٖ فِیْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَاَخَذَتْ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ لَوْنًا اَخْضَرَ فَائِقًا كَالزَّبَرْجَدِ الْاَخْضَرِ جو ابدیا پیراہن ہی سبز کا حضرت نے اپنے ہاتھ سے پانی میں جب نچوڑا تو قدرت صانع سے زمرد پر فایق ہر انکلا فَاَخْرَجَهَا النَّبِیُّ وَاَعْطَاهَا الْحَسَنَ فَلَبِسَهَا نبی اللہ نے وہ جوڑا اسکو دیا امام حسن کو شاد و خرم دیا اور پہنایا ثُمَّ وَضَعَ حُلَّةَ الْحُسَیْنِ فِی الطَّسْتِ وَاَخَذَ جَبْرَئِیْلُ یَصُبُّ الْمَاءَ فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ اِلٰی نَحْوِ الْحُسَیْنِ وَكَانَ لَهٗ مِنَ الْعُمْرِ خَمْسُ سِنِیْنَ بعد ازاں کپڑے امام حسین کی طشت میں رکھے جبرئیل آب رحمت ڈالتے رہے سید انبیا متوجہ ابن مرتضیٰ ہوئے اوس زمانے میں وہ حضرت پانچ برس کے تھے وَقَالَ لَهٗ یَا قُرَّةَ عَیْنِیْ اَیَّ لَوْنٍ تُرِیْدُ حُلَّتَكَ فرمایا زہرا کے لال کیا رنگ چاہتے ہو کہ اوسکو اپنی رغبت سے پہنو فَقَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاهُ اُرِیْدُهَا حَمْرَاءَ عرض کی سرخی پرجی لہراتا ہے ازل سے یہی مجھکو بہاتا ہے فَفَرَكَهَا النَّبِیُّ بِیَدِهٖ فِیْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَصَارَتْ حَمْرَاءَ كَالْیَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ پس سالت مآب نے ہاتھ سے پانی ملا بقدرت خدا وہ یاقوت سا لال ہوا فَلَبِسَهَا الْحُسَیْنُ فَسُرَّ النَّبِیُّ بِذٰلِكَ شہانا جوڑا جب امام حسین علیہ السلام نے پہنا اُس بنا و پر دل پیغمبر شاد و خرم رہا وَتَوَجَّهَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِلٰی اُمِّهِمَا فَرِحَیْنِ مَسْرُوْرَیْنِ اوس وقت حسنین جامہ رنگین سے خوشنود چلے مادر مہربان کی خدمت میں جا پہنچے فَبَكٰی جَبْرَئِیْلُ لَمَّا شَاهَدَ تِلْكَ الْحَالَ شاہد اس حال کے جبرئیل بہت روئے حاضرین وقت کی رقت و ابتہال نے ہوش کھوئے فَقَالَ النَّبِیُّ یَا اَخِیْ جَبْرَئِیْلُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ فَرِحَ فِیْهِ وَلَدَایَ تَبْكِیْ وَتَحْزَنُ فَبِاللّٰهِ عَلَیْكَ اِلَّا مَا اَخْبَرْتَنِیْ خاتم انبیا نے ارشاد کیا اے برادر جبرئیل آج کے دن جو میرے فرزندوں کو آمیں سرور ہوا

فلم يكونوا ... من رسول الله صلعم في ذلك
السفر الذي كان فيه مع عمه ابي طالب
اشياء فارادوه فردهم عنه بحيرا ... من اهل الكتاب ... من
ذكرهم الله وما يجدونه في ... انهم ان اجمعوا لما ارادوه
ذلك من صفته ... لم يخلصوا اليه حتى عرفوا ما قال لهم
وصدقوه فيما قال وتركوه وانصرفوا
وصدق فيما قال ... ابي طالب ... في ...
ذلك يقول ابو طالب ... بحيرا ... شعر
ان ابن آمنة النبي محمدا عندي بمثل منازل
الاولاد لما تعلق بالزمام رحمته ورميت
قد قلص بالارض واذ ... من عيني دمع
ذا وفت مثل الجمان مفرقا ولا وادعيت فيه
وانه موصولة ويحفظت فيه وصية الاجداد
وامرته بالسير بين عمومة ... بيض الوجوه مصالت
انجاد ساروا لا بعد طيته معلومة ولقد
تباعد طيبة المرتاد حتى اذا ما القوم بصرى
٥٠٧ عاينوا لاقوا على
شرف من المرصاد حبرا
فاخبرهم حديثا صادقا عنه
ورد معاشر الحساد يوما يهود قد رأوا
ما قد رأى ظل الغمام وعز ب الاكباد
ساروا القتل محمد فنهاهم عنه وللجهد
الحسن الاجهاد واشار ما ذكرناه كثيرة
لو قصدنا ايرادها جميعا لخرجنا عن الغرض
المقصود بهذا الكتاب فصل فاذا ثبت
منه صلوات الله عليه وآله عقيب المعجز
واظهار النبوة من الايات والمعجزات
فضربان احدهما هذا القرآن الذي
انزل الله سبحانه عليه وايده به والاخر
غيره من المعجزات فوجه الاستدلال من
القرآن ان كل عاقل سمع الاخبار وخالط
اهلها قد علم ظهور نبينا عليه وآله السلام
وادعاءه الرسالة من الله الينا وانه
قد تحدى العرب بهذا القرآن الذي
ظهر عليه وادعى انه اختصه الله به
وان العرب مع تطاول الازمان

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

تنی حزن وملال سی کی ہی زاری وبکا برای خدا تہا وسبب راز پنہان کا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ اِعْلَمْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اِخْتِيَارَ ابْنَيْكَ عَلَى اِخْتِلَافِ اللَّوْنِ فَلَابُدَّ لِلْحَسَنِ اَنْ يَسْقُوهُ السَّمَّ وَيَخْضَرُّ لَوْنُ جَسَدِهِ مِنْ عِظَمِ السَّمِّ اینی حی الہی ہوئی ای رسول باری تقیین جانو یہ اختلاف رنگ جو پسند ہوا تمہاری فرزندونکو ضرور ہی کہ امام حسن زہر دیئی جاوین وعاسی اوں وقت آخر بدن اونکا سبز ہی لائی سم کی شدت بلاسی وَلَابُدَّ لِلْحُسَيْنِ اَنْ يَقْتُلُوهُ وَيَذْبَحُوهُ وَيَخْضِبُ بَدَنَهُ مِنْ دَمِهِ دوسری لابد امام حسین کو اہل جفا گھیرین بہوکا پیاسا ع وقت با قتل کرین ہنگام ذبح جسم اونکا لہوسی بھری ہسر وریش واندام خضاب خون سی لال ہی فَبَكَى النَّبِيُّ وَزَادَ حُزْنُهُ لِذَلِكَ اس بیان پر پیغمبر انس وجان بہت محزون رہی کثرت نالہ وفغان مین ماہی ہر شک دیدہ ہمایون سی بہی ای اہل ولا ہر چند محنت اور بلای خامس آل عبا جو منعر کہ عاشور میں گذرین سب جانسوز ہین اور اوس جناب پر فرقت نوجوانان ذریت مصطفی ہر ایک تیر دلدوز تہی لاکن اندوہ دوری فرزند عزیز کال موجب بیقراری تہا اور قلق مہجوری علمدار سبب مزید زاری ہوا صدمہ مرگ علی اکبر سی چشم دل مین روشنی نہ ہی سانحہ شہادت عباس مین کمر طاقت ٹوٹ گئی جس بہائی کو تیس برس آغوش محبت مین محنت سی بالا تہا وہ مرنی کو چلا تو جینی کا سہارا جاتا رہا جو نشان حیدر کرار دکہا اہلبیت شریک رنج وآسایش تہا وقت بیکسی مین جدا ہونی لگا موت کا سامان بندہا ہی جاتا ہی کہ میدان وفا مین عباس علی علیہ السلام نی حمایت سلطان کربلا مین کیا جور وستم سہی ہین سوجان کی بہوک پیاس مین کیسی زخم تیغ اور سنان کہا کر ثابت قدم رہی ہین حدیث مین وارد ہی روز قیامت ہر ایک شہید کو آرزو ہی مرتبہ عباس دلاور ہوگی کسی مجاہد راہ خدا کی منزلت برابر درجہ علمدار شاہ بی لشکر نہ پہنچی گی پس لازم ہی محبون پر کہ اس ماجری کو سنکر نالہ وزاری کرین اور موالی کو چاہیئی کہ بزم مصیبت مین اونکی آنکھونسی اشک خونین بہین نظم للمولفہ حال پر سبط نبی کی جو کری شیون وشین

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

اوس سی راضی ہو خدا اور رسول ثقلین ، جا یگہ خلد مین ہی شہ کی عزاداروں کی ، منبر نور پہ بیٹھین گے
ثناخوانِ حسین ، دل سی ہی ذاکرِ سردارِ شہیدان ناظم ، شغل ماتم مین کیا کرتا ہی ونرات یہ بین دہائی
احمد کی نواسی کو پیاسا مارا جسکی الفت مین سدا رہتی تھی زہرا بی جین ، شرطِ انصاف نہین اہلِ عزا
خاموشی ، اشک آنکھون سی بہانا ہی یہان فرض العین

مجلس شہادت فرزند حیدر کرار برادر سبط احمد مختار عباس علمدار لشکر سید ابرار علیہ السلام

علمدارانِ سپاہِ نالہ و آہ و غمگسارانِ شاہِ دین پناہ ، جانبازانِ فراتِ اشکِ روان و سینہ سوزان
نائرہ حسرت و اخرانِ لب تشنگانِ زلالِ صدق و صفا و دست شستہ گانِ دریای مہر و وفا
روایتِ شہادت مین سقای بہشتی کی ساحلِ شطِ بیان پر یون طپان ہوی ہین کہ جب روزِ عاشورا
میدانِ بلا مین اصحابِ شاہِ کربلا جان سی کام آئی اور سب اقربا ابنای عقیل اور مسلم جنابِ قاسم تک
دریای خون مین نہائی لاشین جوانانِ اولادِ رسول کی زمینِ مقتل مین اوپر تلی پڑی تہین سر آسیمہ
بیٹیان ناشادِ بتول کی عزیزونکا لہو بستہ پر لی در خیمہ پر کہڑی تہین ایک طرف پیاس کی شدت سے علی اصغر
گہوارہ مین غش کرتا ایک جانب سکینہ خاتون کو ابحرم گہیری زبان پر نالہ العطش کہتا کوئی مغموم
حالِ زبون پر اپنی برادر کی نالان پہرتی کوئی محزون فرزندِ آلودہ خون کو دیکہہ کی دمِ سرد بھرتی
بیٹی کی واسطی مان چارون طرف تڑپتی ، بی بی کی صدمات کو دیکہہ کر لونڈی کی چہاتی پھٹتی ، ہر سمت
یہ نوحہ کا شور اوٹہا ، وای وای اس دشتِ آفت مین ہم عاجز و ناچار ہین ، ہر گوشہ سی غلغلہ ماتم ہوا
کہ آقا و سردارِ عالم زغہ اعدا مین گرفتار ہین اوسوقت محنت سرای اہلبیتِ عصمت مین سوائی زنانِ
پر ملال اور اطفال کوئی یار و مددگارِ امام تہا سپاہِ بیکسی اور غربت نی دورِ سلطانِ کربلا مین ہجوم
عام کیا قَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ لَمَّا رَاٰی وَحْدَتَہٗ اَتَا اَخَاہُ وَقَالَ راوی کہتا ہی جنابِ عباس نے

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

جب بہائی کی تنہائی دیکہی اپنی زندگی ناگوار سوت بخت کی بیداری بہی دل علمدار کو تاب صبر و دا
فرط الم سی باقی نرہی، قدم وفاداری کو بڑہا کی برادر بزرگوار سی عرض کی یا اخی ھل من رخصۃٍ
ای سرورِ کشورِ توکل اب شہر یار جزو کل زیادہ مجہی تحمل نہین کہ جیتا رہون اور جور و جفا آپ پر ہوا کو
دیکہا کرون رخصتِ میدانِ کارزار ملی کہ منزلِ شہادتکو جاوں اپنی جان کو تمہاری رفاقت مین قربان
کرون فبکی الحسین بکاءً شدیداً اس کلام کو سنکی امام حسین علیہ السلام پر جذبہ رقت نی غلبہ کیا
یہان تک تصور مین فراقِ عباس کی انسوہی کر محاسنِ شریف کو بہگو دیا، ہرگاہ برادرِ وفادار کو عازم
دیارِ جنت پایا دریای محبت نی یکبار جوش مارا فی الحقیقت بہائی کی دوری مین دل کا چین جاتاہے
قوت بازو کو اپنی ہاتہ سی کون گنواتاہی ثم قال یا اخی انت صاحب لوائی واذا مضیت
تفرق عسکری فرمایا ای برادر تم میری لشکر کی علمدار ہو باعثِ تسلی اور پشت و پناہ پیادہ و سوار
اگر تمہاری قامتِ طوبی بالا کا سایہ نظر نہ ائیگا تو لشکر بی رونق اور پریشان ہوجائیگا میری فوج کی
تم سی شکوہ و زینت ہی اور اہلحرم کو پرچم علم کی دیکہنی سی تقویت ہی فقال العباس قد ضاق
صدری وسئمت من الحیات عباس نی کہا ای سیدِ عالی وقار میرا دل زندگانی
ناپایدار سی سیر ہواہی مشاہدہ ضیقِ روزگار سی اب تنگی کرتاہی زیادہ اس فرقہ غدار کی ستم
کہانتک دیکہون بہائی بہتیجون کی دردِ فراق کسقدر سہون واُرید ان اطلب ثاری
من ھؤلاء المنافقین چاہتاہون انتقامِ خون اقربا لون اور منافقون کو سزای جور و جفا
دون امیدوار ہون کہ مجہی اجازتِ میدانِ وغا ملی اور سعادتِ شہادت سے آجکی دن عباس محروم
نرہی فقال الحسین فاطلب لھؤلاء الاطفال قلیلاً من الماء حضرت نی سنکر
ارشاد کیا اگر یہی ارادہ مقرر ہوا تمہارا تو ان اطفالِ خردسال کی واسطی تہوڑا پانی بہم پہنچاو
اتمامِ حجت مین اعدا کو سمجہاو کسی صورت سے عیال کی پیاس بجہاو فذھب العباس ووعظھم

فی الشجرة الیہ ذکرها امیر المؤمنین علیہ السلام فی خطبتہ القاصعة قال ولقد کنت معه صلی الله علیه وآله لما اتاه الملأ من قریش فقالوا له یا محمد انک قد ادعیت عظیما لم یدعه آباؤک ولا احد من اهل بیتک ونحن نسألک امرا ان انت اجبتنا الیه واریتناه علمنا انک نبی ورسول وان لم تفعل علمنا انک ساحر کذاب فقال صلی الله علیه وآله وما تسألون قالوا تدعو لنا هذه الشجرة حتی تنقلع بعروقها وتقف بین یدیک فقال صلی الله علیه وآله ان الله علی کل شیء قدیر فان فعل الله لکم ذلک اتؤمنون وتشهدون بالحق قالوا نعم قال فانی سأریکم ما تطلبون وانی لاعلم انکم لا تفیئون الی خیر وان فیکم من یطرح فی القلیب ومن یحزب الاحزاب ثم قال یا ایتها الشجرة ان کنت تؤمنین بالله والیوم الآخر وتعلمین انی رسول الله صلی الله علیه وآله فانقلعی بعروقک حتی تقفی بین یدی باذن الله فوالذی بعثه بالحق لانقلعت بعروقها وجاءت ولها دوی شدید وقصف کقصف اجنحة الطیر حتی وقفت بین یدی رسول الله صلی الله علیه وآله مرفرفة والقت بغصنها الاعلی علی رسول الله صلی الله علیه وآله وببعض اغصانها علی منکبی وکنت عن یمینه صلی الله علیه وآله السلام فلما نظر القوم الی ذلک قالوا علوا واستکبارا فمرها فلیأتک نصفها ویبقی نصفها فامرها بذلک فاقبل الیه نصفها کاعجب اقبال واشده دویا فکادت تلتف برسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقالوا کفرا وعتوا فمر هذا النصف فلیرجع الی نصفه کما کان فامره صلی الله علیه وآله السلام فرجع فقلت انا اشهد ان لا اله الا الله انی اول مؤمن بک یا رسول الله واول من اقر ان الشجرة فعلت ما فعلت بامر الله تصدیقا بنبوتک واجلالا لکلمتک فقال القوم بل هو ساحر کذاب

والتسلیم ذاتقی

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

وحذرهم فلم ینفعهم جبوقت حضرت عباس کو بہ خدمت علی عنان مرکب جانب لشکر مخالف حرکت دی راوی
کہتا ہی فرزند اسد اللہ شجاع صاحب شمشیر تہی بیشۂ دلیری اور سپہ گری مین شیر تہی رعنائی
قامت سے جب اسپ دور کابہ پر سوار ہوا کرتی تو پای فلک فرسا زمین پر پہنچتی آل عمران مین سا تہہ
خلق حسن کی وہ عالی نسب پلا تہا اور خوبی جمال اور کمال سی ماہ بنی ہاشم لقب ملا تہا جناب
عباس میدان مین جلوہ گر ہوی عمر ابن سعد کو خطاب فرماکی بولی تو جانتا ہی کہ امام حسین فرزند
رسول الثقلین ہین اور نرغۂ ظلم وجفا مین مبتلای شور وشین ہین ساری اصحاب واقربا اوس
جناب کی تو نی قتل کیی اب وہ مظلوم تنہا گرفتار آفت اور بلا باقی رہگئی چند طفل صغیر اور عورت
حرم پیغمبر سے بہی ہین کہ شدت تشنگی مین قریب ہلاکت پہنچی ہین اگر تہوڑا پانی عترت رسول خدا کو دو
تو اونکی زندگی رہی جینی کا سہارا ہو جب کلام حسرت انجام عباس کو سپاہ عمر سعد نی سنا ہیبت
اور بیکسی فرزند رسالت پر بعضی اشقیا نی رو دیا شمر ذی الجوشن میدان مین آگی بڑہا پکار کی عباس سی
دلاور سی کہا اگر بالفرض تمام روی زمین کو پانی کی سیل گہیر لی اور ہماری تصرف مین ہو تو ایک قطرہ
تمہین مین کو نہ ملی فرجع الی اخیہ فاخبرہ اس جواب سخت سی جناب عباس مثال شیر غضبناک
جہنجلائی مقابلۂ اعدا سی امام حسین علیہ السلام کی پاس پہر آئی عمر سعد اور شمر کا ماجرا بیان کیا اپنی
ناچاری اور اولاد نبی کی غمخواری مین خون جگر پیا فسمع الاطفال ینادون العطش العطش اس
حالت مین عباس غازی نی خیمہ گاہ کیطرف دیکہا اطفال کی آواز العطش کو اپنی کان سی سنا
قرینہ حال سی ہا سو نکی معلوم ہوا کہ اہل حرم کو یارای صبر وقرار نہین ہا سکینہ خاتون چلاتی تہی عمو جان پانی کی قطری
کو جان جاتی ہی فاطمہ کبریٰ شور مچاتی تہی کہ ای چچا تشنگی سی ہماری جان جاتی ہی امام محمد باقر اور عبد اللہ ابن حسن
گوشۂ خیمہ مین قالب بیجان کی صورت کہڑی تہی حسن مثنیٰ اور ابن عباس یکجانب غش مین پڑی تہی کوئی بی بی کہتی
علی اصغر بی شیر مرتا ہی کہینی کہا دیر سی وہ صغیر تہنڈی سانس بہرتا ہی زینب خاتون کی

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس ابن علی علیہ السلام

صدا قتلی اطفال مین ہوش رہا تہی ام کلثوم سارے عوراتِ حرم کو شکرِ خدا پر امر فرماتی تہین رباب اور ام لیلی زوجاتِ امام حسین علیہ السلام شرم کی ماری آہستہ روتی تہین علمدار کی بی بی اور مادرِ قاسم خاک پر پچہاڑین کہاتین غش ہوتی تہین کنیزانِ حضرت کا شیون مونہ حشر تہا سراپردہ عصمت مین بیان مصیبت قہر تہا عباس کو مشاہدے سی اوس حالت کی تاب صبر نہی قرینِ حسرت ویاس جانبازی پر کمر باندہی فَرَکِبَ فَرَسَہُ وَاَخَذَ رُمحَہُ وَالقِربَۃَ وَقَصَدَ نَحوَ الفُرات اوسدم غازی نی تنگِ مرکب کو چست کہینچا عزمِ جہاد پر پانو رکاب مین رکہا جب مشرقِ زین سے وہ ماہِ بنی ہاشم طالع ہوا فرزندِ ید اللہ نی اپنی ہاتہہ مین نیزہ کو اوٹہایا دروازۂ خیمہ پر جاکی ایک مشک طلب فرمائی کوئی غمزدہ سوکہی مشک اوٹہاکی پاس لائی عباس نی خم ہوکی اوسکو بغل مین رکہا قدم بڑہائی امام حسین علیہ السلام کی طرف رخ کیا الحاح وزاری سی اجازتِ رزم چاہی بیکار مانگی حضرت نی علمدار کو واسطی پانی لانیکی رخصت دی اوس غازی نی شادی مرگ ہوکر نخش علقمہ کی سمت گہوڑا ڈالا چند بار منہہ پہراکی حسرت ویاس مین برادرِ بیکس کو غریب وتنہا دیکہا دلکو سنبہالا ای حاضرانِ مجمع بکانظر غور مین انصاف کی جاہی اس مصیبت کا ماجرا سرمایۂ رقت اور ہوش ربا ہی اوسوقت جنابِ امام حسین علیہ السلام کا فراقِ برادرِ جان برابر مین کیا حال ہوگا اور حرمِ محترم کو جانی سی اپنی غمخوار کی کسقدر ملال بڑہا ہوگا شیخ حسن واعظ کی بیان سی مینی سناہی کہ اوس عالم نی اپنی زبان سی کہا ہی جبکہ عباس علی علیہ السلام نی عزمِ میدانِ رزم کیا پانی لانیکی واسطی جان دینی پر مشک وعلم لیا خواہرانِ مکرم زوجۂ پرغم سی وداع کرنیکو درِ خیمہ پر آئی آواز دردناک سی پکار کی یہ کلمات جانگداز سنائی یا زَینَبُ یا اُمَّ کُلثُومٍ یا رُقَیَّۃُ یا فاطِمَۃُ یا سَکِینَۃُ تم سب کا خدا نگہبان ہماری دلکو نظارۂ مظلومی برادر اور شیونِ اطفال سی نہین تاب و توان ہم مشک لیکی نہر پر جاتی ہین تمہاری لئی بحرِ سعی مین غوطہ لگاتی ہین اگر لشکر بی آبرو کی

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

طغیانی سی جان بچ گئی اور تیر و نیزہ مخالف سی مشک سلامت رہیگی پھر کی منہہ دکھائنگی پانی
لاکی تمکو پلائینگی وگرنہ خون کی ندی مین نہائینگی تلوار کی گھاٹ گرداب فنا مین ڈوب جائینگی
اوسوقت سب عورات نوحہ خوان حالِ پریشان مین دروازی پر آئین چار طرف سی عباس کو گھیر کی
بیحواس چلائین تم روضۂ جنت کو جاتی ہو امام حسین علیہ السلام تنہا رہینگی مصیبت کے گلا گھونٹی ہو
ہم زغۂ اعدا مین کیا کرینگی زینب نے کہا ای بھائی میری زندگی کا سہارا تمہاری پرچم علم کی دیکھنی سی تھا
ام کلثوم نی رو دیا کہ ای برادر بھوک پیاس مین دشمن سی بچانی والا کوئی نرہا سکینہ نی سر کو قدمِ
مرکب پر جھکایا اور سوکھا منہہ اپنا چچا کو دکھایا فاطمہ و رقیہ نی پیاس کی شکایت کی جھولی مین
علی اصغر کی تڑپنی اور غش ہونیکی خبر دی زوجہ سراسیمہ نی حسرت و یاس مین رنڈاپی کا سامان مہیا
کیا عبداللہ فرزندِ خرد سال کو جدائی پدر مین یارائی صبر نرہا کنیزان اہلبیت نی خاکِ ماتم کو سر پر اوڑایا
سبنی فاطمہ زہرا کی دہائی سی غل مچایا خیامِ الحرم کثرت نالہ و بکا مین برہم ہوی کسیکو اندر باہر ہوش
باقی نرہی ادہر تو بہنین اور بھتیجیان جدائی سی جان کھوتی تہین اودہر عباس کی آنکھون سی زبان
آنسوونکی روان ہوتی تہین غرض کہ اوس غمخوار نی سبکو تسلی اور تسکین دی گلی سی لگا کی رخصت فراق
اور مہجوری حاصل کی پس نہنگِ دریای شجاعت نی یکہ و تنہا نہر کی جانب عزم کیا شالِ سیل کو سنبھالا
بلندی اور پستی پر قدم جماتا ہوا راہ مین ہر بار جب سوکہی مشک دیکھتی غریبی او رصدمۂ اہلبیت کو یاد
کرکی آہ کا دم بھرتی جیب حال اوس جری کی یہ بیان تہی بیم و امید مین مددِ خدا کی خواہان تہے
الٰہی تہوڑا پانی اس وقت مجھی ملتا تا او سکی پلانی سی علی اصغر اور سکینہ کی پیاس بجھی راوی کہتا ہے
ہرگاہ عباس علی علیہ السلام عرصۂ نبرد کو پہنچی رجز کی اشعار انشا کرکی پڑہی اَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَلِیٍّ
حَقًّا اُعَرِّفُکُمْ اِذَا لَمْ تَعْرِفُوْنِیْ مین عباس فرزند علی ابن ابی طالب حق ہون جو تم نہین پہچانتے
تو مین بتا دون اُحَامِیْ عَنْ خِیَارِ النَّاسِ طُرًّا وَاَکْرَمُ مَنْصَبًا فِی الْخَافِقَیْنِ حمایت کرتا ہون

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

حسین علیہ السلام کی کہ وہ بہترین خلایق ہی اور دو جہان مین عزیز و مکرم سب پر فایق سے
فَاَحَاطَ بِہٖ اَرْبَعَۃُ اٰلَافٍ مِمَّنْ کَانُوْا مُوَکَّلِیْنَ بِالْفُرَاتِ اوسوقت چار ہزار نابکار نہر
فرات کی پانی پر نگہبان تہی تا لشکرِ امام ابرار کو ایک قطرہ اوسمین سی نہ ملی جب اون اشقیائی علیہ الغضب
شہ اکو دریا کی طرف آتی دیکہا پیادہ اور سوار سب نے دوڑکی رستہ روکا وَرَشَقُوْہُ بِالنِّبَالِ
سقائی کرپر تیروکی بوچہار کی، سامنی برچہون کی انی اور تلوارونکی دہار کی فَکَشَفَہُمْ وَقَتَلَ
مِنْہُمْ عَلٰی مَا رُوِیَ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی دَخَلَ الْمَاءَ اوس غازی نی شمشیر حجازی نیام سے
نکالی سپہرِ جلالتِ شاہِ دین ہاتہ مین سنبہالی حملۂ شیرانہ اور حربۂ دلیرانہ سی اونکی جماعت بہم کی
جدہر عباس کی تلوار چلی مرد و مرکب پر اجلِ مُبْرَم فی سبقت کی سوار خاک پر گرتی پیادی لوٹتی بہاگتی
پہرتی اسپ ٹہوکرین کہاتی تہی رہا تو خوف سی تہراتی تہی روایتِ معتبر ہی کہ باوجود قصد نکرنی جدال کی
دشمن نام مرد کو جہنم کا نام رد کیا ساری سقین توڑکر جنگِ صفین کا مقدمہ دکہا دیا فرزندِ حضرت
دُلدُل سوار کی رزم و پیکار مین دست و بازوی عدو بیکار تہی دلبندِ صاحب ذُوالفقار سے
چار ہزار کی انبوہ پریشان اور اونکی حواس خمسہ بہی فرار ہوی فوجِ ستم سوج نی عاجز و مضطر ہوکی
کہات سے کنارہ کیا سپہرِ ان و غاپہوڑکی کمینگاہِ دغا مین قدم رکہا ہر گاہ نہر کی ساحل سی پاسبان
کین جو دور تر ہتی عباس علی علیہ السلام مرکب کو جیٹہ کی پانی مین ڈبہی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّشْرَبَ
غُرْفَۃً مِنَ الْمَاءِ ذَکَرَ عَطَشَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَھْلَبَیْتِہٖ فَرَمَی الْمَاءَ اوسوقت
عباس پر ایسی آفت کا ہجوم ہوا کہ دنیا مین کسینی نہ دیکہا نہ سنا گرمی کی شدت سے زرہ اور خود بدن جلاتی تہی
پیاس کی غلبہ مین عباس اور گہوڑی کو تیور آتی تہی دوپہر کی دہوپ سے دل اور جگر بحال لڑائی کی
محنت مین اعضای جسم بدحال سوکہی زبان مالوسی لگی ہوئی کثرتِ زخم اور کشاکشِ تعب مین جان
بنی تہی سوار کی آنکہون مین فرطِ قلق سی اندہیرا چہایا ہوا کا دم سینی مین اوکہڑا سینی مین خبار

خلفہ فطرح الذئب الشاۃ ثم کلمہ بکلام فصیح فقال تمنعنی رزقا ساقہ اللہ
الی فقال الرجل یا عجبا الذئب یتکلم فقال انتم اعجب وفی شانکم
العجب بین ھذا محمد یدعو الی الحق ببطن مکۃ وانتم عنہ
لاھون فاصر الرجل

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

اوس ہنگامی مین عباس کا جی اب روان کو دیکھ کی لہرایا خضر چشمہ وفا نی اپنی مشک دریا
نوال کو پانی سی بہرا علیہ تشنگی مین چلو کو منھ کی برابر لائی لاکن یاد عطش مین امام حسین علیہ السلام
اور اہلبیت کے زمین پر پہینکا آنسو بہائی باب خشک او چشم تر اپنی دل سی کہا ای عباس اگر پانی پیا
تو کیا عہد رفاقت پر عمل کیا امام حرم پیاس مین بیتاب ہون اور تو پانی سی سیراب ہوجائی اطفال
سوز تشنگی سی کباب ہون اور تو اپنی جگر کا التہاب بجہائی فَمَلَأَ الْقِرْبَةَ وَحَمَلَهَا عَلٰى كَتِفِهِ
الْأَيْمَنِ وَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْخَيْمَةِ پس جلد ہی مشک بہلو کی پانی سی بھری منھ باندھی دہی شانی
دہری سقای بہشتی دریا سی پیاسا نکلا ہیہم اور آیید مین خیمہ اہل بیت کی جانب چلا فَقَطَعُوا عَلَيْهِ
الطَّرِيقَ وَاَحَاطُوا بِهٖ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ اس عرصہ مین بہاگی ہوئی سپاہ پھر منھ پر چڑہی
سوار اور پیادون کی عباس دلاور پر فوج بڑہی تلوار اور تیر اور نیزہ کی وار ہتیار چلی صد ہا زخم
بدن مطہر مین اوپر تلی بیچار لگی فَحَارَبَهُمْ قربان دلاوری جناب عباس کی فدای بہادری اور جرأت
علمداری اس کی ایک آفت کا مبتلا ہیچہ کا پیاسا ہزارون تیر و نیزہ و تلوار کی وار سی مشک بچائی
یا دشمن کی پیادہ اور سوار کو بہالا یا تیغ لگائی نشان جعفر طیار علم اسلام کو سنبہالی یا گہوڑی کو
محاصرہ اعدا سی ہہنی با مین نکالی اوس حالت مین خلف اسد اللہ داد شجاعت دیتی ایسا لرتی تہی کہ مقام
حیرت مین ملک بہی فلک پر تحسین کرتی تہی لاکن ایک تہ تن ہجوم دشمن سی کہ ہر جانب اور ہر فضا مین
گہر کی شیر حملہ آور سی کیا بن آئی جتنی حربی مخالفو نکی سامنی سی آتی مشک کو سینہ اور بغل کی نیچی چہپاتی
ساری زخم اپنی بدن صد پاش پہ کہاتی بیقراری مین خیمہ کی جانب قدم بڑہاتی یہان تک جو کثرت
جراحت سے اعضا مکڑی ہوی خون کی بہنی سی گہوڑی اور سوار کی ہاتہ پانو قابو مین نرہی ہر چند سعی اور سعی
کرتی اوس گرداب ہلاک سی باہر نہو سکی حَتّٰى ضَرَبَهُ نَوْفَلُ الْاَزْرَقُ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَقَطَعَهَا
سبکر نی راہ کاٹ کی چارون طرف سی گہیر اہنگامہ بلا مین نوفل ازرق کی تلوار کا وار دہنی شانی پ

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

چلا فرزند ید اللہ کا بازو کٹ کی خاک پر گرا ہو کا پرنالہ دہانِ زخم سی بہنی لگا فَحَمَلَ الْقِرْبَةَ عَلَى كَتِفِهِ
الْأَيْسَرِ اوس شیرِ بیشۂ جرأت نی جلد ایسی دلیر کا امر ظاہر کیا جلادت سے مشک کو بائین کاندہی پر لیا
ایک ہاتھہ سی بوجہ اوٹھای اُڑتی جاتی تہی گرد پیش سی اعدا کو مارتی بھگاتی تہی فَضَرَبَهُ نَوْفَلُ
فَقَطَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِنَ الزَّنْدِ ناگاہ کمین سی بڑہ کی پہر نوفل نے دوسرا وار لگایا کہ جفا کی
بازو سی بایان پہنچا قلم ہوا فَحَمَلَ الْقِرْبَةَ بِأَسْنَانِهِ جب دستِ چپ بہی مع تیغ زمین پر گرا دفعِ دشمن کا
اسباب جاتا رہا دلاور نی مشک کو روکا تسمہ دانتون مین پکڑا تہا ہی مبارک سی بقدرِ امکان ظالمون کو دور کیا
زبانِ حال مین کہو رہی فرماتی راہِ وفا مین شتابی سی جا مجہہ خستہ عاجز اور اس مشکِ آب کو خیمہ
پہنچا مولیانِ ائمۂ ہدیٰ رقت کا ماجرا ہی ساری عمر نالہ و فریاد کو کفایت کرتا ہی صد حیف جگر لالۂ
علی مرتضی اور سید الشہدا علیہما السلام نازو سی پالین فلکِ بی رحم اور لشکرِ ستم او سپر صدمہ محنت
اور بلا ہزارون ڈالین غلبۂ تعب اور مشقت مین قوت نی جواب دیا زخمون کی وفور مین بدن سی اسقدر
لہو بہا کہ ضعف غالب ہوا بہالون کی نوک سی پہلو اور سینہ چہد ا ابرِ جفا سی تیرونکا مینہ کشتِ حیات پر
برسا فَجَاءَهُ سَهْمٌ فَأَصَابَ الْقِرْبَةَ وَأُرِيقَ مَاؤُهَا ناگاہ ایک خدنگِ بلا مشک پر لگا او
سارا پانی بہکی خاک مین ملا اوسوقت جنابِ عباس فرطِ اندوہ سی بیقرار تہی وہ غیور اپنی زیست سی بیزار
طالبِ موت ہوی دونو ہاتھہ نتہی کہ دشمن کو ماریں یا دور کرین پانو قابو مین نرہی تا کہو ڑ ے کو بڑہائین
یا روکین دستِ خالی سراپردہ مین حرم کی جانا شاق و ناگوار تہی مشک سکینہ کو دینا باعث بیکسی
عاجز نا چار مرکب پر بی طاقتی سی جہومتی تہی اپنی مصیبت مین زار و قطار آنسو بہاتی نالان ہوتی تہی
ثُمَّ جَاءَهُ سَهْمٌ آخَرُ فَأَصَابَ صَدْرَهُ ایک مرتبہ دوسرا تیرِ جفا اُنکی سینۂ مبارک پر لگا
اور کلیجا توڑ کی پشتِ اطہر سی پیکان کا سر نکلا فَانْقَلَبَ عَنْ فَرَسِهِ وَصَاحَ إِلَى أَخِيهِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَدْرِكْنِي جس کی ہاتھہ ہون کیا بن آئی تیر کو بدن سی کہینچ کر باہر لائی سینہ

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی علیہ السلام

مجروح مین سانس رکی بیتابی مین تڑپکی آہ سرد بھری اوس صدمی مین عباس علمدار صدرِ زین سے
زمین پر گری آوازِ دردناک سی امام حسین علیہ السلام کو پکارکی بولی یا اخی میری خبر لو اپنی فدائی کو
آکی سنبھالو گویا زبانِ حال سی یہ کہا کہ اب جینی کا بھروسا نہین ای کل کی مددگار جلدی آجاؤ
آخری دیدار جان نثار کو دکھاؤ ہمارا دم توڑنا بیکسی مین ملاحظہ فرماؤ ہنگامِ مرگ آوازِ دلنواز سناؤ
جلتی ریت پر ہم بیدست اور پاشکستہ پڑی ہین دشمنِ دین ہماری گردن کاٹنی کو کمربستہ کھڑی ہین
کوئی دم مین ہم مرتی ہین سامان موت کی نظر مین گذرتی ہین زیست کی تلخی سی گھبراتی ہین تمہاری
شربتِ وصال کی بہت پیاسی ہین گھوڑی پرسی گرنی مین زخمہای کاری پھٹ گئی رخسارِ رعنا
خاک وخون مین اٹ گئی جب آوازِ دلگداز علمدار کی شاہِ حجاز نی سنی طایرِ صبر وطاقت نی آشیانِ
بدن سی پرواز کی فَلَمَّا اَتَاهُ رَاٰهُ صَرِيْعًا فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا بیتاب ہوکی سرورِ شہیدان [illegible]
کی طرف چلی لشکرِ مخالف کو بھگاکی برادر کی بالین پر پہنچی عباس کو عجب حال سی دریای خون مین شناور دیکھا
کوئی عضوِ جسمِ مطہر کا زخمِ تیغ سی ثابت نتھا شاہِ کربلا نی بھائی کی اوپر نالہ وفغان کیا بی اختیار ہوکی
رودیا شدتِ غمسی یارای صبر نرہا حسرت ویاس مین چند بار پکارا ثُمَّ قَالُوْا وَلَمَّا قُتِلَ الْعَبَّاسُ
قَالَ الْحُسَيْنُ اَلْاٰنَ اِنْكَسَرَ ظَهْرِيْ وَقَلَّتْ حِيْلَتِيْ راوی کہتا ہی جب عباس قتل ہوی
توامام حسین علیہ السلام بیتاب ہوکی بولی اِس وقت علمدار کی الم سی میری کمر ٹوٹ گئی بیچارگی مین
امیدِ زندگی باقی نرہی محبانِ سیدِ الشہدا فریاد وزاری کی جاہی بتصور کی آئینہ مین نقشۂ رقت نماہی
عباس کی ہاتہ نتھی جو خاک وخون آنکھون سی پونچھین فرطِ شوق مین امام حسین علیہ السلام کی صورت
دیکھین اولٹی سانس دمِ واپسین لیتی تھی بھائی کی رونمائی کو جان دیتی تھی ہرگاہ دیدۂ حق بین کی
رخسارِ برادر نظر نہ آیا ارمان بھری سینہ مین دم گھبرایا بہرِ شکِ حسرت بہنی لگی پاشنہ پاکو زمین
رگڑتی رہی موت کا پسینا جبین سی روان ہوا چند بار ہچکیان لگی وہ سینا کہا اوس گھڑی نہ روح گئی

۵۱۷

وفیہا حدیث الاستسقاء وان اہل المدینۃ مطروا حتی اشفقوا من خراب دورہا وانہدام بنیانہا فقال صلی اللہ علیہ والہ اللہم حوالینا ولا علینا فانجاب السحاب عن المدینۃ واطاف حولہا مستدیرا کالاکلیل والشمس طالعۃ فی المدینۃ والمطر یہطل علی ما حولہا یرون ذالک ظاہرا [illegible] وقال رسول اللہ صلی [illegible] لو کان حیا لقرت عیناہ من ینشد [illegible] ابی طالب رضی اللہ [illegible] قولہ فقام امیر المومنین علیہ السلام فقال یا رسول اللہ کانک اردت قولہ وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل یطوف بہ الہلاک من ال ہاشم فہم عندہ فی نعمۃ وفواضل ومنہا انہ صلی اللہ علیہ والہ اخذ یوم بدر ملء کفہ من الحصا فرمی بہا [illegible] وقال شاہت الوجوہ فجعل اللہ سبحانہ لذالک الحصا شانا عظیما لم یترک من المشرکین رجلا الا ملأت عینہ وجعل المسلمون والملائکۃ یقتلونہم ویاسرونہم ویجدون کل رجل منہم منکبا علی وجہہ لا یدری این یتوجہ یعالج التراب ینزعہ من عینہ ومنہا امر ناقتہ علیہ والہ السلام حین افتقدت فارجف المنافقون وقالوا ینبئنا بخبر السماء وہو لا یدری این ناقتہ فلما خاف صلوات اللہ علیہ والہ علی المومنین وساوس الشیطان دلہم علیہا ووصف لہم حالہا والشجرۃ التی متعلقۃ بہا فاتوہا فوجدوہا کما وصف ومنہا ان القمر انشق لہ نصفین بمکۃ فی اول مبعثہ وقد نطق بہ القران وقد صح عن عبداللہ بن مسعود انہ قال انشق القمر حتی صار

اٹھارہوین مجلس شہادت اور سبب جدائی مدفن عباس بن علی علیہ السلام

رنڈاپے کا خیال تھا نہ فرزند کی یتیمی کا ملال تھا بدن کی پاش پاش ہونے کا ہرگز غم نہ کیا جان کے
جانیکا کچھ الم تھا امام حسین علیہ السلام کی بیکسی اور تنہائی کو روتی تھی سکینہ اور علی اصغر کی پیاس پر
زندگی سی ہاتھ دھوتی تھی دیدار نور چشم نہ ہوا کی گرہ آرزو دلمین بند ہی ٹھنڈی سانس لی اگر
روح نے بدن سی مفارقت کی شیخ حسن واعظ نے اپنی پدر بزرگوار ملا عبد الشکور کی زبانی یہ چار نغز
باتین کہی ہین کہ علمانے لاش جناب عباس کی علاحدہ دفن ہونے مین چار وجہین لکھی ہین اول
جلالت قدر اور شان علمدار کا مقتضا یہ تھا کہ علاحدہ مزار شریف بنایا جائے تا زوارون کو
آستانہ بوسی مین ثواب جدا ہاتھ آئے جسقدر نہر سی جانب خیمہ گاہ دور ہو کی زمین پر گری تھی وہین
بیدم ہوی سر کٹا اپنی مقتل مین پڑی رہی بنی اسد نی اوسی جگہ شیر بیشۂ وفا کو دفن کیا ہے
عہد آخر مین وہین روضہ نور افزا بنا ہے دوسری مزید حمیت اور غیرت سے بھائی کو وصیت کی تہی
وعدۂ سقایت اور مروت سے خبر دی کہ میری لاش صد پاش یہین پڑی رہی زنہار دروازۂ خیمۂ پر
اہلحرم کی نہ پہنچے پانی کی واسطے سکینہ سی شرمندہ ہون خالی ہاتھہ نہین چاہتا پیاسونکو منہ دکہاؤن
تیسری سبط مصطفے نے چاہا کہ جسم عباس کو اوٹھا کر لیجائین کشتۂ راہ خدا کو ناموس کبریا کی پیش نظر
لائین سوار و پیادہ اعدانے چار سمت سے ہجوم کیا اوس جانبازکو ظلم و جفا کی طغیانی مین لانے نہ دیا
امام حسین علیہ السلام جہاد مین مصروف ہوی پھر بالین برادر پر محاصرہ بیداد سی نجا سکی چوتھی پیکر
سقای آل پیغمبر ایسا پارہ پارہ ہوا تھا کہ سرور نے ہر چند چاہا مگر اوٹھا نہ سکے دونون ہاتھہ شانون سے
کٹی تھی سر و سینہ عمود اور تلوار و تیر سی پہٹی تھی سارا بدن مثال ورق گل از ہم جدا تھا مگر جسم شریف کا
خاک و خون مین بھرا سید ابرار ناچار ہو کی رکھہ گئے ماتم برادر بزرگوار مین مرثیہ کی اشعار انشا کئی جو شبیہ

لهفی علی العباس لما ان دنی نحو الفرات بقلبه الحران مجھی افسوس ہی جان عباس پر
کہ وہ کنار دریای فرات کی نزدیک ہوے اور دل تفتہ گانکی ہزار ہزار حزن والم کی سوز محنت و درد

اٹھارہوین مجلس شہادت عباس بن علی و مرثیہ سید الشہدا علیہما السلام

جلتی تھی فَاَرَادَ شُرْبَ المَاءِ قَالَ لِنَفْسِہٖ وَاَحْسَرَتَا لِسَیِّدِ الظَّمْآنِ پس ارادہ

کیا پانی پینی کا تو اوسدم اپنی دل سی کہا حسرت کہ سرورِ تشنہ لبان پیاسا ہی اور عباس تو

بیتا ہی مین پانی پی فَاَلْقَی الشَّرَابَ مِنَ الفُرَاتِ وَلَمْ یَنَلْ، وَجْدًا لِوَجْدِ اَخِیْہِ وَالِاَ

خوان جب بہائی کی عطش کو زبان پر لایا اور باقی پیاسونکا الم کے دہیان آیا فرات کا پانی جلو تِین

بہا پہینک دیا لب خشک اپنا ہرگز تر کیا لَھْفِیْ عَلَی العَبَّاسِ اِذْ اَحَاطُوْا بِہٖ مِنْ کُلِّ فَجٍّ اَقْبَلُوْا

وَمَکَانَ مجھی افسوس ہی عباس پر جسوقت کہ اعدانی ہر طرفسی اوسکو گھیرا اور آنی کو ساری لشکر نی

کمین گاہ سی نیچ تیرونکا مینہ برسایا اَحَاطُوْا بِہٖ وَاسْتَفْرَدُوْہُ وَمَزَّقُوْا قِرْبَا مَلَاءَ ھَا فَاَصَدَّ

التَّنْوَانَ جار سمت سے تن تنہا کی بہائی اور تلوار کی احاطہ مین لی، اور جو مشک عورات و اطفال

کی واسطی بھر کر لیجاتا تھا پر زکی، فَعَلَاہُ رِجْسًا اِنَّہٗ حُسَامَہٗ قَطَعَ الیَمِیْنَ بِمَشْرَفِیٍّ یَمَانِیْ

پس مذاب ہوا وسیہ جسنی علمدارِ مظلوم پر ہاتہ اوٹہایا اور اپنی شمشیر مشرقی سی دہنا بازو میری بہائی کا

جدا کیا و رَمَاہُ اٰخَرُ ضَرْبَۃً فِیْ رَاْسِہٖ، حَتّٰی رَمَاہُ بِحَوْمَۃِ المَیْدَانِ اور ضرب لگائی

دوسری شقی نی اوسکی بالاے سر تاکہ زین سی گھوڑی کی گرادیا زمین پر یَا اَفْضَلَ الشُّھَدَاءِ یَا ابْنَ

المُرْتَضٰی صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ کُلَّ اَوَانٍ ای بہترینِ شہدا فرزندِ علی مرتضیٰ خدا درود بہیجی

تیری اوپر ہر دم بی انتہا وَاللّٰہِ تِلْکَ المُصِیْبَۃُ لَمْ اَنْسَھَا اِلَّا اِذَا اُدْرِجْتُ فِی اَکْفَانٍ

قسم ہی خدا کی اس مصیبت کو تیری نہین بہولونگا جبتک سر اپنا کفن مین لپیٹی یاد رکہونگا فَظْمُ

لِمُوَلِّفِہٖ ختم کر ناظم حدیثِ رقت افزا کا بیان، ماتمِ عباس سی مجلس مین ہی شور و فغان

روتی ہین جنت مین اس غمسی رسولانِ سلف، مصطفیٰ و مرتضیٰ بی چین زہرا نوحہ خوان، نالۂ شبیر و

شبر عرش پر کرتا ہی سیر، عترتِ احمد کا شیون کیا کہون پہنچا کہان، ہی یقین اسدم کہ ہو خالق کی

رحمت کا نزول چاہیئی صرفِ دعا ہون جان سی پیر و جوان، جو محبانِ علی ہین یا خدا اونکو دام

وضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

لقرب الیہ قال جابر فرأیتہ و...

...الکعبۃ القبلۃ بینہ وبین الشام

وجعل الحجر ثم اقبل نحو ... قد یبست یداہ

احتمل ابو جہل الحجر ... رجال من قریش

۵۱۹

ان ابا جہل اشتری من رجل طارئ بمکۃ

نادی قریش مستجیرا بہم فذکرہم ...

فجاء وا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

فاتاہ مستجیرا فمضی معہ ودق الباب

علی ابی جہل ...

فقالوا اھلا بابی القاسم فقال صلی اللہ

علیہ وآلہ اعط ھذا حقہ قال نعم

واعطاہ من فورہ فقیل لہ فی ذلک

انی رأیت ما لم تروا ...

او بیسوین مجلس اخبار الہی انبیا کو واقعہ سید الشہدا سی اور مقاتلہ علی اکبر علیہ الرحمۃ اعدا سی

عیش دنیا ہوی راحت قبر کی رضوان مکان

اُو بیسوین مجلس واقعہ کربلا سی انبیا کو وصول خبر اور بیان پیغمبر صفدر وحید شہادت علی اکبر صلوٰۃ اللہ علیہ

رباعی ہر وصف مین ہمشکل نبی یکتا ہی + رخ گلشن فردوس ہی قد طوبیٰ ہی + ہی سبزہ خط جو خط تو عارض اخضر + خورشید فلک پیش جبین ذرہ ہی رباعی جنگاہ مین اکبر جوان آتی ہین، بجری کو زمین و آسمان آتی ہین + غل ہی صف دشمن مین دلیر و ہشیار، بیغمبر آخر الزمان آتی ہین رباعی ہر شب غم شبیر مین روتی ہی بتول، ہر روز سینہ آنسوؤن سی دہوتی ہی بتول + ایام محرم کی جب آتی ہین قریب، بس اور ہی بیقرار ہوتی ہی بتول رباعی ایدل تو رہا عیش کا جویا تو کیا، اور بستر کمخواب پہ سویا تو کیا، کچہہ فکر کر عقبیٰ کی غم شاہ مین رو، غفلت سے اگر عمر کو کہویا تو کیا، تمہید بکا اخبار الہی انبیا کو واقعہ سید الشہدا سی او بیان اوسکا زبان جبرئیل و رسول خدا و خیر الاوصیا سی سانحہ غم سید الشہدا ابد و ایجاد سی تا روز عاشورا وحی الہام ربانی و اذکار ملائکہ سی ہر نبی اور وصی کو پہنچا یہ وسیلہ ترقی جزا سبب آمرزش خطا باعث رضای کبریا ساری عالم کو معلوم ہوا لہذا تعزیہ داری مین رسم بکا بجا لائی ایکدوسری کو اس ماتم کا پرسا دیتی آئی وَرُوِیَ مُرْسَلًا اِنَّ اٰدَمَ لَمَّا هَبَطَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ يَرَ حَوَّا بحار مین طریق مرسل سی روایت کی ہی جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر نازل ہوی تو اپنی زوجہ حوا کو قرب و جوار مین نہ دیکہا فَصَارَ يَطُوفُ الْاَرْضَ فِی طَلَبِهَا فَمَرَّ بِكَرْبَلَا اطراف دنیا اونکی تلاش مین پہری تا کہ سراسیمہ دشت کربلا سی گذری فَاغْتَمَّ وَضَاقَ صَدْرُهٗ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ وَفُورہم و الم ہوا بی سبب چہاتی مین دم رکا وَعَثَرَ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ قُتِلَ فِيْهِ الْحُسَيْنُ حَتّٰی سَالَ الدَّمُ مِنْ رِجْلِهٖ جس جا امام حسین علیہ السلام شہید ہوی وہان پہنچی ٹہوکر لگی خاک پر گری پڑسی لہو بہا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ

اوڈیسوین مجلس واقعہ کربلاسی آدم و نوح کو و صول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمت

الٰہی ھل حدث منی ذنب اخر فعاقبتنی بہ سرکو جانب آسمان اوٹھایا کہا خدایا اور کوئی گناہ مجہسی ہوا کہ جسکی پاداش مین عقاب کیا فانی طفت جمیع الارض وما اصابنی سوء مثل ما اصابنی فی ھذہ الارض تحقیق کہ مین ساری زمانی مین پہرا کہین ایسا رنج نہین اوٹھایا جو صدمہ یہان پایا فاوحی اللہ الیہ یا ادم ما حدث منک ذنب ولکن یقتل فی ھذہ الارض ولدک الحسین ظلما فسال دمک موافقۃ لدمہ اسی وحی بیجی ای آدم کوئی ترک اولی تجہسی نہین ہوا مگر اس مقام پر تمہارا فرزند حسین ظلم و ستم سی مارا جاوےگا لہذا موافقت مین اوسکی خون کی تمہارا بہی لہو بہا فقال ادم یا رب ایکون الحسین نبیا قال لا ولکنہ سبط النبی محمد آدم نی پوچہا خداوندا کیا حسین نبی ہی تیرا پروردگار نی کہا محمد رسول امین کا بیٹا فقال ومن القاتل لہ قال قاتلہ یزید لعین اھل السموات والارض سوال کیا اونکا قاتل کون ہیدین ہی جواب دیا یزید جو زمین و اسمان مین لعین ہے فقال ادم فای شی اصنع یا جبرئیل فقال العنہ یا ادم ہرگاہ جبرئیل آئی اونسی دریافت کیا ای برادر مین کیا کرون بولی نفرین کہو اوس دشمن حق کو جیسا بتادون فلعنہ اربع مرات ومشی خطوات الی جبل عرفات فوجد ھناک حوا پس چار مرتبہ لعن کی چند قدم بڑہی جبل عرفات پر حوا سی ملی وروی ان نوحا لما رکب فی السفینۃ طافت بہ جمیع الدنیا اور ذکر کیا جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوی تمام دنیا مین سیر کرتی پہری فلما مرت بکربلا اخذتہ الارض وخاف نوح الغرق ہرگاہ کربلاسی گذری پہنداسفینہ کا زمین کو لگا اندیشہ غرق پیدا ہوا فدعا ربہ وقال الٰہی طفت جمیع الدنیا وما اصابنی فزع مثل ما اصابنی فی ھذہ الارض دعا کی بار الہا ساری جہان مین پہرا کہین ایسا خوف نہ کہا جو اس ارض بلا مین ملا فنزل جبرئیل وقال یا نوح فی ھذا الموضع یقتل الحسین

اونیسوین مجلس واقعہ کربلاسی ابراہیم کو وصول خبر او شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

سِبْطُ مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ وَابْنُ خَاتِمِ الْاَوْصِیَاءِ اوسوقت جبرئیل آئی کہا یا نوح بیان مقتل ہوگا

سبطِ محمد مصطفی ابنِ خاتم اوصیا۔ فَقَالَ وَمَنِ الْقَاتِلُ لَهٗ یَا جَبْرَئِیْلُ پوچھا ای امینِ وحیِ خدا

کون اوسکو ماری گا قَالَ قَاتِلُهٗ لَعِیْنُ اَهْلِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ وَسَبْعِ اَرَضِیْنَ جواب یا قاتل

اوسکا لعین ہے اہلِ ہفت آسمان و زمین کا فَلَعَنَهٗ نُوْحٌ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَسَارَتِ السَّفِیْنَةُ

حَتّٰى بَلَغَتِ الْجُوْدِیَّ وَاسْتَقَرَّتْ عَلَیْهِ نوح نی چار بار ستمگار کو لعنت کی فوراً کشتی چل نکلی

تا کوہ جودی پر پہنچی وہان آرام سی ٹھہری وَرُوِیَ اَنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَرَّ فِیْ اَرْضِ

کَرْبَلَا وَهُوَ رَاكِبٌ فَرَسًا روایت کی ہی حضرتِ ابراہیم گھوڑی پر سوار عزمِ سفر سی چلی ناگاہ

اثنای راہ مین صحرای کربلاسی گذری فَعَثَرَتْ بِهٖ وَسَقَطَ اِبْرَاهِیْمُ وَشُجَّ رَاْسُهٗ وَسَالَ

دَمُهٗ مرکب نے ٹھوکر لی جنابِ خلیل گری چوٹ لگی سرِ مبارک پھٹا لہو اوسمین سی بہا فَاَخَذَ فِی الْاِ

سْتِغْفَارِ وَقَالَ اِلٰهِیْ اَیُّ شَیْءٍ حَدَثَ مِنِّیْ توبہ اور انابت کرنا شروع کیا کہا خدایا مین کس

خطا کا مرتکب ہوا فَنَزَلَ اِلَیْهِ جَبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا حَدَثَ مِنْكَ ذَنْبٌ

جبرئیل امین آسمان سی آئی پیام دیا ای رسولِ جلیل تمنی کوئی گناہ نہین کیا وَلٰكِنْ هُنَاكَ یُقْتَلُ

سِبْطُ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ وَابْنُ خَاتِمِ الْاَوْصِیَاءِ اس جا سبطِ خاتم انبیا مارا جائیگا یہان فرزند

سیدِ اوصیا شہادت پائیگا فَسَالَ دَمُكَ لِدَمِهٖ اونکی دکھہ سی تمکو بھی حصہ ملا ہی جو انکا لہو

سو فقت مین بہا ہی قَالَ یَا جَبْرَئِیْلُ وَمَنْ یَكُوْنُ قَاتِلُهٗ قَالَ لَعِیْنُ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ

وَالْاَرَضِیْنَ پوچھا ای برادر کون ہی قاتل اونکا جواب دیا لعنت زدہ ہفت زمین و آسمانون کا

وَالْقَلَمُ جَرٰى عَلَى اللَّوْحِ بِلَعْنِهٖ بِغَیْرِ اِذْنِ رَبِّهٖ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْقَلَمِ اِنَّكَ

اِسْتَحْقَقْتَ الثَّنَاءَ بِهٰذَا اللَّعْنِ خامۂ قدرت لوح پر بی اذنِ الٰہی لعنِ ظالم سی جاری ہو خدانے

وحی بھیجی ای قلم اس بات سے تو مستوجبِ ثنای باری ہوا فَرَفَعَ اِبْرَاهِیْمُ یَدَیْهِ وَلَعَنَ یَزِیْدَ

٥٢٢

لَعَنًا کَثِیرًا وَاَمَّن فَرَسُہٗ بِلِسَانٍ فَصِیحٍ شیخ الانبیا نے ہاتھ اوٹھا یا یزید پر بہت لعنت کی اسپ حضرت نے بھی آمین کہی سے داد فصاحت دی فَقَالَ اِبْرَاهِیمُ لِفَرَسِهٖ اَیُّ شَیْءٍ عَرَفْتَہٗ حَتّٰی تُؤَمِّنَ عَلٰی دُعَائِیْ معمار کعبہ خلت نے پوچھا ہوا سے کیا مصلحت دیکھی جو تو نے میری دعا پر آمین کہی فَقَالَ یَا اِبْرَاهِیمُ اَنَا اَفْتَخِرُ بِرُکُوبِكَ عَلَیَّ فَلَمَّا عَثَرْتُ وَسَقَطْتَ عَنْ ظَهْرِیْ عَظُمَتْ خَجْلَتِیْ وَکَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ مِنْ یَزِیدَ گھوڑے نے جواب دیا اے سوار تمہاری سواری سے میں افتخار کرتا تہا جب آپ پشت زین سے گرے چوٹ لگی تو میں بہت شرمندہ ہوا باعث اس خلل کا یزید کو پایا لہذا حرف نفرین زبان پر لایا وَرُوِیَ اَنَّ اِسْمَاعِیلَ کَانَتْ اَغْنَامُهٗ تَرْعٰی بِشَطِّ الْفُرَاتِ فَاَخْبَرَهُ الرَّاعِیْ اَنَّهَا لَا تَشْرَبُ الْمَاءَ مِنْ هٰذِهِ الْمَشْرَعَةِ مُنْذُ کَذَا یَوْمًا اور یہی نقل ہے کہ گوسفندان حضرت اسماعیل کنار شط فرات پر چرتی تہی گڈریے نے اونکو خبر دی اتنے روز گذرے کہ اس گہاٹ سے یہ دنبے پانی نہیں پیتے فَسَاَلَ رَبَّهٗ عَنْ سَبَبِ ذٰلِكَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا اِسْمَاعِیلُ سَلْ غَنَمَكَ فَاِنَّهَا تُجِیبُكَ عَنْ سَبَبِ ذٰلِكَ ذبیح اللہ نے حیرت میں اسکا سبب خدا سے پوچھا جبرئیل آئے کہا سوال کرو اونسے باعث بتا دینگی جو ہوگا فَقَالَ لَهَا لِمَا تَشْرَبِیْنَ مِنْ هٰذَا الْمَاءِ دریافت کیا تم کس وجہ سے پانی نہیں پیتے ہو اور کئی دن سے پیاسے رہتی ہو فَقَالَتْ بِلِسَانٍ فَصِیحٍ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ وَلَدَكَ الْحُسَیْنَ سِبْطَ مُحَمَّدٍ یُقْتَلُ هُنَا عَطْشَانًا زبان فصیح میں جواب دیا ہمیں معلوم ہوا یہاں تمہارا فرزند سبط محمد مصطفی صلی اللہ علیہ تشنہ لب قتل کیا جائیگا فَنَحْنُ لَا نَشْرَبُ مِنْ هٰذِهِ الْمَشْرَعَةِ حُزْنًا عَلَیْهِ پس ہم بھی بسبب اونکے حزین اور غمگین رہتی ہیں اس جا دہن کو آب سے تر نہیں کرتی ہیں فَسَاَلَهَا مَنْ قَاتِلُهٗ فَقَالَتْ یَقْتُلُهٗ لَعِیْنُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَالْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ سوال فرمایا کہ قاتل سید الشہدا کون ہوگا بولی مارنے والا لعین ہے ساری آسمان و زمین و خلق کا فَقَالَ اِسْمَاعِیلُ

حین اموت وقوله علیه وآله السلام انه ستخرج الخوارج سیکون فی امتی فرقة یحسنون القول ویسیئون الفعل یدعون الی کتاب الله ولیسوا منه فی شیء ویقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة لا یرجعون الیه حتی یرتد علی فوقه هم شر الخلق والخلیقة طوبی لمن قتلهم وقتلوه طوبی لمن قتلهم ومن قتلهم کان اولی بالله منهم قالوا یا رسول الله فما سیماهم قال التحلیق وروی انه لما قتل عنه وقوله لامیر المؤمنین صلی الله علیه وآله ستغدر بک بعدی الامة علیهم السلام ان الامة ستغدر بک بعدی وقوله له علیهما السلام تقاتل بعدی الناکثین والقاسطین والمارقین ومن ذلک اخباره بقتل معویة حجرا واصحابه رواه ابن وهب عن ابی لهیعة عن ابی الاسود قال دخل معاویة علی عائشة فقالت یا معاویة اقتلت حجرا واصحابه فقال یا ام المؤمنین انی رأیت قتلهم صلاحا للامة وبقاؤهم فسادا للامة فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله قال سیقتل بعذراء ناس یغضب الله لهم واهل السماء وروی ابن ابی لهیعة عن الحارث بن یزید عن عبد الله بن زرین الغافقی قال سمعت علیا علیه السلام یقول یا اهل العراق سیقتل سبعة نفر بعذراء مثلهم کمثل اصحاب الاخدود فقتل حجر بن عدی واصحابه ومن ذلک اخباره بقتل الحسین بن علی علیه السلام روی ابو عبد الله الحافظ باسناده عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وآله اضطجع ذات یوم للنوم فاستیقظ وهو خاثر دون ما رأیت منه فی المرة الاولی ثم اضطجع واستیقظ وفی یده تربة حمراء یقبلها فقلت ما هذه التربة یا رسول الله فقال اخبرنی جبرئیل علیه السلام ان هذا

۲ ثم اضطجع فرقد ثم استیقظ وهو خاثر

اونیسوین مجلس واقعہ کربلامیں موسیٰ اور سلیمان کو وصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَاتِلَ الْحُسَیْنِ اوسوقت اسماعیل علیہ السلام نی رقت کی اور قاتل امام حسین علیہ السلام پر لعنت کی وَرُوِیَ اَنَّ مُوْسٰی کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ سَائِرًا وَمَعَہٗ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَلَمَّا جَاءَ اِلٰی اَرْضِ کَرْبَلَا اور یہی روایت کی ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام ایکدن مع ہمراہی اور یوشع بن نون اونکی ساتھ چلی تا وارد کربلا ہوی اِنْخَرَقَ نَعْلُہٗ وَانْقَطَعَ شِرَاکُہٗ وَدَخَلَ الْحَسَکُ فِیْ رِجْلَیْہِ وَسَالَ دَمُہٗ جوتا پھٹا تسمہ ٹوٹا کوکھرو اندر سیاپروں مین جب خارچبھا تولہو بہا فَقَالَ اِلٰھِیْ اَیُّ شَیْءٍ حَدَثَ مِنِّیْ مناجات کی الٰہی مینی کون ساکام کیا جسکی بدلی میری دلکو داغ الام دیا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِنَّ ھُنَا یُقْتَلُ الْحُسَیْنُ وَھُنَا یُسْفَکُ دَمُہٗ فَسَالَ دَمُکَ مُوَافِقَۃً لِدَمِہٖ اللہ نی وحی بھیجی یہان قتل ہونگی حسین اور جاری ہو گا خون انکا اسلیی شرکت مصیبت مین تمہارا لہو بہی بہا فَقَالَ یَا رَبِّ وَمَنْ یَکُوْنُ الْحُسَیْنُ فَقِیْلَ لَہٗ ھُوَ سِبْطُ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَابْنُ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی کلیم خدانی پوچھا رحیما وہ کون حسین ہین جوابدیا نواسی محمد مصطفیٰ اور بیٹی علی مرتضیٰ کی سیدکونین ہین فَقَالَ وَمَنْ یَکُوْنُ قَاتِلُہٗ فَقِیْلَ ھُوَ لَعِیْنُ السَّمَکِ فِی الْبِحَارِ وَالْوُحُوْشِ فِی الْقِفَارِ وَالطَّیْرِ فِی الْھَوَاءِ موسیٰ نی کہا ای میری مولا کیا نام ہی اونکی مارنیوالی کا فرمایا وہ لعنت زدہ ہی ماہیان دریا وحشیان صحرا و طایران ہوا کا فَرَفَعَ مُوْسٰی یَدَہٗ وَلَعَنَ یَزِیْدَ وَدَعَا عَلَیْہِ وَاَمَّنَ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ عَلٰی دُعَائِہٖ وَمَضٰی لِشَانِہٖ صاحب حق نی لعن یزید و دعای عذاب کو دست انابت اوٹھای یوشع بن نون آمین کہتی رہی پھراپنی راہ پر قدم بڑہائی وَرُوِیَ اَنَّ سُلَیْمَانَ کَانَ یَجْلِسُ عَلٰی بِسَاطِہٖ وَیَسِیْرُ فِی الْھَوَاءِ نقل ہی کہ حضرت سلیمان اپنی بساط پر جلوس فرماتی سیر دنیا کو ہوا مین طرف جاتی فَمَرَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَھُوَ سَائِرٌ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا ایکدن اثنای عبور مین زمین کربلا پر انکا گذر پہنچی فَاَدَارَتِ الرِّیْحُ بِسَاطَہٗ ثَلَاثَ دَوْرَاتٍ حَتّٰی خَافَ السُّقُوْطَ بس وہان ہوا نی بساط

اونیسوین مجلس واقعہ کربلا سے عیسیٰ کو حصول خبر اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

ہوائی چکر کہائی بساط مین ایسا تلاطم پر خوف ہوا گر جائی فسکنت الرّیح ونزل البساط فی ارض کربلا تا کہ باد مخالف قدری ٹہری اور بساط دشت کربلا مین اوتری فقال سلیمان للرّیح لم سکنتی فقالت انّ ھُنا یُقتل الحُسین حضرت سلیمان ہوسی بولی بیان تو کیون ٹہر رہی جوابدیا اس جا امام حسین علیہ السلام شہید ہونگی تسی منی خبر کہی فقال ومن یکون الحسین فقالت ھو سبط محمّد المختار وابن علی الکرّار پوچہا حسین کون برگزیدہ ثقلین ہین ہوائی کہا محمد مختار کی نواسی حیدر کرّار کی بیٹی نورِ عالمین ہین فقال ومن قاتلہ قال لعین اھل السّمٰوات والارض یزید سوال کیا نام کیا ہی ایسی مرشد زادی کی قاتل کا ہوا بولی خلق زمین و آسمان کا لعین یزید پرجفا فرفع سلیمان یدیہ ولعنہ ودعی علیہ وامن علی دعائہ الانس والجنّ فھبّت الرّیح وسار البساط ہاتہہ اوٹہا کی سلیمان مشغول نفرین ہوی ساری انس جن دعا پرانکی آمین پکاری پس ہوانی بال و پر ہلایا تو انکی بساط کو اوپر اوٹہایا وروی انّ عیسیٰ کان سائحًا فی البراری ومعہ الحواریّون فمرّوا بکربلا نقل ہی حضرت عیسیٰ دشت بیابان کی سیر کرتی حواریون بھی ساتہہ پھرتی ناگہان کربلا مین پہنچی فراوا اسدًا کاسرًا قد اخذ الطّریق فتقدّم عیسیٰ الی الاسد وقال لہ لم جلست فی ھذا الطّریق وہان ایک شیر درندہ دیکہا کہ طریق آمد و شد روکی بیٹہا تہا جناب مسیح نی جانب اسد قدم بڑہایا فرمایا کیون اس راہ مین مقام کیا لوگو نکا جی ڈرایا ہٹتا نہین جو کہ راہ مین اپنی مقصد کو آگی جائین فقال الاسد بلسانٍ فصیحٍ انّی لم ادع لکم الطّریق حتّٰی تلعنوا یزید قاتل الحسین ہان فصیح سی شیر بقدرت خدا پکارا یزید قاتل امام حسین کو جبتک لعنت نکرو گی راہ نہ دونگا فقال عیسٰی ومن یکون الحسین قال ھو سبط محمّد النّبیّ الامّیّ وابن علیّ الولیّ پوچہا عیسیٰ نی یہ کسکا نام گرامی ہی کہا وہ سبط محمد نبی امّی فرزند علی ولی علیہم السلام قال ومن قاتلہ

وآلہ طائفۃ من امتی یریدون بنی ...
اسماء فلما قربت الزمن ...
فما ذلک من معہ ... قال عمر بن الخطاب یا رسول
الله ما الذی رأیت فقال علیہ السلام
اما ذلک ان لیس من سفرکم قالوا انا للہ
یا رسول الله قال یقتل بھذہ الحرۃ خیار
امتی بعد اصحابی قال انس بن مالک قتل
یوم الحرۃ سبعمائۃ رجل من حملۃ القرآن فیھم
ثلثۃ من اصحاب النبی صلی الله علیہ وآلہ
وکان الحسن یقول لما کان یوم ...
۵۲۵ اھل المدینۃ ...
رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وھما
ابنا زمعۃ بن عبد الله بن الاسود
وکانت وقعۃ الحرۃ یوم الاربعاء لثلث
بقین من ذی الحجۃ سنۃ ثلث وستین
ومن ذلک قولہ فی ابن عباس لن
یموت حتی یذھب بصرہ ویؤتی علما
فکان کما قال وقولہ فی زید بن ارقم
وقد عادہ من مرض کان بہ لیس علیک
من مرضک باس ولکن کیف بک اذا
عمرت بعدی فعمیت قال اذا احتسب
واصبر قال اذن تدخل الجنۃ بغیر
حساب ومن ذلک قولہ فی الولید بن
یزید رواہ الاوزاعی عن الزھری
عن سعید بن المسیب قال ولد
لاخی ام سلمۃ من امھا غلام فسموہ
الولید فقال النبی صلی الله
علیہ وآلہ تسمون باسماء فراعنتکم

اونیسوین مجلس واقعہ کربلا پر ملائکہ کا تعزیت کو آنا خدمت پیغمبر مین اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

قال فاملہ لعین الوحوش والدواب والسباع اجمع خصوصا ایام عاشورا
روح اللہ نے سوال کیا اوس شقی کا پتا بتا اسد بولا ساری جانورون اور درندون کا لعنت کردہ
خصوص ظالم روز عاشورا فرفع عیسی یدیہ ولعن یزید ودعی علیہ وامن الحواریون
علی دعائہ حضرت عیسی نے دعای عتاب و نفرین یزید کو ہاتھ اٹھائی اور سب حواریون شریک
آمین ہوی امر نجات بجالائی فتنحی الاسد عن طریقہم ومضوا لشانہم پس شیر ببر نے
راستہ اونکا چھوڑ دیا اور حضرت مسیح جدھر جانی والی تھی ہمراہ رفقا کوچ کیا قال وقال صاحب
الحدیث فلما اتت علی الحسین سنۃ کاملۃ ہبط علی النبی اثنا عشر ملکا
علی صور مختلفۃ احدہم علی صورۃ بنی ادم مجلد بحار الانوار مین علمای اخبار سے روایت
کی ہی جب عمر امام حسین علیہ السلام پوری ایک برس کو پہنچی ہی بارہ فرشتی رسول خدا پر نازل ہوی
ایک بصورت آدمی اور باقی اشکال مختلفہ سے تھی یعزونہ ویقولون انہ سینزل بولدک
الحسین بن فاطمۃ ما نزل بہابیل من قابیل رسم تعزیت اور ماتم پرسی کو پیغمبر سے ادا کرتی ہی
اور با چشم تر و دل مضطر سید بشر سے کہنی لگی تحقیق کہ تمہاری پسر ابن فاطمہ زہرا پر بلای ہابیل نازل کی
جو ظلم و جفا سے اونکی بھائی قابیل نے ایذا دی تھی وسیعطی مثل اجر ہابیل ویحمل علی قاتلہ
مثل وزر قابیل عطا ہوگا مانند اجر ہابیل ثواب و شرف اونکو اور قاتل کیواسطی مثال عذاب
قابیل بلکہ مضاعف مجھو ولم یبق ملک الا نزل الی النبی صلی اللہ علیہ والہ یعزونہ
والنبی یقول اللہم اخذل خاذلہ واقتل قاتلہ ولا تمتعہ بما طلبہ کوئی ملک
ہفت آسمان پر باقی نہین رہا مگر یہ کہ حضرت نبی مین آیا اور جزای عزا ملی اوسنی کہا خیر الوری فرمانی
الہی جو اونکو ستائی تو اوسی پامال کرنا قاتل جفا جو کو مارنا مراد پوری نہونی دینا ایضا عن اشعث
بن عثمان عن ابیہ عن انس بن ابی سحیم قال سمعت رسول اللہ یقول ان ابنی

اونیسوین مجلس واقعہ کربلاسی پیغمبر کا خبر دینا اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

عثمان اوسنی اپنی باپ سی انی انس بن سحیم روایت کی ہی کہا مینی حضرت رسالت سی سنا جو یہ ارشاد کی ہی اِنَّ اِبنِی ھٰذا یُقتَلُ بِاَرضِ العِرَاقِ یہ بیٹا میرا حسین عراق مین مارا جائیگا ستم وجور سی اعدا کی شہادت پائیگا فَمَن اَدرَکَہٗ مِنکُم فَلیَنصُرہُ فحضر انس مَعَ الحُسَینِ کَربَلَا وَقُتِلَ مَعَہٗ پس فرمایا ای گروہ صحابہ جو اوسی مصیبت کا جلا دیکہی لازم ہے نصرت و یاری پر قدم حمایت آگی رکہی اس امر کا تابع انس حاضر معرکہ عاشورا ہوا کربلا مین ہمراہ امام حسین علیہ السلام مارا گیا وَرُوِیَ مِثلُ ھٰذَا عَن زَینَبَ بِنتِ جَحشٍ وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ یَحیٰ قَالَ دَخَلنَا مَعَ عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ اِلیٰ صِفِّینَ اور مثل اس روایت کی زینب بنت جحش و عبد اللہ بن یحیی نی کہا کہ ہمنی علی علیہ السلام کی رفاقت مین صفین کا قصد کیا فَلَمَّا حَاذٰی نِینَوٰی نَادٰی صَبرًا یَا اَبَا عَبدِ اللّٰہِ جبکہ حضرت قریب نینوی وارد ہوی پکاری صبر کرنا ای ابا عبد اللہ جو تم پر گذری فَقَالَ دَخَلتُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ وَعَینَاہُ تَفِیضَانِ پہر سی فرمایا کہ ایک روز مین رسو خدا کی پاس گیا چشم انور سی اونکی آنسو ونکو بہتا دیکہا فَقُلتُ بِاَبِی اَنتَ وَاُمِّی یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا لِعَینَیکَ تَفِیضَانِ اَغضَبَکَ اَحَدٌ مینی عرض کی میری ماں باپ تم پر فدا ہون یا نبی الوری کیا سبب ہی آنکہون سی اپکی سرشک بہتی ہین کسینی غصہ دلایا قَالَ لَا بَل کَانَ عِندِی جِبرَئِیلُ فَاَخبَرَنِی اَنَّ الحُسَینَ یُقتَلُ بِشَاطِی الفُرَاتِ جواب دیا یہ نہین ہوا بلکہ جبرئیل میری قرین ای حسین شاطی الفرات پر شہید ہوگا ایسی خبر غمگین لای وَقَالَ ھَل لَکَ اَن اُشِمَّکَ مِن تُربَتِہٖ قُلتُ نَعَم بولی چاہتی ہو کہ ہمین سونگہاون اوس تربت کو مینی کہا بہت مشتاق ہون ضرور لادو فَمَدَّ یَدَہٗ فَاَخَذَ قَبضَۃً مِن تُرَابٍ فَاَعطَانِیھَا فَلَم اَملِک عَینَیَّ اَن فَاضَتَا وَاِسمُ الاَرضِ کَربَلَا پس جبرئیل نی ہاتھ پہیلایا ایک مشت خاک اوٹہا کی لائی مینی جب وہ مٹی دیکہی اور سونگہی دلکو تاب نرہی دونو چشم سی ندی

القدر وما ادريك ما ليلة القدر
ليلة القدر خير من الف شهر بلكه خواهد
فتبينا ذلك فاذا هو لا يزيد ولا ينقص
الى الروايات في هذا الفن الروايات كثيرة
لا يتسع لذلك جميعها هذا الكتاب ولكنا
اوردنا منها كفاية لذوي الالباب
الباب الثاني في ذكر مختصر من احوال
رسول الله صلى الله عليه وآله من لدن
مبعثه الى وقت هجرته الى المدينة ثم الى
ان امر بالقتال وبعض ما ظهر من الآيات
والمعجزات في اثناء هذه الاحوال وثمانية
فصول الفصل الاول في ذكر مبدأ بعثه
ذكر علي بن ابراهيم بن هاشم وهو من اجل
رواة اصحابنا في كتابه ان النبي صلى الله عليه
وآله لما اتى له سبع وثلثون سنة كان يرى
في نومه كان آتيا اتاه فيقول يا رسول الله
فينكر ذلك فلما طال عليه الامر وكان بين
الجبال يرعى غنما لابي طالب فنظر الى
٥٢٧
من انت قال انا جبرئيل ارسلني الله اليك
ليتخذك رسولا فاخبر رسول الله صلى الله
عليه وآله خديجة بذلك وكانت خديجة
قد انتهى اليها خبر اليهودي وخبر بحيرا و
ما حدثت به آمنة امه فقالت يا محمد
اني لارجو ان تكون كذلك وكان رسول
الله صلى الله عليه وآله يكتم ذلك فنزل عليه جبرئيل عليه
السلام وانزل عليه ماء من السماء فقال يا
محمد قم توضأ للصلوة فعلمه جبرئيل
الوضوء على الوجه واليدين
من المرفقين ومسح الراس والرجلين
الى الكعبين وعلمه الركوع والسجود
فلما تم له اربعون سنة امره بالصلوة
وعلمه حدودها ولم ينزل عليه
اوقاتها فكان رسول الله صلى الله
عليه وآله يصلي ركعتين في كل وقت
وكان علي بن ابي طالب يألفه

اونیسوین مجلس واقعہ کربلاسی پیغمبر کا خبر دینا اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

عبرات کی ہی یہ بسبب شہادت روز ازل سی امام حسین علیہ السلام کو ملاہی اوسلطنت اس ابتلاو

سیر آلِ عبا مین ثقلین کا فایدہ بر ملاہی فِی البحارِ فَلَمَّا اَتَتْ عَلَیْهِ سَنَتَانِ خَرَجَ

النَّبِیُّ اِلٰی سَفَرٍ فَوَقَفَ فِی بَعْضِ الطَّرِیْقِ وَاسْتَرْجَعَ وَدَمَعَتْ عَیْنَاهُ بحار

الانوار مین سانحہ غم لکہا ہی جب امام حسین علیہ السلام کا سن دو برس کو پہنچا ہی پیغمبر خدا سفر مین گئی

اثنای راہ پر کہڑی ہوی آیہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑہی آنکہونکی رقت دل سی زاری رہی

فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُخْبِرُنِیْ عَنْ اَرْضٍ بِشَطِّ الْفُرَاتِ یُقَالُ لَهَا

کَرْبَلَا یُقْتَلُ فِیْهَا وَلَدِیَ الْحُسَیْنُ صحابہ نی سبب اشکباری پوچہا تو فرمایا جبرئیل اسدم خبر

دینی کو ہی آیا کنارے شطِ فرات کی زمین سی جسکا نام کربلاہی اوس جا فرزند میرا حسین مارا جاے گا

وہ دار بلاہی وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِلٰی مَصْرَعِهٖ وَمَدْفَنِهٖ بہا گویا مین دیکہتا ہون اوسکی

مصیبت جہان کہوڑی سی گری سر کٹی گا مقتل مین بی غسل وکفن لاشہ پڑا ہی اور مانند غربا

زمین گرینگا وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی السَّبَایَا عَلٰی اَقْطَابِ الْمَطَایَا سیری وہیان مین گذرتا ہی

عورات اہلبیت اسیر ہین سوار جہاز شتر ہر دیار مین شال کہار کی تشہیر ہین وَقَدْ اُهْدِیَ

رَاْسُ وَلَدِیَ الْحُسَیْنِ اِلٰی یَزِیْدَ بتحقیق کہ ہدیہ سر حسین کا سر پیش یزید لیجائینگی ظلم وجفا سے

قید اطفال خرد سال مین ایذا پہنچائینگی فَوَاللّٰهِ مَا یَنْظُرُ اَحَدٌ اِلٰی رَاْسِ الْحُسَیْنِ وَیَفْرَحُ

اِلَّا خَالَفَ اللّٰهُ بَیْنَ قَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ وَعَذَّبَهُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا قسم خدا کی نہین دیکہی گا

کوئی شخص خوش ہو کی حسین کا سر مگر یہ کہ نفاق ڈالیگا دل وزبان مین اوسکی اور اللہ سزا دیگا

بعذاب سقر ثُمَّ رَجَعَ النَّبِیُّ مِنْ سَفَرِهٖ مَغْمُوْمًا مَهْمُوْمًا كَئِیْبًا حَزِیْنًا فَصَعِدَ

الْمِنْبَرَ وَاَصْعَدَ مَعَهُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَخَطَبَ وَوَعَظَ النَّاسَ بعد ازان سفر سے

بہموم ومغموم زار ونالان پہری بمنبر حسنین کو ہمراہ لیکی چڑہی خطبہ پڑہا موعظہ کیا لاکن حزن

اوئیسویں مجلس خبار نبی واقعہ کربلاسی اور شہادت علی اکبر علیہ التحیۃ

المرنی دلکو چین لینی دیا فلما فرغ من خطبتہ وضع یدہ الیمنی علی راس الحسن ویدہ الیسری علی راس الحسین و قال بعد ازادای حمد وثنا ہنہ فرق مبارک امام حسن کی رکہا اور دست چپ تارک امام حسین پر دہر کی کہا اللھم ان محمدا عبدک و رسولک وھذان اطائب عترتی وخیار اروبتی وافضل ذریتی ومن اخلفھما فی امتی خداوندا بدرستی کہ محمد بندہ و رسول تیرا عرض کرتاہی بادل محزون یہ دونو میری عترت سی پاکیزہ خویش و فرزندمین گزیدہ اولاد کی افضل وحیدہ جنکو امت مین سونپتا ہون وقد اخبرنی جبرئیل ان ولدی ھذا مقتول بالسم والاخر شہید مضرج بالدم مجکو خبردی جبرئیل نی کہ یہ میرا بیٹا زہر سی مارا جائیگا اور دوسرا نازونکا پالا شہید ستم ہوکر خون مین نہایگا اللھم فبارک لہ فی قتلہ واجعلہ من سادات الشھداء الہی اونکی مصیبت قتل مین برکت کو بڑہا اور مزید رحمت سی سادات شہدا کا رتبہ روزی فرما اللھم ولا تبارک فی قاتلہ وخاذلہ واصلہ حر نارک واحشرہ فی اسفل درک الجحیم یارب اونکی قاتل وخاذل کو مرادسی محروم کر نار آتش سوزان مین جلانا اور حشر کو اسفل درکات جہنم کا مجاور بنانا قال فضج الناس بالبکاء والعویل راوی کہتا ہی کلام حضرت کی سماعت سی حاضرین کا شور بکا بلند ہوا چارطرف مسجد ہنگامہ نالہ وفریاد وآہ وزاری برپاکیا فقال لھم النبی ایھا الناس اتبکونہ ولا تنصرونہ پیغمبر نے کہا ایہا الناس میری سامنی آج تم وہ حال نکی روتی ہو کل جب روز مصیبت آئیگا نکروگی اونکی نصرت ویاری کوئی

عن جرداء بنت سمین عن زوجھا ھرثمۃ بن ابی مسلم قال غزونا مع علی بن ابی طالب صفین کتاب امالی مین جرداء بنت سمین سی روایت کی فلما انصرفنا نزل بکربلا فصلی بھا الغداۃ ہنگام بازگشت زمین کربلا پر منزل کی وہان سردار اولیا نی مع رفقا نماز صبح پڑہی ثم رفع الیہ من تربتھا فشمھا ثم قال واھا لک ایتھا التربۃ لیحشرن منک

منہ فلما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی زید بعد ذلک وکان یعطی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی جعفر و زید و خدیجۃ و ذکر الشیخ ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی فی کتاب دلائل النبوۃ اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال و حدثنا ابو محمد احمد بن عبد اللہ المزنی حدثنا ابو یوسف بن موسی المروزی قال حدثنا یوسف بن یعقوب قال حدثنا قال حدثنا عباد بن یعقوب عن عباد یوسف بن ابی ثور عن السدی عن بکر بن عبد اللہ عن علی علیہ السلام قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بمکۃ فخرج فی بعض نواحیھا فما استقبلہ شجر ولا جبل الا قال لہ السلام علیک یا رسول اللہ قال فاخبرنا ابو الحسین بن بشران العدل حدثنا ابو جعفر محمد بن نصیر حدثنا محمد بن جعفر بن محمد بن العلی عبد اللہ بن سلیمان حدثنا ابو مریم عیسی عن اسمعیل حدثنا عباد الرحمن وھو السدی عن

٥٢٩

قال سمعت علیا علیہ السلام یقول لقد رایتنی ادخل معہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الوادی فلا یمر بحجر ولا شجر الا قال السلام علیک یا رسول اللہ وانا اسمعہ واخبرنا الحافظ قال حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا احمد بن عبد الجبار حدثنا یونس بن بکیر عن ابی اسحاق حدثنی یحیی بن ابی الاشعث الکندی حدثنی اسماعیل بن ایاس بن عفیف عن ابیہ عن جدہ عفیف انہ قال کنت امرء تاجرا فقدمت منی ایام الحج وکان العباس بن عبد المطلب امرء تاجرا فاتیتہ ابتاع منہ وابیعہ قال فبینا نحن اذ خرج رجل من خباء یصلی فقام تجاہ الکعبۃ ثم خرجت امراۃ فقامت تصلی وخرج غلام یصلی معہ فقلت یا عباس ما ھذا الدین

ہم اور دونوں بیٹوں کی سامنے کہا میرا علی بن ابی طالب علیہ السلام تم جیسی عمی حبیب صفین

اونیسوین مجلس گزار امیر المومنین کربلا مین اور شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اَقْوَامٌ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ پس ہاتھ بڑہا کی زمین خاک اوٹھائی سونگھا اور کہا واوہ خوشا مرتبہ ایسی تربت روح افزا کا جہہ مین سی ایک قوم روز حشر اوٹھینگی اور بی حساب جنت مین جاوینگی

فَرَجَعَ هَرْثَمَةُ اِلٰى زَوْجَتِهٖ وَكَانَتْ شِيْعَةً لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكِ عَنْ وَلِيِّكِ اَبِي الْحَسَنِ نَزَلَ كَرْبَلَا فَصَلّٰى ہرثمہ نی اپنی گہر جورو کی پاس مراجعت کی وہ بی دوستدار علی علیہ السلام تہی کہا تیری مولا کی خبر دون جو مینی سنی کربلا مین جب ابو الحسن اوتری وہان نماز پڑہی ثُمَّ رَفَعَ اِلَيْهِ مِنْ تُرْبَتِهَا فَقَالَ وَاهًا لَكِ اَيَّتُهَا التُّرْبَةُ لَيُحْشَرَنَّ مِنْكِ اَقْوَامٌ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ تہوڑی سی ہاتہہ مین اوٹھا کی کہا واہ واہ ای طینت خوشبو قیامت مین تجہسی بہت لوگ برانگیختہ ہونگی فرشتہ خوبی پرسش اعمال سبب جامین بی حساب وصدرہ عتاب کچہ نپائین قَالَتْ اَيُّهَا الرَّجُلُ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَمْ يَقُلْ اِلَّا حَقًّا عورت بولی ای مرد امیر المومنین کوئی حرف نہین سناتی مگر یہ کہ ہمیشہ کلام حق وصدق فرماتی

فَلَمَّا قَدِمَ الْحُسَيْنُ قَالَ هَرْثَمَةُ كُنْتُ فِي الْبَعْثِ الَّذِيْنَ بَعَثَهُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ زن وشوہر کی باتون پر مدت گذری تاکہ امام حسین علیہ السلام کی سواری نینوا مین اوتری ہرثمہ ناقل ہی کہ مین بہی لشکر کی ساتہہ آیا جکو ابن زیاد نی بعزم قتال بہجوایا فَلَمَّا رَاَيْتُ الْمَنْزِلَ وَالشَّجَرَ ذَكَرْتُ الْحَدِيْثَ فَجَلَسْتُ عَلٰى بَعِيْرِيْ ثُمَّ صِرْتُ اِلَى الْحُسَيْنِ جبدم اوس منزل شجر کو دیکہا حدیث گذشتہ یاد آئی اونٹ پر بیٹہا دل مین سوطرحکا وسواس واندیشہ تہا امام حسین علیہ السلام کی طرف چلا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَنْزِلِ الَّذِيْ نَزَلَ بِهِ الْحُسَيْنُ خدمت اقدس مین پہنچا سلام کیا اور جو اونکی والد نی فرمایا تہا سنایا جس جا فرودگاہ امام حسین علیہ السلام تہی وہین مین اور خاک سونگہنی کی شرح تمام کہی فَقَالَ مَعَنَا اَنْتَ اَمْ عَلَيْنَا فَقُلْتُ لَا مَعَكَ وَلَا عَلَيْكَ خَلَّفْتُ صِبْيَةً اَخَافُ عَلَيْهِمْ عُبَيْدَ اللّٰهِ

اونیسوین مجلس روایت خوشۂ انگور و آرام حسنین علیہما السلام با نغمۂ شہادت علی اکبر

بن زیاد پوچھا تو ہمارا ساتھ دیگا یا آل نبی سے حمایت اعدا پر لڑیگا اوسنی عرض کی جو عبید اللہ سے ملا ہون

سنبیہ خردسال چھوڑ کی ادہر آیا ہون فقال فامض حیث لا تری لنا مقتلا ولا تسمع

لنا صوتا ارشاد کیا پس جلدی چلا جا کہ ہمارا نالہ استغاثہ و فریاد کو نہ سنے قتل ہونا خون مین لوٹنا

سرکا نیزی پر پھرنا نہ دیکھے فو الذی نفس حسین بیدہ لا یسمع الیوم واعیتنا احد

فلا یعیننا الا اکبہ اللہ لوجہہ فی جہنم بخدا جسکی ہاتھ مین جان حسین ہی جو آج ہماری

افغان و داد کو سنکی مدد نکریگا اسکو اوندھا اوسی او لٹا آتش دوزخ مین ڈالیگا ای اہل عزا سید الشہدا کا

درگاہ خدا مین برا مرتبہ اور درجہ فضیلت ہی خاتم انبیا کو بہی اوس مولا سے انتہا کی الفت اور محبت ہے

کسی بشر کو یہ پایہ قرب و منزلت کا حضور الہی مین نہین ملا امام حسین علیہ السلام کی تہوڑی اذیت بہی

رسالت پناہی کو چین نہ لینے دیتا تھا ایک دم اگر اوس روشنی چشم کو نظرون سے اوجہل دیکھتی تو عالم مرتضی

اپنی آنکھون مین دنیا کو تاریک سمجھتی ذراسی تکلیف ہر گاہ اوس پارہ جگر کی دلکو پہنچتی تو فاطمہ زہرا کی

خاطر شریف مین ہرگز تسکین نہ ہوتی پروردگار کی امام حسین علیہ السلام پر ہر دم سو طرح کی پیار تہی

رسول مختار اپنی فرط محبت سے نور عین کی ہزار مرتبہ نثار تہی وہ جان جہان علی مرتضی علیہ السلام کے

حیات کا آرام و قرار تھا فاطمہ زہرا کو اوسکی خوشی کا خیال لیل و نہار تھا روی عن سلمان

الفارسی قال اہدی الی النبی قطف من العنب من غیر اوانہ تاب دالسافرین

سلمان فارسی کی زبانی روایت ہی اور شرافت و جلالت قدر امام حسین علیہ السلام کی دلالت ہے

کہ ایک روز پیغمبر کی حضور مین کوئی شخص آیا غیر فصل مین ایک خوشہ انگور کا ہدیہ لایا فقال لی

یا سلمان ائتنی بولدی الحسن والحسین لیاکلا معی من ہذا العنب رسول خدا نے

طلب مین اپنی میوہ دل و جان کی بہی ارشاد فرمایا کہ ای سلمان میری دونو فرزند حسن اور حسین کو

بلا لا تا اس انگور سے کچھ نوش کریں اپنی نانا کی ساتھ کہائین اور خوش ہوئین قال سلمان

اجعل الالھۃ الھا واحدا ان ھذا لشیٔ عجاب

وقالوا یا ابا طالب ان کان ابن اخیک

فیکون اکثر قریش مالا

رضی اللہ عنہ وعرض علیہ فقال رسول اللہ

ملوکا فی الدنیا وملوکا فی الاخرۃ

فقالوا یا ابا طالب انت سیدنا

وابن اخیک قد سفہ احلامنا وسب الھتنا وفرق جماعتنا

ندفع الیک عمارۃ بن الولید یکون لک ابنا

اونیسویں مجلس روایت خوشہ انگور و آرام حسنین علیہما السلام با غمین و شہادت علی اکبر علیہ السلام

الغادِیینُ فذھبتُ اطوفُ علیھِما منزلَ امّھِما فلم ارھُما فاتیتُ منزِلَ اختِھما امّ کلثوم فلم ارھُما سلمان بیان کرتے ہین راوی کہ والدہ فاطمہ کی جگر بندین دونو شاہزادہ کو مینی تلاش کیا نپایا پھر اونکی ہمشیرہ ام کلثوم کی مکان مین جاکی ڈھونڈھا وہان بھی نپایا ملا فجئتُ فخبّرتُ النبیَّ مین دوڑکی خدمت جناب رسالت مین آیا اور باصد امید و یاس ماجرا سنایا فاخطر و وثبَ قائما و یقولُ وا ولداہُ وا قرّۃ عیناہُ من یرشدنی علیھِما فلہُ علی اللہِ الجنّۃ سماعت سے اس خبر کی پیغمبر کو بہت حزن اور اضطراب ہوا خیر البشر نے بیتابانہ کہڑی ہوکی آہ کا نعرہ مارا گویا فرماتی تہی ای فرزند جانی ثمر شجر زندگانی نور دیدہ رسول بہر و رسینہ بتول سیری نظرون سی کہان نہان ہو تمہاری دوری مین جیکو کیونکر صبر و توان ہو اوس وقت نبوت مآب کو یارای ضبط باقی نرہا زبان وحی ترجمان سی مجمع اصحاب مین کہا جو کوئی مجہی حسنین کا پتا اور مقام بتادیگا اوسکو خدا سی جنت خلد مین مکان ملیگا فنزل جبرئیلُ من السماءِ و قال یا محمّد علی من ھٰذا الانزعاج ناگاہ آسمان سی جبرئیل نازل ہوئی پاس جاکی پونہچنی گئی محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا یہ بیقراری اور نالہ و زاری کسو اسطی کرتی ہو کون ایسا دکہہ پہنچا کہ یون آہ سرد بھرتی ہو فقال علی ولدیَّ الحسنِ والحسینِ فانّی خائفٌ علیھِما من کیدِ الیہودِ فرمایا ای برادر میری دلکو حسنین کی فراق نی بیچین کیا ہی اونکی جان پر کید جماعت یہود کا مجہی خوف سوا ہی مبادا یہ قوم میری پیاری فرزندونکو ستائین اور حسنین کو صدمہ ایذا و محنت پہنچائین فقال جبرئیلُ یا محمّد بل خف علیھِما من کیدِ المنافقین فانّ کیدَھم اشدُّ من کیدِ الیھودِ جبرئیل نی عرض کی ای حبیب جلیل تم اس اندیشی پر خاطر جمع رکہو بلکہ فریب و مکر سی اپنی امت کی منافقین کی ڈرتی رہو کہ وہ بہت آزار یہود سی زیادہ ہی اور اونکی ہاتہہ راہ ایذای اہلبیت کشادہ ہی واعلم یا محمّد انّ ابنیکَ الحسنُ والحسینُ نائمانِ فی حدیقۃِ ابی الدحداحِ مین خبر دیتا ہون

۵۳۲

اونیسوین مجلس روایت نوشته انگور وسیله حسنین سی فرشته کا عفو قصور شهادت علی اکبر علیه السلام

کر جگر بند تمہاری باغ ابی وخداع مین آرام کرتی ہین آفاتِ ارضی وسماوی سی امان خدا مین سوتی ہین

فسار النبی من وقته وساعته الی الحدیقة بحر دستی اس با کی رسو خدا نور بحری ہوی

اور جانب بستان تلاش مین اپنی گل وریحان کی چلی وانا معه حتی دخلنا الحدیقة واذا

هما نائمان وقد اعتنق احدهما الاخر سلمان کہتی ہین مین بہی حضرت کے ساتھ گیا جب اون

نخلستان مین وارد ہوا تو دیکھا کہ وہ دو نوشاہزادی یاسمین گل ملی ہوی ایکجا لیٹی ہین امام حسن

گردن مین چہوٹی بہائی کی باہین ڈالی لیٹی ہین وثعبان فی فیه طاقة ریحان یروح بها

وجهيهما ایک اژدہا اونکی سرہانی ادب سی بیٹہا ہی شاخ ریحان منہ مین پکڑی ہر بار ہلا تاہی

سور چہل کیطرح گرد سر نرگس رانی کرتا ہی اوس دستۂ گل سی رخسار حسنین کو ہوا دیتا ہی فلما رای

الثعبان النبی القی ما کان فی فیه جسوقت اژدہی نی خیر الوری کو آتی دیکھا ریحان کی ٹہنی

منہ سی چہوڑ کی تعظیم کو اوٹھا وقال السلام علیک یا رسول الله لست انا ثعبانا اژدہا

ٹہرا ہو کی تحیت اور سلام بجالایا زبان فصیح سی کہا ای رسو خدا مین اژدہا نہین ہون اپنی حقیقت آپکو

خبر دون ولکنی ملک من الملائکة الکروبیین بلکہ مین فرشتہ سبہ ملکین ہون اور صنف ملائکہ

کروبی سی بالانشین ہون فغفلت عن ذکر ربی طرفة عین فغضب علی ربی ومسخنی

ثعبانا کما تری ذکر عبادت الہی مین تہوڑی مینی غفلت کی بنظر قہر وعتاب مجہپر متوجہ ہوئی اس عتاب

مکروہ مین مسخ کیا ہی جیسا ملائکہ آسمان سی ملاحظہ کرتی ہو نکال دیا ہی وطردنی من السماء

الی الارض ولی منذ سنین کثیرة اپنی قرب افلاک سی زمین پر اخراج فرمایا ہی بری حال مین

مبتلا ہونی کو بہت زمانہ گذرا ہی آفت وپریشانی مین سیری ان کٹی ہین تاکہ خدا کی پیاری تمہاری نور عین

حسنین ہاتہہ لگی ہین واقصد کریما علی الله اونکی خدمت اور نگہبانی کریم رحیم جان کی ادا کرنی کا

اس وسیلہ پر امید نجات رضای الہی رکہتا ہون فاسئله ان یشفع لی عند ربی

اونیسویں مجلس روایت خوشۂ انگور و سیلۂ حسنینؑ سے فرشتہ کا عفو قصور شہادت علی اکبرؑ

اونسے کہو کہ میری واسطے دعای مغفرت مانگیں عطای رحمت اور عفو گناہ کی خدا سے شفاعت کریں عَسَی اَنْ یَرْحَمَنِیْ وَیُعِیْدُنِیْ مَلَکًا کَمَا کُنْتُ اَوَّلًا اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ شاید کہ اللہ میری اوپر کرم و رحم فرمائی جیسا اول تھا صورتِ ملک بنائی مقامِ قدس کو پہنچائی وہ قادر و مالک تمام سب اشیا کا ہے پیدا کرنیوالا ہے قَالَ فَجَاءَ النَّبِیُّ یُقَبِّلُهُمَا حَتّٰی اِسْتَیْقَظَا رسولِ دوسرای جسکہی فرزندونکو سلامت باکرامت پایا آگے جاکی دونو کو پیار کیا گلے سے لگایا ہر ایک کی جبین و رخسار کی بوسے لیے یہانتک کہ خوابِ راحت سے بیدار ہوے فَجَلَسَا عَلٰی رُکْبَتَیِ النَّبِیِّ بعض اصحاب نے حضرت کی پاس شکر و سپاس میں حلقہ باندہا رسولِ مقبول نے شادمان وہان اجلاس فرمایا امام حسن کو اوٹھاکی دہنی زانو پر بٹھایا اور امام حسین کو بائین طرف آغوشِ ناز مین لیا فَقَالَ لَهُمَا النَّبِیُّ اُنْظُرَا یَا وَلَدَیَّ هٰذَا مَلَکٌ مِنْ مَلٰئِکَةِ اللّٰهِ الْکِرَامِ وَ بَیْنَ قَدْ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهٖ طَرْفَةَ عَیْنٍ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ هٰکَذَا انواسونکو مزید محبت سے بہت پیار کیا دونو شافعِ روزِ جزا سے یون کہا ایفرزندانِ دلبند اپنی خادمِ مسکین کو دیکھو سرگذشت اس فرشتہ امیدوارِ کرم کی سنو یہ ملائکہ کر وبی مین تہا لحظہ بہر عبادت سے غافل ہا قہرِ جبار نے ایسا کیا جو تمنے اسے دیکھا وَاَنَا مُسْتَشْفِعٌ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی بِکُمَا فَاشْفَعَا لَهٗ مین درگاہِ خدا مین تمہاری نام پر اوسکی شفاعت کرتا ہون حدیث کی عرض امیدِ بخشائش رکہتا ہون تم بہی پروردگار سے درخواستِ رحمت کرو تاکہ مرادِ ملکِ عفوِ تقصیر مین پوری ہو فَوَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَاَسْبَغَا الْوُضُوْءَ وَصَلَّیَا رَکْعَتَیْنِ وَقَالَا حسنین علیہما السلام نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہی قبلہ کی طرف منہ کرکے ہاتھ اوٹھاے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ جَدِّنَا الْجَلِیْلِ الْحَبِیْبِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَ بِاَبِیْنَا عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی وَبِاُمِّنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اِلَّا مَا رَدَدْتَهٗ اِلٰی حَالَتِهِ الْاُوْلٰی خداوندا واسطے ہماری نانا رسولِ خدا بابا علی مرتضی والدہ فاطمہ زہرا کی اس فرشتہ عاصی کو صورتِ اول مین پہیر دے یہ ملک مقام

اونیسوین مجلس روایت خوشۂ انگور رسیدن حسنین سی فرشتہ کا عفو قصور شہادت علی اکبر

قرب و منزلت سابق کو پہنچی تیری فضل و کرم سی ہماری خدمت کا عوض لی قَالَ فَمَا اَستَکمَلَ دُعَاؤهُمَا وَاِذَا جِبْرَئِیلُ قَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِی رَهْطٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ وَبَشَّرَ ذَلِکَ الْمَلَکَ بِرِضَی اللّٰہ عَنْهُ وَیَرُدُّهُ اِلَی سِیرَتِهِ الْاُولیٰ راوی کہتا ہی دعا حسنین کی ابہی تمام نہوئی پائی کہ سواری جبرئیل کی ہمراہ فوج ملائکہ دہوم سی آئی فرشتۂ سعادت سرشتہ کو عطای درجۂ اول کا مژدہ پہنچایا صورت اور سیرت نورانی سی اوس ملک نی بہرہ اوٹہایا ثُمَّ ارتَفَعُوا بِهِ اِلَی السَّمَاءِ وَهُمْ یُسَبِّحُونَ لِلّٰهِ تَعَالیٰ ساری ملائکہ رحمت اوسی ہمراہ لیکی آسمان پر گئی دمبدم تسبیح و تہلیل خدا مین شاکر تہی وصال قرب معبود پایا امیدوار کا مدعا بر آیا ثُمَّ رَجَعَ جَبْرَئِیلُ اِلَی النَّبِیِّ وَهُوَ مُتَبَسِّمٌ وَقَالَ بعد تہوڑی دیر کی جبرئیل نی بازگشت فرمائی مسکرائی ہوی خدمت پیغمبر مین عرض کی یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ذَلِکَ الْمَلَکَ یَفْتَخِرُ عَلیٰ مَلَائِکَةِ السَّبْعِ السَّمٰوَاتِ وَیَقُولُ ای رسول خدا وہ فرشتہ سب ملائکہ ہفت آسمان پر فخر کرتا ہی اور محل شرف سا ملات سی زبان تقدیس مین کہتا ہی اَللّٰهُمَّ مَنْ مِثْلِیْ وَاَنَا فِیْ شَفَاعَةِ السَّیِّدَیْنِ السِّبْطَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ خداوندا میرا مثل و نظیر عزت و حرمت مین کون ہو سکتا ہی کہ مجہی دو سبط مصطفی حسن اور حسین علیہما السلام کی شفاعت سی یہ رتبہ ملا ہی پس ای صاحبان فہم سلیم اور حاضران بزم عزا جای غور و انصاف ہی اور ای واقفان رموز نالہ و بکا مقام فکر بہت صاف ہے امام حسین علیہ السلام کی مفارقت ایک دم بہی رسول الثقلین کو ناگوار تہی اور اندیشۂ وصول زحمت مین اسقدر بیقرار تہی باغ اور بوستان مین جا کی اسقدر تاخیر کرنا موجب وسوسہ ہوتا تہا مظلمۂ گنبد بہود پر آرام وحین پیغمبر کا باقی رہتا حیران ہون اگر روز عاشورا معرکۂ کربلا مین وہ ماجرا دیکہتی تو کیا کرتی ہر گاہ جور و جفای امت اشقیای سید الشہدا ملاحظہ فرمائی تو کیونکر جیتی رہتی جسدم وہ ناز پروردہ خیر الوری ہجوم ظلم اعدا مین ناچار تہہر تہی بیکسی اور غریبی مین رنج اور الم اوٹہاتی

٥٣٥

اونیسوین مجلس تمہید بکا در رقت شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

اے امام حجت کرتی تہی اے قوم مین برگزیدہ درگاہ الہ ہون وطن سی آوارہ غربت مین بیچارہ اور تباہ ہون پیغمبر برحق کا فرزند پروردگار کی ودیعت ہون علی مرتضی کا دلبند فاطمہ زہرا کی امانت ہون تمنی خانہ خدا سی مہمان بلایا نصرت اور امداد کا قول ہوا یا اب دعوت کی عوض دانہ پانی بند کردیا قتل کیواسطی تیغ وخنجر ہاتہ مین لیا صد حیف کہ اوس لشکر پر کچہ بہی کلام کا اثر نہ ہوا ہر طرف خونریزی اور لادینی کا پرا بند ہا ناچار مظلوم کربلا نی بہوک پیاس کی صعوبات جان ناتوان پر سہی مرگ نوجوانان اہلبیت سے نالان اور گریان رہی ہای ہای وہ کربلا کی میدان مین امام حسین علیہ السلام کا دہوپ مین کہڑا ہونا وای وای وہ بیکس و بیاری انصار کا روبرو جا کی جان کہونا بدن اقربا پر ہزارون تلوار کی وار چلنا سینہ اور پہلو مین بیشمار بہالونکی انی کا پار گذرنا ہر عزیز کی جسم کو پارہ پارہ خاک او خون مین دیکہنا پر نالہ لہو کا دہان ہر زخم سی بیارونکی بہنا لاشین برادر اور فرزند خواہر وپسر کی زمین پر لوٹیان کہوری اعدا کی اونپر چارطرف گرم جولان دشمنان دین کی طغیانی جہاں حد سی زیادہ چارہ تسکین اور دفع مصیبت کا انسداد اہل حرم کا دمبدم ہر شہید کی خبر موت پر رقت سی جوش نالہ العطش کا خیمہ مین شیون اور خروش ہماری مولا کبہی میدان کو رن کی نظر کرتی شہادت کا سامنا ہوتا ہر گاہ پیچہی پہر کی عورات غریب الوطن کو ملاحظہ فرماتی اونکا صدمہ جنکی کلفت اکہونا ہر خیمہ بلا مین زاری اہلبیت کا شور جگر خراش تہا ہنگامہ وفور ناچاری پر اپنی دل پاش پاش تہا جس وقت نازنین کی ملک شاخ ریحان سی مگس رانی کری اوسپر تیرو نکا مینہ برسی جو سرور آسمان و زمین کی خدمت مین فرشتہ گروہی وسیلہ رضای ربانی سمجہی اوسکا دہان خشک بوند پانی کو ترسے افسوس امت کی ہدایت پر پیغمبر نے اپنی زندگی مین راحت نپائی اور دنیا سی گذرتی وقت واسطی حرمت اولاد کی کسقدر سفارش عزت فرمائی باوجود تاکید محبت فرزند و نکو رسول اللہ کی کیا جور و ستم سی مارا لحاظ قرب درگاہ خدا کا اونکی حق مین کسی طور پر یاد نرکہا نظم لمولفہ جس نبی زاد کو

بن العاص ما نأتي اعناقهم دماء يطالبوننا بها
بدخول دم قال هل لنا تريدون منا قال عمرو
خالفونا في ديننا ودين آبائنا وسبوا آلهتنا
وافسدوا شبابنا وفرقوا جماعتنا فردهم الينا
ليجتمع امرنا فقال جعفر ايها الملك خالفناهم
لنبي بعثه الله فينا امرنا بخلع الانداد وترك
الاستقسام بالازلام وامرنا بالصلوة والزكوة
وحرم الظلم والجور وسفك الدماء بغير حلها
والزنا والربا والميتة والدم وامر بالعدل و
الاحسان وايتاء ذي القربى ونهى عن الفحشاء و
المنكر والبغي يعظكم فقال النجاشي بهذا بعث الله
عيسى ... يا جعفر هل تحفظ مما انزل الله على نبيك شيئا قال نعم

٥٣٦

النخلة تساقط عليك رطبا جنيا فكلي واشربي
وقري عينا بكى النجاشي وقال ان هذا لهو
الحق فقال عمرو ايها الملك ان هذا مخالف لنا
فرده علينا فرفع النجاشي يده فضرب بها وجهه ثم قال
ذكرته بسوء لاقتلتك فقال عمرو ايها الملك ان كان هذا
تسيل علينا فانا لا نعرض له فخرج من عنده
نقول فانا لا نعرض له وصيفة لها لتارب عنه
على رأس النجاشي ... وكان فتى
فنظرت الى عمارة بن الوليد ... عمرو بن العاص

فاخذه عمرو بن العاص وكان القذيه
فعل به عمان حيث الفاة في البحر فلم
فادخل الطيب على النجاشي فقال انها
الملك ان من حرمة الملك وحقه علينا
واكرامه ايانا اذا دخلنا بلاده وتأمن
فيه ان لانغشه وان صاحبي هذا الذي
معي قد ارسل حرمتك وخدعها وبعث
اليه من طيبك فعرض عليه طيب النجاشي
فغضب النجاشي لذلك غضبا شديدا
وهم ان يقتل عمان ثم قال لايجوز قتله
لانهم دخلوا بلادي بامان فدعا السحرة
وقال اعملوا به شيئا يكون اشد عليه من القتل
فاخذوه ونفخوا في احليله بالزيبق فصار
مع الوحش وكان يغدو ويروح ولا يانس
بالناس فبعث قريش بعد ذلك وطلبه
فكمنوا له في موضع مورده الماء مع الوحش
فقبضوا عليه فما زال يضطرب في ايديهم
وكان يصيح حتى مات

٥٣٧

ادهیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

خالق اسقدر کرتا ہو پیار جسکی اوپر تہی ہمیشہ دسیدم دلسی نثار روح زہرا جان حیدر شافع ہر دوسرا
سرور گلگون قبا دہ پنجتن کا یادگار شمر نی سو کہا گلا کاٹا ہی اوس معصوم کا دشت کین مین لٹ گیا
کنبہ شہ مظلوم کا ای محبو اس عزاخانی مین جب آو ہم سینہ پیٹو خاک ڈالو سر کی اوپر دسبدم یا دکرو
ناظر محزون کی تقریر کو رہی ثواب اسمین نہ بہولو ماتم شبیر کو

مجلس شہادت سر شاہ تشنہ جگر شبیہ بیمثال پیغمبر جناب علی اکبر رضی اللہ عنہ

مصوران جمال اندوہ و ملال و نقاشان چہرہ نالہ و ابتہال نامہ گران ورق خیال محنت و بلا و شعبدہ کشان صفحۂ حال کربلا دکار پردازان صوت رقت و زاری و پردہ سازان جلبۂ مصیبت و بیقراری آب و رنگ بیان اور قلم آہ و فغان سی خال و خط رخسارہ اخوان یون بناتی ہین کہ جب بانی اور بہزاد قدر و قضائی قامت سرو بالا کو طرح شہادت سے خونیکیا اور مرقع اجسام زمرہ آل عبا سراپا خاک و خون سی بہرا عن سعد بن ثابت قال فلما لم یبق مع الحسین علیہ السلام سوی اھلبیتہ سعد ابن ثابت نی کہا کہ نگارخانہ امتحان مین سب طفل او جوان و پیر کا نقشہ مداد تیغ سی کہنچا اور کاشانہ گلگون قبا مین کوئی شاہد حسین لایق جلوہ نمائی کی آینہ وفا مین نزہار زیر مشق اوستاد اجل سی جو عزیز امام حسین علیہ السلام کی پاس باقی تہی ہر ایک نی چاہا کہ سر حلیہ موت کا دوسری پہلی نہیں برزعلی ابن الحسین الیھم و یکنی ابو الحسن وامہ لیلی بنت ابی مرۃ بن عروۃ بن مسعود الثقفی اوسوقت ایک امام زادہ بیمثال خیمہ جلال سی نکلا کہ جسکی عکس عارض سی وادی ایمن مین ید بیضا کو نور ملا نام گرام علی ابن الحسین عرف علی اکبر اور ابو الحسن کنیت تہی مادر معظمہ اونکی لیلی بنت ابی مرہ ثقفی بانوئی فی صفت تہی وھو یومئذ ابن ثمانی عشرہ سنۃ اوسوقت عمر شریف سی اٹہارہ برس گذری تہی جو دامن محبت و ناز مین ماں باپ کی پلی تہے

وکان نقش خاتمہ
ونعم نعم لحرائعم
عمرو بن امية الضمري الى النجاشي في امر
جعفر بن ابي طالب ويقال انه بلغه ان رسول الله
صلى الله عليه وآله قد صالح قريشا ووقع
بينهم صلح فقدم بجعفر من معه ووافى
رسول الله صلى الله عليه وآله وقد فتح خيبر
وولد لجعفر من اسماء بنت عميس عبد الله
ومحمد وعون وولد للنجاشي ابن فسماه محمدا وسقته اسماء من لبنها وقال ابو طالب
يحض النجاشي على نصر النبي واتباعه شعر
فلم ملك الحبش ان محمدا وزير لموسى والمسيح ابن مريم اتى بهدي مثل الذي اتيا به
وكل بامر الله يهدي ويعصم وانكم تتلو
نه في كتابكم بصدق الحديث لاحديث الرجم
فلا تجعلوا لله ندا واسلموا فان طريق الحق ليس
بمظلم وفيما روى ابو عبد الله
الحافظ باسناده عن محمد بن اسحاق
قال لقد بعث رسول الله صلى الله
عليه وآله عمرو بن امية الضمري

انیسویں مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

وَكَانَ مِنْ اَصْبَحِ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنِهِمْ خُلْقًا وہ شاہزادہ صباحت رعنائی مین بی نظیر تھا وجاہتِ صورت اور سیرتِ زیبائی سی ماہِ سپہر تھا شعشعۂ طلعت سی جہانِ حسن منور صفتِ طلعت مین ہمشکل خیر الوری شہور خوشخو شائل سید انام نیکو رو تکی سیرت شیرین کلام اوسکی بو علی اکبری ہر گاہ پدر بزرگوار کی غربی اور بیکسی دیکھی دل کی طاقتِ صبر و قرار جاتی رہی فَاسْتَاذَنَ اَبَاهُ فِي الْقِتَالِ منت و زاری مین سر جھکا کی رکابِ والد نامدار پکڑی میدانِ رزم گاہ جانی کی رخصت حضرت سی مانگی ای اہل عزا جای رقت ہی حالتِ تصور مین تصدیقِ حسرت ہے فرزند کی قتلگاہ جانیکو باپکا دل کسطرح سی رضا ہو تلوار اور برچھی کا پہل کہانیکو نازپرور کی واسطی کونسا جگر مہیا ہوا ست کی رفا مین پسر کا سر کٹنا پدر کا سامنی دیکھنا یہ امام حسین علیہ السلام کی ذات سے سر انجام ہوا دستور دنیا ہے کہ اگر بیٹا سفر کو جاتا ہی والدین سی اجازت مانگتا ہی اونکو دردِ فراق مین تحمل نہین ہوتا ہی دریای سرشک جدائی نور دیدہ پرچشم محبت سی بہتا ہی باوجودِ امیدِ ملاقات اور سامانِ حفظِ آفات اونکو سمجھاتی ہین ہرچند علاماتِ ظاہر مین سفر سی فایدہ ہو تابِ دوری نہین لاتی ہین قربانِ حوصلۂ صبرِ امام حسین علیہ السلام کہ انکھونکی روبرو اسبابِ مرگِ علی اکبر نظر آتا تھا اٹھارہ برس کا پالا لہو کی ندی مین ڈوبنی کو قدم بڑہاتا تھا فَاَذِنَ لَهُ شاہِ شہید نی معرکۂ امتحان مین قربانی فرزند کا صدمہ اوٹھایا مانندِ حضرتِ خلیل کارِ تسلیم و رضا کو رگِ جان پر پہیرا علی اکبر پدرِ مضطر سی واسطی وداع کی گلی ملی روتی ہوی سر کٹانی کو طرفِ رزمگاہ چلی ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ نَظَرَ آيِسٍ مِنْهُ وَاَرْخَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ عَيْنَيْهِ فَبَكَى امام حسین علیہ السلام اوسوقت زندگی پسر سی نا امید نظرِ حسرت مین جانبِ لختِ جگر دیکھتی تھی دل اومڈا جوشِ محبت مین آنسو نکلی ڈاڑہین مار کی روتی رہی وَرَفَعَ سَبَّابَتَهُ نَحْوَ السَّمَاءِ فرطِ قلق نی وسعتِ صبر و تحمل کو بیتاب کر دیا انگشتِ شہادت کو آسمان کی طرف اوٹھا کی اشارہ کیا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ عرض کی خداوندا

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

گواہ رہنا کہ تو دیکھتا ہی اس قوم کی جفا کا صدمہ جو ہمپر گذرتا ہی فَقَدْ بَرَزَ اِلَیْھِمْ غُلَامٌ اَشْبَہُ النَّاسِ خَلْقًا وَخُلْقًا وَمَنْطِقًا بِرَسُوْلِکَ اہل کوفہ کا جور بیحد ستاتا ہی ناچار ان بی سے لڑنی کو جاتا ہی ایسا جوان رعنا کہ ساری دنیا مین تیری نبی کا شبیہ نہ تہا ہی صورت اور سیرت اور گفتار خلق اور خُلق مین مثال خیر الوریٰ ہی کُنَّا اِذَا اشْتَقْنَا اِلٰی نَبِیِّکَ نَظَرْنَا اِلٰی وَجْھِہٖ ہم تیری پیغمبر کی مشتاق زیارت ہوتی تہی علی اکبر کی چہرہ نورانی اور جمال شہرہ آفاق کو دیکہتی تہی اَللّٰھُمَّ امْنَعْھُمْ بَرَکَاتِ الْاَرْضِ وَفَرِّقْھُمْ تَفْرِیْقًا خداوندا برکات زمین کو اس گروہ کی درمیان سی اوٹہالی اور آپسمین انکی جماعت پر شقاوت کو متفرق بنا دی فَاِنَّھُمْ دَعَوْنَا لِیَنْصُرُوْنَا ثُمَّ عَدَوْا عَلَیْنَا وَیُقَاتِلُوْنَنَا تا بکی کہ اس طایفہ جفا کار نے ہماری بلانی کو قاصد اور نامی بہیجی طلب ہدایت مین پی در پی نصرت و یاری کی وعدی لکہی اپنا وطن چہوڑ کی جو اس ملک مین ہم آئی تو سب دشمن ہوگئی قتل کرنی کو ہماری ہجوم لائی انکی مہمانداری سی ہاتہ اوٹہایا دانہ پانی بند کیا سادات کا لہو بہایا ثُمَّ صَاحَ الْحُسَیْنُ بِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ مَالَکَ قَطَعَ اللّٰہُ رَحِمَکَ وَلَا بَارَکَ فِیْ اَمْرِکَ پہر حضرت نی آواز بلند سی ابن سعد کو پکارا حجت خدانی اوس مشرک سی ارشاد کیا ای عمر برا بی شرم اور منکر خدا ہی تو مجہہ غریب سی کیا چاہتا ہی پروردگار تیری نسل کو قطع کری اور مقصد و مرادین تجہی برکت نہ دی وَسَلَّطَ عَلَیْکَ مَنْ یَذْبَحُکَ بَعْدِیْ عَلٰی فِرَاشِکَ تیری اوپر اوسکا غلبہ ہو جو انتقام خون سی ہماری ذبح کری تجہی رخت خواب مین گردن ماری کَمَا قَطَعْتَ رَحِمِیْ وَلَمْ تَحْفَظْ قَرَابَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ جیسا تونی میری عزیز و اقربا کو پیاسا حلال کیا اور قرابت کو میری ساتہہ رسول خدا کی بہلا دیا قصص الانبیا مین لکہا ہی کہ فرزندان یعقوب کا جب ارادہ ہوا ہی کہ یوسف کو باپ کی دامن الفت مین جدا کرین اپنی برادر کو آغوش محبت سی پدر کی دور کرین آپسمین مشورہ کرکی تجویز

الفصل الخامس في ذكر ما لقي رسول الله صلى الله عليه وآله من اذى المشركين من قريش

وما هم رسول الله صلى الله عليه وآله ... الاسلام فآمنوا ... حديث جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وآله [illegible]

عن ابى داود عن شعبة عن ابى اسحاق سمعت عمرو بن ميمون يحدث عن عبد الله قال بينما رسول الله صلى الله عليه وآله ساجد وحوله ناس من قريش ثم سلا بعير فقالوا من يأخذ سلا هذا الجزور او هذا البعير فيقذفه على ظهره فجاء عقبة بن ابى معيط فقذفه على ظهر النبي صلى الله عليه وآله وجاءت فاطمة عليها السلام فاخذته من ظهر النبي صلى الله عليه وآله ودعت على من صنع ذلك قال عبد الله فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله دعا عليهم الا يومئذ فقال اللهم عليك الملأ من قريش اللهم عليك ابا جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة [illegible]

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

زبانِ عجز و نیاز سی خدمتِ یعقوبؑ مین کہا اندنون صحرای کنعان مین لالہ و ریحان پہولی ہین
سبزہ و آبِ روان کی عجب لطف ہو رہی ہین ہم چاہتی ہین سیر و تماشی کو ایک دن جائین اگر
یوسفؑ کو بہی رخصت دو تو ساتہہ پہرالائین حضرت اسرائیل کو طاقتِ فراقِ ایک ساعت نہی
نظارہ مرغزار و گلگشت کی ہرگز اجازت ندی اخوانِ یوسفؑ نی پدرِ بزرگوار سی مبالغہ و اہتمام کیا
یہان تک کہ دل اونکا تہوڑی دیر کی جدائی مین راضی ہوا یوسفؑ ہمراہ برادران خور و نوش کا
سامان لیکی عزت مین سوار ہوی گہر سی شادمان طرفِ سبزہ گاہ اور لالہ زار چلی جنابِ یعقوبؑ نی
فرطِ محبت سی رفاقتِ خلف مین بہت راہ طی کی شجرۃ الوداع تک جا کی پسر کو رخصتِ سفر دی
ہنگامِ مشایعت ہر قدم پر بیقرار ہوتی تہی دردِ فراق سی گلی لگا کی زار و قطار کہڑی روتی تہی اہل
جای فکر و تصور ہی اور بنظرِ غور مقامِ تحسر ہی حضرت یعقوب پیغمبر جنہا علمِ نبوت سی جانتی تہی کہ یوسف
زندہ رہینگی اس وقت جاتی ہین تہوڑی مدت مین خوشی اور عزت سی ملینگی ظاہر مین کوئی اندیشہ
ازار نہا اندک صدمہ مفارقت اتنا ناگوار ہوا فریاد و فغان ہی سرگذشتِ امام حسین علیہ السلام
اور وداع علی اکبر سی زندگی وبالِ جان تہی اوس مصیبت کی سماعتِ خبر سی کیا حال ہوگا پدر کا
جدائی پسر سی کسقدر ملال ہا پسر کو تہائی پدر سی وہ بہوک پیاس مین تلوار و تیر و نیزہ کہائی کو شط
جاتا انکو چارون طرف پسر کا سامانِ موت نظر آتا۔ فَتَقَدَّمَ عَلٰی نَحْوِ الْقَوْمِ راوی کہتا ہی علی اکبر
میدانِ رزمگاہ کو روانہ ہوی مانندِ آفتابِ نصف النہار عرصہ نبرد مین جلوہ افزا ہی وَھُوَ
یَرْتَجِزُ وَیَقُوْلُ اس عبارت کو رجز مین انشا فرمایا اپنا کلام رعب افگن اعدا کو سنایا۔ اَنَا
عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ نَحْنُ وَبَیْتِ اللّٰہِ اَوْلٰی بِالنَّبِیِّ مین علی اکبر ہون فرزند حسین ابن
علی علیہما السلام جو مقرب بی نیاز ہین بخدای کعبہ قرابت پیغمبر سی ہم سرفراز ہین وَاللّٰہِ لَا یَحْکُمُ
فِیْنَا ابْنُ الدَّعِیِّ اَطْعَنُکُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰی یَنْثَنِیْ قسم اللہ کی ہمپر اولادِ زنا حکومت نہین کرسکتا

قال اخبرنا الحافظ اخبرنا ابو بکر الفقیہ اخبرنا بشر بن موسی قال حدثنا الحمیدی حدثنا السفیان حدثنا بیان بن بشر و اسماعیل بن ابی خالد قالا سمعنا قیسا یقول سمعنا خبابا یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و ہو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ و قد لقینا من المشرکین شدۃ شدیدۃ فقلت یا رسول اللہ الا تدعو اللہ لنا فقعد و ہو محمر وجہہ فقال ان کان من کان قبلکم لیمشط احدہم بامشاط الحدید ما دون عظمہ من لحم او عصب ما یصرفہ ذلک عن دینہ و یوضع المنشار علی مفرق راسہ فیشق باثنین ما یصرفہ ذلک عن دینہ و لیتمن اللہ ہذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضرموت لا یخاف الا اللہ عز و جل و الذئب علی غنمہ

روی البخاری فی الصحیح عن الحمیدی و اخرجاہ من وجہ اخر عن اسمعیل قال و حدثنا الحافظ باسنادہ عن ہشام عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ مر بعمار و اہلہ و ہم یعذبون فی اللہ فقال ابشروا ال عمار فان موعدکم الجنۃ و اخبرنا ابو نصر بن قتادۃ العدل باسنادہ عن مجاہد قال اول شہید کان فی الاسلام ام عمار سمیۃ طعنہا ابو جہل طعنۃ فی قبلہا

و روی علی بن ابرہیم باسنادہ قال کان ابو جہل تعرض لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و اذاہ بالکلام و اجتمعت بنو ہاشم فاقبل حمزۃ و کان فی الصید فنظر فی اجتماع الناس

ابن خلف کان رجلا بادنا فتقطع قبل ان ... فی الصحیح قال او قال فی بئر غیر ان امیۃ بن خلف او ابی و لقد رایتہم قتلوا یوم بدر و القوا فی القلیب او ابی بن خلف شک شعبۃ قال عبد اللہ ربیعۃ و عقبۃ بن ابی معیط و امیۃ بن خلف

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ السلام

مین قتل کرونگا تملو جتنک دو ہرا ہو جاے سیراہا لاٗ فقاتل قتالاً شدیداً وقتل جمعاً کثیراً سطوت اور دبدبہ دلاوری سے شور مچادیا ہیبت تیغ حیدری سے بہادرونکا دم بند کیا فلم یزل یقاتل حتے ضج الناس من کثرۃ من قتل منہم یکہ وتنہا غازی نے پے درپے اون کافرون پر حملہ کیے بہت پیادہ اور سوار میمنہ او میسرہ کی جان سے مارے کثرت قتال سے وہ پرجا تنگ آیا ہر سمت میدان مین شور الامان اور مرحبا بلند ہوا وروی انہ قتل علی عطشہ مائۃ وعشرین رجلاً روایت مین وارد ہے کہ باوجود کثرت سپاہ او ضعف غلبہ پیاس کی عرصہ نبرد کو گلزار بنایا اوس شیر بیشہ وحدت او نہنگ بحر جلادت نے اکثو بیس نابکار کونار مین پہنچایا ثم رجع الی ابیہ وقد غارت عیناہ فی ام راسہ وتقلصت شفتاہ کوشش حرب مین علی اکبر شدت تشنگی سے بیتاب ہوے باپ کی خدمت مین میدان جنگ سے باصد شتاب پہرے حرارت جگر سے انکہین حلقون مین بیٹہی ہین گرد وغبار مین عنبرین لفین اٹی تہین پیاس سے لبہاے خشک پڑا ہے ہوے گرمی آفتاب کی شوخی سے رخسارے سونلاے ہوے وقد اصابتہ جراحات کثیرۃ فرق سے پیرون تک زخم کاری لگی تہی گریبان کہلا عمامہ کے پیچ کٹے تہے جسم کی ہتی دہوسے سے تاپا لالہ ووفور جراحات سے تن خستہ بے ندہال صدہا تیر سینہ اور بازوؤن مین دوسار تہے مرکب کی لعضا ہے نیزہ وتیغ سے نکلا تہے مظلوم کربلا نے جب پیارے فرزند کو اس حال تباہ مین دیکہا لہو فی جوش مار چشم سے دریاے اشک جاری ہون ہجوم نالہ وآہ دنیا نظرون مین سیاہ جذب الفت سے دلمین صدمہ بڑا جان کو یارا قرار نرہا جس شہ نے اکبر پسر کی درد والم کو دیکہا ہوگا وہ جانتا ہے ماجرا کیا گذرا گو کا یا لاہر گاہ کسی کو برنا نظر آہی ہو البتہ اوسپر یہ بہید کہلا ہے کیسا ہوتا ہے دست شوق پہیلا کے پاس بلایا زمت آغوش سینہ سے لگایا فقال یا ابہ العطش قد قتلنی وثقل الحدید قد اجہدنی علی اکبر نے

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

فرزند ساقی کوثر سی کہا ای پدر مجہی غلبہ پیاس نی قرین ہلاکت کیا۔ لوہیکی ہتیار کا بوجہ تن مجروح پر
بہاری ہی گرمی کی شدت سی جان کو دشواری ہی۔ فَهَلْ اِلٰی شَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ مِنْ سَبِیْلٍ اَتَقَوّٰی
بِهَا عَلَی الْاَعْدَاءِ اگر مجہی ایک جام آب کہین سی میسر آتا تو اوسکی پینی سی تسکین عطش اور قوت ہجوم
اعدا پاتا۔ فَبَکَی الْحُسَیْنُ وَقَالَ وَاغَوْثَاهُ امام حسین علیہ السلام نی جب فرزند دلبند کا یکلام
جگر خراش سنا حسرت و یاس مین حالِ پرملال پر علی اکبر کی رو دیا۔ ناچار ہو کی فرمایا وای غربی
اور بید گاری ہای تیری بیکسی اور جینی کی دشواری۔ یَا بُنَیَّ یَعِزُّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ
طَالِبٍ وَعَلَیَّ اَنْ تَدْعُوْهُمْ فَلَا یُجِیْبُوْكَ وَتَسْتَغِیْثُ بِهِمْ فَلَا یُغِیْثُوْكَ ای جان پدر
بہت ناگوار ہی مجہی۔ اور محمد و علی پر کہ تو اونسی استغاثہ کری اور بزرگون سی تیری مراد پوری نہوگی
سبکا پیارا ہو کا اور پیاسا رہتا ہی یَا بُنَیَّ هَاتِ لِسَانَكَ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَمَصَّهٗ ای بیٹا
اپنی زبان منہہ مین دی شاید اوسکی سوز عطش کمچہہ کم ہووی پس فرزند نازپرورِ تشنہ کو نزدیک بلایا
گلی سی لگایا اوسکی لسان کو اپنی دہان مین لیکی چوسا چارون طرف پہرایا بعض ناقل کی بیان مین سنا
حال سنا ہی کہ اوسوقت علی اکبر نی آہ کا نعرہ مارا بیتاب ہو کی افسوس کیا ہی باپ سی کہا ای آقا
شدت تشنگی اور گرمی کا صدمہ تمپر سوا ہی کہ دہان آپکا اور لب مبارک مجہہ سی زیادہ سوکہا ہی پس
دیرتک پدر اور پسر حسرت سی روتی رہی تلاش امر تسکین مین جان کہوتی تہی وَدَفَعَ اِلَیْهِ
خَاتَمَهٗ وَقَالَ اَمْسِكْهُ فِیْ فِیْكَ ناچار سلیمان کربلا نی نالان اور گریان انگشتری اپنی اوتاری
اور شبیہ خاتم انبیا علی اکبر کی منہہ مین دی کہا جان بابا اسکو چوسو بلکہ سوز عطش کو تہوڑی تخفیف ہو
وَارْجِعْ اِلٰی قِتَالِ عَدُوِّكَ فَاِنِّیْ اَرْجُوْا اَنَّكَ لَا تُمْسِیْ حَتّٰی یَسْقِیَكَ جَدُّكَ بِكَاْسِهِ
الْاَوْفٰی جہادِ اعدا کو پہر جاؤ دم تیغ سی جدولِ خون بہاؤ امید ہی خدا سی یہ رات نہین دیکہو گی
کہ تم جا کی نانا سی خدا کی ہاتہہ سی جامِ آب سرد پیو گی شَرْبَةً لَا تَظْمَاءُ بَعْدَهَا اَبَدًا وہ گوارا

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

پانی کو ہم کبھی پیاسی ہونگی، ابد الذت شیرینی اوسکی نہ بہولیگی فرجع الی القتال فلم یزل یقاتل
حتیٰ قتل تمام المائتین علی اکبرنی دوبارہ پدر مظلوم کی ہاتہونکو بوسہ دیکر روتی اور نالان عرصۂ
کارزار کو پہونچی ساری لشکرسی دلیرانہ لڑتی ہی تاکہ اسّی نامرد بقیہ دو سو ہی مارے چار طرف سے
میمنہ اور میسرہ کو برہم کیا سوار اور پیدل کی صف کو درہم کر دیا وجعل یکرّ کرّۃ بعد
کرّۃ نبیرۂ اسد اللہ فوج گمراہ پر حملہ پے درپے کرتی تہی بمثال شیر گرسنہ انبوہ روباہ سی لڑتی تہی
ہر سمت کی مخالف نزدیک و دوری وار لگاتی جسم فگار کو علی اکبر کی چور نک بناتی حتیٰ رمی
بسہم فوقع فی حلقہ فخرقہ اوس حالت مین ایک تیر جفا آیا گردن پر لگا کہ صدمہ پیکان سے
حلق ٹکڑی ہوا گوشت پہٹ گیا واقبل یتقلب فی دمہ وہ شاہزادہ بیچارہ گہوڑی کی خانہ زین
سی زمین پر گرا مانند مرغ نیم بسمل اپنی بدن کی لہو اور خاک مین لوٹتا ہا ثم نادی یا ابتاہ ھذا
جدی یقرئک السلام آواز بلند سی پکاری کہا اے بابا راہ خدا مین ہمارا تو کام تمام ہوا
نانا رسولخدا بالین پر آئی تشریف رکہتی ہین تمکو پیام شوق اور سلام وتحیت کہتی ہین ویقول
عجل بالقدوم علینا فرماتی ہین ہماری طرف جلدی قدم بڑہاؤ ہم گہڑی انتظار مین کہڑا ہون
پاس آجاؤ وشہق شہقۃ فارق الدنیا فمات پس علی اکبرنی ٹہنڈی سانس بہری
اور مرتی دم آخری وقت بہچکی لی خاک وخون مین ہاتہ پانو پہیلا دیئے دنیاسی پر حسرت وارمان
گذر گئی وفی روایۃ اخریٰ ثم ضربہ منقذ بن مرۃ العبدی علیٰ مفرق رأسہ
فضربہ صرعتہ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ بدن علی اکبر ہرگاہ ونور جراحات سے
چور ہوا ہی ناگاہ منقذ ابن مرہ عبدی نی تلوار سر تاجدار پر لگائی کہ اوسکی ضربت سی غش آیا قاش
زین پر شاہزادی نی گردن جہکائی وضربہ الناس باسیافہم چار سمت کی راہین گہیر لین بیجا
تلوارین لشکرنی مارین بدن نازنین کی ٹکڑی ہوی زخمون سی لہو کی پرنالی بہی ثم اعتنق فرسہ

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ السلام

فَاَحْمَلَہٗ الفَرَسُ اِلیٰ عَسْکَرِ الْاَعْدَاءِ علی اکبر نے ہاتھ گھوڑے رہوار کی گلے مین حمایل کیا گھوڑا سپاہ دشمن کیطرف لیکی سوار کو بھاگا امید نجات پر ہر جانب وہ حیوان جاتا تھا کسی صورت راہِ فرار اور بچاو نہین پاتا تھا وَقَطَعُوْہُ بِسُیُوْفِہِمْ اِرْبًا اِرْبًا واویلا اوس جسم صد پاش پر ہر یک سوار اور پیادہ وار لگاتا یہان تک کہ جسد مطہر کو پارہ پارہ کر ڈالا فَلَمَّا بَلَغَتِ الرُّوْحُ التَّرَاقِیَ قَالَ رَافِعًا صَوْتَہٗ جبکہ وہ پیکر ناز پرور مانند اوراق گل از ہم جدا ہوا بہنی سی لہو کی زمین پر یا اسی قرار نہ ہا قریب موت جانِ ناتوان حلقوم تک پہنچی فریاد رسِ شہدا کو پکار کے علی اکبر نے ندا دی یَا اَبَتَاہُ ھٰذَا جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ سَقَانِیْ بِکَاسِہِ الْاَوْفیٰ شَرْبَۃً لَا اَظْمَاءُ بَعْدَھَا اَبَدًا کہا اسی پدر مین جان دیکی شہید ہوا سر کٹا کی راہِ خدا مین ملا یہان جلدی آگی میری خبر لو ماجرای فرزند کو رقت سی دیکھو نانا رسول خدا بالین پر ابہی آئی ہین ایک جام آبِ خوشگوار ہاتھ مین لائی ہین مجھی ایسا سیر دیا پانی پلایا کہ پھر کبھی پیاسا نہونگا وَھُوَ یَقُوْلُ الْعَجَلَ الْعَجَلَ فَاِنَّ لَکَ کَاسًا مَذْخُوْرَۃً حَتّٰی تَشْرِبُھَا السَّاعَۃَ پیغمبر فرماتی ہین جلدی جلدی آپ آئی تمہاری واسطی کٹورا بھر رکھا ہی پیکی پیاس بجہائی فَصَاحَ الْحُسَیْنُ وَقَالَ قَتَلَ اللّٰہُ قَوْمًا قَتَلُوْکَ جبکہ امام حسین علیہ السلام نی صدای غم افزای علی اکبر سنی دل پر درد سی آہ سرد کھینچی جگر مین الم کی برچھی لگی فرمایا اللہ قتل کری اونکو جن ظالمون نی ستم سی مارا تجھکو مَا اَجْرَأَھُمْ عَلَی الرَّحْمٰنِ وَعَلیٰ رَسُوْلِہٖ وَعَلَی انْتِھَاکِ حُرْمَۃِ الرَّسُوْلِ یا علی بہت ناگوار اور دشوار گذری تیری مصیبت اوپر خدا و محمد مصطفی کی افسوس ہی اوپر ہتکِ حرمتِ رسول کی اور بربادی پر عترتِ بتول کی یَا بُنَیَّ عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا ایفرزند بعد تیری مرجانی کی مین زندگی نہین چاہتا ہون اور سب دنیا کو تلخ و بی مزہ جانتا ہون فَلَمَّا رَاٰہُ الْحُسَیْنُ حَمَلَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی فَرَّقَھُمْ عَنْہُ پس امامِ مظلوم بیتاب ہو کی میدانِ کارزار کو دوڑی شال

اونیسوین مجلس شہادت علی اکبر علیہ الرحمۃ

شیر غضبناک شکرکین پر حملہ آور ہوی ضرب تیغ سی مارکی سوار و پیادہ کو عرصہ نبرد سی ہٹایا یہر جب

یعقوب کربلانی ڈہونڈکی اپنی یوسف کو چاہ بلا مین پایا اوس جوان رعنا کا سید الشہدانی عجب

حال تباہ دیکہا کسی باپ نی دنیا مین ایسا پرانقشہ بیٹی کا ملاخطہ نہین کیا ہوگا بانو کا پیارا سپہر امامت کا

ستارا زمین نشیب مین بیکس و تنہا پڑا ہی گہوڑا بالین پر اپنی سوار کی نالہ کرتا اشکبار کہڑا ہی بدن انور

تلوار اور نیزہ جفا سی سراپا کٹا ہی مثال گوسفند قربانی خاک پر لوٹتا ہی جان دینی کو زمین پر رگڑ رگڑ

رگڑتی ہین سکرات موت مین ہچکیان لگی ہین سینہ جان کنی سی ہی سر دو ٹکڑی ہوا ہی سارا چہرہ خون مین چہپا ہی

آنکہین بند منہہ کہلا ہی برچہی کا پہل سینی کی پار نکلا ہی ثُمَّ قَالَ يَعِزُّ عَلَى أَبِيكَ أَنْ تَسْتَغِيثَهُ

فَلَا يُغِيثُكَ امام حسین روتی ہوی اوتری سرہانی فرزند کی زمین پر بیٹہی سر اوٹہا کی رخسار

پونچہا چہاتی سی لگا کی ارشاد کیا تیری پدر پر سخت گوارا وہ گری کہ تو مدد کو بلای اور وہ فریاد کو نہ پہنچی

اگر اجابت بہی کری تو کچہہ نفع نہ دی سکی یا بُنَيَّ كَيْفَ رَأَيْتَ مَصْرَعَكَ ای جان پدر ٹہ اتپہر حادثہ

گذرا کہو اپنی مقتل کو کسطرح دیکہا فَقَالَ خَيْرَ مَقْتَلٍ وَخَيْرَ مَصْرَعٍ عرض کی راحت کو ہونچ سی

پہنچا سعادت شہادت کو خاک پہ گرنی اور گردن کٹنی مین اچہا پایا هٰذَا جَدِّي رَسُولُ اللهِ لَقَدْ

سَقَانِي وَهُوَ يَقُولُ عَجِّلْ إِلَيْنَا يَا حَبِيبِي يَا عَلِيُّ فَقَدْ كَثُرَ اشْتِيَاقُنَا إِلَيْكَ میری نانا

رسولخدا بالین پر کہڑی ہین سیر دیا پانی پلا کی یہ کہتی ہین یا علی جلدی میری پاس آو تمہا ہت مشتاق

ہون کلی سی لگ جاو اوس مظلوم نی جب یہ تقریر تمام کی قدم پر اپنی پدر بزرگوار کی جان دی سید الشہدا نے

تنہا مشکل سی لاش پسر کو اوٹہایا وہ بدن خاک و خون بہرا صد پاش کو دین ایک گہوڑی پر ڈالکی جانب خیمہ

اہلبیت لای زمین پر لٹا کی سرشک حسرت بہای وَأَقْبَلَ بِفِتْيَانِهِ وَقَالَ احْمِلُوا أَخَاكُمْ فَحَمَلُوهُ

مِنْ مَصْرَعِهِ فَجَاؤُوا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ عِنْدَ الْفُسْطَاطِ الَّذِي كَانُوا يُقَاتِلُونَ أَمَامَهُ

روایت ثانی مین ذکر آیا ہی کہ سید الشہدانی جوانان اہلبیت کو فرمایا ہی اوٹہاو اپنی بہائی کو پہلو

فقاموا الیہ وعظموہ وقالوا یا ابا طالب قد علمنا انک اردت مواصلتنا والرجوع الی جماعتنا وان تسلم ابن اخیک الینا قال والله ما جئت لهذا ولکن ابن اخی اخبرنی ولم یکذبنی ان الله قد اخبره انه بعث علی صحیفتکم الفاطعة دابة الارض فلحست جمیع ما فیها من قطیعة رحم وظلم وترکت اسم الله فانظروا فان کان حقا فاتقوا الله وارجعوا عما انتم علیه من الظلم والقطیعة للرحم وان کان باطلا دفعته الیکم ان شئتم قتلتموه وان شئتم استحییتموه فبعثوا الی الصحیفة فانزلوها من الکعبة وعلیها اربعون خاتما فلما اتوا بها نظر کل رجل منهم الی خاتمه ثم فکوها فاذا لیس فیها حرف واحد الا باسمک اللهم فقال لهم ابو طالب یا قوم اتقوا الله وکفوا عما انتم علیه فتفرق القوم ولم یتکلم احد ورجع ابو طالب الی الشعب وقال فی ذلک قصیدة

الا ان خیر الناس نفسا و والدا ... ۵۴۵

المتشعب، ومنها قد کان فی امر الصحیفة عبرة متی ما یخبر غائب القوم یعجب محی الله عنها کفرهم وعقوقهم وما نقموا من ناطق الحق معرب، واصبح ما قالوا من الامر باطلا ومن یختلق ما لیس بالحق یکذب وامسی ابن عبد الله فینا مصدقا علی سخط من قومنا غیر معتب، فلا تحسبونا مسلمین محمدا لذی عزة منا ولا متعرب ستمنعه منا ید هاشمیة، مرکبها فی الناس خیر المراکب، وقال عند ذلک نفر من بنی عبد مناف وبنی قصی ورجال من قریش ولدتهم نساء بنی هاشم منهم مطعم بن عدی بن عامر بن لوی وکان شیخا کبیرا کثیر المال له اولاد وابو البختری بن هاشم وزهیر بن امیة المخزومی فی رجال من اشرافهم نحن براء مما فی هذه الصحیفة وقال ابو جهل

اونیسوین مجلس شہادت علے اکبر علیہ الرحمۃ اور بیقراری زینب خاتون لاش پر

پس ہاتہون پر لیا وہ جنازہ دروازہ خیمہ پر جسکی روبرو لڑتی تہی وہان رکہہ دیا قَالَ حُمَیدُ بْنُ مُسْلِمٍ فَکَاَنِّی اَنْظُرُ اِلَی امْرَاَۃٍ خَرَجَتْ مُسْرِعَۃً کَاَنَّہَا الشَّمْسُ الطَّالِعَۃُ حمید ابن مسلم کہتا ہی گویا وہ ماجرا میری نگاہ مین پہرتا ہی اوس وقت خیام امام حسین علیہ السلام مین شور ماتم برپا ہوا شدت غم والم سی اہل حرم کو ہوش نرہا دروازہ بیت الشرف کا پردہ اوٹہا عرصہ گاہ مین انبوہ اندوہ مین ایک بی بی مثال آفتاب بیچ سراچہ سی شتابان باہر آئی ہر دو سینہ پیٹ کی لاش علی اکبر پر دوڑی جاتی سی لکائی تُنَادِیْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَهُوَ تَقُوْلُ یَا حَبِیْبَاهُ وَیَا ثَمَرَۃَ فُؤَادَاهُ یَا نُوْرَ عَیْنَاهُ زمین مین پچہاڑین کہاتی کرتی تہی درد جگر سی فریاد وزاری کرتی تہی اہ ستم دوہرتی روکی کہتی کر تاب نظارہ نرہتی وا ویلاہ وا قتیلا ای نور دیدہ ای ثمر دل رسیدہ ای میری جان کی ہای بانو کی راج دولاری ہای ہے تیری نوجوانی افسوس ہی تشنہ دہانی شبیہہ رسول الثقلین خاک مین ملی ایسی کرکی صوت دنیا سی چلی فَسَئَلْتُ عَنْهَا فَقِیْلَ هِیَ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ راوی کہتا ہی مجہی اوس بی بی کی فرط محبت سی تعجب ہوا میں اوہون سی اپنی اوسکی نام اور نسب کو پوچہا کسینی کہا یہ دختر علی ابن ابی طالب ہی جو عزای علی اکبر مین درد والم اوسپر غالب ہی وَجَاءَتْ وَانْکَبَّتْ عَلَیْهِ وہ غمزدہ پہر اور اگی بڑہی برادرزادی کی لاش پر گر پڑی خاک وخون بھری منہہ سی منہہ ملتی پیٹاتی سے اوسکی چہاتی دہلتی تہی فریاد وزاری مین بیچین تہی بےپردی کی فکر نرہی اسقدر محو شور وشین تہی فَجَاءَ الْحُسَیْنُ فَاَخَذَ بِیَدِهَا وَرَدَّهَا اِلَی الْفُسْطَاطِ اس مصیبت سے امام حسین علیہ السلام کی آنسو نکل آئی خاتون محزون کی پاس تسکین کو تشریف لائی بہن کو ہاتہہ پکڑکی اوٹہایا تسلی دی خیمہ مین پہر لیجاکی بہایا بعضی روایت مین زبان حال سی سنا ہی علمای روضہ خوان نی بہی بیان کیا ہی ام لیلی مادر علی اکبر نی جب لاش پسر خون مین تر دیکہی شدت نالہ وافغان سی بیتاب ہوکی زمین پر گری عورات اہلبیت نی اوسکی گرد حلقہ ماتم باندہا جوش رقت سی گریبان صبر وطاقت کو پارہ کیا کوئی کہتی ہی

ہای یہ شال غیر دنیاسی سٹی گوئی روتی تہی وای اٹھارہ برس کی کمائی دشت غربت مین لٹی حسد حیف

عروسی کی شادی بہی نہ دیکھی افسوس چاند سی تصویر بیجان اور لہو مین غلطان رہی کہین چلا کی سنایا

فاطمہ کبرا مدینہ مین انتظار کرتی ہوگی وہ بیمار وزار وعدہ دیدار مین مرتی ہوگی زینب خاتون عرش

دلبر مین روتی تہی سکینہ محزون برادر کی مصیبت پر جان کہوتی تہی ام کلثوم نی فرط اندوہ مین شور نوحہ مچایا

اہل حرم کو نالہ وخروش مین ہوش نہ ہا نظم لمؤلفہ ماتم سی علی اکبر مقتول جفا کی کہرام ہوا خیمہ مین شاہ

شہدا کی روتی تہی کہڑی حضرت شبیر سے کو اور بانوی محزون گری لاش پہ جا کی اوس دشت بلا خیز

مین فریاد مچی تہی نالون نی کیا حشر بپا عرش بلا کی ناظر یہ عیان ہی کہ مصیبت کی بیان سے

دل سینی مین صد چاک ہوی اہل عزا کی اب قطع کر وطول سخن حرف دعا پڑ یارب ہین خوشحال محب آل عبا کی

بیسوین مجلس ذکر حبیب بن مظاہر ومواسی صحابہ ونقل ذرہ اور وداع حرم ذی مفاخر

کربلہی ہی اوسکی دوا جو مرض آدم ہی جو زخم ہی اوسکی واسطی مرہم ہی جز اسکی نہین کوئی گناہ کا

علاج رونا م حسین لیکن جب تک دم ہی دنیا مین یکی قبر سی جو میوہ ہی دنیا کی روشنی سی وہان دوری کے

ماتم مین حسین کی عزادار وخود یہ نار سے شمع کافوری ماہی انسو نیخ سوسن کی لئی غازہ ہی شیعون کی

لحد خلد کا دروازہ ہی داغ غم شاہ سی ہی تربت خوشبو یہ پہول خزان مین ہی تر وتازہ ہی دعا ہے

ناموس رسول حق کی والی نہ رہی سر پر زینب کی شاہ عالی نہ رہی رومال کو روکی موتیون سی بہر تو

تا حشر کی روز ہاتہہ خالی نہ رہی تمہید بکا ونقل صحابہ با وفا اور وداع سید الشہدا

علیہ التحیۃ والثنا استان خیر الانام کو لازم ہی کہ ایام مصیبت اہلبیت کرام کو آلام واندوہ مین

بسر کرین اور محبان شافع روز قیام پر واجب ہی کہ حکایت آغاز وانجام شاہ تشنہ کام کو سنکر نالان

گریان رہین فضل خدا سی مرتبہ علت ودلا حبنا بڑا تہاری سوالاکو عوض مصیبت وابتلا ہاتہہ آیا ہی

دلائل النبوۃ عن الزہری قال کان رسول الله صلی الله علیہ وآلہ یعرض نفسہ علی قبائل العرب فی کل موسم ویکلم کل شریف قوم لا یسألہم مع ذلک الا ان یأووہ ویمنعوہ ویقول لا اکرہ احدا منکم علی شیء من رضی منکم بالذی ادعوہ الیہ فذاک ومن کرہ لم اکرہہ انما ارید ان تحرزونی مما یراد بی من القتل حتی ابلغ رسالات ربی وحتی یقضی الله عز وجل لی ولمن صحبنی بما شاء الله فلم یقبلہ احد منہم ولم یات احدا من تلک القبائل الا قالوا قوم الرجل اعلم بہ اترون ان رجلا یصلحنا وقد افسد قومہ ولفظوہ فلما مات ابو طالب اشتد البلاء علی رسول الله صلی الله علیہ وآلہ اشد ما کان فعمد لثقیف بالطائف رجاء ان یأووہ فوجد ثلثۃ نفر منہم ہم سادۃ ثقیف یومئذ وہم اخوۃ عبد یالیل بن عمرو وحبیب بن عمرو ومسعود بن عمرو فعرض علیہم نفسہ وشکی الیہم البلاء وما انتہک منہ قومہ فقال احدہم انا اسرق استار الکعبۃ ان کان الله بعثک بشیء قط وقال الآخر اعجز علی الله ان یرسل غیرک وقال الآخر والله لا اکلمک بعد مجلسک ہذا ابدا والله لئن کنت رسولا لانت اعظم شرفا من ان اکلمک ولئن کنت تکذب علی الله لانت شر من ان اکلمک وتہزؤا بہ وافشوا فی قومہم الذی راجعوہ بہ وقعدوا لہ صفین علی طریقہ فلما مر رسول الله صلی الله علیہ وآلہ بین صفیہم کان لا یرفع رجلیہ ولا یضعہما الا رضخوہما بالحجارۃ وقد کانوا اعدوہا حتی دموا رجلیہ فخلص منہم ورجلیہ تسیلان الدماء فعمد الی حائط من حوائطہم واستظل بظل حبلۃ منہ وہو مکروب موجع فاذا فی الحائط عتبۃ بن ربیعۃ

بیسویں مجلس تمہید کا حرم کربلا سی رخصت اور وداع سید الشہدا

ایسا درجہ دنیا و آخرت مین کسی صفی اور وصی نی نہین پایا ہی کیونکہ جو محنت و بلا معرکۂ کربلا مین سید الشہدا پر گذری ابتدای خلقتِ آدم سی کسی مخلوقِ اعلی و ادنی نی نہین دیکھی۔ ابنِ زیاد و یزید نی خصومتِ دیرینہ و کینۂ سینہ سی جو سلوک عترتِ پیغمبر کی ساتھہ کیا ہی اوسکی ایک شمہ کی بیان مین عرصۂ محشر بھی تھوڑا ہی نانا کا روضہ ماکی تربت بہائی کی لحد کو ناچار چھوڑنا پیاری بیٹی فاطمہ بیمار سی دردِ جدائی مین اشکبار منہہ موڑنا گرمی کی فصل مین عیال و اطفال کو ہمراہ لیکر دشت و صحرا کا پھرنا مدینہ سے مکہ وہان سی عراق تک خوف زدہ ہر جا ٹھرنا زمینِ دور از آب و آبادی پر خیمونکا برپا ہونا چند روز و شب بچونکا دہشت سی شور و غل کی گھبرانا لشکرِ دشمن کا قصدِ ہلاکت سی کربلا مین نرغہ کرنا عورات حرم کا بہوکا پیاسا آہ سرد بھرنا زینب و ام کلثوم کا امام حسین علیہ السلام کو بیکس و ناچار دیکھنا گوشون مین منہہ ڈھانپ کی بیقرار و گریان بیٹھنا سیدِ سجاد کا شدتِ بیماری مین غش ہونا اور سراسیمہ اوٹھنا سکینہ و رقیہ کا خاک پر مچلنا اور غمسی گھٹنا شبِ شہادت مین ہر ایک انصار کا باہم ملنا خدا کی عبادت مین رسول کی محبت سی امام کی مدد کو نکلنا صبحِ عاشورا قاسم و عباس و علی اکبر کا دروازۂ خیمہ پر آنا آوازِ جانگداز سی پکار کی مان بہن پھوپہی کو وداع مین گلی لگانا انھون کی سامنے ضربِ شمشیر و سنان سی جوانانِ بنی ہاشم کا خاک و خون مین لوٹنا اہلحرم کی روبرو جسم صدچاک فرزند و برادر کا قتلگاہ مین دم توڑنا بی بیون کا ہر لاشِ صد پاش سی ملکی رونا اوس مصیبت مین مادر و خواہر کا چھاتی پیٹکی جان کھونا قاسم کا ناشاد نامراد رن مین کلا کٹانا نوجہ امام حسن علیہ السلام کا بسر کی واسطے صف ماتم بچھانا عباس کی شانونکا تیغِ اعدا سی کٹنا سرِ اقدس کا گرزِ جفا سی پھٹنا سقای حرم کا پیاسا نذرِ علقمہ پر گرنا امام حسین علیہ السلام کا مرگِ برادر مین کمر پکڑی پھرنا اٹھارہ برس کی علی اکبر کی جوانی کا اور چاندسی چھاتی پر سنانِ ظلم و جفا کہانی علی اصغر کا پیاس مین غش ہونا خولی کا اوس بچی کو پیری کو ... ہو مین ڈبونا ای حاضرانِ مجلسِ عزا کون سنگدل ہوگا جو ماجرای کربلا کو سنیگا اور بیکسی سید الشہدا پر

بیسوین مجلس ذکر حبیب بن مظاہر و صحابہ بیوفا اور سسرم سی وداع سید الشہدا

نوحہ و بکا نکریگا، اگ مین پڑی وہ جو کہ حسین علیہ السلام کی سوز غمسی جلی خاک مین ملی اسکی انکہ جسکا نسو
اونکی ماتم پہ نہ نکلی پانی مین ڈوبی جو سیراب تشنگی مولا کو ہوئی ہوا مین برباد ہوئی ہستی جسمین سامان
عزای امام کا نہ پہیلی نظم لمولفہ ای مومنو اب نالہ و شر یاد کرو تم آقا کی مصیبت کو ذرا یاد کرو تم
احمد کا نواسہ اسد اللہ کا پیارا، بیجرم و خطا دشت مین ہی ہی گیا مارا، کٹتا سر شبیر کا اور تشنہ دہانی
خنجر کی روانی سی دیا شمر نی پانی، زہرا نی جسی نازسی پالا ہو وہ پیکر، آلودہ بخون ریت پہ عریان ہی میسر
اللہ تو خاطر کری ہر آن مین اوکی، پامال کرین لاش کو میدان مین اوکی، مُرْوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ کَانَ یَوْمًا مَعَ جَمَاعَۃٍ مَارًّا فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ وَاِذَا ھُمْ بِصِبْیَانٍ یَلْعَبُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ
الطَّرِیْقِ کتاب مین بحار کی لکہا ہی ایک دن رسولخدا نی رفقای صحابہ کی ساتہہ راہ سی گذر فرمایا
ناگاہ جمع اطفال کو اوس طریق مین کہیلتا پایا، فَجَلَسَ النَّبِیُّ عِنْدَ صَبِیٍّ مِنْھُمْ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ
مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَیُلَاطِفُہٗ حضرت اونمین ایک خردسال کی پاس بیٹہی مہربانی سی درمیان
دو چشم کی بوسی لیی ثُمَّ اَقْعَدَہٗ عَلٰی حِجْرِہٖ وَکَانَ یُکْثِرُ تَقْبِیْلَہٗ پہر اوسی اوٹہا کی اپنی گود مین لیا
بہت منہ چوما اور پیار کیا فَسُئِلَ عَنْ عِلَّۃِ ذٰلِکَ رفقا کو اس فعل پر تعجب ہوا باعث کو خیر الورے سے
پوچہا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذَا الصَّبِیَّ یَوْمًا یَلْعَبُ مَعَ الْحُسَیْنِ
مانطق عن الہوی نی جواب دیا ایک دن یہی لڑکا حسین کی ساتہہ کہیل رہا تہا وَرَاَیْتُہٗ یَرْفَعُ التُّرَابَ
مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْہِ وَیَمْسَحُ بِہٖ وَجْھَہٗ وَعَیْنَیْہِ دیکہا مینی کہ خاک زیر قدم حسین اوٹہاتا
مزید الفت سی منہہ پر ملتا انکہو نمین لگاتا ہی فَاَنَا اُحِبُّہٗ لِحُبِّہٖ لِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ مین اسلیے
اسی دوست رکہتا ہون کہ حسین کا محب اور مخلص پاتا ہون وَلَقَدْ اَخْبَرَنِیْ جَبْرَئِیْلُ اَنَّہٗ یَکُوْنُ
مِنْ اَنْصَارِہٖ فِیْ وَقْعَۃِ کَرْبَلَا جبرئیل ایک دفعہ آئی مجہسی کہا یہ لڑکا واقعہ کربلا مین روز عاشورا
سید الشہدا کا ناصر و معین رہیگا، بیدریغ اوپر اپنی جان فدا کریگا وَمِنْ جُمْلَۃِ الْکُوَاشِفِ اللّٰہِ

كانوا لا يضعون السلاح الا بالليل
حرب قد بقوا فيها دهرا طويلا و
من الخزرج وكان بين الاوس والخزرج
فی موسم من مواسم العرب وهما
قدم اسعد بن زرارة وذكوان بن قيس
خرج من جواری قال علی بن ابراهیم
یوم قال مطعم یا معشر قریش ان محمدا قد

بیسویں مجلس ذکر حبیب بن مظاہر وصحابہ باوفا اور حرم سی وداع سید الشہدا

علی ذالک کون مدفنه فی موضع مستقل عند باب الاذن وانه یزوره الزوار

قراءة حدیدة فی کل یوم قراین بیان سی علما کی ظاہر ہوا کہ وہ جو حبیب بن مظاہر تہا اس

حملہ پر دلیل کاشف مکنون ہی کہ وہ فدیہ شبیر در بقعہ ملایک مطاف پر جدا مدفون ہی باب اذن پر

جو زوار آتی جاتی ہین اوس قبر کو اول نذر سلام پہنچاتی ہین ومن اکسیر العبادات ان حبیب

بن مظاہر بعد العترة النبویة ہو افضل الاصحاب والانصار فمما یعطی فضله

وشرفه مضافا الی ما سبق ہو ما روی کتاب اکسیر العبادات مین مولفہ ملا دربندی کی

مرقوم پایا ہی کہ خدانی حبیب کو مرتبہ فضل وشرف بعد عترت نبویہ ساری صحابہ وانصار سی زیادہ عطا

کیا جیسا کہ روایت مین آیا ہی ان حبیب ابن مظاہر کان ذات یوم واقفا فی سوق

الکوفة عند عطار یشتری صبغا لکریمته ایکدن حبیب ابن مظاہر دوکان عطار پر بازار

کوفہ مین کہڑی تہی وسمہ خضاب محاسن کی لیی خرید رہی تہی فمر علیه مسلم بن عوسجة فالتفت

حبیب الیه وقال یا اخی یا مسلم انی اری اہل الکوفة یجمعون الخیل والاسلحة

پس اوکی طرف مسلم بن عوسجہ گذری حبیب نے پوچہا ای برادر اہل کوفہ لشکر اور اسلحہ فراہم کرتی

ہین کیا سبب فبکی مسلم فقال یا حبیب ان اہل الکوفة صمموا علی قتال ابن بنت

رسول الله صلعم مسلم رونی لگی اور کہا ای حبیب مردم کوفہ فرزند بنت رسولخدا کی مارنی پر عازم

ہین فبکی حبیب ورمی الصبغ من یده وقال والله لا تصبغ ہذه الا من دم منحری

دون الحسین اس کلام سی حبیب نے رقت کی وسمہ ہاتہ سی پہینکدیا بولی واللہ اس ریش کو اب

خضاب نکرونگا الا اپنی گلی کی لہو سی اور امام حسین علیه السلام کی روبرو حمایت پر لڑونگا ولما وصل

الحسین فی مسیره الی الکوفة الی ارض وخیم فی واد منها وعلم بقتل ابن عمه مسلم

بن عقیل وان اہل الکوفة غدر واجب امام حسین علیه السلام ایک منزل قریب کوفہ واد

تحیۃ اهل الجنۃ السلام علیکم فقال له
اسعد ان عهدک بهذا لقریب الی ما
تدعو یا محمد قال الی شهادة ان لا اله الا
الله وانی رسول الله وادعوکم الا تشرکوا به
شیئا وبالوالدین احسانا ولا تقتلوا
اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاهم
ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن
ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق
ذلکم وصیکم به لعلکم تعقلون ولا تقربوا مال
الیتیم الا بالتی هی احسن حتی یبلغ اشده
واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف
نفسا الا وسعها واذا قلتم فاعدلوا ولو کان
ذا قربی وبعهد الله اوفوا ذلکم وصیکم به لعلکم
تذکرون فلما سمع اسعد هذا قال له اشهد
ان لا اله الا الله وانک رسول الله یا رسول
الله بابی انت وامی انا من اهل یثرب من
الخزرج وبیننا وبین اخوتنا من الاوس
حبال مقطوعة فان وصلها الله بک ولا احد
اعز منک ومعی رجل من قومی فان
دخل فی هذا الامر رجوت ان یتمم الله
لنا امرنا فیک والله یا رسول الله لقد
کنا نسمع من الیهود خبرک ویبشروننا
بمخرجک ویخبروننا بصفتک وارجوا
ان یکون دارنا دار هجرتک عندنا فقد
اعلمنا الیهود ذلک فالحمد لله الذی
ساقنی الیک والله ما جئت الا لنطلب الحلف
علی قومنا وقد اتانا الله بافضل ما اتیت
له ثم اقبل علی ذکوان فقال له اسعد
هذا رسول الله الذی کانت الیهود
تبشرنا به وتخبرنا بصفته فهلم فاسلم
فاسلم ذکوان ثم قالا یا رسول الله
ابعث معنا رجلا یعلمنا القرآن و
یدعوا الناس الی امرک فقال رسول
الله صلی الله علیه وآله لمصعب بن
عمیر وکان فتی حدثا مترفا بین
ابویه یکرمانه ویفضلانه علی

551

بیسوین مجلس ذکر حبیب بن مظاہر صحابیٔ باوفا اور حرم سے وداع الشہدا

ہوئی دشتِ بلا میں خیمے برپا کیے قتل برادر عم اور مسلم بن عقیل اور مکر و فریب اہل کوفہ کی خبر پائی وکان
قد عقد اثنتی عشرة رایة ثم امر جمعا بان یحمل کل واحد منهم رایة منها
حضرت نے بارہ نشانِ حرب ترتیب دیکے صحابہ کو بلایا، فرمایا ہر ایک اس علم کو ہاتھ میں اوٹھالو
مگر ایک نشان رہنے دو فاتوا الیه اصحابه وقالوا له یا ابن رسول الله دعنا
نرتحل من هذه الارض او سوقت سب ہمراہی جمع ہوئے اونہنے عرض کی یا ابن رسول اللہ
اجازت دو کہ یہاں کی زمین پر آفت سے کہیں اور چلیں فقال لهم صبرا حتی یاتی الینا
من یحمل هذه الرایة الاخری جواب دیا صبر کرو تا کہ اس رایتِ باقی کا حامل ہمارے پاس
آجائے فقال له بعضهم سیدی تفضل علی بحملها فجزاه الحسین خیرا و قال
یاتی الیها صاحبها بعض انصار نے چاہا کہ یہ پرچم فضل و کرم اوٹھانے کی لیے ہمکو عطا ہو امام حسین
علیہ السلام نے جزائے خیر کی دعا دی اور کہا قریب ہے اسکا حق دار ہے اسکا علم باقیماندہ کو پایگاہ
ثم کتب کتابا نسخته کذا من الحسین بن علی بن ابی طالب الی الرجل الفقیه
حبیب بن مظاهر اما بعد یا حبیب فانت تعلم قرابتنا من رسول الله
وانت اعرف بنا من غیرک پھر نامہ لکھا جسکا مضمون یہ تھا خط ہے حسین ابن علی ابن ابی طالب
کیطرف سے مرد فقیہ حبیب ابن مظاہر کی نام اما بعد تو جانتا ہے قرابت ہماری ساتھ رسولِ خدا کی اور
حقیقت کا غیروں سے زیادہ شناسا ہے، وانت ذو شیمة وغیرة فلا تبخل علینا
بنفسک یجازیک جدی رسول الله یوم القیمة اور تو صاحبِ غیرت و کرم و حسب ہے
پس ہرگز اپنی جان کو ہماری نصرت و یاری میں دریغ نکرنا کہ تا روز قیامت جد بزرگوار ہمارے رسول اللہ تجھکو
جزائے خیر دیں ثم ارسله الی حبیب قال وکان حبیب جالسا مع زوجته و
بین یدیهما طعام یاکلان اوس فرمان کو بدست قاصد حبیب کے پاس بھیجا راوی ناقل ہے

بیسویں مجلس ذکر حبیب بن مظاہر کربلا مین آنا اور الحرم سی وداع سید الشہدا

ابن مظاہر ہمراہ زوجہ تناول طعام کی مشغول تھی اِذ غصّت زوجتہ فی الطّعام فقالت
اللہ اکبر یا حبیب الساعۃ یرد علینا کتاب ناگاہ بی بی کی حلق مین نوالہ اٹکا بولی اللہ اکبر
اسدم کہین سی نامہ وپیام آئیگا فبیناھم فی الکلام واذا بطارقٍ یطرق الباب
یہ باتین کرتی تہی کہ یکایک دروازہ پرکسینی دستک دی فخرج الیہ حبیب فقال
منِ الطّارق فقال انا رسول الحسین الیک حبیب گہرسی باہر نکلا پوچھا در پر
کہت ہمت کون کرتاہی جواب دیا مین امام حسین علیہ السّلام کا بہیجا ہوا تمہاری پاس آیا ہون
فقال حبیب اللہ اکبر لقد صدقت الحرّۃ بمقالتہا حبیب نی کہا جل جلالہ سچ کہا تہا
قول حرہ نیک زن کا ثمّ ناولہ الکتاب ففضّہ وقراءہ وکان حبیب یرید ان
یکتم امرہ علی عشیرتہ وبنی عمّہ لئلّا یعلم بہ احدٌ خوفاً من ابن زیاد
لفافہ دیا حبیب نے لیکی کہولا اور پڑہا چاہا کہ یہ امر پوشیدہ رہی کسی قوم وقبیلہ وبنی اعمام پر
اسواسطی کہ ابن زیاد سی خوف کرتا تہا فبینا ھو کذلک اذ اقبلوا بنو عمّہ الیہ فسلّموا
علیہ فردّ علیہم السّلام وہ اس فکر مین تہا کہ دفعۃً چچا کی بیٹی آئی سلام کیا حبیب نے جواب دیا
وقالوا لہ یا حبیب سمعنا انّک ترید الخروج لنصرۃ الحسین وانا لا نخلّیک
مالنا والدخول بین السّلاطین اون سب نے کہا ای برادر سنا ہی کہ ارادہ رکہتی ہو امام
علیہ السلام کی امداد کی واسطی جائیگا لہذا تمکو سمجہو نیکی ہمین امور سلاطین مین دخل وہی سی کیا واسطہ
فاخفی ذلک علیہم فرجعوا عنہ حبیب نے اونسی راز چہپایا وہ جواب موافق مرضی پاکی چلی گئی
وسمعت زوجتہ فقالت لہ یا حبیب کانّک کارہٌ للخروج لنصرۃ الحسین
فاراد ان لا یخبرھا فقال لہا نعم اوسکی جورو نی یہ ماجرا سنا پوچھا ای حبیب گویا تو جان
چہپاتا ہی امام حسین علیہ السلام کی پاس جانی سی اوسنی چاہا بی بی کو خبر نہو مصلحتاً کہا کہ ہان ہی

بیسوین مجلس تذکرۂ حبیب بن مظاہر و صحابہ بیوفا اور حرم سی وداع الشہدا

ارادہ ہی فبکت و قالت اذا تلیق لراسک ھذہ المقنعۃ انسیت کلام جدہ
رسول اللہ فی حقہ واخیہ ولدای ھذان سیدا شباب اھل الجنۃ وھما
اماما ن ان قاما وان قعدا وہ مومنہ اس کلام سی رونی لگی طعنہ دیا تیری سر کی لایق
میرا مقنعہ ہی آیا فراموش کیا تونی قول اونکی جد کا جو حسنینؑ کی حق مین فرمایا ہی کہ سادات جوانان
جنان ہین اور امام راہ نما ہین امر امامت پر قیام کرین یا گوشہ نشین رہین وھذا رسولہ اتی
الیک ویستعین بک وانت لم تجبہ یہ فرستادہ اونکا تیری پاس آیا اور مدد کو بھی بلاتا
تو انکار کرتا بہانہ لاتا ہی فلما عرف منھا حقیقۃ الامر قال لھا انی اخشی علیک تقلین
بعدی حبیب نے جب حقیقت امر کو پہچانا سمجھایا ای بی بی مجھی یہ اندیشہ ہی کہ جب مین مارا جاؤن
تو خاک اوڑاتی پھری فقالت دعنی اکل التراب ولا تترک نصرۃ الحسین فجزاھا
خیرا عورت بولی رہنی دی مجھی تا مٹی مین ملون لاکن تو نصرت امام حسین علیہ السلام کو ترک کر
شوہر نی جورو کو خطاب کیا جزای خیر ہو اللہ سی تجکو ثم قالت لی الیک حاجۃ فقال وما ہی
قالت باللہ علیک یا حبیب اذا اقبلت علیہ فقبل یدیہ ورجلیہ نیابۃ
عنی واقراہ منی السلام پھر خاوند سی زوجہ نی کہا مین ایک حاجت رکھتی ہون پوچھا وہ
کیا ہی درخواست کی جب خدمت اقدس مین پہنچنا میری طرف سی سلام کرنا دست و پای امام کا
بوسہ لینا فقال لھا حبا وکرامۃ حبیب نے اقرار کیا کہ انکھون سی یہ خدمت بجالاونگا ثم اقبل
علی جوادہ وشد شدا وثیقا وقال لعبدہ خذہ وامض بہ ولا یعلم بک احد
وانتظرنی فی المکان الفلانی پس حبیب نے اپنے گھوڑے کی پاس ای سازو زین سی عنی لگی غلام کو کہا
زنہار کوئی خبر نہو فلانی مقام پر اسی لیجاکی میرا منتظر رہنا فاخذہ العبد ومضی بہ وبقی
ینتظر قدوم سیدہ غلام رہوار کو لیکی جہان حبیب نے بتایا تہا گیا وہان اونکی آنیکا منتظر ا

٥٥٣

قال کیف حالی عندکم قالوا انت سیدنا
والمطاع فینا ولا نزدلک امرا فینا
بما شئت فقال کلا مر رجالکم
ونسائکم وصبیانکم علی حرام
تشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ فالحمد للہ الذی

بیسوین مجلس ذکر حبیب بن مظاہر و صحابہ باوفا اور حرم سی وداع سید الشہدا

ہمراہ سیما ثم ان حبیبا ودع زوجته وخرج مختفیا کانه ماض الی ضیعة له
خوفا من اهل الکوفة بعد ازان مخانہ کو ابن مظاہر نی وداع کیا خوف اہل کوفہ سی مخفی یون
چلا گویا اپنی ملک مین جاتا ہی فاستبطاه الغلام واقبل علی الجواد وکان قدامه
علف یاکل منه جب غلام اسپ سواری لیکی جای موعود پر پہنچا روبرو جو گہانس لگی
مرکب اوسی کہاتا تہا فجعل الغلام یخاطبه ویقول له یا جواد ان لم یات صاحبك
لاعلون ظهرك وامضی بك الی نصرة الحسین وہ غلام گہوری سی مخاطب ہو کر
بولا کہ ای صبا قدم اگر تیرا مالک نہ ایگا تو مین سوار ہو کی یاری امام حسین علیہ السلام کو جاونگا
فلما سمع الجواد خطاب الغلام له جعل یبکی ودموعه تجری علی خدیه ومنع
عن الاکل جب مرکب نی خطاب غلام سنا رونی لگا آنسو منہہ پر بہی چرنا چہوڑا فبینما هو
کذلك واذا بحبیب قد اقبل فسمع خطابه وصفق باحدی یدیه علی الاخری
اس حال مین ناگاہ حبیب ایا غلام کی باتین سنکی ہاتہہ پر ہاتہہ مارا وقال بابی انت وامی
یا ابن رسول الله العبید یتمنون نصرتك فکیف الاحرار پکارا یا ابا عبد الله
میری مان باپ تمہ پر فدا غلامونکو تمنا ہی تمہاری رفاقت وامداد کی پہر کیونکر ہم آزادونکو آرزو ہو
ثم قال لعبده انت حر لوجه الله فبکی الغلام وقال یا سیدی والله لا ترکتك
حتی امضی معك وانصر الحسین ابن بنت رسول الله واقتل بین یدیه
پہر اپنی عبد سی کہا تو ازاد ہی راہ خدا مین چلا جا وہ رویا اور بولا ای آقا ہرگز تجسی جدا نہونگا ساتھہ ہو نگا
نصرت ابن بنت رسول کرونگا اونکی روبرو مارا جاونگا فجزاه خیرا فسار حبیب خادم کو جزای خیر کی
دعا دی اور دشت کربلا کی راہ لی فبینما الحسین واصحابه فی الکلام واذا هم بغبرة
ثائرة فالتفت الامام وقال لهم ان صاحب هذه الرایة قد اقبل راوی کہتا ہے

بیسویں مجلس ذکر حبیب بن مظاہر اور امام کا نامہ اصحاب کی ورود کربلا اور حرم کی وداع الشہدا

کہ ہنوز جناب امام حسین علیہ السلام آمد حبیب ابن مظاہر میں صحابہ سے مشغول کلام تھی کہ ناگاہ جانب
صحرا گرد غبار اوٹھا حضرت نے متوجہ ہوکر دیکھا اور کہا لو وہ صاحب اس رایت کا آپہنچا فَلَمَّا
صَارَ حَبِيبٌ قَرِيبًا مِنَ الْإِمَامِ الْمَظْلُومِ رَجَلَ عَنْ جَوَادِهِ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ الْأَرْضَ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهُوَ يَبْكِي جب حبیب امام علیہ السلام کے قریب ہوا سواری سے اوترا زمین ادب کو
حضور مولا میں چوما اور خوب رویا فَسَلَّمَ عَلَى الْإِمَامِ وَأَصْحَابِهِ فَرَدُّوا بہت عقیدت سے
حضرت اور صحابہ کرام پر سلام کیا سب نے خوش ہوکے جواب اکرام دیا اور مرحبا کہا فَسَمِعَتْ
زَيْنَبُ بِنْتُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدْ أَقْبَلَ جناب
نصیرۂ خاص کبریٰ جو بنت امیر المومنین زینب نے سنی پوچھا کون مرد محب آیا ہے فَقِيلَ لَهَا
حَبِيبُ بْنُ مَظَاهِرٍ فَقَالَتْ اقْرَءُوهُ مِنِّي السَّلَامَ عرض کی کسی نے کہ حبیب ابن مظاہر حاضر ہوا ہے
فرمایا میرا سلام اوسکو کہنا اور دعا دینا فَلَمَّا بَلَغُوا سَلَامَهَا لَطَمَ عَلَى وَجْهِهِ وَحَثَى
التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ أَنَا مَنْ أَكُونُ حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيَّ بِنْتُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
جب سلام و پیام بنت خیر الانام کا حبیب نے سنا اپنے منہ پر طمانچے مارے خاک سر میں ڈالی اور بولا
میں کون ہوں جو دختر امیر المومنین سلام ارشاد کریں مِنْ بِحَارِ الْأَنْوَارِ وَقَالَ الْمَسْعُودِيُّ
فِي كِتَابِ مُرُوجِ الذَّهَبِ فَعَدَلَ الْحُسَيْنُ إِلَى كَرْبَلَا وَهُوَ فِي مِقْدَارِ أَلْفِ فَارِسٍ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَنَحْوِ مِائَةِ رَاجِلٍ جلد عاشر بحار میں لکھا ہے کہ مسعودی نے کتاب
مروج الذہب میں کہا ہے امام حسین علیہ السلام وارد کربلا ہوئے ساتھ اونکے ہزار سوار اہلبیت و اصحاب سے
اور سو پیادے تھے فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتَّى قُتِلَ وَتَوَلَّى قَتْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ خَاصَّةً لَمْ يَحْضُرْهُمْ
شَامِيٌّ وصبح عاشورا سے وہ بزرگوار لڑتے رہے عرصہ تک سب درجہ شہادت کو پہنچے قاتل اونکے خاص
اہل کوفہ تھے مردم شام اسمیں شریک نہیں ہوئے بعض رُوات نے ذکر کیا ہے رفقا و انصار کثرت

لنفسك ولربك فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله تمنعوني مما تمنعون انفسكم
وتمنعون اهلي مما تمنعون اهليكم واولادكم
قالوا فما لنا على ذلك قال الجنة وتملكون
بها العرب في الدنيا وتدين لكم العجم وتكونون
ملوكا فقالوا قد رضينا فقام العباس بن
فضالة وكان من الاوس فقال يا معشر
الاوس والخزرج تعلمون على ما تقدمون
عليه تقدمون على حرب الابيض والاحمر
كان عليهم انتم اذا اصابتكم المصيبة في انفسكم
خذلتموه وتركتموه فلا تغروه فان رسول الله
صلى الله عليه وآله وان كان قومه خالفوه
في عز ومنعة فقال له عبد الله بن حرام واسعد
بن زرارة وابو الهيثم بن التيهان مالك والكلام
يا رسول الله بل دمنا بدمك وانفسنا بنفسك
فاشترط لنفسك ولربك ما شئت فقال رسول
الله صلى الله عليه وآله اخرجوا منكم اثنا عشر نقيبا
يكفلون عليكم بذلك
كما اخذ موسى من بني اسرائيل
اثنا عشر نقيبا فقالوا اختر من شئت
فاشار جبرئيل عليه السلام اليهم فقال هذا
نقيب وهذا نقيب حتى اختار تسعة من
الخزرج وهم اسعد بن زرارة والبراء بن
معرور وعبد الله بن حرام وابو جابر بن
عبد الله ابن حرام ورافع بن مالك وسعد بن
عبادة والمنذر بن عمرو وعبد الله بن رواحة
وسعد بن ربيع وعبادة بن الصامت و
ثلثة من الاوس وهم ابو الهيثم بن التيهان
وكان رجلا من اليمن حليفا في بني عمرو بن
عوف واسيد بن حضير وسعد بن خيثمة
فلما اجتمعوا وبايعوا رسول الله صلى الله عليه وآله صاح
ابليس يا معشر قريش والعرب هذا محمد
والصباة من الاوس والخزرج على جمرة
العقبة يبايعونه على حربكم فاسمع اهل
منى فهاجت قريش واقبلوا بالسلاح
وسمع رسول الله صلى الله عليه وآله
النداء فقال للانصار تفرقوا فقالوا

٥٥٥

پھر آئی جب ناساعدت روزگار دیکھی پنہان و آشکار بھاگی جی چرانی مین کتاب [illegible]

عَنْ سُكَيْنَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ اِنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ لَيْلَةً مُقْمِرَةً كُنْتُ جَالِسَةً

فِي الْفُسْطَاطِ اکسیر العبادت مین نور العیون سی زبانی سکینہ خاتون یہ روایت کی فرماتی ہین

چاندنی رات دسوین محرم کو مین اندرون خیمہ بیٹھی تھی فَاِذَا سَمِعْتُ صَوْتَ الْبُكَاءِ عَنْ

خَلْفِ الْفُسْطَاطِ فَسَكَتُّ خَوْفًا مِنْ اِطِّلَاعِ الْاَخَوَاتِ وَسَائِرِ النِّسْوَةِ ناگاہ پشت

سراپردہ سی آواز بکا و زاری سنی مین خوف اطلاع سی بہنون اور عورات کی چپ رہی فَقُمْتُ

وَقَلْبِي لَا يَشْهَدُ بِالْخَيْرِ وَكُنْتُ اَمْشِي وَاَضْرِبُ قَدَمِي عَلَى ذَيْلِي وَاَسْقُطُ وَاَقُومُ

پس مین باہر نکلی دل پھر گواہی دیتا تھا کہ خیر و سلامتی نہین ہے ماری رنج کی پانون دامن سی اولجھتا

کر پڑتی پھر اوٹھکی چلتی تھی وَرَاَيْتُ جَالِسًا وَاَصْحَابُهُ حَوْلَهُ اپنی والد کو دیکھا بیٹھی ہین اور اصحاب

اونکی اطراف سی گھیری ہین فَسَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ لَهُمْ اَنْتُمْ جِئْتُمْ مَعِي لِعِلْمِكُمْ

بِاَنِّي اَذْهَبُ اِلَى جَمَاعَةٍ بَايَعُونِي قَلْبًا وَلِسَانًا پس اپنی پدر کو یہ کہتی سنا کہ اونسی فرمایا

تم ساتھ میری آئی اور سمجھا کہ مین جاتا ہون اونہین جس گروہ نی زبان اور نہ دل سی بیعت کی ہی

وَالْآنَ يَجْحَدُونَهُمْ قَدِ اسْتَحْوَذَ لَهُمْ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَنَسُوا اللّٰهَ اور اب سنی اونکو پایا

کہ ابلیس نے اغوا کیا ہے یاد سی خدا کو بہلا دیا وَالْآنَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَقْصَدٌ سِوٰى قَتْلِي وَقَتْلِ مَنْ

يُجَاهِدُ بَيْنَ يَدَيَّ وَسَبْيِ حَرِيمِي بَعْدَ سَلْبِهِمْ الان اونکا مدعا میری قتل کی سوا نہین

اور جو نصرت و یاری پر آگی پڑھی اوسی بہی جیتا نہ چھوڑین حرم حرمت مستورات عترت کو لوٹین

در بدر لیجانی کو بی پردہ و اسیر کرین وَاَخَافُ اَنْ لَا تَعْلَمُوا ذٰلِكَ اَوْ تَعْلَمُوا وَلَا تَتَفَرَّقُوا

لِلْحَيَاءِ مِنِّي وَيَحْرُمُ الْمَكْرُ وَالْخُدْعَةُ عِنْدَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ مجکو اندیشہ ہی کہ ان باتون کو

تم نجانتی ہو یا معلوم ہو لیکن لحاظ و شرم سی جانی کا نام نہ لیتی ہو ہم اہلبیت مین خدعہ و مکر حرام ہے

بیسوین مجلس ذکر صحابۂ باوفا در رخصت سید الشہدا

صاف و پاک ہمارا کلام ہی فکل من یکرہ نصرتنا فلیذہب فی ہذہ اللیلۃ الساتر

پس جو شخص ہماری رفاقت سی کراہت رکہتا ہو اپنی راہ چلا جائی کہ یہ اندہیری رات پردہ پوش ہی

ومن نصرنا بنفسہ یکون معنا فی الدرجات العالیۃ من الجنان اور جو ہمارے

نصرت مین جان دیگا درجاتِ عالیۂ بہشت مین ہمارے پاس رہیگا فقد اخبرنی جدی

ان ولدی الحسین یقتل بطف کربلا غریبا وحیدا عطشانا فمن نصرہ

فقد نصرنی ونصر ولدہ القائم ومن نصرنا بلسانہ فانہ فی حزبنا فی القیامۃ

تحقیق کہ جد بزرگوار نی فرمایا میرا فرزند حسین دشتِ کربلا مین غریب و بیکس پیاسا مارا جائیگا جو اوسکی

مدد کری قایم آلِ محمد کا اور میرا ناصر کہلائیگا اور جسنی یاوری کی ہماری زبان سی وہ شمار ہوگا روز

محشر ہماری زمرہ مین انس وجان سی قالت سکینۃ واللہ ما اتم کلامہ الا وتفرق

من القوم من نحو عشرۃ وعشرین فلم یبق معہ الا ما ینقص عن الثمانین وزید

عن السبعین سکینہ خاتون کہتی ہین بخدا قسم یہ کلام امام کا تمام نہونی پایا کہ وہ بیوفا اوٹہہ کی چلی

دس دس اور بیس بیس اپنی راہ مین بہاگ نکلی پس ملازم حضرت باقی نہین بچی مگر وہ اسّی سی کم اور ستر سی

کچہہ زیادہ تہی فنظرت الی ابی فوجدتہ قد نکس راسہ فی حزن وکرب اوسوقت

والدِ مظلوم کو دیکہا کہ حزن والم سی اپنی گردن جہکائی اور صورتِ اقدس پر اوداسی چہائی فلما

رایت ذلک خنقتنی العبرۃ فرددتہا ولزمت السکوت وتوجہت الی

السماء جب یہ حال مجکو نظر پڑا دریای سرشک آنکہون سی اوبل آئی رقت کو تہام لیا اور جانب

آسمان سر اونچا کیا وقلت اللہم انہم خذلونا فاخذلہم ولا تجب دعاہم ولا

تجعل فی الارض مسکنا وسلط علیہم الفقر ولا تنلہم شفاعۃ جدی حدا ہے

عرض کی الہی اس گروہ نی ہمین بلا و مصیبت مین چہوڑا تو ان سبکو پامالِ حوادث کر نا دعا کا مجیب نہونا

بیسوین مجلس ذکر صحابۂ بیوفا اور الحرم سی وداع سید الشہدا

روی زمین پر جای آرام نہ پایا۔ فقر وفاقہ مین مبتلا جد والاتبار کی شفاعت سے محروم رہنا فرجعت الی
الفسطاط وتنہمل دموعی فنظرت عمتی ام کلثوم الی فقالت ما لک
خیمہ کی اندر مین آئی آنسو بہاتی رہی ناگاہ پھوپھی ام کلثوم نی دیکھا پوچھا تمکو کیا ہوا فقصصت القصۃ
لہا فلما سمعت ذلک منی اونسی یہ قصہ سا کہا جب ماجرای غم والم سنا فنادت واجداہ
واعلیاہ واحسناہ واحسیناہ واقلۃ ناصراہ بی اختیار نالہ وفریاد مین جد وپدر وبرادر کو
پکارین اور بولین ہای کوئی بھائی کا ناصر ویاور نہین ولا ادری کیف لنا المخلص من ایدی
الاعادی ولیت الاعادی یرضون ان یقتلونا بدلا عن اخی نہین معلوم دشمنوں کی
ہاتھہ سی ہماری نجات کیونکر ہوگی کاش اعدا راضی ہون کہ عوض برادر مظلوم ہم سبکو مار ڈالین فاجتمعت
النساء من بکائہما فبکین انکی رقت وزاری سی عورات حرم اکٹھا فراہم ہوئین اور بیتاب
رونی لگین وسمع ابی بکاءہن فخرج من الفسطاط باکیا فدخل علی فسطاطہن
فقال ما ہذا البکاء پس وہ شور وبکا جب والد نی سنا گریان خیمہ حرم سرا مین آکی پوچھا کون سا
دکھہ پہنچا کہ رونا شروع کیا فقربت عمتی وقالت یا اخی ردنا الی حرم جدنا عمہ یا ان
پاس جاکی بولین ای برادر ہمکو مدینہ مین جد بزرگوار کی پہر لیچلو فقال کیف لی ذلک مع کثرۃ
الاعادی فرمایا اس ہجوم اعدا مین کیونکر نجات ملی جو کسیطرف سیر اجانا ہو سکی فقالت اجل ذکرہم
محل جدک وابیک وجدتک واخیک حضرت زینب نی عرض کی بیان کرو انسی ہمام
بزرگان والاگہر کی شرف ورفعت اپنی جد وجدہ وپدر وبرادر کی فقال ذکرتہم فلم یذکروا
ووعظتہم فلم یتعظوا ولم یسمعوا قولی فرمایا مینی بہت ذکر فضیلت کیا لاکن جہالت مین
ایک حرف نہین سنا ہرچند نصیحت کی مگر انکو تاثیر نہوئی مطلق میری بات نہین مانی اور درپے
رسول وبتول کی منزلت نہ پہچانی ولیس لہم رای سوی قتلی سب کا مدعا وطلب ہوا

بیسوین مجلس ذکر صحابۂ بیوفا و ذرہ ناجیہ اور حرم سی وداع سید الشہدا

پیری قتل کی اونہین کسی صورت سے زندگانی کا بچاو اور مہلت کا طور نہین وَلَابُدَّانْ تَرَوْنِی عَلَی الثَّرٰی جَدِیْلاً ناچار مجکو لہو مین غلطان تم سب دیکہو گی خاک پر بی سر لاشہ پارہ پارہ نظر کروگی وَلٰکِنْ اُوْصِیْکُمْ بِالصَّبْرِ وَالتَّقْوٰی وَذٰلِکَ اَخْبَرَبِہٖ جَدُّکُمْ وَلَاخُلْفَ لِوَعْدِہٖ مگر مین تمکو سفارش کرتا ہون صبر و تقوی و پرہیزگاری سی کہ اس واقعہ کی خبر دی ہی نانانی اور اونکی وعدہ مین خُلف نہو گا حکم باری ہی وَاَسْلَمَکُمْ عَلٰی مَنْ لَوْ هَتَکَ السِّتْرَ لَمْ یَسْتُرْہُ اَحَدٌ اور مین تمسی کہتا ہون کہ جب بی پردہ ہو جاو تو زنہار گریبان چاک نکرنا زیور لٹی جامہ چہنی اسیر ہو تو فرطِ الم سی مقنعہ سر ہرگز نہ اوتارنا اہلِ سیر نی تصدق سی خبر دی ہی کہ مدینۂ طیبہ مین ذرہ ناجیہ ایک عورت گذری ہی پیشہ اوسکا یہ تہا کہ جب کوئی شخص وہان مرجاتا اوسکی گہر مین یگانہ و بیگانہ کا آنا جانا ہوتا ذرہ مجمع عورات مین کہڑی ہوکر اپنی صوت مثل عزادار و نکی بنائی صفات حسب اور نسب میت کو عبارت غم افزا مین سناتی اشعار جانسوز تضمین کرتی لحنِ عرب مین بطور مرثیہ پڑہتی وارثو نکو خوب رولاتی سلسلہ ماتم کو سینہ کوبی کی بڑہاتی روزِ سوم جب اقربای میت ختم سی فاتحہ کی فراغت کرلیتی نقد و جنس موافقِ مقدور کی اوسکو دیتی عمر بہر یہی وجہ معاش تہی اور دن رات اس آمدنی کی تلاش تہی ذرہ کہتی ہی کہ مینی ایک شب عالمِ رؤیا مین سیدۃ النسا فاطمہ زہرا علیہا السلام کو ہیئتِ سوگوار اشکبار خاک پر بیٹہی دیکہا بال پریشان بحالِ مصیبت زدگان مجکو نظر آئین ادب سے اگی جاکی مینی سلام کیا اوس مظلومہ نی جواب دیکی مجہسی پوچہا کہ ای ذرہ اپنی مدتِ عمر مین تونی کوئی میت ایسی بہی دیکہی ہی کہ جسی قاصد اور نامہ بہیجکی مہمان بلایا ہو نرغی مین گہیر کی کہانا پانی بند کیا ہو اوسکی روبرو بہائی اور بیٹی کو مثل گوسفند قربانی کی مارا ہو اور ایک تن تنہا پر ہزارہا شمشیر و تیر و نیزو نکا مینہ برسایا ہو مرتی وقت پیاس مین پانی ندیا ہو اور بدنکی زخمونکو قاتل نی زانو سی دبایا ہو قفا سی گردن کاٹی ہو محاسن لہو مین بہگو دی ہو

هذا المكان اما ان يكونوا صعدوا الى السماء او دخلوا الى الارض وبعث الله العنكبوت فنسجت على باب الغار وقد ذكرنا فيما قبل قال وجاء فارس من الملائكة على صورة الانس فوقف على باب الغار وهو يقول لهم اطلبوه في هذه الشعاب فليس ههنا فاطلبوا يلتمسون في الشعاب من رسول الله صلى الله عليه وآله في الغار ثلثة ايام ثم اذن الله له في الهجرة وقال اخرج من مكة يا محمد فليس لك بها ناصر بعد ابي طالب رض فخرج رسول الله صلى الله عليه وآله من الغار واقبل راع لبعض قريش يقال له ابن اريقط فدعاه رسول الله صلى الله عليه وآله وقال له يا ابن اريقط ائتمنك على دمي فقال اذا والله احرسك واحفظك ولا ادل عليك فاين تريد يا محمد قال يثرب قال والله لا سلكن بك مسلكا لا يهتدي فيه احد فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله ائت عليا عليه السلام وبشره بان الله قد اذن لي في الهجرة فتهيء لي زادا وراحلتين وقل له يهيء لي زادا وراحلتين واعلم عامر بن فهيرة امرنا وكان من موالي ابي بكر وقد كان اسلم وقل له ائتنا بالزاد والراحلتين فجاء ابن اريقط الى علي عليه السلام فاخبره بذلك فبعث علي عليه السلام بزاد وراحلة وبعث ابن فهيرة بزاد وراحلتين وخرج رسول الله صلى الله عليه وآله من الغار واخذ به ابن اريقط على طريق نخلة بين الجبال فلم يرجعوا الى الطريق الا بقديد فنزلوا على ام معبد هناك وقد ذكرنا حديث شاة ام معبد والمعجز الذي ظهرت فيها وحديث سراقة بن مالك بن جعشم المدلجي وانه ساخ قوائم فرسه في الارض فلا وجه لاعادته فرجع عنه سراقة فلما كان من الغد وافت قريش فقالوا هل لك علم بمحمد فقال قد بلغني انه قد خرج عنكم وقد نفضت هذه الناحية لكم فلم ار احدا ولا اثرا فارجعوا

٥٥٩

بیسوین مجلس نقل ذرہ نامیہ اور حرم سے وداع سید الشہدا

سر کو نیزے پر چڑھایا ہو، لاش کو سم ستوران سے روندا ہو اہلبیت کو قتلگاہ اقربا مین لاکے رونی نہ دیا ہو، اونکو تازیانی مار کر شتر سے چڑھایا ہو، تن بے سر پر سینی نوحہ و شیون نکیا ہو، میت کے وارثون کو رقت مین پرسا نہ دیا ہو، عوض مین تعزیت کی رانڈ و نکو آذیت دی ہو، بدلی رنڈسالی کی سر کی چادر ہی چہین لی ہو، جسم صد پارہ بیدفن و کفن عریان آفتاب مین رہا ہو، گرم ریت کو ہوانی اوڑا کر زخمونکی چاک مین بھرا ہو، ذرہ نقل کرتی ہے کہ مینی کہا اے خاتون قیامت، اے بضعۂ حضرت رسالت ایسا ماجرا تو کسی پر نہین گذرا، یہ سانحہ کبھی نہ دیکھا اور نہ سنا، بتول عذرا نے فرمایا، کہ یہ معاملہ میری نسنہ دلبند سے ہوا ہے، بابا کی امت نے امام حسین پر یہ ظلم کیا ہے، مین تو فرزند کی شہادت سے ماتمدار ہون، اوسکی مصیبت مین اشکبار ہون، پسر کی سرگذشت سے بیچین رہونگی، داوری محشر تک شیون و شین کرونگی تو بہی اوس کشتۂ خدا کی مصیبت مین رویا کر، اور ہر عزاخانہ مین واقعہ کربلاے سید الشہدا کو یاد کیا کر، ذرہ کہتی ہے کہ ہول اور دہشت سے مین جاگی، اپنی انکھونکو سرشک رقت سے دہو کر نوحہ کرنی لگی، نظم بلمولفہ اے مومنو اس نقل مین ہے تمکو اشارا، تقصیر نہو رونی رولانی مین گوارا، الفت کے نشانی ہے عزاے شہ دین مین، پیٹو سر و سینہ کو گریبان ہو پارہ، دن رات رہو نالہ و فریاد مین سرگرم، تا حشر مین ہو رحمت داور کا سہارا، عالم تہ و بالا ہے جگر ہوتا ہے پانی، شبیر کی ماتم مین نہین ضبط کا یارا، ناظم غم سرور مین کیا کرتا ہے نوحہ، افسوس کہ اعدانی اوسے پیاس مین مارا

روایت رخصت سید الشہدا بروز عاشورا و [illegible] حرم [illegible] بیبیون سے زینب و ام کلثوم و سکینہ و شہربانو و [illegible]

واقعہ نویسان حکایات درد و الم و صدق نگاران روایات مصیبت و ماتم، مہجوران اہلبیت حزن و ملال و مایوسان سراپردۂ اندوہ و ابتہال، بیقراران خانوادۂ سوگواری و اشکباران صف شیون و زاری بقصہ پر غصہ رخصت امام امم کو ساتھ الم کے قلم اندوہ و غم سے یون رقم کرتی ہین کہ روز عاشورا

تنبات الوداع وجب الشكر علينا ما دعى لله داع قال وكان سلمان الفارسي رضي الله عنه عبدا لبعض اليهود وكان خرج من بلاده من فارس يطلب الدين الحنيف الذي كان اهل الكتب يخبرونه فوقع الى رهبان النصارى بالشام فسألهم عن ذلك وصحبهم فقال اطلبه بمكة فلم تخرجه والطبه بيثرب فاتم بيثرب فقصد يثرب فاخذه بعض الاعراب فسبوه واشتراه رجل من اليهود وكان يعمل في نخلة وكان في ذلك اليوم على النخلة يصرمها فدخل على صاحبه رجل من اليهود فقال يا ابا فلان اشعرت ان هولاء المسلمة قد تقدم علينا نبيهم فقال سلمان رحمه الله فداك ما الذي تقول قال له صاحبه مالك وللسوال عن هذا اقبل على عملك قال فنزل واخذ طبقا فصير اليه من ذلك الرطب فحمله الى رسول الله صلى الله عليه واله فقال له رسول الله صلى الله عليه واله ما هذا قال هذه صدقة تمورنا بلغنا انكم قوم غرباء قدمتم هذه البلاد فاحببت ان تاكلوا من صدقتنا فقال رسول الله صلى الله عليه واله سموا وكلوا فقال سلمان في نفسه وعقد باصبعه هذه واحدة يقولها بالفارسية ثم اتاه بطبق اخر فقال له رسول الله صلى الله عليه واله ما هذا فقال له سلمان رايتك لا تاكل الصدقة فهذه هدية اهديتها اليك فقال عليه واله السلام سموا وكلوا واكل فعقد سلمان بيده اثنين وقال هذه اثنتان يقولها بالفارسية ثم دار خلفه فالقى رسول الله صلى الله عليه واله الازار عن كتفه فنظر سلمان الى خاتم النبوة والشامة فاقبل يقبلها فقال له رسول الله صلى الله عليه واله من انت قال انا رجل من اهل فارس قد خرجت من بلادي

561

دسویں مجلس حرم محترم سے وداعِ سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

عاشورا صبح سے ظہر تک لشکرِ امام حسین علیہ السلام سے بتعداد سو پیادے چالیس و پانچ سوار درجۂ شہادت سے فائز ہوئے منجملہ اونکے سات غلام اٹھارہ جوان و طفل اولادِ فاطمہ بنتِ اسد اور باقی انچاس صحابی خاک و خون میں آلودہ منزلِ جنت کو پہنچے جب یارانِ فرزندِ احمدِ مختار میں کوئی باقی نہ رہا عزیزانِ دلبندِ حیدرِ کرار کا خاتمہ ہوا سوائے بیکسی کوئی مولا کے پاس نتہا بغیر از غریبی شاہِ کربلا کے نزدیک کوئی نرہا لشکر کے نام درد و غم اور محنت و مصیبت صف باندہے موجود تہے یار و یاور کی جا زخمِ تیر و نیزہ و تیغ پہلو میں نمود تہے علمِ آہ فلک تک رسا ہوا چترِ نالے نے مہر پر سایہ کیا سلطانِ دین کو اپنی تنہائی اور غربت میں رفت آئی منصبِ شہادت کیواسطے جانِ دینی کی طیاری فرمائی اے عزیزان صفا ہر جاندار کی حیات کو سیرابی باعثِ تقویت ہے اے اہلِ بکا جان لو پیاس کی شدت کئی جہت سے موجبِ ہلاکتِ خلقت ہے اول پانی کی ملنے میں عادتِ معتاد سے زیادہ دیر ہونا دوم شدتِ گرمی اور گرد و غبار میں آنا جانا سوم آفتابِ تموز میں بے حجاب و سایہ کہڑا رہنا چہارم کثرتِ غم و الم سے ناچار ہو کر غصہ کہانا پنجم جنگ و جدل میں بدن کا کٹنا اور پہٹنا دہانِ زخم سے خون کا گرنا اور بہنا ایسی حالات پر شدتِ تشنگی جان لیتی ہے اور بشر کو ایک صدمے سے تابِ زندگی نہیں رہتی ہے لاکن ہزار جانِ محبان جو سلسلۂ رقت میں سوگوار ہوں شاہِ تشنہ جگر کی پیاس پر نثار ہوں کہ ان سب درجوں میں خشکی کام و دہان کے آٹھہ پہر گذری اور وہ فرزندِ ساقیِ کوثر او پر صابر و شاکر رہے شبانہ روز کی پانی نہ پانے سے وہ سوکہی زبان تالو میں لگی تہی اوس وقت لعلِ لب خضر کے نیلی سرخی خون جمی تہی زخمِ تیغ و سنان کی منہہ تن پر کہلی تہی سر و سینہ پر صدہا سنگ و تیرِ جفا چلی تہی چار طرف سے بدن کا لہو بہتا تہا کہوڑا بہی کثرتِ جراحت سے کرزتا تہا عمامہ کی پیچ کہلی ہوئی لٹکتی تہی گیسوی عنبر خاکِ میدان سے اٹی تہی قبا و ردا کی تلواروں سے ٹکڑی تا بدامان اشکو نکی لڑیان چہرۂ پرنور پر نمایاں رُوِیَ اِلْتَفَتَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی الْخَیْمَۃِ وَنَادَی روایت کی ہے

بیسویں مجلس واسطی زین العابدین کی وصیت کرنا اور حرم محترم سی وداع سید الشہدا

کہ غریب کربلانی اس حالت مین معرکہ نبردسی ذوالجناح کو اہستہ ہہیر کیا خیمہ کی دروازی پر آواز جانگداز سی پکار کی کہا یا سَکِیْنَةُ یا فَاطِمَةُ یا زَیْنَبُ یا اُمَّ کُلْثُومٍ عَلَیْکُنَّ مِنِّیَ السَّلَامُ یعنی ای سکینہ ای فاطمہ میری دختران غم پرور ای زینب ای ام کلثوم خواہران مضطر اور بعض روایت مین یہی فرمایا یہ کلام قیامت افزا سنایا هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکُمْ میرا سلام اخر تمکو پہنچی اس فراق کی دکہہ مین خدا تمکو صبر دی بیچارگان اب مین تمسی رخصت ہوتا ہون اور نرغہ مین لشکر اعدا کی جاتا ہون سب عورات کو نام لیکی دروازہ حرم سرا پر بلایا اور وصیت کی طور پر ہر ایک بی بی کو سمجہایا جیسی بنات نعش گرد قطب جمع ہوتی ہین دختران خواہران امام حسین علیہ السلام نی حلقہ باندہا جس طرح پروانی شمع پر ہجوم کرتی ہین حضرت کو چارطرف سی عورات نی گہیر لیا سکینہ و رقیہ دامن پر خون پدر کو پکڑی تہین فاطمہ و صغیہ کہوڑی کی سمون سی لپٹی تہین زینب و ام کلثوم دو نو سمت سی ذوالجناح کی لجام کو تہامی تہین ام لیلیٰ و رباب ست جگر سی رکاب مین پکڑی تہین امام ابرار اوس انبوہ اشکبار مین کہڑی روتی تہی ہر ایک خاتون کی صورت پریشان کو حسرت سی نگران ہوتی تہی اوس وقت پدر یتیمان شوہر بیوہ زنان شاہ غریبان کو بیمار کربلا کی محبت جوش مین آئی زینب خاتون خواہر محزون سی سید سجاد کی خبر منگائی عرض کی بہو لا زین العابدین کو آج دم بدم غش آتا ہی جب ہوش ہوتا ہی تمہارا ماجرا سنکر آنسو بہاتا ہی رات سی مرض اسہال کی طغیانی سوا ہی نہ دوا ہی نہ غذا ہی کوئی دم کا مہمان ہو رہا ہی اِنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ الْمَسْعُوْدِیُّ قَدْ رَوٰی فِی کِتَابِ اِثْبَاتِ الْوَصِیَّةِ فِی حَدِیْثٍ اِنَّ الْحُسَیْنَ فِیْ وَقْتِ قِتَالِهٖ بِکَرْبَلَا اَحْضَرَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ کتاب اثبات الوصیت مین علی بن حسین مسعودی اس حدیث کا ذکر لایا بتحقیق کہ امام حسین علیہ السلام نی وقت جہاد اپنی فرزند سید سجاد کو بلایا وَکَانَ عَلِیْلًا فَاَوْصٰی اِلَیْهِ بِالْاِسْمِ الْاَعْظَمِ وَمَوَارِیْثِ الْاَنْبِیَاءِ اوس دن علی بن الحسین علیہ السلام بہت بیمار تہی درد ہجران بابا صدمات مصیبت مین گرفتار تہی حضرت نی اونہین وصیت کی اسم اعظم بتایا سب تبرکات انبیا

من بيوتهم وبيوت من اطاعهم فلما قدم السمعون كنا في الاسلام وفينا ويجعلوا كهيه الاصنام قال ويقين رسول الله صلى الله عليه واله بعد قدومه على عليه السلام بقيام او يوميين ثم ركب راحلته فاجتمعت اليه بنو عمرو بن عوف فقالوا يا رسول الله اقم عندنا فانا اهل الجد والجلد والحلقة والمنعة فقال رسول الله صلى الله عليه واله خلوا عنها فانها مامورة وبلغ الاوس والخزرج خروج رسول الله صلى الله عليه واله فلبسوا السلاح واقبلوا يعدون حول ناقته لا يمر بحي من احياء الانصار الا وثبوا في وجهه واخذوا بزمام ناقته وتطلبوا اليه ان ينزل عليهم ورسول الله صلى الله عليه واله يقول خلوا سبيلها فانها مامورة حتى مر ببني سالم وكان خروجه من قبا يوم الجمعة فوافق بني سالم عند زوال الشمس فتعرضت له بنو سالم فقالوا يا رسول الله هلم الى الجد والجلد والحلقة والمنعة فبركت ناقته عند مسجدهم وقد كانوا بنوا مسجدا قبل قدوم رسول الله صلى الله عليه واله فنزل عليه واله السلام في مسجدهم وصلى بهم الظهر وخطبهم وكان اول مسجد صلى فيه بالجمعة وصلى الى بيت المقدس وكان الذين صلوا معه في ذلك الوقت مائة رجل ثم ركب رسول الله صلى الله عليه واله ناقته وارخى زمامها فانتهى الى عبد الله بن ابي فوقف عليه وهو يقدر انه يعرض عليه النزول عنده فقال له عبد الله بن ابي بعد ان ثارت الغبرة واخذ كمه ووضعه على انفه يا هذا اذهب الى الذين خدعوك وانوا بك فانزل عليهم ولا تغشنا في ديارنا فسلط الله على دورهم الذر فخربت دورهم فصاروا نزالا على غيرهم وكان جد عبد الله بن ابي يقال له ابن الحبلى فقام سعد بن عبادة فقال يا رسول الله لا تعرض في قلبك

۵۶۳

بیسوین مجلس وداعی سید الساجدین کی وصیت کرنا اور حرم محترم سے وداع سید الشہدا

میراث اجداد واوصیا سپرد فرمایا عَرَفَهُ اَنَّهُ قَدْ دَفَعَ الْعُلُوْمَ وَالصُّحُفَ وَالْمَصَاحِفَ وَالسِّلَاحَ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَاَمَرَهَا اَنْ تَدْفَعَ جَمِیْعَ ذٰلِكَ اِلَیْهِ اور یہ بتایا کہ وقتِ خروجِ مدینہ ساری علوم کی مآخذ و مصحف و اسلحہ بزرگان ام سلمہ کو سونپی ہین اور امر کیا ہی کہ بعد مراجعت شام وہ ودیعت مذکور تمکو دین قَالَ وَرُوِیَ اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ ذٰلِكَ دَعَی اِبْنَتَهُ الْکُبْرٰی فَاطِمَةَ فَدَفَعَ اِلَیْهَا کِتَابًا مَلْفُوْفًا بعض حامل خبر نے یون کہا ہی کہ روایت ثانی مین ایسا قول ملا ہی روزِ عاشورا سید الشہدا علیہ السلام نے اپنی بڑی بیٹی فاطمہ کبرا کو طلب کیا اور وصیت نامہ ملفوف بخطِ مبارک لکہا اوسکو دیا وَاَمَرَهَا اَنْ تُسَلِّمَهُ اِلٰی اَخِیْهَا عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ارشاد فرمایا اوس دخترِ نیک اختر کو جب غش سے چہٹکی علی بن الحسین تو یہ دینا اپنی برادر کو فَسُئِلَ الْعَالِمُ اَیُّ شَیْءٍ کَانَ فِی الْکِتَابِ فَقَالَ فِیْهِ وَاللّٰهِ جَمِیْعُ مَا یَحْتَاجُ اِلَیْهِ وُلْدُ اٰدَمَ اِلٰی فَنَاءِ الدُّنْیَا وَقِیَامِ السَّاعَةِ اَلْحَدِیْثَ پس ایک عالم ربانی سے پوچھا گیا اوس کتابت مین کیا تحریر ہوا تھا جواب دیا بخدا جو اہلِ جہان کو درکار ہی علم و عملِ دنیا و عقبیٰ تا آخر فنائے دہر و روزِ جزا سبکا حکم اوسمین تسطیر تھا فَنَادَتْهُ سُکَیْنَةُ یَا اَبَةِ اِسْتَسْلَمْتَ لِلْمَوْتِ حدیثِ معتبرہ مین یہ بات پائی کہ اوسوقت سکینہ خاتون روکی چلائی اِی پدر اسگہڑی وہ غم اور الم فراق دیا ہی گویا تمنی اپنی جان کو سپردِ موت کیا ہی ہمسی ملکی تم ایسا روتی ہو کہ ہماری ہوش نالہ و خروش سے کہوتی ہو فَقَالَ کَیْفَ لَا یَسْتَسْلِمُ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعِیْنَ مظلومِ کربلائی فرمایا ای جانِ بابا کیونکر مرنی سے چہپا ہو وہ غریب جسکا کوئی یار و مددگار نہ ہو فَقَالَتْ یَا اَبَةِ رُدَّنَا اِلٰی حَرَمِ جَدِّنَا حضرتکی دختر نے کہا ای آقا ہرگاہ تمہارا حالِ ابتلا محنت و بلا مین ایسا ہی تو ہمکو وطن پہیر لیچلو اور جد بزرگوار کی روضہ پر پہنچا دو فَقَالَ هَیْهَاتَ لَوْ تُرِكَ الْقَطَا لَنَامَ جنابِ مظلومِ کربلائی ارشاد کیا ہیہات اگر یہ ظالم مجہسی دست بردار ہوتی کسی جا و مکان مین آرام

بیسویں مجلس محرم محترم سی وداعِ سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

تو میں چہوڑ ہمکو اس ملک میں لا لائی اور آپکو ورطۂ ہلاکت میں پہنسایا فصارخن النساء ہمکو
سکینہ خاتون اور امامِ محزون سی تمام بی بیان فریاد و زاری کرنی لگین شدتِ غمسی خاک پر گرکی سینہ و
پیٹنی مین زبانِ حال سی ہر ایک مضطر کا یہ بیان تہا اندر باہر خیمہ کی شورِ نالہ و فغان بلند ہوا فاطمہ و
رقیہ چلاتی تہین کہ بابا ہمکو دشتِ غربت مین چہوڑا سکینہ و رباب روتی تہین کہ ای مولا ابتلای
مصیبت مین ہمسی نہ منہ موڑا مادرِ قاسم سر پٹکتی تہی کہ مجہہ بیوہ کا اب کوئی آسرا نہ رہا ام کلثوم کہتی تہی
تمہاری سہاری سی عباس کی غم و ہجر مین ضبط کیا جنابِ زینب عرض کرتی تہین بہائی جان تم روضۂ
جنت کو سدہارتی ہو مجکو اس بہو کی پیاسی قافلہ کی ساتہہ چہوڑی جاتی ہو سیدِ سجاد کی بیماری مین
دوا غذا کہان سی مہیا کرونگی نہنی لڑکو نکو بقراری مین تمہاری فراق کی کسطرح تسلی دونگی یا حسین
اس صحرای خونخوار اور لشکرِ نابکار مین اپنی سب گہر کو تمنی مجہی سونپا یہ تو فرماو مجہی کسکی سپرد کیا عورت
عاجزہ و ناتوان ہون ایک دلِ ضعیف پر ہزار غمِ جان ستان کا بار کسطرح اوٹہاون یہ ظالم دشمن خدا و
رسول جب آپکو مار ینگی تو نجرچہ اون لشکرِ کوفہ و شام ہمارا سامان و اسباب لوٹینگی تو کسکی پاس فریاد کونگی
عداوت سی شمر و خولی اگر ہمکو اسیر کرین تو کسی پکارون ہرگاہ سوار و پیادہ چادر و مقنعہ اوتار لین
تو مین کیا کرون بہائی بہتیجونکی لاشین جلتی ریتی پر بیدفن و کفن پڑی ہین ماں بہنین دروازہ خیمہ سی اونکی
دیکہنی کو اشکبار کہڑی ہین خاک و خون سی ان کشتونکو کیونکر اوٹہاون جنازونکو کس تدبیر سی قبر مین گاڑون
جب ظلم و جفا سی اہل شام و کوفہ تمکو شہید کرینگی اور واسطی غارتِ عوراتِ بی پناہ کہر مین آئینگی اوسوقت
نامحرمونسی کہان جاکر چہپون لٹنی سی نقاب و برقع کی کا ہیکا پردہ کرون ای بہائی دیکہو شدتِ
گرسنگی سی بچی مری جاتی ہین پیاس کی ماری سوکہی زبان دکہاتی ہین اب ہمکو آب و طعام کون دیگا
بیکسی مین ہماری خبر کون لیگا ہرگاہ سکینہ تمہاری یاد مین رو کر جان کہوئیگی تو کیونکر چہپاونگی سیدِ سجاد کو
پوچہی اور آہِ سرد بہری تو کیا کہون ہائی اس بن مین امان فاطمہ زہرا کی کمائی لٹتی ہی افسوس ناکام

علیه وآله من ذلك شئ وكان يحضر رسول الله صلى الله عليه وآله [illegible] والمهاجرين [illegible]
من الأوس والخزرج [illegible] كان ابو امامة اسعد بن زرارة [illegible]
عليها [illegible]

بیسوین مجلس المحرم سی وداعِ سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

بہن کربلا مین بھائی سی چہٹتی ہی ای حاضرانِ بزمِ عزا و محبانِ شاہِ کربلا شیخ حسین واعظ سی مینی [illegible]
سناہی کہ چندبار مجلس مین شیخان سی پڑہا ہی او سدم سید الشہدا نی با دیدۂ خونبار خطاب کیا اور زبانِ
حال سی زینب کو جواب دیا ای بہن شہادت پر میری لازم ہی تمکو صبر کرنا جس طور سی غمِ فرقت مین
بزرگونکی دلکو سمجہایا اوسی طرح ثابت رہنا زینب خاتون نی آہ سرد بھری حضرت سی یون عرض کی
ای یادگارِ آلِ عبا ای بقیۂ نسلِ مصطفیٰ جب نانا رسولِ خدا نی دنیا سی کوچ فرمایا مینی دیدارِ پدر و مادر
برادر مین جی بہلایا جس دن امان فاطمۂ زہرا کا انتقال ہوا باپ بھائیونکی سایہ کو غنیمت جانا جب
والد بزرگوار نی درجۂ شہادت پایا مینی دو برادر کی سلامتی مین آسرا لگایا جس گاہ امام حسن کی ماتم سی
فلک نی رولایا سب کی بعد تمہاری ساتھہ جی کو چین آیا آج تم مجھسی جدا ہوتی ہو بمعرکۂ جہاد مین جا کے
جان کھوتی ہو مین دنیا مین کیونکر زندہ رہون غمِ تنہائی مین کس امید سی بسر کرون، فسکنہن الحسین
علیہ السلام سرورِ شہدا نی سبکو فریاد و زاری مین تسکین دی اور واسطی تسلی و دلداری کی نصیحت کی
ای اہلِ حرم مین وصیت کرتا ہون کہ زنہار میری لاش پر سر کی بال نہ کھولنا منہہ پر طمانچی مار کر رخسار کو
نہ نوچنا کلماتِ شکوہ آمیز جزع اور فزع سی گویا نہ ہونا سوای صبر و شکیبائی کی خدا سی کچھہ نہ کہنا لاکن تہین
رونی سی منع نہین کرتا ہون سبکو راہِ سلوکِ ثوابِ مولا کی رضا مین بتاتا ہون، تم سب دردمندون کی
درجۂ محنت جانتا ہون جو تکلیف شہرِ کوفہ و شام مین گذری کی اونکو پہچانتا ہون یہ سب امت بیوفا کر
بہت جفا کرے گی تم واسطی خدا کی اوسکو سہو، ہرگاہ عداوت سے دشنام دین جواب مین شاکر اور ساکت رہو
پس حضرت نے ایک غمزدہ کو سینۂ زخمی سی لگایا اور آنسو پونچہہ کر اپنی زبانِ خشکِ وحی ترجمان سی سمجہایا
جب نوبت سکینہ خاتون کی پہنچی تو چہاتی شدتِ رقت سی امڈی، اوس دخترِ عزیز کو اوٹھا کر گود مین اپنی لیا
اور ہاتہہ سر پہیر کی پیشانی کو بوسہ دیا یہ اشعار انشا فرمای نظم عربی سَیَطُولُ بَعْدِی یَا
سُکَیْنَۃُ فَاعْلَمِی مِنْكِ الْبُكَاءُ اِذِ الْحِمَامُ دَهَانِیَه ای سکینہ آرام زندگانی نزدیک ہے

سعد بن عبادة [illegible] من حضر [illegible]
كان من [illegible] اسعد بن زرارة [illegible]
المنذر بن عمرو [illegible]
حضير قال [illegible] وكان رجلا [illegible]
من النقباء [illegible] رسول الله صلى الله عليه وآله [illegible]
ثم بار رسول الله [illegible]

وفي كتاب [illegible]
٥٦٥

الله صلى الله عليه وآله المدينة فلما دخلها
جاءت الانصار [illegible]
الينا يا رسول الله فقال دعوا الناقة فانها مأمورة
فبركت على باب ابي ايوب [illegible]
من بني النجار [illegible]
من جار [illegible] من بني النجار يا حبذا محمد
فقالوا اي والله يا رسول الله قال انا والله
ثلث مرات قال علي بن ابراهيم [illegible]
اليهود قريظة والنضير وقينقاع فقالوا يا
محمد الى ما تدعو قال الى شهادة ان لا اله

وجئت الى النبوة والتوراة لم يبعث
جاءكم من الشام فقال تركت الحمير
في هذه البحيرة واخرجكم عالمكم
علماؤكم ان مخرجه من مكة ومهاجره
مكتوبا في التوراة والذي جاءكم
الله واني رسول الله واني الذي تجدونه

بیسوین مجلس الحرم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

جو سیر اوقتِ شہادت سامنی آئی اور سر اُتاری جائی کی بعد یہ مصیبت مدت تک تجھی ولائی لَا تُحْرِقِی
قَلْبِی بِدَمْعِكِ حَسْرَةً ، مَادَامَ مِنِّي الرُّوحُ فِي الْجُسْمَانِيَّة جبتک میری بدن مین روح
باقی ہی ایجانِ بابار سوزِ حسرت مین اپنی آنسو بہاتی ہو تو اوسکو نہ جلا فَاِذَا قُتِلْتُ فَاَنْتِ اَولٰی بِالَّذِی
اَتَيْتِنَهٗ يَا خَيْرَ النِّسْوَانِيَّة پس جبکہ مین شہید کیا جاؤن تو ای بہترین زنان تو سزاوار ہی
کر اجبای ماتم وغم بدرین بجا کری وان ہاتو تجھو سنکر سب الحرم رونی لگی اور باپ مٹی کی الفت سی جان کھوتی
رہی سید الشہدا اپنی بہن کو پاس بلایا زینب خاتون سی فرمایا میری سکینہ سی خبردار حفاظت رہنا اسکو
مصیبتِ فراق مین بہت پیار کرنا زنہار اسپر کوئی غصہ نہو بلند آواز سی کبھی نہ گھر کو جیف یہ دختر بی پدر و
دربدر ہو جائی گی ایذا و محنتِ سفر اسیری مین اوٹھائی گی یتیم بچونکا دل نازک ہوتا ہی اندک صدمہ رنج سی
ٹوٹ جاتا ہی زینب خاتون نی کہا ای برادر آرزو ہی تمہاری گلی سی جو نانا رسو خدا کا بوسہ گاہ ہی اپنا منہہ
ملون اور ہاتھ گردن مین ڈالکر اسوقت تسی ملون امام حسین علیہ السلام نی سر جھکا دیا بہن کو چھاتی سے
لگا لیا صدای الوداع الوداع اور ندای الفراق الفراق بلند ہوئی خیمہ گاہ مین کسیکو تابِ نظارہ باقی رہی
کتابِ عین البکا مین مسطور پایا ہی ناگاہ اوس انبوہ مین امام حسین علیہ السلام نی شہر بانو کو نظر فرمایا ہی کہ
سب الحرم کی شرم و حیا سی علاحدہ کھڑی ہین صدمہ روزِ ہجرانِ شوہر سی ڈری ہین چوب سرا پردہ پکڑی
ہوئی آہستہ آہستہ روتی ہین او حسرت و یاس مین حضرت کی جانب دیکھتی ہین مظلوم کربلا کو
اونکی حال پر نہایت رحم آیا شہر بانو نی آوازِ دردناک سی یہ کلام سنایا ای مددگار غریبان ای غمخوارِ
بیکسان ای مونسِ ہمدم ای انیسِ دلِ پر الم ای مایۂ آرام جان ای قافلہ سالارِ شہیدان مہربانی قدم سے
میری طرف دیکھو اور کچھ لونڈی کی ہی دردکو پوچھو حضرت نے اونکی زاری پر رو دیا خاتونِ
آفت رسیدہ کو پاس اپنی بلا لیا فرمایا ای خاتون بیقرار ای دخترِ شہریار میری قریب آؤ دلکا مطلب کہو
او مسافرِ منزلِ شہادت کی مزاحم راہ ہو بانوی اشکبار نی عرض کی ای سردارِ اہلبیتِ رسو خدا دنیا مین

بیسوین مجلس المحرم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

عزت اور مرتبہ بی بی کا شوہر کی زندگی تک رہتا ہی جب رانڈ ہو جاتی ہی تو کوئی نہین پوچھتا ہے
میرا شرفِ آبرو فاطمہ کی اولاد مین انکی دم سی تھا اور لونڈیکی سوہاگ و راج کا تاج و تخت تمہاری
قدم سی بنا تھا ہر گاہ آپ جنت کو چلی اور جد و پدر سی جا ملی مین غریب و بی وارث باقی رہونگی
زن بیوہ ہو کر کسطرح جیونگی زینب و ام کلثوم پیغمبر کی نواسیان انکی بہنین ہین لشکر کوفہ و شام
باوجودِ عداوت اونکی حرمت کرینگی ظلم و تعدی سی اذیت نہ دینگی لاکن مجھی پردیسی دور از وطن
عجمی جان کر ہر گاہ ذلیل و خوار بنائین تو مین کیا کرون اگر قید مین لیجا کر کوفہ و شام مین بیچ ڈالین تو
یہ صدمہ کیونکر سہون فرزند میرا سید سجاد خود بیمار غش مین گرفتار ہی اس مصیبت مین سوای اللہ اور
انکی میرا کون مددگار ہی بتاؤ کیا وصیت فرماتی ہو اور کسکی سپرد کئی جاتی ہو حضرت نی اوس بی بی سے
کہا ای شہر بانو غم نکھا میری اہلبیت کی ساتھ تمہارا سفر نہ ہوگا سامانِ دربدری اور اسیری خدا تمکو نہ دکھائیگا
خاطر جمع رکھو بیقراری اور نالہ و فریاد نکرو جب میرا سر تن سی اوتار جائیگا ذوالجناح خیمہ کی دروازی پر آئیگا
اوسکا توکل مین اوسپر سوار ہونا جہان خدا نی تقدیر کی ہی وہان جانا شیخ نی یہ بھی پڑھا ہی کہ راوی
کہتا ہی ہر گاہ سب اہل حرم باری باری گلی لگی اور ہر ایک سی حضرت رخصت ہو چکی فضہ حبشیہ کنیز
جنابِ فاطمہ زہرا نی پکارا یا حسین یا نور عین مینی تمکو گود مین پالا ہی اور تمکو جھولا جھلایا ہی آرزو تھی کہ
ضعیفی مین تمہاری سایہ تلی رہونگی جب اس گھر مین مرونگی میرا جنازہ تم اوٹھاؤ گی کفن دیکر نماز پڑھکر
تلقین سناؤگی ہای مین پر حسرت جیتی رہی اور تمہاری یہ مصیبت دیکھی حضرت نے اوسکو بھی نزدیک بلایا
اور سر کو سینہ سی لگایا باقی کنیز و نکو دلداری دی سب اہلبیت سے رخصت حاصل کی گھوڑی کی رکاب
عنان کو ہلایا خیمہ سی آگی چلنی کا ارادہ فرمایا حاضرانِ مجلس عزا دنیا مین تمنی دیکھا ہی جو کوئی مسافر
گھر سی نکلتا ہی وداع کر کی سواریکا عزم رکھتا ہی اہلخانہ کا مجمع دروازی پر آتا ہی کوئی روتا کوئی
دعا مانگتا ہی نامہ و پیام بھیجنی کی تاکید کرتی ہین سوغات لانی کی فرمائش رکھتی ہین دامن و

بیسویں مجلس المحرم سی وداع سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا

آ حسین کو مسافری پکڑی جاتی ہین جلد بازگشت کیو اسطی ہوش کھوتی ہین رکاب لجام مرکب کی بستی ہین ہر کی
ساتھہ بیتاب ہو کر جتی ہین ہر چند یقین جانتی ہین کہ سلامت پہر نگا کوئی صفدر کئی اور تشنگی ورہلاک کا نہ دکھی کا
ہای ہای ہین ضیای لمای المحرم امام حسین علیہ السلام اگر اونکی حالت زار آیینہ تصور مین دیکھو تو اوسوقت کی
بیقراری اہلبیت تمکو معلوم ہو وہ ماجرا عمر بہر کی رونیکو کفایت کرتا ہی اور اوس مصیبت کی غمسی دل ہین
بہر تا ہی اپنی سردار کی فراق سی عورتونکو پردیس تسکین کیو نکر رہی ہوگی ہلکہ اضطراب اور ناچاری ہین آنکہی
جان بر کیا نی ہو گی شہید الشہدا دو روز کی بہوک پیاس ہین زخم کہانی کو قدم بڑہاتی تہی ضعف مصائب
اور کثرت جراحت سی پای رکاب اور مرکب لڑکہراتی تہی ایک سو کہا گلا حسین علیہ السلام کا اور ہزارہا
ہو آبدار ایک سینہ بھر اعمسی اور بارہ ہزار تیر خطا کار ایک پہلو ٹوٹا الم سی اور اٹھارہ ہزار نیزہ خونخوار
ایک جسم فگار اور بیس ہزار زخم و تنہا امام حسین علیہ السلام مرنیکو جاتی تہی نا امید ہین صبر کو عمل فرماتی تہی
بیوہ زنان المحرم کہوڑی کی لجام و رکاب کو نہین چہوڑتی تہین خدا و رسول کی دہائی دیتی تہین برامام کی
روتی تہین خیمہ مین سامان حشر برپا تہا زمین سی فلک تک ماتم ہو رہا تہا انکسو بیبیان کہڑی تہین
انکی چھاتیان پیٹ رہی تہین انکی جانب بہنونکا حلقہ گہیرتی تہی انکی طرف اصحابکی عورتونکا زغہ بال بکھیری تہا
لونڈیونکا غول سامنی بند ہاتہا بچونکا شور نوحہ سب سے سوا تہا سلطان کربلانی ساری بلا نصیبون کو
قسم دیکر سر پر دلیبن چہوڑا سوار ہوکر ان منہہ کو میدان شہادت کی طرف موڑا دروازہ خیمہ سی اہلبیت نگران تہی
بہی برادر کی آہ و نالہ زینب و ام کلثوم روان تہی نہ تاب صبر جو گہر ہین ہین اور امام حسین علیہ السلام کو
سرگشتانی کی واسطی جاتی دیکھتی ہین نہ ممکن کہ پردی سی باہر نکلین اور مولا کی ساتھ میدان ہین ملاحظہ ملہر کرین
نظم لمولفہ ناظم خموشی ذکر مصیبت کو دیگر طول سنہ تسی آہ و نالہ کی چھپین ہی غم دل طرز بیان مین ہی عجب
سوز و درد ہی کہتی ہین حبا بنجہ اخلد سی رسول آنکھونمین اشک لب پہ فغان دلمین ہی قلق روز طلب ہی
وقت دعا ساعت قبول دیا رب جو دردمند ہو اونکو شفا ملی حاجت ہر ایک حاضر مجلس کی ہو حصول